ہومیوپیتھی
پریکٹس آف میڈیسن
ڈاکٹر دولت سنگھ ایم۔ڈی
PDFBOOKSFREE.PK

پریکٹس آف میڈیسن

مصنّفہ

ڈاکٹر دولت سنگھ ۔ ایم ۔ ڈی

دیباچہ اوّل

پریکٹس آف میڈیسن عرصہ دراز سے ہومیوپیتھی کے حلقہ میں مقبول آرہی ہے۔ اس کتاب کی افادیت سے انکار نہیں۔ مگر پاکستان بھر کے تمام ہومیوپیتھی اس کتاب سے محض اس لیے اس کتاب سے استفادہ حاصل نہیں کر سکے کہ یہ ایک جنگی کتاب ہے۔ ہماری کافی دیر سے خواہش رہی ہے کہ اس کتاب کی کتابت واشاعت کو مزید حُسن بخش کر سستے داموں تمام ہومیوپیتھی تک پہنچایا جائے۔

اور امید ہے اس حلقہ کے لوگ ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔

انڈکس مضامین

باب چہارم

مردوں کے خاص امراض

باب پنجم

عورتوں کے خاص امراض

فصل دوم

ایامِ حمل کے امراض

باب ششم
زچہ کے امراض

باب ہفتم
امراض سر و دماغ

باب ہشتم

امراض چشم یعنی آنکھ کی بیماریاں

باب یازدہم

امراض آلات تنفس
AFFECTIONS OF THE RESPIRATORY ORGANS

باب دوازدھم

امراضِ قلب یعنی دِل کے امراض
AFFECTIONS OF THE HEART

باب سیزدہم

منہ، زبان اور حلق کے امراض

AFFECTIONS OF THE MOUTH TONGUE AND THROAT

باب چہاردہم

معدہ اور انتڑیوں کی بیماریاں ، امراض معدہ و امعاء

باب پانزدہم

امراض جگر وطحال (تلی)

نمبر شمار	مضمون	صفحہ

باب ہفدہم

جلد بال اور ناخن کے امراض

باب ہژدہم

فصل اوّل

امراض متعلقہ جرّاحی

پریکٹس آف میڈیسن

حصہ اوّل

باب (۱) اوّل

ہومیوپیتھک ادویات کا طریقہ استعمال

۱۔ دوائی بشکل ٹنکچر (عرق) { جوان کو تین قطرے۔ بچوں کو دو اور شیر خوار بچوں کو ایک یا نصف قطرہ پانی میں ملا کر دیتے ہیں۔ پانی کی مقدار فی خوراک اتنی سمجھنی چاہیئے جتنا کہ مریض کا گھونٹ ہوا کرتا ہے۔ یا بالفاظِ دیگر شیر خوار بچہ کے لیے آدھا چھوٹا چمچہ جس کو چائے کا چمچہ کہتے ہیں۔ بچہ کے لیے چمچہ، نوجوان کے لیے ڈیڑھ چمچہ اور پورے جوان کے لیے دو چمچہ فی خوراک ہے۔ اسی تناسب سے دوائی کی خوراکیں بنالیں اور خوراکوں کے نشان شیشی پر لگائیں۔ جتنے جتنے وقفہ کے بعد دوائی دینی مطلوب ہو شیشی کے اُوپر درج کردیں۔

۲۔ دوائی بشکل گولیاں { جوان کو خشخاشی گولیاں چھ عدد۔ ذرا بڑی گولیاں تین عدد۔ بچوں کو اس کا نصف اور شیر خوار بچوں کو ایک تہائی۔ گولیاں مریض کی زبان پر رکھی جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ گھلتی رہتی ہیں جب گھل جائیں تو ایک آدھ گھونٹ پانی پی لیا جاتا ہے۔ بچہ کی زبان پر گولی کو پیس کر رکھا جاتا ہے یا پانی میں گھول کر دی جاتی ہے۔

۳۔ دوائی بشکل سفوف { جوان کو دس گرین (۵ رتی) بچوں کو پانچ گرین (۲½ رتی) اور شیر خوار بچوں کو دو گرین یعنی ایک رتی سفوف کو مریض کی زبان پر رکھا جاتا ہے۔ اگر زبان خشک ہو تو پہلے اس کو پانی کے ساتھ

تر کر لینا چاہیئے پھر سفوف یا گولیاں اس پر رکھنی چاہئیں۔ بچوں کی حالت میں سفوف کو پانی میں گھول کر بھی دیا جاتا ہے۔

دوائی کی طاقت

معالج کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ مریض کو دوائی کس طاقت کی دی جائے اور کتنے کتنے وقفہ کے بعد دوائی کی خوراک دہرائی جائے۔ کتاب ہذا میں ہر ایک دوائی کے ساتھ اس کی طاقت بھی درج کی گئی ہے اور دہرانے کا وقفہ بھی دیا گیا ہے۔ اپنے بہت سالوں کے تجربہ و دیگر ڈاکٹروں کی تصانیف کی بنا پر یہ درج کیا گیا ہے۔ لیکن اس کو قاعدہ کلیہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ سب مریضوں کی طبیعت ایک جیسی نہیں ہوا کرتی اور نہ ہی بیماری کا دورہ ایک طرح کا ہوا کرتا ہے۔ اس لیے بعض حالتوں میں دوائی کی طاقت اور دفعہ کو کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔

Q سے مراد مدر ٹنکچر، ۳x سے مراد ۳ طاقت، ۶x سے مراد ۶ طاقت، ۱۲x سے مراد ۱۲ طاقت اور ۳۰ سے مراد دوائی کی ۳۰ طاقت ہے۔

بعض ادویات کے نیچے دوائی کی تین چار طاقتیں درج کی گئی ہیں۔ مثلاً Q x۳ x۶ - ۳۰ اس سے یہ مراد ہے کہ خواہ دوائی مدر ٹنکچر میں استعمال کی جائے۔ خواہ x۳ میں خواہ x۶ میں اور خواہ ۳۰ طاقت میں طاقت کا فیصلہ کرنا معالج کی ہوشیاری اور تجربہ کاری پر منحصر ہے۔ مریض کی حالت اور مرض کی سختی اور نرمی کو دیکھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہیئے کہ کون سی طاقت میں دوائی کو استعمال کرنا مفید ترین ہو سکتا ہے۔

مقدارِ خوراک دوائی

ماسوائے چند حالتوں کے جن میں دوائی کی مقدار کم و بیش دینی پڑتی ہے۔ دوائی کے ساتھ ساتھ مقدار خوراک کا ذکر کیا گیا ہے۔ باقی حالتوں میں مقدارِ خوراک کا قاعدہ وہی سمجھنا چاہیئے۔ جیسا کہ صفحہ ۲۵ پر درج ہے۔

چند ضروری ہدایات

چونکہ ہومیو پیتھک ادویات از حد نازک ہُوا کرتی ہیں ۔ اس لیے ان کو تیز روشنی گرمی اور دھوئیں میں نہیں رکھنا چاہیئے ۔ نہ ہی کوئی خوشبودار چیز ادویات کے قریب رکھنا چاہیے اور ایسی دوائی کی شیشی جُدا کسی محفوظ طریقہ سے رکھنی چاہیئے ۔

ہومیو پیتھک ادویات کے استعمال کرنے والے مریض خوشبودار چیزوں سے پرہیز رکھیں ۔ نیز ایسی خوراک نہ کھائیں جس میں گرم مصالحہ تیز ہو یا تیز بو ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز کھائیں ۔ جس میں دوائی والی تاثیر موجود ہو ۔ ہومیو پیتھک ادویات کسی معتبر ڈسپنسری سے حاصل کرنی چاہئیں محض سستا پن کو دھیان میں نہیں رکھنا چاہیے کامیاب ہومیو فارمیسی لاہور سے بااعتماد ادویات ہر وقت مل سکتی ہیں ۔

نبض

عمر کے پہلے دوسرے سال میں	ــــــــ	۱۱۰	سے ۱۲۰	فی منٹ
بچپن میں	ــــــــ	۹۵	″ ۱۰۰	″
نوجوانی میں	ــــــــ	۹۰	″ ۹۵	″
جوانی میں	ــــــــ	۷۵	″ ۸۵	″
بڑھاپے میں	ــــــــ	۶۵	″ ۷۰	″

زبان

بخاروں اور دیگر حاد امراض میں زبان عموماً خشک ہُوا کرتی ہے ۔ زبان میں تری ایک اچھی علامت سمجھی جاتی ہے اور خاص کر جب کہ خشکی کے بعد زبان میں تری آجائے تو یہ ایک نیک علامت سمجھی جاتی ہے ۔

زبان پر زردی کا ہونا جگر میں نقص کی علامت ہے ۔ بھوری یا سیاہ زبان بتلاتی ہے کہ زندگی کو قائم رکھنے والی طاقتیں کمزور و پست پڑ چکی ہیں اور خون زہر آلود ہو رہا ہے

جب زبان سرے اور کناروں پر سے صاف ہونی شروع ہو جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ مریض رو بصحت ہو رہا ہے ۔

غذائے مریض مریض کی غذا کا انتظام بھی نہایت ضروری ہے ۔ بعض اوقات مناسب غذا دوا سے بھی زیادہ ضروری ہوتی ہے ۔ ایک تو حالتِ مرض میں جسم ویسے ہی زیادہ تحلیل ہو کر باعث کمزوری ہو جاتا ہے اور پھر جب مناسب غذا نہ دی جائے تو ضعف کا اور بھی زیادہ غلبہ ہو جاتا ہے مگر مریض کو غذا دینے میں اس بات کا خیال رکھنا بھی اشد ضروری ہے کہ حسبِ ہدایت معالج مناسب غذا مقررہ وقت پر دی جائے ۔ نامناسب غذا کا استعمال سخت بدپرہیزی کہلاتی ہے ۔ ایسی غلطی کرنے سے بعض اوقات مہلک نتائج پیدا ہوتے ہیں، چنانچہ ٹائیفائڈ فیور (تپ محرقہ میں) آنتوں میں بعض مقامات پر زخم ہو جایا کرتے ہیں ۔ جن کے اچھا ہو جانے سے پہلے اگر مریض کو کوئی سخت غذا یا گوشت وغیرہ دے دیا جائے تو مقامِ زخم پر آنت کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ۔ جس کا نتیجہ بالعموم موت ہی ہوا کرتا ہے ۔

بعض اوقات دورانِ مرض میں یا بعد شفایابی غذا میں بدپرہیزی کرنے سے بیماری طول پکڑ جاتی ہے ۔ یا عود کر آتی ہے اس لیے مریض کو کھانے پینے میں نہایت احتیاط رکھنی چاہیے ۔

خوراک کا کوئی ایسا قاعدہ مقرر کرنا جو تمام کیسوں میں کافی دوائی ہو سکے ناممکن ہے کیونکہ ہر ایک کیس مختلف ہوا کرتا ہے ۔ تاہم ضروری ہدایات درج کی جاتی ہیں، جو کہ مفید ثابت ہوں گی ۔

یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ جو لوگ سبزی خور ہوتے ہیں ۔ ان پر ہومیوپیتھک دوائی کا اثر بہت جلدی اور بہت اعلیٰ ہوا کرتا ہے ۔ بہ نسبت ان اشخاص کے جو گوشت خور ہوں اور عام طور پر جتنی غذا سادہ ہو اتنی ہی ہومیوپیتھک دوائی کے فعل کے مؤثر ہونے میں مدد ملتی ہے ۔ اگر مریض سادہ غذا کھایا کرتا ہے اور اس کی قوتِ ہاضمہ میں کوئی نقص نہیں ہے تو پھر اس کی غذا میں تبدیلی کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر مریض سادہ غذا کھانے کا عادی نہ ہو تو پھر اس کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات ملحوظ رکھنی چاہئیں ۔

شراب خوری ۔ منشیات و تمباکو سے قطعی پرہیز تیز چلنے وکافی سے تیز ترشیات اچار، زیادہ گرم مصالحہ اور بہت نمکین اشیاء اور بیسن و تیل کی بنی ہوئی

چیزیں مثلاً پکوڑے ۔ کچوری وغیرہ سے پرہیز لازمی ہے ۔ دُودھ ڈبل روٹی ۔ پھلکا مکھن چاول کھچڑی مونگ کی دال ۔ ساگو دانہ ۔ دلیا ۔ آش جَو ۔ انڈے وپکے پھل و سبزی ترکاری مثلاً پالک کا ساگ ۔ کدو ۔ ٹینڈے ۔ شلغم وغیرہ یہ سب اشیاء ہیں جو کہ حسب موقع بیمار کو دی جا سکتی ہیں ۔ لیکن یہ یاد رہے کہ غذا مریض کو بار بار نہیں دینی چاہیئے بلکہ مناسب وقفہ کے بعد دہرانی چاہیئے ۔

بخار سادہ بخاروں میں عام طور پر آش جَو اور تازہ پانی کھُلے دِل استعمال کرانا چاہیئے اور بسا اوقات بخار کے دوران میں صرف یہی عمل کافی ہُوا کرتا ہے جب بخار اُتر جائے اور مریض کا معدہ دیگر غذا ہضم کرنے کے قابل ہو جائے تو پھر دوسری غذا دینی چاہیئے ۔ لیکن جب بخار کا دَورہ لمبا ہو جیسا کہ تپ محرقہ وغیرہ میں ہُوا کرتا ہے تو ایسی حالتوں میں دُودھ ایک خاص غذا ہے (دُودھ کو اُبال لینا چاہیئے) اگر خالص دودھ ہضم نہ ہو سکے تو اس میں ½ حصہ لائم واٹر (چُونے کا پانی) یا مساوی حصہ سوڈا واٹر ملا کر دینا چاہیئے ۔ اس کو معدہ اکثر قبول کر لیتا ہے ۔ لمبے بخاروں میں دودھ تو ایک خاص غذا ہے لیکن گاہے گاہے ساگو دانہ ۔ مونگ کی دال کی کھچڑی ۔ چنوں کا رس اور چاولوں کی پیچھ میں تھوڑا دودھ و میٹھا لا کر بھی دینا چاہیئے ۔ بخار کی حالت میں نہ تو بار بار غذا دینی چاہیئے اور نہ ہی بالکل خالی معدہ رہنا چاہیئے ۔ جتنا بیمار ہضم کر سکے اتنا ہی دینا چاہیئے اور زبردستی غذا اس کے اندر نہیں ٹھونسنی چاہیئے ۔ تپ محرقہ کا جب آرام آجائے تو غذا کے متعلق اور بھی احتیاط لازمی ہوا کرتی ہے ۔ مریض کو ٹھوس غذا نہیں دینی چاہیئے جب تک کہ بخار کو صاف ہوئے چند یوم نہ گزر جائیں ۔

نوٹ : لمبی بیماریوں میں گلوکوز (ولائتی کھانڈ) کا استعمال نہایت مفید ہُوا کرتا ہے اس کے متواتر استعمال سے جسم بہت کمزور نہیں ہونے پاتا اور مریض مرض کا دیر تک مقابلہ کر سکتا ہے ۔ اس کو پانی میں یا دُودھ میں حل کر کے پلاتے ہیں ۔

بدہضمی اس مرض میں غذا لطیف ۔ زود ہضم اور مقررہ وقت پر خوب چبا کر کھانی چاہیئے ۔ مرغن اور ثقیل غذا نہ کھانی چاہیئے ۔ مٹھائی ۔ کیک ۔ مربہ ۔ اچار چٹنی وغیرہ سے بھی پرہیز لازم ہے ۔ نفخ پیدا کرنے والی سبزی ترکاری بھی نہیں کھانی چاہیئے اور جو سبزی کھائی جائے وہ خوب گلی ہوئی چاہیئے حقہ وغیرہ سے حتی الوسع پرہیز

کرنا چاہیے اور شراب کا تو نام تک نہیں لینا چاہیے۔

نوٹ :۱۔ درد قولنج اسہال۔ پیچش یا ہیضہ میں ہر قسم کے میوہ جات سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۲۔ جن غذاؤں کی مریض کو دینے کی اجازت ہے اگر ان میں سے کوئی غذا مریض کو ناموافق پڑتی ہو تو اس کے لیے ایسی غذا سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ خواہ وہ غذا دوسرے مریضوں کو مفید کیوں نہ بیٹھتی ہو۔

۳۔ جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہوں۔ بیماری کے ایام میں ان کا دودھ نہیں چھوڑنا چاہیے لیکن اس کی ماں کو ممنوع چیزوں سے پرہیز کرانا چاہیے۔

۴۔ تمباکو سے پرہیز لازمی ہے۔ لیکن اگر کسی حالت میں بغیر تمباکو کے گزارہ نہ ہو سکتا ہو تو حتی الامکان بہت کم استعمال کرنا چاہیے۔

ڈاکٹری و طبی اوزان و پیمانے اور ان کا باہمی مقابلہ

ڈاکٹری اوزان

۲۰ گرین	کا	ایک سکروپل
۶۰ گرین یا ۳ سکروپل	کا	” ڈرام
۸ ڈرام	کا	” اونس
۱۶ اونس	کا	” پونڈ

ڈاکٹری پیمانے

۶۰ بوند	کا	ایک ڈرام
۸ ڈرام	کا	” اونس
۲۰ اونس	کا	” پائنٹ
۸ پائنٹ	کا	” گیلن

سیال ادویات ناپنے کے عام پیمانے

ایک چائے کا چمچہ یا ٹی سپون فل	ایک ڈرام	۴ ماشہ
” درمیانی چمچہ ڈیزرٹ ”	۲ ”	۸ ”
” بڑا چمچہ یا ٹیبل ”	۴ ”	۱½ تولہ
” شراب پینے کا گلاس یا وائن گلاس فل	۲ اونس	ایک چھٹانک
” چائے کی پیالی یا ٹی کپ فل	۴ ”	۲ ”
” بڑا گلاس پانی کا یا ٹمبلر فل	۸ ”	۴ ”

باب ۲ دوم

ہومیوپیتھک دواسازی

ہومیوپیتھک ادویات مندرجہ ذیل شکلوں میں دستیاب ہوتی ہیں :-

۱- ٹنکچر TINCTURE یعنی سیال حالت میں۔

۲- ٹری ٹیوریشن TRITURATION یعنی سفوف پوڈر باریک پسی ہوئی۔

۳- گلوبیولز GLOBULES یعنی گولیاں اور ٹیبلٹس TABLETS یعنی چھوٹی چھوٹی قرص یا ٹکیاں۔

ہومیوپیتھک ادویات کے تیار کرنے میں مندرجہ ذیل چیزیں کام آتی ہیں ان کو انگریزی میں VEHICLES کہتے ہیں - یہ چیزیں بالکل کوری ہوتی ہیں - یعنی ان میں اپنی کوئی خاصیت دوائی کی موجود نہیں ہوتی - یہ صرف دوائی کے تیار کرنے میں مددگار ہوتی ہیں -

۱- ریکٹی فائڈ سپرٹ RECTIFIED SPIRIT یا الکوحل ALCOHOL

۲- مقطر پانی DISTILLED WATER

۳- شوگر آف ملک SUGAR OF MILK

۴- گلوبیولز GLOBULES پائی لیولز PILULES ٹیبلٹس TABLETS

(الف) ہومیوپیتھک استعمال کے لیے ریکٹی فائیڈ سپرٹ نہایت اعلیٰ اور صاف ستھری ہونی چاہیے جو سپرٹ گندی ہو اور ہلانے سے گدلی ہو جائے اور اس میں مٹی کارک دیگر اجزائے تیرتے ہوئے نظر آئیں - اس کو ہومیوپیتھک ادویات کے تیار کرنے میں استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس میں ہومیوپیتھک دوائی کے جوہر نشو و نما نہیں پا سکتے اور نہ ہی وہ خاص جوہر ظہور پذیر ہو سکتے ہیں - پاکستان کے متعدد کارخانوں میں ریکٹی فائیڈ

سپرٹ تیار ہوتی ہے ۔ لیکن جو ریکٹی فائیڈ سپرٹ ۶۰٪ ہومیو پیتھک استعمال کے لیے تیار ہوتی ہے ۔ وہ بہت اعلیٰ ہے اور اسی کو ہومیو پیتھک دوائی کے ڈائیلو شنز (DILUTION) تیار کرنے میں استعمال کرنا چاہیے ۔ کامیاب ہومیو سٹور لاہور سالہا سال سے اسی سپرٹ سے اپنے ڈائیلوشنز بنا کر استعمال کر رہا ہے ۔

(ب) مقطر پانی (ڈسٹلڈ واٹر) بھی کسی معتبر ہومیو پیتھک فارمیسی کا کشید کردہ استعمال میں لانا چاہیے ۔ عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایلو پیتھک و دیگر کارخانے مقطر پانی کشید کرنے کا جنتر بوتلیں ۔ کارک ۔ قنل وغیرہ کی صفائی میں پورا پورا دھیان نہیں دیتے ۔ تھوڑی سی بے احتیاطی بھی ہومیو پیتھک ادویات کے لیے مہلک ثابت ہوتی ہے ۔ کامیاب ہومیو سٹور لاہور میں جو مقطر پانی کشید ہوتا ہے وہ پوری صفائی سے تیار کیا جاتا ہے ۔ کارک ۔ بوتلیں ڈس انفکٹ کی جاتی ہیں اور پھر مقطر پانی کو فلٹر کر کے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے ۔ اس لیے یہ قابلِ اعتبار ہے ۔

(ج) ہومیو پیتھک ادویات کے تیار کرنے میں جو ملک شوگر استعمال کرنی چاہیے وہ بہت صاف ستھری اور معتبر کارخانے کی ساختہ ہونی چاہیے ۔ بہت سستی ملک شوگر استعمال نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اگر ملک شوگر صاف ستھری نہ ہوگی ، تو ہومیو پیتھک دوائی کے جوہر ظہور پذیر نہیں ہو سکیں گے جو ملک شوگر کاغذ کے پیکٹوں میں بند شدہ ولایت سے آتی ہے اس میں تری وجری آب و ہوا کا اثر ہو جایا کرتا ہے اس لیے اس کے بگڑنے کا گمان رہتا ہے ۔ لہذا پیکٹوں کی ملک شوگر ہومیو پیتھک دوائی کے تیار کرنے میں استعمال نہیں کرنی چاہیے ۔ کامیاب ہومیو سٹور لاہور نے خاص انتظام ملک شوگر برائے ہومیو پیتھک استعمال منگوانے کا انتظام کیا ہوا ہے اور واجبی نرخوں پر وہ ملک شوگر فروخت کرتے ہیں ۔

(د) ہومیو پیتھک ادویات کی تیاری میں جو شیشیاں کام آتی ہیں وہ بالکل کوری ہونی چاہئیں اور ان کو حسب قاعدہ ڈس انفیکٹ کر لینا چاہیے ۔ پہلے گرم پانی میں پھر سرد پانی میں اور پھر ریکٹی فائیڈ سپرٹ کے ساتھ دھو کر ڈس انفیکٹ کر لینی چاہئیں ۔ کارک بھی کورے ہونے چاہئیں اور ان کو ڈس انفیکٹ کر کے استعمال کرنا چاہیے ۔ کامیاب ہومیو سٹور لاہور میں شیشیاں اور کارک ڈس انفیکٹ شدہ ہر وقت مل سکتے ہیں ۔

مدر ٹنکچر (Q) - ۱x - ۲x - ۳x وغیرہ

ڈائیلوشنز بنانے کا طریقہ

ہومیو پیتھک ادویات۔ جڑی بوٹی نباتات معدنیات اور کئی اقسام کے جانوروں کے زہروں اور کئی ایک امراض کے زہریلے مادہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ ان کے تیار کرنے کا طریقہ ہومیو پیتھک فارموکوپیا میں مفصل درج ہے اور مختلف طریقوں سے یہ ادویات تیار ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ مضمون فارموکوپیا کا ہے۔ اس لئے یہاں اس پر مفصل بحث نہیں ہوسکتی۔ یہاں صرف ہم ایک آدھ مثال دینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ مثلاً بیلاڈونا کے پودا سے ہم نے ہومیو پیتھک دوائی تیار کرنی ہے۔ جس کو ہومیو پیتھی کی اصطلاح میں مدر ٹنکچر (MOTHER TINCTURE) کہتے ہیں۔ بیلاڈونا کے سالم پودے کو جب کہ وہ پھول دینے پر آتا ہے۔ کتر کر خوب باریک کوٹ لیتے ہیں۔ پھر باریک کپڑے میں ڈال کر اس کا رس نچوڑ لیتے ہیں۔ جتنا یہ ہوتا ہے اتنی ہی وزنی الکوحل ملا کر بڑی تیزی سے بوتل کو ہلاتے ہیں اور اس بوتل کو مضبوط کارک دے کر آٹھ یوم تک ٹھنڈی اور اندھیری جگہ میں رکھ دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو فلٹر کر لیتے ہیں۔ جو دوائی تیار ہو جاتی ہے اس کو بیلاڈونا کی مدر ٹنکچر (MOTHER TINCT-URE) کہتے ہیں۔ اور اس کے لیے یہ Q نشان مقرر ہے۔ اس سے آگے ۱x ۲x - ۳x وغیرہ ڈائیلوشنز (طاقتیں) تیار کرتے ہیں۔ مثلاً ۱x بنانے کے لیے دو قطرے مذکورہ بالا ٹنکچر (Q) کے اور آٹھ قطرے ڈائیلیوٹ الکوحل کے حساب سے ایک صاف ستھری کوری شیشی جو کہ ڈس انفیکٹ شدہ ہو میں ڈال کر آٹھ دس تھپکیاں زور سے دیتے ہیں تاکہ دوائی کے مخفی جوہر بیدار ہو جائیں اس طرح ۱x دوائی تیار کر لیتے ہیں اور شیشی پر بیلاڈونا کا لیبل لگا کر اس کے آگے ۱x تحریر کر دیتے ہیں۔ پھر ۱x دوائی کا ایک قطرہ اور ڈائیلیوٹ الکوحل کے نو قطرے کے حساب سے مذکورہ بالا طریقہ سے ملا کر ۲x تیار کرتے ہیں۔ اور اسی طرح سے

۳× تیار کرتے ہیں اور ۳× کا ایک قطرہ اور الکوحل خالص کے نو قطرے ملا کر ۴× بن جاتی ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔
اُوپر کی مثال دینے سے ہمارا یہ مطلب ہے کہ ناظرین کو Q - ۱× - ۲× - ۳× وغیرہ وغیرہ طاقتوں کا مطلب سمجھ میں آجائے۔ یہ دوائی بہ شکل سیال (عرق) ہوگی۔ اسی کو انگریزی میں ٹنکچر کہتے ہیں۔

ٹری ٹیوریشن سفوف پوڈر بنانے کا طریقہ

بعض ہومیوپیتھک ادویات معدنیات و نمکیات سے تیار کی جاتی ہیں۔ یہ سفوف کی شکل میں تیار کی جاتی ہیں۔ ان کے تیار کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے:۔
سفوف (ٹری ٹیوریشن) گرم اور خشک ہوا میں تیار کرنے چاہئیں۔ کھرل اور دستہ کو پہلے ٹھنڈے پانی اور پھر گرم پانی سے دھو ڈالو۔ ان کو پونچھ کر خشک کر لو اور پھر تھوڑی سی الکوحل کھرل میں جلا دو۔ یہی ترکیب ہر بار نیا ٹری ٹیوریشن بناتے وقت عمل میں لاؤ۔ ایک حصہ خالص دوائی اور نو حصے ملک شوگر ملا کر اور مندرجہ ذیل طریقہ سے کھرل کرنے سے ۱× ٹری ٹیوریشن تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے تین عمل کیے جاتے ہیں۔
(الف) فرض کرو کہ آپ خالص نیٹرم میور سے ۱× بنانا چاہتے ہیں۔ آپ خالص نیٹرم میور ایک ماشہ (۱۶ گرین) لیں اور اس کو صاف ستھرے کھرل میں ڈال کر خوب باریک پیس لیں۔ پھر اس میں تین ماشہ ملک شوگر ڈال دیں۔ اور ہاتھی دانت یا سینگ کے بنے ہوئے چمچہ کے ساتھ اچھی طرح سے ملا لیں اور ایک صاف ستھرے دستہ کے ساتھ چھ منٹ کھرل کریں۔ بعدہٗ تین[۳] منٹ چمچہ کے ساتھ کھرچیں اور ایک منٹ خوب گڈمڈ کریں۔ پھر مانند سابقہ چھ[۶] منٹ خوب کھرل کریں۔ تین منٹ کھرچیں اور ایک منٹ خوب ملائیں۔ اس طرح سے عمل کا پہلا حصہ بیس[۲۰] منٹ میں ختم ہو جائے گا۔

(ب) اس کھرل شدہ دوائی میں تین ماشہ ملک شوگر اور ملائیں - اور چمچہ سے خوب گڈ مڈ کر دیں - پھر چھ منٹ خوب زور سے کھرل کریں - پھر تین منٹ کھرچیں اور ایک منٹ ملائیں - اس طرح سے عمل کا دوسرا حصّہ دیگر بیس منٹ میں ختم ہو جائے گا -

(ج) اس کھرل شدہ دوائی میں تین ماشہ ملک شوگر اور ملائیں اور مثلِ سابق اس عمل کو دہرائیں یعنی چھ منٹ کھرل کریں - تین منٹ کھرچیں اور ایک منٹ گڈمڈ کریں - پھر چھ منٹ کھرل کریں - تین منٹ کھرچیں - اور ایک منٹ ملائیں غرضیکہ عمل کا تیسرا حصّہ بیس منٹ میں ختم ہو جائے گا - یعنی پورے ایک گھنٹہ میں نیٹرم میور ×۱ تیار ہو جائے گی - اس کو ایک عمدہ صاف اور خشک شیشی میں بھر لیں اور اس پر نیٹرم میور ×۱ کا لیبل لگائیں - ×۱ دوائی کا ایک حصّہ اور ملک شوگر نو حصّے لیکر مذکورہ بالا طریقہ پر ایک گھنٹہ میں ×۲ تیار کر لیں اور اسی طرح سے ×۳ - ×۴ وغیرہ تیار کی جاتی ہیں -

بعض اوقات دوائی بشکل ٹنکچر سے سفوف میں بنا کر بیمار کو پڑیاں باندھ کر دی جاتی ہے - جتنی خوراکیں بنانی ہوں اس حساب سے ملک شوگر کی مقدار کو رے کاغذ پر یا بٹر پیپر (BUTTER PAPER) (جو معمولی کاغذ کی نسبت زیادہ موزوں ہوتا ہے - کیونکہ یہ دوائی کو جذب نہیں کرتا - لیکن کورے کاغذ میں کچھ نہ کچھ دوائی جذب ہو جاتی ہے -) پر ڈال کر اوپر اس کے مطلوبہ دوائی کی ٹنکچر کے مناسب قطرے ڈال کر ہاتھی دانت کے چمچہ کے ساتھ اس کو خوب ملا دو - اور جتنی پڑیاں بنانی ہوں بنا کر باندھ دو -

---

گلوبیولز - پائیلیولز اور ٹیبلٹس میں دوائی جذب کرنیکی ترکیب

ایک صاف ستھری خشک شیشی میں گولیاں یا قرص بھر دو اور مطلوبہ دوائی کی ٹنکچر شیشی میں اتنی بھر دو - کہ ٹنکچر گولیوں کے اوپر تیرنے لگے - شیشی کو مضبوط کارک دے کر

خوب تھپکیاں دو۔ پھر اس کو چوبیس گھنٹہ تک ٹھنڈی جگہ میں رکھ چھوڑو۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد شیشی میں جو عرق موجود ہو۔ اس کو باہر نکال لو اور صاف ستھرے خشک فلٹر پیپر کے ٹکڑے پر گولیوں کو بچھا کر خشک کر لو اور شیشی میں بھر لو اور جس دوائی کی ٹنکچر جتنے نمبر کی گولیوں میں ڈالی تھی وہ لیبل پر درج کر دو۔ مثلاً آپ نے ایکونائیٹ تیس طاقت کی گولیاں بنائی ہیں۔ تو ایکونائیٹ نمبر ۳۰ گولیوں میں ڈال کر مذکورہ بالا طریقہ سے ایکونائیٹ نمبر ۳۰ کی گولیاں بنالو۔

نوٹ: ۱۔ جو ٹنکچر فارموکوپیا کے ماتحت ڈائیلیوٹ الکوحل یا ڈسٹلڈ واٹر (مقطر پانی) میں تیار کئے گئے ہوں۔ اِن میں گولیاں تیار نہیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ گولیاں اُن میں ڈالنے سے گھل جائیں گی۔

۲: بڑی بڑی ہومیوپیتھک فارمیسیوں میں ہر دوائی کی گولیاں بنی بنائی مل سکتی ہیں۔ وہاں سے منگوانے میں زیادہ آرام رہتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی گولیاں خود بنانے میں خرچ زیادہ آتا ہے۔
ہر دوائی کی گولیاں ہر نمبر کی ہر وقت تیار مل سکتی ہیں۔

اچھی و خراب دوائی کی پہچان

دوائی کی شیشی کو خوب ہلا دو۔ اگر اس میں مٹی کارک یا دیگر غیر اشیاء کے اجزا تیرتے دکھائی دیں یا اس میں جالا پڑا ہوا ہو۔ یا گدلی ہو تو اس کو خراب دوائی سمجھو ایسی دوائی قابل اعتبار نہیں۔ اچھی دوائی کی پہچان یہ ہے کہ وہ بالکل صاف و شفاف ہو اس میں کسی قسم کے اجزا ہلا کر دیکھنے سے دِکھائی نہ دیں اور نہ ہی اُس میں جالا پڑا ہوا ہو۔

مشہور ہومیوپیتھک ادویات کی فہرست

۱	آرسینکم البم	۳	اپیکاک	۵	اگنیشیا	۷	اینتھیموزا
۲	آرنیکا مونٹانا	۴	اسپنجیا ٹوسٹا	۶	آئرس ورسی کو	۸	ایپس

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۹	ایسڈ فاس	۳۳	چائنا	۵۷	کاربوویج	۸۱	لاکیسس
۱۰	ایسڈ نائٹرک	۳۴	چیلی ڈونیم	۵۸	کاکیولس	۸۲	لیڈم
۱۱	ایسی کیوس	۳۵	ڈایاسکوریا	۵۹	کاسٹی کم	۸۳	لائیکوپوڈیم
۱۲	اسٹی لاگو	۳۶	ڈلکامارا	۶۰	کالچیکم	۸۴	لوبیلیا
۱۳	ایکونائیٹ	۳۷	ڈیجی ٹیلس	۶۱	کافیا	۸۵	مرکیورس کار
۱۴	ایلوز	۳۸	ڈراسرا	۶۲	کالن سونیا	۸۶	مرکیورس ڈلس
۱۵	اینٹم ٹارٹ	۳۹	رسٹاکس	۶۳	کالوسنتھ	۸۷	مرکیورس سالو
۱۶	اینٹم کروڈم	۴۰	رومیکس	۶۴	کالی کارب	۸۸	مرکیورس بن آئیوڈائیڈ
۱۷	آیوڈیم	۴۱	زنکم میٹیلیکم	۶۵	کالی بائی کرومیکم	۸۹	میگنیشیا کارب
۱۸	ارٹیکا ارنز	۴۲	سائنا	۶۶	کالی ہائیڈراڈیکم	۹۰	میگنیشیا فاس
۱۹	اناکارڈیم	۴۳	سپاٹنا	۶۷	کالی فاس	۹۱	نکس وامیکا
۲۰	بیپ ٹیشیا	۴۴	سپاڈلا	۶۸	کالی میور	۹۲	نیٹرم میور
۲۱	بورکس	۴۵	سپائی جیلیا	۶۹	کالوفائیلم	۹۳	وراٹرم ایلبم
۲۲	برائیونیا	۴۶	سلفر	۷۰	کینتھرس	۹۴	وراٹرم ایلبم ورائیڈ
۲۳	برائٹا کارب	۴۷	سمی سی فیوگا	۷۱	کیپ سی کم	۹۵	وائی برنم آپولس
۲۴	بربریس ولگریس	۴۸	سلیشیا	۷۲	کلکیریا فاس	۹۶	ہائیوسائمس
۲۵	بیلاڈونا	۴۹	سی پیا	۷۳	کلکیریا کارب	۹۷	ہائیڈراسٹس
۲۶	پلم بم	۵۰	سیڈرن	۷۴	کینابس سٹیوا	۹۸	ہیلی بورس
۲۷	پلسٹلا	۵۱	سکیل	۷۵	کیموملا	۹۹	ہیپر سلف
۲۸	پلانٹیگو	۵۲	سینگونیریا	۷۶	کوپرم آرس	۱۰۰	ہیمامیلس
۲۹	پوڈوفائیلم	۵۳	فاسفورس	۷۷	کوپرم میٹیلیکم	۱۰۱	ہیلونائیز
۳۰	تھوجا	۵۴	فائٹولیکا	۷۸	کیمفر	۱۰۲	یوپاٹوریم پرفلی ایٹم
۳۱	ٹیری بن تھینا	۵۵	فیرم میٹیلکم	۷۹	کالونائین	۱۰۳	یوفیریزیا
۳۲	جلسی میم	۵۶	فیرم فاس	۸۰	گریفائٹس	۱۰۴	یوکلپٹس

باب سوم

متعدی امراض و عام امراض

نوبتی بخار — ملیریا بخار — تپ لرزہ

Intermittent Fever — MALARIAL FEVER — Ague

یہ ایک متعدی مرض ہے اس میں بخار باری سے ظاہر ہوتا ہے بعض حالتوں میں بخار ہر روز۔ بعض میں دوسرے تیسرے یا چوتھے روز ظاہر ہوتا ہے وغیرہ

نوٹ: بلحاظ نوبت کے اس کی تین بڑی قسمیں ہیں :

۱- **روزانہ بخار**۔ جس کا دورہ ہر روز ہوتا ہے۔ اس کو انگریزی اصطلاح میں کوٹیڈین کہتے ہیں۔

۲- **تیسرے کا بخار**۔ اس کا حملہ ہر تیسرے دن ہوتا ہے۔ یعنی ۴۸ گھنٹہ کے بعد اس کو ٹرشین کہتے ہیں۔

۳- **چوتھے کا بخار**۔ اس میں بخار کا دورہ ہر چوتھے روز یعنی ۷۲ گھنٹہ کے بعد ہوتا ہے۔ اس کو کوارٹن کہتے ہیں۔

اسباب مرض۔ اصلی سبب تو اس بخار کا جراثیم ملیریا ہیں۔ جو کہ خون میں سرایت کر کے اس بخار کو پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں لیکن سردی۔ رنج و غم تکان و تھکاوٹ اور غذا کی خرابی وغیرہ بھی اس کے مددگار اسباب ہوا کرتے ہیں۔ یہ بخار مرد و عورت۔ بچہ۔ بوڑھا اور جوان سب کو ہوتا ہے جب۔ ایک بار بخار کا حملہ ہو جائے تو دوبارہ اس کے قبول کرنے کے لیے طبیعت بہت مستعد ہو جاتی ہے۔

نوٹ: بلحاظ علامات کے ملیریائی بخاروں کی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ نوبتی بخار ۲۔ لازمی بخار

نوبتی بخار اور لازمی بخار دو مختلف بخار نہیں مانے جاتے بلکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ملیریائی جراثیم ایک ہی وقت میں اپنی نسلیں بڑھا کر حملہ آور ہوں تو روزانہ نوبتی بخار ہوتا ہے اور اگر وہ تھوڑی تھوڑی تعداد میں متواتر بڑھتے رہیں تو لازمی بخار ہوتا ہے۔ پس لازمی بخار کوئی علیحدہ بخار نہیں بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ روزانہ نوبتی بخار ہی ہے کہ جس میں ایک باری اُترنے نہیں پاتی کہ دوسری آ دباتی ہے۔

علامات مرض ۔انسان کے جسم میں ملیریائی زہر داخل ہو کر عموماً تین سے بارہ دن تک پوشیدہ طور پر نشوونما پاتا رہتا ہے لیکن گاہے بگاہے اس عرصہ سے پہلے ہی بخار چڑھ جاتا ہے ۔یعنی زمانۂ اخفائے مرض میں مریض کی طبیعت عموماً سُست وکاہل رہتی ہے ۔اور اس کو انگڑائیاں وجمائیاں آتی رہتی ہیں ۔کمر میں دھیما دھیما درد اور سر چکراتا ہے ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں ۔بھوک ماری جاتی ہے ۔چونکہ اس قسم کے بخار میں پہلے سردی لگتی ہے ۔پھر گرمی اور اس کے بعد پسینہ آکر بخار اُتر جاتا ہے ۔اس لیے اس بخار کے علامات کے تین درجے ہوتے ہیں ۔

۱۔ سردی کا درجہ ۲۔ گرمی کا درجہ ۳۔ پسینہ کا درجہ

سردی کے درجہ میں سُستی ۔کاہلی اور اعضاء ٹوٹتے ہیں ۔رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔جاڑا لگتا ہے اور تمام جسم کانپتا ہے ۔جب لرزہ شدت کا ہو تو مریض کے دانت بجتے ہیں ۔بہت سے کپڑے اوڑھنے پر بھی سردی رفع نہیں ہوتی ۔بعض مریضوں کو لرزہ اتنی شدت کا ہوتا ہے کہ اُن کے ناخن اور ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں اور اندرونی اعضاء میں اکثر خون جمع ہو جاتا ہے ۔جس کے باعث سر درد یا سر میں بوجھ معلوم ہوتا ہے اور بعض اوقات سر میں زیادہ اجتماع خون ہونے کے باعث بے ہوشی یا ہذیان ہو جاتا ہے ۔پھیپھڑوں میں اجتماع خون کے باعث سانس تیزی کے ساتھ آتا ہے ۔جگر و معدہ میں اجتماعِ خون ہونے کے باعث جی متلاتا ہے اور قئیں آتی ہیں ۔مریض کا منہ خشک ہوتا ہے اور اُسے بڑی سخت پیاس لگتی ہے ۔یہ سردی کا درجہ اکثر گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ تک رہتا ہے ۔لیکن بعض مریضوں کو چار چار یا پانچ گھنٹوں تک لرزہ ہوتا رہتا ہے ۔مگر جب اس بخار کی کئی باریاں آچکی ہوں تو سردی بہت نہیں لگا کرتی ۔صرف ایک آدھ لمحہ

کے لیے خفیف سی سردی محسوس ہوتی ہے جب سردی کا درجہ ختم ہوجاتا ہے تو اس کے بعد گرمی کا درجہ شروع ہوجاتا ہے ۔ چنانچہ رفتہ رفتہ مریض کا تمام بدن گرم ہوجاتا ہے ۔ یہاں تک کہ مریض مارے گرمی کے کپڑوں کو برداشت نہیں کرسکتا ۔ نبض بھرپور اور تیز چلتی ہے سردرد کرتا ہے اور کنپٹی کی شریانیں خوب تڑپتی ہیں ۔ منہ اور زبان خشک ہوتے ہیں ۔ اور زبان پر سفید قرجمی ہوتی ہے ۔ بعض اوقات جی متلاتا ہے ۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں اور رنگین آتا ہے ۔ حرارتِ جسم عموماً ۱۰۰ سے ۱۰۴ درجہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ حالت دو تین گھنٹے بلکہ بعض اوقات ۶ سے ۱۲ گھنٹوں تک رہتی ہے پھر اس کے بعد تیسرا درجہ یعنی پسینہ کا درجہ شروع ہوجاتا ہے اور مریض کو بہت تسکین معلوم ہونے لگتی ہے ۔ پیاس میں کمی واقع ہوتی ہے ۔ نبض کی تیزی بھی گھٹ جاتی ہے اور پیشاب میں سُرخ ذرات بہت خارج ہوتے ہیں ۔ پہلے پسینہ پیشانی اور چہرہ پہ آتا ہے ۔ پھر تمام بدن پسینہ سے تربتر ہوجاتا ہے ۔ بعض اوقات پسینہ کم آتا ہے اور بعض اوقات زیادہ یہاں تک کہ مریض کے پارچات اور بستر پسینہ سے تربتر ہوجاتے ہیں ۔ اس طرح علامات میں تخفیف ہوکر بخار بالکل اُتر جاتا ہے اگر مریض کمزور ہو تو پسینہ آنے کی حالت میں بعض اوقات نڈھال ہوجاتا ہے بعض مریضوں کو پسینہ آتے ہوئے نیند آجاتی ہے اور جب وہ جاگتے ہیں تو وہ بالکل آرام میں ہوتے ہیں ۔

نوٹ: اکثر مریضوں میں تو یہ تینوں درجے یعنی لرزہ گرمی اور پسینہ واضح طور پر پائے جاتے ہیں ۔ لیکن بعض مریضوں کو سردی لگتی ہے صرف بخار ہوجاتا ہے اور پسینہ آکر بخار اُتر جاتا ہے اور کسی کو صرف سردی لگتی ہے ۔ گرمی اور پسینہ کی نوبت بھی نہیں آتی کہ بخار اُتر جاتا ہے ۔ بعض مریضوں کو قیئں آتی ہیں اور بعض کو نہیں آتیں ۔ بعض مریضوں کو سخت بے چینی ہوتی ہے اور وہ بار بار کروٹ بدلتے اور گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں ۔ لیکن برعکس اس کے بعض مریض جب چپ چاپ پڑے رہتے ہیں اور وہ ہلنا جلنا اور بولنا چالنا نہیں چاہتے بعض مریضوں کو بخار چڑھنے کے قبل اسہال آنے شروع ہوجاتے ہیں ۔ اور بعض کو سخت قبض ہوجاتی ہے ۔ لیکن قبض کی شکایت عموماً بہت مریضوں میں ہُوا کرتی ہے ۔

عوارض و نتائج ۔ چونکہ بار بار لرزہ لگنے کے باعث اندرونی اعضاء میں اجتماعِ خون ہوتا رہتا ہے اس لیے جگر، انتڑیوں اور بعض اوقات گردوں میں نقص واقع ہو جاتا ہے ۔ مریض کا رنگ پیلا اور اس کے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں ۔ شکم تن جاتا ہے اور قبض رہتی ہے خاص کر تلی بڑھ جاتی ہے اور اتنی بڑی ہو جاتی ہے کہ اس کا وزن کئی پونڈ ہو جاتا ہے اور شکم پر ہاتھ رکھنے سے وہ خاصی معلوم پڑتی ہے تلی اور جگر بڑھ کر یرقان وغیرہ کی شکایت ہو جایا کرتی ہے ۔ بعض اوقات گردوں میں ورم ہو کر خونی پیشاب آنے لگتا ہے اور کبھی کھانسی اور دمہ کی شکایات ہو جایا کرتی ہیں ۔

حفظِ ماتقدم ۔ چونکہ یہ بیماری مچھروں سے پھیلتی ہے ۔ اس لیے مچھروں سے بچنے کے لیے تمام ذرائع اختیار کرنے چاہئیں ۔ پردوں مچھر دانی اور مسہری کے اندر سونا چاہیئے ۔ تالابوں جوہڑوں اور گندے پانیوں میں مچھر بڑھتے اور پلتے ہیں اس لیے ان کو صاف ستھرا رکھنا چاہیئے ۔ تازہ پانی ڈال کر گندے پانی کو نکال دینا چاہیئے ۔ ملیریا کے موسم میں مٹی کا تیل ساکن پانی پر چھڑک دینے سے پانی مچھروں سے مبرا ہو جاتا ہے ۔ ملیریا کے موسم میں بخار سے بچنے کے لیے کونین کا استعمال لیکن تھوڑی مقدار میں مانا گیا ہے ۔ یعنی چینینم سلف × ا کے ۵ گرین صبح اور ۵ گرین شام کو استعمال کرنے سے ملیریا بخار سے بچاؤ رہتا ہے اور اسی طرح سے آرسینیکم ۲× کا استعمال مرض سے بچائے رکھتا ہے ۔

علاج

چائنا یا سنکونا ۔ یہ دوائی اس وقت کام دیتی ہے جب کہ اس کے خاص علامات موجود ہوں یعنی لرزہ ۔ پیاس اور پسینہ کی تینوں حالتیں پائی جائیں ۔ پیاس جاڑے سے پہلے لگتی ہے جس سے مریض کو بخار کے حملہ کا پتہ لگ جاتا ہے ۔ جاڑا اور حرارت کے دوران میں پیاس نہ لگتی ہو ۔ مریض صرف ہونٹوں کو گیلا کرنا چاہتا ہو لیکن پسینہ میں پیاس بہت لگتی ہو ۔ جس بخار میں یہ علامات واضح طور پر پائی جائیں ۔ اس میں چائنا یا کونین مفید پڑتی ہے ۔ لیکن ہر ایک ملیریا بخار میں اس کو اندھا دھند استعمال کرنا بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہوتا ہے ۔ چائنا دوائی تیسرے بخار

میں خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے بخار کے دوران میں وریدیں بڑھی ہوئی ہوتی ہیں اجتماعِ خون بجانب سر ہو چہرہ سُرخ اور گرم ہو۔ اگرچہ جسم کے دوسرے حصے سرد ہی کیوں نہ ہوں۔

جب بخار پیچھا نہ چھوڑتا ہو اور جگر و تلی بڑھ گئے ہوں یا جن میں کہ کونین بہت مقدار میں استعمال کی جا چکی ہے۔ ایسے کیسوں میں چائنا دوائی شاذونادر ہی مظہر ہوتی ہے۔ بلکہ غیر مفید ہوتی ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ بڑھی ہوئی طحال میں چائنا دوائی برخلاف اثر رکھتی ہے۔

* **خوراک**: مدر ٹنکچر (Q) کے ایک یا دو قطرے یا ۱× کے چار قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

چینی نم سلف (کونین) ۱× ٹرٹی ٹیوریشن بھی مذکورہ بالا علامات کی موجودگی میں دی جاتی ہے۔

* **خوراک**۔ ۱× ٹرٹی ٹیوریشن کے ۵ گرین (۲ ½ رتی ، ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا۔ اگرچہ یہ دوائی ضدی قسم کے بخاروں میں زیادہ مستعمل نہیں ہوتی۔ لیکن جن حالتوں میں معدی اور صفراوی علامات زیادہ آشکارا ہوں اُن میں یہ دوائی مظہر ہُوا کرتی ہے۔ لرزہ روزانہ لگتا ہو۔ سہ پہر اور شام کو لرزہ لگتا ہو۔ لرزہ بہت لگتا ہو اور لرزہ کی ابتدا میں ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن نیلے پڑ جاتے ہوں۔ اعضا درد کرتے ہوں۔ جمائیاں بہت آتی ہوں۔ پیاس خاص نہ لگتی ہو۔ ماتھے میں دھیما دھیما درد ہو۔ سر چکراتا ہو اور ابکائیاں آتی ہوں۔ نکس وامیکا کی یہ خاص علامت ہے کہ بخار کی حالت میں مریض خوب ڈھپا رہنا چاہتا ہے ذرا سا ننگا ہونے سے اس کو جھٹ جاڑا لگنا شروع ہو جاتا ہے۔

* **خوراک**۔ ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینیکم۔ یہ بڑی کارآمد دوائی ہے اور شاید چائنا اور چینی نم سلف سے دوسرے درجہ پر مستعمل ہوتی ہے اس کے علامات یہ ہیں کہ بخار کا حملہ لمبا ہوتا ہے خاص کر حرارت کے ساتھ تمام جسم یا کسی حصہ میں جلن ہوتی ہو۔ پیاس بہت لگتی ہو۔ تشویش اور بے چینی

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لئے دیکھو صفحہ ۲۵

بہت ہو نبض چھوٹی اور تیز ہو اور زبان صاف ہو۔ شدید حملوں میں جتنی زبان صاف ہو اتنی یہ دوائی زیادہ مؤثر ہوا کرتی ہے۔ بخار کا دورہ ختم ہونے کے بعد حبس اور نقاہت زیادہ ہوتی ہے۔ پرانے ملیریا بخار میں جس کو انگریزی میں ملیریل کیکیسیا کہتے ہیں۔ آرسینکم سب دوائیوں کی سرتاج دوائی ہے۔ یہ کونین کے بد اثرات کو دور کرتی ہے جتنی بیماری زیادہ لمبی ہو گئی ہو اتنی ہی یہ دوائی زیادہ مظہر ہوا کرتی ہے جب مرض کا اثر اعضائے رئیسہ پر زیادہ ہونے کے باعث طاقت مریض بہت کم ہو گئی ہو اور نقاہت نے آدبایا ہو تو یہ دوائی جادو نما اثر دکھلاتی ہے۔ بخار کا حملہ دوپہر کے بعد یا آدھی رات کے بعد ہوتا ہو۔ جاڑا خاص طور پر نہ لگتا ہو گرم پانی پینے سے مریض کو قدرے تسکین ہوتی ہو۔

* خوراک۔ ۳x دن میں دو یا تین مرتبہ۔

نیٹرم میور آئیکم۔ یہ دوائی ابتدا میں شاذ و نادر ہی کام آتی ہے لیکن جب مرض لمبا ہو چکا ہو اور بخار پیچھا نہ چھوڑتا ہو یا غلط علاج کرانے سے بخار خراب ہو گیا ہو تو یہ دوائی مؤثر ہوا کرتی ہے۔ جاڑا گرمی اور پسینہ کی حالتیں تینوں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ جاڑا تو بعض اوقات لگتا ہی رہتا ہے حرارت بہت تیز نہیں ہوا کرتی اور سر درد سخت ہوتا ہے یا تو پسینہ بالکل ہی نہیں آتا اور یا بہت ہی زیادہ آتا ہے اور کمزوری بہت پیدا کر دیتا ہے لیکن پسینہ آنے سے سر درد کا آرام آ جاتا ہے۔ رنگ مریض کا زردی لیے ہوئے خاکستری اور طحال و جگر بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ نیٹرم میور کے بخار کی خاص علامت یہ ہے کہ جاڑا دس بجے قبل دوپہر سے شروع ہونے لگتا ہے اور کمر اور پاؤں سے شروع ہوا ہے پیاس بہت لگتی ہے سر میں درد ہوتا ہے تنفس چھوٹا ہو جاتا ہے اور اکثر ہونٹوں پر بخار کی پھنسیاں بھی نکل آتی ہیں۔ جب یہ علامات موجود ہوں تو پھر یہ دوائی خاص طور پر مظہر ہوتی ہے۔ نیٹرم میور کے مریضوں کی زبان پر سفید فرجمی ہوئی ہوتی ہے۔ دن کو تو وہ سوتے ہیں لیکن رات کو نیند نہیں آتی۔

* خوراک۔ ۳۰ ٹرٹی ٹیوریشن۔ اس دوائی کی دو خوراکیں صبح دس بجے سے پہلے دیں۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

چاہئیں اور ایک خوراک شام کو دینی چاہیئے ۔

یوپاٹوریم پرفولی ایٹم ۔ لرزہ کا دورہ ہوتے ہی ہڈیوں میں درد اور قیؤں کا آنا اس دوائی کی علاماتِ مخصوصہ ہیں ۔ معدی علامات تو اپی کاک مانند ہوں تمام جسم کے عضلات دُکھتے ہوں ۔ ایک روزہ جاڑا صبح کو ہوتا ہو اور دوسرے روز شام کو جاڑا کے قبل پیاس لگتی اور کڑوی قیئیں آتی ہوں ۔

مریض پیاس سے ہی سمجھ جاتا ہے کہ اب جاڑا لگا چاہتا ہے لرزہ کمر سے شروع ہوتا ہو اور ساتھ ہی سر کی کھوپری کے سامنے حصّہ میں دباؤ کا احساس ہو بخار کا حملہ نو دس بجے شروع ہوتا ہے ۔

ڈاکٹر بیض کا قول ہے کہ پیشانی کے اوپر دباؤ اور وزن اس دوائی کی یقینی علامات ہیں حرارت کے ساتھ ساتھ ہڈیوں میں درد بھی بڑھتا ہو اور پسینہ یا تو بالکل ہی نہیں آتا ہو اور اگر آتا ہو تو بہت خفیف ۔ جگر میں نقص اور جلد کا رنگ زردی لیے ہوئے ہو صفراوی اور ہڈتوڑ بخار میں یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔

*خوراک : مدرٹنکچر (Q) کے ایک سے پانچ قطرے ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

اپی کاک ۔ جاڑا خوب لگتا ہو اور ساتھ ہی ہاضمہ کی خرابی ہو ۔ بھوک نہ لگتی ہو ۔ خوراک سے نفرت ہو ۔ اُبکائیاں قیئیں اور اسہال آتے ہوں ۔ شروع بخاروں میں اور خاص کر ذکی الحس مریضوں کے لیے یہ دوائی زیادہ مؤثر ہوا کرتی ہے ۔ جاڑا لگتے وقت یا تو پیاس بالکل نہ لگتی ہو اور اگر لگتی بھی ہو تو بہت خفیف لیکن جاڑا بہت لگتا ہو ۔ حرارتِ بخار تھوڑی ہوتی ہو اور پسینہ عموماً ندارد ۔ بعض حالتوں میں لرزہ تو تھوڑا عرصہ رہتا ہو لیکن بخار زیادہ دیر تک چڑھا رہتا ہو اور حملہ کے دوران میں دم گھٹنے والی کھانسی اور کوتاہ دمی ہوتی ہو ۔ جب بخار کے علامات صاف طور پر عیاں نہ ہوں تو اس دوائی کی چند خوراکیں دینے سے کیس صاف ہو جاتا ہے اور مناسب دوائی کے انتخاب میں مدد ملتی ہے ۔ اُبکائیاں اور قیئوں کی زیادتی اس دوائی کی خاص علامت ہے اور خاص کر جب کہ قیئیں شام یا رات کو زیادہ آتی ہوں تو اس دوائی کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے ۔

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۱۹

٭خوراک - نمبر × ۳ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم - جب جگر - معدہ یا امعاء میں کوئی خاص نقص نہ پایا جاتا ہو تو یہ دوائی استعمال میں لائی جا سکتی ہے۔ بچوں کے ملیریا بخار میں یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے جاڑا یا تو کمر کے اوپر دوڑتا ہے یا پاؤں سے شروع ہوتا ہے تمام جسم دکھتا ہو اور لرزہ کے دوران میں مریض یہی چاہتا ہو کہ کوئی اس کو تھامے رکھے۔ لرزہ نصف دن کے قریب شروع ہوتا ہو حرارت میں چہرہ سرخ ہوتا ہو۔ غنودگی کاہلی اور سستی اس دوائی کی خاص علامت ہیں - پیاس زیادہ نہیں لگا کرتی۔

٭خوراک - نمبر × ۱ ہر دو گھنٹہ کے بعد

سلفر - جب کسی دوائی کی علامت صاف طور پر عیاں نہ ہو تو سلفر مدر ٹنکچر یا تیس طاقت کی چند خوراکیں ہر آٹھویں گھنٹے دینے سے کیس صاف ہو جاتا ہے۔ بالکل شفا ہو جاتی ہے نیز ایسے مریضوں کو جن کو پھوڑے پھنسیاں نکلتی رہتی ہوں۔ اور خارجی ادویات کے استعمال سے دب گئی ہوں - بخار ہر ۱۲ یا ۲۴ یا ۳۶ یا ۴۸ گھنٹہ کے بعد ظاہر ہوتا ہو - اعضائے تناسل برف کی مانند سرد ہوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلوے جلتے ہوں - شب کو پسینے بکثرت آتے ہوں اور نیند بے آرام ہوتی ہو۔ یا جب بخار اتر جاتا ہو تو پیاس زیادہ لگتی ہو۔ تو سلفر دوائی دینی چاہیئے۔

٭خوراک - مدر ٹنکچر کے ایک یا دو قطرے یا نمبر × ۳ یا ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کیپ سی کم - جاڑا بہت لگتا ہو۔ شدت کی پیاس ہو پانی پینے سے لرزہ بڑھ جاتا ہو۔ جاڑا کمر سے شروع ہوتا ہو۔ گرمی سے آرام معلوم ہوتا ہو۔ حرارت کے دوران میں پیاس نہ لگتی ہو۔ کھانے یا پینے سے زیادتی پیدا ہو جاتی ہو۔

٭خوراک - × ۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد

سیڈرن - عین الوقتی اس دوائی کی خاص علامت ہے اور عین الوقتی بھی ایسی کہ اس کو گھڑی کی عین الوقتی سے نامزد کیا جاتا ہے - بخار کا حملہ ٹھیک عین وقت پر ہوتا

٭ دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ہے۔ دلدلی مقامات کے بخار کے لیے یہ ایک بہتر دوائی ہے۔ سر کی جانب اجتماع خون ہوتا اس کی خاص علامت ہے۔

*خوراک۔ نمبر ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ: تیئے اور چوتھے کے بخار میں چائنا (Q) آرسینکم نمبر ۳x اور نیٹرم میور نمبر ۳x یہ تینوں ادویات اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دورانِ وقفہ میں اگر کھلائی جائیں تو باری رُک جاتی ہے اور بخار نہیں چڑھتا۔

حفظِ ماتقدم - اگر ملیریا کے موسم میں ملیریا بخار سے آرام رہے۔ پہلی نمبر سلف دکونین x۱ پانچ گرین صبح اور ۵ گرین شام کو کھا لینی چاہیے اگر کونین موافق نہ پڑتی ہو تو آرسینکم ۳x اسی طور پر استعمال کرنی چاہیے تازہ پانی کے ہمراہ

ضروری ہدایات - دوائی دینے کا سب سے اعلےٰ وقت وہ ہے جبکہ بخار دُور ہو چکا ہو اور حرارتِ جسم نارمل ہو چکی ہو اُس وقت دی ہوئی دوائی نہایت مؤثر ہوتی ہے اور مظہر دوائی آئندہ حملہ کو روک دیتی ہے جس روز بخار کا دورہ ہونا ہو اُس دن مریض کو خالی پیٹ رہنا چاہیے اور اگر خالی پیٹ نہ رہ سکے تو صرف دودھ یا تھوڑا سا ساگودانہ یا ارارُوٹ کھانا چاہیے۔ پیٹ بھر کر غذا نہیں کھانی چاہیے اور نہ ہی دیر ہضم غذا کھانی چاہیے۔ خالی شکم رہنا مفید ہے بخار اترنے پر ہلکا ہونے پر ہلکی اور زود ہضم غذا کھانی چاہیے۔

پیاس کی شدت کو دُور کرنے کے لیے مریض کو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پلاتے رہنا چاہیے۔ برف کے ٹکڑے چوسنے کے لیے دیں۔ سوڈا واٹر برف میں سرد کیا ہوا پلائیں۔ آش جو پینے کے لیے دیں یا آش جو اور دُودھ ملا کر۔ یا سوڈا واٹر اور دودھ ملا کر تھوڑا تھوڑا پینے کے لیے دیں۔ بخار میں پانی بند نہیں کرنا چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا سرد پانی ضرور دیتے رہنا چاہیے۔ اس سے پسینہ آتے ہیں، بڑی مدد ملتی ہے۔ پانی نہ دینے سے گھبراہٹ اور بیقراری بڑھ جاتی ہے۔

اُبکائیاں اور قئیں بعض تیز بخاروں میں خود بخود آنے لگتی ہیں۔ اگر معدہ غذا سے لدا ہُوا ہو۔ تو حلق میں انگلی ڈال کر یا ایک پاؤ گرم پانی میں سوا یا ڈیڑھ تولہ نمک

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ملا کر اور پلا کر قے کرا دینی چاہیے۔ تاکہ معدہ فاسد اور خراشدار غذا سے خالی ہو جائے۔ اور اگر خالی معدہ میں اُبکائیاں آتی ہوں تو برف کے ٹکڑے چوسنے کے لیے دیں یا برف میں ٹھنڈا کیا ہوا سوڈا واٹر گھونٹ گھونٹ پلائیں یا فم معدہ پر برف کی تھیلی رکھیں یا رائی کا پلستر لگائیں۔

قبض۔ ملیریا بخار میں قبض کا دُور کرنا نہایت ضروری ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات تو ہومیوپیتھک دوائی دینے سے قبض رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات قبض رفع کرنے کے لیے دیگر ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ مثلاً انیما یعنی پچکاری کا کرنا۔ کیسٹر آئیل یا بادام روغن یا روغن زیتون کا پلانا۔ قبض کشا گولیوں کا استعمال کرانا وغیرہ وغیرہ اور جب تک یہ ذرائع اختیار نہ کیے جائیں۔ قبض رفع ہونے میں نہیں آتی۔ اس کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہند و پاک کے باشندے جلاب لینے کے عادی ہوتے ہیں۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اسی دن اس کو کیسٹر آئیل گڑھتی۔ کیلومل اور گریگوریز پوڈر دیر رائی دینی شروع کر دیتے ہیں ذرا قبض ہوئی اور جلاب دے دیا اور یہی وجہ ہے کہ جب وہ بڑا ہوتا ہے تو جب تک کوئی سخت جلاب نہیں دیا جاتا۔ تب تک اس کی قبض کشائی نہیں ہوتی۔ لہذا ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو مشکل پیش آتی ہے اور ہمارے ملک کا رواج بھی ہے کہ جب تک مریض کو دو چار پاخانے نہیں آجاتے۔ تب تک اس کی تسلی نہیں ہوتی اور وہ سمجھتا ہے کہ بخار اس کا گیا نہیں ہے۔ اس لیے ایسے حالات میں ہومیوپیتھک ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ مریض کی تسلی کے لیے جو ذرائع قبض کشائی کے مناسب سمجھے عمل میں لائے۔

سر درد ہذیان۔ شدید بخار میں سر درد کی شکایت بہت سخت ہوا کرتی ہے اور بعض اوقات حرارت بخاری کی تیزی کی وجہ سے ڈی لیریم یعنی ہذیان ہو جایا کرتا ہے ایسی حالت میں چند بلیا اور پیشانی پر برف کی تھیلی رکھنی چاہیے یا سرد پانی یا برفاب میں کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر سر اور ماتھے کے اُوپر رکھنا چاہیے اور اس کو خشک نہیں ہونے دینا چاہیے۔ جب حرارت بخار ۱۰۳ درجہ سے کم ہو جائے تو پھر برف کی تھیلی یا بھیگا ہوا کپڑا سر کے اُوپر رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی جب حرارت بخار ۱۰۴ یا اس سے زائد ہو تو مریض کے پاؤں کے تلوے خشک تولیہ سے ملنے چاہئیں اور سر پر برف یا کپڑے کا ٹکڑا برفاب میں تر کر کے اور نچوڑ کر رکھنا چاہیے۔ حرارت بخار کو کم کرنے کیلئے بیلاڈونا

اور ورائٹرم ورائیڈ کا استعمال مفید ہوتا ہے بشرطیکہ علامات ملتی جلتی ہوں۔

سادہ لازمی بخار

SIMPLE Continued Fever)

یہ بخار چوبیس گھنٹوں سے لے کر ۷۲ گھنٹوں تک بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ تک چڑھتا رہتا ہے اور بدوں کسی زیادہ تکلیف کے یہ اتر جاتا ہے

علامات مرض ۔ یہ بخار عموماً لرزہ لگ کر چڑھتا ہے یا کبھی کپکپی ہوتی ہے۔ اور گرمی بعدہٗ جسم کی جلد خشک اور حرارت سے جلتی ہے۔ نبض بھری ہوئی اور تیز چلتی ہے منہ خشک۔ ہونٹ خشک اور زبان خشک و بہ رنگ سُرخ یا اس پر سفید فرجمی ہوتی ہے پیاس لگتی ہے اور پیشاب مقدار خفیف لیکن بڑا رنگین آتا ہے۔ مذکورہ بالا علامات کے ساتھ بعض اوقات کمر میں درد سر میں درد کمی اشتہا تنفس تیز اور ہذیان وغیرہ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ علامات بوقت شب اکثر زیادہ سخت ہوا کرتی ہیں۔ جب بخار اُترنے پر آتا ہے تو یا تو پسینہ بہت آتا ہے یا نکسیر پھوٹ نکلتی ہے۔ یا اسہال آتے ہیں۔ یا دانے جسم پر نکل آتے ہیں اور بخار اُترنے کے بعد بجز کمزوری کے ویسے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض ۔ موسم کی یکایک تبدیلی بھیگے ہوئے کپڑے پہننا یا نمدار مکانات میں رہنا۔ ردی ناکافی غذا کھانا۔ یا برخلاف اس کے زیادہ شکم پُری شراب خوری چوٹ کا لگنا۔ بدبودار اور گندی ہوا میں رہنا دماغی یا جسمانی تھکاوٹ یا اکساہٹ یا دیگر ایسے اسباب کہ جن سے نظام عصبی کو دھکا لگے۔

علاج

کیمفر ۔ جب یکایک لرزہ شروع ہو جائے۔ کپکپی ہو اور سستی اور کاہلی بہت ہو تو یہ دوائی دی جاتی ہے۔ لرزہ کپکپی کو دُور کرتے ہیں۔ اس دوائی کو خاص شہرت و فضیلت حاصل ہے۔

٭ **خوراک** - مدر ٹنکچر کے دو قطرے مصری یا بتاشہ پر ڈال کر ہر ۱۵ منٹ کے بعد تین یا چار مرتبہ دینے چاہئیں۔

ایکونائیٹ - یہ دوائی لازمی بخار و ورمی بخار میں کام آتی ہے جبکہ نبض تیز چلتی ہو۔ حرارت تیز ہو اور قدرے ہذیان بھی ہو چہرہ مریض کا سرخ ہو اور بخار تیز ہو اور اکثر اوقات سر درد بھی ساتھ ہو۔ ایکونائیٹ میں مریض کے دل کی حالت خاص قابلِ لحاظ ہوا کرتی ہے یعنی (۱) سخت بے چینی (۲) تشویش (۳) ڈر یہ تینوں علامات خوب آشکارا ہوا کرتی ہیں۔ (لیکن اگر مریض کو قدرے ہذیان بھی ہو تو بھی ایکونائیٹ کو نہیں بھولنا چاہئیے) جلد جسم خشک، پیاس شدید اور نبض بھرپور و تیز چلتی ہے اور پسینہ آنے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔ جب خشک سرد ہوا لگنے کے باعث بخار پیدا ہو جائے یا جب کہ جسم گرم ہو یا پسینہ آیا ہوا ہو اور فوراً ہی ٹھنڈ لگ جاوے یعنی جسم سرد گرم ہو جائے تو ایسی حالت میں ایکونائیٹ دوائی نہایت مؤثر ہوتی ہے اور مضبوط اور نوجوان مریضوں کے لیے زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ کمزور اور ناتواں دوائی مریضوں کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ دل میں تشویش کا موجود ہونا اس دوائی کی خاص علامت ہے بجز پانی کے ہر چیز کڑوی لگتی ہے۔

٭ **خوراک** - نمبر ۳ ہر پندرہ منٹ یا نصف گھنٹہ یا ایک گھنٹہ کے بعد بموجب علامات۔

وراٹرم ورائیڈ - مذکورہ بالا علامات اگر موجود ہوں۔ نبض بہت تیز چلتی ہو۔ لیکن دلی تشویش اور سخت بے چینی موجود نہ ہوں تو ایکونائیٹ کی بجائے یہ دوائی زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

٭ **خوراک** - ۱x ہر نیم یا ایک گھنٹے کے بعد

جلسی میم - کاہلی سستی اور غنودگی اس دوائی کی خاص علامات ہیں مریض پر سستی و غنودگی طاری رہتی ہے۔ یہ دوائی مسلسل لازمی بخاروں میں مفید ہوتی ہے۔ نیز بخاروں میں جو کہ موسم گرما کی گرمی کے باعث پیدا ہوئے ہوں۔ مریض

٭ دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے صفحہ نمبر ۲۵ دیکھئے

کاہل و سست ہُوا کرتا ہے اور اس کے تمام عضلات ٹوٹتے ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ بالکل آرام میں پڑا رہے۔ بخار میں عدم پیاس جلسی میم کی خاص علامت ہے جب بچوں اور جوانوں کو متواتر بخار چڑھا رہے اور پسینہ نہ آئے تو یہ دوائی مظہر ہُوا کرتی ہے۔

٭ خوراک: ۱×۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فیرم فاس - یہ دوائی بخار میں ایکونائیٹ اور جلسی میم کے بین بین کام آتی ہے۔ نہ تو ایکونائیٹ کی مانند اس میں دلی تشویش ہوتی ہے اور نہ جلسی میم کی طرح کاہلی اور غنودگی جب بخار کے ہمراہ زکام بھی ہو اور کھانسی نہایت تکلیف دہ ہو تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہو تی ہے۔

٭ خوراک: ۲×۲ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بیپ ٹیشیا - سادہ لازمی بخاروں میں یہ دوائی مؤثر ہوتی ہے جب تپ محرقہ کا شک ہو تو یہ دوائی ضرور دینی چاہیئے۔ نیز موسم گرما کے بخار میں مؤثر ہوتی ہے۔

٭ خوراک - مدر ٹنکچر یا ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر - یہ بخار کی بڑی اعلیٰ دوائی ہے اور ایکونائیٹ کے بعد اس کی باری آتی ہے۔ جب جلد جسم خشک اور گرم ہو اور پسینہ نہ آتا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہو۔ گویا بخار سے مریض جل رہا ہے۔ زبان خشک اور سُرخ ہو اور ابتدا میں تو مریض کو بے خوابی اور بے چینی رہی ہو۔ لیکن پھر جلدی ہی اُس پر غنودگی طاری ہو گئی ہو سلفر ایکونائیٹ کی متضمن ہے وریدوں کے ساتھ اس کا ویسا ہی تعلق ہے جیسا کہ ایکونائیٹ کا شریانوں کے ساتھ۔ جب دیگر مظہر ادویات کوئی اثر نہ کریں اور سورا کا زہر شفایابی میں حارج ہو۔ جلن ہر جگہ موجود ہو - جب علامات پورے طور پر مظہر نہ ہوں تو اس دوائی کے دینے سے علامات اپنی اصلی حالت میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔

٭ خوراک - نمبر ۳× یا ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد

بیلاڈونا - یہ دوائی اس وقت مظہر ہوتی ہے جب کہ اعصابی اکساہٹ بہت ہو

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر ۲۵

ہذیان شدید اور سر درد ہو کنپٹی کی شریانیں خوب تڑپتی ہوں اور بخار نے دماغ پر اثر کیا ہوا ہو۔ آنکھیں سرخ اور پتلی پھیلی ہوں۔ جلد جسم گرم اور جلتی ہو اور ایسا محسوس ہو گویا جسم سے گرمی کی بھاپ اٹھ رہی ہے اگر پسینہ بھی آتا ہو تو بھی اس سے کوئی آرام نہ آتا ہو۔

بیلاڈونا کی مختصر علامات مخصوصہ یہ ہیں۔ عموماً خشک حرارت ہو۔ پیاس بہت تھوڑی ہو یا بالکل نہ ہو۔ مریض پانی سے خوف کھاتا ہو۔ اطراف ٹھنڈے ہوں اور مکین کی سر درد ہو اور خون کا دورہ سر کی جانب ہو بخار رات کو زیادہ ہوتا ہو اکثر ایکونائیٹ اور بیلاڈونا کو باری باری سے بھی دیتے ہیں لیکن ایکونائیٹ میں زیادہ تکلیف چھاتی اور قلب (دل) تک محدود ہوتی ہے اور بیلاڈونا میں سر میں۔

* **خوراک** : ۳x ہر ایک گھنٹے کے بعد۔

برائی اونیا۔ سر درد کو اس میں بھی شدید ہوتا ہے لیکن اجتماعِ خون بیلاڈونا جتنا نہیں ہوتا۔ سر درد "شدید" مانو کہ کنپٹیوں کے رستے بھیجا پھٹ نکلے گا اور آنکھوں کے اوپر تیز دردیں ہوتی ہوں۔ اٹھتے پر غشی آجاتی ہو۔ منہ خشک اور زبان درمیان میں سفید ہو۔ پیاس بہت ہو یعنی مریض بہت پانی پیتا ہو۔ لیکن دیر دیر کے بعد مریض کو حرکت سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو۔ اگر وہ بے چین ہوتا ہو اور اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہو۔ لیکن ایسا کرنے سے اس کی تکلیف میں اُلٹا اضافہ ہوتا ہو۔ قبض ہو۔

* **خوراک** - ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس۔ جب بخاروں کی وجہ بارش میں بھیگنا یا نمدار مکانات میں رہائش رکھنا ہو۔ تمام اعضاء میں دردیں ہوتی ہوں۔ کمر میں درد بہت ہوتی ہو بے چینی ہو جب چپ چاپ پڑا رہنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو بھوک ماری گئی ہو۔ خوراک سے نفرت ہو۔ پیاس زیادہ ہو۔ زبان اور منہ خشک ہوں۔ جب بخار تپِ محرقہ کی صورت اختیار کرنے لگا ہو۔ تو یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

ر دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر ۲۵

بہت دیر تک جوہڑوں میں نہانے یا تیرنے کی وجہ سے جب بخار ہو گیا ہو۔ تو یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

* **خوراک** ۔ ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کیمومیلا ۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں جو عوارض بچوں کو ہوتے ہیں ان کے لیے کیمومیلا۔ نہایت اعلیٰ دوائی ہے ۔ رات کو بخار زیادہ ہوتا ہو۔ ایک طرف کا رخسارہ سرخ اور گرم۔ لیکن دوسری طرف کا زرد اور ٹھنڈا ہو مزاج چڑچڑا اور اٹھا ادھر اُدھر پھرانے سے بچہ چپ کر جاتا ہو۔ وگرنہ ہر وقت روتا ہی رہتا ہو۔ اسہال بھی بہت دفعہ بخار کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔

* **خوراک** ۔ ۲x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم ایلبم ۔ جب بخار کا عرصہ لمبا ہو گیا ہو۔ کمزوری بڑھ گئی ہو اور علامات آدھی رات یا بعد از دوپہر زیادتی اختیار کرتی ہوں ۔ پیاس بار بار لگتی ہو۔ لیکن مریض پانی تھوڑا تھوڑا پیتا ہو۔ یا صرف ہونٹوں کو تر کر لیتا ہو۔ مریض از حد کمزور ہو چکا ہو۔

* **خوراک** ۔ ۲x یا ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

پلساٹلا ۔ بخار میں پیاس ندارد ہو۔ سر گرم ۔ ہونٹ خشک ۔ اور تمام جسم میں سردی لگتی ہو۔ خاص کر بوقت شام۔ سردی اس دوائی کا خاصہ ہے بخار کی وجہ جب مرغن اشیاء کا استعمال ہو۔ ذائقہ پھیکا ۔ پیاس ندارد ۔ جاڑا زیادہ لگتا ہو زبان پر سفید تہ جمی ہوئی ہو تو یہ دوائی مظہر ہوا کرتی ہے۔

خوراک ۔ ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا ۔ مریض ہر وقت کپڑے اوڑھے رکھتا ہو بخار کی وجہ گوشت شراب یا دیگر تیز مصالحہ اور اشیاء کا بکثرت استعمال ہو۔ قبض ہو۔ یعنی پاخانہ جانے کی خواہش تو ہوتی ہو لیکن آتا نہ ہو منہ کا ذائقہ کڑوا ہو۔

* **خوراک** ۔ ۲x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

اینٹی منی کروڈم ۔ ہاضمہ کے فتور کی وجہ سے جب بخار ہو گیا ہو مثلاً زیادہ مرغن اشیاء

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھئے صفحہ نمبر ۲۵

کے کھانے یا ترش اشیاء کے زیادہ استعمال سے زبان پر دودھ کی مانند گاڑھی سفید رنگ کی کثافت جمی ہوئی ہو۔ کھانے اور پینے سے نفرت ہو۔ بچوں میں بخار کی زیادتی ہمیشہ رات کو ہوتی ہو۔ غمناکی زیادہ ہو۔

* خوراک۔ ۲x دن میں چار مرتبہ

ضروری ہدایات

مریض کو بہت روشنی۔ گرمی۔ شور و غل سے بچنا چاہیے اور نہ ہی بہت سے کپڑے پہننے چاہئیں۔ بستر کے کپڑے بھی بہت موٹے نہیں ہونے چاہئیں اور نہ کوئی دیگر ایسی بات ہونی چاہیے۔ کہ جس سے نیند میں خلل ہو واقع ہو یا بے چینی پیدا ہو۔ مریض کو پانی تھوڑی مقدار میں اور بار بار پلانا چاہیے تاکہ پسینہ آنے میں سہولت ہو۔ یہ بڑی غلطی ہے کہ بخار میں مریض کو پانی نہیں دیا جاتا اس سے مریض کو گھبراہٹ رہتی ہے۔ اس کا خون گاڑھا ہو کر سخت بیقراری پیدا ہوتی ہے۔ پاشویہ کرنا بھی مفید ہے۔

نوٹ: دیگر ہدایات ملیریا کے بیان میں درج کی گئی ہیں وہاں ملاحظہ ہوں۔

ملیریا تپ سادہ اور لازمی بخار وغیرہ کی ریپرٹری یعنی

علاج العلامات

Repertory

سردی کمر اور پاؤں میں لگتی۔	بیلاڈونا۔ کینتھرس
سردی کمر اور کندھوں کے درمیانی مقام میں لگتی ہو۔	امونیم میور۔ پانی سوجبینم تھیو بر کمیولائنیم
سردی دھڑ اور پاؤں میں لگتی ہو۔ سر اور چہرہ گرم ہوں۔	ارنیکا

* دوائی کی مقدار اور ترکیب کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر ۲۵

علامات	ادویات
سردی ہاتھوں میں لگتی ہو۔	ڈراسرا
سردی ہاتھوں میں اور کمر میں لگتی ہو۔	کاکٹس
سردی کے ہمراہ نزلہ ہو۔	مرکیورس سالو
سردی لگتے وقت کھانسی خشک اور نہایت تکلیف دہ ہوتی ہو۔	رسٹاکس
سردی کے ہمراہ سردرد ہو۔	کینوبیریا میجالس
سردی اور گرمی باری باری سے لگتی ہو۔	ایپس ۔ آرسینکم ۔ ایپس نگرا بیپ ٹیشیا بیلاڈونا ۔ برائی اونیا ۔ کیموملا ۔ ڈیجی ٹیلس مرکیورس کار ۔ مرکیورس سالو ۔ فائی ٹولیکا پلساٹلا ۔
سردی لگتی ہو اور ابکائیاں آتی ہوں	اگنیشیا ۔ اپی کاک
سردی لگتی ہو اور خارش ہوتی ہو۔	میزیریم
سردی کے ہمراہ جسم دکھتا ہو اور دردیں ہوتی ہوں۔	بیپ ٹیشیا ۔ رسٹاکس
سردی لگتی ہو اور دم گھٹتا ہو۔	آرجنٹم ۔ نائٹریکم ۔ میگنیشیا فاس ۔ اکونائیٹ آرسینکم ۔ کاربوویجی ۔
	کنوبیریا ۔ ڈلکامارا ۔ اگنیشیا سی کیل
سردی کے ہمراہ پیاس لگتی ہو ۔	سی پیا ۔ ویراٹرم ۔ ایلیم
سردی کے ہمراہ پیاس ندارد	ڈراسرا ۔ جیلسیمیم ۔ نکس ماسکاٹا ۔ پلساٹلا
کھانا کھانے کے بعد سردی لگتی ہو۔	میگنیشیا فاس
۔پینے کے بعد سردی لگتی ہو۔	کیپ سی کم
سردی ہلنے جلنے سے زیادہ لگتی ہو ۔	آرسینکم ۔ نکس وامیکا ۔ سپائی جیلیا
سردی صبح کے وقت زیادہ لگتی ہو۔	کلکیریا کارب
	اکونائیٹ ۔ ایلیم ۔ امونیم کارب آرسینکم
	سیڈرن ۔ ڈلکامارا ۔ میگنیشیا کارب

سردی شام کو اور رات کو زیادہ لگتی ہو	میگنیشیا فاس - مرکیورس سالو - پلسٹلا - فاسفورس - سی پیا -

حرارت بخار

حرارت کھٹے سے اوپر چڑھتی ہو -	سی پیا
مارے غصے کے بخار چڑھ جاتا ہو -	کیمومیلا - سی پیا
بخار شام کو ہو جاتا ہو - حرارت کے دوران میں مریض سو جاتا ہو اور جب بخار اتر جاتا ہو تو مریض جاگ اٹھتا ہو -	کلاڈیم
ہاتھوں کی ہتھیلیاں گرم ہوں -	چینوپوڈیم
پاؤں کے تلوے گرم ہوں -	کینتھرس
بخار میں درد قولنج ہو -	ورائرم ایلبم
بخار بدوں پسینہ آنے کے صبح اتر جاتا ہو -	جلسی میم
بخار میں ہذیان ہو سر درد	اناکارڈی - بیلاڈونا
بخار میں غنودگی ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنا - ٹھنڈی جگہ کی تلاش کپڑا نہ پہننا - قے - اسہال اور تشنج ہوں	اوپیم
بخار میں سوتے سوتے گہری خشک کھانسی ہوتی ہو -	سمبوکس
بخار میں جلد جسم خشک رہتی ہو - پسینہ نہ آتا ہو -	ایومن - نکس ماشکاٹا
بخار میں بیرونی جسم ٹھنڈا ہو -	آرسینکم کینتھرس
بخار میں غشی ہو پسینہ آتا ہو -	ڈیجی ٹیلس - سی پیا - سلفر - سلفیورک ایسڈ
بخار میں سر درد ہوتا ہو -	رسٹاکس
بخار میں نفخ ہو اور آنتوں میں ہلچل ہو -	ریڈیم -

بخار میں چہرہ گرم - کمر میں لرزہ اور پاؤں سرد ہوں۔	پلسٹلا
بخار میں چہرہ گرم - ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں۔	سٹرامونیم
بخار میں چہرہ گرم جسم ٹھنڈا اور ضعف اور ناطاقتی ہو۔	آرنیکا - فائی ٹولیکا
بخار میں چہرہ گرم - نہ بجھنے والی پیاس ذائقہ کڑوا - تشویش اُبکا یاں بےچینی اور زبان خشک	کیمومیلا
بخار ہونے سے کئی روز قبل خوب بھوک لگتی ہو۔	سٹافی سیگریا
بخار میں آنکھوں میں خارش ہوتی ہو۔ ٹانگیں اور بازو ٹوٹتے ہوں۔ جسم سُن ہو۔ سر میں درد ہو۔	سیڈرن
بخار میں رات کو پسینے آتے ہوں۔	ہیپر سلفر
بخار میں دل کی دھڑکن ہو اور مقام دل میں تشویش ہو۔	کلکیریا کارب
بخار میں ضعف بہت محسوس ہو۔	نیٹرم میور - چینی نم آرس - فائی ٹولاکا
بخار میں تمام جسم میں نبض تڑپتی ہوئی محسوس ہو۔	بیلاڈونا - لیلیم ٹگرینم پلسٹلا - تھوجا
بخار میں تمام جسم میں نبض تڑپتی ہو اور وریدیں پھولی ہوئی ہوں۔	پلسٹلا - تھوجا
بخار میں نیند بے آرام ہو۔	کلکیریا کارب
بخار میں جلد جسم خشک گرم شرائین میں اکساہٹ تشویش - بےچینی اور	ایکونائیٹ

علامات	ادویات
مریض اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہو	اکونائیٹ
بخار میں جسم دُکھتا ہو۔	آرنیکا۔ فائی ٹولیکا۔ رسٹاکس
بخار میں تشنج ہوتے ہوں	بیلاڈونا
بخار میں انگڑائیاں بہت آئیں۔	رسٹاکس
بخار میں کپڑا اوڑھنے کی بہت خواہش ہو	اگنیشیا۔ نکس وامیکا۔ سمبوکس۔ سٹیم
بخار میں پیاس بہت لگتی ہو۔	اکونائیٹ۔ انٹیم کروڈم۔ برائی اونیا لاراسی سارس۔ باپٹشیا۔ ٹیری بن تھینا
بخار میں پیاس نہ لگتی ہو۔	ایسی ٹک ایسڈ۔ اتھیوزا۔ بیلاڈونا۔ جلسی میم۔ اگنیشیا۔ میوراٹک ایسڈ۔ نکس ماشکاٹا۔ پلسٹلا
بخار کی حرارت رات کو زیادہ ہو۔	اکونائیٹ۔ ایسی کیوس۔ انٹیم کروڈم آرسینکم۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا کارب۔ پٹرلیم جلسی میم۔ ہیپر سلف۔ کالی سلف۔ پلسٹلا میگنیشیا کارب۔ فاسفورس۔ سیلیشیا۔ سٹینم۔ آرٹیکا یورنز
بخار ایام حیض میں ہوتا ہو۔	کلکیریا کارب۔ تھوجا
بخار دورانِ خواب زیادہ ہو۔	کلاڈیم
بخار میں ہلنے جلنے سے تکلیف ہو کیونکہ مریض کو سردی لگتی ہو۔	نکس وامیکا
بخار بعد دوپہر زیادہ ہوتا ہو۔	آزادرختا۔ بیلاڈونا۔ فیرم

پسینہ

علامات	ادویات
پسینہ خونی آتا ہو۔	کروٹیلس۔ لاکیسس۔ لائیکو پوڈیم۔ نکس ماشکاٹا۔ نکس وامیکا
پسینہ ٹھنڈا چپچپا آتا ہو	ہیلبس۔ کینا ڈنسس۔ ایسی ٹک ایسڈ۔

علامات	ادویہ
پسینہ ٹھنڈا چپچپا آتا ہو۔	ایتھیوزا ۔ ایلنائی ٹراس ۔ انٹیم آرکس ۔ انٹیم ٹارٹ ۔ آرسینکم ۔ بنزایک ایسڈ ۔ کاکٹس کلکیریا کارب ۔ کلکیریا فاس ۔ کیمفر کینتھرس ۔ کاربوویجی ۔ سنکونا ۔ کوپرم آرس ڈیجی ٹیلس ۔ ڈلکامارا ۔ یوفوربیم ۔ اگنیشیا ۔ اپی کاک ۔ لاکسس ۔ لاراسی راسس ۔ لائیکوپوڈیم ۔ مرکیورس کار ۔ مرکیورس سائنیٹس ۔ مرکیورس ۔ سال نیٹرم کارب ۔ پائی روجینیم ۔ سی کیولاکیل ٹیبکم ۔ ٹیبری برہ تھینا ۔ وراٹرم البیم وراٹرم وراٹیڈ
پسینہ چکنا تیل نما آتا ہو۔	برائی اونیا ۔ کاربوویجی ۔ چائنا ۔ میگنیشیا کارب ۔ مرکیورس سالو ۔
پسینہ گرم ہو۔	ایسی کیولس ۔ کاربوویجی ۔ کیمومیلا ۔ چینوپوڈیم لاکسس اوپیم ۔ وراٹرم وراٹیڈ ۔
	کلکیریا کارب ۔ کالیوس ۔ فاسفورس ۔ یوفریزیا ۔
	نائیٹرک ایسڈ ۔ پیٹرولیم ۔ سیپیا ۔ سلیشیا
	بیلاڈونا
پسینہ صرف چہرہ یا پیشانی پر آتا ہو۔	ایسیٹک ایسڈ ۔ بنزایک ایسڈ ۔ سائنا ۔ کلکیریا کارب ۔ یوفوربیم ۔ فاسفورس ۔ رہیم سلفر ۔ وراٹرم البیم
پسینہ صرف پاؤں پر آتا ہو۔	کلکیریا کارب ۔ گریفائیٹس ۔ مرکیورس سالو پیٹرولیم ۔ فاسفورس ۔ سی پیا ۔ سلی شیا
پسینہ صرف اعضائے تناسل پر آتا ہو۔	پیٹرولیم فاسفورک ایسڈ ۔ تھوجا ۔

پسینہ صرف اعضائے تناسل پر آتا ہو۔	کلکیریا کارب۔ سائناکونیم۔ فلورک ایسڈ نائیٹرک ایسڈ فاسفورک۔ سلیشیا۔
پسینہ صرف جسم کے نچلے حصہ پر آتا ہو۔	کروکس۔ سنی کیولا۔
پسینہ جس پہلو مریض لیٹے اس پہلو پر آتا ہو۔	اکونائیٹ
پسینہ جس پہلو مریض لیٹے اس پر نہ آتا ہو بلکہ دوسرے پر آتا ہو۔	نمبرایک ایسڈ۔ تھوجا
پسینہ اَن ڈھکے ننگے حصوں پر آتا ہو۔	تھوجا۔
پسینہ اُوپر کے دھڑ پر آتا ہو۔	آزاد رختا۔ کلکیریا کارب۔ کیمومیلا۔ کالی کارب۔ نکس وامیکا۔ سلیشیا۔
پسینہ اُوپر کے دھڑ پر آتا ہو۔	برائی اونیا۔ کلکیریا کارب۔ چائنا۔ فلورک ایسڈ۔ ہیپرسلف۔ پٹرولیم۔ فاسفورس پلسٹلا۔ سلے نم۔ سلیشیا۔ سلفر

تپِ مُحرِقہ میعادی بُخار

TYPHOID FEVER
Enteric Fever

یہ ایک قسم کا میعادی بخار ہے جس کی میعاد عموماً اکیس دن تک گنی جاتی ہے اگرچہ ہومیوپیتھک علاج نے اس کی میعاد میں نمایاں کمی کر دی ہے، اس بخار میں انتڑیوں پر زیادہ اثر ہُوا کرتا ہے اور سفید دانے خشخاش کی مانند جسم پر نمودار ہو جاتے ہیں اور یہ دانے عموماً چھاتی۔ پیٹ اور پشت پر نظر آتے ہیں۔ کمزوری سخت ہو جاتی ہے۔ دبلنے سے شکم درد کرتا ہے اور انتڑیوں میں سوزش واقع ہو کر دُکھنے لگتی ہیں۔ اسہال عموماً متعفن و بدبودار آیا کرتے ہیں۔ یہ بخار متعدی ہُوا کرتا ہے۔

اسباب مرض۔ اس بخار کا زہر گندے پانی کی سڑاند میں پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ

یہ سڑاند اس زہر کے پھیلانے اور ترقی دینے میں مددگار معاون ہُوا کرتی ہے - اس بخار کا زہر مریض کے بول و براز میں بکثرت پایا جاتا ہے - پینے کے پانی میں کسی وجہ سے پہنچ جاتا ہے اور تندرست اشخاص جب وہ پانی پیتے ہیں - تو اُن کے اندر یہ زہر داخل ہو کر اس بخار کے پیدا کرنے کا موجب ہوا کرتا ہے - یا یہ زہر مکھیاں مچھر وغیرہ پھیلاتے ہیں۔ بیمار کے بول و براز پر بیٹھ کر اس بیماری کے اجزا اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور پھر اشیاء خوردنی اور نوشیدنی پر بیٹھ کر یہ اجزاء ان میں داخل کر دیتے ہیں اور پھر اس سے یہ مرض پھیل جاتا ہے -

موسم خزاں میں یہ بخار زیادہ ہُوا کرتا ہے - بچوں اور جوان کو یہ زیادہ ہوتا ہے چالیس سال سے زیادہ عمر والے اشخاص اس میں بالعموم کم مبتلا ہُوا کرتے ہیں -

علامات مرض ۔ ان علامات کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں :-

اوّل وہ علامات جو زمانہ نحصانت یعنی بیماری کے جسم میں پوشیدہ رہنے کے زمانہ میں پیدا ہوتی ہیں -

دوم : وہ علامات جو مرض کے دوڑ میں پیدا ہوتی ہیں بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ اس بخار کا زہر یکایک حملہ کر دیتا ہے اور ابتدا سے ہی بخار اپنا دورہ شروع کر دیتا ہے - زمانۂ خصانت کی علامات پیدا نہیں ہوتیں لیکن سوائے اس حالت کے عموماً مرض کے جسم میں پوشیدہ رہنے کی علامات یہ ہُوا کرتی ہیں - زمانہ خصانتِ مرض) قریباً دس دن یا اکیس دن تک ہُوا کرتا ہے اس اثنا مریض سُست و کاہل رہتا ہے کسی کام کے کرنے کو دل نہیں کرتا اور کبھی کبھی جاڑہ معلوم ہوتا ہے - بیمار آگ کے پاس بیٹھنا پسند کرتا ہے اور اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا کمر میں خفیف درد اور ٹانگیں چلنے پھرنے میں ڈگمگاتی ہیں - بھوک کم ہو جاتی ہے جی متلاتا ہے - اور مریض مریل معلوم ہوتا ہے - زبان سفید تنفس بدبودار اور اکثر گلے میں درد بار بار پاخانہ یا پتلے دست آتے ہیں - نبض کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور نیند میں خلل واقع ہو جاتا ہے - یہ علامات آہستہ ترقی کرتی جاتی ہیں اور مریض کو اتنا کمزور کر دیتی ہیں کہ بیمار اب بستر پر لیٹ جاتا ہے - سہولتِ بیان کے لیے اس مرض کی ہفتہ وار علامات کا ذکر کیا جاتا ہے -

پہلے ہفتہ میں - موٹی موٹی علامات یہ ہُوا کرتی ہیں - بخار روز بروز تیز ہوتا

جاتا ہے۔ نبض بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ایک منٹ میں نوے یا اس سے زیادہ تیز چلتی ہے جلد کی حرارت تیز ہو جاتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔ دل کی تکلیفاں مدھم پڑ جاتی ہیں۔ بیمار اپنی بیماری کا حال صاف طور پر نہیں کہہ سکتا اور دریافت کرنے پر صرف سر کے متعلق شکایت کرتا ہے۔ شکم بڑھ جاتا ہے اور ٹھونکنے سے سخت آواز پیدا کرتا ہے اور دبانے سے درد کرتا ہے۔ خاص کر دائیں طرف جس مقام پر چھوٹی انتڑیاں ختم ہو جاتی ہیں اور بڑی انتڑیوں کا شروع ہوتا ہے اس مقام کو دبانے سے انگلیوں کے نیچے گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہے اس مقام کو انگریزی میں الیک فوساکتے ہیں کیونکہ یہ مقام بہت دکھا ہوا ہوتا ہے اس لیے یہاں زیادہ زور سے نہیں دبانا چاہیے۔ کبھی کبھی مریض کو نکسیر پھوٹ آتی ہے۔ اور قوتِ سماعت کمزور پڑ جاتی ہے۔

چھٹے روز جسم پر سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہو جاتے ہیں اور تعداد میں یہ چند ہی ہوتے ہیں۔ مریض کو رات کے وقت عموماً ہذیان ہوا کرتا ہے۔ اس مرض میں بخار کی حالت بھی قابلِ ذکر ہے۔ بخار درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے اس کا مفصل ذکر آگے چل کر کیا جائے گا۔ زبان پر سفید فرجمی ہوتی ہے لیکن اس کی نوک اور کنارے صاف اور سرخ ہوتے ہیں۔ اس عرصہ میں بیمار کو عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے۔ لیکن کبھی اسہال بھی جاری ہو جاتے ہیں۔

دوسرے ہفتہ میں ۔ مذکورہ بالا تمام علامات شدید ہو جاتی ہیں۔ بخار تیز ہوتا جاتا ہے اور نبض بھی تیزی سے چلتی ہے یہاں تک کہ کمزوری اور نقاہت بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ گوشت اور چربی جسم کی گھل گھل کر جسم دبلا ہوتا جاتا ہے پیشاب مقدار میں کم ہو جاتا ہے اور رقیق ہو کر وزن میں بڑھ جاتا ہے چونکہ اس میں یوریا خارج ہوتا ہے اس لیے اس کی اسپیسفک گریوٹی مخصوص وزن بڑھ جاتا ہے۔

اس ہفتہ میں اسہال بھی زیادہ آتے ہیں۔ بعض اوقات پانچ پانچ چھ چھ دن بیس ۲۴ گھنٹوں میں آجاتے ہیں۔ اُن کی رنگت پیلی یا سیاہی مائل ہوتی ہے ان میں بدبو نہیں ہوتا۔ چھیچھڑے خارج ہوتے ہیں۔ لیکن پچیس فی صدی مریضوں میں قبض ہوتی ہے اور دست نہیں آتے۔ اس ہفتے کے اخیر پر بعض مریضوں کو ہذیان

خون ہو جاتا ہے۔ انتڑیوں میں جہاں زخم تھے وہاں سے خون بہنے لگتا ہے۔

تیسرے ہفتہ میں - کمزوری اور نقاہت بہت بڑھ جاتی ہے۔ بیمار پشت کے بل لیٹا رہتا ہے اور اپنے پاؤں کی طرف پھسلتا جاتا ہے۔ بیمار میں اپنی حالت برقرار رکھنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ زبان خشک اور بھوسلی یا سرخ اور چمکیلی اور اکثر اوقات کھردری اور سخت پرانے چمڑہ کی مانند ہو جاتی ہے۔ مثانہ اخراج بول نہیں کر سکتا۔ اس لیے پیشاب عموماً رک جاتا ہے اور پاخانہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ بہرہ پن کی علامات ذرا تیز ہو جاتی ہیں۔ بیمار کے ہوش و حواس اتنے کمزور پڑ جاتے ہیں کہ وہ اپنے دوستوں کو شناخت نہیں کر سکتا لیکن اس ہفتہ میں بخار کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور عموماً اکیس یوم کے بعد اُتر جاتا ہے۔

جب مرض خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تو موت عموماً تیسرے ہفتہ کے اخیر میں واقع ہوا کرتی ہے۔

جسم پر چھانٹ اوّل ہفتہ کے اخیر یا دوسرے ہفتہ کے آغاز میں سفید رنگ کے گول باریک دانے جسم پر نکل آتے ہیں اور تپ محرقہ کے تشخیص کرنے میں بڑے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ یہ دانے بالعموم سینہ یا شکم پر نمودار ہوتے ہیں۔ تعداد میں یہ چند ہی ہوتے ہیں۔ ان گول دانوں کی تعداد میں کمی یا بیشی تپ محرقہ کی سختی یا نرمی کا کوئی ثبوت نہیں ہوا کرتی۔

ڈاکٹر آیکس صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ان دانوں کا روزانہ ظاہر ہونا اور ذرا دبانے سے پھر غائب ہو جانا اور اسی طرح سے تین یا چار یوم تک متواتر ظاہر ہوتے رہنا تپ محرقہ کی خاص علامات میں سے ہے۔

جب دانے اوّل روز آشکارا ہوں۔ تب یہ فیصلہ کر لینا کہ یہ تپ محرقہ ہے درست نہیں ہے۔ البتہ اگر متواتر تین چار یوم تک نکلنے اور غائب ہوتے رہیں۔ تو پھر تپ محرقہ میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ لیکن بعض مریضوں میں یہ دانے اوّل سے اخیر تک ظاہر ہی نہیں ہوتے اور نہ کبھی نظر آتے ہیں۔ اکثر مریضوں میں بہت باریک خشخاس کے دانوں سے بھی زیادہ باریک سفید سفید دانے گردن۔ سینہ پیٹ اور جنگاسہ پر نکل آتے ہیں۔ ان کو موتی جھرا پنجابی میں مبارکی کہتے ہیں۔ یہ بھی

بیان کر دینا مناسب ہے کہ موتی جھرا کے دانے کیا ہیں۔ یہ ایک قسم کا زہر ہے جو قدرت جسم سے خارج کرنا چاہتی ہے۔ اس زہر کے خارج کرنے میں قدرت کو ہر طرح سے مدد دینی معالج کا پہلا فرض ہے۔ اس لیئے یہ لازمی ہے کہ بیمار کے جسم کو روزانہ صاف کیا جائے۔ اس کی ترکیب آگے چل کر بتائی جائے گی۔ اور اگر شک ہو کہ مبارکی اچھی طرح سے نہیں نکلی۔ یا ابھی یہ زہر جسم میں پوشیدہ ہے تو دوائی دے کر اس کو نکلنے میں مدد دینی چاہیئے ہومیوپیتھی میں ایسی بہت سی ادویات ہیں جو کہ بآسانی اس زہر کو باہر نکال دیتی ہیں اور بیمار کی جان بچ جاتی ہے۔ اس زہر کا جسم سے خارج ہونا مبارک نشان سمجھا جاتا ہے اور اسی لیے پنجابی میں اس کو مبارکی کہتے ہیں۔

چوتھے ہفتے میں اکثر آرام آنا شروع ہوجاتا ہے اور بخار آہستہ اُترنے لگتا ہے۔ دست آنے بند ہو جاتے ہیں اور بیمار کی زبان صاف ہو جاتی ہے اور بھوک لگتی ہے۔ بعض اوقات بخار اُترنے چڑھنے والا ہو جاتا ہے کبھی تیز ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بالکل اُتر جاتا ہے۔ غرضیکہ پانچویں اور چھٹے ہفتہ میں صحت کامل ہو جاتی ہے۔

جسم صاف کرنے کی ترکیب

ایک برتن میں گرم یا تازہ پانی (جیسا کہ موسم ہو) لینا چاہیئے اور بیمار کو کمرہ کے اندر لے جا کر کمرہ کی کھڑکیاں اور دروازے بند کر دینے چاہئیں۔ ایک صاف ستھرا تولیہ لے کر اس کو پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر اُس سے آہستہ آہستہ بیمار کے جسم کے ہر ایک حصّہ کو صاف کرنا چاہیئے۔ پانچ دس دفعہ جسم پر ملنے سے جسم بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ پھر اُس صاف شدہ حصّہ جسم کو دوسرے سوکھے تولیہ سے پونچھ کر ڈھانپ دینا چاہیئے اور اس ترکیب سے سارا جسم صاف کر دینا چاہیئے۔ اور بیمار کو صاف ستھرے کپڑے پہنا دینا چاہئیں۔ ایسا کرنے سے ایک تو زہر جسم سے دُور ہو جاتا ہے اور دوسرے بیماری کی سختی اور بخار کی شدت کم ہو جاتی ہے اس زہر کے خارج ہو جانے سے مریض کو ہذیان کے مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی حالت عامہ تسلی بخش ہو جاتی ہے۔

بخار - تپ محرقہ کا بخار یکایک تیز نہیں ہو جاتا - یہ آہستہ آہستہ تیز ہوتا ہے مثلاً پہلے روز صبح کو بخار کی حرارت تھی - شام کو اس کی نسبت ایک یا ڈیڑھ درجہ تیز ہو جاتی ہے لیکن پھر صبح کو بہ نسبت شام کے تو حرارت کم ہوتی ہے لیکن گزشتہ صبح کی نسبت قدرے زیادہ ہوتی ہے اس طرح سے دوسری شام کو گزشتہ شام کی نسبت بخار تیز ہو جاتا ہے اور اسی ترتیب سے یہ بخار بتدریج بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ چوتھے یا پانچویں دن ۱۰۳ - ۱۰۴ درجہ تک پہنچ جاتا ہے - ڈاکٹر رڈک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ تپ محرقہ کے بخار کی پہچان ہی یہی ہے - کہ یہ بتدریج بڑھتا ہے - اگر چوتھے یا پانچویں روز ½۱۰۲ یا ۱۰۴ درجہ تک نہ پہنچ جائے تو اس کو تپ محرقہ نہ سمجھنا چاہیے اور اسی طرح سے اگر بخار ابتداء میں ایک دو روز کے اندر ہی ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ تک پہنچ جائے تو بھی اسے تپ محرقہ نہیں سمجھنا چاہیے - بلکہ اور کوئی بخار سمجھنا چاہیے - بخار کا بڑھنا اور گھٹنا تپ محرقہ کی تشخیص میں بہت پُر معنی ہوا کرتا ہے پس اگر دوسرے ہفتہ میں بخار کی یہ حالت ہو جائے کہ صبح کو بہت کم اور شام کو بہت تیز تو اس کو صحت یابی کا نشان سمجھنا چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ اب بخار زیادہ طول نہیں پکڑے گا اور اگر بخار کسی وقت بہت تیز ہو جاتا ہے - اور پھر حرارت فوراً گر جاتی ہے خواہ دن کے کسی حصہ میں ہو تو اس کو اچھی علامت سمجھنا چاہیے اور اگر کوئی برخلاف اس کے دوسرے ہفتہ میں حرارت تیز رہے اور کم نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مرض کا حملہ سخت ہے اور اس کا دورہ لمبا ہے -

تپ محرقہ کا بخار جس طرح سے بتدریج بڑھتا ہے - عام طور پر اسی طرح سے بتدریج گھٹتا ہے دوسرے ہفتہ کے بعد جب یہ گھٹنا شروع ہو تو جس طرح سیڑھی بہ سیڑھی اول ہفتہ میں بتدریج تیز ہوتا گیا تھا - اسی طرح گھٹتا جاتا ہے حتیٰ کہ بالکل اتر جاتا ہے بخار کا یکایک کم ہو جانا - اسہالوں کی بدولت یا جریان خون کے سبب سے ہوا کرتا ہے - جب اسہال بہت آئیں یا جریان خون بہت ہو تو حرارت جسم کم ہو جاتی ہے -

خطرات مرض - ۱ - جریان خون - انتڑیوں میں جو زخم ہوتے ہیں - اُن سے خون جاری ہو جاتا ہے - یا کسی زخم کے مقام سے شریان یا ورید چھد جاتی

ہے اور اُس سے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے ۔ بعض اوقات یہ اخراج خون اتنا کثیر ہوتا ہے کہ فوراً موت واقع ہوجاتی ہے یا جریانِ خون کے باعث کمزوری اتنی ہو جاتی ہے کہ بیمار مارے ضعف و نقاہت کے جانبر نہیں ہو سکتا ۔ بعض اوقات جریان خون کے بغیر ہی بیمار کا رنگ سفید پوئی ہوجاتا ہے اور غشی کی حالت میں جان بحق تسلیم ہوجاتاہے ایسے بیمار کی لاش کو چیر پھاڑ کرنے سے انتڑیوں میں خون منجمد پایا جاتاہے ۔

۲ ۔ سمیّت خون ۔ سب سے زیادہ خطرناک حالت ہے اس حالت میں بیمار کو بستر پر آرام کرنا لازم ہے پھرنا سخت ممنوع ہے ڈاکٹر بارلیٹ صاحب کا تجربہ ہے کہ اگر ابتداد سے ہی مریض بستر پر لیٹ جائے تو اس خطرہ سے بچا رہتا ہے ۔ بافراط پانی پینا بھی مفید ہوتاہے ۔

۳ ۔ اسہال ۔ بے شمار کھلے اور بے تحاشا اسہال بھی اس مرض میں خطرناک علامت گنی جاتی ہے ۔ اس لیے اس کا برموقعہ علاج کرنا مناسب ہے ۔

۴ ۔ پرفیوریشن ۔ چوتھا خطرہ انتڑیوں کے چھد جانے کا ہے ۔ اس کو انگریزی میں پرفیوریشن کہتے ہیں اور پردۂ صفاق میں ورم ہوکر جس کو انگریزی زبان میں پیری ٹو نائیٹس کہتے ہیں ۔ مہلک نتائج پیدا ہوتے ہیں ۔ یہ اکثر دوسرے تیسرے ہفتے میں ہوتاہے اکثر اوقات یہ اُن ایام میں ہوتا ہے جب کہ مرض زیادہ طول پکڑ جائے اس کی علامات یہ ہوا کرتی ہیں کہ شکم میں یکایک درد اور سوجن کم و بیش ابکائیاں اور قے ۔ چہرہ کے خط و خال میں نمایاں تبدیلی ۔ ایسی حالتوں میں ایک دو روز میں موت واقع ہوجایا کرتی ہے ۔

۵ ۔ اجتماع خون ۔ پھیپھڑوں میں اجتماعِ خون کے باعث برونکائیٹس پلورسی (ذات الجنب) نمونیا (ذات الریہ) وغیرہ وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں یا جراثیم توبرکل جو پہلے مخفی حالت میں تھے ۔ اب جاگ اُٹھتے ہیں اور مہلک نتائج پیدا کرتے ہیں ۔

۶ ۔ مرض کا عود کر آنا ۔ اکثر غذا میں بد پرہیزی کرنے یا بہت جلدی بستر پر سے اُٹھ کر باہر چلا جانے کے باعث مرض پھر عود کر آتا ہے اور خطرناک ثابت ہوتا ہے ۔

علاج

چونکہ یہ بیماری اپنا دورہ ایک جیسی حالت میں نہیں رکھتی بلکہ بعض کیس ایسے دیکھنے میں آتے ہیں کہ بدوں کسی خوفناک علامت پیدا ہونے کے نتیجہ نہایت مہلک ثابت ہوتا ہے اس مرض کے علاج میں اس قدر مختلف حالتوں سے واسطہ پڑتا ہے کہ تقریباً تمام ادویات جن کا ذکر پریکٹس آف میڈیسن میں آتا ہے مستعمل ہوتی ہیں۔

مختصر علاج ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

شروع مرض میں ۔ بیپ ٹیشیا ۔

سخت نقاہت میں ۔ آرسنک ۔ میوریٹک ایسڈ وغیرہ ۔

×

اسہال میں ۔ آرسنک وراٹرم ایلیم (بے تحاشہ اسہالوں کی حالت میں) اپیکاک ۔

کاربوویجی ۔ سرد پانی سے بھیگا ہوا چارتہ شدہ کپڑا پیٹ کے اوپر رکھنا بڑا مفید ہے ۔

قبض کی حالت میں ۔ برائی اونیا ۔

انتڑیوں سے اجزائے خون ۔ ٹیری بن تھینا ۔ نائٹرک ایسڈ اپی کاک ۔ ہمامیلس سیکیل وغیرہ ۔

مرض کے بعد کمزوری کی حالت میں ۔ فاسفورک ایسڈ ۔ اگنیشیا ۔ فیرم ۔ سلفر ۔ چائنا ۔ نکس وامیکا ۔

پیری ٹونائیٹس ۔ (یعنی پردۂ صفاق کے متورم ہونے کی حالت میں) کالوسنتھ ۔ مرکیوریس کار ۔ آرسینک کاربوویجی ۔

علاج

بیپ ٹیشیا ۔ جب یہ شک پیدا ہو جائے کہ تپ محرقہ کا آغاز ہے تو یہ دوائی دینی چاہیئے اور یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس دوائی کے دینے سے تپ محرقہ کی میعاد گھٹ جاتی ہے ۔ بعض اوقات بخار بالکل ہی صاف ہو جاتا

ہے۔ یہ دوائی تپ محرقہ کے زہر کو مارتی ہے۔ اس بخار میں ایکونائیٹ کارآمد نہیں ہوتی کیونکہ یہ اس بیماری کے زہر کو ہلاک نہیں کر سکتی۔

لنڈن کے ڈاکٹر بائیز صاحب پورے وثوق سے تجربہ کی بنا پر کہا کرتے تھے کہ اگر ابتداء سے ہی ہومیوپیتھک علاج کیا جائے تو تپ محرقہ کا دورہ کم ہو سکتا ہے۔ اور بیپ ٹیشیا دوائی اس مطلب کیلئے پوری مددگار ہوا کرتی ہے۔ تمام ہومیوپیتھک ڈاکٹر اس کی تائید کرتے ہیں۔ ہم بھی ذاتی تجربہ کی بنا پر اس امر کی بڑے زور سے تصدیق کرتے ہیں۔

بیپ ٹیشیا کی خاص علامات یہ ہیں ۔ کاہلی - پریشان چہرہ مانو کہ نشہ پیئے ہوئے ہے۔ یہ بیپ ٹیشیا کی خاص علامت چہرہ کی ہے مریض اپنے آپ کو تھکا ٹوٹا پاتا ہے۔ اس کا تمام جسم دکھتا ہے وہ بے چین ہوتا ہے اور نرم جگہ کی تلاش میں اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ مریض کا دل زیادہ بے چین ہوتا ہے۔ بہ نسبت اُس کی جسمانی بے چینی کے۔

آنکھیں وزنی اور بھدی ہوتی ہیں۔ مریض کو اکثر ہذیان رہتا ہے اور اس میں جو ایک خاص علامت ہوا کرتی ہے وہ یہ کہ مریض خیال کرتا ہے کہ اس کا جسم بکھرا ہوا ہے اور اس لیے وہ اپنے جسم کے ٹکڑوں کو اکٹھا کرنے کے لیے بستر کے اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور ساتھ ہی مریض کو نقاہت بدرجۂ کمال ہوا کرتی ہے زبان کے میانہ میں بھوری لکیر ہوتی ہے۔ دانتوں کے اُوپر میل جمی ہوتی ہے۔ تنفس بدبودار ہوتا ہے اور تمام مواد مثلاً پیشاب و پاخانہ وغیرہ جو کہ مریض کے جسم میں سے خارج ہوتے ہیں وہ نہایت ہی متعفن ہوتے ہیں۔ حرارت جسم تیز اور ساتھ ہی نبض بھی تیز ہوتی ہے اور چھوٹی و بڑی انتڑیوں کے ملاپ کی جگہ پر جس کو انگریزی میں ان یک نوسل کہتے ہیں۔ دکھن سی ہوتی ہے۔ چہرے کی خاص صورت دل کی خاص حالت اور تمام موادوں کے تعفن کو مدنظر رکھتے ہوئے بیپ ٹیشیا دوائی کے دینے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔

* **خوراک** نمبر ۱x یا ۶x یا ۱۲x یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس ۔ یہ دوائی بھی تپ محرقہ میں نہایت ہی مؤثر ہوا کرتی ہے۔ مریض

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۷۵

بے چین رہتا ہو۔ زبان بھوری اور عضلات دُکھتے ہوں۔ بیپ ٹیشیا میں بھی یہ دونوں علامتیں ملا کرتی ہیں۔ لیکن رسٹاکس کی بے چینی زیادہ جسمانی ہوا کرتی ہے۔ زبان کے سرے پر تکونی شکل کا نشان رسٹاکس کی ایک خاص علامت ہے جو کہ بیپ ٹیشیا میں نہیں پائی جاتی۔ مریض بے ہوشی میں بڑبڑاتا ہے اور زہر خورانی کے ڈر کے مارے دوائی لینے سے انکار کرتا ہے۔ اکثر سر درد کرتا ہے اور ناک سے خون جاری ہوتا ہے۔ جس کے جاری ہونے سے سر درد کا آرام معلوم ہوتا ہے پیٹ تنا ہوا اور چھوٹی بڑی انتڑیوں کے ملاپ کی جگہ پر دکھتا ہے کمر اور اعضاء میں دردیں ہوتی ہیں۔ جب سر درد نہایت شدید ہو تو یہ دوائی نہایت مظہر ہوا کرتی ہے۔ جب تپ محرقہ میں اسہال آتے ہوں اور رات کو خاص کر نیم شب کے بعد مرض میں زیادتی اور بے چینی زیادہ ہوتی ہوں تو رسٹاکس دوائی بہت مفید ہوا کرتی ہے۔

✲ **خوراک** - نمبر ۳x یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا - تپ محرقہ میں یہ دوائی خاص درجہ رکھتی ہے اور تپ محرقہ کے بہت زیادہ کیسوں میں یہ مظہر ہوا کرتی ہے۔ برائی اونیا کے علاماتِ مخصوصہ یہ ہیں۔ تمام جسم بہت دُکھتا ہو۔ تھکا ٹوٹا ہو خفیف سی حرکت بھی تکلیف دہ ہوتی ہو اس لیے ذرا حرکت کرنے سے بھی مریض خوف کھاتا ہو۔ پیشانی میں پھاڑنے والا اور جان کنی کا سا درد ہوتا ہو جس میں حرکت کرنے سے زیادتی ہوتی ہو۔ شام کو چہرہ سُرخ ہو جاتا ہو۔ صبح کو سر بھر پور ہو جاتا ہو اور مابعد میں نکسیر پھوٹ آتی ہو نیند میں آرام نہ ہوتا ہو اور مریض ایسا خیال کرتا ہے کہ وہ گھر پر نہیں ہے اور اس لیے وہ گھر جانے کی ضد کرتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہو پیکن لمبے لمبے عرصہ کے بعد جب پیاس اس قسم کی موجود ہو تو برائی اونیا کی خاص علامت سمجھنی چاہیے برائی اونیا میں عموماً قبض ہوا کرتا ہے اور بعض ڈاکٹروں کا یہ قول ہے۔ کہ جب اسہال آنے شروع ہو جائیں تو پھر برائی اُونیا مفید نہیں ہو سکتی۔ یہ دوائی مرض کے ابتدا میں زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ پیشتر اس کے قبض یا اسہال کی وجہ سے قوتِ زیست (زندگی کی طاقت) بہت کمزور ہو چکی ہو رسٹاکس اور برائی اونیا میں نمایاں فرق یہ ہے کہ رسٹاکس عموماً اسہال میں کام آتی ہے اور برائی اونیا قبض میں۔

✲ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

٭ **خوراک** - نمبر ×۳ یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا - اکثر اوقات یہ دوائی بھی تپ محرقہ میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے اس کی کئی علامات بیپ ٹیشیا اور رسٹاکس کے ساتھ ملتی ہیں - لیکن اس کی اپنی خاص علامات بھی ہیں - بیپ ٹیشیا کی مانند یہ دوائی مرض کے ابتدا میں مظہر نہیں ہوتی غنودگی سی ہوتی ہے اور مریض ہر ایک بات سے لاپرواسا ہوتا ہے سوال کا جواب دیتے دیتے وہ سو جاتا ہے - سر گرم اور باقی جسم سرد ہوتا ہے تمام جسم دکھتا ہے اور مریض نرم جگہ کی تلاش میں بستر پر کروٹیں بدلتا ہے پاخانہ اور پیشاب بے اختیار نکل جاتے ہیں - جسم پر (ڈاپڑتے) بستر کے زخم اور سیاہ چٹاخ پڑ جاتے ہیں -

مندرجہ ذیل تین علامات آرنیکا کی خاص ہیں :-

۱- تمام جسم کا دکھنا

۲- جسم پر چٹاخوں (خونی نشانات) کا ہونا -

۳- پیشاب اور پاخانہ کا بے اختیار نکل جانا

اور کسی دوائی میں مذکورہ بالا تینوں علامات اکٹھی نہیں پائی جاتیں - اس دوائی کو رسٹاکس اور برائی اونیا کے بین بین سمجھنا چاہیئے -

٭ **خوراک** - نمبر ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد

آرسینکم - جب مرض بگڑتا ہوا معلوم ہو تو یہ دوائی کار آمد ہوتی ہے مرض کے ابتدا میں شاذ و نادر ہی مظہر ہوتی ہے - اگرچہ بعض ڈاکٹر مرض کے ابتداء سے اخیر تک اس دوائی پر بھروسہ رکھتے ہیں - خطرناک نقاہت کے ہمراہ جب بے چینی و تشویش شامل ہوں - تو یہ علامات اس دوائی کی مخصوصہ سمجھنی چاہئیں -

مریض کمزور اور بے ہوش سا اور تھکا ٹوٹا ہوتا ہے اور اکثر اس کو سرد پسینہ (تریلی) آتا رہتا ہے اور ہذیان ہوتا ہے - اور منہ اور دانتوں پر میل جمی ہوتی ہے - منہ میں زخم ہوتے ہیں اور اسہال سیاہ اور بدبودار آتے ہیں - حرارت بخار تیز ہوتی ہے اور آرسینکم کی مخصوص پیاس موجود ہوتی ہے - (یعنی مریض بار بار پانی پیتا ہے لیکن تھوڑی بے چینی آرسینکم اور رسٹاکس دونوں میں ملا کرتی ہے لیکن آرسینکم کی بے چینی نقاہت اور

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

دلی تشویش کے باعث ہوتی ہے اور رسٹاکس کی بے چینی عضلات کے دکھنے کے لیے آرسینکم کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ مرض کا زور نیم شب کے بعد ہوا کرتا ہے زبان کا انتہائی درجہ کا سرخ ہونا اس دوائی کی بلاشبہ خاص علامت ہے المختصر جب مندرجہ ذیل علامات پیاس ۔ ماندگی ۔ سرخ زبان ۔ کمال کی نقاہت ۔ اسہال اور دلی بے چینی موجود ہوں تو پھر آرسینکم دوائی کے مظہر ہونے میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں رہتا ۔

* **خوراک** ۔ نمبر ۳ یا ۳۰ ہر دو گھنٹے کے بعد ۔

چائنا ۔ چائنا اور آرسینکم کی نقاہت ایک جیسی ہوتی ہے لیکن چائنا میں شکم کی تناوٹ بھی ساتھ ہوتی ہے ۔ جب نقاہت کے ہمراہ شکم کی شکایات زیادہ تکلیف دہ ہوں ۔ تو چائنا دوائی مظہر ہوا کرتی ہے ۔ نیز جب مرض کا آرام ہو چکا ہو تو کمزوری کو دور کرنے کے لیے چائنا ایک بہتر دوائی ثابت ہوتی ہے ۔

* **خوراک** ۔ نمبر ۱x یا ۲x دن میں چار مرتبہ

کاربوویج ۔ جب مرض زیادہ بڑھ چکا ہو اور جسم کی تمام طاقتیں جواب دے رہی ہوں اور مریض موت کے دروازے پر پہنچ چکا ہو نبض گم ہو اور جسم سرد ہو ٹانگیں اور پاؤں خاص کر گھٹنوں کے نیچے سرد ہوں ۔ اور تمام فضلات جو جسم سے خارج ہوتے ہوں ۔ نہایت بدبودار اور بمقدار کثیر ہوتے ہیں ۔

علامات مخصوصہ یہ ہیں ۔ سخت نقاہت ہوا کی طلب (مریض یہی چاہتا ہے کہ اس کو پنکھا کیے جاؤ) بازو اور ٹانگیں ٹھنڈی اور سرد پسینہ سے اکثر تر بتر اندر کو دبا ہوا مردنی سا چہرہ جسم کی رنگت نیلگوں ۔ جابجا جسم پر خون کے سیاہ دھبے نمودار

* **خوراک** ۔ نمبر ۳x یا ۳۰ ہر نیم گھنٹے کے بعد ۔

میوریاٹک ایسڈ ۔ یہ دوائی بھی مرض کے آخری درجہ میں کام آتی ہے نقاہت کمال ۔ تنفس نہایت بدبودار اور تمام رطوبتی جھلیوں کا زخمی ہونا اس دوائی کی خاص علامات ہیں ۔ لعاب دہن کے غدود نرم اور سوجے ہوئے ہوں اور منہ بہت دکھتا ہو ۔ مریض کمزور ہو کہ وہ بستر کے پائنتی کی طرف کھسکتا جاتا ہو ۔ زبان اتنی خشک ہوتی ہے کہ منہ میں کھڑ کھڑ کرتی ہے اسہال آبی آتے ہیں اور پیشاب کرتے وقت دست بھی نکل جاتا ہے ۔ دل کی

* دوائی کی خاص مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

دھڑکن کمزور اور ہر تیسری دھڑکن کے بعد نبض غوطہ کھا جاتی ہے ۔ پاؤں کے ٹخنے سوج جاتے ہیں ۔ مدہوشی بھی ہو جاتی ہے ۔

* خوراک ۔ نمبر×۳ یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

کالی فاسفوریکم ۔ زبان خشک اور بھونسلی ۔ گندے بدبودار اسہال ۔ سخت نقاہت کمزوری ۔ نبض تنفس بدبودار ۔ دانتوں کے اوپر میل ۔ دلی حالت نہایت پست اور ہذیان یہ سب کالی فاس کی علامتیں ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ خون تپ محرقہ کے زہر سے پُر ہے ہے تمام فضلات نہایت بدبودار ہوں ۔

* خوراک ۔ نمبر×۳ یا ۱۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

جلسی میم ۔ یہ دوائی اکثر ابتدا میں کام آتی ہے اور خاص کر نرم کیسوں میں مستعمل ہوتی ہے ۔ مریض کا تمام جسم دُکھتا ہو ۔ گویا کہ کوٹ کر دھر دیا ہے ۔ حرکت کرنے سے ڈر لگتا ہو ۔ سر درد ۔ مدہوشی ۔ سرخ چہرہ اور اعصابی علامات خوب آشکارا ہوں ۔ مریض سُست اور درماندہ سا معلوم دیتا ہو اور وہ اپنی بیماری کی کچھ لمبی چوڑی شکایات نہ کرتا ہو ۔ آنکھوں کے چھپر گرے رہتے ہوں ۔ اور سُستی وغنودگی طاری رہتی ہو ۔ یہ اس دوائی کی علامت مخصوصہ ہے ۔ لڑکھڑاہٹ بھی اس دوائی کی ایک خاص علامت ہے ۔ مریض ٹھنڈ محسوس کرتا رہتا ہو ۔ نبض بھری ہوئی اور خوب رواں چلتی ہو لیکن ایکونائیٹ کی مانند سخت نہ ہو ۔ عام طور پر جلسی میم دوائی بیپ ٹیشیا سے پہلے دی جاتی ہے دونوں کی علامات ملتی جلتی ہیں ۔ صرف فرق یہ ہے کہ جلسی میم کی علامات نرم ہوا کرتی ہیں ۔

ڈاکٹر نیش کا قول ہے کہ بیپ ٹیشیا اس وقت مظہر ہوتی ہے جب کہ جسم دُکھتا بہت ہو اور جلسی میم اس وقت جب کہ ماندگی بہت ہو ۔

ڈاکٹر جونسن بیپ ٹیشیا کے مقابلہ میں جلسی میم کو ترجیح دیا کرتے تھے اور جلسی میم نمبر×۶ طاقت میں استعمال کیا کرتے تھے ۔

* خوراک ۔ نمبر×۱ یا ×۲ یا ×۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

فاسفورک ایسڈ یا ایسڈ فاس ۔ جب حواسِ خمسہ کی قوتیں پست پڑ چکی ہوں ۔ مریض چپ چاپ اور ادگرد سے بے خبر پڑا رہتا ہو لیکن ذرا سا بلانے سے

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

بہت ہوشیار ہو جاتا ہو اور بڑی عقل سے ہر ایک بات کا جواب دیتا ہو تو یہ دوائی مظہر ہوا کرتی ہے۔ نکسیر کا آنا اور شکمی نقائص کا ہونا اس دوائی کی علامات میں سے ہیں شکم تنا ہوا اور پھولا ہوا اور پیٹ میں گڑگڑاہٹ بہت ہوتی ہو۔ اسہال بدون درد کے آتے ہوں اور اکثر ناہضم شدہ غذا اسہال میں خارج ہوتی ہو۔ انتڑیوں سے جریان خون بھی ہوتا ہو۔ آرسینک۔ بیپ ٹیشیا اور کالچیکم کی طرح زبان خشک ہو اور دانتوں کے اوپر میل جمی ہوئی ہو۔ اس دوائی کی یہ خاص علامت ہے کہ مریض گفتگو کرنا نہیں چاہتا اور اکثر کاہل ساکت کی باندھے دیکھتا رہتا ہے۔ لیکن سٹرا مونیم کی علامات بالکل اس کے برخلاف ہیں مریض گفتگو کرنے کا خواہشمند اور وحشیوں کی طرح سے گھورتا ہے۔

*خوراک ۔ نمبر ×۱ یا ×۳ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس ۔ میں بمقابلہ فاسفورک ایسڈ کے زبان بہت زیادہ خشک ہوا کرتی ہے اور جب تپ محرقہ کے ہمراہ نمونیہ بھی شامل ہو گیا ہو۔ تو فاسفورس بڑی قیمتی دوائی ہوتی ہے۔

*خوراک ۔ نمبر ×۶ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ہائیوسائمس ۔ زبان سرخ ۔ بھوری اور کھنچی ہوئی چمڑہ کی مانند ہونٹ جھلسے ہوئے۔ سرسام نرم یا شدید بے ہوشی۔ آوار بند مریض بکواس کرے۔ بستر پر تنکے چننے۔ بے چینی ہو اور بستر پر سے دوڑنے کی کوشش کرے۔ دست خود بخود نکل جاتے ہوں۔

*خوراک ۔ نمبر ×۳ یا ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

ٹیری بن تھینا ۔ نائیٹرک ایسڈ اور ملی فولیم بھی کام آتی ہیں۔ جب کہ انتڑیوں سے جریان خون ہو۔

*خوراک ۔ نمبر ۵ یا ×۳ یا ۳۰ ہر ایک دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا فاس ۔ جب بخار کا آرام ہو جائے اور مریض رو بصحت ہو تو کمزوری کو دور کرنے کے لیے نمبر ×۳ ٹرائی ٹیوریشن کی دو خوراکیں روزانہ کچھ عرصہ تک استعمال کرتے جانا چاہیئے۔

---

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ضروری ہدایات

کمرہ : بیمار کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیئے جس میں کھڑکیاں، دروازے۔ روشندان وغیرہ ہوں تاکہ تازہ ہوا کا گزر خاطر خواہ ہو سکے۔ کمرہ میں کسی قسم کا فالتو سامان وغیرہ نہیں رکھنا چاہیے۔ بیمار کا بستر بدلتے رہنا چاہیے یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ بیمار کے لیے دو چار پائیاں رکھی جائیں۔ جب بستر بدلنا منظور ہو تو دوسری چارپائی پر بیمار کو لٹا دینا چاہیے اور پہلی چارپائی کا بستر کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر خوب صاف کر لینا چاہیے۔ اس طرح سے جب دوسری چارپائی سے پہلی چارپائی پر بیمار کو بدلا جائے تو دوسری چارپائی کا بستر صاف کر لینا چاہیے۔ بیمار کے پوشیدنی پارچات اور بستر دن میں ایک بار ضرور بدلنا چاہیے اس امر کا خیال رکھنا بھی لازمی ہے کہ کمرہ میں دھوپ کا بہت زور نہ ہو اگر دھوپ تیز پڑتی ہو تو اس کو مدھم کر دینے کا انتظام کر لینا چاہیے۔

آرام ۔ بیمار کو بلانا ۔ ہلانا یا اس کے پاس شور و غل کرنا منع ہے دوران مرض میں اپنی حسب خواہش جس طرح بیمار پڑا رہنا پسند کرے اسی طرح پڑا رہے۔

صفائی ۔ بیمار کا بستر اور اس کے پوشیدنی پارچات بدلنے کے علاوہ جو غلاظت بیمار خارج کرے۔ اس کو جلدی اٹھوا دینا چاہیے اور صفائی کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ صاف تولیہ سے منہ کو وقتاً فوقتاً پونچھتے رہنا چاہیے اور زبان اور دانتوں کو بھی صاف کرتے رہنا چاہیے تاکہ جو میل اُن پر جمی ہوئی ہے وہ صاف ہو جائے۔ جسم کو تولیہ کے ساتھ گاہے بگاہے بلکہ روزانہ گرم یا ٹھنڈے پانی سے جیسا کہ موسم ہو اور بیمار کو خوشگوار معلوم ہو صاف کرتے رہنا چاہیے لیکن شرط یہ ہے کہ جسم زیادہ دیر تک بھیگا نہ رہے۔ سوکھے تولیہ سے فوراً خشک کر لینا چاہیئے۔ اس عمل سے بیڈ سورس (جن کو پنجابی میں کپڑے پڑنا کہتے ہیں) بچاؤ رہتا ہے اور اگر کپڑے پڑ چکے ہوں تو آرنیکا یا کیلنڈولا پلستر لگاتے ہیں۔

خوراک ۔ تپ محرقہ میں خوراک کے متعلق مختلف رائیں ویدک، یونانی حکما اور ایلوپیتھک ڈاکٹر صاحبان کی پائی جاتی ہیں۔ یا یونانی حکما اور ویدوں کا قول ہے کہ بیمار کو سوائے پانی یا آش جَو کے اور کچھ نہیں دینا چاہیے۔ جب تک کہ ورم امعا

کم ہو کر بیمار خود بخود کھانے کے لیے طلب نہ کرے ۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں لیکن ایلوپیتھک طریقہ علاج اس ملک میں آیا تو ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے اس تجویز کو ردّ فرمایا ۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ خوراک دیتے جاؤ ۔ ایسا نہ ہو کہ بیمار بسبب کمزوری کے جاں بحق تسلیم ہو جائے ۔ بیمار کی طاقت کو قائم رکھو اور سچ پوچھو تو تپ محرقہ کا علاج وہ اتنا ہی بتلاتے ہیں ۔ اگر قدرت نے مہربانی کی اور بخار اُتر گیا تو زہے قسمت ۔ دگرنہ اگر بخار نے کوئی خوفناک صورت اختیار کی تو بیمار کا خدا حافظ ۔ اُن کا مقولہ ہے کہ بیمار کی طاقت کو کمزور ہونے سے بچاؤ اور اس کو دودھ ۔ انڈا ۔ یخنی وغیرہ زبردستی دیتے جاؤ خواہ بیمار طلب کرے یا نہ کرے ۔

لیکن ہومیوپیتھک علاج نے تپ محرقہ میں نمایاں کام کر دکھایا ہے ۔ جہاں ہومیوپیتھک ادویات میں یہ طاقت ہے کہ تپ محرقہ کی میعاد اور سختی کو کم کر دیتی ہیں اور پیچیدگی پڑنے سے بچائے رکھتی ہیں وہاں ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی رائے خوراک کے متعلق بھی ایلوپیتھک ڈاکٹروں سے مختلف ہے ۔

اصل بات تو یہ ہے کہ تپ محرقہ میں انتڑیوں میں سوزش ہو جاتی ہے اور ان میں زخم پڑ جاتے ہیں ۔ اگر ایسے موقعہ پر بیمار کے اندر زبردستی خوراک ٹھونسی جاوے تو اس سے بُرے نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اسہال کا مریض اکثر دامنگیر رہتا ہے ۔ اس لیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں انتڑیوں پر زبردستی بوجھ نہ ڈالا جائے اور بیمار کو صرف تھوڑے دودھ ، آس جو یا سوڈا واٹر پہ ہی رکھا جائے ۔ ٹھنڈے پانی کا استعمال بیمار کے لیے زیادہ مفید ہوتا ہے اس سے حرارت کو تسکین رہتی ہے ۔ ڈاکٹر پی ۔ سی موزن دار اپنے رسالے انڈین ہومیوپیتھک ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۱۷ء میں امریکہ کے چند سربرآوردہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحبان کی رائے خوراک کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں ۔

ڈاکٹر ایچ سی ایلن ایم ۔ ڈی اور ڈاکٹر ریوی صاحب ایم ڈی کے تجربہ میں آیا ہے کہ تپ محرقہ کے مریض بدوں خوراک کے جلدی اور بآسانی صحت یاب ہو جاتے ہیں ۔ بہ نسبت اُن مریضوں کے جن کو خوراک دی جاتی ہے اسی طرح کئی ایک ڈاکٹروں کی رائے ہے جو کہ تجربہ کی بنا پر بڑے زور سے کہتے ہیں کہ تپ محرقہ میں غذا دینی مفید

نہیں ہے۔ بلکہ ہر دن غذا مریض اچھا رہتا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر سی ایم بوکر ایم ڈی کہتے ہیں کہ تپ محرقہ میں غذا دینا زیادہ مضر ہے۔ بہ نسبت بھوکا رکھنے کے بیمار کو بار بار خوراک دینے سے اُس کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ جب مریض کو خوراک دینی مطلوب ہو تو بموجب وقت اور مریض کی طاقت کے خوراک دینی چاہیے۔ عام طور پر خود خوراک زیادہ مفید پڑتی ہے وہ دودھ پتلا ساگو دانہ یا ارارورٹ یا مونگ کی دھلی ہوئی دال کا پانی یا چنے کا رس یا یخنی وغیرہ ہے جو کہ مناسب موقعہ و محل پر دینی چاہیے۔ یعنی جب کم از کم چار یوم تک حرارت جسم نارمل رہے تو پھر اُس کو دودھ ڈبل روٹی۔ پھلکا مونگ کی دال کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ بیمار کو جتنی بھوک ہو اس کی نسبت خوراک کم دینی چاہیے اور بڑی احتیاط سے دینی چاہیے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بیماری سے قدرے آرام آنے کے بعد بیمار کو بڑی بھوک لگتی ہے اور وہ کھانے کے لیے بار بار مانگتا ہے اور تنگ کرتا ہے اگر ایسے موقعہ پر اس کو زیادہ خوراک دی جائے تو خراب نتائج نکلتے ہیں۔ اور پھر بیماری کے عود کر آنے کا خطرہ لگ جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر ہومیوپیتھک دوائی چائنا بڑے کام کی چیز ہے۔ ایک تو وہ جسم کو طاقت دیتی ہے دوسرے بھوک کی سختی کو اعتدال میں رکھتی ہے اس لیے چائنا نمبر ۲x یا ۳۰ کا استعمال کرانا چاہیے۔

اکثر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر ایک بچہ تپ محرقہ کا مریض ہے اور قدرے آرام آنے پر اُس کو خوب بھوک لگتی ہے اور وہ روٹی وغیرہ کھانے پر ضد کرتا ہے اور چیختا چلاتا ہے تو مستورات مارے پیار کے روٹی یا جو چیز وہ مانگتا ہے دے دیتی ہیں اور پڑوس کی مستورات بھی یہی ترغیب دیتی ہیں کہ اس کو روٹی۔ مولی۔ گاجر۔ دانے وغیرہ دے دو۔ جب یہ کھائے گا تو جلدی تندرست ہو جائے گا۔ حکیم ڈاکٹر تو منع کرتے ہی رہتے ہیں۔ اس وقت کوئی دیکھ رہا ہے۔ پس ایسی ترغیب سے بچے کی والدہ یا دیگر لواحقین اکثر اوقات اس کو کھانے کے لیے دے دیتے ہیں۔ جن کا نتیجہ اسہال پیچش یا دوبارہ بخار کا عود کر آنا ہوا کرتا ہے پس یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

حفاظتِ مریض

احتیاط کے طور پر یہ بھی بیان کر دینا لازمی ہے کہ جب مرض کا زور ہوتا ہے تو اکثر بیمار کو ہذیان ہو جایا کرتا ہے اور وہ باہر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے ایسے موقع پر اس کی خبرگیری اور حفاظت بڑی ضروری ہے۔ تاکہ مریض بستر پر سے اُٹھ کر باہر نہ نکل سکے یا کھڑکی میں سے گر کر اپنی جان نہ گنوا دے اور یوں بھی اس کی حفاظت اور صفائی وغیرہ کا خیال لازمی و لابدی ہوا کرتا ہے۔ صحت کے بعد تبدیل آب و ہوا بڑی مفید ہوتی ہے۔ بادام روغن (خالص) کا استعمال تپ محرقہ میں نہایت مفید ہوتا ہے۔ جبکہ قبض ہو اس سے قبض کشائی بھی رہتی ہے اور مریض کی طاقت بھی بحال رہتی ہے یہ دوران مرض میں تھوڑا تھوڑا دیتے رہنا چاہیے۔

تپ محرقہ کی مختصر ریپرٹری یعنی علاج العلامات

تپ محرقہ کی ادویات عامہ

اگاریکس ایلینتھیس۔ ایپس۔ ارجنٹم نائٹریکم۔ آرنیکا۔ آرسینکم۔ آرم ٹری فائیلم۔ بیپ ٹیشیا۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کلکیریا کارب۔ کاربوویجی۔ سائنا سنکونا کالچیکم۔ کروٹیلس۔ کورم آرس۔ اگنیشیا۔ یوکلپٹس۔ جلسی میم گلونائین۔ ہیلی بورس۔ ہائیڈرائیٹس۔ ہائیوسائمس۔ آیوڈیم۔ اپی کاک۔ کالی فاس۔ لاکسس۔ لائیوکراسس لائیکوپوڈیم مرکیورس سالو۔ میوراٹک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس ماشکاٹا۔ اوپیم فاسفورک ایسڈ فاسفورس۔ پائیروجینیئم رسٹاکس سٹرامونیم ٹیری بن تھینا۔ ویلیریانا۔ ویراٹرم البم زنکم میٹالیکم

دِل و دماغ

علامات	ادویات
تشویشناک اور خوف زدہ	آرسینکم
موت کا خوف	آرسینکم
اکیلا رہنے کا ڈر	آرسینکم - لائیکوپوڈیم - سٹرامونیم
مریض سوال کا جواب دیر سے دیتا ہو۔	مرکیورس - فاسفورک ایسڈ
مریض سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہو۔	بیپٹیشیا
مریض آہ وزاری کرتا ہو	بیلاڈونا - برائی اونیا

ہذیان - ڈیلیریم

علامات	ادویات
ہذیان تند ہو	بیلاڈونا - ہائیوسائمس - سٹرامونیم
بہت گفتگو کرتا ہو۔	ہائیوسائمس - لاکسس - سٹرامونیم
بڑبڑاتا ہو۔	ایپس - لاکسس - مرکیورس - رسٹاکس
بستر کے پارچات نوچتا ہو	آرسینکم - ہائیوسائمس - میوریاٹک ایسڈ اوپیم - سٹرامونیم -
بولتا چالتا نہ ہو۔	بیلاڈونا - ہائیوسائمس - سٹرامونیم
بستر پر سے کود کر گھر جانے کی خواہش کرتا ہو۔	بیلاڈونا - برائی اونیا
اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہو گویا کہ وہ اپنے جسم کے حصوں کو اکٹھا کر رہا ہے	بیپٹیشیا
غنودگی بہت ہو۔	بیلاڈونا - لائیکوپوڈیم - اوپیم زنکم۔

سر

علامات	ادویات
چوٹی جلتی ہو	لاکسس

علامات	دوا
سر پھٹتا ہو۔	بیلاڈونا - برائی اونیا
سر میں تپکن ہو۔	بیلاڈونا
اُٹھنے پر سر چکراتا ہو	برائی اونیا

چہرہ

علامات	دوا
نیلگوں ہو۔	اوپیم
پھولا ہُوا ہو۔	آرسینکم
منہ کے آس پاس پھپھولے ہوں	رسٹاکس
چہرہ سُرخ ہو۔	بیلاڈونا
چہرہ سیاہی مائل سُرخ ہو۔	بیپ ٹیشیا - برائی اونیا
چہرہ سُرخ اور سوجا ہُوا ہو۔	برائی اونیا
چہرہ زرد اور اندر دبا ہُوا ہو	آرسینکم - فاسفورس

آنکھیں

علامات	دوا
بگڑی ہوں	بیلاڈونا - سٹرامونیم
بھینگا پن ہو۔	بیلاڈونا
چمکیلی ہوں۔	بیلاڈونا - سٹرامونیم
سُرخ ہوں۔	بیلاڈونا - برائی اونیا

ناک

علامات	دوا
ناک سے پانی بہتا ہو۔	آرسینکم - مرکیورس
نکسیر پھوٹتی ہو	آرسینکم - فاسفورس - فاسفورک ایسڈ - رسٹاکس
نتھنے پنکھے کی طرح چلتے ہوں	لائیکو پوڈیم

مُنہ

علامات	دوا
تنفس بدبودار	بیپ ٹیشیا - ایکی نیشیا - مرکیورس

علامات	ادویہ
سانس میں بدبو ہو اور رالیں بہتی ہوں	مرکیورس
منہ کھلا ہوا اور جبڑا نیچے گرا ہو۔	آرسینکم۔لاکس۔لائیکو پوڈیم۔میور آئک ایسڈ۔اوپیم
مسوڑوں سے خون نکلتا ہو	مرکیورس فاسفورک ایسڈ
تھوک خون آمیز ہو	آرسینکم۔رسٹاکس
دانتوں پر میل جمی ہو	آرسینکم۔بیپ ٹیشیا۔رسٹاکس
ہونٹ خشک اور پھٹے ہوئے ہوں	برائی اونیا
ہونٹ سیاہ ہوں	آرسینکم۔فاسفورس

زبان

علامات	ادویہ
زبان جلتی ہو	آرسینکم
زبان سیاہ ہو	آرسینکم
زبان پھولی ہو	بیپ ٹیشیا۔رسٹاکس
زبان سرخ ہو	آرسینکم۔بیلاڈونا۔ٹیری بن تھینا
زبان چمکتی ہو	لاکس۔ٹیری بن تھینا
زبان کی نوک سرخ ہو	آرسینکم۔رسٹاکس
زبان زرد ہو	بیپ ٹیشیا۔برائی اونیا۔مرکیورس
زبان تر اور زرد ہو۔	مرکیورس

ذائقہ

علامات	ادویہ
ذائقہ کڑوا ہو	برائی اونیا۔مرکیورس
ذائقہ خراب و گندہ ہو	مرکیورس،

حلق

علامات	ادویہ
حلق خشک اور دکھتا ہو۔	بیلاڈونا

حلق دبانے سے دُکھتا ہو۔	بیلا ڈونا۔ لاکسس

معدہ

معدہ دبانے سے درد کرتا ہو	برائی ادنیا۔ مرکیورس
اُٹھنے پر جی متلاتا ہو۔	برائی ادنیا
خوراک قے ہو جاتی ہو۔	برائی ادنیا
پانی پینے کے بعد جلدی قے ہو جاتا ہو۔	آرسینکم
معدہ میں پانی جونہی گرم ہوتا ہو بذریعہ قے نکل جاتا ہو۔	فاسفورس

شکم

شکم پھولا ہوا۔ نفخ ہوتا ہوا ہو	آرسینکم۔ لائیکوپوڈیم۔ نائسفورس فاسفورک ایسڈ۔ رسٹاکس۔ تیرن۔ بن تھینا
شکم گڑگڑاتا ہو	لائیکوپوڈیم۔ فاسفورس۔ نائسفورک ایسڈ
شکم گڑگڑاتا ہو اور ساتھ ہی اسہال بھی آتے ہوں	فاسفورک ایسڈ۔ سٹرامونیم
	مرکیورس۔ نائٹرک ایسڈ
شکم خالی محسوس ہوتا ہو اور کمزوری ہو۔	فاسفورس

جگر

جگر جلتا ہو	برائی ادنیا
جگر میں چبھن پڑتی ہو	برائی ادنیا
جگر میں ڈنگ مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں	مرکیورس
جگر دُکھتا ہو۔	مرکیورس

پاخانہ

پاخانہ خونی آتا ہو۔	امونیم کارب۔ آرسینکم۔ فاسفورس۔ ٹیری بن تھینا۔
پاخانہ سیاہ بدبودار ہو	آرسینکم۔ اوپیم۔ سٹرامونیم
اسہال بے اختیار نکل جاتے ہوں	آرنیکا۔ آرسینکم۔ ہائیوسائمس۔ اوپیم۔ رسٹاکس میوریاٹک ایسڈ
پاخانہ میں خون خارج ہوتا ہے۔	امونیم کارب۔ ایلومن۔ کاربوویج۔ میوریاٹک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ سکیل ۲۰۰

پیشاب

پیشاب گرم اور تھوڑا تھوڑا آتا ہو۔	کینتھرس
پیشاب مانند خون کے آتا ہو۔	مرکیورس
پیشاب دھو سُرخ ہو۔	ٹیری بن تھینا
پیشاب میں سُرخ ریگ تہ نشین ہوتی ہو	لائیکوپوڈیم
پیشاب بے اختیار خارج ہو جاتا ہو۔	ہائیوسائمس
پیشاب رک گیا ہو۔	آرنیکا۔ آرسینکم۔ کنتھرس ۲۰

سینہ

گہرا سانس لینے کی لگاتار خواہش بنی رہتی ہو۔	برائی اونیا۔ لاکسس
پھیپھڑے دکھتے ہوں	فاسفورس
سینہ میں کھچاوٹ محسوس ہوتی ہو۔	فاسفورس
تپ محرقہ کے ہمراہ نمونیہ ہو	فاسفورس۔ انٹیم ٹارٹ

جلد

علامات	دوا
ہاتھ لگانے سے جلد جسم جلتی معلوم ہوتی ہو۔	بیلاڈونا
پسینہ بکثرت آتا ہو۔	برائی اونیا۔ فاسفورک ایسڈ۔ ایتھم ٹارٹ
پسینہ چپکنا اور ٹھنڈا ہو۔	مرکیورس

علاماتِ عامہ

علامات	دوا
بستر تنور کی مانند گرم معلوم ہو	اوپیم
بستر مانند لکڑی کے تختہ کی سخت ہو	آرنیکا۔ بیپ ٹیشیا
بستر پر سے اٹھتے وقت غشی ہو جاتی ہے۔	برائی اونیا
سوتے سوتے فوراً چونک اٹھتا ہو	بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ ہائیوسائمس
بے چینی ہو۔	آرسینکم۔ رسٹاکس
مریض بڑی جلدی جلدی گفتگو کرتا ہو۔	مرکیورس۔ سٹرامونیم
مریض لڑکھڑاتا ہوا اور ڈگمگاتا ہو۔	بیپ ٹیشیا۔ اوپیم۔ رسٹاکس
نقاہت بدرجۂ کمال ہو۔	آرسینکم کاربوویجی۔ میوریاٹک ایسڈ رسٹاکس
مریض کو پنکھا کروانے کی خواہش ہو	بیپ ٹیشیا۔ کاربوویجی

نبض

علامات	دوا
نبض رک رک کر چلتی ہو۔	میوریاٹک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ
نبض بہت سست ہو۔	اوپیم۔

ہڈ توڑ بخار۔ ڈنگو

(DENGUE, BREAK Bone Fever)

یہ ایک قسم کا شدید متعدی بخار ہے۔ جو کہ اکثر وبار پھیلا کرتا ہے اس میں جسم کی ہڈیوں اور جوڑوں میں سخت درد ہوتا ہے اور جسم پر سرخ سرخ دھبے نمودار ہوتے ہیں۔ یہ بخار بہت جلدی پھیل جاتا ہے لیکن شاذ ونادر ہی مہلک ثابت ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض ۔ اس مرض کا سبب بھی ایک قسم کا چھوٹا سا کرم ہے۔ جس کو ایک قسم کا مچھر مریض کے خون کو چوس کر تندرست اشخاص میں پہنچاتا ہے اور جس کے باعث یہ مرض تندرست اشخاص میں بھی پھیل جاتا ہے۔

علاماتِ مرض تین سے پانچ یوم تک یہ مرض جسم میں مخفی رہ کر پھر سر درد شروع ہوتا ہے اور جوڑوں وعضلات میں شدید دردیں ہوتی ہیں۔ پھر حرارتِ جسم تیز ہونے لگتی ہے اور بخار کی دیگر علامات مثلاً بھوک کا مارا جانا۔ زبان پر میل کا جم جانا وغیرہ مریض میں موجود ہوتی ہیں۔ جسم پر سرخ دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔ مرض کا دورہ سات یا آٹھ دن تک رہتا ہے اور بڑی بھاری نقاہت پیدا کرتا ہے۔ بعض اوقات جریانِ خون بھی ہوتا ہے۔

علاج

یوپاٹوریم پرفولی ایٹم اس مرض کی یہ ایک خاص دوائی ہے اور یہ دوائی اس بخار میں نہایت سود مند ہوتی ہے جب کہ استخوان میں نہایت شدید دردیں ہوتی ہوں۔ مانو کہ کوئی ہڈیوں کو توڑ رہا ہے اور جوڑ کو جوڑ سے الگ کر رہا ہے۔

* **خوراک** ۔ نمبر ۵ یا ۱× یا ۳× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔ علاوہ اس کے جلسی میم ۵ بیپ ٹیشیا نمبر ۵ سیمی سی فیوگا نمبر ۲ اور آرسینکم نمبر ۳× ادویات بھی کام آتی ہیں۔

* دوائی کی مقدار وترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

مابعد کی نقاہت کو دُور کرنے کے لیے ایسڈ فاس نمبر ۵ ایونیا سٹیوا مدر ٹنکچر یا سورانیم نمبر ۳۰ دینی چاہیئے۔

ضروری ہدایات - پرہیز اور غذا جیسا کہ ملیریا بخار اور انفلوانزا وغیرہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح سے ہونے چاہئیں۔

انفلوانزا ۔ (وبائی زکام)

(INFLUBNZA)

یہ ایک ایسی مشہور بیماری ہو گئی ہے۔ کہ اس کے نام سے ہندوپاک کا بچہ بچہ کانپتا ہے۔ ۱۹۱۸ء کے وسط میں یہ بیماری یورپ سے بمبئی میں آئی اور دیگر وبائی امراض کی مانند یہ ایسی جلد پھیلی کہ اکتوبر میں اس کا بڑا بھاری زور تمام ہندوپاک میں ہو گیا۔ شاید ہی کوئی ایسا گھر ہو گا جس کو اس موذی مرض سے نقصان نہ پہنچایا ہو۔ صرف پنجاب میں لاکھوں اموات اس مرض سے واقع ہوئیں۔ ابتدا میں کہنہ سکول اس کا کچھ نام نہ رکھ سکا اور کئی مختلف ناموں سے یہ نامراد مرض میں پکارے جانے لگا۔ پُر اسرار بیماری جنگی بخار۔ وار فیور۔ ٹرنچ فیور۔ لا گرپ وغیرہ نام اس کو دیئے گئے۔ سچ تو یہ ہے کہ چار پانچ ماہ میں یہ تمام دنیا میں پھیل گیا۔

اقسام مرض - یہ مرض کئی صورتوں میں انسان پر حملہ کرتا ہے۔

۱- بعض اوقات اس کا حملہ بڑا معمولی ہوتا ہے۔ زکام کی علامت نرم بخار کے ساتھ شروع ہو جاتی ہیں۔ عام عصبی و عضلاتی کمزوری۔ منہ کا مزا بدذائقہ کھانے پینے سے نفرت۔ تمام جسم میں تھوڑا تھوڑا درد اور معمولی کھانسی و نزلہ اس کو انگریزی میں کٹارل فارم کہتے ہیں۔ یہ حالت چار پانچ یوم رہ کر بیمار صحت پا جاتا ہے۔

۲- لیکن اس کے ہمراہ اگر پلورسی یا برونکائیٹس اور نمونیہ شروع ہو جائیں یعنی کھانسی ہوتے وقت چھاتی میں درد ہو اگلے اور سانس کی نالی میں ورم ہو جائے چہرہ پھیکا ہوا ہو۔ بخار تیز اور پیاس کی شدت ہو۔ آواز بھاری ہو یا گلا بیٹھ جائے اور

کھانسی سخت تکلیف دے تو یہ مرض زیادہ تکلیف دہ ہو جاتا ہے اور اس کا آرام دیر میں ہوتا ہے۔ انگریزی میں اس کو پلورے ٹک اور برانکو پلورے ٹک کہتے ہیں۔

۳۔ بعض بیماروں میں یہ مرض ریومٹائیڈ ویرائٹی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ بخار و زکام تیز اور تمام جسم میں ایسا سخت درد جیسا کہ وجع المفاصل میں ہوا کرتا ہے۔ یہ درد کبھی جسم کے کسی حصہ حصہ میں ہوتا ہے اور کبھی کسی حصہ میں اور بڑی تکلیف دیتا ہے۔

۴۔ بعض اوقات اس مرض کے شروع ہوتے ہی قے اور دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اُبکائیاں آتی ہیں اور مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس کو انگریزی میں کالراٹک ویرائٹی کہتے ہیں۔

۵۔ بعض حالتوں میں ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ فارن ہیٹ کا آغاز ہی میں بخار شروع ہو جاتا ہے۔ غنودگی اور بعض اوقات بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ چہرہ اور زبان کی رنگت بدل جاتی ہے۔ عصبی اور عضلاتی کمزوری از حد بڑھ جاتی ہے۔ نمونیہ وغیرہ امراض ساتھ ہو جاتے ہیں۔ دم کھچ کر آتا ہے یہ اس مرض کا سخت ترین حملہ ہے۔ اس میں موت اکثر تین چار یوم میں واقعہ ہو جاتی ہے اس کو انگریزی میں ملگ نیلنٹ کہتے ہیں۔

۶۔ بعض مریضوں میں اس کے ساتھ تپ محرقہ کی علامات پائی جاتی ہیں۔

۷۔ بعض مریضوں کو چار پانچ چھ بلکہ زیادہ یوم تک بخار متواتر چڑھا رہتا ہے اور بعض کو بخار اتر کر پھر سردی سے چڑھ جاتا ہے۔ کھانسی زکام وغیرہ کی علامات ساتھ ہوتی ہیں۔ غرضیکہ یہ بیماری کئی قسم کی دیکھنے میں آتی ہے۔

زیادہ خرابی اس مرض میں یہ ہے کہ بخار کے دُور ہو جانے کے بعد بھی کھانسی رہتی ہے اور نہایت ہی نقاہت اور کمزوری واقعہ ہوتی ہے اور کئی کئی روز تک کھانسی اور کمزوری تنگ کرتی رہتی ہیں۔

اسباب مرض ۔ یہ مرض وبائی ہے۔ ایک شخص سے دوسرے شخص کو ہو

جاتا ہے۔ جب اس کا زور ہو۔ تو اس میں کوئی احتیاط کارگر نہیں ہو سکتی۔ یہ نہایت سرعت سے پھیل جاتا ہے۔ اہلِ اٹلی کا خیال تھا کہ یہ مرض خاص ستاروں کے اثر سے پیدا ہوتا ہے اسی لیے اس کا نام انفلوانزا رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر پائی فر کا فرمان ہے کہ یہ مرض ایک خاص قسم کے جرم سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کو انگریزی میں "انفلوانزا بیسی لس" کہتے ہیں ٹھنڈک تھکاوٹ اور خوراک میں بے اعتدالی وغیرہ یعنی وہ تمام باتیں جن سے زندگی کی طاقت (قوت زیست) کمزور ہو جاتی ہے اس مرض کے اسباب مؤیدہ ہیں۔ اور ایک بار اس مرض کے ہونے سے دوبارہ اس کے برخلاف قوت مدافعت پیدا نہیں ہوتی۔ یعنی یہ مرض بار بار ہو جاتا ہے۔

علاج

ایکونائیٹ - ابتدائی حالت میں یہ بڑی کارآمد دوائی ہے جب ٹھنڈے سرد اور خشک ہوا کے جھونکے یا پسینہ کا دب جانا اس بیماری کے اسباب ہوں اور نیز مندرجہ ذیل علامات موجود ہوں تو یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مرض کو ابتداء ہی میں روک دیتی ہے

علامات - اس کی یہ ہیں:-

بے چینی، دل کی بے قراری، موت کا ڈر۔ تیز بخار۔ خشک بدن پھرتیلی نبض، سر درد۔ تمام جسم میں درد، چہرہ گرم۔ آنکھیں سرخ۔ ناک رواں۔ گلا اور منہ عموماً خشک اور گلے میں ورم۔ خشک تکلیف دہ کھانسی رات کے وقت اور گرم کمرہ میں بیماری کا زور۔ کھلی ہوا بھلی معلوم ہو پسینہ آنے پر آرام معلوم پڑے لیکن جب اس دوائی کی تین چار خوراکیں دینے کے بعد تکالیف میں تخفیف نہ ہو تو دیگر مناسب دوائی دینی چاہیے۔

*خوراک - نمبر ۱x یا ۲x ہر ایک گھنٹہ کے بعد

جلسی میم - یہ دوائی اکثر ابتداء میں مظہر ہوا کرتی ہے۔ جبکہ مریض کا تمام جسم دکھتا ہو،

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

تھکا ٹوٹا ہو اور کمزور ہو - اس دوائی کے دینے سے درد عضلات بہت جلدی کافور ہو جاتا ہے - مریض ٹھنڈک متواتر محسوس کرتا رہتا ہو اور آگ کو چھوڑنے کو دل نہ کرتا ہو - بخار بہت شدید نہ ہو اور کھانسی سخت ہو - اور درد کرتی ہو - چھینکوں کے دورے ہوتے ہوں اور جلتا ہوا پانی ناک سے نکلتا ہو - کاہلی اور سستی بہت ہو - مریض الگ تھلگ رہنا پسند کرتا ہو اور بولنا نہ چاہتا ہو - پیاس کی کمی بھی اس دوائی کی علامت ہے -

*خوراک - مدرٹنکچر (Q) یا ۲×۱ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد -

یوپاٹوریم پرفولی ایٹم - یہ دوائی اس مرض میں اکثر مفید ہوا کرتی ہے - درد کی زیادتی ہو - تمام جسم بہت دکھتا ہو - آواز بیٹھ گئی ہو اور کھانسی ہوتی ہو - ساتھ ہی گلا اور چھاتی کے اوپر کا حصہ بہت دکھتا ہو - زکام ہو اور پیاس لگتی ہو اور پینے سے قے آجاتی ہو - کھانسی بہت دکھ دینے والی ہو اور چھاتی و سر کو کھانسنے سے صدمہ پہنچتا ہو اور مانند ڈراسرا کے مریض دونوں ہاتھوں سے اپنی چھاتی کو سہارا دیتا ہو - اس دوائی کی یہ خاص علامت ہے کہ درد میں ہڈ توڑ ہوا کرتی ہیں - اگر مذکورہ بالا علامات کے ساتھ صفراوی علامات بھی شامل ہوں تو یہ دوائی خصوصاً مفید ہوا کرتی ہے - بہت سے ڈاکٹر صاحبان تو زکام وبائی کے ابتدا میں اسی دوائی پر زیادہ انحصار رکھتے ہیں -

*خوراک - مدرٹنکچر ( ) یا ۱ یا ۲ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد

سباڈلا - چھینکیں اس دوائی کی خاص علامات ہیں - کھلی ہوا میں جانے سے چھینکیں آئیں اور بہت سا پانی آئے - گلا سوجا ہوا ہو اور خالی نگلنے سے زیادہ تکلیف ہو - چھینکیں بہت آتی ہوں اور سارے جسم کو ہلا دیتی ہوں - تھر تھر کانپنا اور ٹھنڈ کا نیچے سے اوپر کی طرف چڑھنا یہ بھی اس دوائی کی خاص علامت ہے - پیشانی میں درد منہ کا خشک ہونا - عدم پیاس اور کھانسی - لیٹنے پر تکلیف کا زیادہ بڑھ جانا - یہ سب علامات بھی سباڈلا کے ہیں - زکام وبائی میں جبکہ زکام کا زور ہو - تو اکثر کیسوں میں یہ دوائی مفید ہوا کرتی ہے دیگر ادویات جو چھینکوں میں کام آتی ہیں - سائی

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کلیمن اور یوفوربیا ہیں۔

*خوراک۔ مدر ٹنکچر (Q) یا ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم ایلبم ۔ یہ دوائی انفلوانزا کے علاج میں خاص درجہ رکھتی ہے۔ شاید اور کوئی دوائی آرسینکم کے برابر اس مرض میں مستعمل نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر ہیوگس فرماتے ہیں کہ آرسینکم دوائی مرض کے دورہ کو کم کر دیتی ہے۔ خاص کر جبکہ پانی بہت بہتا ہو۔ نقاہت اور زکام کے دورے ہوتے ہوں جب مرض کا حملہ چھاتی کے اوپر والے حصہ پر ہو تو یہ دوائی مظہر ہوا کرتی ہے۔ جلن دار اور جلتے ہوئے پانی کا بکثرت خارج ہونا اور کنجکٹیوا (پردہ ملتحمہ چشم) کا مبتلائے مرض ہونا یہ سب ایسے علامات ہیں۔ جن میں آرسینکم بلا کسی کام کے مظہر ہوا کرتی ہے۔

کمزوری اور نقاہت اس دوائی کی خاص علامت ہے۔

*خوراک۔ نمبر ۳× یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم آیوڈائیڈ ۔ ٹھنڈک گرمی کی لہریں اور شدید رواں زکام اور جو پانی وغیرہ مواد نکلیں سب جلانے والے ہوں چھینکیں اور نقاہت یہ سب اس دوائی کی علامات ہیں۔ اصلی انفلوانزا کے مرض میں یہ دوائی خاص کر مظہر ہوا کرتی ہے۔ اور ہیڈ صاحب اس کے بھاری مداح ہیں۔

*خوراک۔ نمبر ۶× ٹری ٹیوریشن ہر تین گھنٹہ کے بعد

ڈلکا مارا ۔ مرض کی شدید حالت میں ادویات زیادہ کار آمد ہوتی ہیں۔ اُن میں سے ایک، ڈلکامارا بھی ہے جبکہ آنکھیں بھیگی ہوئی ہوں۔ گلا دُکھتا ہو اور کھانسنے سے درد ہوتا ہو۔ جب اس مرض کا باعث نمی یا موسم یکایک سرد ہو جاتا ہو تو یہ دوائی اور بھی یقیناً مظہر ہوا کرتی ہے۔

*خوراک۔ نمبر Q یا ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا ۔ جب نمونیا بھی ساتھ ہو جائے۔ یا کھانسی بہت تکلیف دہ ہو پیاس زیادہ لگتی ہو مریض پانی بہت پیتا ہو۔ لیکن دیر دیر کے بعد پیتا ہو۔ ہڈیوں میں درد ہو اور زیادتی حرکت سے پیدا ہو کھانستے وقت سر میں درد ہوتا ہو۔ مریض سانس

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

رکی ہوئی کو لینیا ہو۔

*خوراک: نمبر ۲× یا ۳۰ ہر ایک دو گھنٹہ کے بعد

فاسفورس جب انفلوئنزا کے ساتھ نمونیا بھی ہو گیا ہو اور سینہ میں تکلیف بہت ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔ نیز کام وبائی کی کمزوری کو دور کرنے کے لیے یہ ایک نہایت مفید دوائی ہے۔ انفلوئنزا کے بعد یہ دوائی ٹانک کا کام دیتی ہے جب کھانسی کا زور ہو۔ تو برائی اونیا اور فاسفورس ادویات باری باری سے بھی دی جاتی ہیں۔

*خوراک: نمبر ۶× یا ۳۰ ہر دو تین گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس ۔جب انفلوئنزا کے ساتھ تمام استخوان میں نہایت شدید درد ہوتا ہو چھینکیں اور کھانسی آتی ہو تو یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ کھانسی شام کو زیادہ ہوتی ہو اور سٹرنم (سینہ کے سامنے کی ہڈی) کے اوپر والے حصہ کے زیریں گدگدی پیدا ہونے کے باعث کھانسی شروع ہو جاتی ہو۔ جب نمی میں رہنے کے باعث انفلوئنزا کا عارضہ ہوا ہو تو یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔ کمزوری اور نقاہت بہت ہو اور تپ محرقہ کا شک پیدا ہو گیا ہو یعنی زبان جلتی ہو۔ مدہوشی اور ہذیان ہو دردوں کا ہونا اور رات کو مرض کا زور پکڑنا۔ یہ اس دوائی کی علامت مخصوصہ ہیں۔

*خوراک: نمبر ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیپ ٹیشیا ۔تمام جسم میں درد ہو۔ چہرہ بھرا یا ہوا۔ تپ محرقہ کی علامات شروع ہوں مریض مدہوش سا ہو اور اگر اسہال آتے ہوں تو نہایت بدبودار اور سرخ رنگ کے آتے ہوں۔

*خوراک: نمبر ۵ یا ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

دیگر ادویات کاسٹی کم۔ الیم سی پیا۔ سنکٹا اور سینگوئنیریا بھی اپنے اپنے علامات کے ساتھ کام آتی ہیں۔ کمزوری کو دور کرنے کے لیے نیٹرم سلف ایک اعلیٰ دوائی ہے۔

ضروری ہدایات تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ آرام۔ گرمی۔ خوراک بیمار کو آرام سے لیٹے رہنا مناسب ہے اور اس کے جسم

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو نمبر ۲۵

کو گرم رکھنا ضروری ہے سرد اور کھلی ہوا میں پھرنا ممنوع ہے ۔ جس کمرہ میں بیمار لیٹا ہوا ہو وہ صاف ستھرا اور ایسا ہونا چاہیئے جس میں تازہ ہوا کا گزر ہو بیمار کو غذا ہلکی اور نرم دینی مناسب ہے ۔ مثلاً تھوڑا دودھ ساگودانہ شوربا ۔ تری ۔ مونگ کی دال ۔ کدو ۔ شلغم پتلی کھچڑی وغیرہ استعمال کرنی چاہئیں ۔ اگر نمونیہ ہمراہ ہو تو پھر دودھ نفع نہیں کرتا ۔ بلکہ نقصان کرتا ہے ۔

سُرخ بخار

(SCARLATINA)

یہ ایک قسم کا متعدی بخار ہے ۔ اس میں گلا متورم ہو جاتا ہے اور بخار چڑھنے کے دو تین روز بعد سُرخ دھبے جسم پر نکل آتے ہیں ۔

اسبابِ مرض ۔ اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا کرم ہے اور اس کی چھوت مریض کے لعاب دہن یا سانس وغیرہ سے لگ جاتی ہے پانچ سال سے کم عمر کے بچے اس مرض میں بالعموم زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ۔

نوٹ : انگلستان اور امریکہ میں یہ بخار بکثرت ہوتا ہے اور ہند و پاک میں تو شاذ و نادر ہی ہُوا کرتا ہے ۔

علاماتِ مرض ۔ اس بخار کی بلحاظ علامات تین قسمیں ہیں ۔

۱ ۔ تپ سُرخ سادہ ۲ ۔ سُرخ خناقی ۳ ۔ تپ سُرخ مُہلک

تپ سُرخ سادہ میں سخت بے چینی ہوتی ہے ۔ سر میں خصوصاً بہت درد ہوتا ہے ۔ دوسرے تیسرے دن سُرخ سُرخ دھبے جسم پر نکل آتے ہوں ۔ جب اُن کو اُنگلی سے دبایا جائے تو سُرخی مفقود ہو جاتی ہے ۔ لیکن پھر جب اُنگلی کو ہٹایا جائے تو سُرخی عود کر آتی ہے ۔ حلق سُرخ اور متورم ہوتا ہے ۔ نگلتے وقت اور دم لیتے وقت تکلیف ہوتی ہے پانچویں یا چھٹے دام دھبے مرجھانے شروع ہو جاتے ہیں اور ساتویں ۔ نویں دن غائب ہو جاتے ہیں ۔ بعدہٗ جلد پر سے بھوسی اُترنے لگتی ہے ۔

تپ سُرخ خناقی میں علامات زیادہ تر شدید ہوتی ہیں ۔ حلق متورم اور اس میں

ایک غلیظ رطوبت چمٹی رہتی ہے۔ ناک سے بھی پیپ آمیز رطوبت نکلتی رہتی ہے۔
تپ سرخ مہلک میں دھبے جسم پر اچھی طرح سے نمایاں نہیں ہوتے اور دیگر تمام علامات زیادہ شدید ہوتی ہیں۔

علاج

بیلاڈونا - یہ دوائی اس مرض میں خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔ جبکہ جلد کی رنگت چمکیلی سرخ - گلابی ہو - گلا بھی چمکیلا سرخ ہو - معدہ میں درد ہو اور غدود پھولے ہوئے ہوں - مزید برآں دماغی اکساہٹ موجود ہو - مثلاً ہذیان عضلات کا جھٹکنا اور بے آرام نیند جب حلق میں تکلیف زیادہ ہو - تو بعض قسم کے سرخ بخاروں میں مرکیورس زیادہ مفید ہوتی ہے لیکن عام طور پر بیلاڈونا اکثر مظہر ہوا کرتی ہے۔
ڈاکٹر ہنی مین نے سرخ بخار کی روک تھام کے لیے بیلاڈونا کو بہت مفید بتلایا ہے اور کئی ایک ڈاکٹروں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ سرخ بخار میں سلفر بھی بہت دوائی ہے اور خاص کر خنازیری مزاج والے مریضوں کے لیے نہایت موثر ہوتی ہے۔

٭ **خوراک**: نمبر × ۱ یا × ۳ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم - جبکہ مریض چپ چاپ اور کاہل ہو - تھکا ماندہ اور بے ہوش ہو اور نبض دھڑکتی ہو - لیکن دبانے سے دب جاتی ہو - جب مرض کی ابتدا میں اکونائیٹ اور بیلاڈونا مظہر نہ ہوتی ہوں - تو جلسی میم کام آتی ہے۔

٭ **خوراک** - نمبر × ۳ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا بھی اس مرض میں بڑے کام کی دوائی ہے - جبکہ سر درد اور پہلے زبان سفید ہو اور پھر بھونسلی ہو - پیاس بہت لگتی ہو مگر بہت دیر کے بعد - سینہ میں تیز دردیں ہوں اور دھبے جسم پر کھل کر نہ نکلتے ہوں یا دھبے نکل کر گم ہو گئے ہوں اور ہذیان ہو - تو ایسے حالات میں برائی اونیا مفید ہوتی ہے۔

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

*خوراک: نمبر ×۲ یا ۳۰ ہر دو گھنٹے کے بعد۔

رسٹاکس۔ جبکہ مریض بے چین ہو اور مدہوش ہو زبان اس کی سرخ اور صفا ہو، تالو سوجا ہُوا ہو۔

علاوہ ازیں ایلنتھیس۔ آرم ٹری فائیلم۔ ایپس۔ لاکسس۔ امونیم کارب۔ زنکم کالی سلف۔ کلکیریا کارب اور کوپرم بھی اپنی اپنی علامات کے ساتھ کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

مریض کو الگ تھلگ کمرہ میں رکھنا چاہیئے اور کمرہ خوب ہوادار ہونا چاہیئے۔ لیکن ہوا کے جھونکوں سے مریض کو بچانا چاہیئے۔ مریض کے پارچات وغیرہ کو بدلتے رہنا چاہیئے۔ مریض کا جسم سرد یا نیم گرم پانی میں تولیہ بھگو کر گاہے بگاہے پونچھتے رہنا چاہیئے۔ اگر حلق متورم ہو اور غدود پھولے ہوئے ہوں تو گرم پانی کی بھاپ دینی چاہیئے۔ پینے کیلئے پانی اور آش جو دینے چاہئیں۔

زرد بخار

(YELLOW Fever)

یہ خاص قسم کا شدید بخار ہے جو کہ گرم ممالک میں پایا جاتا ہے۔ اس کے ہمراہ یرقان اور البومی نیوریا کے امراض ہوتے ہیں۔ سیاہ رنگ کی قیئیں اور جریان خون بالخصوص معدہ سے ہوتا ہے۔

اسباب مرض ۔ اس بخار کا باعث بھی ایک خاص قسم کا نہایت چھوٹا سا کیڑا ہے جس کو زرد بخار کا کیڑا کہتے ہیں۔ اس کیڑے کو ایک خاص قسم کا مچھر جس کو انگریزی اصلاح میں "سٹے گو یا یا" کہتے ہیں۔ بیمار کے خون سے تندرست اشخاص کے خون میں پہنچا دیتا ہے۔

علامات مرض ۔ یکایک لرزہ لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ ابکائیاں اور قیئیں

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کیلئے صفحہ نمبر ۲۵ دیکھو۔

آتی ہیں سنتے کے ساتھ زرد رنگ کا کڑوا پانی نکلتا ہے ۔ مریض کے جسم کا رنگ زرد ہوجاتا ہے ۔ نبض کی رفتار تیز ہوتی ہے اور حرارتِ جسم ۱۰۱ سے ۱۰۵ درجہ تک ہو جاتی ہے ۔ پیشانی ۔ کمر اور فم معدہ میں درد ہوتا ہے ۔ تیسرے چوتھے روز قیئوں کی رنگت خون کی آمیزش کے باعث عموماً سیاہ ہُوا کرتی ہے ۔ نیز یرقان کا عارضہ ہوجاتا ہے اور پیشاب میں البیومن خارج ہوتی ہے ۔ پیشاب بند ہوجاتا ہے پانچویں چھٹے روز بخار جاتا رہتا ہے یا بخار دوبارہ چڑھ جاتا اور بہ نسبت اوّل مرتبہ کے علامات زیادہ سخت ہُوا کرتی ہیں۔ چنانچہ یرقان بہت شدید ہوجاتا ہے ۔ مریض کی ناک منہ یا مقعد وغیرہ سے خون جاری ہوجاتا ہے اور دیگر کئی ردی علامات پیدا ہوکر مریض بے ہوشی یا تشنج یا بوجہ ضعف چل بستا ہے ۔

حفظِ ماتقدم ۔ اس بخار کے پھیلانے والے مچھروں کو نیست و نابود کر دیں ، اور جہاں یہ بخار پھیلا ہُوا ہو ۔ وہاں کے لوگوں کو لازم ہے کہ مچھر دانیاں لگا کر سویا کریں۔

نوٹ : یہ بخار جزائر غرب الہند ۔ مغربی افریقہ اور جنوبی امریکہ میں ہوا کرتا ہے ۔ ہندو پاک میں دیکھنے میں نہیں آتا ۔

علاج

ایکونائیٹ ۔ ابتدائیہ درجہ میں اس دوائی کی فضیلت تقریباً تمام بڑے بڑے ڈاکٹر تسلیم کرتے ہیں ۔ جبکہ تیز ہو جلد جسم خشک ہو اور نبض بھرپور چلتی ہو اور خاص جبکہ اس دوائی کی علاماتِ مخصوصہ موجود ہوں مثلاً دل میں، ۲ رنجاص کر موت کا ڈر بے چینی اور بے قراری ۔ دماغی اور جسمانی گھبراہٹ ۔ شدت پیاس ۔ اس دوائی کے استعمال سے بخار کو بہت جلد تسکین ہوتی ہے ۔

✲ **خوراک** ۔ نمبر ×۲ یا ×۳ ہر گھنٹہ کے بعد

نوٹ : جلسی میم بھی درجہ ابتدائیہ کی دوائی ہے جبکہ مریض سُست و کاہل ہو اور اسی طرح سے بلاڈونا اور برائی اونیا بھی درجہ ابتدائیہ میں کام آتی ہیں ۔ لیکن ان سب سے زیادہ کیمفر کام آتی ہے جبکہ مریض بہت ٹھنڈک محسوس کرتا ہو اور کولیپس کی حالت

✲ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

طاری ہونے کو ہو۔

درجۂ ابتدائیہ میں قیئوں کو روکنے کے لیے اپی کاک ایک نہایت ہی اعلیٰ دوائی ہے۔

آرسینکم ۔ مرض کے دوسرے و تیسرے درجہ میں یہ دوائی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ مریض کو لگاتار اُبکائیاں اور قیئیں آتی ہوں اور قیئوں میں پت یا سیاہ رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہو۔ چہرہ زرد اور نبض چھوٹی کمزور اور لغزش کھاتی ہو۔ فم معدہ میں بہت جلن ہوتی ہو۔ اور شدید پیاس ہو لیکن پیاس بار بار لگے اور مریض ایک دو گھونٹ پی کر بس کر دے جب مذکورہ بالا علامات موجود ہوں تو آرسینکم سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوائی نہیں ہے۔

※ **خوراک** ۔ نمبر ۳x یا ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس ۔ زرد بخار میں اس دوائی کے پینے سے بہت تسلی بخش نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ خاص کر جب قیئیں آتی ہوں۔ شکم دُکھتا ہو زبان کی رنگت براؤن ہو۔ ہذیان ہو۔ مریض بڑی آہستہ گفتگو کرتا ہو۔ اُبکائیاں آتی ہوں۔ بدبودار مواد خارج ہوتا ہو اور پیشاب برنگ سیاہ آتا ہو۔

※ **خوراک** ۔ نمبر ۱۲x یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کروٹیلس ۔ یہ دوائی بھی زرد بخار میں خاص وقعت رکھتی ہے جب کہ سیاہ قیئیں آتی ہوں۔ اور سمیتِ خون کی علامات موجود ہوں۔ نرم ہذیان ہو جلد زرد اور جسم کے ہر ایک مخرج سے خون خارج ہوتا ہو۔ یہاں تک کہ پسینہ بھی خونی آتا ہو۔

※ **خوراک** ۔ نمبر ۱۲x یا ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

کاربو ویجی ۔ یہ دوائی زرد بخار کی روک تھام کے لیے مفید مانی گئی ہے۔ نیز مرض کے تیسرے درجہ میں کام آتی ہے جب کہ حالت کولیپس ہو۔ جسم ٹھنڈا ٹھار مواد نہایت ہی بدبودار اور قوتِ زیست نہایت ہی کمزور ہو۔

※ **خوراک** ۔ نمبر ۶x یا ۳۰ ہر گھنٹہ کے بعد

علاوہ ازیں سلفیورک ایسڈ ۔ ارجنٹم نائٹریکم اور فاسفورس ادویات اپنی اپنی

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

غذا

مریض کو پینے کے لیے سردپانی دیں اور پہلے ایک، دو روز تو غذا کچھ نہ دیں اور بعدہٗ آش جو اور دودھ دیں۔ نیز مریض کو کھلے ہوادار کمرہ میں رکھیں۔

کالا آزار۔ کالا بخار

(BLACK FEVER)

یہ عارضہ گرم ممالک میں ہوتا ہے اور اس میں جگر خصوصاً اور تلی بہت بڑھ جاتے ہیں۔ بخار بھی بے قاعدہ طور پر ہوتا رہتا ہے جس سے مریض روز بروز لاغر اور اس میں خون کی کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہ مرض بنگال اور آسام میں بہت ہوتا ہے اور ہند و پاک کے دیگر حصص میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ ایک متعدی مرض ہے۔

اسباب مرض

اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا چھوٹا سا کرم ہے جس کو کرم کالا آزار کہتے ہیں ایک خاص قسم کا کھٹمل اس کرم کو بیمار کے خون سے تندرست اشخاص کے خون میں پہنچاتا ہے۔ یعنی جب کھٹمل کالا آزار کے مریض کو کاٹتا ہے اور اس کا خون چوستا ہے تو اس کے منہ میں کالا آزار کے کرم چلے جاتے ہیں۔ پھر یہ کھٹمل کسی دیگر تندرست شخص کو کاٹتا ہے تو یہ کیڑے اس تندرست شخص کے خون میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے اس میں یہ بیماری سرایت کر جاتی ہے

علامات مرض

جگر بڑھا ہوا نیز تلی بہت بڑھی ہوئی۔ رنگ مٹیالا کمی خون کمزوری اور لازمی

بخار بے قاعدہ طور پر چڑھا رہتا ہے۔ گاہے بگاہے ناک اور مسوڑھوں سے خون جاری ہوجاتا ہے۔ چہرہ اور ٹخنوں پر سوجن ہوتی ہے اور اگر جگر بہت بڑھ گیا ہو تو استسقا کی شکایت ہوجاتی ہے اور ہاتھ پاؤں پر آماس آجاتی ہے۔

انجام مرض

اگر دست یا مروڑ عرصہ تک آتے رہیں یا ناک اور منہ سے جریان خون ہو یا ہاتھ پاؤں پر سوجن آجائے تو اچھا نتیجہ نہیں ہوا کرتا۔ برعکس اس کے اگر کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو بخار کے دورے بڑی بڑی دیر کے بعد ہوں اور کمی خون بھی بہت زیادہ نہ ہوں۔ تو نتیجہ عموماً اچھا ہوا کرتا ہے۔

تشخیص مرض

بگڑے ہوئے ملیریا بخار میں بھی جگر اور تلی بڑھ جاتے ہیں اور کمزوری پیدا ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر ایک پاک وصاف سوئی نہایت ہی احتیاط کے ساتھ جگر، تلی میں چبھو کر اور ذرا سا خون نکال کر اس کا خوردبینی امتحان کیا جائے تو خون میں کالا آزار کے کرم موجود ہوں گے۔ اگر کالا آزار کے کرم موجود نہ ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ یہ کالا آزار نہیں۔

حفظ ماتقدم

کالا آزار کے پھیلانے والے کھٹملوں کو چارپائیوں اور بستروں وغیرہ سے نیست ونابود کرنا اس مرض کی روک تھام ہے۔

علاج

ہومیوپیتھک علاج کو اس مرض میں خاص کامیابی حاصل ہے۔ ایلوپیتھک اس میں کارگر نہیں ہوتی۔

آرسینکم۔ کا درجہ اس مرض کے علاج میں بہت بلند ہے جب بخار چوبیس

گھنٹوں میں دو مرتبہ تیز ہو جاتا ہو اور کمزوری بہت نمایاں ہو اور جلن بہت زیادہ ہوتی ہو۔

*خوراک۔ نمبر ۳x یا ۳۰ یا ۲۰۰ دن میں تین مرتبہ جبکہ بخار کمی پر ہو اونچی طاقتوں میں دوائی زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

ایپس ۔ جب استسقاء ہو ۔ پیشاب بمقدار خفیف آتا ہو اور سہ پہر کو خصوصاً تین بجے بخار تیز ہو جاتا ہو۔

*خوراک۔ نمبر ۳x یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ

نیٹرم میور ۔ یہ بھی ایک نہایت اعلیٰ دوائی اس مرض کی ہے ۔ بڑھی ہوئی تلی کو کم کرنے میں نیٹرم میور نہایت کارآمد دوائی ہے لیکن اس کا استعمال کچھ عرصہ تک کرنا چاہیئے اور گاہے بگاہے اس دوائی کو بند کر دینا چاہیئے اور پھر جاری کر دینا چاہیئے۔

*خوراک۔ نمبر ۶x یا ۳۰ لیکن نمبر ۳۰ طاقت بہت مؤثر ہوتی ہے ۔

نیٹرم سلف۔ یہ دوائی نیٹرم میور کے مشابہ ہے اور ورم جگر کے لیے مفید تر ہے جب معدی شکایات زیادہ آشکارا ہوں تو نیٹرم سلف کو ترجیح دینا چاہیئے ۔

*خوراک۔ نمبر ۳x یا ۶x دن میں ۳ مرتبہ

بیسی لائنیم ۔ نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک ہر آٹھویں دن دینی نہایت حیرت انگیز اثر پیدا کرتی ہے ۔

سائی میکس ۔ یہ دوائی بھی اس مرض میں بہت مفید مانی گئی ہے ۔ کئی ڈاکٹر صاحبان کا تجربہ ہے کہ یہ دوائی اس مرض میں بہت افضل ہے ۔

*خوراک۔ نمبر ۶x یا ۳۰

علاوہ ازیں یوپاٹوریم پرفولی ایٹم کیپسیکم ۔ نکس وامیکا ۔ رسٹاکس ۔ کلکیریا کارب ۔ اور کلکیریا آرس وغیرہ بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں مفید ہیں ۔

غذا ۔ ہلکی اور زود ہضم دینی چاہیئے اور ثقیل و دیر ہضم اغذیہ سے پرہیز کرنا چاہیئے

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیئے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

پرسوت کا بخار

(PUERPERAL Fever)

یہ ایک عفونتی بخار ہے جو کہ زچہ کے خون میں عفونتی مادہ کے جذب ہو جانے سے سے پیدا ہو جاتا ہے ۔ یہ بخار زمانہ زچگی میں اور اسقاطِ حمل کے بعد ہو جایا کرتا ہے یہ مرض بہت مہلک ہے ۔ بعض اوقات یہ مرض وبا ربھی پھیلا یا کرتا ہے ۔ یعنی ایک زچہ سے دوسری زچوں کو ہو جایا کرتا ہے ۔

ڈاکٹر فرگوسن ایلوپیتھی کے مشہور ڈاکٹر کا قول ہے کہ باوجود تمام ادویات اور تمام ذرائع کے جو ہم کو حاصل ہیں بمشکل سے ہم تین مریضوں میں سے ایک کو بچانے کے قابل ہو سکتے ہیں اور اگر ہم تین میں سے دو کو بچا سکیں تو ہم بڑی بھاری کامیابی سمجھتے ہیں ۔

خوش قسمتی سے ہومیوپیتھی میں ایسی ادویات موجود ہیں کہ جن کو علامات کے بموجب استعمال کرنے اور بر موقعہ مریض کا علاج کرنے سے بڑی بھاری کامیابی ہو سکتی ہے اور شاذ و نادر ہی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے ۔

اسباب مرض ۔ اس مرض کا باعث ایک کرم مانا گیا ہے جس کو انگریزی اصطلاح میں سٹرپٹوکس پایوجےنس " کہتے ہیں ۔ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آنول وغیرہ درست طور پر خارج نہ ہو اور رحم میں خون کے لوتھڑے یا آنول کے ٹکڑے متعفن ہو جائیں یا جنین رحم میں سڑ جائے یا وضع حمل کے وقت دایہ کی انگلیوں یا اوزار دں کے ذریعہ رحم میں زخم ہو جائیں اور ان میں اس مرض کی چھوت لگ جائے تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔ دایہ کی غلطی سے یہ مرض ایک مریضہ سے دوسری میں چلا جاتا ہے ۔

علاماتِ مرض ۔ بچہ پیدا ہونے کے تین چار یوم کے بعد خفیف جاڑہ لگ کر یا ویسے ہی بخار چڑھ جاتا ہے بخار کی حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہے ۔ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ نبض تیز چلتی ہے ۔ ۱۲۰ سے ۱۶۰ مرتبہ فی منٹ اور

رحم کے مقام میں درد ہوتا ہے۔ شکم پھول جاتا ہے۔ جس کے باعث مریضہ کو پشت کے بل لیٹنا پڑتا ہے اور ٹانگوں کو سکیڑنا پڑتا ہے۔ سانس تکلیف سے اور جلد جلد آتی ہے اور پیاس شدت کی لگتی ہے۔ بعض اوقات متلی اور قئیں آتی ہیں۔ چھاتیوں میں دودھ پیدا نہیں ہوتا اور رحم سے رطوبت خارج نہیں ہوتی اور اگر خارج بھی ہوتا ہے تو بہت تھوڑی مقدار میں اور نہایت متعفن یعنی بدبودار۔ سر میں نہایت شدید درد ہوتا ہے۔ چہرہ تمتماتا ہے۔ آنکھیں نکلتی ہیں۔ مریضہ کی شکل نہایت متفکر معلوم ہوتی ہے اور اگر مرض کا جلدی آرام نہ آجائے تو تپ محرقہ کی علامات یا دیگر مہلک علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔ بعض اوقات مریضہ کو ہذیان ہوجاتا ہے اس بخار میں ایک عجیب علامت کبھی کبھی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ مریضہ نوزائیدہ بچے سے بلکہ اپنے خاوند سے بھی نفرت کرنے لگتی ہے۔ اس مرض میں شفا یابی بڑی آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہے۔

علاج

ادویات عامہ: ایکونائیٹ۔ آرسینکم۔ بپ ٹیشیا۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ ہائیوسائیمس۔ مرکیورس۔ اوپیم۔ ایسڈ فاس۔ رسٹاکس۔ ویراٹرم ورائیڈ۔ پائی رو جینم۔ ایکی نیشیا۔

ایکونائیٹ۔ یہ دوائی ابتدا بخار میں دی جاتی ہے۔ جبکہ بخار تیز ہو۔ جلد جسم خشک ہو۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت ہو۔ مریضہ اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتی ہو اور پیاس شدت کی ہو۔ دودھ کے بخار میں یہ دوائی اکیلی ہی کافی ہوا کرتی ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ دماغی فتور موجود نہ ہو۔

* خوراک۔ نمبر × ۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا۔ اجتماعِ خون ہونے کے باعث سر میں درد چہرہ تمتماتا ہو، پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔ بڑی بے چینی اور بے آرامی ہو۔ دماغ میں نقص ہو اور ہذیان وغیرہ کا ڈر ہو۔ آنول کا اخراج بالکل نہ رُک گیا ہو بلکہ بدبودار مواد خارج ہوتا

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ہوائیکو نائیٹ اور بیلاڈونا کو باری باری سے دینا مفید ہوا کرتا ہے۔

*خوراک۔ نمبر ۲× یا ۳× ہر ایک یا نیم گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا ۔ پستان تنے ہوئے ہوں۔ سینہ میں دباؤ ہو اور گولی مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں۔ حرکت کرنے سے دردوں میں زیادتی ہو۔ نفاس[1] کا اندام نہانی سے نکلنا بند ہو چکا ہو۔ سر درد کی شدت ہو اور حرکت سے زیادتی ہو۔ جی متلاتا ہو اور پیاس کی شدت ہو۔ قبض ہو پاخانہ خشک اور سخت ہو ملنے جلنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو۔ زبان خشک ہو اور منہ خشک ہو۔

*خوراک۔ نمبر ۲× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیپ ٹیشیا ۔ مریضہ تھکی ٹوٹی ہو۔ اس کا تمام جسم دکھتا ہو۔ بے چین ہو اور نرم جگہ کی تلاش میں اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتی رہتی ہو۔ مریضہ کا دل زیادہ بے چین رہتا ہو بہ نسبت اس کی جسمانی بے چینی کے آنکھیں وزنی اور بھدی ہوں۔ اکثر ہذیان رہتا ہو۔ نقاہت بدرجۂ کمال ہو۔ زبان کے میانہ میں بھوری لکیر ہو۔ دانتوں کے اُوپر میل جمی ہو۔ تنفس بدبودار ہو اور تمام مواد مثلاً پیشاب اور پاخانہ وغیرہ جو کہ مریضہ کے جسم میں سے خارج ہوں نہایت متعفن ہوں۔ غرضیکہ تپ محرقہ کی سی علامات موجود ہوں۔

*خوراک۔ نمبر ۵ یا ×۱ یا ×۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس ۔ مریضہ بے چین ہو اور عضلات دکھتے ہوں زبان کے سرے پر تکونی شکل کا نشان رسٹاکس کی ایک خاص علامت ہے۔ مریضہ بے ہوشی میں بڑبڑاتی ہو اور زہر خورانی کے ڈر کے مارے دوائی لینے سے انکار کرتی ہو۔ کمر اور اعضا میں دردیں ہوتی ہوں۔ جب درد سر نہایت شدید ہو۔ رات کو خاص کر نیم شب کے بعد علامات میں زیادتی ہوتی ہو۔ اور بے چینی زیادہ ہوتی ہو۔ تو

---

[1] وہ خون جو بچہ جننے کے بعد زچہ کو پندرہ سے چالیس روز تک آتا ہے۔ اس کو نفاس کہتے ہیں۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

رسٹاکس کو نہیں بھولنا چاہیے ۔

※ خوراک۔ نمبر ×۳ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سمی سی فیوگا ۔ جب مریضہ کا پتی ہو۔ ذکی الحس ہو۔ اور اس کو تشنج ہوتے ہوں ۔ لفاس (دیکھو صفحہ ۱۰۰) کا اخراج رُک گیا ہو اور اس کی وجہ سے دردیں نہایت شدید و تشنجی ہوتی ہوں یا نفاس مانند پانی کے خارج ہوتا ہو اور ساتھ ہی اس میں خون کے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے خارج ہوتے ہوں ۔ پستانوں میں ڈنگ مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں ۔

× خوراک۔ نمبر ۵ یا ×۱ دن میں دو یا تین مرتبہ

پائی روجینیم ۔ جب سمیت خون کا ڈر ہو۔ اور حرارت جسم بہت تیز ہو۔ مریضہ کی جلد حرارت سے جلتی ہو تو یہ دوائی دی جاتی ہے۔ پرسوت کے سمیتی بخار میں پائی روجینیم ایک خاص دوائی ہے ۔

※ خوراک ۔ نمبر ×۶ یا ۳۰ یا ۲۰۰ دن میں دو مرتبہ ایک خوراک صبح اور شام کو یہ دوائی بار بار نہیں دہرانی چاہیے ۔

ایکی نشیا ۔ پرسوت کے بخار میں جب خون زہر آلود ہو جائے تو یہ دوائی زہر کے اجزا کو مارنے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے ۔ اس کے دینے سے حرارت بخار میں کمی واقع ہو جاتی ہے ۔ مستورات کے اندام نہانی میں اس دوائی کی پچکاری بھی کی جاتی ہے ۔

※ خوراک ۔ نمبر ۵ کے دس سے بیس قطرے دن میں تین مرتبہ یا چار مرتبہ ۔

ڈاکٹر جہار صاحب اپنی مشہور تصنیف " فورٹی ایئرز پریکٹس " (چالیس سالہ پریکٹس) میں پرسوت کے بخار کا علاج حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں ۔

پرسوت کے بخار کے ساتھ خواہ پیٹ کی آب دار جھلی میں ورم ہو جائے یا ورم رحم ہو یا تپ محرقہ کی سی علامات پیدا ہو جائیں ۔ اگر ابتدا ہی میں مجھے علاج کے لیے بلایا جائے تو میں ایکونائیٹ نمبر ۳۰ سے علاج شروع کرتا ہوں

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

یعنی دو گولیاں تھوڑے سے پانی میں گھول دیتا ہوں اور اس میں ایک چھوٹا چمچہ ہر دو یا تین گھنٹے کے وقفہ پر دیتا ہوں ۔ بعض اوقات یہ اکیلی دوائی ہی شفایابی کے لیے کافی ہوتی ہے اگر ایکونائیٹ کافی ثابت نہ ہو اور رحم میں زیادہ تکلیف ہو تو میں بیلاڈونا دیتا ہوں ۔ اور اگر پیٹ کی آب دار جھلی زیادہ مبتلائے مرض ہو تو برائی اونیا دیتا ہوں اور اگر شروع میں میرا علاج نہ ہو بلکہ اس وقت مجھے بلایا جائے جبکہ بخار تپ محرقہ کی صورت اختیار کر چکا ہو ۔ یا شروع بخار میں تپ محرقہ کے علامات آشکارا ہوں ۔ بخار کا اثر دماغ پر ہو چکا ہو، تو بیلاڈونا یا ہائیوسائمس دیتا ہوں ۔ خاص کر جب کہ تشنج بھی شروع ہو گئے ہوں ۔ برعکس اس کے اگر شکمی تکالیف زیادہ ہوں اور آبی بدبودار اسہال آتے ہوں اور جسم پر پھنسیاں یا تو رکی یا نکل آئی ہو، تو رسٹاکس یا آرسینکم دیتا ہوں ۔

ایک زیادہ خراب کیس میں جب کہ ایلوپیتھک علاج سے تپ محرقہ کی سی حالت پیدا ہو گئی تھی اور مریضہ بالکل بے ہوشی کی حالت میں پڑی تھی ۔ آنکھیں تارے لگی تھیں ۔ چہرہ مہیب اور زرد تھا ۔ کسی وقت بڑبڑاتی تھی اور کسی وقت تند ہذیان کا دورہ ہوتا تھا اور کھلے منہ سے بدبودار سانس زور سے نکلتا تھا اور ہائیوسائمس ۔ رسٹاکس یا آرسینکم کے دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا ۔ وہاں سلفر کے دینے سے غیر متوقع حالت بہتر ہو گئی ... اس کے بعد نکس وامیکا کے دینے پر مکمل صحت ہو گئی تھی ۔

ضروری ہدایات

مریضہ کو ٹھنڈا پانی تھوڑی تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیتے رہنا چاہیے اس سے بخار کو تسکین ہوتی ہے اور پسینہ آتا ہے ۔ آس جو اور دودھ مریضہ کو دیتے جانا چاہیے ۔ تاکہ اس کی طاقت قائم رہ سکے ۔ گرم پانی کے دینے سے قے کو آرام آجایا کرتا ہے ۔ مریضہ جس کمرہ میں ہو وہاں کسی قسم کا شور و غل نہیں ہونا چاہیے اور

نہ ہی تیماردار کو تیمارداری کرتے وقت کسی قسم کے غم وغیرہ کا اظہار کرنا چاہیئے۔ گلا بگڑا ہے۔ مریضہ کا جسم ہر گرم پانی میں تولیہ بھگو کر اور اس کو نچوڑ کر اس سے پونچھ دینا چاہیئے اور اگر شکم بڑا تنا ہوا ہو اور درد کرتا ہو تو گرم گرم چپان کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اس سے ٹکور کرنی چاہیئے۔

اگر اندام نہانی میں سے بدبودار انفاس خارج ہوتا ہو تو تھوڑے سے گرم پانی میں چند قطرے ایکی نیشیا کے ملا کر اس سے پچکاری کرنی چاہیئے۔ جونہی پرسوتی بخار شروع ہو بچہ کو زچہ کا دودھ پلانا بند کر دینا چاہیئے۔

خسرہ ۔ کھسرہ

(MEASLES Morbilli)

یہ ایک متعدی اور لازمی بخار ہے۔ قبل از بخار شدید ایک قسم کا زکام و نزلہ ہوتا ہے اور بخار کے تیسرے چوتھے یوم سرخ رنگ کے دانے جسم پر نکل آتے ہیں اور بعض اوقات اعضائے تنفس میں سوزش واقع ہو جاتی ہے۔

نوٹ: کبھی کبھی یہ مرض وبائی پھیلا کرتا ہے۔ بچوں کو یہ بیماری عموماً زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اگر جوانوں کو یہ مرض ہو تو اس کا حملہ شدید ہوا کرتا ہے۔

یہ مرض عمر بھر میں ایک ہی مرتبہ ہوا کرتا ہے لیکن کبھی کبھی دوسری دفعہ بھی ہو جاتا ہے اس مرض کا زہر ایک مریض سے دوسرے مریض میں پھیل جاتا ہے اور بڑے بڑے شہروں میں یہ مرض عموماً ہر وقت موجود رہتا ہے۔

علامات مرض

بلحاظ علامات کے خسرہ کے یہ درجات ہیں۔ (۱) زمانۂ خصانت مرض۔ (۲) بخار۔ (۳) جسم پر چھانٹ (۴) زمانۂ انحطاطِ مرض (۵) عوارض و نتائج مرض

۱۔ زمانہ خصانت مرض ۔ یعنی مرض کے جسم میں مخفی رہنے کا زمانہ۔ جب خسرہ کی چھوت ایک بیمار میں لگ جاتی ہے تو اس کو قدرے کمانسی ہوتی ہے۔

کاہلی اور سستی زیادہ رہتی ہے اور یہ حالت عموماً آٹھ سے بارہ یوم تک رہتی ہے ۔
۲ ۔ پھر لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے اور زکام کی علامات آشکارا ہو جاتی ہیں چھینکیں آتی ہیں ۔ آنکھیں سرخ ہو کر سوج جاتی ہیں اور ان میں سے پانی بہتا ہے ۔ ناک سے بھی پانی بہتا ہے ۔ کھانسی زیادہ ہوتی ہے ۔ آواز بیٹھ جاتی ہے ۔ طبیعت میں کاہلی بڑھ جاتی ہے اور بعض اوقات اسہال یا قئیں بھی آتی ہیں اور کبھی کبھی قبض بھی ہوتی ہے ۔ یہ علامات روز بروز ترقی کرتی جاتی ہیں ۔ حتیٰ کہ چوتھے یوم جسم پر دانے نمودار ہو جاتے ہیں ۔ اور اس کو (۳) جسم پر چھانٹ نکلنا کہتے ہیں ۔ ابتدا میں یہ دانے چہرے پر نکلتے ہیں پھر گردن اور سینہ پر اور اس کے بعد تمام جسم پر نکل آتے ہیں ۔ یہ دانے سرخ ہوتے ہیں اور کسی قدر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں ۔ یہ روز بروز بڑھتے جاتے ہیں اور آپس میں ہلالی شکل کے دھبے بن جاتے ہیں ۔ بہ سبب ان دانوں کے چہرہ سوج جاتا ہے ۔ تھوڑے دانے نکلنے کی بجائے اگر دانے بکثرت نکلیں تو زیادہ اچھا سمجھا جاتا ہے ۔ ان دانوں کو باہر نکلنے میں دو تین یوم لگ جاتے ہیں اور یہ تین یوم تک نکلتے رہتے ہیں اس کے بعد بخار کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور دانے مرجھانے لگتے ہیں ۔ اُن کی رنگت بھوری ہوتی جاتی ہے اور اُن کے اوپر سے گیہوں کی بھوسی کی مانند باریک چھلکے اکھڑتے رہتے ہیں اور اس وقت جسم پر بہت خارش ہوتی ہے ۔ جسم پر چھانٹ نکلنے سے پہلے منہ کی لعاب دار جھلی پر دھبے نکل آتے ہیں ۔ اور یہ دھبے اس مرض کی تشخیص میں بڑے قیمتی نشان ہوتے ہیں ۔ یہ دھبے درمیان میں سفید اور ارد گرد میں سرخ ہوتے ہیں اور نیچے کے سامنے والے دانتوں کی جڑ میں دونوں اطراف میں ہوتے ہیں ۔
۴ ۔ زمانہ انحطاطِ مرض (یعنی مرض کے گھٹنے کا زمانہ) جب یہ چھانٹ کم پڑ جاتی ہے تو اکثر اسہال آنے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ مفید ہوتے ہیں لیکن اگر یہ اسہال زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوں تو پھر اُن کا علاج کرانا ضروری ہوتا ہے کہ تا ہے بخار کی حرارت عموماً ۱۰۳ درجہ تک پہنچتی ہے ۔ لیکن اگر اس سے زیادہ ہو تو اس کو شدید خسرہ سمجھنا چاہیے اور اگر ۱۰۳ سے بہت کم ہو تو اس کو خفیف خسرہ سمجھنا چاہیے بخار کا زور عموماً پانچویں روز ہوتا ہے اور اس کے بعد یہ گھٹنا شروع ہو جاتا ہے ۔

شدید خسرہ میں دانوں کا رنگ سیاہی مائل ارغوانی ہوتا ہے اور یہ مرض پُر از خطرہ ہوتا ہے۔

علاج

پلسٹلا اگر مرض کے پیدا ہونے کے علامات یعنی نزلہ و کھانسی وغیرہ موجود ہوں، تو دوائی دینے سے مرض بڑھنے نہیں پاتا۔ اگر بخار موجود ہو تو ایکونائیٹ دی جاتی ہے۔ یہ بخار کو کم کر دیتی ہے اور بے چینی وغیرہ کو تسکین دیتی ہے۔ کھانسی کم ہو جاتی ہے اور دانے نکل کر مرض اپنا دورہ کم کر دیتا ہے۔ ایسے حالات میں اکیلی ایکونائیٹ ہی کافی ہوتی ہے۔ لیکن اگر باوجود ایکونائیٹ کے استعمال کے نہ تو بخار میں تخفیف... ہو اور نہ ہی دانے نکلیں تو اُس وقت برائی اونیا دی جاتی ہے۔ اس دوائی کے دینے سے دانے بھی نکل آتے ہیں۔ بخار اور کھانسی کو بھی آرام آجاتا ہے۔ لیکن اگر برائی اونیا کے استعمال کے باوجود بھی مریض کی حالت اچھی نہ ہو۔ بلکہ ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے نبض کمزور اور رک رک کر چلے تو ایسی حالت میں ورا ٹرم البیم یا آرسینکم یا کاربو ویجی کام دیتی ہیں اور بقول ڈاکٹر ہیوننگ کیمفر نمبر ۳۰ زیادہ مفید پڑتی ہے۔ اگر چھانٹ کے نکلنے میں دیری ہو اور قیئیں آتی ہوں تو اینٹم کروڈم یا اپی کاک دینی چاہیے۔

اگر دانے تو بخوبی نکل چکے ہوں لیکن بخار میں کمی نہ ہو (جو کہ شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ ما سوائے ان بچوں کے جن کا مزاج خنازیری ہوتا ہے) تو ایسے موقعہ پر سلفر اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور سلفر کے دینے سے مرض بآسانی تمام اپنا دورہ ختم کر دیتا ہے۔ ایکونائیٹ اور سلفر دونوں ادویات اس مرض میں مدد دینے سے کسی قسم کی پیچیدگیوں سے بچاؤ رہتا ہے۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ مرض کا علاج شروع ہی سے ہومیوپیتھک طریقہ پر نہیں کرایا جاتا اس لیے کئی طرح کی پیچیدگیاں پڑ جاتی ہیں۔

تشریح خواص الادویات

ایکونائیٹ ۳ بتلا ر میں بخار کی تیزی یا دورانِ مرض میں ورم کم کرنے کے لیے یہ دوائی

دی جاتی ہے ابتدا میں یہ دوائی بڑی مفید پڑتی ہے جبکہ گھبراہٹ ہو۔ پیاس کی زیادتی ہو اور بخار کی تیزی ہو نبض بھری ہوئی ہو نزلہ ہو اور شدید کھانسی موجود ہو۔

* **خوراک** ۔ نمبر × ۱ یا × ۳ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

فیرم فاس ۔ بہت سی علامات میں یہ ایکونائیٹ کے مشابہ ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ ایکونائیٹ میں بے چینی اور تشویش بہت پائی جاتی ہیں۔ لیکن فیرم فاس میں یہ دونوں علامات موجود نہیں ہوا کرتی ہیں۔ جب زکام کا زور ہو اور سینہ بھی مبتلائے مرض ہو تو فیرم فاس زیادہ موزوں ہوا کرتی ہے۔

* **خوراک** ۔ نمبر × ۳ یا × ۶ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم ۔ ابتدا میں اس دوائی کا استعمال بہ نسبت ایکونائیٹ کے اکثر حالتوں میں زیادہ مفید ہوا کرتا ہے یعنی بہت کیسوں میں بمقابلہ ایکونائیٹ کے جلسی میم کے علامات پائے جاتے ہیں۔ یعنی زیادہ جاڑے کا لگنا۔ بخار کا موجود ہونا۔ مریض کا کمزور اور کاہل ہونا اور مریض بچہ کا یہی چاہنا کہ کوئی اس کو نہ چھیڑے۔ ناک سے پانی کا بہنا اور پانی بھی ایسا جو کہ اوپر کے ہونٹ اور ناک کو جلا دیتا ہے اور سخت کتے کھانسی کا موجود ہونا جس کے ساتھ سینہ کا دکھنا اور گلا بیٹھ جانا یہ سب علامات ہیں جو کہ جلسی میم کو چاہتی ہیں۔ جلسی میم جلد جسم پر بھی اپنا اثر کرتی ہے۔ اس لیے جب دانے بھی نکل آئے ہوں تب بھی اس دوائی کا جاری رکھنا مفید ہوا کرتا ہے جلد جسم سرخ ہوتی ہے۔ اور خارش کرتی ہے۔ تمام اعضاء دکھتے ہیں۔

* **خوراک** ۔ نمبر × ۱ یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا ۔ گلے میں درد۔ نگلنے میں تکلیف اور درد خشک۔ تشنجی کھانسی آنکھوں میں سوجن بے چینی اور ہذیان کا ڈر لگا رہے۔ دماغ پر اثر ہو۔ حلق اور زبان نہایت سرخ اور چمکتے ہوں۔ تپکن کا سر درد ہو۔ بیمار نیند میں کراہتا ہو۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

اور سوتے سوتے چونک پڑتا ہو اور باہر بھاگنے کی کوشش کرتا ہو۔

*خوراک۔ نمبر ۱x یا ۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

یوفریزیا ۔ جب علاماتِ زکام زیادہ زوروں پر ہوں تو یوفریزیا دوائی کام آتی ہے ۔ آنکھوں سے کڑوا پانی نکلتا ہو اور پردہ ملتحمہ (کنجکٹیوا) سرخ اور سوجا ہوا ہو۔ کھانسی خشک اور کھردری ہو اور شدید تپکن کا سر درد ہو اور چھانٹ کے ظاہر ہونے پر سر درد کا آرام ہوتا ہو۔

*خوراک۔ نمبر ۱x یا ۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

خارجی علاج ۔ پندرہ یا بیس قطرے یوفریزیا مدر ٹنکچر کے آدھ پاؤ پانی میں ڈال کر اس کا لوشن تیار کر لینا چاہیے اور آنکھوں کو بار بار دھونا چاہیے۔

پلسٹلا ۔ تھوڑے دنوں کے بعد پلسٹلا کے علامات ظاہر ہوتے ہیں جب کہ بخار کم ہو چکا ہو یا بالکل ہی اتر چکا ہو۔ نزلہ ہو اور آنکھوں سے پانی بکثرت بہتا ہو۔ رات کو تو کھانسی خشک ہو لیکن دن کے وقت تھوڑی بلغم نکلتی ہو۔ کان درد کرتا ہو اور معدہ میں نقص واقع ہو چکا ہو۔ جب خوراک کی نالی میں سوزش ہو۔ اور دست آتے ہوں تو پلسٹلا دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔ آنکھیں کیچڑ سے جڑ جاتی ہیں اور گاڑھا کیچڑ نکلتا ہو۔ منہ تو خشک ہو لیکن پیاس ندارد۔

*خوراک۔ نمبر ۳x یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی بائی کرومیکم ۔ بہت حالتوں میں پلسٹلا سے مشابہ ہوتی ہے اور جب پلسٹلا کے دینے کے باوجود علاماتِ مرض زیادتی پکڑتی جائیں اور غدود پھول جائیں تو کالی بائی کرومیکم نہایت مؤثر ہوا کرتی ہے اور امراضِ گلو کے لیے یہ ہماری ایک خاص دوائی ہے جب کہ بھدی اور خشک کھانسی آتی ہو۔

*خوراک۔ نمبر ۳x یا ۶x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر ۔ زمانہ انحطاطِ مرض میں یہ دوائی دی جاتی ہے۔ جب دانے نکل چکے ہوں۔ بخار اتر چکا ہو اور بیمار رو بصحت ہو رہا ہو مرض کے جو جو نقائص باقی رہ جائیں اس دوائی کے دینے سے اُن کو آرام آجاتا ہے پہلے دو چار یوم تک دو دو تین

---

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

تین خوراکیں روزانہ بعد میں ایک ایک خوراک روزانہ

* خوراک ۔ نمبر ۳x یا ۳۰ یا ۲۰۰ بطریق مندرجہ بالا ۔

آرسینکم ۔ جب مرض زیادہ ترقی کر جائے اور کمزوری بڑھ جائے، جلد میں جلن ہو، گھبراہٹ اور اضطراب بہت ہو موت کا خوف ہو ۔ بیمار ٹھنڈا پانی پینے کو چاہے بار بار پیوے اور گھونٹ گھونٹ پیوے اور نیم شب کے بعد مرض میں زیادتی ہو ۔ اسہال آتے ہو ہذیان ہو ۔ اسہال خصوصاً بدبودار اور کمزور کرنے والے ہوں تو آرسینکم دوائی ان حالات میں مریض کی جان بچانے میں کامیاب ہوتی ہے ۔

ڈاکٹر گانڈی کا خیال ہے کہ مرض خسرہ میں آرسینکم دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے' وہ کہتے ہیں کہ اس کا اثر جادو نما ہوا کرتا ہے مرض کے روک تھام اور اس کی پیچیدگیوں کو دور کرنے میں آرسینکم دوائی نہایت مؤثر ہوتی ہے ۔

* خوراک : نمبر ۲x یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

سٹرامونیم ۔ جب چھانٹ پورے طور پر باہر نہ نکلی ہو یا نکل کر اچانک ہی گم اور نابود ہو گئی ہو اور نہایت خوفناک علامات ظہور پذیر ہو گئی ہوں تو چند ایک ادویات میں جو کہ اس موقعہ پر کام آتی ہیں ۔ سٹرامونیم کا درجہ ان سب میں اوّل ہے مندرجہ ذیل علامات کی موجودگی میں یہ دوائی مظہر ہوا کرتی ہے ۔ چھانٹ کا نہ نکلنا بچے کا گرم اور بے چین ہونا اور سوتے سوتے چلا اٹھنا گویا کہ وہ ڈر گیا ہے ۔ تشنجی حرکات کا موجود ہونا اور چہرہ کا سرخ ہونا

* خوراک : نمبر ۶x یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد

کوپرم ۔ جب چھانٹ کے یکایک گم ہو جانے کے باعث تشنج ہونے لگ پڑیں اور جاگنے پر بچہ کو بہت خوف لگتا ہو اور چہرہ بجائے سرخ ہونے کے نیلگوں پڑ گیا ہو تو یہ دوائی مفید ہوا کرتی ہے ۔

* خوراک ۔ نمبر ۳x یا ۱۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

زنکم ۔ زنکم میں بھی وہی علامت پائی جاتی ہے ۔ یعنی نیند سے بیدار ہونے پر بچہ ڈر جاتا ہے اور زنکم کی یہ خاص علامت ہے کہ بچہ اتنا کمزور ہوا کرتا ہے کہ بوجہ کمزوری کے چھانٹ

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

بخوبی نہیں نکل سکتی -

* خوراک - نمبر× ۳ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد -

اینٹم ٹارٹ - جب چھانٹ بخوبی نہ نکلی ہو یا نکل کر گم ہو گئی ہو سانس بڑی دقت سے آتا ہو - بلغم کھڑکتی ہو چہرے کا رنگ نیلگوں یا ارغوانی ہو گیا - غنودگی ہو اور عضلات جھٹکاتے ہوں -

* خوراک - نمبر× ۶ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد -

برائی اونیا - یہ دوائی مفید ہوتی ہے جب کہ چھانٹ دیر سے نکلے یا بے قاعدہ نکلے اور جب کہ سینہ کے ورمی امراض بھی موجود ہوں کھانسی خشک اور درد سے آتی ہو تمام اعضائے جسم دُکھتے ہوں اور چھاتی میں چبھن پڑتی ہو ابتدائے مرض میں یہ دوائی ایکونائیٹ کے ہمراہ باری باری سے دی جاتی ہے تاکہ نمونیہ اور شدید کھانسی کا خوف جاتا رہے - برائی اونیا کی یہ بھی علامت ہے کہ بیمار جب بستر پر سے سر اُٹھائے تو اس کو متلی اور غشی ہو -

جب کھانسی کی شکایت حد سے بڑھ جائے تو برائی اونیا اور اینٹم ٹارٹ باری باری سے بھی دیتے ہیں

* خوراک - نمبر× ۳ یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد

ششکا - فاسفورس - رومیکس - ڈراسرا اور سباڈیلا ادویات بھی مرض خسرہ میں کام آتی ہیں جبکہ اس مرض کے ساتھ سینہ کے امراض بھی پیدا ہو گئے ہوں -

۵ - عوارض و نتائج مرض - حاد و شدید امراض یا تو اپنی شدید علامات کے باعث خوفناک و خطرناک ہوا کرتے ہیں یا کسی دیرینہ مرض کو جو کہ قبل ازاں بیمار کے جسم میں پوشیدہ ہو جگا دیتے ہیں - خسرہ کے بعد کئی قسم کے عوارض لاحق ہو جایا کرتے ہیں جن کا علاج کرنا بڑا مشکل ہوا کرتا ہے - اور بعض اوقات یہ عوارض بڑے خطرناک ثابت ہوئے ہیں -

یہ عوارض کیوں پیدا ہوتے ہیں ؟ یہ شر غلط اور بے اصول علاج کا نتیجہ ہوا کرتے

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک علاج اور بیمار کی پوری حفاظت اور تیمار داری کرنے سے ان عوارض کا ظہور نہیں ہوتا اور مریض بعد کی تکالیف سے بچا رہتا ہے۔
اگر دونوں کے ہٹ جانے کے بعد بھی مریض کی حرارتِ جسم ۱۰۰ درجہ فارن ہیٹ تک رہے تو سمجھنا چاہیے کہ جسم میں کوئی نہ کوئی پیچیدگی موجود ہے۔ موٹے موٹے امراض (عوارض) بمعہ علاج ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلی پیچیدگی جس کا ڈر ہوا کرتا ہے وہ برانکو نمونیہ ہے جو کہ بے شمار کیسوں میں ہو جایا کرتا ہے۔ اس کے لیے انٹیم ٹارٹ۔ فاسفورس۔ اپی کاک کالی بیکرو اور برائی اونیا اعلٰے ادویات ہیں۔

آنکھوں کے پپوٹوں کا ورم ۔ مرکیورس۔ سلفر۔ ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔

بہرہ پن یا کان سے بدبودار مواد کا بہتے رہنا ۔ پلسٹلا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ مرکیورس۔ ہیپر سلف۔ بیلاڈونا (دوائی) ایک حصہ اور گلیسرین ۵ حصہ ملا کر کان میں ڈالنی چاہیے۔

غدودوں کا بڑھ جانا ۔ مرکیورس۔ آیوڈیم۔ کلکیریا کارب۔ لائیکوپوڈیم

امراضِ سینہ کالی کھانسی ۔ شدید کھانسی۔ گلے کا بیٹھ جانا وغیرہ فاسفورس ہیپر سلفر۔ کالی بائی کارب۔ سپنجیا۔ آرسینکم۔

کاسٹی کم۔ کاربوویجی۔ سلفر وغیرہ

شدید نمونیا ۔ برائی اونیا۔ فاسفورس۔ سلفر۔ کلکیریا۔ پلسٹلا وغیرہ
جسم پر چھانٹ کا نکلتے رہنا۔ سلفر۔ آیوڈیم۔ آرسینکم وغیرہ۔

گلے کے بیٹھ جانے کی مزمن مرض میں کاربوویجی۔ ڈراسرا۔ سلفر وغیرہ

مزمن بلغمی کھانسی میں ۔ پلسٹلا۔ سلفر۔ ڈلکامارا

دیرینہ اسہال کے مرض میں اپی کاک نمبر ۱x ٹڑی ٹیورئیشن۔ یہ بڑی مفید دوائی ہے۔ آرسینکم۔ کاربوویجی۔ سلیشیا۔
مرکیورس اور چائنا بھی مفید پڑتی ہیں

ورم امعاء میں ۔ جس کو انگریزی میں یا این ٹرائی ٹس کہتے ہیں ۔ فاسفورس ۔ سلفر آرسینکم ۔ رسٹاکس ۔ سورائرم ۔ ایلیم ۔

چھانٹے ظاہر ہو کر پھر گم ہو جانے کی حالت میں جلسی میم ۔ امونیم کارب ۔ برائی اونیا زنکم ۔ کوپرم ۔ سلفر وغیرہ ۔

ضروری ہدایات اس مرض میں ہر قسم کے نشہ کا استعمال ممنوع ہے ۔ تیزی مرض میں دودھ وغیرہ نرم اغذیہ دی جاتی ہیں ۔ پھر آہستہ آہستہ اصل غذا پر مریض کو لایا جاتا ہے جوں جوں بخار اترتا ہے ۔ مریض کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیئے ۔ جس میں روشنی مدھم ہو، تاکہ آنکھیں اچھی طرح کھل سکیں ۔ لیکن تازہ ہوا کی آمد و رفت کا کافی انتظام ہونا چاہیئے روزمرہ بیمار کے جسم کو گرم و تر تولیہ سے صاف کرنا اور جس حصۂ جسم کو گرم تولیہ سے صاف کیا جائے اس کو فوراً خشک کر لینا اور ڈھانپ لینا ضروری ہوا کرتا ہے ۔ اگر بوقتِ صبح آنکھیں مندھی ہوئی ہوں تو نیم گرم پانی سے تر کر کے ان کو کھول لینا چاہیئے ۔ مرض سے شفایاب ہونے کے بعد بیمار کو کافی پارچات پہنا کر باہر کھلی ہوا میں نکالنا چاہیئے ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ موسم صاف ہو اور اگر سردی زیادہ ہو تو پھر باہر نہیں نکالنا چاہیئے ۔ مبادا کہ برونکائیٹس نمونیہ وغیرہ کے امراض نہ آدبائیں ۔ بادام روغن کو جسم پر ملنا چاہیئے ۔ اس سے جسم کی گرمی اور جلد کی سختائی دور ہو جاتی ہے ۔ قبض کی صورت میں بادام روغن کا ایک چمچہ اندر بھی پلانا چاہیئے ہاتھوں اور پاؤں پر ویسلین ملنی چاہیئے ۔ مریض کو پینے کے لیے تازہ پانی ۔ دودھ اور لیمونیڈ وغیرہ دینے چاہئیں ۔

مانع مرض ادویات اگر پلسٹیلا نمبر ۳۰ کی خوراک بوقت صبح اور ایکونائیٹ نمبر ×۳ بوقت شام بچّہ کو پلائی جائیں تو بچہ خسرہ کی بیماری سے بچا رہتا ہے اور اگر مبتلائے مرض ہو بھی تو بھی بہت خفیف تکلیف ہوتی ہے ۔

پلساٹیلا خسرہ کے زہر کو ہلاک کرنے میں خاص فوقیت رکھتی ہے ۔

چیچک۔ ماتا۔ سیتلا

(SMALL-POX Variola)

یہ ایک قسم کا شدید متعدی بخار ہے۔ اس میں ایک قسم کے دانے نکل آتے ہیں جو کہ شفایاب ہو جانے پر اپنے دائمی نشان چھوڑ جاتے ہیں۔

یہ بیماری جب ایک مرتبہ ہو جائے تو پھر دوسری مرتبہ نہیں ہوتی یہ بیماری دبائی پھیلا کرتی ہے۔

علامات ۔ ابتدا میں لرزہ سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ سر درد بعض اوقات بے ہوشی۔ زبان پر گاڑھی سفید فرجمی ہوئی چہرہ سرخ تمتاتا ہوا۔ نبض بھری ہوئی بھدی اور تمام جسم میں درد خاص کر کمر اور سر میں زیادہ، فم معدہ میں بھی کم و بیش درد ہوتا ہے۔ اور قے آتی ہے۔ کمر میں درد اور قیئوں کا آنا ابتدا میں یہ خاص علامات ہیں۔ جب یہ دونوں علامات بڑی تیزی سے حملہ کریں تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض کا حملہ شدید ہے۔ تیسرے یا چوتھے۔ روز بہت باریک دانے نکل آتے ہیں اور جسم کا چمڑہ سرخ ہو جاتا ہے ابتدا میں یہ دانے چہرہ گردن اور کلائیوں پر نکلتے ہیں۔ پھر جسم پر اور آخیر میں ٹانگوں پر۔ اگر بغور ملاحظہ کیا جاوے تو منہ کے اندر تالو میں بھی یہ دانے دیکھنے میں آتے ہیں۔ گلے اور ہوا کی نالی پر بھی یہ دانے نکل آتے ہیں جس سے گلے میں درد اور منہ میں زیادہ رال کا آنا اور کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ دانے روز بروز بڑھتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ بخار ہونے کے آٹھ یوم تک اُن کے اندر پہلے جو شفاف پانی تھا۔ اب زردی مائل رطوبت بھر جاتی ہے اور ہر ایک دانے کے گرد ایک سرخ حلقہ بن جاتا ہے اور دانے کی نوک اندر کی جانب دب جاتی ہے۔ جس وقت یہ دانے بکثرت نکلیں اور آپس میں ملے ہوئے ہوں تو اس کو گھنی چیچک کہتے ہیں۔ اس

میں پپوٹوں اور چہرہ پر سوجن پڑ جاتی ہے ۔ بعض اوقات یہ سوجن اتنی ہوتی ہے کہ چہرہ کو بدصورت بنا دیتی ہے اس وقت مریض کے جسم سے ایک خاص قسم کی بدبو نکلنی شروع ہو جاتی ہے ۔ جو سوائے چیچک کے مرض کے اور کسی مرض میں پیدا نہیں ہوتی ۔

ابتدا میں جب یہ دانے نکلنے شروع ہوتے ہیں تو بخار جو تین یوم سے شدت سے چڑھا ہوا ہوتا ہے بہت خفیف ہو جاتا ہے لیکن پھر جبکہ مرض کا زور ہوتا ہے تو بخار شدت سے حملہ کرتا ہے جس کی حرارت ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ تک یا اس سے بھی زیادہ ہوجاتی ہے (اس کو سیکنڈری فیور یا بخار ثانوی کہتے ہیں ۔ مریض کو دم لینے اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے اور اکثر ہذیان ہو جاتا ہے ۔ دانے نکلنے سے آٹھویں روز کے بعد مرجھانے شروع ہو جاتے ہیں اور اس کے تین چار یوم کے بعد ان پر بھورے یا سیاہی مائل بھورے رنگ کے کھرنڈ بن جاتے ہیں اور پھر اس سے پانچ چھ یوم کے بعد یہ کھرنڈ اترنے لگتے ہیں اور عموماً ایک یا دو ماہ تک یہ کھرنڈ اترتے رہتے ہیں ۔ کھرنڈ اتر جانے کے بعد جلد پر سرخ بھورے رنگ کے داغ رہ جاتے ہیں ۔ اگر شدتِ مرض کے باعث جلدِ جسم گل جائے تو شفایابی کے بعد بجائے داغوں کے گڑھے پڑ جاتے ہیں ۔

تشخیص یہ ضروری امر ہے کہ اس مرض کی تشخیص ابتدا میں ہی کی جائے تاکہ مریض کی حفاظت ہو سکے اور بیماری دوسروں تک نہ پھیل سکے کمر میں شدید درد (جو کہ واضح طور پر عضلاتی درد نہ ہو) اس مرض کی خاص علامت ہے ۔

خسرہ اور چیچک میں یہ فرق ہے کہ چیچک کا دانہ چھونے سے بخوبی معلوم پڑتا ہے اور جلد کے نیچے گولی سی معلوم دیتی ہے ۔ لیکن خسرہ کے دانوں کی ڈھیریاں عموماً ہلال کی شکل کی ہوتی ہیں اور چیچک میں ایسا نہیں ہوتا ۔ ہر دو امراض کے اوائل کے علامات میں بھی نمایاں فرق ہوتا ہے ۔ جس سے تشخیص میں بڑی مدد ملتی ہے ۔ خسرہ میں زکام بہت تیز ہوتا ہے لیکن چیچک میں ایسا نہیں ہوتا ۔ تپ محرقہ اور چیچک کے بخار میں یہ فرق ہے کہ چیچک کے بخار کا حملہ اچانک ہوتا ہے یکا یک تیز چڑھ جاتا ہے ۔ لیکن تپ محرقہ کا بخار اندر ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑھتا ہے ۔

چیچک اور کاکڑا لاکڑا میں یہ فرق ہے کہ چیچک کا دانہ بھر جاتا ہے اور پیپ پڑ جاتا ہے اور بخار کی شدت ہوتی ہے لیکن کاکڑا لاکڑا کے دانے میں عموماً پیپ نہیں پڑتی اور نہ ہی بخار زیادہ شدت کا ہوتا ہے۔ کاکڑا لاکڑا کے دانے پہلے دن سے ہی نمودار ہو جاتے ہیں اور ابھرے ہوتے ہیں اور چھونے سے ایسے سخت نہیں ہوتے جیسا کہ چیچک کے دانے ہوتے ہیں۔ لیکن چیچک کے دانے بخار آنے سے تیسرے چوتھے یوم نمودار ہوتے ہیں۔

خطراتِ مرض (سیکنڈری فیور یا ثانوی بخار) کا حملہ اس مرض میں سخت ترین زمانہ گنا جاتا ہے۔ یہ عموماً نویں اور بارہویں دن کے اندر ہوتا ہے۔ جس وقت چیچکے پکنے لگتے ہیں۔ تو بخار کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور طاقتِ زیست چونکہ پہلے سے ہی کمزور ہوتی ہے اس لیے ایسے وقت میں کئی ایک مہلک امراض کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً ورم حنجرہ۔ پلورسی۔ نمونیہ وغیرہ۔ نیز آنکھ میں گھاؤ یا جھائی پڑ جاتی ہے اور آنکھ اپنی بینائی کھو بیٹھتی ہے اور بعض اوقات آنکھ میں پھولا پڑ جاتا ہے۔ کبھی کانوں کی اندرونی ہڈیاں گل سڑ جاتی ہیں اور طاقت سماعت زائل ہو جاتی ہے کبھی جلد میں سوزش پیدا ہو کر خراب نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی معدہ اور انتڑیوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر مارسین کا قول ہے کہ اگر یہ مرض ساٹھ سالہ آدمی یا اس سے زیادہ عمر والے میں ظاہر ہو تو مشکل سے کوئی بچتا ہے۔ سخت قسم کی چیچک میں ہذیان اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اگر بے ہوشی مرض کے ابتداء ہی میں پیدا ہو جائے تو یہ ایک خطرناک علامت ہوا کرتی ہے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اس مرض کا حملہ بازاری مستورات پر یا ایسے اشخاص پر جن کی عادات عیاشانہ ہوتی ہیں۔ زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ ایسے اشخاص نشہ میں ہمیشہ غرق رہا کرتے ہیں۔ زیادہ اجتماعِ خون، بے خوابی اور چڑچڑا پن اس مرض میں اچھی علامات نہیں سمجھی جاتیں۔ برعکس اس کے خاموشی۔ طبیعت اور دل کا قرار اچھے نشانات سمجھے جاتے ہیں۔ چھوٹے تنگ و تاریک مکانات تھوڑی اور نکمی غذا۔ ناکافی پارچات عدم صفائی اور منشیات کا استعمال اس بیماری کو زیادہ خطرناک کر دینے میں مدد دیتے ہیں۔ کبھی آلاتِ بول مبتلا ہو کر پیشاب آتے وقت ٹیسیں پڑتی ہیں اور کبھی خونی پیشاب

آنے لگتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض چھوت سے ہو جاتا ہے۔ یعنی اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کے خوردبینی جراثیم ہیں جو کہ مرض کو پھیلاتے ہیں۔
چھینکوں کی رطوبت اور نیز مریض کے تنفس کے ذریعہ اس مرض کی چھوت دوسروں میں پھیلتی ہے۔ مریض کے پاس بیٹھنے اور اس کے لباس کو چھونے سے تندرست اشخاص میں یہ جراثیم پھیل جاتے ہیں ہر ملک اور قوم میں یہ بیماری پھیل جاتی ہے۔ موسم بہار اور سرما میں یہ عموماً پھیلا کرتی ہے۔

علاج

اکونائیٹ - بخار یکایک تیز چڑھ جاوے۔ پیاس اور بے چینی ہو یہ اکونائیٹ کے خاص علامات ہیں۔
بعض ڈاکٹر صاحبان ابتدا میں اکونائیٹ کی بجائے جلسی میم کو زیادہ مفید مانتے ہیں۔ کمر اور تمام اعضاء کا دکھنا اور سر درد کے ساتھ مضبوط باندھے ہوئے کا احساس جب موجود ہو اور ساتھ ہی طبیعت میں کاہلی اور لاپرواہی بھی پائی جائے تو پھر جلسی میم کے مظہر ہونے میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں رہتا۔

* **خوراک** - نمبر ×۲ یا ۳۰ ہر نیم گھنٹہ کے بعد

بیلاڈونا - جب اجتماع خون بجانب سر ہو۔ سر درد اور کمر میں درد شدید ہو۔ چہرے کا رنگ ارغوانی ہو۔ روشنی ناقابل برداشت ہو۔ تو بیلاڈونا دوائی زیادہ مفید ہوا کرتی ہے۔
ڈاکٹر ہیوگیس کا فرمان ہے کہ ابتدائیہ بخار میں اکونائیٹ کی نسبت بیلاڈونا اکثر زیادہ موثر ہوا کرتی ہے۔ دونوں ادویات باری باری سے بھی دی جاسکتی ہیں۔

* **خوراک** - نمبر ×۲ یا ×۳ ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا - یہ دوائی بھی ابتدا میں کام آتی ہے جبکہ ابکائیاں قئیں شدید سر درد

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

اور بخار تیز ہو۔ چیچک جلدی نمودار نہ ہوتے ہوں۔ بلکہ دیر ہو رہی ہو۔ پیاس کی شدت اور قبض موجود ہو۔ اور ہلنے جلنے سے تکلیف ہوتی ہو۔ اس دوائی کے دینے سے چیچک جلد اور کھل کر نکل آتے ہیں۔

خوراک ۔ نمبر×۳ یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سمی سی فیوگا ۔ جب کمر درد شدید ہو اور وجع المفاصل کے درد ہوتے ہیں۔ تمام جسم دکھتا ہو۔ بستر سخت لگتا ہو اور عضلات ایسے معلوم پڑتے ہوں۔ گویا کہ کسی نے مار کوٹ کر دھر دیا ہے۔

خوراک ۔ مدر ٹنکچر کے ۲ سے ۵ قطرے یا نمبر×۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد

رسٹاکس ۔ بھی برائی اونیا اور سمی سی فیوگا کے مانند اس وقت کام آتی ہے جب کہ سر درد اور بے چینی بہت ہو اور چیچک نکلنے شروع ہو گئے ہوں اور چیچک چھوٹے ہوں اور چیچکوں میں مواد پڑ کر سیاہ ہو گئے ہوں اور اسہال وخون سے لت پت پاخانے آتے ہوں۔ زبان خشک اور چٹختی ہوئی اور اس کے سرے پر تکون کی شکل ہو اور لبوں پر میل جمی ہوتی ہو رات کو خاص کر نیم شب کو تکلیف زیادہ ہوتی ہو۔

خوراک : نمبر×۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ایپس ۔ چہرہ اور پپوٹوں پر بہت سوزش اور حلق میں جلن اور نیش زنی کا سا درد ہو جب خارش اور سوجن بہت ہو تو ایپس دوائی کام آتی ہے۔

خوراک ۔ نمبر ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اینٹیم ٹارٹ ۔ چیچک کے مرض میں یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے جب چیچک کے مرض کی تشخیص ہو جائے تو یہ دوائی دینی شروع کر دینی چاہیئے۔ کمر میں درد قئیں اور مدہوشی یہ اس کی خاص علامات ہیں۔ یہ دوائی دوران مرض میں ہر وقت دینی مفید ہوتی ہیں اور اگر کسی اور دوائی کی علامات آشکارا ہوں تو وہ دوائی اور یہ دوائی باری باری سے دینی چاہئیں۔ یہ دوائی مانع مرض بھی ہے۔

خوراک : نمبر×۳ یا ×۶ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کیمفر۔ اگر چیچکے یکایک گم ہو جائیں یا آناً فاناً حالت نازک ہو جائے تنگی تنفس۔ جسم ٹھنڈا اور دماغ کے شل ہو جانے کے علاوہ آشکارا ہو جاویں تو اس دوائی کی مدر ٹنکچر کے دو دو تین تین قطرے نیم گرم پانی یا مصری یا بتاشہ کے اوپر ڈال کر آٹھ آٹھ دس دس منٹ کے وقفہ پر دینے چاہئیں حتیٰ کہ جسم گرم ہو جاوے اور دانے بھی نکل آئیں۔

* **خوراک**: مدر ٹنکچر کے تین یا چار قطرے مصری کی ڈلی یا بتاشہ پر ڈال کر منہ میں ہر پانچ یا دس منٹ کے بعد رکھتے جانا چاہیے اور اس طرح سے چار مرتبہ دوائی دینی چاہیے۔

سلفر۔ جب مرض بے قاعدہ دورہ اختیار کر رہی ہو جب چیچکوں کے اندر چلے جانے کا ڈر پیدا ہو گیا ہو یا جب چیچکے بجائے شفاف یا پیلی رنگت کے سبز ارغوانی اور سیاہ رنگ کے ہوں جب چیچکے سخت کھجلی کریں اور کھرنڈ اترنے پر ہوں۔ یعنی جب بیماری کمی پر ہو تو یہ دوائی متواتر شفا پانے تک دیتے جانا چاہیے۔

* **خوراک**: نمبر ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد

آرسینکم۔ جب مرض روز بروز خراب ہوتا جا رہا ہو یا خونی چیچک ہو اور شدید صورت اختیار کر لی ہو۔ نقاہت بدرجۂ کمال ہو۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے منہ سوجا ہوا اور سرخ۔ اندوہگین مزاج تنگی تنفس۔ تیز کمزور بے قاعدہ نبض بکثرت ٹھنڈا پسینہ (تریلی) اور بے چینی بہت ہو۔

* **خوراک**: نمبر ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ہمامیلس۔ جب کھرنڈوں سے خون نکلتا ہو تو یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے۔

* **خوراک**۔ مدر ٹنکچر یا ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

کروٹیلس۔ لاکسس اور بپٹیشیا ادویات بھی کام آتی ہیں جب کہ مرض شدید صورت اختیار کیے ہوئے ہو اور تپ محرقہ کی علامات بھی موجود ہوں۔

مرض کی روک تھام کی ادویات جن کو انگریزی میں پروفیلیکٹکس کہتے ہیں۔

ویریولائینم۔ یہ دوائی نمبر ۶× یا ۳۰ طاقت میں ایک خوراک صبح اور ایک خوراک شام کو کچھ عرصہ استعمال کرنے سے (جبکہ قصبہ میں بیماری موجود ہو) اس

مرض کے حملہ سے بچاؤ رہتا ہے۔

ویکسی نائینم - نمبر ۳۰ اسی طرح صبح اور شام استعمال کرنے سے مرض سے بچاؤ رہتا ہے۔ دیگر ادویات سلفر۔ اینٹیم ٹارٹ اور تھوجا بھی اس مطلب کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ تازہ ہوا اور روشنی میں بود و باش بھی مانع چھوت مرض ہے۔

ترکیب جس سے جسم میں گڑھے پڑنے سے بچاؤ ہے چہرہ کو ڈھانپے رکھنا اور روشنی سے بچانا یہ ضروری امر ہے۔ دھوپ میں ایک خاص قسم کی کرنیں ہوتی ہیں جن کو انگریزی میں ایکٹنگ ریز کہتے ہیں۔ یہ کرنیں مریض چیچک کی جلد پر ورم اور کھجلاہٹ کو زیادہ کرتی ہیں۔ اس لیے مریض کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیے۔ جس میں سرخ رنگ کے پردے لگے ہوئے ہوں اور سرخ رنگ کے شیشے دروازوں کو لگے ہوئے ہوں۔ ایسا کرنے سے سورج کی ایکٹنگ کرنیں اندر داخل نہیں ہو سکتیں اور اس ترکیب سے بیمار کے چیچکوں میں ورم اور کھجلاہٹ میں زیادتی نہیں ہونے پاتی۔ چنانچہ ہند و پاک میں بیمار کو سرخ پارچات پہنانے کا دستور جاری ہے اس سے بھی مذکورہ بالا مطلب حل ہو سکتا ہے۔ چیچکوں کے اوپر روغن زیتون یا بالائی (ملائی) یا ایک حصہ گلیسرین اور دو حصہ پانی ملا کر اور لوشن بنا کر وقتاً فوقتاً ملتے رہنا چاہیے۔ نیز ملائی اور آٹے کا ابٹنا بنا کر ملنا بھی مفید پڑتا ہے۔

کھرنڈ اترنے کے وقت - سلفر دوائی کا استعمال ضروری ہے۔ گرم پانی سے چیچکوں کو دھونا اور صاف رکھنا۔ نیز آرنیکا لوشن $\frac{1}{11}$ کی طاقت والے سے دھونا مریض کے لیے نہایت تسکین دہ ہوتا ہے۔ جبکہ کھجلاہٹ ہو۔ (ایک حصہ آرنیکا مدر ٹنکچر اور نو حصے پانی)

ضروری ہدایات - بیمار کو ٹھنڈے کمرے میں رکھنا چاہیے اور اس کے پارچات بدلتے رہنا چاہیے۔ تازہ ہوا کی آمد و رفت کا کافی انتظام ہونا چاہیے۔ خراب آب و ہوا یا زیادہ گرم اشیاء کا استعمال جلدی شفایابی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ بموسم سرما میں انگیٹھی کمرے میں جلتی رہے اور بیمار کے اوپر ڈھانپنے کے لیے کافی پارچات ہونے چاہئیں۔۔ لیکن ہوا کی آمد و رفت کے لیے کھڑکیاں اور دروازے کھلے رہنے چاہئیں۔ جب چیچکوں سے مواد بہتا ہو تو چاولوں کا باریک آٹا کپڑ چھان

کرکے زخموں پر چھڑک دینا چاہیے۔ اس طرح سے چیچکے جلدی خشک ہو جاتے ہیں۔ درد کمر کے لیے مقام درد پر سینک کرنا چاہیے۔ مریض کے ہاتھوں کو کپڑے سے باندھ رکھنا چاہیے تاکہ وہ کھجلاہٹ کر کے اپنے آپ کو زخمی نہ کر سکے۔ مریض کے صحت یاب ہونے پر اس کے پارچات کو یا تو جلا دینا چاہیے اور اگر جلا دینے مطلوب نہ ہوں۔ تو ابلتے ہوئے پانی میں خوب صاف کر لینے چاہئیں اور کمرے میں گندھک جلانی چاہیے۔ دیواروں اور فرش کو خوب دھلا کر صاف کر لینا چاہیے اور دیواروں پر سفیدی کرا لینی چاہیے۔

غذا ۔ دودھ اور دیگر نرم غذا دینی چاہیے۔ ٹھنڈے پانی کا استعمال ٹھیک ہوتا ہے۔ گرم پانی نہیں دینا چاہیے۔ بعض مستورات بعض اوقات گرم چیزیں کھلانے اور گرم پانی پلانے پر ضد کرتی ہیں۔ ان کو ایسا کرنے سے باز رکھنا چاہیے۔ سرد پانی بڑا مفید پڑتا ہے۔

چیچک کی ریپرٹری یعنی علاج العلامات

(REPERTORY)

ابتدائے مرض میں	اکونائیٹ ۔ سمی سی فیوگا ۔ انیٹم ٹارٹ
شدید درد کمر میں	سمی سی فیوگا ۔ ہائیڈراسٹس
جلن اور ڈنگ مارنے کی سی دردیں	ایپس ۔ مرکیورس
آنکھوں کی خرابی میں	مرکیورس ۔ سلفر
رالیں بہت آئیں	مرکیورس
گلا دکھتا ہو۔	ایپس ۔ برائیٹا میور ۔ بیلاڈونا ۔ مرکیورس ۔ ہائیڈراسٹس
کسی اور مخرج سے خون جاری ہو	آرسینکم ۔ لاکسس ۔ فاسفورس
جب چیچکے نکل کر گم ہو جائیں۔	آرسینکم ۔ کیمفر ۔ سلفر

چیچک کا ٹیکہ

(VACCINATION)

پیدائش سے لے کر تین ماہ کے اندر بچے کو ٹیکہ کرا دینا چاہیے۔ جس کو ابھی دانتوں کا نکلنا شروع نہ ہُوا ہو۔ تندرست موٹے تازے بچوں کو مہینے یا ڈیڑھ مہینے کی عمر میں اور کمزور بچوں کو اڑھائی یا تین مہینے کی عمر میں ٹیکہ کرا دینا چاہیے اور چھ ماہ کی عمر تک تو ضرور ٹیکہ لگوا دینا چاہیے۔ کیونکہ اس کے بعد بچے دانت نکالنے شروع کر دیتے ہیں اور وہ ٹیکے کے لیے موزوں نہیں ہوتا مگر خدا نخواستہ مرض چیچک پھیل رہا ہو تو پھر عمر کا کوئی لحاظ نہیں کرنا چاہیے۔

چیچک سے بچنے کے لیے تمام عمر میں تین بار ٹیکا لگوانا چاہیے مگر کم از کم دو بار تو ضرور لگوانا چاہیے ایک بار بچپن میں اور دوسری بار گیارہ یا بارہ برس کی عمر میں۔

احتیاط

ٹیکہ لگواتے وقت بچہ پیچش یا اسہال یا بخار یا کسی جلدی مرض میں مبتلا نہ ہو۔ اگر مبتلا ہو تو پھر ٹیکہ نہیں کرانا چاہیے۔

ٹیکہ کرانے کے بعد بچے کی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔ ٹیکا شدہ مقام کو رگڑ میل کچیل اور سردی و گرمی سے محفوظ رکھنا چاہیے چونکہ بازو کے بالائی حصہ میں کیا جاتا ہے اس لیے کرتے یا قمیض کی آستین کو احتیاط سے باندھ دینا چاہیے اور دانوں کے اوپر صاف ستھری روئی کی پتلی سی گدی بنا کر اوپر سے باریک کپڑے کی پٹی باندھ دینا چاہیے اور بچے کے ہاتھوں پر صاف کپڑے کی تھیلیاں چڑھا دینی چاہئیں تاکہ وہ دانوں کو کھجلا کر چھیل نہ ڈالے۔

درست ٹیکہ لگنے کے علامات۔ ٹیکا شدید مقامات کس قدر سرخ ہو کر تیسرے روز اُبھر آتے ہیں۔ چوتھے روز دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پانچویں روز خفیف سا بخار ہو جاتا ہے۔ چھٹے روز دانوں میں شفاف رطوبت

پھر کر ان کی نوکیں دب جاتی ہیں اور دانے کے گرد سرخ سا حلقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اب بخار بھی تیز ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اسہال آنے لگتے۔ ساتویں سے دسویں روز تک رطوبت پیپ میں بدل جاتی ہے۔ بارہویں سے پندرہویں یوم تک دانے خشک ہو جاتے ہیں اور بیسویں سے پچیسویں دن کے اندر کھرنڈ جھڑ کر وہاں ہمیشہ کے لیے داغ رہ جاتے ہیں۔ اگر ٹیکا لگوانے کے بعد مذکورہ بالا علامات پیدا نہ ہوں۔ یعنی دانے وقت مقررہ کے آگے پیچھے نکلیں اور بڑے بڑے ہوں اور نوکیں ان کی دبی ہوئی ہوں یا بچے کے جسم پر سرخ سرخ دانے نکل آئیں یا کھجلی یا پھوڑے پیدا ہو جائیں یا ٹیکہ شدہ مقام پر بدنما زخم بن جائیں تو سمجھنا چاہیے کہ ٹیکا درست نہیں لگا۔

علاج

ایکونائیٹ اور بیلاڈونا۔ جب بخار ہو۔ ورم اور سرخی بہت زیادہ ہو تو یہ دونوں ادویات باری باری سے ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ پر دہرانی چاہئیں۔

※ **خوراک:** نمبر ×۳

تھوجا۔ جب جلد دار پھنسیاں جسم پر نکل آئیں اور کمزوری بہت زیادہ ہو تو یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے۔

※ **خوراک۔** (۵) مدرٹنکچر کا ایک قطرہ صبح اور ایک قطرہ شام کو ایک گھونٹ تازہ پانی میں ڈال کر۔

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کاکڑا - لاکڑا / موتیا سیتلا

(CHICKEN POX Vericella)

یہ ایک متعدی مرض ہے - پہلے خفیف بخار ہوتا ہے اور چوبیس گھنٹہ کے بعد پشت اور چھاتی پر سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں - عموماً چار برس سے کم عمر کے بچے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں چار برس سے لے کر بارہ برس سے اوپر تو شاذ و نادر ہی یہ مرض ہوتا ہے - ساری عمر میں ایک مرتبہ ہی ہوتا ہے -

علاماتِ مرض زمانہ خصانت مرض (مرض کے پوشیدہ رہنے کا زمانہ یا مرض کے سرایت کرنے کا زمانہ) اس کا دس سے بیس یوم تک گنا جاتا ہے

پہلے خفیف بخار ہوتا ہے اور پھر دوسرے دن سینہ پشت اور گردن پر سرخ سرخ دانے نکل آتے ہیں اور ایک روز کے اندر اندر ہی ان میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے - تیسرے روز دانے پختہ ہو کر پانچویں یا چھٹے روز خشک ہو جاتے ہیں اور ساتویں آٹھویں روز کھرنڈ اتر کر وہاں گلابی رنگ کے داغ رہ جاتے ہیں - اگر سب دانے ایک ہی بار نکل آئیں تو مرض ایک ہفتہ میں رفع ہو جاتا ہے - مگر دانے چونکہ اکثر بے قاعدہ طور سے نکلتے رہتے ہیں - اس لیے مرض کے رفع ہونے میں بھی دیر لگتی ہے - اس مرض کا انجام بخیر ہوا کرتا ہے اور کسی قسم کی پیچیدگی نہیں پڑتی -

علاج

اس مرض میں عموماً دوائی کی ضرورت نہیں پڑا کرتی - لیکن اگر بخار تیز ہو تو ایکونائٹ دوائی دینے سے کمی واقع ہو جاتی ہے - بعد ازاں رسٹاکس کی چند خوراکیں دینے سے آرام ہو جاتا ہے -

ضروری ہدایات ٹھنڈی ہوا سے بچاؤ رکھنا چاہیے - خاص کر جب کہ موسم سرما ہو لیکن کمرہ میں تازہ ہوا کی بندش نہیں ہونی چاہیے -

غذا - نرم ہونی چاہیے - خاص کر دودھ - بچے کو دانے چھیلنے سے باز رکھنا چاہیے -

نمونیا
یعنی
پھیپھڑے کا ورم ۔ پھیپھڑے کا پردا ۔ ذات الریہ

Pneumonia

اس مرض میں پھیپھڑے کی ساخت میں ورم ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی بڑا سخت بخار ہوتا ہے۔ یہ ایک متعدی مرض ہے۔ کبھی ایک پھیپھڑے میں ورم ہوتا ہے۔ اس کو سنگل نمونیا کہتے ہیں اور کبھی دونوں پھیپھڑے متورم ہوجاتے ہیں اس کو ڈبل نمونیا کہتے ہیں۔ اکثر پھیپھڑے کے نیچے کا حصہ بیمار ہوتا ہے اور کبھی سارا پھیپھڑا بھی دائیں طرف کا نمونیہ بہ نسبت بائیں طرف کے زیادہ دیکھنے میں آتا ہے۔

نمونیا کے تین درجے ہیں :۔

اوّل : وہ جب کہ پھیپھڑے متورم ہوکر جلدی شفا پا جاتا ہے۔ اس کو انگریزی میں کامن فارم کہتے ہیں۔

دوم : اور اگر جلدی صحت نہ ہو تو سوزشی مادہ ہوا کے کیسوں میں جمع ہوکر پھیپھڑے کی ساخت کو جگر کی ساخت کی مانند کر دیتا ہے اور ہوا کی گذر پھیپھڑوں میں نہیں ہوسکتی اس کو انگریزی میں ہیپاٹائی زیشن کہتے ہیں اور اگر ایسی حالت میں مرض رفع ہوجاوے تو ورم مفقود ہوکر پھر پھیپھڑے اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں۔

سوم : لیکن اگر مرض رفع نہ ہووے تو پھیپھڑا گل کر مردار پڑ جاتا ہے۔

اقسام مرض

نمونیا کی موٹی موٹی قسمیں یہ ہیں :۔

۱۔ کروپس نمونیا یعنی ذات الریہ اصلی (CROUPOUS PNEUMONIA)

۲۔ لوبر نمونیا یعنی ذات الریہ فصلی (LOBAR PNEUMONIA)

۳- کٹارل نمونیا یعنی ذات الریہ نزلی (CATARRHAL PNEUMONIA)

۴- برانکو نمونیہ یعنی ذات الریہ سعالی (BRONCHO PNEUMONIA)

۵- کرانک نمونیا یعنی ذات الریہ مزمن (CHRONIC PNEUMONIA)

بعض اوقات نمونیا کے ہمراہ پلورسی (پھیپھڑے کے غلاف کا ورم) بھی شامل ہوتا ہے۔ اس کو انگریزی میں پلورو نمونیا کہتے ہیں۔

علاماتِ مرض

نمونیا کی علامات دو تین یوم کے بعد درست طور پر معلوم ہو سکتی ہیں۔ ابتدا میں طبیعت میں بے چینی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے اور عموماً بخار آغاز میں لرزہ کے ساتھ چڑھتا ہے اور حرارت بخار ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہو جاتی ہے۔ صبح ذرا حرارت کم ہوتی ہے اور شام کو بڑھ جاتی ہے۔ لیکن بخار متواتر آٹھ نو یوم تک چڑھا رہتا ہے۔ جلد بڑی گرم ہوتی ہے۔ خاص کر پسلیوں اور بغل کے پاس اور دھیما دھیما درد بعض اوقات چھاتی کی سامنے کی ہڈی (جس کو انگریزی میں سٹرنم کہتے ہیں) کے نیچے۔ یا پستان کے زیریں اور یا بغل کے پاس کندھے کے نیچے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر نمونیا کے ساتھ پلورسی بھی شامل ہے۔ تو درد غضب کا ہوتا ہے اور بیمار کو سخت تنگ کرتا ہے نبض تیز چلتی ہے۔ ایک منٹ میں ۱۲۰ سے ۱۴۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ چلتی ہے۔ سانس جلد جلد کھچا ہوا آتا ہے اور اصلی حالت سے دو گنی بلکہ تگنی تیزی سے آتا ہے مثلاً صحت کی حالت میں تنفس کی رفتار فی منٹ ۱۸ ہوتی ہے۔ لیکن اس بیماری میں ۳۰، ۴۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ فی منٹ کے حساب سے چلتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی کھانسی خشک ہوتی ہے اور کھانستے وقت چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ اگر نمونیہ کے ہمراہ پلورسی بھی شامل ہے تو کھانسنے میں درد کی شدت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ بیمار درد کے خوف سے کھانسی کو روکے رکھتا ہے۔ مابعد میں کھانسی تر ہو جاتی ہے اور سبز رنگ یا زنگاری رنگ کی بلغم جس میں خون کی بھی آمیزش ہوتی ہے خارج ہوتی ہے۔ یہ بلغم ایسی لیسدار اور گاڑھی ہوتی ہے کہ جس برتن کے ساتھ لگ جائے خواہ آپ برتن کو الٹا کر دیں۔ یہ نہیں گرے گی۔ اگر خون کی آمیزش زیادہ ہو تو مرض شدید

متصور ہوتا ہے۔ نہ آنکھوں میں تری اور نہ ناک میں تری بلکہ یہ خشک ہوتے ہیں اور سانس لیتے وقت نتھنے پھولتے ہیں۔ پیاس کی شدت ہوتی ہے اور مریض صاف بات نہیں کر سکتا ہچک کر بات منہ سے نکلتی ہے۔ پیشاب سرخ کم مقدار میں اور گرم جلا دینے والا ہوتا ہے۔ بیمار یا تو پشت کے بل سوتا ہے یا ماؤف پھیپھڑے کو دبا کر سوتا ہے۔ سردرد بے خوابی اور بے چینی کی شکایت بہت رہتی ہے۔ دونوں رخسارے سرخ ہوا کرتے ہیں جس طرف کا پھیپھڑا متورم ہو وہ رخسارہ زیادہ سرخ ہوتا ہے۔

نکتہ اگر مرض جلدی نہ رکے اور شدید صورت اختیار کر لیوے تو تنفس دقت سے آتا ہے۔ نبض تیز مگر باریک چلتی ہے۔ زبان خشک، کھردری اور کانٹے دار ہو جاتی ہے۔ اور اس پر میل جم جاتی ہے۔ کمزوری بڑھ جاتی ہے اور حرارتِ جسم تیز ہو جاتی ہے۔ جسم اور ماتھے پر سرد پسینہ (تریلی) بکثرت آتا ہے۔ بیمار کا چہرہ پھیکا اور ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ بے ہوشی طاری رہتی ہے اور اگر ایسے موقعہ پر مناسب علاج کر کے مرض کو نہ روکا جائے تو مریض جاں بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔

فزیکل سائینز یعنی علاماتِ ظاہری

صحت کی حالت میں چھاتی پر سیٹتھسکوپ (سینہ کی حالت کو معلوم کرنے والا آلہ) لگانے سے آواز صاف پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہوا گذر رہی ہے۔ لیکن بیمار پھیپھڑہ پر لگانے سے آواز بھاری پیدا ہوتی ہے اور سانس تیز آتا ہے اور سانس کے ہمراہ ایسی آواز سنائی دیتی ہے۔ جس کو انگریزی میں کریپی ٹیشن اور دلیسی کیولر مرمر کہتے ہیں۔ یعنی سانس کے ہمراہ شاں شاں کی سیٹی سنائی دیتی ہے۔ ماؤف پھیپھڑا ٹھکورنے سے سخت آواز دیتا ہے۔

اسباب مرض

جب سخت مشقت اور تھکان کے ساتھ سردی شامل ہو جاتی ہے تو نمونیہ کی بیماری کا سبب بن جاتی ہے۔ جب ر[illegible]ی دیر تک اپنا حملہ کرتی رہے اور قوت

زیست کو کمزور کر دیوے تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ بھیگے ہوئے کپڑے دیر تک پہنے رکھنا یا نمدار زمین پر عرصہ تک بیٹھے رہنا یا سرد ہوا میں گھنٹوں ہی کھڑا رہنا یا چلنا پھرنا یہ سب اسباب نمونیہ کے ہیں۔

لڑکے جب گیند کھیلتے کھیلتے تھک جاتے ہیں اور سرد گھاس پر لیٹ جاتے ہیں یا فوراً ہی کپڑے اتار کر ٹھنڈی ہوا لیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا کرنے سے ان کو یہ مرض لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ کیونکہ سرد ہوا جب تھکے ماندے جسم پر حملہ کرتی ہے تو پھیپھڑوں میں ورم پیدا کر دیا کرتی ہے۔

ڈاکٹر صاحبان کا خیال ہے کہ یہ ایک خاص قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو کہ پھیپھڑے پر حملہ کرکے اس کو متورم کر دیتا ہے (اس کو انگریزی میں نیوموا کاکس یعنی کرم نمونیا کہتے ہیں) جب ایک بار نمونیا ہو جائے تو پھر دوبارہ، سہ بارہ اس کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ کثافت و غلاظت مکانی و جسمانی بھی اس مرض کی ترقی میں مددگار ہوا کرتے ہیں۔ جن بڑے بڑے قصبوں اور شہروں میں صفائی کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہوتا۔ وہاں یہ مرض وبائً پھیلا کرتا ہے۔

بعض امراض کے دوران میں بھی نمونیا کی شکایت ہو جایا کرتی ہے مثلاً خسرہ چیچک۔ انفلوائینزہ (زکام وبائی) امراضِ قلب۔ سوزش گردہ وغیرہ وغیرہ

انجام مرض

اگر مرض صحت کی طرف رجوع ہو جیسا کہ ہومیوپیتھک علاج سے اکثر ہوا کرتا ہے۔ (کیونکہ یہ ایک با اصول علاج ہے۔ اور اس کو ایسی مہلک امراض میں خاص فوقیت و برتری حاصل ہے) تو علامات میں تخفیف شروع ہو جاتی ہے پہلی علامت یہ ہوتی ہے کہ درد موقوف ہو جاتا ہے اور رفتار نبض بھی روز بروز کم ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے بخار گھٹتا جاتا ہے۔ سانس کی بے چینی میں تخفیف واقعہ ہوتی ہے اور بیمار کا بے بگلہ سو جاتا ہے۔ تھوک میں جو خون نکلتا ہے۔ اب کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور تین چار یوم علاج کرنے سے بخار بالکل اتر جاتا ہے اور تمام علامات میں آرام ہوتا جاتا ہے اور بخار اتر جاتے کے دو یوم بعد صحت کلی ہو

جاتی ہے۔

بعض اوقات غلط علاج کے باعث یا مرض کی سختی کے سبب سے مرض طول پکڑ جاتا ہے۔ دو ہفتہ بلکہ تین ہفتہ تک بیمار کی حالت مخدوش رہتی ہے کوئی گھڑی آرام میں گزر گئی اور کوئی تکلیف میں ایسی صورت میں نمونیا کا حشر پلمونری پھوڑا ہو جاتا ہے۔ یعنی نمونیا پھوڑا بن جاتا ہے۔ اور اگر یہ پھوڑا پھٹ جائے اور پیپ خارج ہو جاوے تو بیمار کو آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پھوڑا پیدا ہو جانے کی حالت میں بھی ہومیو پیتھک علاج کی بیمار کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بسا اوقات ساحلِ علامت پہ لے جانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ غلط علاج کی نسبت نہ علاج کرانا ہی بہتر ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹروں کا تجربہ بتلاتا ہے کہ بلا علاج یک صد مریضوں میں تقریباً بیس اموات واقع ہوتی ہیں اور اسی فیصدی بچ جاتے ہیں۔ لیکن غلط علاج سے پچاس ساٹھ فیصدی اموات کی اوسط ہوتی ہے۔

جب مریضِ نمونیہ موت کی جانب جا رہا ہو تو ہر ایک علامت میں زیادتی پائی جاتی ہے۔ ساتویں روز کے بعد نبض فی منٹ ۱۲۰ سے اوپر چلتی ہے اور بخار ۱۰۴ یا ۱۰۵ تک پہنچ جاتا ہے۔ دم کشی تیز ہو جاتی ہے نبض کمزور اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے چہرہ کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے جسم ٹھنڈا اور بلغم کا اخراج بند اور سانس میں غرغر کی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور بیمار نیم بے ہوشی کی حالت میں ہوتا ہے تنفس کی راہ بند ہوتی جاتی ہے اور بیمار آٹھویں۔ نانویں یا دسویں روز جاں بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔

علاج

ایکونائیٹ۔ ابتدا میں یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور بسا اوقات مرض کو ابتدا ہی میں روک دیتی ہے جہاں پھیپھڑوں میں اجتماعِ خون کے لیے دیگر معالج جونکیں لگواتے ہیں یا فصد کھولتے ہیں۔ وہاں اس دوائی کی موجودگی میں نہ فصد کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ جونکیں لگوانے کی علامات یہ ہیں:-

جاڑہ لگ کر یکایک بخار تیز ہو جاوے۔ نبض بھرپور۔ سخت اور تنی ہوئی خشک اور نمی پر نہ ہو۔ کھانسی خشک سخت اور تکلیف دہ ہو۔ اور کھانسی کے ہمراہ درد ہوتا ہو اور اگر کچھ تھوک بھی آتی ہو تو پتلی جھاگ سی آتی ہو۔ اس میں خون کی آمیزش بھی ہو۔ لیکن تھوک گاڑھی نہ آتی ہو۔ تو جب تھوک گاڑھی نکلتی ہو تو پھر ایکونائیٹ دوائی کارآمد نہیں ہوا کرتی۔ ساتھ ہی سخت بے چینی۔ بے قراری۔ تشویش اور موت کا ڈر بھی ہو۔

* **خوراک** ۔ نمبر × ۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ویراٹرم ورائیڈ اور ایکونائیٹ کے علامات کچھ کچھ آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ویراٹرم ورائیڈ میں بے چینی اور موت کا ڈر موجود نہیں ہوا کرتے۔ لیکن نبض بھرپور اور تیز چلتی ہے۔ آنکھیں چمکیلی ہوتی ہیں اور زبان کے میانہ میں سرخ لکیر سی ہوتی ہے۔

بعض ڈاکٹر صاحبان کا قول ہے کہ نمونیہ کے ابتدا میں ویراٹرم ورائیڈ بمقابلہ ایکونائیٹ کے زیادہ مظہر ہوا کرتی ہے۔

* **خوراک** ۔ نمبر × ۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فیرم فاس ۔ یہ بھی ایکونائیٹ کی مانند ابتدا میں کام آتی ہے۔ جبکہ رطوبتی جھلیوں سے ابھی تک رس چھننا شروع نہ ہوا ہو۔ یعنی تھوک گاڑھی بلغمی نہ شروع ہوئی ہو۔ اگر تھوک آتی بھی ہو تو پتلی پانی کی مانند اور خون اس میں ملا ہوا آتا ہو۔ جب خون کا اجتماع پھیپھڑوں میں شدید ہو۔ خواہ مرض کے ابتدا میں اور خواہ دوران مرض میں اور یہ آشکارا ہو کہ ورم بڑھ رہی ہے۔ تو یہ دوائی کام آتی پیرمرد اور کمزوروں کے نمونیہ میں یہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے۔ علامات یہ ہیں شدت کا بخار۔ بوجھل اور تیز سانس اور خون آمیز تھوک بہت ہی کم پیاس بے حد بے چینی اور تشویش جو کہ ایکونائیٹ کا خاصہ ہیں۔ اس دوائی میں بہت کم ہوتی ہیں۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

*خوراک - نمبر ۶x ہر دو گھنٹہ کے بعد -

آیوڈین - یہ دوائی نمونیہ کے درجۂ ابتدائیہ اور ثانوی ہر دو میں مفید ہوتی ہے - خاص کر جبکہ کروپس، نمونیہ یعنی ذات الریہ اصلی ہو

مانند ایکونائیٹ کے آیوڈین میں بھی بے چینی اور تیز بخار ہُوا کرتا ہے اور خاص کر جبکہ پھیپھڑہ پھوڑا میں بسرعت تبدیل ہو رہا ہو - کھانسی بہت ہو اور تنفس بہت دِقّت سے آتا ہو - ایسا معلوم ہو کہ سینہ کافی پھیلتا نہیں اور خون آمیز تھوک آتا ہو - آیوڈین مرض کے آخری درجوں میں بھی کام آتی ہے جبکہ صحت جلدی جلدی ہوتی معلوم نہ دیوے اور پھیپھڑہ کھایا جا رہا ہو اور ساتھ ہی تھوڑا تھوڑا بخار رہتا ہو اور پھیپھڑے میں پیپ ہو -

*خوراک - نمبر x ۱ یا ۲۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد

برائی اونیا - یہ نمونیا کی خاص ادویات میں سے ایک دوائی ہے اور یہ ایکونائیٹ فیرم فاس یا وراٹرم ورائیڈ کے بعد میں استعمال میں آتی ہے - جب کہ بخار تو چڑھا ہُوا ہو لیکن جسم نہ تو اتنا گرم ہو اور نہ اتنی بے چینی ہو - جتنی کہ ایکونائیٹ میں موجود ہوتی ہے - بمقابلہ ایکونائیٹ کے برائی اونیا کی کھانسی کسی قدر تری لیے ہوئے ہوتی ہے اور سینہ میں عموماً چبھن کی دردیں ہُوا کرتی ہیں - بعض اوقات برائی اونیا کی کھانسی خشک اور سخت ہُوا کرتی ہے اور تھوک تھوڑی تھوڑی اور مانند زنگ نکلا کرتی ہے - زبان عموماً خشک اور مریض چپ چاپ پڑا رہنا چاہتا ہے مرض کا حملہ جب دائیں پھیپھڑہ میں ہو تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے -

کھانسنے سے مریض خوف کھاتا ہو اور کھانسی کو روکنے کے لیے دم گھٹے رکھتا ہو کیونکہ کھانسنے سے اس کو درد ہوتا ہو اور اس کو ایسا محسوس ہوتا ہو کہ سینہ کی دیواریں پاش پاش ہو کر اڑ جائیں گی - حرکت کرنے اور سانس کھینچنے سے چھاتی میں دردیں ہوتی ہوں - لیکن ایسا کرنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہو - جب کھانسی کے ساتھ جسم کے دُور دُور مقامات میں درد ہوتا ہو تو برائی اونیا دوائی مؤثر ہُوا کرتی ہے -

---

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

نمونیا کے مرض میں برائی اونیا کے بعد فاسفورس کا استعمال مفید ہوا کرتا ہے کیونکہ اس مرض میں یہ اس کی معاون ہوا کرتی ہے۔

جب نمونیہ اور پلورسی دونوں موجود ہوں تو برائی اونیا سے بڑھ کر کوئی دوائی نہیں ہے قبض پیاس کی زیادتی اور شدید سر درد۔ یہ بھی برائی اونیا کی علامات ہیں۔

* **خوراک:** نمبر × ۳ یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹے کے بعد۔

فاسفورس: اس مرض کی یہ ایک خاص دوائی ہے۔ فاسفورس اور برائی اونیا باری باری دینے سے نمونیا کے مرض کو آرام ہو جاتا ہے۔

جب نمونیہ کے ساتھ پلورسی بھی شامل ہو تو یہ دونوں ادویات نہایت ہی مفید ہوتی ہیں۔ علامات فاسفورس کی یہ ہیں :-

بیمار کو ایسا محسوس ہو کہ چھاتی چاروں طرف سے جکڑی ہوئی ہے خشک کھانسی کف میں خون کی قدرے آمیزش۔ یا خالص خون ہی آتا ہو۔ سانس دقت سے آتا ہو۔ لمبے اور دبلے آدمی کے لیے یہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے۔ جب کہ پاخانہ لمبا اور پتلا آتا ہو۔ کھانسی رات کو زیادہ ہوتی ہو۔

جب نمونیا کے ہمراہ تپ محرقہ کے علامات بھی پائے جاویں تو فاسفورس نہایت مؤثر ہوتی ہے۔

ڈاکٹر فلیکس مین نے اکیلی فاسفورس سے ۳۷۷ مریضوں کا علاج کیا ان میں سے صرف ۱۹۔ اموات ہوئیں۔ باقی سب صحت یاب ہو گئے۔

بوڑھے مریضوں کے لیے فاسفورس سائیلم ٹارٹ اور کالی نائیٹریکم ادویات مفید پڑتی ہیں۔

* **خوراک:** نمبر × ۶ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ہائیوسیامس۔ ڈاکٹر نیش کے قول کے بموجب ٹائیفائیڈ نمونیہ کی بہترین ادویات میں سے یہ ایک ہے بالفاظ دیگر ہائیوسائمس اکثر مظہر ہوا کرتی ہے جب کہ نمونیہ کے ہمراہ تپ محرقہ بھی شامل ہو۔ مختصر علامات مخصوصہ اس کی یہ ہیں۔

---

* دوائی کی مقدار اور ترکیب کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

رات کو کھانسی زیادہ تکلیف دہ ہو۔ جب بھی مریض لیٹے۔ کھانسی زیادہ ہو جائے مریض بکواس کرے اور بے حیائی کی باتیں کرے۔

* خوراک: نمبر ۳× یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد

سینگوئنیریا - جب نمونیا کے مرض میں مندرجہ ذیل علامات موجود ہوں تو سینگوئنیریا دوائی مظہر ہوا کرتی ہے بخار ہو جلن ہو اور سینہ کے اوپر کا حصہ بھرا ہوا ہو خشک کھانسی ہو۔ تیز دردیں ہوتی ہوں۔ سینہ کے دائیں طرف میں زیادہ ہوتی ہوں۔ کوتاہ دمی ہو۔ تھوک زنگ سا نکلتا ہو۔ ایسی صورت میں یہ فاسفورس کے ساتھ مشابہ ہوتی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں خواہ بہت گرم ہوں۔ یا بہت ٹھنڈے دل کی حرکت کمزور اور بے قاعدہ ہو، علامات پھیپھڑے بہت ماؤف ہوں اور ان میں اجتماعِ خون بہت شدید ہو۔ یہ علامات وراٹرم وراٹیڈ میں بھی ملا کرتی ہیں۔

جب مرض دیرینہ ہو گیا ہو اور پیپ دار اور بہت بدبودار بلغم نکلتی ہو اور بلغم مشکل سے خارج ہوتی ہو اور مریض گہرا سانس نہ لے سکتا ہو تو سینگوئنیریا دوائی ضرور دینی چاہیے۔

* خوراک: نمبر ۵ یا ۱× یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد

اینٹیم ٹارٹ - یہ دوائی نمونیہ اور پلورل نمونیہ کے آخری درجہ میں کام آتی ہے جب کہ پھیپھڑے کے تمام ماؤف مقام پر نرم و تیز آواز سنائی دیتی ہو اور تنفس بہت بوجھل ہو۔ خاص کر صبح کے وقت اور سانس لینے کے لیے مریض اٹھ کر بیٹھنے کے لیے مجبور ہوتا ہو۔ نیز تیز چبھن والی دردیں اور تیز بخار مانند برائی اونیہ کے موجود ہوں۔

اینٹیم ٹارٹ کے خاص علامات یہ ہیں:-

مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ کھانسی کے ساتھ بلغم باہر نکلے گی لیکن بلغم خارج نہ ہوتی ہو۔ جب پیرمردوں اور چھوٹے بچوں کو آرام آنے میں نہ آتا ہو۔ تو ایسی حالت میں یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوا کرتی ہے۔ تر کھانسی میں دوائی نہ

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

دینی چاہیئے۔

※ **خوراک** ۔ نمبر×۶ یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

کالی کاربونیکم ۔ یہ دوائی برائی اونیا کے بہت مشابہ ہے جب کہ تیز چبھن کی دردیں سینہ میں ہوتی ہوں اور حرکت کرنے سے زیادہ ہوتی ہوں۔ لیکن برائی اونیا اور اس میں فرق یہ ہے کہ خواہ مریض حرکت کرے اور خواہ نہ کرے یہ دردیں کالی کاربونیکم میں ہوتی رہتی ہے اور اکثر دائیں پھیپھڑے کے نچلے حصّہ میں ہُوا کرتی ہیں۔ کوتاہ دمی ہو اور سینہ پر بلغم بہت جمی ہوئی ہو جو کہ مشکل سے خارج ہوتی ہو۔ سانس میں سے سیٹی بجنے کی آواز پیدا ہوتی ہو اور کھانسی بہت تکلیف دہ ہو۔ جہاں اینٹم ٹارٹ اور اپی کاک سینہ کی بلغم خارج کرنے میں ناکام رہی ہوں۔ وہاں کالی کاربونیکم کارآمد ہُوا کرتی ہے۔

※ **خوراک** ۔ نمبر×۳ یا ×۶ ہر ایک گھنٹہ کے بعد شیر گرم پانی کے ہمراہ

کالی بائی کرومیکم ۔ جب مذکورہ بالا علامات موجود ہوں۔ لیکن بلغم سخت اور لیسدار نکلتی ہو۔ تو یہ دوائی زیادہ مفید ہُوا کرتی ہے۔

※ **خوراک** : نمبر×۳ یا ×۶ ہر ایک گھنٹہ کے بعد گرم پانی کے ہمراہ۔

سلفر ۔ یہ دوائی نمونیہ کے ہر ایک درجہ میں کام آتی ہے۔ اگر شروع میں دی جاوے جبکہ یہ مظہر ہو تو ابتدا میں ہی مرض کو روک دیتی ہے۔ پھیپھڑے کا پھوڑا بننے سے رُک جاتا ہے اور صحت جلد ہی جلد ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جب تپِ محرقہ کی علامات پائی جائیں اور پھیپھڑا گلنا شروع ہو گیا۔ سینہ میں سال سال کی آوازیں سنائی دیویں۔ پیپ دار بلغم ہو۔ گویائی سُست ہو زبان خشک اور بخار ہو تو ان حالات میں سلفر دوائی مظہر ہُوا کرتی ہے نقاہت اور غشی اس کی علاماتِ مخصوصہ ہیں۔

ڈاکٹر جی جے جونز فرماتے ہیں کہ کوتاہ دمی جو کہ رات کے بارہ اور دو بجے کے درمیان شروع ہو اور مریض اُٹھ کر بستر میں بیٹھنے پر مجبور ہو تو یہ سلفر کی بڑی قیمتی علامت ہے یہ جب نمونیہ کا علاج نہ کیا گیا ہو اور سل کے علامات شروع ہونے جاتے ہوں۔ تو

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

سلفر دوائی خاص طور پر مفید ہوتی ہے ۔
جب پیپ دار بلغم اتنی بدبودار ہو کہ مریض بھی بدبو کی شکایت کرتا ہو تو ایسی حالت سینگونیر یا دوائی زیادہ مفید ہُوا کرتی ہے ۔ لیکن اگر پھیپھڑا پھوڑا بن رہا ہو اور مریض کو رات کے وقت بخار اور بے چینی رہتی ہیں ۔ پھیپھڑے کے زخم کا ڈر ہو تو سلفر دوائی کارآمد ہوتی ہے ۔
※ **خوراک**: نمبر × ۱ یا ۳ × ۳۰ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد

لائیکوپوڈیم ۔ جب علاج نہ کرنے یا غلط علاج کرنے کے باعث پھیپھڑے میں نقص رہ جائے اور پیپ نما تھوک نکلے بخار تو نہ ہو لیکن کبھی کبھی ماؤف پھیپھڑے میں درد کی شکایت دھیمی دھیمی ہو جاوے تو یہ دوائی بہت مفید پڑتی ہے ۔
ڈاکٹر ہیوکس فرماتے ہیں کہ جب شدید سل کا کیس بن رہا ہو تو یہ دوائی بہت ہی اعلیٰ ثابت ہوتی ہے ۔
※ **خوراک** ۔ نمبر × ۶ ہر دو گھنٹہ کے بعد

چیلی ڈونیم صفراوی نمونیہ میں یہ دوائی شاید سب ادویات کی سرتاج ہے ۔ علامات اس کی یہ ہیں ۔
دائیں شانہ کی ہڈی کے زیریں چبھن پڑتی ہو ۔ تر اور کھڑکتی ہوئی کھانسی ہو اور بلغم مشکل سے خارج ہوتی ہو ۔ سینہ پہ بوجھ ہو ۔ جیسا کہ اینٹم ٹارٹ میں ہُوا کرتا ہے ۔ نیز نتھنے پنکھے کی مانند پھڑکتے ہوں جیسا کہ لائیکوپوڈیم میں بھی ہوتا ہے ۔
※ **خوراک**: مدر ٹنکچر کے ۵ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

مرکیورس ۔ صفراوی نمونیہ ۔ سانس کی تکلیف ۔ کھانسی ۔ آغاز میں خشک اور بعد میں خون آمیز بلغم ۔ پیٹ اور جگر میں تکلیف ۔ بکثرت پسینہ آوے لیکن پسینہ کے آنے سے آرام نہ ہو ۔ بلکہ تکلیف بڑھے پسینہ بدبودار ہو ۔
※ **خوراک**: نمبر × ۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

آرسینکم ۔ جب حالت بہت خراب ہو۔ نقاہت اور کمزوری کے باعث بیمار کی نبض کمزور پڑ جاوے ۔ شدت بخار میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں ۔ پیاس تھوڑی تھوڑی اور بار بار لگے ۔ بیمار سخت بے چین اور کمزور ہو یا پھیپھڑے پک کر سڑنے لگے تو یہ دوائی نہایت مفید پڑتی ہے ۔

※ خوراک ۔ نمبر ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد

بیپٹیشیا جب تپ محرقہ کی علامات پیدا ہو جائیں ۔ زبان بھوری یا سیاہ منہ سے بدبو ۔ پیشاب اور پاخانہ سے بدبو ۔ مریض گھودم پڑا ہے جب کوئی بات پوچھی جاوے تو ٹھیک جواب دیوے لیکن پھر گھودم ہو جاوے غرضیکہ تپ محرقہ کی سی علامات پیدا ہوں تو یہ دوائی جادو نما اثر دکھاتی ہے ۔

※ خوراک ؛ مدر ٹنکچر یا ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

رسے نن کیولس ۔ جب کھانسی کے ہمراہ چھاتی میں درد ہو اور بڑائی ادنیا مفید نہ بیٹھے تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے ۔

※ خوراک ؛ مدر ٹنکچر یا ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

اپی کاک ؛ بچوں کا نمونیہ ۔ سینہ میں بلغم کی کھڑکھڑاہٹ ، متلی اور قے ساتھ ہوں بلغم پیدا تو بہت ہو لیکن نکل نہ سکے ۔

※ خوراک ۔ ۳۰× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

ضروری ہدایات

مریض کو ہوادار کمرے میں جس کی حرارت ۶۰ ، ۶۵ درجہ فارن ہیٹ ہو ۔ لٹانا چاہیے ، سردی سے بالکل محفوظ رکھنا چاہیے اور اس کے اوپر گرم اور ہلکا کپڑا دینا چاہیے ۔ السی کی پلٹس موٹی تہ جما کر چھاتی کے آگے اور پیچھے باندھ دینی چاہیے اور یہ السی دن میں تین چار گھنٹہ کے بعد بدلتے رہنا چاہیے لیکن اگر پلٹس آرام نہ دیوے تو اس کو بند کر دینا چاہیے ۔ بیمار کو اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے اور نہ ہی

※ دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

اُسے بلا ضرورت بُلانا چاہیئے ۔ بیمار کے کمرے میں آگ وغیرہ کا دھواں نہیں ہونا چاہیئے ۔ کمرہ ہوا دار اور روشن ہونا چاہیئے ۔ روشنی اور تازہ ہوا دونوں ہی مفید چیزیں ہیں ۔ لیکن اس امر کی احتیاط ہونی چاہیئے ۔ کہ بیمار کو ہوا کے جھونکے نہ لگیں ۔ اگر کمرے میں زیادہ سردی ہو تو انگیٹھی روشن کر دینی چاہیئے ۔ مریض کو فرش پر نہیں تھوکنا چاہیئے ۔ بلکہ تھوک دان یا کسی دیگر برتن میں تھوکنا چاہیئے ۔ بیمار کے پاس بہت سے آدمی نہیں بیٹھنے چاہئیں ۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ مریض کے پاس مستورات بیٹھ کر آپس میں کانا پھوسی کرتی ہیں ۔ جس سے بیمار کے دل پر بُرا اثر پڑتا ہے یا بیمار پُرسی کرتے وقت اپنے زعم میں وہ ہمدردی کے لہجہ میں ایسے کلمات بولتی ہیں جو کہ بیمار کے دِل کو پست کر دیتے ہیں ۔ یہ سب امور ممنوع ہیں بجائے بیمار کو پست ہمت کرنے والے کلمات کہنے کے ہمیشہ اس کو تسلی دیتے رہنا چاہیئے تاکہ اس کا دل کمزور نہ ہونے پائے یہ ایک بڑا مجرب نسخہ ہے ۔ بیمار جس کمرہ میں ہو اس میں فالتو سامان یا خوراکی سامان نہیں رکھنا چاہیئے ماؤف پھیپھڑے کو گرم رکھنا مطلوب ہوتا ہے ۔ جب پلٹس اتاری جاوے تو روئی رکھ کر اُوپر سے پٹی باندھنی چاہیئے اور اس کے اُوپر چھان اور نمک مِلا کر اور توے پر گرم کر کے ٹکور کرنی چاہیئے ۔ بیمار کو گرم بنیان یا روئی دار صدری پہنے رکھنا چاہیئے اینٹی فلو جسٹین کا لیپ ماؤف مقام پر کرنا بڑا مفید ہوتا ہے ۔ اینٹی فلو جسٹین کے بند ڈبے انگریزی دوا فروشوں کی دکان سے مل سکتے ہیں ۔

غذا

دودھ ۔ ساگو دانہ ۔ مونگ کی دال ۔ چنے کا پانی ۔ اسی قسم کی نرم غذا دینی چاہیئے ۔

برانکو نمونیا ۔ کھانسی کا نمونیا

(Broncho Pneumonia)

یہ ایک چھوت دار مرض ہے اور بچے بالعموم اس میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں ۔
اس میں ہوائی نالیوں کے آخری سروں میں ورم ہو جاتا ہے اور نیز ہوائی کیسوں میں بھی سوزش ہو جاتی ہے اور یہ اکثر ہر دو جانب کے پھیپھڑوں کی زیریں سطح پر ہوا کرتا ہے ۔

۱۔ نزلہ کا نمونیہ یعنی کٹارل نمونیہ (CATARRHAL PNEUMONIA)

۲۔ ڈبہ اطفال یعنی لابولر نمونیہ (LOBULAR PNEUMONIA)

۳۔ پسلی چلنا یعنی کیپلری برانکائٹس (CAPILLARY PNEUMONIA)

مندرجہ بالا تینوں نام بھی برانکو نمونیہ کے ساتھ منسوب کیے گئے ہیں ۔

علاماتِ مرض شروع میں عموماً کھانسی ہوتی ہے اور تھوڑا بہت بخار بھی چڑھ جاتا ہے ۔ لیکن پھر حرارتِ بخار تیز ہو جاتی ہے اور حرارت ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ تک پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ اور یہ حرارت بخار ایک جیسی نہیں رہتی ۔ کم و بیش ہوتی رہتی ہے ۔ سانس جلد جلد اور دِقت سے آتا ہے ۔ کھانسی تکلیف دہ آتی ہے اور خشک ہوتی ہے ۔
بعض اوقات زنگاری رنگ کی بلغم بہت کم مقدار میں خارج ہوتی ہے ۔ لیکن بعض بچوں کو کھانسی بہت کم آتی ہے نبض تیز چلتی ہے اور باریک ہوتی ہے ۔ ایک منٹ میں ۱۵۰ بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ چلتی ہے اور پھیپھڑوں کی زیریں سطح پر سے تھسکوپ لگانے سے سال سال کی آواز سنائی دیتی ہے ۔ لیکن اگر ورم زیادہ ہو تو ٹھونکنے سے ٹھوس آواز پیدا ہوتی ہے ۔ مریض کے نتھنے بہت حرکت کرتے ہیں اور زبان خشک اور میلی ہوتی ہے ۔ بعض مریضوں کو قئیں اور اسہال بھی آتے ہیں بے چینی ہوتی ہے اور اگر مرض کا حملہ شدید ہو تو مریض بچہ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اس کو ہذیان ہوتا ہے اور بچہ کمزور ہوتا جاتا ہے ۔

اسباب مرض ۔ نزلہ اور کھانسی اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں اور امراض خسرہ ۔ کالی کھانسی انفلوائنزا ۔ خناق وبائی کے ساتھ بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے ۔ کمزور بچے اور بالخصوص ایسے بچے جن کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ۔ سردی لگنے سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے ۔

کمزور اشخاص اور بوڑھوں کو بھی کبھی کبھی برانکو نمونیا ہو جایا کرتا ہے ۔

علاج

فیرم فاس ۔ مرض کے درجہ ابتدائیہ میں یہ ایک نہایت بہتر دوائی ہے ۔ بخار تیز ہو ۔ لیکن بے چینی نہ ہو ۔ مریض چپ چاپ اور سست پڑا رہتا ہو ۔ چہرہ زرد یا خفیف تمتمایا ہوا ہو ۔ خشک ۔ گرم یا کسی قدر تر ہو ۔ پیاس خفیف ہو اور چھوٹی چھوٹی خشک کھانسی ہو ۔

※ **خوراک** ۔ ۲× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

ایکونائیٹ ۔ یہ دوائی اس مرض میں شاذونادر ہی کام آتی ہے ۔ کیونکہ یہ دوائی موٹے تازے اور مضبوط بچوں کے لیے زیادہ کام آتی ہے اور ایسے بچے برانکو نمونیا کا شکار بہت ہی کم ہوتے ہیں ۔

ایکونائیٹ کی علاماتِ مخصوصہ یہ ہیں ۔ سخت بے چینی ۔ تشویش ۔ پیاس اور چہرے پر خوف کے آثار نمایاں ہوں ۔ چہرہ تمتمایا ہوا ہو ۔ لیکن جب بچے کو اوپر اٹھایا جائے تو رنگ زرد پڑ جائے ۔ کھانسی چھوٹی اور خشک آتی ہو اور ٹھنڈا پانی پینے یا پہلو کے بل لیٹنے سے کھانسی زیادہ ہوتی ہو کمر کے بل لیٹنے سے کھانسی کا آرام ہوتا ہو ۔ سانس گرم آتا ہو اور تیز ہو ۔ نبض بھرپور اور سخت ہو ۔ نیند نہ آتی ہو ۔ پیشاب تھوڑا سیاہ اور گدلا آتا ہو اور پیشاب کرنے کے بعد بے چینی بہت ہو ۔

※ **خوراک** ۔ ۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کیمومیلا - یہ دوائی بھی اس مرض میں بہت نافع ہوتی ہے اس کی علامات مخصوصہ یہ ہیں۔ بچہ چڑچڑے مزاج کا اور ضدی ہو اور اس کو جھٹ غصہ چڑھ جاتا ہو۔ اور بدیں وجہ اس کی کھانسی اور بھی زیادہ تکلیف دہ ہوجاتی ہو کھانسی دن کے وقت تو کسی قدر تر ہوتی ہو لیکن بوقت شب لمبی مسلسل اور خشک ہوتی ہو اور کھانستے وقت حنجرہ میں کھڑکتی ہو۔ نبض چھوٹی تیز اور باریک چلتی ہو۔ پیشاب زرد اور تھوڑا ہوتا ہو۔

※ **خوراک** : نمبر × ۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد

سائنیا : جب مندرجہ ذیل علامات موجود ہوں تو یہ دوائی دینی چاہئیے۔ بچہ مردنی زرد ہو۔ اور جب اس کو چھوا جائے تو وہ چیخے چلائے۔ سانس چھوٹا اور رک رک کر آتا ہو اور چھوٹی خشک کھانسی ہو۔ کھانسی کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہو گویا کہ بچہ کچھ نگل رہا ہے پیشاب بکثرت اور بار بار آتا ہو۔ جاگنے پر بچہ اکثر چیختا چلاتا ہو اور لاتیں مارتا ہو۔ سوتے سوتے بچہ چونک اٹھتا ہو۔

※ **خوراک** : نمبر × ۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس - بعض اوقات سائنا کے بعد فاسفورس کام آتی ہے جب کہ بخار لگاتار تیز ہو۔ نبض تیز اور تند ہو کمزور کرنے والی کھانسی ہو چہرہ زرد ٹھنڈا اور پانی کی بہت پیاس ہو اور پینے کے بعد بعض اوقات قے آجاتی ہو۔ جب مریض بائیں پہلو لیٹے تو اس کو یقیناً بہت تکلیف ہوتی ہے اور کھانسی بڑھ جاتی ہو۔ پاخانے پتلے اور خود بخود نکل جاتے ہوں گویا کہ مقعد کھلی پڑی ہے۔ سوکر اٹھنے کے بعد آرام معلوم ہوتا ہو۔

※ **خوراک** - نمبر × ۶ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

انٹیمم ٹارٹ - تمام سینہ میں بلغم کی آواز سنائی دیتی ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سینہ بلغم سے پر ہوگیا ہے اور دم گھٹنے کا ڈر ہو۔ نقاہت غنودگی اور جلد جسم سرد اور تر ہو۔ اکثر اوقات ابکائیاں اور قیئیں بھی آتی ہوں اور قے میں سفید لیسدار بلغم خارج ہوتی ہو۔ گرم کمرے میں بچہ کو زیادہ تکلیف ہوتی ہو چہرہ زرد اور آنکھیں

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

اندر دب گئی ہوں اور اُن کے گرد نیلگوں حلقے پڑ گئے ہوں ۔ سانس کی رفتار ایک جیسی نہ رہتی ہو ۔

*خوراک ۔ نمبر ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

اپیکاک ۔ انٹیم ٹارٹ اور اپی کاک کی علامات بہت کچھ آپس میں ملتی ہیں چہرہ زرد آنکھیں اندر دبی ہوئیں اور اُن کے گرد نیلگوں حلقے ہوں ۔ اُبکائیاں اور قئیں اکثر آتی ہوں کھانسی تشنجی ہو اور دَم گھٹنے والی ہو ۔ انٹیم ٹارٹ میں نقاہت بہت ہوتی ہے لیکن اپی کاک میں اتنی نہیں ہوتی ۔

*خوراک ۔ نمبر ۳× یا ۶× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

ہیپر سلف ۔ کھانسی نیم شب کے بعد اور ننگا ہونے سے یا ٹھنڈی اشیاء پینے سے زیادہ ہوتی ہو ۔ تمام سینہ میں بلغم بہت کھڑکتی ہو اور کھانستے وقت بچہ چیختا چلاتا ہو اور اس کا دم گھٹتا ہو اور بعد میں اس کو بکثرت پسینہ آتا ہو ۔ آواز بھدی ہو ۔

*خوراک ۔ نمبر ۳× یا ۶× ہر دو گھنٹے کے بعد ۔

لائیکو پوڈیم ۔ بعض اوقات یہ دوائی بہت ہی خراب کیسوں میں جبکہ پھیپھڑوں کے فیل ہونے کا ڈر پیدا ہو چکا ہو ۔ مریض کی زندگی بچانے میں کامیاب ہوتی ہے ۔ اس کی خاص علامت نتھنوں کا پنکھے کی مانند حرکت کرنا ہے اگرچہ یہ علامت انٹیم ٹارٹ ۔ برومیم چیلی ڈونیم ۔ فاسفورس سپنجیا اور پائی روجینیم میں بھی ملتی ہے ۔ لیکن لائیکوپوڈیم میں یہ علامت خاص ہوتی ہے بچہ جاگنے پر چیختا چلاتا ہو اور ضدی ہوتا ہو ۔ پیشاب سُرخ اور تھوڑا اور اکثر اس میں سُرخ ریگ تہ نشین ہوتی ہو ۔ پیشاب کرتے وقت بچہ چیختا چلاتا ہو ۔ بائیں جانب بلغم زیادہ کھڑکتی ہو ۔ تکلیف چار بجے شام سے شروع ہو کر رات کے آٹھ بجے تک بہت رہتی ہو ۔ ایک پاؤں گرم اور دوسرا سرد ہو ۔ شکم پھولا ہوا اور تنا ہوا ہو ۔ سرد کمرے میں بچہ آرام محسوس کرتا ہو ۔

*خوراک ۔ نمبر ۶× یا ۳۰ دن میں چار مرتبہ

آرسینکم ۔ بعض اوقات یہ دوائی بھی اس مرض میں کام آتی ہے جبکہ اس دوائی کی علامات

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

مخصوصہ موجود ہوں ۔ یعنی بے چینی تشویش نقاہت اور پیاس بار بار لگتی ہو ۔ لیکن مریض صرف ایک آدھ گھونٹ پی کر بس کر دیتا ہو ۔ تمام علامات میں نیم شب کے بعد زیادتی ہوتی ہو ۔ نبض تیز اور کمزور چلتی ہو یہ دوائی اس مرض میں بہت کم استعمال ہوتی ہے ۔

برائی اونیا ۔ جب ہلنے جلنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو تو یہ دوائی مظہر ہوتی ہے جب بچہ کو اٹھایا جاوے یا ہلایا جاوے تو وہ چیختے چلائے ۔ لیکن جب چپ چاپ پڑا رہے تو اُس کو آرام معلوم ہو ۔ مریض ٹھنڈا پانی بہت مقدار میں پیتا ہو ۔ لیکن دیر کے بعد کھانسی خشک اور سخت ہو لیکن تکلیف دہ بہت ہو ۔ پینے کے بعد کھانسی ہوتی ہو ۔ قبض ہو ۔

خوراک* ۔ نمبر ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد

سلفر ۔ جب مظہرہ دوائی استعمال کرنے کے بعد مرض میں مزید افاقہ ہو یا رک گیا ہو یا آرام ہونے کے بعد مرض عود کر آتا ہو تو یہ دوائی کام آتی ہے ۔ پیاس زیادہ ہو جلد خشک اور جلتی ہو ۔ سرد کمرے میں مریض کو آرام معلوم ہوتا ہو ۔ مریض اپنے اوڑھنے کو لات مار کر پرے پھینک دیتا ہو ۔ ہونٹ چمکیلے اور سرخ ہوں ۔

خوراک* ۔ نمبر ۶× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ چیلی ڈونیم ۔ کلکیریا کارب ۔ ٹیوبر کیولائنیم ۔ میڈھورینم اور پائی روجینیم بھی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔

ضروری ہدایات مریض کو روشن اور ہوادار کمرے میں لٹائیں اور وقتاً فوقتاً اس کا پہلو بدلتے رہیں تاکہ پھیپھڑے میں خون ایک ہی جگہ اکٹھا نہ ہو جائے ۔ بچہ کو اٹھا کر گود میں تھوڑی دیر کے لیے لے لینا بھی مفید ہوتا ہے ۔ اگر مریض کا حلق اور ناک خشک ہوں تو چاہیے کہ کھولتے ہوئے پانی کی طرح ایک ڈیگچی یا کیتلی کمرے میں رکھیں ۔ تاکہ کمرے کی ہوا گرم اور مرطوب ہو جائے (یہ عمل موسم سرما میں کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے)

میٹھا تیل اور تارپین کا تیل ہم وزن ملا کر مالش مریض کے سینہ پر کریں یا اینٹی

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ٹلوجسٹین گرم کر کے اور کپڑے کے ٹکڑے پر پھیلا کر ماؤف مقام پر لگا دیں اور اوپر اس کے روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ نمک، اور چھان کو گرم کر کے اور پوٹلی بنا کر درد والے مقام پر ٹکور کرنی چاہیئے۔

پلورسی - ذات الجنب

(PLEURISY)

اس مرض میں پھیپھڑے کے غلاف میں جس کو انگریزی میں پلورا کہتے ہیں۔ ورم ہو جاتی ہے یہ کبھی ایک طرف ہوتی ہے۔ کبھی دونوں طرف۔

علاماتِ مرض پلورسی کا حملہ یکایک ہو جاتا ہے بخار کے ہمراہ درد شروع ہو جایا کرتا ہے۔ پستان کے زیریں سخت چبھن پڑنے لگتی ہے اور ایسا تیز درد ہوتا ہے۔ مانو کہ کوئی برچھی چبھو رہا ہے۔ کھانستے وقت زیادتی ہوتی ہے۔ ماؤف جگہ کو دبانے اور گہرا سانس لیتے وقت درد ہوتا ہے مریض مارے درد کے سینہ کو حرکت نہیں دے سکتا تاکہ سانس لیتے وقت پھیپھڑے میں زیادہ حرکت نہ ہو اس لیے بیمار اسی کروٹ لیٹا رہتا ہے درد کی ٹیسیں بغل بلکہ ہنسلی کی ہڈی تک محسوس ہوتی ہیں۔ سانس تیز اور کھچ کر آتا ہے اور تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی بھی ہوتی ہے پسلیوں کے درمیانی مقام پر دبانے سے درد ہوتا ہے۔ بیمار سانس پیٹ سے لیتا ہے۔ زبان میلی اور پھٹی ہوئی ہوتی ہے اور اس پر سفید فرجمی ہوئی ہوتی ہے۔ چہرہ سرخ۔ نبض بھری ہوئی اور تیز چلتی ہے۔ پیشاب کم اور سرخ رنگ کا آتا ہے اگر پلورسی کے ہمراہ پھیپھڑہ بھی متورم ہو گیا ہو تو بلغم بکثرت اور خون آلود آتی ہے۔ حرارت جسم بہت بڑھ جاتی ہے۔ یعنی ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک ہوتی ہے۔ لیکن صرف پلورسی کی حالت میں ۱۰۱ سے ۱۰۲ تک رہا کرتی ہے۔ یا تو غلاف پھیپھڑے کے دونوں پردے صحت یاب ہو کر اپنی اصلی حالت اختیار کر لیتے ہیں اور یا دونوں سخت ہو کر آپس میں جڑ جاتے ہیں اور یا ان کے درمیان آب خون بھر جاتا ہے۔ اس کو انگریزی ہائیڈروتھارکس کہتے ہیں۔

یا تو یہ آب خون جذب ہو جاتا ہے اور یا پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اس کی مقدار اتنی بڑھ جاتی ہے کہ پھیپھڑوں اور دل پر دباؤ پڑ جاتا ہے اور ان کے فعل میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے لیکن جب پیپ بن جاوے تو ایسی حالت کو انگریزی میں ایم پائی ایما کہتے ہیں۔ یہ مرض کی خراب ترین حالت میں ہوتا ہے اور یا جبکہ پلورسی چوٹ لگنے یا زخم لگنے سے پیدا ہو اس آب خون یا خون کی کمی بیشی سے دم کشی پر بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ زائد ہونے کی حالت میں پھیپھڑا دب جاتا ہے اور ہوا کا گزر اس میں اچھی طرح سے نہیں ہو سکتا اور بیمار جلدی جلدی سانس لیتا ہے۔

اسباب مرض۔ ٹھنڈ لگنا یا پسینہ آتے آتے فوراً سردی لگ کر یا بھیگا ہوا کپڑا پہننے سے رک جانا۔ سینہ پر چوٹ آنا۔ یا زخم لگنا یا اپریشن کرانا یا پسلی کا ٹوٹ جانا۔ اس مرض کے اسباب ہیں بعض اوقات اس مرض کا سبب ٹیوبرکل (مادہ سل) ہوتا ہے جو کہ پھیپھڑوں کے غلاف میں سرایت کر کے اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ جب یہ بیماری ذاتی طور پر ہوتی ہے۔ تب اکثر اس مرض کا سبب مادہ سل ہوا کرتا ہے۔ اکثر اوقات نمونیا کے ہمراہ پلورسی بھی ہو جایا کرتی ہے۔ پھیپھڑے میں جو ورم ہوتی ہے اس کے باعث غلاف میں بھی ورم ہو جایا کرتی ہے۔ کبھی آس پاس کے اعضاء کا ورم بڑھ کر غلاف پھیپھڑہ تک پھیل جاتا ہے اور کبھی سوزشی مادہ یا پیپ پھیپھڑوں کے غلاف کے جوف میں جا کر اس مرض کا سبب بنا کرتی ہے۔

بعض دیگر شدید امراض مثلاً خسرہ چیچک۔ تپ محرقہ۔ سوزش گردہ۔ انفلوانزا۔ (وبائی زکام) زچہ کا بخار (پیورپرل فیور) شدید وجع المفاصل وغیرہ کے سبب سے خون میں زہر پیدا ہو جانے کے باعث پلورسی کا مرض پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

فزیکل سائنز یا علاماتِ ظاہری

آغاز مرض میں اسٹیتھسکوپ (آلہ سینہ بین) ماؤف جگہ پر لگانے سے خشک متورم پھلوں میں رگڑ کی آواز سنائی دیتی ہے یا آب خون کے تراوش پانے سے یہ پردے الگ الگ ہو جاتے ہیں اور ٹھونکنے سے ٹھوس آواز پیدا ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں پسلیوں

درمیانی جگہ یا تو ہموار ہو جاتی ہے یا اونچی دکھائی دیتی ہے

تمیز - بعض اوقات بیمار کو سینہ میں درد شروع ہو جایا کرتا ہے اور پلورسی کا مرض نہیں ہوتا - اس کی تمیز یہ ہے کہ عضلاتی درد کے ساتھ بخار نہیں ہوتا لیکن مرض پلورسی میں ہوتا ہے -

علاج

ایکونائیٹ - آغاز مرض میں ایکونائیٹ بڑی قیمتی دوائی ہے اور بعض حالتوں میں یہ اکیلی ہی شافی ہوتی ہے اس کی خاص علامات یہ ہیں بخار کی تیزی خشک جلد پیاس کی زیادتی - بے چینی، بے قراری اور تیز نبض اس کی دوائی کی دو تین خوراکیں ہی فائدہ بتلا دیتی ہیں - یعنی جسم پر پسینہ آنے لگتا ہے اور پیاس و بے چینی میں تخفیف ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اگر آب خون تراوش پا چکا ہو اور کھانسی کے ہمراہ چبھن پڑتی ہو تو برائی اونیا اکسیر کا حکم رکھتا ہے -

* **خوراک**: ۳× یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا - جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے یہ دوائی پلورسی کے علاج میں خاص اہمیت رکھتی ہے - خواہ بیماری کتنی ہی کیوں نہ ترقی پا چکی ہو - اس کی علامات خاص یہ ہیں - پہلو میں ایسی چبھن اور درد جیسا کہ کوئی برچھی چبھو رہا ہے اور حرکت کرنے یا سانس لیتے وقت درد میں زیادتی ہو - بعض اوقات کھانسی خشک ہوتی ہے - اور بعض اوقات چمکیلی بلغم کھانسی کے ساتھ خارج ہوتی ہے سانس بھرا ہوا تیز اور رک رک کر آتا ہے - چہرہ اندوہ گین نظر آتا ہے - چونکہ پسلیوں میں سانس لیتے وقت درد کی زیادتی ہوتی ہے - اس لیے بیمار اس تکلیف سے بچنے کے لیے سانس آلات شکم کی مدد سے لیتا ہے اور طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے اور بیمار حرکت کرنا پسند نہیں کرتا - بعض ڈاکٹر صاحبان ایکونائیٹ اور برائی اونیا باری باری سے بھی دیتے ہیں -

* **خوراک**: ۳× یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

آیوڈیم ۔ جب بیماری طول پکڑ جاوے اور مریض بہت کمزور ہو تو یہ دوائی ایکونائیٹ یا برائی اونیا کے ساتھ باری باری۔ یہ بھی دیتے ہیں اور یہ دوائی مادہ سل کو ہلاک کرنے میں بڑا اثر رکھتی ہے ۔

خوراک ۔ ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم ۔ جب اوٹ پھیپھڑے کے غلاف میں سیرم یا آب خون تراوش پاکر جمع ہو چکا ہو اور بیمار کی حالت بہت خراب ہو ۔ تنگی تنفس کے ساتھ چھاتی پر بوجھ معلوم ہو اور درد ہو اور گاہے بگاہے دم ٹوٹ جاوے جسم ٹھنڈا اور کمزوری غایت درجہ کی ہو ۔

خوراک ۔ ۳× یا ۳۰ ہر تین گھنٹے کے بعد

فاسفورس ۔ جب پلورسی کے ساتھ نمونیہ بھی شامل ہو ۔ تھوک خون آمیز زنگاری رنگ کی آئے اور بیمار سخت کمزور ہو ۔ جن بیماروں کی چھاتی کمزور ہوتی ہے ، اور دبلے پتلے ہوتے ہیں اور جن کو تپ دق کا ڈر لگا رہتا ہے اُن کے لیے یہ دوائی بڑی مفید ہے ۔

خوراک ۔ نمبر ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹے کے بعد ۔

انٹیمم ٹارٹ ۔ جب دم گھٹنے کا ڈر لگا رہے ۔ سانس لیتے وقت بلغم آواز دیوے لیکن بہ سبب کمزوری کے بیمار اس کو باہر نہ پھینک سکے ۔ دل کی دھڑکن بہت ہو تو یہ دوائی بہت مفید پڑتی ہے ۔

خوراک ۔ نمبر ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹے کے بعد

آرنیکا ۔ جب مرض کا باعث خارجی زخم یا محنت اور مشقت ہو جب کہ درد اور ورم باقی رہ جائیں اور بہت سا آب خون جمع ہو جائے تو یہ دوائی اس آب کو جذب کرنے میں خاص اثر رکھتی ہے ۔ **خوراک** ۔ نمبر ۳× یا ۶× ہر دو گھنٹے کے بعد ۔

سلفر ۔ جب کہ درد میں افاقہ ہو اور سینہ میں چبھن پڑنی بند ہو جائے تو سلفر صحت کامل حاصل کرنے کے لیے بڑی مفید دوائی ہے ۔ نیز درمیانی خوراک بھی اس کی دیتے ہیں جب کہ رفتار صحت کی سست پڑ جائے اور سانس اور بلغم میں بدبو ہو ۔

دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

* خوراک: ۶x یا ۳۰ ہر چار گھنٹے کے بعد۔

نوٹ: علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے کینتھرس۔ہیپر سلف۔ایپس۔رے نن کیولس۔کوپرم ماسکس۔رسٹاکس۔کالی کارب۔کاربو ویج۔ایسٹمنیک وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے موقعوں پر استعمال ہوتی ہیں۔

ضروری ہدایات پلٹس کا جلدی ماؤف پر باندھنا یا گرم پانی کی ٹکور فلالین کے ٹکڑے کے ساتھ کرنا بہت جلدی آرام دیتا ہے۔تھوڑا تھوڑا سرد پانی پلانے سے پیاس کی زیادتی میں افاقہ ہوتا ہے۔فصد کھولنا یا جونکیں لگوانی ممنوع ہے۔بیمار آرام سے پڑا رہے اور زیادہ حرکت نہ کرے نہ زیادہ بولے اور نہ ہی گہرا سانس بھرے۔بعض اوقات ماؤف جگہ پر رائی کا پلستر لگا دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

غذا۔ خوراک ہلکی ہونی چاہیئے۔دودھ۔مونگ کی دال۔چنے کا پانی اور چپاتی وغیرہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ مریض کو زیادہ سیال اشیاء نہ دی جائیں کہ جب بخار اتر جائے اور سینہ میں پانی کی زیادتی ہو۔ تو خشک غذا دینی مناسب ہے۔

خناق وبائی
(DIPHTHERIA)

یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں تالو، حلق اور حنجرہ کے اندر ورم ہو کر ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض۔ اس مرض کا باعث ایک قسم کا جرم یعنی خوردبینی کیڑا ہے اور یہ چھوت کی بیماری ہے جو کہ بچوں میں بالعموم پائی جاتی ہے۔ ۲ سے ۵ برس کی عمر کے بچے بالخصوص اور ۲ سے ۱۵ برس کی عمر کے بچے بالعموم مبتلا ہوا کرتے ہیں۔مریض کا بوسہ لینے یا اس کے جھوٹے برتنوں میں کھانے پینے یا اس کے مستعملہ پارچات استعمال کرنے سے یہ مرض ایک مریض سے دوسرے کو چلا جاتا ہے۔تھکاوٹ موسم سرما۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ورم گلو اور نزلہ اس کے اسباب مؤیدہ ہیں۔ گندگی۔ گندی نالیاں اور مردہ جانوروں کی سڑاند اس مرض کے پھیلانے میں مددگار ہوا کرتے ہیں۔

علامات مرض۔ یہ مرض دو صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ (۱) نرم (۲) سخت۔

۱۔ نرم قسم کی علامات شدید صورت اختیار نہیں کیا کرتیں نگلتے وقت خفیف درد ہوا کرتا ہے۔ حلق میں درد ہوتا ہے۔ جلن ہوتی ہے اور اعضاء شکنی ہوتی ہے اور یہ علامات یہاں تک ہی محدود رہتی ہیں اور مریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔

۲۔ سخت قسم کے خناق کا حملہ یکایک شروع ہوجاتا ہے۔ تیز بخار۔ لرزہ۔ قئیں اور اسہال فوری نقاہت عظیم اور بے چینی متفکر چہرہ۔ نبض باریک کمزور لیکن تیز جو کہ ایک منٹ میں ۱۴۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ چلتی ہے۔ مریض کی صورت دیکھنے سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ کسی ظالم مرض کے پنجہ میں مبتلا ہے۔ جلد جسم گرم۔ چہرہ تمتماتا ہوا۔ گلے میں درد اور لعاب دار جھلی چمکیلی سرخ غدود گلو پھولے ہوئے اور اُن پر خاکستری سفید دھجیاں پڑی ہوئیں۔ ابتدا میں چھوٹی چھوٹی۔ لیکن بتدریج ترقی پذیر۔ یہاں تک کہ ایک دھجی دوسری کے اوپر چڑھ جاتی ہے اور حلق میں ایک فاسد جھلی بن جاتی ہے۔ جس کے باعث نگلنا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہوجاتا ہے۔ فاسد جھلی اور اصلی جھلی کے درمیان ایک بدبودار خون آمیز مادہ رہتا ہے جو کہ مریض کے سانس کو نہایت ہی بدبودار بنا دیتا ہے۔ غدود گردن بڑھ جاتے ہیں اور بعض اوقات کان میں بھی درد ہوتا ہے اور عموماً گردن اکڑ جاتی ہے چونکہ حلق کی جھلی منہ ناک۔ ہوا کی نالی۔ بلکہ پھیپھڑوں کی ہوا دار نالیوں سے وابستہ ہوتی ہے اس لیے مرض کو بہت جلدی پھیلنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اگر مرض بڑھتا جاوے تو مریض کو ہذیان ہوجاتا ہے۔ نگلنا اور سانس لینا محال ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات دل کی حرکت یکایک بند ہوجانے کے باعث یا دم گھٹنے کے سبب سے موت واقع ہوجاتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات مریض بہ سبب کمزوری کے راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ اگر موت نہ بھی واقع ہو تو بھی مریض بہت مدت تک کمزوری میں مبتلا رہتا ہے اور بعض اوقات خطرناک نتائج پیدا ہوجاتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک فالج ہے۔ یعنی ہاتھ اور پاؤں شل ہوجاتے ہیں۔

خطرناک علامات ۔ سانس کا بہت بدبودار ہونا ۔ تیز دھیمی یا نبض کا بہت ہی سست چلنا ۔ لگاتار قیئوں کا آنا ۔ غنودگی اور ہذیان ۔ ناک سے خون کا بہنا ۔ ناک کی جھلی تک مرض کا پھیل جانا ۔ کوتاہ دمی اور حبس بول یا پیشاب میں البومن کا خارج ہونا ۔

تھرمامیٹر اس مرض میں خوب رہنمائی کرتا ہے ۔ خاص کر چھوٹے بچوں کی حالت میں جو کہ اپنی شکایات کا اظہار نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ مرض کے سخت ہونے کے ساتھ ساتھ ہی حرارت بھی بڑھتی جاتی ہے ۔ اگر حرارت تیز ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض خراب صورت اختیار کر رہا ہے ۔ برخلاف اس کے اگر حرارت کم ہوتی جاوے ۔ خواہ اور کوئی علامت کمی پر نہ بھی معلوم ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض کمی پر ہے ۔

علاج

بیلاڈونا ۔ یہ دوائی فوراً شروع کر دینی چاہیئے نرم خناق میں یہ دوائی کافی دافی ثابت ہوتی ہے ۔ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد اس کی خوراک دہرانی چاہیئے اگر اس دوائی کے دینے پر کوئی بہتری معلوم نہ ہو تو پھر مرکیورس سائیٹس ۶× ہر ایک گھنٹہ کے بعد دیتے جانا چاہیئے اور گلیسرین ایک اونس میں ۱۰ قطرے فائی ٹولیکا اور ۱۰ قطرے ایکی نیشیا مدر ٹنکچر کے ملاکر حلق کے اندر دن میں تین چار مرتبہ لگانا چاہیئے ۔

تشریح الادویات

بیلاڈونا ۔ حلق سرخ اور سوجا ہوا اور اس پر سفید دھجیاں ۔ گلا خشک اور پیاس بہت ۔

* **خوراک** ۔ ۱× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد ۔

مرکیورس سائیٹس ۔ یہ دوائی سخت قسم کے خناق میں کام آتی ہے فوری اور کمال کی نقاہت اور بڑی تیز نبض ۔ شروع مرض میں ہی کمزوری غضب کی ہو جائے اور کولیپس (حالتِ کمال ضعف و نقاہت) کی حالت ابتدا ہی میں پیدا ہو جاوے حلق میں اوّل اوّل سفید رطوبت پیدا ہو جو بعد میں سیاہی مائل ہو تنفس بدبودار ناک سے بہاں خون ۔ بھوک ندارد اور لعاب دہن پیدا ہو ۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ڈاکٹروں کا تجربہ بتلاتا ہے کہ یہ دوائی نمبر ۶× سے کم طاقت میں استعمال کرنی اتنی مفید نہیں ہوتی جتنی کہ نمبر ۶× سے اُونچی طاقت میں استعمال کرنی مفید ہوتی ہے۔ کیونکہ نمبر ۶× سے کم طاقت دوائی استعمال کرنے سے دل کے فیل ہوجانے کا ڈر لگا رہتا ہے۔ نمبر ۳۰ طاقت زیادہ مفید گنی گئی ہے۔
سینٹ پیٹرز برگ کے ڈاکٹر ویبرز صاحب نے خناق وبائی کے دو سو مریضوں کا علاج کیا۔ جن کو وہ نمبر ۶× سے لے کر نمبر ۳۰ طاقت تک دوائی استعمال کراتے رہے۔ اِن میں سے ایک بھی موت واقعہ نہ ہوئی اور دیگر ڈاکٹروں کا تجربہ بھی اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔

*خوراک۔ ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی بائی کرومیکم ۔ جب مرض نتھنوں تک پھیل جاوے تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے اس کی موٹی موٹی علامات حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ زبان پر زرد تہہ جمی ہوئی ہو یا زبان خشک اور سرخ ہو۔
۲۔ گاڑھی گوند کی مانند لیسدار مادہ حلق میں پیدا ہوتا ہو۔
۳۔ دردیں گردن اور کندھوں تک پھیلتی ہوں۔ یہ دوائی مرض کے آخری درجہ میں کام آتی ہیں۔

*خوراک۔ نمبر ۱× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

ڈفتھیرنیم ۔ یہ دوائی خناق کے زہر سے تیار کی جاتی ہے شدید قسم کے خناق میں یہ کام آتی ہے۔ جب کہ غدود بڑھ گئے ہوں اور چھونے سے درد کرتے ہوں۔ زبان سرخ اور متورم ہو۔ تمام مواد بدبودار خارج ہوتے ہوں نقاہت بدرجہ کمال ہو اور نکسیر آتی ہو۔ جب ڈفتھیریا کے بعد فالج ہونے کا ڈر لگ جائے تو یہ دوائی ضرور استعمال کرانی چاہیے۔ خناق کے عارضہ میں اس دوائی کی دو خوراکیں روزانہ ضرور دینی چاہئیں۔

*خوراک۔ نمبر ۲۰۰ ایک خوراک صبح اور ایک شام کو۔

کالی میور ۔ ڈاکٹر شسلر کی بارہ ٹشو ریمیڈیز میں سے یہ ایک دوائی ہے جو کہ خناق کے

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

مریض میں خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے اور لطف یہ کہ جس شخص نے اس دوائی کو ڈفتھیریا کے مرض میں استعمال کیا ہے اور اس کے فوری اثر کا قائل ہو گیا۔ موٹی موٹی علامات یہ ہیں۔ نگلتے وقت درد کا ہونا اور حلق میں سفید مادہ کی دھجیاں ہونا ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ اس دوائی کے استعمال سے کمزوری حلق کا گاڑھا مادہ اور بدبو دار سانس فوراً رفع ہو جاتا ہے۔

* **خوراک** ۔ ۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

کالی پرمنگانیکم ۔ خناق کے مرض میں یہ دوائی بڑی مفید پائی گئی ہے جبکہ حلق میں زخم ہوں۔ متعفن مواد پیدا ہو چکا ہو اور بڑی سخت بدبو آتی ہو۔ گلا اندر اور باہر سے سوج گیا ہو۔ ناک سے پتلا پانی بہتا ہو اور نگلتے وقت سخت تکلیف ہوتی ہو۔ اس دوائی کے غرارے بھی کراتے ہیں۔ ڈاکٹر دان لیپ خناق کے مرض میں اس دوائی کو اکسیر مانتے ہیں۔

* **خوراک** ۔ ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

(ایک ڈرام دوائی ڈیڑھ پاؤ پانی میں ملا کر غرغروں کیلئے لوشن تیار کیا جاتا ہے۔

ایپس ملی فیکا ۔ ڈھیلا ورم اس دوائی کی خاص علامت ہے۔ حلق میں ڈنگ مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں اور زبان پہ چھالے ہوں اور دکھتی ہوں۔ بسبب ورم کے نگلنا نہایت ہی دشوار ہو۔ حلق باہر سے سوجا ہوا ہو اور نقاہت بہت ہو خشک گرم جلد جسم ہو اور بے چینی ہو۔ اگر انقطاع البول (پیشاب کا رک جانا) بھی موجود ہو تو اس کو ایپس کی خاص علامت سمجھنا چاہیئے۔

* **خوراک** ۔ نمبر ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس ۔ خناق کے مریض میں یہ دوائی بھی بہت استعمال ہوتی ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ حلق اتنا ذکی الحس ہو جاتا ہے کہ کسی چیز کا چھونا یہاں تک کہ کپڑے کا چھونا بھی گوارہ نہیں ہو سکتا۔ دوسری علامت یہ ہے کہ مرض حلق کے بائیں جانب سے شروع ہو کر دائیں جانب کو جاتا ہے۔ نگلتے وقت نہایت ہی سخت تکلیف، کمال کا ضعف اور بدبو بہت ہو اور بیمار مرض کی تیزی کے دوران میں سو جاتا ہو اور سو کر

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

اٹھنے پر تکلیف بہت بڑھ جاتی ہو۔ کوتاہ دمی اتنی تیز ہوتی ہو کہ مریض کو سانس لینے کیلئے اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہو۔ حلق میں سڑاند اور سمیت پیدا ہوگئی ہو۔ لاکسس کی ایک یہ بھی خاص علامت ہے کہ خالی نگلتے وقت تکلیف بہت ہوتی ہے۔

※ خوراک۔ نمبر ×۱۲ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ایکی نیشیا۔ خناق وبائی میں یہ دوائی نہایت ہی قابل قدر اثر دکھلاتی ہے اور سمیت کو دور کرنے میں اس دوائی کا اثر مسلمہ ہے گلے کے اندر بھی یہ دوائی لگاتے ہیں اور پلاتے بھی ہیں۔

※ خوراک۔ نمبر۵ (مدر ٹنکچر) ایک سے دس قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد

میور آٹک ایسڈ۔ خاص علامت اس دوائی کی کمال کا ضعف ہے۔ نکسیر میں سیاہ اور متعفن خون کا آنا بھی اس دوائی کی ایک خاص علامت ہے۔ سانس بدبودار۔ اور حلق کا کوا بہت سوجا ہوا ہو۔ زردی مائل خاکستری رنگ کا مادہ حلق۔ غدود گلو۔ کوا اور حلق کی دیواروں پر جما ہو۔ نبض رک رک کر چلتی ہو۔ زبان خشک اور ہونٹ خشک اور پھٹے ہوئے ہوں پیشاب میں البومن خارج ہوتی ہو۔

※ خوراک۔ ×۲ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فائی ٹولیکا۔ کمر اور اعضاء میں درد تمام جسم میں اعضاء شکنی اور کمزوری گلا بہت سوجا ہوا اور اتنا درد کرتا ہو کہ نگلنا نا ممکن ہو۔ درد یں کانوں تک پھیلتی ہوں زبان پر موٹی فر جمی ہے۔ تنفس بدبودار۔ غدود متورم۔ نبض تیز لیکن کمزور۔ یہ خاص علامات فائی ٹولیکا کی ہیں۔ حلق میں بہت جلن کا ہونا بھی فائی ٹولیکا کی علامت ہے۔ اس دوائی کے دس قطرے چار اونس پانی میں ڈال کر غرغرے بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ بار بار حلق کو بھی صاف کیا جاتا ہے۔

※ خوراک۔ مدر ٹنکچر ایک سے ۵ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیپ ٹیشیا۔ سمیتِ خون۔ بدبو۔ بخار سیاہی مائل سرخ حلق غدود متورم، کمر جسم اور اعضاء میں ایسی دکھن، مانو کہ کسی نے جسم کو کوٹ کر دھر دیا ہے۔ چہرہ سیاہ تپ محرقہ کی سی علامات

※ خوراک۔ ×۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵۔

کاربالک ایسڈ ہلکا بخار۔ درد ندارد۔ منہ میں لعاب کا بہت اکٹھا ہونا۔ بدبو کمزوری، سردرد، باریک نبض۔ متلی اور نقاہت اس دوائی کے علامات ہیں۔
سمیت کے دُور کرنے میں یہ دوائی خاص اثر رکھتی ہے۔ اور اسی لیے یہ دوائی اس مرض میں عام استعمال کی جاتی ہے۔

* **خوراک:**- ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

لائیکوپوڈیم۔ جب مرض حلق کے دائیں جانب سے شروع ہو کر بائیں جانب کو جادے تو یہ دوائی مظہر ہُوا کرتی ہے۔ ناک کا بند ہو جانا اور ناک کے راستے سانس نہ لے سکنا اور مرض کا ۴ بجے سے لے کر ۸ بجے شام تک زور پکڑنا یہ سب اس دوائی کی مزید علامات ہیں۔ یہ دوائی بہت کم استعمال میں آتی ہے۔

* **خوراک**۔ نمبر ۳× ہر دو گھنٹے کے بعد۔

آرسینکم۔ یہ آخری درجہ کی دوائی ہے جب اور کوئی دوائی کارگر نہ ہو تو یہ دوائی مریض کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ساحلِ سلامت پر لے جانے میں بسا اوقات کامیاب ہوتی ہے۔ اس کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں۔ ہلکا بخار۔ نقاہت۔ بے چینی۔ پیاس۔ تنفس۔ بدبودار وغیرہ وغیرہ

* **خوراک**۔ نمبر ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ بعض اوقات مندرجہ ذیل ادویات بھی اپنی خاص علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔
رسٹاکس۔ نائٹرک ایسڈ۔ سامونیم کارب۔ جلسی میم۔ آیوڈیم۔ جیانا۔ ہیلونائٹرکونیم فاسفورس۔ برومیم اور ڈیجی ٹیلس وغیرہ

ضروری ہدایات ابتدا میں ہی گلے کے گرد گرم گرم پلٹس کی موٹی تہ باندھ دینی چاہیے۔ لیکن جب مرض بہت بڑھ چکا ہو اور خوفناک صورت اختیار کر چکا ہو۔ تو پھر پلٹس کا استعمال منع ہے کیونکہ ایسی حالت میں اس مرض کے ترقی پذیر ہونے کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے۔
ایک یا ڈیڑھ سیر ابلتا ہُوا پانی لے کر اور اس میں دو یا تین چھٹانک تیز سرکہ ڈال کر

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۵ ۲

اُس کے انجرات حلق میں پہنچانے چاہئیں۔ نیز ایک اونس گلیسرین میں دس قطرے فائی ٹو لیکا مدر ٹنکچر اور دس قطرے ایکی نیشیا مدر ٹنکچر کے ڈال کر اس کو گلے میں تین یا چار مرتبہ روزانہ روئی کے ساتھ لگاتے رہنا چاہیئے۔

غذا وغیرہ ابتداء سے ہی غذا کا خاص خیال رکھنا چاہیئے تاکہ مریض کی طاقت بنی رہے اور اس کو کچھ غذا لینے کے لیے مجبور کرنا چاہیئے۔ اگرچہ نگلتے وقت درد کتنا ہی کیوں نہ ہوتا ہو۔ غذا لطیف اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔ مثلاً دودھ۔ آش جو۔ ساگودانہ اور اراروٹ وغیرہ۔ اگر نقاہت یکایک بڑھ جاوے تو برانڈی کا دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ چنے کا شوربا دینا بھی مفید ہوتا ہے۔

جب مریض بچہ کسی حالت میں بھی غذا نہ لیتا ہو تو بامر مجبوری پچکاری کے ذریعے اس کے اندر غذا پہنچانی چاہیئے۔

قے آنے کی حالت میں برف کے ٹکڑے کا چوسنا مفید ہوا کرتا ہے۔ یوں بھی برف کا استعمال مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور گردوں کے فعل میں مدد ملتی ہے۔

مریض کو ایک فراخ اور ہوادار کمرہ میں رکھنا چاہیئے اور اُسے آرام سے بستر میں لٹائے رکھنا چاہیئے۔ اس کی چارپائی کے پاس پانی کی ایک کیتلی ہر وقت کھولتی رہنی چاہیئے تاکہ اس میں سے بھاپ متواتر نکلتی رہے جس سے کمرے کی ہوا گرم اور مرطوب رہے۔

زیادہ احتیاط اس وقت لازم ہو جاتی ہے۔ جب کہ مریض بیماری سے اٹھے کیونکہ ذرا سی بد پرہیزی یا بے احتیاطی کرنے سے مرض کے عود کر آنے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ طاقت بخش اغذیہ۔ آرام اور آب و ہوا کی تبدیلی یہ تینوں نہایت ضروری باتیں ہیں ان کا خیال رکھنا ازبس ضروری ہوا کرتا ہے۔ یہ چھوت کا مرض ہے۔ اس لیے مریض کی تھوک و بلغم اور رومال وغیرہ کو جلا دینا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے کو چھوت نہ لگ سکے۔

گلسوئے ۔ کن پیڑے

(MUMPS Parotitis)

یہ ایک قسم کا متعدی مرض ہے ۔جس میں پیروٹڈ گلینڈ (کان کے نیچے کا غدود) متورم ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی بخار بھی چڑھ جاتا ہے ۔ یہ مرض وبائی بھی پھیلا کرتا ہے اور عموماً زندگی میں ایک ہی مرتبہ ہوا کرتا ہے ۔

علامات مرض ابتدا میں سردی لگتی ہے اور قے آتی ہے پھر تیز بخار چڑھ جاتا ہے نبض تیز چلتی ہے ۔ پہلے ایک جانب کے کان کے سامنے درد ہو کر ورم ہو جاتا ہے اور یہ سوزش اتنی بڑھ جاتی ہے کہ کان کے پیچھے اور گردن تک پھیل جاتی ہے ۔متورم غدود سخت ہوتے ہیں اور بعض اوقات غضب کا درد کرتے ہیں ۔جب مرض کا دورہ نرم ہو تو چوتھے روز کے بعد علامات میں تخفیف ہونی شروع ہو جاتی ہے اور آٹھویں دسویں روز بالکل آرام آجاتا ہے لیکن جب مرض کا دورہ شدید ہو تو پھر بخار تیز ہو جاتا ہے اور دوسری جانب کا غدود بھی متورم ہو جاتا ہے اور رخسارے و گردن سوج کر ایک سے ہو جاتے ہیں ۔ منہ کھولنے اور جبڑوں کو حرکت دینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے ۔کبھی زبان کی جڑ کے غدود بھی متورم ہو جاتے ہیں ۔ سر میں شدت کا درد ہوتا ہے اور کبھی کبھی ہذیان بھی ہو جاتا ہے ۔

مرض کے رو بصحت ہونے کی حالت میں آٹھویں ۔دسویں روز آرام آجاتا ہے اور سوزش زائل ہو کر مقام ماؤف پر سے خشک چھلکے اترتے ہیں ۔بعض مریضوں میں آرام ہو جانے کے بعد بھی یہ جگہ سخت رہ جاتی ہے اور اکثر یہ حالت خنازیری مزاج کے مریضوں میں واقع ہوتی ہے ۔

بعض اوقات آٹھویں یا نویں روز ایک عجیب بات واقع ہوتی ہے کہ سوزش غدود ایک دم غائب ہو جاتی ہے اور مردوں کے خصیوں میں اور مستورات کے پستان اور خصیۃ الرحم میں جا نمودار ہوتی ہے ۔جس اوقات مرض کے نقل مکانی کرنے کے قبل

بڑی خطرناک علامات ظہور میں آتی ہیں ۔ مثلاً تیز بخار ہذیان، درغشی، وغیرہ ہوجاتی ہیں اور یہ حالت چند گھنٹوں تک بنی رہتی ہے اور بعد ازاں مذکورہ بالا مقامات میں ورم جانمودار ہوتی ہے ۔

کبھی کبھی مرض کا حملہ نرم ہوتا ہے ۔ تو مرض کے ہمراہ بخار بھی نہیں ہوتا۔

اسباب مرض دیگر متعدی امراض کی مانند اس مرض کا سبب بھی خاص قسم کے چھوٹے چھوٹے جراثیم مانے گئے ہیں ۔

علاج

ایکونائیٹ ۔ ابتدائے مرض میں یہ دوائی مفید ہوتی ہے جبکہ بخار شدت کا چڑھا ہوا ہو ۔

※ **خوراک** : نمبر× ۱ یا × ۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

بیلاڈونا ۔ بلاشبہ یہ ایک خاص دوائی اس مرض کی ہے ۔ غدود متورم ۔ گرم اور سرخ اور دبانے سے درد کریں ۔ دائیں جانب زیادہ زور ہو ۔ دردیں ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑتی پھرتی ہوں ۔ بھالا مارنے کی سی ہوں اور کانوں تک جاتی ہوں ۔ جب ورم یکایک غائب ہو کر سر درد اور ہذیان پیدا ہو جائے تو بھی یہ دوائی مظہر ہوا کرتی ہے ۔

※ **خوراک** ۔ نمبر× ۱ یا × ۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

مرکیورس سالو ۔ یہ دوائی اس مرض میں اپنا خاص درجہ رکھتی ہے اور اس مرض میں اس کے مفید ہونے کے بارے میں تمام ہومیوپیتھک ڈاکٹر متفق الرائے ہیں ۔ موٹی موٹی علامات اس کی یہ ہیں ۔

غدودوں کے شدید ورم ۔ منہ سے بو آوے اور رالیں بکثرت آویں ۔ زبان گدلی اور میلی ہو ۔

※ **خوراک** ۔ نمبر× ۳ یا × ۶ ہر دو گھنٹے کے بعد ۔

۔ جب مرض منتقل ہو کر خصیتوں یا پستانوں میں جانمودار ہو موٹی موٹی علامات

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

یہ ہیں :-

زبان پر موٹی موٹی فرجمی ہوئی منہ خشک درد بوقتِ شام اور بیٹھنے کے بعد زیادہ ہو۔

جب ورم خصیۃ الرحم میں چلی جاوے تو پلسٹلا دوائی خاص طور پر مظہر ہوتی ہے۔

*خوراک - مدرٹنکچر (Q) یا ۱× یا ۲× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس - جب ورم سیاہی مائل سرخ ہو اور سرخ باد کا ڈر ہو۔ تپ محرقہ کی علامات موجود ہوں۔ اعضاء بہت دکھتے ہوں۔ مریض بے چین ہو اور تکلیف شب کو زیادہ ہوتی ہو۔

*خوراک - ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ آیوڈیم - کونیم - ہمامیلس - لاکسس - کلیمیٹس ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

حفظِ ماتقدم پیروٹائیٹڈینم دوائی نمبر ۳۰ طاقت میں دن میں دو مرتبہ صبح اور شام دینے سے مرض سے بچاؤ رہتا ہے۔ دورانِ مرض میں بھی اس دوائی کی خوراک ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد ہمراہی مناسب دوائی کے دینے سے مرض کا جلدی آرام ہو جاتا ہے۔

ضروری ہدایات مریض کو سردی سے محفوظ رکھنا نہایت ضروری ہے اور بخار ہونے کی حالت میں مریض کو ایک ہفتہ تک بستر سے نہیں اٹھنا چاہیے۔ مقامِ ماؤف پر سرد چیزوں کا لیپ کرنے یا سرد پانی سے بھگونے سے مرض دیگر مقامات میں انتقال کر جاتا ہے اور بعض اوقات بستر سے جلد اٹھ کر باہر چلنا پھرنا بھی مرض کی نقل مکانی کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ان سب باتوں سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ مقامِ ماؤف پر گرم پانی یا پوست کے پانی کی دن میں کئی مرتبہ ٹکور کرنا مفید ہوا کرتا ہے۔ ٹکور کرنے کے بعد مقامِ ماؤف پر فلالین کی پٹی یا روئی رکھ کر کپڑا باندھ دینا چاہیے۔ مریض کو آرام سے بستر پر پڑا رہنا چاہیے۔ اور کسی قسم کی جسمانی محنت نہیں کرنی چاہیے۔ مریض کو قبض کی شکایت نہیں رہنی چاہیے۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

غذا ۔ مریض کو ایسی غذا دینی چاہیے جو کہ نہ ہی زیادہ مائع ہو اور نہ ٹھوس ساگودانہ یا اراروٹ پتلی کھچڑی یا دلیہ دینا چاہیے ۔

سل ۔ ٹیوبرکیولوسس

Tuberculosis Consumption)

یہ ایک متعدی مرض ہے ۔ جو کہ عمر کے کسی حصّہ میں ہو سکتا ہے لیکن عام طور پر چودہ برس سے لے کر اکیس برس کے نوجوان مرد و مستورات زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں یہ ایک نہایت مہلک مرض ہے ۔ دُنیا کا کوئی ایسا حصّہ نہیں جہاں یہ مرض موجود نہیں دُنیا میں جس قدر اموات واقع ہوتی ہیں اُن کے دسویں حصّے سے زیادہ اموات سل سے واقع ہوتی ہیں اور کوئی ایسی قوم نہیں جو اس موذی مرض سے بچی ہوئی ہو ۔ امیر غریب کالے اور گورے نوجوان اور بوڑھے مرد و زن سب پر اس مرض کا حملہ ہوتا ہے ۔ البتہ شہری لوگ بہ نسبت دیہاتیوں کے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ۔ اگرچہ یہ مرض دنیا کے ہر ایک ملک میں پایا جاتا ہے لیکن گرم ممالک میں بمقابلہ معتدل ممالک کے نسبتاً کم ہوتا ہے اور بلند پہاڑیوں پر جہاں ہوا نہایت لطیف اور صاف ہوتی ہے وہاں پر یہ مرض رونما نہیں ہوتا جو لوگ تنگ و تاریک مکانات اور گندی جگہ میں بودوباش رکھتے ہیں اور قواعد حفظانِ صحت کی پابندی نہیں کرتے ۔ وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ۔ ہندوپاک میں مرض روز بروز ترقی کر رہا ہے ۔ اس کی بھاری وجہ صغر سنی کی شادی ہے ۔ جن نوجوانوں کی شادی اکیس برس سے اور لڑکیوں کی شادی سولہ برس سے پہلے ہو جاتی ہے وہ اکثر بے اعتدالی کے باعث اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ ویسے درج ابھی پکے ہوئے نہیں ہوتے اس لیے ان کے زیادہ اخراج کے باعث جسم میں سوکھا ہو جاتا ہے اور مرض تپ دق شروع ہو جاتا ہے ۔ والدین کو لازم ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کی شادی اکیس برس سے پہلے اور لڑکیوں کی سولہ برس سے قبل نہ کریں ۔

مرض سل کی چھوت کس طرح سے لگ جاتی ہے

اِستنفس کے ذریعہ چھوت لگنا ۔ مسلول کی تھوک اور بلغم میں اس کے لئے بشیار

جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے مریض جب فرش یا دیوار پر تھوکتا ہے تو سل کے بے شمار کیڑے ہوا میں آزاد ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں اور اس طرح سے اس کی چھوت تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے۔ چونکہ سل کے جراثیم خشک بلغم میں کئی ماہ تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس لیے ایسے کارخانوں یا سکولوں میں جہاں کہ بہت سے اشخاص اور لڑکے کام کرتے اور پڑھتے ہیں اور اس مرض کے پھیلنے کا بڑا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس ملک کے باشندوں کی عام عادت ہے کہ وہ فرش یا دیواروں اور کپڑوں پر تھوکتے رہتے ہیں۔ یہ عادت بد ہے اور مختلف امراض کے پھیلانے والی ہے اس لیے اس کو ترک کر دینا چاہیے۔

ایسے گھروں میں جہاں ایک ہی مکان یا کمرہ میں کئی آدمی رہتے ہوں اور ان میں سے کسی کو مرض سل ہو تو دوسرے کو اس مرض کی چھوت لگ جانے کا ہر وقت ڈر رہتا ہے۔ نیز ایسے اشخاص جو کہ مسلول کی تیمار داری کرتے ہیں اور چھوت سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی چنداں احتیاط نہیں کرتے وہ عموماً اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۲۔ زخم وغیرہ کے ذریعہ چھوت لگنا۔

اگر سل کا مواد یعنی ٹیوبرکل جسم کے کسی چھلے ہوئے یا زخمی حصہ پر لگ جائے تو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مسلول مریضوں کی نعشوں کو چیر پھاڑ کرنے والوں کو ان کی انگلیوں پر سل کا مواد لگ جانے سے بیماری ہو جایا کرتی ہے دھوبی جو کہ سل کے مریضوں کے میلے کپڑے دھوتے ہیں ان کو بھی اس مرض کی چھوت لگ جاتی ہے۔ مسلول جانوروں کا دودھ دوہنے والوں اور گوشت کاٹنے اور بیچنے والوں کو بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

۳۔ دودھ اور گوشت وغیرہ کے ذریعہ چھوت لگنا

مسلول گائے کا کچا دودھ پینے سے یا اس دودھ میں سے نکلا ہوا مکھن کھانے سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ مسلول جانور کا کچا پکا گوشت کھانے سے بھی اس

مرض کے لگ جانے کا ڈر رہتا ہے ۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے کچا دودھ استعمال نہ کیا جائے ۔

۴ ۔ ماں کے پیٹ میں چھوت لگنا ۔

مسلول حاملہ کے خون کے ذریعہ جنین کو یہ مرض ہو جانا بہت اغلب ہے ۔

اقسامِ مرض

جس طرح سے کوئی ملک یا دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں کہ جہاں یہ مرض نہ پایا جاتا ہو اس طرح انسان کے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں کہ جس میں یہ مرض سرایت نہ کر سکتا ہو ۔ مثلاً پھیپھڑے ۔ معدہ و امعاء پردہ ہائے دماغ ۔ گردے ۔ مثانہ خصیے رحم غدود ۔ جگر ۔ تلی ۔ جلد جسم اور ہڈیاں وغیرہ سب اعضاء اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ پس مختلف اعضائے ماؤف کے لحاظ سے اس مرض کو مختلف نام دیئے گئے ہیں ۔ چند موٹی موٹی اقسام یہ ہیں ۔

۱ ۔ سل عامہ یعنی جنرل ٹیوبرکیولوسس

اس قسم کی سل میں جراثیم سل تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں اور یہ مرض بہت جلدی تمام جسم میں پھیل جاتا ہے ۔

۲ ۔ پلمونری ٹیوبرکیولوسس

یعنی پھیپھڑوں کا سل ۔ جب سل کا مادہ پھیپھڑوں میں سرایت کر جاتا ہے ۔ تو پھیپھڑوں کا سل پیدا ہو جاتا ہے ۔

۳ ۔ گلینڈیولر ٹیوبرکیولوسس یعنی سل غدودی

اس قسم کے سل میں گردن اور پیٹ وغیرہ کے غدود زیادہ تر متوّرم ہوا کرتے ہیں ۔ جب گردن کے غدود مبتلائے مرض ہوں تو طب میں اس کو خنازیر اور اردو

میں کنٹھ مالا کہتے ہیں لیکن جب شکم کے غدد د بتلائے مرض ہوں تو اس کو سل بطنی کہتے ہیں۔ اس طرح سے جب کسی عضو میں مرض سل سرایت کرتا ہے تو اس عضو کے نام سے اس کو نامزد کرتے ہیں۔ مثلاً سلِ حنجری۔ سل گردہ سل مثانہ وغیرہ۔

نوٹ: سل۔ دق۔ تھائی سس۔ ٹیوبرکیولوسس۔ آف دی لنگز۔ یہ سب مترادف الفاظ ہیں۔ اُن کو پھیپھڑوں کی سل ہی سمجھنی چاہئیے

علاماتِ مرض

ابتدائی علامات اکثر مخفی رہتی ہیں اور عمر کے کسی حصہ میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ موٹی موٹی علامات یہ ہیں۔

فتورِ ہاضمہ۔ بھوک کا مارا جانا۔ زبان سرخ یا اُس پر فرجمی ہوئی۔ ابکائیاں قئیں، شاذو نادر کیسوں میں معدہ میں درد۔ کم و بیش کھانسی خصوصاً صبح کے وقت آواز بھاری یا کمزور۔ چھاتی میں درد۔ تھوڑی سی محنت سے سانس پھول جانا کمزوری نقاہت اور دل کی دھڑکن۔ نبض متواتر تیز۔ حرارت جسم تیز شب کے پسینہ اور روز بروز بڑھتی ہوئی کمزوری۔

کھانسی۔ اس مرض میں ایک خاص علامت ہے۔ درجہ ابتدائیہ میں کھانسی خشک تھوڑی تھوڑی اور خارش دار ہوتی ہے۔ بوقت صبح یا محنت کرنے کے بعد زیادہ تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ بلغم عموماً مقدار میں بہت تھوڑی نکلتی ہے اور گاڑھی چمکدار ہوتی ہے۔ کھانسی مہینوں تک اسی طرح سے چلی جاتی ہے۔ جب مرض بہت بڑھ جاتا ہے تو کھانسی دن کے وقت ہوتی ہے اور خاص کر تھوڑی محنت کرنے کے بعد کھانسی کی پہچان نہایت ضروری ہوا کرتی ہے۔ سل کی کھانسی خاص قسم کی ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں میں سل مادہ کی وجہ سے ورم ہونے کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو دیگر اقسام کی کھانسی سے تمیز کرنا چاہئیے صرف کھانسی کا موجود ہونا اس امر کا کافی ثبوت نہیں ہے کہ مریض میں مادہ سل موجود ہے کیونکہ کھانسی کئی ایک دیگر وجوہات سے بھی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ ہی کھانسی کا عدم وجود اس امر کی کافی دلیل ہے کہ مادہ

سل موجود نہیں ہے ۔ جب تھوک کا امتحان کرنے سے اس میں سل کے جراثیم پائے جائیں تو پھر شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی ۔

خون تھوکنا ۔ جب مریض کھانسی کے ابتداء میں یا کھانسی کے دوران میں خون تھوکے تو تیوبرکل یعنی مادۂ سل کی موجودگی کا شبہ پیدا ہو جاتا ہے خاص کر اس حالت میں جب کہ نہ تو مریض کو منہ میں چوٹ آئی ہو اور نہ ہی اس کو کوئی دل کی بیماری موجود ہو ابتدائے مرض میں جب مریض خون تھوکتا ہے تو بہت ہی قلیل خون تھوک میں ملا ہوا آتا ہے اور بعض حالتوں میں چند ہی قطرے خون کے آتے ہیں ۔ لیکن آخری درجوں میں خون کی مقدار بہت زیادہ آتی ہے ۔ اور بعض اوقات اتنی زیادہ کہ مریض بے چارہ فوراً راہیٔ ملک بقا ہو جاتا ہے ۔

نبض ۔ شدید سل میں نبض لگاتار تیز رہا کرتی ہے ۔ مثلاً ۹۰ سے لے کر ۱۱۰ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ فی منٹ ، بوقت شام نبض کی رفتار تیز ہو جایا کرتی ہے اور جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے ۔ توں توں زیادہ تیز اور کمزور ہوتی جاتی ہے ۔

حرارت جسم بھی ایک بھاری علامت ہوا کرتی ہے ۔ اگر شام کو ۹۹ یا ۱۰۰ درجے حرارت ہوا کرے اور خاص کر تھوڑی محنت کرنے کے بعد حرارت تیز ہو جایا کرے تو اس کو خطرے کی علامت سمجھنا چاہیے ۔

تنفس کوتاہ دمی یا سانس کا دقت سے آنا یہ بھی مسلول کی ایک عام علامت ہے ۔ مرض سل کے باعث چونکہ پھیپھڑوں میں ہوا کے لیے جگہ کی کمی ہو جاتی ہے اس لیے کافی ہوا مریض اندر داخل نہیں کر سکتا ۔ لہذا سانس چھوٹا چھوٹا اور دقت سے آتا ہے ۔ جوں جوں مرض سل پھیپھڑوں میں بڑھتا جاتا ہے ۔ توں توں سانس میں تکلیف بڑھتی جاتی ہے ۔ اس لیے تنفس کی تکلیف کا گھٹنا بڑھنا مرض کے گھٹنے بڑھنے کی علامت ہوا کرتی ہے ۔ تندرست شخص بوقت آرام ایک منٹ میں ۱۴ سے ۱۰ مرتبہ سانس لیتا ہے اور تنفس کی تناسب دل کی دھڑکن کے ساتھ تقریباً ایک اور پانچ کی ہے ۔ یعنی جب ایک شخص ایک مرتبہ سانس لیتا ہے تو اس کا دل پانچ مرتبہ دھڑکتا ہے اور مرض سل میں تنفس کی رفتار چوبیس سے اٹھائیس مرتبہ فی منٹ ہوتی ہے اور مرض کے ترقی کرنے کے ساتھ ساتھ تنفس کی تعداد بھی بڑھتی جاتی ہے ۔ مسلول

جب سانس اندر کھینچتا ہے تو عموماً یہ چھوٹا ہوتا ہے اور جلدی رک جاتا ہے ۔ جس سے مریض کو بے چینی ہوتی ہے یا کھانسی آتی ہے اور فوراً ہی اس کو سانس باہر نکالنا پڑتا ہے ۔ مسلول سانس کی بڑی شکایت کیا کرتا ہے ۔ تھوڑی سی مشقت کرنے ۔ سیڑھیاں چڑھنے یا اترتے سے یا تیز رفتار چلنے سے وہ جلدی تھکا ماندہ ہو جاتا ہے اور اس کو اکثر آرام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے

نقاہت ۔ ابتدائیہ علامت میں سے یہ ایک علامت ہے جو کہ جسم کے ہر ایک حصہ میں عموماً آشکارا ہوتی ہے ۔ اکثر اوقات مسلول ابتدائے مرض سے اخیر تک بتدریج کمزور ہوتا جاتا ہے ۔ جب مریض بتدریج کمزور ہوتا جا رہا ہو تو اس کو سل کی ایک بھاری علامت سمجھنا چاہیئے ۔ نقاہت کی پوری پوری جانچ پڑتال کرنے کے لیے مسلول کا گاہے بگاہے وزن کرتے رہنا چاہیئے ۔

حمی دق ۔ (تپ دق) آخرکار بخار آگھیرتا ہے ۔ اور مندرجہ بالا علامات کے ہمراہ بخار کا ہونا سل کی موجودگی مزید ثبوت ہوتا ہے ۔ مریض بوقت صبح پسینہ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے ۔ نبض چھوٹی اور باریک چلتی ہے ۔ لیکن بہت تیز اور شام کو زیادہ تیز ہو جاتی ہے ۔ ایک منٹ میں ۱۲۰ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ چلتی ہے اور نبض چلتی ہوئی جھٹکا دیتی ہے ۔ اسہال آتے ہیں خاص کر مرض کے ترقی کے دنوں میں اسہال اور پسینہ نقاہت کو زیادہ کر دیتے ہیں ۔ زبان پر سفید یا براؤن فرمیانہ میں جمی ہوئی ہوتی ہے ۔ لیکن زبان کی نوک اور اس کے کنارے غیر معمولی طور پر سرخ ہوتے ہیں اور اخیر وقت پر زبان چھالوں سے پُر ہو جاتی ہے ۔ پیشاب میں سرخ ریگ یا گلابی تلچھٹ تہ نشین ہوتی ہے اور اس میں یوریٹس آف سوڈا اور امونیا پائے جاتے ہیں ۔ جلد جسم چکنی ہوتی ہے ۔ سوائے شام کو جبکہ یہ جلتی ہوئی گرم ہے ۔ چہرے کا رنگ نکھرا ہوا ہوتا ہے ۔ آنکھیں چمکتی ہیں اور اخیری وقت میں نقاہت بہت بڑھ جاتی ہے ۔ بالآخر تمام علامات آہستہ آہستہ ترقی پذیر ہوتی جاتی ہیں ۔ کوتاہ دمی بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے ۔ یہاں تک کہ مریض تھوڑی سی مشقت بھی نہیں کر سکتا اور ایک چھوٹا سا پیراگراف پڑھتے وقت بھی اس کو سانس کے لیے رکنا پڑتا ہے ۔ تھوک میں زیادہ پیپ کے گول گولے نکلتے ہیں ۔ مرض سل دیگر اعضا میں بھی پھیل جاتا ہے ۔ مثلاً امعاء وغیرہ میں اور وہاں مثل پھیپھڑوں کے مادہ سل یعنی ٹیوبرکل اپنا

اڑ آجماتے ہیں ۔ پھر تمام انتڑیوں میں پھیل کر زخم بن جاتے ہیں اور اسہال آنے شروع ہو جاتے ہیں ۔ بعض اوقات حلق میں ٹیوبر کل (مادہ سل) آجاتے ہیں جس سے آواز بھدی پڑ جاتی ہے ۔ اور بیٹھ جاتی ہے ۔ منہ اور حلق میں چھالے ہی چھالے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ یا پاؤں میں سوج پڑ جاتی ہے ۔ اس طرح سے مادہ سل صرف پھیپھڑوں تک ہی محدود نہیں رہتا ۔ بلکہ موت واقعہ ہونے سے پہلے پہلے کئی ایک مقام میں جا پہنچتا ہے ۔

مسلول کا دماغ و دل عموماً صاف ہوا کرتے ہیں اور اکثر دل مضبوط ہوا کرتا ہے اس بات کو دیکھتے ہوئے بھی کہ تمام اعضا گھل کر گھٹ رہے ہیں ۔ مریض کے دل میں موت کا ذرا ڈر بھی نہیں ہوتا ۔ بلکہ وہ خیال ظاہر کرتا ہے کہ اگر اس کی کھانسی کو آرام آجاوے تو وہ تندرست ہو جائے گا ۔ مگر موت ہونے سے پیشتر بعض اوقات معمولی سا ہذیان ہو جایا کرتا ہے ۔

مختصراً مرض سل کی مخصوصہ علامات یہ ہیں ۔ مشقت کے بعد کوتاہ دمی ۔ کھانسی ۔ خون تھوکنا ۔ بتدریج ۔ نقاہت ۔ حرارت جسم کی تیزی تیز نبض حمیّٰ دق اور اسہال وغیرہ ۔

حرارت ۔ مرض سل کی تشخیص میں تھرمامیٹر ایک قیمتی چیز ہے ۔ کیونکہ جوں جوں پھیپھڑوں میں یا دیگر اعضاء میں مادہ سل ترقی کرتا جاتا ہے ۔ توں توں حرارت جسم بھی اسی تناسب سے بڑھتی جاتی ہے ۔ یہاں تک کہ ۱۰۲ ۔ ۱۰۳ بلکہ ۱۰۴ درجہ تک پہنچ جاتی ہے ۔

اسباب مرض اصلی سبب تو اس کا مادہ سل یعنی جراثیم ٹیوبر کل ہی ہیں لیکن کئی ایک دیگر باتیں بھی اس مرض کے پھیلانے میں مددگار ہوا کرتی ہیں ۔ کرم سل غالباً جسم میں خاک اور دھول کے ذریعہ داخل ہوتے ہیں اور یہ جرم پھیپھڑوں تک پہنچ جاتے ہیں اور وہاں ورم پیدا کر دیتے ہیں ۔

بعض اوقات نمونیا ۔ برونکائیٹس خون تھوکنے پھیپھڑوں میں اجتماع خون اور کئی ایک خارجی اشیاء مثلاً کوئلے ۔ لوہے یا سلیٹ کے خاکہ کے ساتھ مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔ مسلول والدین کے بچوں میں بھی یہ مرض چلا جاتا ہے ۔ نیز ناکافی اور ردّی غذا اور گندی ہوا نمدار مکانات اور مفلسی وغیرہ ایک طرف اور عیاشی

وغیرہ دوسری جانب اس موذی کے پیدا کرنے میں معاون اور مددگار ہوا کرتے ہیں۔

سختی و نرمی اور عرصہ کے لحاظ سے مرض کی تین قسمیں ہیں۔

اوّل شدید سل ۔ اس کا دورہ دو تین مہینوں کے اندر ہی ختم ہو جاتا ہے ۔ اور مریض راہیٔ ملک بقا ہوتا ہے ۔

دوم درمیانہ ۔ اس کا دورہ دو سے چار سال تک رہتا ہے ۔

سوم مزمن ۔ یہ سل کئی سالوں تک مریض کو تنگ کرتی رہتی ہے ۔ یہاں تک کہ دس سے بیس سال تک اس کا دورہ دورہ رہتا ہے ۔

مزمن سل کی علامات تین درجوں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں ۔

درجہ اوّل کی علامات : ابتدائے مرض میں تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی آتی ہے یعنی مریض کبھی کبھی ایک آدھ مرتبہ کھوں کھوں کرتا ہے خصوصاً صبح کے وقت یا کھانا کھانے کے بعد یا سوتے یا جاگتے وقت سینہ میں ہنسلی کی ہڈی کے نیچے اور اوپر درد ہوتا ہے ۔ اور ٹیسیں شانوں تک جاتی ہیں ۔ کھانستے وقت درد کی تکلیف بڑھ جاتی ہے کبھی کھانا کھانے کے بعد کھانسی آنے سے قے بھی ہو جایا کرتی ہے ۔ بدہضمی کی شکایت رہا کرتی ہے ۔ نبض تیز ہو جاتی ہے اور دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے ۔ سانس میں کسی قدر تیزی ہو جاتی ہے ۔ ذرا سی محنت سے سانس پھول جاتا ہے اور مریض روز بروز لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے ۔ ابتدا میں تو کھانسی خشک ہوا کرتی ہے ۔ لیکن کچھ عرصہ بعد بلغم خارج ہونے لگتی ہے ۔ جس میں خون کی آمیزش بھی پائی جاتی ہے ۔ کبھی کھانسی کے ہمراہ بہت سا خون خارج ہو جاتا ہے ۔ عموماً شام کے وقت مریض کو خفیف سی حرارت بھی ہو جایا کرتی ہے ۔

درجہ دوم کی علامات ۔ کھانسی زیادہ آنے لگتی ہے اور صبح کو نیند سے بیدار ہونے پر کھانسی کے ہمراہ بلغم بھی بہت سی خارج ہوتی ہے ۔ اگر اس بلغم کو پانی میں ڈالیں تو وہ تیرتی نہیں بلکہ تہ نشین ہو جاتی ہے ۔ مریض کی بھوک ماری جاتی ہے اور سانس بھی تکلیف کے ساتھ آیا کرتا ہے ۔ کمزوری بڑھتی جاتی ہے اور نبض بھی زیادہ تیز چلتی ہے اگر مرض بہت ترقی پر نہ ہو تو بخار ہر وقت نہیں

چڑھا رہتا ۔ صرف شام کے وقت تھوڑی سردی لگ کر بخار ہو جایا کرتا ہے ۔ اگر مرض ترقی پر ہو تو بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے ۔ رات کو تیز ہو جایا کرتا ہے ۔ اور صبح بخار اترنے پر بہت پسینہ آتا ہے ۔

درجہ سوم کی علامات ۔ مذکورہ بالا علامات میں ترقی ہوتی جاتی ہے ۔ پھیپھڑوں میں غار پڑ جاتے ہیں ۔ کھانسی صبح کے وقت بہت زور سے آتی ہے اور بلغم بکثرت خارج ہوتی ہے ۔ جس میں پیپ بہت زیادہ نکلتی ہے ۔ رات کو بخار تیز ہو جایا کرتا ہے ۔ پسینہ اس کثرت سے آیا کرتا ہے ۔ کہ مریض کے کپڑے تر بتر ہو جاتے ہیں ۔ کمزوری بڑھ جاتی ہے ۔ چھاتی اور پیٹھ پر چھائیاں پڑ جاتی ہیں ۔ اشتہا مٹ جاتی ہے اور زبان اکثر صاف و سرخ ہوا کرتی ہے ۔ بالآخر دست آنے لگتے ہیں ۔ مریض سوکھ کر کانٹا سا ہو جاتا ہے ۔ ہاتھوں اور پاؤں پر سوج پڑ جاتی ہے اور نہایت ضعف کی حالت میں آخرکار مریض انتقال کر جاتا ہے ۔

علاج

فاسفورس ۔ ہومیوپیتھی کے پرانے مصنف فاسفورس کو مرض سل میں تمام ادویات کا بادشاہ ملنتے آتے ہیں اور اُن کے نزدیک اگر کوئی دوائی اکسیر کا درجہ رکھ سکتی تھی تو وہ فاسفورس ہی تھی ۔ لیکن اس دوائی کا انتخاب بڑی سوچ بچار سے کرنا چاہیئے اور یہ بھی مسلمہ امر ہے ۔ کہ فاسفورس دوائی کی خوراکیں بار بار نہیں دہرانی چاہئیں اور نیز آرسینکم ۔ سلفر اور فاسفورس ادویات کا استعمال اندھا دھند نہیں کرنا چاہیئے ۔ جب تک کہ یہ ادویات پورے طور پر مظہر نہ ہوں فاسفورس زیادہ تر ایسے مسلول مریضوں میں کام آتی ہے جو کہ بہت جلدی بڑھ رہے ہوں ۔ زندہ دل ہوں اور اُن کے خاندان میں یہ مرض موروثی چلا آتا ہو اُن کے قد لمبے اور گردن لمبی و پتلی ہو اور نیز ایسے اشخاص جن کو ٹھنڈ جلدی لگ جاتی ہو ۔ علامات مخصوصہ حسب ذیل ہیں ۔

گلا بیٹھا ہوا اور شام کو تکلیف زیادہ ہو جاتی ہو ۔ چھاتی کمزور ۔ کھانسی ۔ تھوک بکثرت اور چھوٹا چھوٹا بخار (جس کو سلی بخار کہتے ہیں) رہتا ہو ۔ تھوک میں

خون ملا ہوا آتا ہو اور چھاتی کسی ہوئی معلوم دیتی ہو۔ گلے کے بیٹھ جانے کی شکایت دائمی ہو۔ اور ساتھ ہی حلق بھی دکھتا ہو۔ بولنے سے گلے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ آواز بالکل ہی بیٹھ جاتی ہو۔ بائیں پھیپھڑے کی چوٹی میں درد ہوتا ہو اور اس لیے مریض بائیں پہلو کے بل نہ لیٹ سکتا ہو۔ رات کے وقت چھاتی پر بہت دباؤ ہوتا ہو۔ اور اس لیے مریض بیٹھنے پر مجبور ہوتا ہو۔ کھانسی تھوڑی خشک ہو اور گرم سے سرد ہوا میں جانے پر یا بائیں پہلو اور کمر کے بل لیٹنے پر زیادہ ہوتی ہو۔ بلغم بوقتِ صبح اکثر نکلتی ہو۔ جو کہ سفید اور سخت ہوتی ہو یا خون آمیز ہوتی ہو۔ بخار متواتر ہوتا رہتا ہو اور بوقت شام چہرہ تمتماتا ہو۔ اور گرم ہو خاص علامت یہ ہو کہ کندھوں کی چپنیوں کے درمیانی مقام میں جلن ہوتی ہو۔

امونیم میور - میں کندھوں کی چپنیوں کے درمیانی مقام میں ٹھنڈک ہوا کرتی ہے اور مرض سل میں یہ علامت اس دوائی کے انتخاب میں مدد دیتی ہے۔

بموجودگی اسہال فاسفورس سل کے آخری درجہ میں بھی کارآمد ہوتی ہے۔ جبکہ مقعد پاخانہ کو روک نہ سکتی ہو اور فوراً باہر پھینک دیتی ہو۔ مرض سل میں مجامعت کی بڑھی ہوئی خواہش کی موجودگی فاسفورس کی ایک اعلےٰ علامت ہے۔

* خوراک - ۶× یا ۳۰ ہر تین گھنٹے کے بعد۔

فاسفورس اور کلکیریا میں امتیاز

کلکیریا	فاسفورس
مریض خنازیری مزاج والا اور موٹا ہو گیا ہو اور پر والا ہونٹ سوجا ہوا ہو۔ کھلی ہوا ناموافق پڑتی ہو۔ درد بہت بے قرار نہ کر دیتی ہو۔	مریض پتلا لمبا ہو کہ بہت جلدی بڑھ رہا ہو اور سینہ تنگ ہو۔ کھلی ہوا بھاتی ہو۔ دردیں بیقرار کر دیتی ہوں۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کلکیریا کارب ۔ بلغمی مزاج والے مریضوں کے لیے جو کہ زور آور اور نرم مزاج ہوں مفید دوائی ہے ۔ نیز ایسی مریضہ جس کی صحت بوجہ کثرتِ حیض و اخراج یا باربار اسقاطِ حمل کے باعث گر گئی ہو ۔ اس دوائی سے مستفیض ہوتی ہے ۔ ٹھنڈ جلدی لگ جاتی ہو ۔

جب دائیں طرف کے پھیپھڑے کا نچلا حصہ مبتلائے مرض ہو اور سینہ کی ہوا کی نالیوں میں سے خاص آواز آوے ۔ خاص کر دائیں پھیپھڑے میں تو یہ دوائی خاص طور پر مظہر ہوتی ہے ۔ کھانسی تر ہو ۔ اور کھڑکھڑ کرتی ہو یا چھوٹی چھوٹی اور خشک بوقت شام آتی ہو ۔ سیڑھیاں چڑھتے یا چڑھائی چڑھتے وقت تمام چھاتی دکھتی ہو ۔ سانس پھول جاتا ہو اور بہت تھکاوٹ محسوس ہوتی ہو ۔ ایسا محسوس ہوتا ہو کہ سینہ کو خوب کوٹا گیا ہے ۔ اور گلا بیٹھا ہوا ہو ۔ لیکن درد نہ کرتا ہو ۔ بلغم پیپ دار زردی مائل سبز نکلتی ہو ۔ یا ساتھ خون آتا ہو گوشت کھانے سے بہت نفرت ہو ۔ اور گوشت شام کے اسہال میں بدون ہضم ہوئے خارج ہو جاتا ہو ۔ کمزور جوان لڑکیوں کو جبکہ حیض بند ہو ۔ کمزوری بہت ہو ۔ پسینہ آتا ہو ۔ تو ایسے حالات میں کلکیریا کارب مظہر ہوا کرتی ہے ۔

جب سل کے عارضہ میں مندرجہ ذیل علامات موجود ہوں تو کلکیریا کارب کو یاد رکھنا چاہیے ۔

۱ ۔ نکسیر کا آنا

۲ ۔ حلق میں خراش اور جلن کا ہونا

۳ ۔ جلد جسم پر چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کی موجودگی اور چھائیوں کا پڑنا ۔

۴ ۔ خفیف سی محنت کرنے سے بھی پسینہ کا آجانا ۔ بافراط اور نقاہت پیدا کرنے والا ۔

۵ ۔ ٹھنڈ کا جلد لگ جانا ۔ سردی سے علامات مرض کا ترقی پذیر ہونا (کلکیریا کی طبیعت رکھنے والے مسلول مریضوں کو سرد جگہوں میں بھیجنے کی ہدایت نہیں کرنی چاہیے ۔)

۶ ۔ پُر امید ہونا ۔

۷ ۔ بالوں کا جھڑنا

۸ ۔ سینہ پُر معلوم ہونا اور خون تھوکنا

※ خوراک ۔ نمبر ۲× یا ۳۰ ہر تین گھنٹے کے بعد

کلکیریا فاسفوریکا ۔ جب کمزوری بہت تیزی سے بڑھ رہی ہو اور سبزی مائل پیپ دار تھوک نکلتا ہو ۔ سر درد ہو اور سستی ہو تو کلکیریا فاس دوائی بمقابلہ کلکیریا کارب کے زیادہ موزوں ہوتی ہے ۔

※ خوراک ۔ نمبر ۳× یا ۶ ہر تین گھنٹے کے بعد

کلکیریا آیوڈاٹا ۔ جب نوجوان مریضوں کے (جو کہ بہت جلدی بڑھ گئے ہوں) غدود متورم ہوں اور خراش دار تنگ کرنے والی کھانسی آتی ہو ۔ نبض تیز ہو ۔ بخار زیادہ ہو اور پھیپھڑے جلدی چل رہے ہوں تو یہ دوائی بمقابلہ کلکیریا کارب موزوں تر ہوا کرتی ہے ۔

※ خوراک ۔ ۲× یا ۶ ہر تین گھنٹہ کے بعد

ٹیوبرکیولائینم یا بیسی لائینم ۔ یہ ہر دو ادویات سالہا سال سے ہومیو پیتھک ڈاکٹر مرض سل میں اعلیٰ نتائج کے ساتھ استعمال کر رہے ہیں ۔ لندن کے مشہور ڈاکٹر برنٹ صاحب نے لکھا ہے کہ ان ادویات کی برکت سے کئی ایک مسلول مریض شفا پا گئے ہیں اور کئی ایک کو بہت فائدہ ہوا ۔ ان ادویات کی علامات عموماً پلسٹلا کی علامات کے مشابہ ہوا کرتی ہیں ۔ ایک علامت تو یہ واضح ہوتی ہے کہ مریض ہوا کو بہت پسند کرتا ہے ۔

※ خوراک ۔ نمبر ۳۰ یا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ جب کوئی دوسری دوائی مظہر ہو تو وہ بھی باقی ایام میں استعمال کی جا سکتی ہے ۔

نائٹرک ایسڈ ۔ یہ اس مرض میں ایک مشہور دوائی ہے اور اگر پھیپھڑوں میں پیپ بھرنے سے پہلے اس کو استعمال کیا جاوے تو بہت مفید ثابت ہوتی ہے علامات اس کی یہ ہیں ۔

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

خون کا یکایک سینہ کی جانب غلبہ کر جانا ۔ تپ کا موجود ہونا ۔ چھاتی کا دُکھنا خون کا بمقدار کثیر اور سُرخ چمکیلا آنا ۔ کوتاہ دمی ۔ آواز بھدّی ۔ خاص کر بوقتِ صبح بہت خراب ہو ۔ اسہال صبح کو بہت آویں اور دائیں چھاتی سے لے کر سینہ تک چبھن کا پڑنا ۔ یہ سب اس کی علامات ہیں ۔ دل کمزور اور دھڑکن زیادہ ہُوا کرتی ہے ۔ پسینہ رات کو زیادہ آیا کرتے ہیں اور خاص کر صبح کے وقت اور مریض کو بہت کمزور کر دیتے ہیں ۔ صبح کے وقت جلد جسم ٹھنڈی ہُوا کرتی ہے ۔ خراشدار کھانسی رات بھر مریض کو تنگ کرتی رہتی ہے ۔ بعض اوقات کھانسی خشک ہوتی ہے اور بعض اوقات تر اور کھڑکتی ہے ۔ سینہ میں ہوا سائیں سائیں کرتی ہے ۔ بلغم بدبودار نکلتی ہے اور گدلی سبزی مائل ۔ خون آمیز اور خالص پیپ خارج ہوتی ہے ۔

دیگر ہر ایک دوائی کے مقابلہ میں نائٹرک ایسڈ کے مریض کو گلے کی شکایت زیادہ ہُوا کرتی ہے ۔ چونکہ نائٹرک ایسڈ کی تمام علامات گرمی سے ترقی پذیر ہُوا کرتی ہیں ۔ اس لیے ایسے مریض کو گرم آب و ہوا میں نہیں رہنا چاہیئے ۔

※ **خوراک** ۔ نمبر ۶x یا ۳۰ ہر تین گھنٹے کے بعد ۔

نائٹرک ایسڈ کا مریض دبلا پتلا ہُوا کرتا ہے ۔ کلکیریا اور نائٹرک ایسڈ میں امتیازی نقشہ حسبِ ذیل ہے :۔

نائٹرک ایسڈ	کلکیریا
مریض پتلا دُبلا	مریض فربہ
اسہال شام کو زیادہ تکلیف دِہ	اسہال صبح کو تکلیف دِہ
کھانسی عموماً خشک	کھانسی عموماً تر
گرم موسم غیر موافق	سرد موسم ناموافق
گرم ہَوا تکلیف دِہ	گرم ہَوا مرغوب

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

سلیشیا - جب پھیپھڑے پک چکے ہوں اور اُن میں پیپ بھر چکی ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے - جب مریض میں حرارت غریزی کم ہو اور اُس کے لیے اپنے آپ کو گرم رکھنا مشکل ہو تو یہ دوائی مظہر ہُوا کرتی ہے - کھانسی پہلے تو خشک اور کھردری ہوتی ہے - بعد میں تر اور سینہ میں بڑی کھڑکھڑ کرتی ہے اور بدبودار بلغم خارج ہوتی ہے - جب تھوک میں پیپ خارج ہو اور پھیپھڑے کے پکنے کا پتہ دیوے اور مشقت کرنے کے بعد بلغم بہت خارج ہو تو یہ دوائی مظہر ہُوا کرتی ہے - پھیپھڑے میں پھوڑے بن گئے ہوں بکثرت شب کو پسینے آتے ہوں اور بخار رہتا ہو - شب کے کمزور کرنے والے پسینوں کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی مفید دوائی نہیں -

* **خوراک**: ۶x یا ۳۰ یا ۲۰۰ دن میں دو مرتبہ

پھیلنڈریم جب بہت ہی بدبودار بلغم خارج ہوتی ہو تو یہ دوائی مظہر ہُوا کرتی ہے مرض کے آخری درجہ میں مفید ہوتی ہے -

* **خوراک** - مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد -

آیوڈین - جب بلغم میں پیپ خارج ہوتی ہو اور خاص کر جبکہ مریض سل خنازیر کا نتیجہ ہو - تو یہ دوائی مظہر ہُوا کرتی ہے - لیکن جب دست آتے ہوں - تو آیوڈین ایسی حالت میں مفید نہیں ہوتی -

* **خوراک** - ۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد -

سٹینم میٹیلیکم - اس کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں -

تپ دق ہو - دن کے دس بجے لرزہ ہوتا ہو - شام جسم گرم اور تمتما جاتا ہو - خفیف سی حرکت کرنے سے بھی تکلیف ہوتی ہو اور رات کو بہت پسینہ آتا ہو خاص کر صبح کے چار یا پانچ بجے -

نقاہت اس دوائی کی خاص علامت ہے اور یہ دوائی تب ہی مظہر ہوتی ہے - جب کہ نقاہت بدرجۂ کمال موجود ہو - مریض اس قدر کمزور ہُوا کرتا

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵ -

ہے کہ وہ دو یا تین منٹ سے زیادہ لگاتار گفتگو نہیں کر سکتا۔ آواز بھاری ہوا کرتی ہے اور کھانسی دورے کی ہوا کرتی ہے۔ بلغم بمقدار کثیر اور زردی مائل یا زردی مائل سبز میٹھی خارج ہوتی ہے۔ بلغم کا بکثرت اخراج اور سینہ میں خلا کا احساس۔ یہ سٹینم کی دو خاص علامات ہیں۔

※ **خوراک** ۔ ۲× یا ۳۰ ہر دو گھنٹے کے بعد

سلفر ۔ یہ دوائی درجہ ابتدائیہ میں مفید ہوا کرتی ہے جبکہ خون کا دباؤ سینہ کی جانب ہو۔ تمام جسم میں گرمی محسوس ہوتی ہو۔ ہوا کی طلب ہو۔ گرمی شعلے اٹھتے ہوں اور درد دائیں پستان سے شروع ہو کر کمر میں جاتی ہو لیکن جب مرض جڑ پکڑ جاوے تو پھر سلفر استعمال کرنا خطرناک ہوا کرتا ہے۔ کھانسی عموماً خشک ہو۔ شام کو زیادہ آتی ہو۔ بولنے سے زیادہ ہوتی ہو۔ گاہے بگاہے بلغم بہت نکلتی ہو۔ رات کو پسینے بہت آتے ہوں اور بدبودار ہوں۔ کمزوری۔ نقاہت اور کاہلی بہت ہو اور ہاتھ اور پاؤں کے تلوے جلتے ہوں۔

※ **خوراک** ۔ ۳× یا ۳۰ یا ۲۰۰ دن میں دو مرتبہ

آرسینیکم ۔ یہ دوائی بھی مرضِ سل میں بڑی احتیاط سے استعمال کرنی چاہیے۔ اس کی علامات مفصلہ ذیل ہیں

بے حد کمزوری۔ نقاہت۔ پیاس۔ تپ دق۔ تنگیٔ تنفس اور تیز بھالا مارنے کی سی دردیں۔ جو کہ حرکت کرنے سے زیادہ ہوتی ہوں۔ رات کو لیٹتے وقت، یا صبح اٹھتے وقت، کھانسی زیادہ ہوتی ہو۔ کھانسی کے دورے لمبے ہوتے ہوں، اور پھر کوتاہ دمی ہوتی ہو۔ بلغم بکثرت سبزی مائل اور نمکین آتی ہو۔ اور دلی تشویش ہر وقت دامنگیر رہتی ہو

※ **خوراک** ۔ ۳× یا ۳۰ یا ۲۰۰ دن میں دو یا تین مرتبہ۔

سینگوئنیریا ۔ تپ دق ہو اور بخار چار بجے شام کو زیادہ ہو جاتا ہو۔ رخسارے چمکیلے اور تمتماتے ہوں اور حلق میں خراش ہونے کے باعث خشک کھانسی آتی

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ہو۔اس دوائی کی خاص علامت یہ ہے کہ سینہ کے اوپر کا حصہ جلتا ہوا اور بھرپور محسوس ہوتا ہو۔گویا کہ وہاں خون جمع ہو گیا ہے۔دائیں پھیپھڑے میں پستان کے قریب تیز چبھن والی دردیں ہوتی ہوں۔عضلات درد کرتے ہوں اور کوتاہ دمی ہو۔یہ دوائی مرض کے درجۂ ابتدائیہ ثانوی ثلاثی ہر ایک درجہ میں کام آتی ہے مزمن خشک کھانسی ہو یا کھانسی تر ہو لیکن بلغم بڑی مشکل سے خارج ہوتی ہو اور لیٹنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو۔مرض کے درجۂ آخری میں یہ دوائی اس وقت مظہر ہوتی ہے جب کہ تھوک اور تنفس بدبودار ہوں۔ بلکہ یہاں تک کہ مریض کو بھی ان سے بو آتی ہے۔ایسی حالت میں اس دوائی کے دینے سے سانس ذرا سہولت سے آنے لگتا ہے۔تھوک یعنی بلغم بآسانی خارج ہوتی ہے۔اطراف (ٹانگوں اور بازوؤں) کا لگاتار ٹھنڈا رہنا اور گرم ہونے میں نہ آنا اور سینہ میں جلن کا ہونا۔یہ سینگونیریا کی خاص علامات ہیں۔

※ **خوراک:** ۵ یا x ۱ ہر دو گھنٹہ کے بعد

برائی اونیا کی علامات یہ ہیں:-

تکلیف دہ خشک کھانسی گویا کہ سر اور چھاتی پھٹ جاوے گی اور مانو کہ کھانسی معدہ سے نکل رہی ہے۔مریض اٹھ کر بیٹھنے پر مجبور ہوتا ہو۔پہلوؤں میں تیز چبھن کی دردیں ہوتی ہوں۔گلا درد کرتا ہو۔پسینہ آتا ہو اور پھیپھڑوں کے اوپر کے حصوں میں دردیں ہوتی ہوں۔مارے دردوں کے مریض گہرا سانس نہ لے سکتا ہو۔یہ اس دوائی کی خاص علامت ہے۔

※ **خوراک:** x ۳ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی کاربونیکم۔ برائی اونیا کی طرح کاربونیکم میں بھی چبھن کی دردیں ہوتی ہیں۔کھانسی خشک ہوتی ہو اور بلغم بڑی مشکل سے خارج ہوتی ہو ایسا محسوس ہوتا ہو کہ بلغم تھوڑی اوپر آتی ہے اور پھر نیچے چلی جاتی ہے یا کھانستے

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

وقت بلغم کے گوہرے منہ سے اُڑ کر باہر نکلتے ہوں ۔ بلغم بہت آتی ہو۔ پیپ دار بعض اوقات خون آمیز بھی ہو تین بجے سے لیکر پانچ بجے صبح تک کھانسی زیادہ ہوتی ہو اور مریض کو سردی محسوس ہو ذہنی ہو خاص کر بارہ بجے رات کو سیٹی بجنے کی سی آواز نکلتی ہو۔ جس کے باعث نیند نہ آسکتی ہو سینہ کی کمزوری اس کی خاص علامت ہے ۔ چہرے کا ورمی ہونا اور آنکھوں پر سوجن کا ہونا اس دوائی کی علامت میں سے ہے ۔

*- **خوراک**: ۳× یا ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ڈراسرا ۔ یہ مرض سل کی ایک خاص دوائی ہے ۔ ڈاکٹر جونسٹ صاحب اس کو اس مرض میں شافی بتلاتے ہیں ۔ یہ درجۂ ابتدائیہ کی دوائی ہے اور نوجوان لڑکیوں کی ابتدائی سل میں کام آتی ہے ۔ کھانسی دورہ کے ساتھ آتی اور اکثر قے آنے سے کھانسی کا دورہ ختم ہوتا ہے ۔ بوقت شب لیٹنے پر کھانسی زیادہ آتی ہو۔ بلغم بکثرت خارج ہوتی ہو اور زرد اور کڑوی صبح کے وقت نکلتی ہو۔ اسہال آتے ہوں گلا گھٹتا ہو۔ معدہ میں خراش ہو اور کھانستے کھانستے قے آجاتی ہو گلے کی سل کے لیے یہ ایک خاص دوائی ہے۔ ڈراسرا کی کھانسی خاص قسم کی ہوتی ہے ۔ بڑا گہرا آواز پیدا کرتی ہے بھدی اور گنگی کھانسی ہوتی ہے اور کھانسنے سے سینہ میں دردیں ہوتی ہیں اور رات کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے ۔ کھانسی دورہ کی ہوتی ہے اور دورہ کے بعد بلغم باہر نکلتی ہے ۔ یا قے آتی ہے ۔

*- **خوراک** ۔ نمبر۵ یا ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

لاراسی راسس ۔ مسلول کو بوقتِ شب کھانسی خشک اور تکلیف سے آتی ہو۔ اور تھوک میں خون کی تھوڑی سی لَس نکلتی ہو۔

*- **خوراک** ۔ نمبر۵ یا ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد

ڈلکامارا ۔ خفیف سردی لگنے سے بھی پہلوؤں میں دردیں ہونے لگ پڑتی ہیں مریض کی طبیعت ٹھنڈ سے جلدی متاثر ہوتی ہو اور مرطوب موسم میں تکلیف

*- دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

بڑھ جاتی ہو۔ کھانسی عموماً تر آتی ہو اور سخت و سبزی مائل چپچپی بلغم بکثرت خارج ہوتی ہو۔ نیز چھاتی میں بہت بوجھ معلوم ہوتا ہو۔ ڈلکا مارا کی کھانسی لیٹنے سے اور کمرے کی گرمی سے زیادہ زور پکڑتی ہے اور کھلی ہوا میں کھانسی کم ہوتی ہے۔ خسرہ کے بعد مزمن کھانسی کے لیے ڈلکا مارا ایک مفید دوائی ہے۔

* خوراک: نمبر ۵ یا x۱ ہر دو گھنٹے کے بعد

لائیکو پوڈیم - ایک مفید دوائی ہے۔ جبکہ نمونیہ کے علاج میں تغافل کیا گیا ہو اور اس کے بعد مرض سل شروع ہو گیا ہو۔ کھانسی لگاتار رات دن ہوتی ہو اور زرد پیپ بمقدار کثیر بلغم میں خارج ہوتی ہو جس کا ذائقہ نمکین اور بودار ہو۔ یا زردی مائل بلغم نکلتی ہو اور سینہ میں درد ہوتا ہو۔ تھوڑا تھوڑا بخار رہتا ہو۔ شب کو پسینے آتے ہوں اور سانس میں کھڑکھڑ کی آواز پیدا ہوتی ہو سارا بدن کا دھڑ دبلا ہو گیا ہو۔

ڈاکٹر ہیوگس کا قول ہے کہ نوجوان آدمیوں کو جب مرضِ سل کا ڈر ہو تو لائیکو پوڈیم دوائی مظہر ہوا کرتی ہے۔

مسلسل خشک کھانسی سے شکم کے دونوں پہلوؤں میں دردیں ہونے لگ پڑتی ہوں۔ علی الصباح کھٹی بو والا پسینہ اور سہ پہر کو تھوڑا تھوڑا بخار ہاتھ گرم اور تلوے جلتے ہوں۔ قبض اور نقاہت ہو۔ تر کھانسی میں جبکہ مریض بڑے بڑے تودے بلغم کے نکالتا ہو۔ تو لائیکو پوڈیم سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

* خوراک* نمبر x۳ یا ۳۰ ہر چار گھنٹے کے بعد

ضروری ہدایات

نمبر ۱ - غلیظ نمدار یا اندھیرے مکانات میں جہاں دھوپ نہ پڑتی ہو اور ہوا کا گزر

---

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

نہ ہو نہیں رہنا چاہیئے ۔بلکہ ایسی جگہ رہنا چاہیئے جہاں سورج کی روشنی اور تازہ ہوا کا بخوبی گذر ہوتا ہو اور زیادہ گنجان آبادی میں بھی نہیں رہنا چاہیئے ۔ سل کے مریض کو ایسی کھلی جگہ میں رکھنا چاہیئے ۔جہاں کہ آب و ہوا بہت خوشگوار ہو اور ہوا تازہ و بکثرت مل سکتی ہو ۔سب سے بہتر تو یہ ہے کہ وہ کسی اچھے پہاڑ پر چلا جائے ۔ اور اگر یہ نہ ہو سکتا ہو تو کسی اچھے گاؤں کو چلا جائے اور وہاں کسی کھلی جگہ میں رہے ۔اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو شہر کے نزدیک کسی باغ میں جا کر رہے ۔ اگر اتنا بھی نہ کر سکتا ہو تو مکان کی چھت پر سائبان لگا کر رہے ۔غرضیکہ جہاں تک ہو کھلی ہوا اور کھلی جگہ میں رہے ۔صرف بارش اور دھوپ کی تیزی سے اور نیز زیادہ سردی سے بچنا لازمی ہے ۔مریض تپ دق کے لیے اندھیرے اور بند کمرے میں سونا نہایت ہی مضر ہے ۔

نمبر ۲ ۔مسلول کو ناکافی یا ناقص غذا نہیں کھانی چاہیئے ۔بلکہ ایسی غذا کھانی چاہیئے ۔جو کہ لطیف اور مقوی ہو اور نہ ہی کھانے پینے میں بے اعتدالی کرنی چاہیئے ۔تاکہ ہاضمہ خراب نہ ہو جائے ۔ دودھ ۔ بالائی ۔مکھن ۔گھی وغیرہ اس کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے چاہئیں اور مریض کو کوشش کرنے چاہیئے ۔کہ وہ اپنی غذائیت کو بڑھائے تاکہ اس کا جسم اور وزن بڑھے

کوڈلیور آئیل (مچھلی کا تیل) اس مرض میں عام طور پر مفید مانا گیا ہے کیونکہ اس میں غذائیت بہت ہوتی ہے ۔اس لیے اس سے جسم کا وزن بڑھتا ہے اور قوت پیدا ہوتی ہے ۔مسلول کے لیے دودھ سے بڑھ کر اور غذا نہیں ہے لیکن دودھ کو ہمیشہ جوش دے کر پینا چاہیئے ۔ دودھ میں پھینٹے ہوئے انڈے یخنی اور شوربا سب لطیف اور مقوی اغذیہ ہیں ۔تازہ سبزی ترکاریاں پکائی ہوئی مفید ہوتی ہیں ۔ثقیل اور ترش اشیاء وغیرہ سے پرہیز لازمی ہے ۔

نمبر ۳ ۔ ہر قسم کی منشیات و نشہ دار اشیاء شراب وغیرہ سے پرہیز لازم ہے کیونکہ ایسی اشیاء کے استعمال سے صحت عامہ خراب ہو کر کمزوری بڑھتی جاتی

ہے۔ بچپن کی شادی کثرت مجامعت اور دیگر بدعادات۔ مثلاً جلق وغیرہ سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ منی کا زیادہ اخراج ہو کر جسم سوکھتا ہے اور مرض سل کے غلبہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔

نمبر۴۔ مسلول کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ اگر شادی شدہ ہے تو مباشرت سے قطعی پرہیز رکھے۔ اگر مجرد ہے تو اس کی شادی نہ کی جائے۔

نمبر۵۔ بارہا تجربہ میں آچکا ہے کہ جب کمزور اور نازک مزاج لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی ہو جاتی ہے تو وہ مباشرت میں بے اعتدالی کر کے اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ اُن کو مرض سل آگھیرتا ہے۔ چنانچہ کئی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس نامراد مرض سے موت کے گھاٹ اُتر چکے ہیں۔ اس لیے والدین اور رشتہ داروں کا فرض ہے کہ سولہ ۱۶ برس سے کم عمر کی لڑکی اور چوبیس ۲۴ سال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی نہ کریں اور نیز اس امر کی بھی نگہداشت رکھیں کہ کہیں شادی شدہ جوڑا بے اعتدالی میں نہ پھنس جائے۔ کثرت مجامعت کے نقصانات نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر بخوبی روشن کر دینے چاہئیں۔

نمبر۶۔ ایک کمرہ میں بہت سے آدمیوں کو ہرگز نہیں سونا چاہیئے۔ اس سے کمرہ کی ہوا خراب ہو کر سونے والوں کی صحت پر بہت سا بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور خاص کر کمزور اشخاص پر اس کا بہت مضر اثر ہوتا ہے۔

نمبر۷۔ سونے کے کمرے کی کھڑکیاں اور روشندان کھلے رکھنے چاہئیں تاکہ کمرہ میں تازہ ہوا آتی جاتی رہے۔ نہ ہی سونے والے کمرے میں کسی قسم کا دھواں ہونا چاہیئے۔ چراغ یا لیمپ کو کمرے میں جلتے نہیں چھوڑنا چاہیئے کیونکہ اس سے ہوا گندی ہوتی ہے۔

نمبر۸۔ بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سانس منہ کے راستے لیتے ہیں۔ سانس ہمیشہ ناک کے ذریعہ لینا چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے لمبا اور گہرا سانس لینا چاہیئے تاکہ ہوا پھیپھڑوں کے ہر ایک حصہ میں بخوبی پہنچ جائے۔ منہ ڈھانپ کر نہیں سونا چاہیئے خواہ گرمی ہو یا سردی۔ ہمیشہ منہ کھلا رکھ کر سونا چاہیئے۔

نمبر۹۔ دودھ کو ہمیشہ اچھی طرح جوش دے کر پھر نیم گرم یا سرد جیسا کہ دل چاہے

پینا چاہیے کیونکہ گائے کا کچا دودھ مرض سل کے پیدا کرنے والا ہے۔
نمبر ۱۰۔ کچا یا نیم پخت گوشت کھانے سے بھی مرض سل کے ہوجانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے گوشت خوب پکا کر کھانا چاہیے۔
نمبر ۱۱۔ کھانا کھانے کے قبل ہمیشہ ہاتھ دھولینے چاہئیں اور کلی کرلینی چاہیے۔ ہاتھوں کے ساتھ کئی قسم کے گندے اجزا لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر بغیر دھونے کے اُن کے ساتھ کھانا کھایا جائے تو اُن اجزائے کثیف کو جسم کے اندر جانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔
نمبر ۱۲۔ مسلول کا جھوٹا حقہ پینا منع ہے۔ اس سے تندرست اشخاص میں بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے یوں بھی حقہ پینے کی عادت کو ترک کرنا چاہیے کیونکہ حقہ کے ذریعہ کئی متعدی امراض پھیلتے ہیں۔ ایک دوسرے کا جھوٹا حقہ پینا نہایت ہی نقصان دہ ہے۔
نمبر ۱۳۔ مسلول یا مریض تپ دق کو ہمیشہ صاف ستھرا رہنا چاہیے۔ لباس بھی اُس کو صاف ستھرا پہننا چاہیے اور اُسے غسل بھی روزانہ سرد پانی کے ساتھ یا نیم گرم پانی کے ساتھ جیسا کہ طبیعت کو مرغوب ہو کرنا چاہیے اور نہانے کے بعد فوراً ہی خشک تولیہ سے جسم کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کر لینا چاہیے اس سے دوران خون ذرا تیز ہوجاتا ہے مریض کا بستر وغیرہ ہمیشہ صاف ستھرا ہونا چاہیے۔
نمبر ۱۴۔ مسلول یا مریض تپ دق کو فرش یا دیواروں پر ہرگز ہرگز نہ تھوکنا چاہیے کیونکہ اُن کی بلغم میں بے شمار جراثیم سل کے موجود ہوتے ہیں۔ جو کہ بلغم کے خشک ہوجانے پر ہوا میں اُڑتے پھرتے ہیں اور بذریعہ تنفس تندرست اشخاص کے پھیپھڑوں میں پہنچ کر اس مہلک مرض کا بیج بو دیتے ہیں۔
مسلول و مدقوق کو ہمیشہ ایک خاص مخصوص برتن میں تھوکنا چاہیے اور اس اگالدان کو صاف کر کے بلغم پر لکڑی کا برادہ اور مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا چاہیے اور چلتے پھرتے مریض کو اپنے رومال میں تھوکنا چاہیے اور بعدہٗ اُس رومال کو جلا دینا چاہیے۔

مسلول کا جھوٹا کھانا تندرست اشخاص کو نہیں کھانا چاہیے اور نہ ہی مسلول کے ساتھ ایک ہی برتن میں مل کر کھانا چاہیے۔

مسلول یا مریض تپ دق کو لازم ہے۔ کہ وہ کسی قسم کی جسمانی مشقت یا دماغی محنت نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو سکے آرام کرے۔ اور ذرا بھی بخار ہو تو زیادہ چلنا پھرنا بھی منع ہے۔ کیونکہ بخار کی حالت میں چلنے پھرنے سے کمزوری بڑھتی ہے۔ البتہ مریض کو اس قدر ورزش یا سیر کرنی چاہیے کہ جس سے اُسے تکان پیدا نہ ہو۔ کھلی اور تازہ ہوا میں ہوا خوری کرنا یا پیدل چلنا مفید ہوا کرتا ہے۔ لیکن اگر پیدل چلنے سے نبض تیز چلنے لگے۔ یا کھانسی زیادہ ہونے لگے یا اگر مریض کو تنگیٔ نفس یا بدہضمی کی شکایت ہو تو ایسی حالتوں میں پیدل ہوا خوری نہیں کرنی چاہیے۔ مریض کو ہمیشہ اپنا دل خوش اور شاد رکھنا چاہیے۔ رنج و غم فکر و تردد سے پرے رہنا چاہیے۔ مریض کو ہمیشہ اپنا حوصلہ بڑھانا چاہیے۔ اور اس کے دل میں یہ خیال قائم رہنا چاہیے کہ روز بروز وہ اچھا ہو رہا ہے۔ دلی قوت کی مضبوطی مریض کو فائدہ بخش ہوا کرتی ہے۔

نمبر ۱۵ جب مرض خفیف ہو یا مزمن ہو تو کسی پُرفضا پہاڑ پر جہاں نمی کم ہو اور بارش زیادہ نہ ہو۔ مسلول کو چلا جانا چاہیے۔ بشرطیکہ وہاں ہر طرح آرام و آسائش میسر ہوں۔ اگر ایسا انتظام نہ ہو سکتا ہو تو پھر اس کے لیے اپنے گھر پر ہی رہنا بہتر ہے۔

کنٹھ مالا ۔ خنازیر ۔ سکرافیولا

(SCROFULA, Struma)

اس مرض میں گردن کے غدود پھول کر مالا کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس کو کنٹھ مالا کہتے ہیں اور چونکہ اس مرض میں گردن پھول کر سور کی گردن کی طرح ہو جاتی ہے۔ اس لیے عربی میں اس کو خنازیر کہتے ہیں

علامات

گردن کے غدود متورم ہوجاتے ہیں۔ ابتدا میں تو ان میں درد نہیں ہوتا اور وہ علیحدہ علیحدہ نظر آتے ہیں۔ لیکن بعد میں وہ آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان کے اوپر کی جلد جڑ جاتی ہے اور وہ درد کرتے ہیں۔ بالآخر ان میں مواد پیدا ہو کر وہ پھٹنے لگتے ہیں اور وہاں پر زخم و ناسور بن جاتے ہیں۔ جو مہینوں بلکہ برسوں تک اچھے نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی خفیف بخار بھی ہوجاتا ہے روز بروز مریض کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔ اگر پھیپھڑوں میں یہ مرض سرایت کر جائے تو ساتھ ہی سل (تپدق) ہوجاتی ہے۔

اسباب مرض

اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ مسلول یا آتشکی یا شرابی یا ضعیف والدین کے بچے جو پیدائشی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ میلا کچیلا رہنا۔ کثیف آب و ہوا ناکافی پارچات اور خرابی غذا۔ سیلان الرحم (لیکوریا) کا عارضہ نیز خسرہ۔ کالی کھانسی۔ سرخ بخار اور زکام وغیرہ اس کے اسباب مویدہ ہیں۔

علاج

کلکیریا کارب : خنازیر یعنی کنٹھ مالا کی یہ خاص دوائی ہے۔ اس کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں :-

سر پر پسینہ آنا۔ کھٹی بو والا پسینہ، غدود جلدی متورم ہوجاتے ہوں اور ان میں مواد بھر جانے کا ڈر لگ جاتا ہو۔ چہرہ زرد۔ مریض سست اور بھدا۔ چندیا (سر کے بالائی حصہ کا وہ مقام جو بچپن میں تڑپتا رہتا ہے) کی ہڈیاں کھلی ہوئیں شکم

ص۱ چندیا جس کو تالو بھی کہتے ہیں اور انگریزی میں اس کو فن ٹنیل کہتے ہیں

بڑھا ہوا اور اوپر کا ہونٹ سوجا ہوا۔ یہ علامات کلکیریا کی خاص ہیں۔ پاؤں سر اور ان پر چکنا پسینہ۔ قبض ہو اور چاک نما پاخانے آتے ہوں۔ بوقت شب سر پر پسینہ آنا یہ بھی کلکیریا کی خاص علامت ہے۔

*خوراک : ۲× دن میں تین مرتبہ یعنی صبح۔ دوپہر اور شام

کلکیریا فاس : جب مذکورہ بالا علامات کے ہمراہ سل کا ڈر زیادہ عیاں ہو تو کلکیریا فاس دوائی دینی چاہیئے۔

*خوراک : ۳× دن میں تین مرتبہ صبح۔ دوپہر اور شام

سلفر : خنازیر کے عارضہ میں یہ سب ادویات کی سرتاج دوائی ہے۔ علامات اس کی حسب ذیل ہیں۔

مریض بچہ مزاج زود رنج اور چالاک ہوا کرتا ہے۔ سر کے ارد گرد پسینہ کمزوری اور خشک جلد جسم اور پھوڑے پھنسیوں کا نکلنا۔ سر بڑا تالو کھلا ہوا ہڈیوں کی نشو و نما متناقص۔ اشتہا بہت۔ باوجود بھوک زیادہ ہونے کے ضعف و کمزوری بہت جلد جسم زرد۔ ڈھیلی ڈھالی اور گندی اور اس پر جھریاں پڑی ہوئیں۔ بچہ سوکھے ہوئے بوڑھے آدمی کی مانند نظر آتا ہے۔

*خوراک : ۳× یا ۳۰ صبح اور شام یعنی دن میں دو مرتبہ۔

سلیشیا : خنازیری مزاج والے مریضوں کے لیے جن کے غدود متورم ہوں اور ان میں مواد بھر گیا ہو۔ یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

*خوراک : ۳× یا ۶× دن میں تین مرتبہ یعنی صبح دوپہر اور شام

برائٹا کارب : ضعف و کمزوری۔ شکم بڑھا ہوا اور بھوک زیادہ دماغی اور جسمانی کمزوری اور چھوٹی چھوٹی پھنسیاں۔ پتھر کی مانند سخت گلٹیاں۔ یہ اس کی موٹی موٹی علامات ہیں۔

*خوراک : ۳× دن میں تین مرتبہ۔ یعنی صبح دوپہر اور شام

مرکیورس : اس کی خاص علامات یہ ہیں۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

چکنا اور بدبو دار پسینہ ۔ خاص کر سر کے پاس ٹھنڈے اور نمدار اعضاء متورم غدود اِن میں مواد بکثرت ۔ تالو کھلا دانت ناکمل ۔ اسہال کے ہمراہ کو نتھنا بہت پڑتا ہوا ور جلد جسم ٹھنڈی ۔ اکثر اوقات یہ دوائی سلفر کے بعد بہت مفید ہوا کرتی ہے ۔

*خوراک : ۳× یا ۶× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ یعنی صبح ۔ دوپہر اور شام

ہیپر سلف : جب غدودوں میں مواد بھرنا شروع ہو جائے تو یہ دوائی بہت مفید ثابت ہوتی ہے

*خوراک : ۳× یا ۶× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ یعنی صبح دوپہر اور شام ۔

آرم : امراض استخواں میں اور نیز ایسے کیسوں میں جن میں کہ پارہ نامناسب مقدار میں کھلایا گیا ہو ۔ یہ دوائی کام آتی ہے ۔

*خوراک : ۶× صبح اور شام یعنی دو مرتبہ

فیرم فاس اور چائنا : کمزوری کو دور کرنے اور طاقت کو بحال رکھنے کے لیے اِن کا استعمال ضروری ہے ۔

*خوراک : ۳× صبح اور شام یعنی دن میں دو مرتبہ

ضروری ہدایات

خنازیر کے علاج میں تین امور کا خیال رکھنا ازبس ضروری ہے :-

۱ ۔ مقوّی غذا

۲ ۔ تازہ ہوا

۳ ۔ باقاعدہ ورزش

غذا کافی مقوّی اور قابلِ ہضم ہونی چاہیے ۔ لیکن مقدار سے زیادہ نہیں ۔ دودھ روٹی ۔ آلو چاول وغیرہ یہ سب مفید چیزیں ہیں ۔

کوڈ لیور آئیل کا استعمال بھی اس مرض میں نہایت مفید ہے ۔ جب بخار بہت

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵ ۔

تیز نہ ہو۔ تو دن میں دو یا تین مرتبہ دینا چاہیئے۔ جب کہ مریض دُبلا ہوتا جا رہا ہو۔ ابتدا میں چائے کا چمچہ بھر دیویں ۔اگر موافق نہ پڑے تو نیم چمچہ کر دیں

ورزش: کھلی ہوا میں بیمار کو ورزش کرنی چاہیے۔ مگر اتنی نہیں کہ جس سے تھکاوٹ پیدا ہو جائے۔ خنازیر کے مریضوں کے لیے پہاڑ یا سمندری ہوا نہایت صحت بخش ہوا کرتی ہے۔ اگر مریض کو کافی کپڑے پہنائے ہوئے ہوں تو ایسی حالت میں سرد آب و ہوا نہایت اعلیٰ مانی گئی ہے۔ لیکن مرطوب آب و ہوا نقصان رساں ہوا کرتی ہے۔ مریض کے کمرے میں تازہ ہوا کی آمد و رفت بلا روک کے ہونی چاہیے۔ تازہ اور نمکین پانی میں غسل کرنا جسم کو ترو تازگی بخشتا ہے۔

پارچات: بیمار کے پارچات موسم کے مطابق ہونے چاہئیں۔ گرم ہوں۔ مگر تکلیف دہ نہ ہوں۔ ٹانگیں اور بازو خاص کر گرم رہنے چاہئیں۔ فلالین کا استعمال مفید مانا گیا ہے۔

پیٹ کی سِل ۔ سِل بطنی ۔ سِل ماساریقی

(CONSUMPTION of the Bowels)

(Tabesmesenterica)

اس مرض میں پیٹ کے غدود ماساریقی (میسنٹرک گلینڈز)[1] ماؤف ہوتے ہیں۔ یعنی مادہ سِل ان میں سرایت کر جاتا ہے۔ مریض کا جسم نشو و نما نہیں پا سکتا۔ اس کا بڑھنا رک جاتا ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ سوکھتا جاتا ہے۔ اگر شافی علاج نہ ہو تو اخیر میں موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ مرض بالعموم آٹھ ماہ سے لے کر

---

[1] میسنٹرک گلینڈز وہ غدود جاذبہ ہیں۔ جو امعاء کی دو تہوں کے درمیان ہوتے ہیں۔

دس سال کے عمر والے بچوں کو ہوا کرتا ہے ۔ بڑی عمر کی عورتوں میں بھی یہ مرض دیکھا گیا ہے ۔

علاماتِ مرض

آنتوں میں درد ۔ مارے درد کے مریض ٹانگوں کو عموماً سکیڑے رکھتا ہے کبھی قبض کبھی دست لیکن عام طور پر دستوں کی شکایت زیادہ رہا کرتی ہے جس میں نہ ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے یا مٹی رنگے پاخانے بدبودار آتے ہیں ہونٹ گہرے سرخ اور پھٹے ہوئے بھوک کبھی کم کبھی زیادہ ۔ مرض کے آخری درجہ میں مریض کی شکل مانند بوڑھوں کے ہو جاتی ہے ۔ جلد جسم پیلی اور ڈھیلی ڈھالی ۔ منہ میں چھالے ۔ تپ دق ۔ ضدی اسہال ۔ شب کو پسینے ۔ بے حد پیاس ضعف اور بھوک کا مارا جانا وغیرہ وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں ۔ مریض کے پیٹ کو اگر احتیاط سے دبایا جاوے تو متورم غدود انگلیوں کے نیچے معلوم پڑتے ہیں ۔

علاج

مرض کے ابتدا میں ہی اگر سلفر کی چند خوراکیں دے کر اس کے بعد کلکیریا کارب یا مرکیورس بن آیوڈائیڈ دوائی استعمال کرائی جاوے تو اتنا علاج ہی عموماً کافی ہوا کرتا ہے ۔

آرسینکم آیوڈائیڈ ۔ ضعف و نقاہت اور پیاس کی زیادتی و اسہال کی بہتات یہ اس دوائی کی خاص علامات ہیں ۔

* خوراک : ۳۰ * ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

آیوڈیم ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ شب کو پسینے اور بھوک کی کبھی کمی اور کبھی بیشی اور بڑی بھاری کمزوری ۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

*خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس بن آیوڈائیڈ۔ اسہال بہت۔ بھوک کبھی کم۔ کبھی بیش۔ شکم بہت تنا ہوا اور درد کرتا ہو اور پیاس ہو۔

*خوراک : ۳× یا ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب۔ خنازیری مزاج کے مریضوں کے لیے جب کہ وہ چپ چاپ پڑا رہنا پسند کرتے ہیں اور اُن کے غدود پھولے ہوئے ہوں۔ اور بوڑھوں کی مانند دکھائی پڑتے ہوں۔

*خوراک : ۳× یا ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد

پلمبم ایسی ٹیکم۔ جب قبض نہایت سخت ہو تو یہ دوائی دینی چاہیے۔

*خوراک : ۳× سفوف کے ۵ گرین ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

سلفر۔ مرض کے ابتدا میں اور نیز جب کہ مرض کی کمی پر ہو جاوے تو یہ دوائی دی جاتی ہے۔

*خوراک : ۱۲× یا ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔

بیسی لائینم۔ نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک یا دو خوراکیں ہر ہفتہ میں ضرور دیتے رہنا چاہیے اور ساتھ ہی دیگر مناسب دوائی کا استعمال بھی جاری رکھنا چاہیے۔

ضروری ہدایات

مفصلات کی یا ساحل سمندر کی ہوا مفید پڑتی ہے۔ گرم یا شیر گرم نمکین پانی میں غسل۔ گرم پارچات اور شکم پر فلالین کی پٹی اور عمدہ مقوی غذا کو ڈلیور آئیل کا بھی استعمال مفید ہے۔ زیتون کا تیل شکم پر آہستہ آہستہ ملنا بہت مفید ہوا کرتا ہے اور جسم کو تر و تازگی بخشتا ہے۔ اور خون کی حرکت میں مددگار ہوتا ہے۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ورم پردہ ہائے دماغ سِلی دماغ میں پانی بھر جانا

TUBERCULAR Meningitis Hydrocephalus

اس مرض میں مادہ سِل کی وجہ سے دماغ کے پردوں میں شدید ورم ہو جایا کرتا ہے ۔ اگرچہ عُمر کے ہر ایک حصّہ میں یہ مرض ہو سکتا ہے لیکن خنازیری مزاج کے بچوں میں یہ اکثر اوقات مہلک ثابت ہوتا ہے ۔

علاماتِ مرض

جب یہ مرض بچوں پر حملہ آور ہوتا ہے تو مندرجہ ذیل علامات پائے جاتے ہیں :۔

تیز اور بے قاعدہ نبض ۔ قئیں ۔ قبض ۔ اگر پاخانہ آوے تو مٹی رنگا ۔ سرخ زبان اور لگاتار تیز بخار ۔ سر میں شدید درد ۔ روشنی اور شور ناقابلِ برداشت ۔ نیند میں خلل مزاج میں چڑچڑا پن اور مریض دانتوں کو پیستا ہے ۔ سر بڑا اور قدرے پھولا ہوا ۔ سر میں چکر آنے کے باعث مریض کھڑا نہیں ہو سکتا اور چُپ چاپ پڑا رہنے کی خواہش کرتا ہے ۔ گا ہے بگا ہے اُسے ہذیان بھی ہو جاتا ہے ۔ بیزار صورت اور یکایک چلا اُٹھتا ہے ۔ غنودگی عموماً اُس پر طاری رہتی ہے اور وہ کمزور ہوتا جاتا ہے بعض اوقات عضلات جھٹکتے ہیں اور بھینگا پن ہو جاتا ہے جب مریض کی حالت خراب ہو تو ٹانگیں اور بازو ٹھنڈے ۔ چکنا پسینہ ۔ نبض غیر معمولی تیز ۔ لیکن کمزور چلتی ہے اور مریض راہیِ مُلکِ بقا ہوتا ہے ۔

اسبابِ مرض

اصل سبب تو اس مرض کا سِل کا مادہ ہے اور خنازیری مزاج کے بچے جن کی عمر ایک سال سے پانچ سال کی ہوتی ہے اور بعض اوقات مسلول الطبع نوجوان بھی اس مرض میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں ۔ صدمۂ دماغ ۔ دفعتہً خوف طاری ہونا اور دانتوں کا تکلیف سے نکلنا یہ سب اس کے اسباب مؤیدہ ہیں ۔

علاج

اکونائیٹ - بیلاڈونا اور برائی اونیا - یہ تینوں ادویات اس مرض میں خاص طور پر مؤثر ہوتی ہیں -

اکونائیٹ - جب دیر تک سورج کی گرمی لگنے کے باعث یہ عارضہ ہو جائے - یا غصہ کے باعث دماغ میں اجتماع خون ہو جائے تو ابتدائے مرض میں یہ دوائی مفید ہوا کرتی ہے - خوف اس کی علامت ہے -

* خوراک : ۱× ہر نیم گھنٹہ کے بعد -

بیلاڈونا : مرض کے ابتداء میں یہ دوائی بھی مفید ہوتی ہے - جب کہ جلد جسم جلتی ہو - نبض خوب بھری ہوئی جلتی ہو - چمکیلا - سُرخ چہرہ اور ہذیان سر میں شدید درد سوتے سوتے چلا اُٹھنا اور دانتوں کا پیسنا -

کلکیریا کارب اور بیلاڈونا اگر باری باری سے دیئے جائیں تو خراب کیسوں میں یہ علاج شافی ہوا کرتا ہے -

* خوراک : ۱× یا ۲× ہر نیم گھنٹہ کے بعد

برائی اونیا : اس کی خاص علامات یہ ہیں :-

مُنہ کو متواتر ہلاتے رہنا - گویا چیز چبا رہا ہے - حرکت کرنے سے مارے درد کے چلا اُٹھنا - شکم تنا ہوا - زبان سفید - دردیں تیز اور سوئی چبھنے کی سی - پینے کے لیے بڑا حریص - تیز بخار اور بکثرت پسینہ -

جب چھانٹ کے دب جانے کے باعث یہ عارضہ پیدا ہو جائے تو یہ دوائی خاص طور پر شافی ہوا کرتی ہے -

* خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد -

وراٹرم وراییڈ - دماغ میں شدید ورم، تیز نبض تشنج اور تشنج کے بعد سخت کمزوری -

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ڈاکٹر الی آمّت کا بیان ہے کہ شدید ورم دماغ میں یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

*خوراک : ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ہیلی بورس۔ دِل کی کمزوری اس کی خاص علامت ہے۔ مرض کے آخری درجہ میں یہ دوائی کام آتی ہے۔ جب کہ رس چھِننا شروع ہو گیا ہو۔ پیشانی پر جھُریاں پُتلیاں پھیلی ہوئیں۔ ایک بازو اور ایک ٹانگ کا خود بخود حرکت کرتے رہنا اس دوائی کی خاص علامت ہے۔ سر میں گولی مارنے کا سا درد۔ یکایک چلّانا اور سرہانے میں سر کا گھُسیڑنا یہ بھی اس دوائی کی علامات ہیں۔ مریض بڑے دردناک لہجہ میں چلّاتا ہے۔

*خوراک : Q یا ۱× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

بیسی لائینم : اس مرض میں یہ دوائی اکیلی ہی کافی ہوتی ہے۔ نمبر ۲۰۰ طاقت کے پانچ قطرے ایک چھٹانک پانی میں ڈال کر ہر چار گھنٹہ کے بعد ایک ایک چھوٹا چمچہ دیتے رہنا چاہیے۔

زنکم میٹیلی کم : جب مرض کا حملہ شدید نہ ہو تو یہ دوائی کام آتی ہے۔ خاص کر جب کہ چھانٹ دب گئی ہو اور مریض مسلول ہو۔ بخار یا تو بالکل ہی نہ ہو۔ اگر ہو بھی تو بڑا خفیف۔ عضلات کا جھٹکا۔ اور زیادہ احساس اور پاؤں کی لرزش دماغ کا شل ہو جانا۔ بے ہوشی اور بلاارادہ پیشاب اور پاخانہ کا خارج ہو جانا سب اس دوائی کے علامات ہیں۔ شروع مرض میں تیز بھالا مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں اور عصبی کمزوری بہت ہو۔

*خوراک : ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

سلفر۔ ورم پردہ ہائے دماغ سلّی میں یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔ بچہ خواب غفلت میں پڑا رہتا ہو۔ پیشانی پر سرد پسینہ (تریلی) آتا ہو۔ اعضاء جھٹلاتے ہوں۔ تشنج ہو۔ اور پیشاب بند ہو۔ چھانٹ نکل کر جب

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

گم ہو جائے تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

*خوراک : ۲×یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ کوپرم ۔ کیمفورا ۔ سائی کیوٹا ۔ ایپس ۔ جلسی میم وغیرہ بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔

ضروری ہدایات

سر پر سرد پانی کی پٹی رکھنا ۔ سادہ غذا ۔ سر دیا نیم گرم پانی میں غسل کرانا اور فوراً ہی اس کے بعد جسم کو خشک تولیہ سے پونچھ دینا اور چُپ چاپ پڑے رہنا یہ سب ضروری ہیں ۔ بیمار کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیے جس میں تازہ ہوا کا خاص گزر ہو اور اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ مریض کے پاس شور نہ ہو ۔ پا شویہ کرنا بھی مفید ہے ۔

طاعون ۔ پلیگ

(PLAGUE)

یہ ایک قسم کا شدید متعدی مرض ہے ۔ جس میں سخت بخار ہوا کرتا ہے اور جسم کے مختلف مقامات کی گلٹیوں میں سوزش پیدا ہوتی ہے ۔ عموماً جنگاسہ یا بغل میں یا کان کے پیچھے گردن میں بدیں نکل آتی ہیں اور کمال درجہ کا ضعف ہوتا ہے ۔

بعض اوقات یہ مرض نمونیا کی شکل میں نمودار ہوتا ہے ۔ اس کو نمونیائی پلیگ کہتے ہیں ۔ ایک اور قسم ایسی ہوا کرتی ہے کہ جس میں صرف بخار شدید چڑھ جاتا ہے اور پلیگ کا زہر سارے خون میں سرایت کر جاتا ہے جس سے سلا خون زہریلا ہو جاتا ہے ۔ اس قسم کی طاعون بہت مہلک ہوتی ہے ۔ اس کو عفونتی پلیگ کہتے ہیں ۔

*مقدار خوراک و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

اسباب مرض

اصل سبب اس مرض کا ایک نہایت چھوٹا کرم ہے جن کو بیسی لس پیس ٹس یعنی طاعون کا کیڑا کہتے ہیں ۔ یہ جراثیم تمام مریضان طاعون کی بدوں اور متورم غدودوں ۔ نمونیائی طاعون کے مریضوں کے تھوک اور بلغم ہیں اور تمام مریضان عفونتی کے خون میں پائے جاتے ہیں۔

بیوبونک پلیگ

گلٹی دار طاعون جس کو انگریزی اصطلاح میں بیو بونک پلیگ کہتے ہیں ۔ بلاشبہ یہ مرض چوہوں سے آدمیوں کو لگ جاتا ہے ۔ درحقیقت یہ مرض چوہوں کا ہے ۔ اگر کسی گاؤں یا قصبہ میں چوہے نہ ہوں تو اس گاؤں یا قصبہ میں پلیگ نہیں پھیل سکتی ۔

طاعون کی بیماری کس طرح چوہوں سے انسانوں میں چلی جاتی ہے

جب کسی چوہے کو پلیگ ہو جاتی ہے تو اس کے خون کے چھوٹے سے چھوٹے قطرہ میں طاعون کے جراثیم یا تخم ہزاروں کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں ۔ ہر ایک چوہے کے جسم پر پسو ہوتے ہیں ۔ جو کہ اُن کو کاٹتے اور ان کا خون چوستے ہیں تو ساتھ ہی طاعون کے ہزارہا جراثیم کو بھی چوس جاتے ہیں ۔ جب پلیگ زدہ چوہا مر جاتا ہے تو پسو اُسے چھوڑ کر دوسرے چوہوں کی تلاش میں پھرتے ہیں ۔ اگر انہیں چوہے نہ ملیں تو وہ آدمیوں پر جا بیٹھتے ہیں اور کاٹتے ہیں اس طرح سے طاعون کے جراثیم اُن آدمیوں کے خون میں چلے جاتے ہیں ۔ اور اُن کو پلیگ کا مرض ہو جاتا ہے ۔

پلیگ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں کس طرح پہنچ جاتی ہے ۔

جب ایک آدمی طاعون زدہ گاؤں سے دوسرے گاؤں میں جاتا ہے جہاں کہ طاعون نہ ہو تو اُس کے کپڑوں یا بستر میں ایسے پسو موجود ہوتے ہیں جو کہ طاعون زدہ چوہوں کے اوپر سے اُن کے مرنے کے بعد اُن کے جسم سے اُترے تھے ۔ جب وہ شخص دوسرے گاؤں میں پہنچ کر کسی گھر میں اپنا بستر رکھتا ہے تو وہ پسو اُس کے بستر سے نکل کر اُس گھر کے چوہوں

کو کاٹتے ہیں اور پھر چوہے بھی طاعون زدہ ہو کر مرنے لگتے ہیں اور اس طرح سے اس گاؤں کے لوگوں میں بھی یہ مرض پھیل جاتا ہے ۔ اکثر مرتبہ اس شخص کو جو اپنے ہمراہ چوہوں کے پسّو لے آیا تھا پلیگ ہو جاتا ہے ۔ یا ممکن ہے کہ چوہوں کے پسّو جن کے اندر پلیگ کے جراثیم موجود ہوں ۔ اس کی روانگی سے پیشتر ہی اس کو کاٹ چکے ہوں ۔

پلیگ سے بچنے کے طریقے

اوّل : چونکہ یہ بیماری چوہوں کے ذریعہ پھیلتی ہے ۔ اس لیے جس گاؤں میں چوہے نہ ہوں وہاں یہ بیماری نہیں پھیلتی ۔ لہٰذا جہاں تک ممکن ہو چوہوں کو بڑھنے نہ دیا جائے ۔

دوم : پلیگ کے اجزاء جب تک ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں نہیں جاتے تب تک یہ بیماری دوسرے گاؤں کے چوہوں میں نہیں پھیل سکتی ۔ اس لیے لازم ہے کہ طاعون زدہ گاؤں کے لوگوں کو اجازت نہ دی جائے کہ وہ دوسرے گاؤں میں آکر بیماری پھیلائیں ۔

سوم : چوہوں کے درمیان خواہ کتنی ہی بیماری کیوں نہ ہو پھر بھی جب تک ان کے پسّو آدمیوں کو نہ کاٹیں تب تک پلیگ ان کو نہیں ہوتا ۔ اس لیے جب کبھی چوہوں کے درمیان پلیگ پھوٹ نکلے اور وہ گھر میں مرنے شروع ہو جائیں تو چاہیے کہ گھروں کو چھوڑ کر لوگ میدانوں میں چلے جائیں اور جب تک بذریعہ حرارت وہ اپنے گھروں میں سارے پسّوؤں کو نہ ماریں ۔ اپنے گھروں کو واپس نہ آئیں ۔

چہارم : گھروں میں اناج اور ایسی چیزیں ذخیرہ نہیں کرنی چاہئیں کہ جن پر چوہے پرورش پاتے رہیں ۔ حتی الامکان گھر کے کمروں کا فرش پختہ ہونا چاہیے تاکہ چوہے ان میں بلیں نہ بنا سکیں ۔ گھر کی موریاں اور نالیاں بھی بخوبی صاف رکھنی چاہئیں ۔ گھر میں کسی جگہ بھی غلاظت نہیں پڑی رہنی چاہیے غرضیکہ ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ گھر میں کوئی چوہا نہ آئے اور نہ رہ سکے ۔

پنجم : جس مکان میں پلیگ کی واردات ہو چکی ہو اس مکان کو فوراً خالی کر دینا چاہیے اور اسے اچھی طرح سے پاک و صاف کروانا چاہیے اور کمروں میں آگ جلا کر

اُس میں گھی اور خوشبودار چیزیں جلانی چاہئیں ۔ موہن سامگری میں اگر پپیتہ کوٹ کر ملایا جائے اور اُس کو گھی کے ساتھ جلایا جائے تو نہایت اعلیٰ ڈس ان فیکٹ دوائی بن جاتی ہے اور بجائے بُو کے کمروں میں خوشبو بھی رہتی ہے ۔ اس طرح حرارت پہنچانے سے چوہوں کے پسو مر جاتے ہیں ۔ دیواروں پر سفیدی بھی کرا دینی چاہیے۔

ششم : تمام ایسی چیزوں کو جن کو پلیگ کی چھوت یعنی اُس کے لگ جانے کا اندیشہ ہو۔ مثلاً مریض کا لباس ۔ بستر اور چارپائی وغیرہ انہیں جلا دینا چاہیے۔

ہفتم : پلیگ کے بیمار کا پیشاب و پاخانہ ۔ تھوک و بلغم اور بدوں کی آلائش وغیرہ میں کوئلے اور مٹی کا تیل ڈال کر جلوا دینا چاہیے ۔

ہشتم : سرکاری ہسپتالوں میں طاعون سے بچنے کے لیے ٹیکہ لگایا جاتا ہے ۔ ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ اس سے بہت کچھ فائدہ ہے ۔ اس ٹیکہ کا اثر قریباً چھ ماہ تک رہتا ہے ۔ اس میعاد کے بعد پھر ٹیکہ کروانے کی ضرورت ہوتی ہے ۔

نہم : جس گاؤں یا شہر میں پلیگ ہو ۔ وہاں کے باشندوں کو لازم ہے کہ اپنے کپڑے اور گھر صاف ستھرے رکھیں اور بستر کے کپڑوں اور چارپائیوں کو دن کے وقت دھوپ میں رکھیں اور کھلی ہوا چلتی ہو ۔ نیز ٹانگوں اور بازوؤں پر سرسوں کے تیل کی مالش روزانہ کرنی چاہیے ۔

دہم : اگنیشیا × ۱ کے تین قطرے صبح روزانہ تازہ پانی کے گھونٹ میں ڈال کر پینے چاہئیں اور بیو بائی نم نمبر ۳۰ کے تین قطرے ایک ہفتہ میں دو مرتبہ شام کے وقت استعمال کرنے چاہئیں ۔ ایسا کرنے سے مرض کا بچاؤ رہتا ہے ۔

چوہے گھروں میں سے کس طرح دُور کئے جا سکتے ہیں ؟

چوہے پنجروں میں پکڑ کر مارے جا سکتے ہیں یا ان کو زہر کھلایا جا سکتا ہے ۔ سال بھر چوہے پکڑنے والے پنجروں کا استعمال کرنا چاہیے ۔ جن قصبوں اور شہروں میں میونسپل کمیٹیاں ہیں، وہاں یہ پنجرے کمیٹی کی طرف سے لوگوں کو ملتے ہیں اور کمیٹی کے ملازم خود

ہی آکر چوہے لے جاتے ہیں اور جو چوہے ان میں ہوتے ہیں اُن کو باہر لے جا کر مار دیتے ہیں۔ لیکن جہاں میونسپل کمیٹیاں نہ ہوں یا پنجرے دستیاب نہ ہو سکیں۔ وہاں لوگوں کو لازم ہے کہ خود پنجرے خرید کر اپنے گھروں میں رکھیں اور پنجروں میں چپاتی گھی۔ گڑ۔ سبزی۔ ترکاری وغیرہ کتر کر رکھنی چاہیے۔ چونکہ چوہا چالاک جانور ہے اس لیے ہر رات کو پنجرے میں ادل بدل کر غذا رکھنی چاہیے اور پنجروں کو تھوڑا سا میٹھا تیل لگا کر ہمیشہ صاف کر کے رکھنے چاہئیں۔ دیا سلائیوں کے اوپر سے فاسفورس کو لے کر آٹے اور گڑ میں ملا کر گوندھ لینے سے زہر کی گولیاں بنائی جا سکتی ہیں۔

بازاروں میں بھی کئی قسم کی گولیاں چوہوں کو ہلاک کرنے کے لیے فروخت ہوتی ہیں۔ شام کے وقت یہ گولیاں چوہوں کے بلوں، اور اناج کی کوٹھیوں اور تمام ایسی جگہوں میں جہاں چوہوں کی آمد و رفت ہو رکھی جاتی ہیں۔ گولیاں رکھنے میں یہ احتیاط کر لینی لازم ہے کہ ایسی جگہ پہ نہ رکھی جائیں۔ جہاں کسی بچے کا ہاتھ پہنچ سکے۔ ان گولیوں کو کھا کر چوہے ہلاک ہو جائیں گے اور باقی گھر سے بھاگ جائیں گے۔

بعض اشخاص یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ یہ گولیاں کھا کر چوہے ہلاک کرنے سے یہ نقصان ہے کہ جو چوہے اپنے بلوں میں جا کر مر جائیں گے اور ان کے جسم سے پسو اُتر کر گھر کے لوگوں کو کاٹیں گے اور نیز بُو بھی پھیلے گی اُن کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ایسے چوہوں کے پسو انسان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے وہی پسو نقصان پہنچاتے ہیں جو طاعون زدہ چوہے کے جسم پر سے اُتریں۔ بُو کے پھیلنے کی روک تھام اس طرح سے ہو سکتی ہے کہ تمام بلوں کو اچھی طرح سے بند کر دیا جائے اور گھر میں ہون سامگری[1] آگ میں ڈال کر جلا دی جائے۔ اس سے کمروں میں خوشبو پھیل جائے گی۔

نوٹ ۱: جس گھر میں طاعون زدہ چوہے مر گئے ہوں۔ اُس گھر کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ اور کم از کم دس یوم تک اُس میں بود و باش نہ رکھنی چاہیے اور نہ ہی وہاں جانا

---

[1] ہون سامگری تمام شہروں میں کئی ایک پنساریوں کی دکانوں سے تیار شدہ مل سکتی ہے بہتر ہو گا کہ اس سامگری میں ایک دو آنے کے پپیتہ کے بیج کوٹ کر ملا دیئے جائیں۔ پپیتہ کے بیج پنساریوں سے مل سکتے ہیں۔

چاہئیے۔ خصوصاً رات کے وقت اُس گھر میں جانا نہایت خطرناک ہے۔ کیونکہ پسّو دِن کی نسبت رات کے وقت زیادہ کاٹتے ہیں ایسے گھر میں جانے سے پہلے ضروری ہے کہ تمام پسّو مار دیئے جائیں۔ گھر کے فرش پر آگ جلانے اور دہکتے ہوئے کوئلوں و انگاروں کو سارے فرش پر اور کونوں اور اطراف میں بچھا دینے سے پسّو مر جاتے ہیں۔

بعد ازاں چوہوں کے سب بِل بند کر کے کمرے میں لپائی یا فرش کرا دینا چاہئیے۔ اور اگر فرش پہلے سے موجود ہو تو اُس کو اچھی طرح سے دھو دینا چاہئیے۔ ایسا کرنے کے بعد ہی وہ گھر رہنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

نوٹ ۲: چوہوں کے سوا بِلی۔ خرگوش اور گلہری کو بھی مرض پلیگ ہو جاتا ہے۔

نوٹ ۳: اگرچہ مرض پلیگ ہر عمر میں ہو سکتا ہے۔ لیکن جوانوں کو بچوں اور بوڑھوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ غریب و مفلس لوگ جو کہ بالعموم گندے مکانات میں رہتے ہیں اور جن کو مناسب غذا بھی دستیاب نہیں ہوتی وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

نوٹ ۴: ایک ہی شخص کو یہ مرض زندگی میں کئی بار ہو سکتا ہے ایک مرتبہ کی ہوئی ہوئی بیماری باقی ماندہ زندگی کے لیے مدافعتی قوت پیدا نہیں کر سکتی۔

اقسام مرض

بلحاظ مرض کی شدت و خفیف کے یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے:۔

۱۔ طاعونِ خفیف

۲۔ طاعونِ شدید

طاعون شدید کی بلحاظ علامات و عوارض پھر تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ بیو بونک پلیگ (گلٹی دار طاعون)

۲۔ نیو مونک پلیگ (نمونیائی طاعون)

۳۔ سیپٹی سی مِک پلیگ (عفونتی طاعون)

طاعون خفیف: ۔ اس طاعون کی وبا طاعون کے شروع یا اخیر میں ہوا کرتی ہے اس

کی علامات بہت خفیف ہوا کرتی ہیں۔ بغل یا کنج ران میں خفیف سی گلٹیاں اُبھر آتی ہیں اور بعض اوقات خفیف سا بخار بھی ہوجاتا ہے۔ لیکن مریض کو کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کو خیال بھی نہیں ہوتا کہ وہ مرض پلیگ میں مبتلا ہے۔ چند یوم کے بعد وہ گلٹیاں خود بخود بیٹھ جاتی ہیں، اور کبھی کبھی ان میں پیپ پڑ جاتی ہے لیکن اگر گلٹیاں پیدا ہوتے ہی کاربوانیمیلیس اور کالی میور کی چند خوراکیں مریض کو استعمال کرائی جائیں تو گلٹیاں بہت جلد رفع ہوجاتی ہیں اور ان میں پیپ پڑنے کا ڈر بھی نہیں رہتا۔ اس قسم کی پلیگ کبھی مہلک نہیں ہوتی۔

طاعون شدید اس مرض کا حملہ یکایک ہوتا ہے۔ چنانچہ جاڑا لگ کر تیز بخار چڑھ جاتا ہے جسم کی حرارت ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ ہوتی ہے بعض اوقات ۱۰۶ یا ۱۰۷ درجہ تک ہوجاتی ہے۔ شدید سردرد ہوتا ہے اور سخت بے چینی ہوتی ہے۔ اگر بخار بہت شدید ہو یعنی اس کی حرارت ۱۰۵ درجہ سے زیادہ ہو تو ہذیان یا بے ہوشی ہوجاتی ہے جو کہ خراب علامت ہے۔ پیاس کی شدت ہوتی ہے بھوک ماری جاتی ہے۔ نبض بہت تیز چلتی ہے۔ آنکھوں میں خماری ہوتی ہے اور مریض کے چہرے پر نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کسی سخت مرض میں مبتلا ہے کبھی تو بخار کے ساتھ ہی اور کبھی دو چار روز بعد بغل، گردن یا جنگاسہ کے غدود متورم ہوکر بدیں نکل آتی ہیں جن میں بڑا سخت درد اور جلن ہوتی ہے۔ شروع مرض میں بخار تیز ہوتا ہے۔ لیکن جب بدیں نکل آتی ہیں تو بخار گھٹ جاتا ہے۔ مگر بعدہٗ پھر بخار تیز ہوکر قائم رہتا ہے۔ کمزوری غایت درجہ کی ہوجاتی ہے۔ اور مریض کے چہرے پر مُردنی چھا جاتی ہے۔ کبھی ناک منہ یا مقعد سے خون جاری ہوجاتا ہے اور کبھی جلد کے نیچے جریان خون ہوکر کالے داغ پڑ جاتے ہیں اور اگر یہ سیاہ داغ بکثرت ہوں تو جلد کی رنگت سیاہ معلوم ہوتی ہے۔

نمونیائی طاعون (نیوموننگ پلیگ) اس قسم کی پلیگ نہایت ہی مہلک اور نہایت ہی چھوت دار ہوتی ہے۔ اس کی چھوت بذریعہ تنفس مریض سے تندرست کو لگ جاتی ہے اور نزلہ پھیپھڑوں میں سرایت کرجاتا ہے اور طاعونی نمونیا ہوجاتا ہے۔ بخار شدید ہوتا ہے اور بے چینی بہت ہوتی ہے اور کھانسی ہوتی ہے

اوّل اوّل خشک کھانسی آتی ہے ۔ پھر بلغم خارج ہونے لگتی ہے اور بعدازاں بلغم کے ہمراہ خون بھی ملا ہوا آتا ہے ۔ جس میں پلیگ کے جراثیم لاکھوں کی تعداد میں ہوتے ہیں سینہ میں درد ہوتا ہے اور سانس بڑی تکلیف سے آتا ہے اور مریض سخت تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے ۔ اور آخر کار کمال کا ضعف ہو کر مریض انتقال کر جاتا ہے ۔ نمونیائی پلیگ نہایت ہی مہلک مرض ہے ۔

نمونیائی پلیگ کی چھوت ایک مریض سے بذریعہ تنفس تندرست اشخاص کو لگ جاتی ہے ۔ لیکن گلٹی دار طاعون کی چھوت مریض سے تندرست اشخاص کو نہیں لگتی جب تک طاعونی چوہے کے پسو انسان کو نہ کاٹیں ۔ یہ طاعون متعدی نہیں ہوتی

عفونتی طاعون (سیپٹی سی مک پلیگ) اس قسم کی پلیگ میں مرض کی سمیت غدود دوران یا کسی خاص حصۂ جسم تک ہی محدود نہیں ہوتی بلکہ سارے خون میں سرایت کر جاتی ہے اس قسم کی طاعون نہایت مہلک ہوتی ہے ۔ اس میں بے چینی ۔ بے خوابی ۔ دردِ سر ہذیان اور بے ہوشی بہت ہی شدید ہوتی ہے ۔ ضعفِ قلب بھی زیادہ ہوتا ہے ۔ دست اور قئیں آتی ہیں ۔ جلدِ جسم کی زیریں جریان خون ہو جاتا ہے ۔ اس مرض کا مریض عموماً چوبیس یا چھتیس گھنٹوں کے اندر اندر انتقال کر جاتا ہے ۔

حفظِ ماتقدم

اگنیشیا اور بیوبائی نم دو خاص ادویات ہیں جو کہ پلیگ کی روک تھام کے لیے بہت استعمال ہوتی ہیں ۔ ڈاکٹر سرکار ایم ۔ ڈی اگنیشیا کے بڑے مداح تھے اور بہت سے ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ اگر اگنیشیا نمبر ۱x یا ۲x کے تین قطرے صبح کے وقت نصف اونس تازہ پانی میں ڈال کر پی لیے جاویں ۔ اور ہفتہ میں دو مرتبہ بیوبائی نم نمبر ۳۰ کے دو قطرے بھی فی خوراک کے حساب سے استعمال کر لیے جائیں تو اس موذی مرض سے بچاؤ رہتا ہے ۔ بیوبائی نم دوائی کے استعمال سے وہی مطلب حل ہوتا ہے جو کہ پلیگ کا ٹیکہ لگوانے سے ہوتا ہے بلکہ ایک صورت میں یہ ٹیکہ سے افضل مانی گئی ہے کیونکہ ٹیکہ لگوانے سے بخار اور بعض اشخاص میں دیگر امراض کے جاگ اٹھنے کا ڈر ہوتا ہے لیکن بیوبائی نم دوائی کے استعمال کرنے سے مندرجہ بالا تکالیف سے بچاؤ رہتا ہے ۔ اگنیشیا

کے بیج (ریپیتہ) پنساریوں سے مل سکتے ہیں - بیج کو بازو میں باندھنا بھی مفید ہوتا ہے -

علاج

اس موذی مرض میں ہومیوپیتھک علاج کو خاص فوقیت و برتری حاصل ہے -
اگر برموقعہ علاج کرایا جاوے تو بڑی کامیابی ہوتی ہے -
اگنیشیا - یہ اس مرض میں ایک خاص دوائی مانی گئی ہے - جب مرض کا شک ہو تو
یہ دوائی استعمال کرنی شروع کردینی چاہیے - مریض کے حواس باختہ ہوتے ہیں
اور وہ دیوانوں کی طرح ادھر ادھر لڑکھڑاتا ہے - گویا کہ کوئی نشیلی چیز پیے ہوئے
ہے - دل کی ہر ایک دھڑکن کے ساتھ سخت سر درد - متلی اور قے - مریض
کو سخت ابکائیاں آتی ہیں - پلیگ کی یہ ایک خاص دوائی ہے -
ڈاکٹر سرکار فرماتے ہیں کہ اگنیشیا ۱× بطور حفظ ماتقدم کے بھی کام آ سکتی ہے -
اس کو بیماری سے بچنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور نیز اگنیشیا (ریپیتہ) کے
دانے بازو یا گردن میں بھی باندھتے ہیں -
*خوراک : مدر ٹنکچر یا ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد -
ایکونائیٹ : بخار کی تیزی - شدتِ پیاس - تمام حرکات میں منتخب - گھبراہٹ کا
اظہار - موت کا ڈر - کوئی چیز یاد نہ رہے - سر میں درد اور چکر - چہرہ
زرد اور اندوہگین - چہرے سے خوف کے علامات آشکارا ہوں - زبان اور ہونٹ
سوجے ہوئے - احساس ہو کہ زبان اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ منہ میں نہیں سما
سکتی -
زبان کی رنگت سفید یا پیلی - موٹی اور سرد - گلا اور منہ خشک - زبان - منہ
اور ہونٹ سرد - بیمار منہ سے اچھی طرح سے تلفظ نہ نکال سکتا ہو اور اس کی
آواز بخوبی نہ سنائی دیتی ہو -
کھلی ہوا میں چلنے پھرنے سے متلی آوے - بیمار جبکہ کچھ پیوے - تو اس کو ابا ق

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

آویں اور شدت پیاس ہو۔ قے کردہ مادہ کی رنگت سبز ہو اور دست بھی ساتھ ہوں۔ اور اُن کی رنگت بھی سبز ہو۔ قے میں پہلے خوراک نکلے پھر جھاگ آوے اور ساتھ ہی ہونٹوں منہ حلق اور معدہ میں جلن شروع ہو جائے۔ معدہ سے لے کر منہ تک خوراک کی تمام نالی میں جلن ہو۔ اسہال پانی پانی آویں۔ اور اسہالوں کی رنگت سفید اور پیشاب کی رنگت سُرخ ہو۔ سانس بدقت گرم اور بدبودار آوے اور سینہ پر بوجھ محسوس ہو۔

دل کی دھڑکن تیز ہو اور نبض بھری ہوئی اور تیز ہو۔ تھوڑا سا ہلنے جُلنے سے بھی ٹھنڈک محسوس ہو۔ شام کے وقت مرض میں زیادتی ہوتی ہو اور سر اور چہرے میں گرمی معلوم ہو۔ رخسارے سُرخ اور ایسا سر درد گویا کہ دماغ کھوپری سے باہر نکل جائے گا۔ شدتِ پیاس ہو۔ بخار تیز ہو جلد جسم خشک ہو یا سرد پسینہ (تریلی) سے تربتر ہو۔

*خوراک: ۱۰ ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

بیلاڈونا: سر گرم چہرہ سُرخ۔ شکل وحشیانہ ٹکٹکی بندھی ہوئی۔ نبض باریک اور تیز۔ پُتلیاں پھیلی ہوئیں۔ سر اور گردن کی شریانوں کی تڑپ بخوبی نظر آوے وحشیانہ حرکات۔ کبھی بیمار ہنس دیوے اور کبھی دانت پیسے۔ ہذیان سخت ہو اور یہ ہذیان کبھی تو دورے کے ساتھ ہو اور کبھی مسلسل ہو۔ بیمار کبھی تو خوش وخرم معلوم ہو اور کبھی تند۔ ہذیان کی حالت میں کبھی تو بیمار بستر پر سے اُٹھ کر باہر بھاگنے کی کوشش کرتا ہو اور کبھی بستر کے کپڑے اکٹھے کر کے اُن کو چارپائی سے پرے پھینک دیتا ہو۔

سکتہ کی سی حالت ہو۔ بیمار چُپ چاپ پڑا رہے اور اس کا کوئی عضو حرکت نہ کرتا ہو۔ مخمور ہو۔ مانو کہ نشہ پئے ہوئے ہو۔ سر میں چکر گویا کہ ہر ایک چیز دائرہ میں سر کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور ساتھ ہی اُبکائیاں۔ تشویش اور غشی بھی موجود ہوں۔ خون کا جوش سر کی جانب ہو اور شریانوں کی تڑپ دماغ میں محسوس ہوتی

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ہو۔ شدید سر درد گویا کہ کوئی شخص تیز چاقو کے ساتھ ایک کن پٹی سے دوسری کن پٹی تک چھید رہا ہے۔ آنکھیں سوجی ہوئیں۔ ڈراؤنی وحشیانہ اور باہر نکلی ہوئی ہوں۔ آنکھوں میں سخت جلن ہو۔ روشنی اور شور برداشت نہ ہو سکتے ہوں۔

زبان اور گلا خشک اور سرخ ہوں۔ پیاس بھی ساتھ ہو۔ لیکن نگلنا مشکل ہو۔ زبان کانپتی ہوئی اور اس پر سفید پیلی یا خاکستری سخت فرجی ہوئی ہو۔ بعض اوقات منہ سے سخت گاڑھی رالیں لڑیوں میں ٹپکتی ہوں۔ بات منہ سے نہ نکل سکتی ہو۔ اگر نکلتی بھی ہو تو صاف بات نہ نکلتی ہو بعض اوقات بولنے اور نگلنے کی طاقتیں زائل ہو کر بیمار بے ہوشی کی حالت میں پڑا رہتا ہے۔ گلے کے غدود متورم اور سوجے ہوئے ہوں۔ نگلنا مشکل اور تکلیف دہ ہو۔ ٹھوس غذا کا نگلنا نہایت ہی مشکل ہو۔ کان کے نیچے کے غدود میں گولی مارنے کا سا درد ہو جو کہ بیرونی کان تک جاتا ہو۔ کمی اشتہا ہو اور ہر ایک قسم کی خوراک سے نفرت ہو۔ ٹھنڈا پانی پینے کی بہت خواہش ہو لیکن چونکہ بیمار کے لیے نگلنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے وہ اپنی پیاس کو نہ بجھا سکتا ہو۔ کھانے اور پینے کے بعد بیمار قے کر چھوڑتا ہو۔ اور قے آتے وقت پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہو۔ معدہ میں جلن اور درد ہو اور چھونے سے درد کرتا ہو۔ شکم میں گرمی ہو۔ اور سخت درد کرتا ہو۔ بائیں طرف کے جنگاسہ میں گولی مارنے کا سا درد ہو، اور غدود جنگاسہ میں کمال کا درد ہو۔ بائیں طرف کے جنگاسہ میں ایسا معلوم ہو۔ جیسا کہ کسی سخت چیز نے اوپر سے دبایا ہوا ہے۔

اسہال چھوٹے چھوٹے آتے ہوں اور جلدی میں خود بخود نکل جاتے ہوں۔ رنگت پیلی یا سبز ہو۔ یا پیشاب اور پاخانہ بند ہو اور بیمار پسینہ سے تر بتر ہو۔ آواز بھدی اور بھاری ہو۔ کھانسی کا دورہ دس بجے رات کو زیادہ ہوتا ہو۔ سانس تھوڑی تکلیف سے اور گرم آتا ہو۔ نبض بھری ہوئی اور تیز چلتی ہو۔ گردن کے غدود متورم ہوں اور ان میں جلن ہو۔

سونے کی طرف رغبت زیادہ ہو۔ انگڑائیاں بہت آتی ہوں اونگھ زیادہ ہو

نیند نہ آتی ہو ۔ مریض پڑا پڑا چونک اٹھتا ہو ۔ پہلی رات کو بے چینی زیادہ ہو اور تشویشناک اور خوفناک آوازیں آتی ہوں ۔ اوّل نیم شب میں بخار کا زور زیادہ ہو ۔ پیاس کی زیادتی اور گھبراہٹ ہو اور پسینہ کی طرف طبیعت کا رجحان ہو ۔

* خوراک : نمبر ۱x یا ۲x ہر نیم گھنٹہ کے بعد ۔

بیلڈی آگا : گلٹیوں کے نمودار ہونے کی صورت میں یہ دوائی اندر دینی چاہیے ۔

• نیز کسی نرم برش سے اس دوائی مدر ٹنکچر روزانہ تین یا چار مرتبہ دن میں گلٹی کے اوپر بھی لگانی چاہیے ۔

* خوراک : نمبر ۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

کوبرا یا ناجہ : یہ دوائی کوبرا سانپ کے زہر سے تیار کی جاتی ہے اور اس مرض میں اس دوائی کو خاص فوقیت اور برتری حاصل ہے ۔ اس دوائی کا اثر خون کی نسبت نظام عصبی پر زیادہ ہوتا ہے ۔ اس لیے یہ دوائی اُس وقت شروع کرنی چاہیے جبکہ نقاہت کمال درجہ کی مرض کے آغاز میں ہی ہو جاوے اور دل کی حرکت کے بند ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو جاوے ۔ سر درد سخت ہو اور ہلنے جلنے سے درد میں زیادتی ہو ۔ کھلی ہوا میں سر کو قدرے آرام ہو اور تمباکو پینے ۔ یا پیشاب کے کرنے سے طبیعت کو قدرے آرام معلوم ہو ۔ دل کی دھڑکن کے ساتھ پیشانی میں سخت درد ہو ۔ یوں تو سر درد تمام دن ہوتا رہتا ہو لیکن بعد دوپہر اس کی شدت کمال درجہ تک پہنچ جاتی ہو ۔ بیمار کے دل دجان نہایت کمزور اور گرتے جا رہے ہوں ۔ آنکھوں کے اوپر سخت درد ہو ۔ اور منہ خشک ہو ۔ بیمار غشی میں آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑاتا ہو ۔ بیمار کو یہ معلوم نہ ہو ۔ کہ اُس کے ارد گرد کیا گزر رہا ہے ۔ چہرہ کی رنگت زرد اور ڈراؤنی ہو اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ گئے ہوں ۔ منہ اور زبان بہت خشک ہوں ۔ لیکن پیاس نہ ہو ۔ منشیات کی خواہش بہت ہو ۔ لیکن منشیات سے اُس کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہو ۔ دل کی آہٹ بخوبی سنائی دیتی ہو ۔ نبض تیز ہو ۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

لیکن بے قاعدہ چلتی ہو۔

٭ **خوراک** : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹے کے بعد۔

کروٹیلس : جب مرض پورے زور پر ترقی یافتہ ہو چکا ہو۔ اور جریان خون کا خطرہ لاحق ہو گیا ہو۔ یا بالفاظ دیگر مرض کی خراب ترین حالت میں یہ دوائی دی جاتی ہے۔ اس دوائی کا تمام عروقی و نظام عصبی اور دیگر ہر قسم کے نظام پر اثر ہوتا ہے۔ مریض سخت بے ہوشی کی حالت میں پڑا ہو۔ ضعف و نقاہت حد درجہ کمال ہوں۔ سر میں چکر۔ شدید درد۔ خاص کر پیشانی۔ پپوٹوں۔ اور کنپٹیوں میں ہوتا ہو۔ چہرہ پر مردنی زرد آنکھیں تارے لگی ہوئیں اور نیم کشادہ ابکائیاں اور صفراوی قے، زبان بہت سوجی ہوئی اور اتنی بڑی کہ منہ میں نہ آسکتی ہو۔ پیاس زیادہ ہو۔ بے چینی اور تشویش بہت ہو اور تمام جسم میں جلن ہو۔

گلا بیٹھا ہوا ہو۔ کھانسی خشک اور تھوک خون آمیز آتی ہو۔ حنجرہ۔ خوراک کی نالی ہوا کی نالی اور پھیپھڑوں میں اجتماع خون ہو اور سوزش ہو۔ دل کی دھڑکن نہایت زیادہ ہو۔ ایسا معلوم ہو کہ دل گرا جا رہا ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلیوں میں جلن اور خارش ہو اور تمام جسم میں آگ لگی ہوئی ہو۔ بخار تیز اور جلد خشک۔ زبان سوکھی ہوئی اور پیاس زیادہ ہو۔ نبض نہایت کمزور اور تیز چلتی ہو۔ سانس تیز اور تنگی سے آتا ہو۔ باوجود اس کے کہ بیمار سردی محسوس کرتا ہو۔ جسم ٹھنڈا اور سرد پسینہ سے تربتر ہو۔

انتڑیوں۔ مسوڑھوں پھیپھڑوں غرضیکہ جسم کے ہر ایک حصہ سے خون جاری ہو۔ گردن کے غدود متورم سوجے ہوئے ہوں۔

٭ **خوراک** : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹے کے بعد۔

لاکسس : عفونتی طاعون میں یہ دوائی بڑی مفید ہوتی ہے۔ علامات حسب ذیل ہیں :-

---

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

بے ہوشی ہو اور بے ہوشی کے ہمراہ قے اور دست آتے ہیں۔ اعضاء کی حرکات بے قاعدہ ہوں اور مریض ٹھنڈے پسینہ سے تر بتر ہو۔ نبض کمزور درست اور تقریباً گم ہو۔ جب پاؤں سرد ہوں تو بے ہوشی طاری ہو اور جونہی کہ پاؤں گرم ہوں۔ بے ہوشی جاتی رہے۔ سر مانند شرابی کے چکراتا ہو۔ آنکھوں کے اوپر اور ناک کی جڑ میں درد۔ نیز کن پٹیوں اور سر کے پچھلے حصہ میں درد بینائی دھندلی اور آنکھوں کے آگے کہر۔ کانوں میں گھنٹی بجنے اور کیڑوں کے بھنبھنانے کی سی آواز سنائی دیتی ہو۔ ناک سے خون جاری ہو۔ چہرے پر مردنی اور بے ہوشی ہو اور منہ جھلسا ہوا اور خشک ہو۔ زبان سوجی ہوئی ہو۔ جلد خشک، اور پیاس متواتر لگی رہتی ہو۔ اُبکائیاں۔ قے اور پیاس عموماً قبض بعض اوقات دست یا کبھی قبض یا کبھی دست پاخانہ کی بو ناقابل برداشت ہو۔ حنجرہ اور گلا چھونے سے درد کرتے ہوں۔ ایسا محسوس ہو کہ گلا اندر سے سوجا ہوا ہے اور بند ہو رہا ہے۔ نیند کے بعد کھانسی میں زیادتی ہو۔ بیمار ہمیشہ گہرا سانس لینے پر مجبور ہو۔ تنگی تنفس ہو۔ اونگھ آوے لیکن مریض پوری نیند کرنے کے ناقابل ہو۔ لگاتار بے خوابی ہو اور ساتھ ہی نقاہت ہو۔ بے آرام نیند ہو۔ مریض اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہو۔ گڑگڑاتا ہو اور بڑبڑاتا ہو۔ عشقیہ خوابیں آتی ہوں۔ لرزہ کے ساتھ دانت بجے اوپر دانت بجتے ہوں۔ اور شام کو ایسا معلوم ہو کہ اختیاری عضلات تشنج ہو کر اینٹھ گئے ہیں۔ حرارت کے دوران میں بھی کپکپاہٹ جاری رہے۔ پاؤں ٹخنوں اور پنڈلیوں بلکہ گھٹنوں تک برف کی مانند سرد ہوں۔ ہر شام کو بخار تیز ہو اور ساتھ ہی بھوک ماری جاوے اور سر درد ہو۔ اندرون کپکپاہٹ ہو اور بیرون حرارت ہو۔ ہاتھوں کی ہتھیلیاں۔ پاؤں کے تلوے اور شکم شام کو بہت گرم ہو۔ مریض کپڑا اوڑھنا بلکہ قمیض تک کو بھی برداشت نہ کر سکے۔ گلا ایسا دُکھے کہ اُس کے ساتھ کپڑے تک کا چھونا ناقابلِ برداشت ہو۔

خوراک: ۶×، ۲۰۰، یا ۱۰۰۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

نمبر۔

فاسفورس: نمونیائی پلیگ میں یہ ایک مفید دوائی ہے۔ ہذیان بے ہوشی میں مریض بکواس کرتا ہو۔ بے حیائی بہت ہو اور ننگ دھڑنگ باہر بھاگنے کی کوشش کرتا ہو۔ دوران سر ہو۔ بستر پر سے اٹھتے وقت چکر زیادہ آتے ہوں۔ آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقے پڑ گئے ہوں۔ اور سوج پڑ گئی ہو۔ آنکھوں میں ورم ہو اور ساتھ ہی خارش اور جلن ہو۔ بینائی دھندلی پڑ گئی ہو۔

کانوں سے خالص خون نکلتا ہو۔ طاقت شنوائی کم ہو گئی ہو۔ بلکہ جاتی رہی ہو کانوں میں شور وغل بھنبھناہٹ اور گھنٹی بجنے کی سی آوازیں سنائی دیتی ہوں۔

نکسیر پھوٹتی ہو۔ یا ناک سے خون آمیز مواد خارج ہوتا ہو۔ مسوڑھوں سے خون نکلتا ہو۔ زبان سوجی ہوئی خشک اور سیاہی مائل ہو یا اس پر سفید یا زرد فر جمی ہوئی ہو۔ ذائقہ کڑوا یا کسیلا۔ بولنا مشکل ہو۔ آواز کمزور ہو۔ مریض سوال کا جواب مشکل سے دے سکتا ہو اور وہ بھی ٹوٹا پھوٹا۔ بھوک یا تو بہت زیادہ ہو یا بالکل ہی ماری گئی ہو۔ نہ بجھنے والی پیاس اور مریض ترشیات اور رسدار اشیاء کی بہت خواہش کرتا ہو۔

اکثر اوقات ہچکی اور خالی ڈکار آتے ہوں۔ جی متلاتا ہو۔ لیکن پانی پینے سے جھٹ آرام آجاتا ہو۔ ابکائیاں بہت آتی ہوں اور کھایا پیا مریض قے کر چھوڑتا ہو۔ قے میں صفرا سیاہ کڑوا مادہ جس میں کم و بیش خون کی آمیزش ہو یا سیاہ مادہ خارج ہوتا ہو۔

معدہ بہت پُر ہو۔ معدہ میں جلن ہو۔ معدہ میں سخت درد ہوتا ہو اور آہستہ آہستہ تمام پیٹ میں پھیل جاتا ہو۔ قئیں آتی ہوں۔ پہلے سبز بعد میں سیاہ مادہ قیؤں میں خارج ہوتا ہو۔

جگر بڑھ گیا ہو۔ شکم تنا ہوا ہو۔ پسلیوں کے نیچے ہوا بھرتی ہو اور سینہ بوجھل ہو۔ شکم میں ہوا باآواز بلند گڑگڑاتی ہو۔ اور بار بار ہوا خارج ہوتی ہو۔ شکم میں درد ہو۔ نیز درد قولنج ہوتا ہو۔ کنج ران کے غدود متورم ہو گئے ہوں بائیں جنگاسہ میں دکھن کا درد ہو۔ اسہال آبی و خونی آتے ہوں اور بعض اوقات بے اختیار نکل جاتے ہوں۔ پاخانے کے ساتھ خالص خون خارج ہوتا ہو۔ یا قبض ہو۔

ابتدا میں پاخانہ سخت نکلتا ہو۔
پیشاب خونی اور پیاز البیومن خارج ہوتا ہو۔ یا گدلا اور بہت رنگین آتا ہو۔ اور اس پر بال سے آتے ہوں یا سرخ ریگ تہ نشین ہوتی ہو۔ کوتاہ دمی اور کھانسی کے ساتھ پیپ دار یا خون آمیز بلغم خارج ہوتی ہو۔ پھیپھڑوں سے جریان خون ہو۔ تشویش کے ہمراہ دل کی دھڑکن بہت تیز ہوتی ہو اور کھانا کھانے کے بعد دل کی دھڑکن زیادہ ہوتی ہو۔ دل نہایت کمزور ہو۔ نبض بہت چھوٹی اور اکثر بے معلوم چلتی ہو۔ بخار عموماً سہ پہر یا شام کو ہوتا ہو۔ پہلے بہت لرزہ ہوتا ہو۔ اور اس کے بعد حرارت ہمراہ پیاس کے ہو جاتی ہو۔ اور اندرون میں سردی معلوم ہوتی ہو۔ اور جب سردی محسوس ہونی بند ہو جاتی ہو تو تمام رات حرارت رہتی ہو اور پسینہ آتا ہو۔
فاسفورس کے بخار اکثر تپ محرقہ کی صورت اختیار کرتے ہیں اور ساتھ ہی نمونیہ اور براونکائیٹس کے عوارضات بھی شامل ہو جاتے ہیں۔
فاسفورس کی یہ خاص علامت ہے کہ مریض ہمیشہ دائیں پہلو کے بل لیٹا رہتا ہے۔ بائیں پہلو کے بل لیٹنے سے اس کو تکلیف معلوم دیتی ہے۔
٭ خوراک: ۶x یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیپ ٹیشیا - محرقی طاعون کے لیے یہ ایک مفید دوائی ہے۔ تمام جسم میں کمزوری وکاہلی کا احساس خاص کر نچلے دھڑ میں کمزور گھٹنے اور دوران سر مع نقاہت کا احساس اور ساتھ ہی گرمی کی لہریں۔ نچلی کمر سے اٹھ کر تمام اطراف کو پھیلتی ہوں۔ متفکر موت کا یقین۔ لگاتار نرم ہذیان۔ مریض ایسا خیال کرتا ہو کہ اس کا سر تمام بستر پر بکھرا ہوا ہے۔ اور ٹکڑوں کو اکٹھا کرنے کے لیے تمام بستر کو ٹٹولتا ہو۔ سوال کا جواب دیتے وقت مریض سو جاتا ہو۔ دماغ میں بےچینی لیکن حرکت کرنے سے معذور ہو۔ شکل ایسی گویا کہ نشہ میں مخمور ہے۔ دانتوں پر میل جمی ہوئی منہ میں چھالے اور سانس بدبودار زبان سفید خشک درمیان میں

٭ خوراک: دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

زرد یا خشک سیاہی مائل سرخ چمکیلی ۔ پھٹی ہوئی یا خشک ۔ درمیان میں بھوری ۔ بلکہ کنارے صاف اور سرخ ۔
منہ خشک ۔ پیاس زیادہ جو سیال شے منہ میں ڈالی جاوے ۔ مریض باہر نکال چھوڑے ۔ لعاب دہن بکثرت اور کسی قدر لیس دار ۔ منہ کا ذائقہ کڑوا اور بدمزہ ہو ۔ غدود گلوں میں اجتماع خون ہو ۔
بھوک نمارد، جی متلائے اور ایسا محسوس ہو کہ قئیں آنے سے آرام ہو جائے گا ۔ معدہ گرتا اور ڈوبتا جائے ۔ ڈکار بکثرت آئیں ۔ پانی کی لگاتار خواہش ہو ۔ معدہ اور کلیجہ میں لگاتار درد ہو ۔ خاص کر تپتہ کے مقام پر شکم تنا ہوا ۔ امعاء میں گڑگڑ ہوتی ہو ۔ بائیں جنگاسہ کے غدود متورم ہوں ۔ دائیں جنگاسہ میں ہی دھیمی کھجاوٹ ہو ۔
پاخانہ نہایت، بدبودار پیشاب سیاہی مائل سرخ بدبودار ہو رخفیف و کم سانس تکلیف سے آتا ہو ۔ دل کی دھڑکن بخوبی سنائی دیتی ہو ۔ نبض یا تو تیز ہو یا سست لیکن بھری ہوئی ۔ مدہوشی ہو اور آنکھیں نیم کشادہ ہوں ۔ رات کے پچھلے حصہ میں بے خوابی رہے ۔ خوفناک خوابوں کے ساتھ بے آرام رات گزرے ۔ تمام جسم پر جلن کا احساس ہو اور بعد میں پسینہ قے اور اسہال آویں ۔ تمام جسم میں گرمی اور خشکی محسوس ہو اور سردی کبھی کمر کے اوپر دوڑے کبھی نیچے ۔ گویا کہ تپ لرزہ کی آمد ہے ۔

*خوراک : ۵ یا ۱× یا ۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم ۔ شدید ہذیان ۔ خاص کر بوقت شب بمعہ بڑی بے چینی موت کا خوف خصوصاً جب کہ مریض اکیلا ہو ۔ مایوسی بے ہوشی اور ساتھ ہی حلق کی بندش و سر وزنی سا ہو ۔ چلتے پھرتے وقت دوران سر ہو ۔ گویا کہ مریض دائیں طرف کو گرا چاہتا ہے ۔ سر وزنی کھلی ہوا میں جانے سے آرام ہو ۔ لیکن کمرے میں داخل ہونے سے سر پھر وزنی ہو جاوے ۔ سر درد شدید ہو روشنی اور

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

شور سے سر درد میں اضافہ ہو حرکت کرتے وقت ایسا احساس ہو گویا کہ دماغ حرکت کر رہا ہے اور کھوپڑی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے۔
صورت وحشیانہ ٹکٹکی بندھی ہوئی اور آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقے روشنی ناقابل برداشت ہو اور مریض آنکھیں بند کرنے کے لیے مجبور ہو چہرے کا رنگ مُردنی زرد ہو اور ہونٹ نیلے کالے ہوں۔ مسوڑھے سوجے ہوئے ہوں۔ اور اُن میں سے خون نکلتا ہو۔ زبان سُوجی ہوئی۔ سفید زردی مائل بھوری یا مانند آتش سرخ ہو اور خشک ہو۔ منہ اور زبان خشک ہوں منہ میں چھالے ہوں۔
ذائقہ نمکین کسیلا۔ کڑوا یا سڑاند دار ہو۔ حنجرہ اور معدہ جلتے ہوں۔ حلق اور خوراک کی نالی کی حالت مفلوج ہو۔ روٹی مشکل سے نیچے اُترتی ہو۔ مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ لقمہ گڑگڑاہٹ اور شور کے ساتھ معدہ میں گرتا ہُوا سُنائی دے رہا ہو۔ ہر قسم کی غذا سے نفرت ہو۔ ناقابلِ تسکین پیاس ہو۔ بہت دیر تک جی متلاتا رہتا ہو۔ اور ساتھ ہی غشی ہو۔ ہر مرتبہ پینے کے بعد مریض کھایا پیا صفراوی مادہ یا پت۔ یا بلغم یا خون قے کر چھوڑتا ہو۔ آلات انہضام میں شدت کی گرمی اور جلن ہو۔ مانند ہیضہ کے معدہ میں کرَل پڑتے ہوں۔
کھانا کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ معلوم ہو گویا کہ پتھر رکھا ہُوا۔ شراب نامرغوب ہو۔ شکم تنا ہُوا ہو۔ اور درد کرتا ہو۔ شکم میں جلن اور گرمی ہو۔
جنگاسہ میں جلن چبھن اور کھچاوٹ کی دردیں ہوتی ہوئی۔ جنگاسہ کے غدود میں جلن ہوتی ہو۔ اسہال شدید ہوں۔ گدے دار آبی زرد یا سیاہی مائل سبز یا سیاہ۔ یا بدبُودار، بے تحاشہ نکل جاتے ہوں۔ اسہال جلتے ہوں مانند پیچش کے مروڑ اور جلن کے ساتھ آتے ہوں۔ پیشاب تھوڑا جلتا ہُوا اور بے اختیار نکل جاتا ہو۔ خونی پیشاب آتا ہو۔ پیشاب رُک رُک کر آتا ہو۔ یا جلن بول کا عارضہ ہو۔
مریض جس حالت میں بھی پڑا ہو۔ یا لیٹا ہو سانس چھوٹا چھوٹا اور کھنچ کر آتا ہو۔ شب کو کھانسی ہو۔ لیٹنے کے بعد یا کھلی ٹھنڈی ہوا میں جانے پر یا کچھ پینے سے

کھانسی شروع ہوجاتی ہو۔
خشک کھانسی لگاتار آتی ہو۔ خاص کر نیم شب کے بعد بلغم موٹی زرد یا سبز کڑوی یا نمکین جھاگ دار اور خون کی آلائش لیے ہوئے نکلتی ہو۔ مریض خون تھوکتا ہو
دل بے قرار ہو۔ دل کی دھڑکن سخت ہو۔ دکھائی پڑتی ہو اور سنائی دیتی ہو۔ خاص کر بوقت شب ہر پاخانہ کے بعد دل دھڑکن اور کمزوری زیادہ ہوتی ہو نبض چھوٹی تیز بے قاعدہ اور اتنی مدھم ہو کہ معلوم بھی نہ پڑتی ہو۔
دبلاپن ہو۔ چہرہ اور ٹانگیں پھولی ہوئی ہوں اور استسقاء ہو۔ نقاہت لگاتار مسلسل بڑھ رہی ہو۔
بے خوابی ہو ساتھ ہی بے چینی ہو۔ مریض ادھر اُدھر پاؤں مارتا ہو اور بڑبڑاتا ہو۔ خاص کر نیم شب کے بعد اندوہ گیں۔ خوفناک اور تشویشناک خوابیں آتی ہوں۔
کپکپاہٹ ہو خاص کر کھلی ہوائیں بدون پیاس سے ماتھا اور چہرہ گرم اور ہاتھ ٹھنڈے ہوں اندرونی سردی اور بیرونی گرمی ہو اور رخسارے سرخ ہوں بخار اور پیاس شدید ہوں۔ بخار رات کے وقت دو بجے شروع ہو۔ تمام جسم میں گرمی بڑھ رہی ہو۔ چہرہ اور پاؤں پر پسینہ آتا ہو۔ شکم کے پہلوؤں اور آلات انہضام میں تنادٹ ہو جس سے درد پیدا ہو۔ نیم شب کے بعد جسم کے اندرون میں جلن اور حرارت بڑھ جاتی ہو۔ ساتھ ہی تشویش بھی بہت ہی زیادہ ہوتی ہے اور مریض کپڑا اُتار دیتا ہو۔ تمام شب حرارت اور بے چینی رہتی ہو یا بدون پیاس اور پسینہ کے تمام رات حرارت رہی ہو چکنا۔ سرد پسینہ (زرچی) آتا ہو۔ تمام جسم پر بدبودار پسینہ آتا ہو۔ پسینہ کے ہمراہ پیاس بہت لگتی ہو۔
خوراک: ۳ x یا ۳۰۔ ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔
ادیر کیولائینا: یہ بھی پلیگ کی اعلیٰ دوائی ہے۔ ہذیان ہو اور ساتھ ہی بے چینی بہت ہو۔ بستر پر سے اُٹھ کر دوڑنے کی خواہش ہو۔ مریض بکواس کرتا ہو اور درد کے باعث غشی ہو جاتی ہو۔

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

٭ خوراک : مدر ٹنکچر (۵) کے تین قطرے ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔
فیرم فاس : نمبر ۳× بخار اور درد سر وغیرہ کے لیے اور کالی میور نمبر ۳× گلٹی کے لیے اور کالی فاس نقاہت ۔ ہذیان اور اعصابی کمزوری کے لیے نہایت مفید ادویات ہیں ۔ اگر ان تینوں ادویات کو باری باری سے دیا جائے تو بڑی کامیابی ہوتی ہے ۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ ادویات جلدی جلدی دینی چاہئیں اور کئی خوراکیں دینی چاہئیں ۔ اسی کی پلٹس پر تھوڑی سی کالی میوز نمبر ۳× چھڑک کر گلٹی کے اوپر دن میں تین چار مرتبہ باندھنی چاہیے ۔
مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ رسٹاکس ۔ مرکیورس ۔ ہائیوسائمس ۔ سٹرامونیم ۔ اپی کاک ۔ اینٹم ٹارٹ ۔ ہیپر سلف اور سلیشیا وغیرہ ادویات بھی اپنے اپنے علامات کے ساتھ کام آتی ہے ۔

ضروری ہدایات

جب گھر میں کسی رشتہ دار کو طاعون ہو جائے تو اس کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ جانا سخت گناہ ہے بلکہ اگر اس کا باقاعدہ علاج کرایا جائے تو اس کے بچنے کی بڑی بھاری توقع ہو سکتی ہے ۔
بہت سے لوگ جنہیں پلیگ ہو جاتا ہے ۔ اس لیے مرتے ہیں کہ ان کو اندھیری اور تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں رکھا جاتا ہے اور اچھی طرح سے ان کا علاج نہیں کرایا جاتا ۔ طاعون کے مریض کو باہر کھلی ہوا میں چھت کے اوپر یا صحن میں چارپائی پر لٹانا چاہیے ۔ روشنی اور تازہ ہوا اس کی جان بچانے میں مدد دیتی ہیں ۔ اور اندھیرا مریض کو مار ڈالنے میں معاون ہوتا ہے ۔ جب مریض باہر کھلی ہوا میں ہو تو اس کی تیمار داری کرنے والوں کے واسطے کچھ ڈر نہیں ہوتا ۔ طاعون زدہ مریضوں کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ آرام سے چارپائی پر لیٹے رہیں اور اٹھنے بیٹھنے یا ہلنے جلنے سے پرہیز کریں ۔ چونکہ اس مریض کا دل بہت کمزور ہوا کرتا ہے۔

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

اس لیے اٹھنے بیٹھنے سے اس کے دل کے بند ہو جانے کا بڑا ڈر رہتا ہے ۔ مریض کی طاقت کو قائم رکھنے کے لیے اسے بہت دودھ اور شوربا پلانا چاہیے ۔

نوٹ : یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گلٹی دار طاعون (بیوبونک پلیگ) جب تک پسو جو کہ طاعون زدہ چوہے پر اترا ہوا نہ کاٹے تب تک کسی کو نہیں ہوتا ۔ آدمی سے آدمی کو یہ پلیگ نہیں ہوا کرتا ۔ اس لیے اگر مریض طاعون کے کپڑے صاف ستھرے ہوں ۔ اس کا بستر بھی نیا اور صاف ستھرا ہو اور اس کی چارپائی کھلی ہوا اور روشنی میں ہو تو اس کی تیمارداری کرنے والوں کو کوئی ڈر خطرہ نہیں ہوتا ۔ صرف احتیاط اس امر کی لازم ہے کہ طاعون زدہ چوہے کے پسو اس کے کپڑوں ۔ چارپائی اور کمرہ میں نہ ہوں ۔ اگر صفائی کی پوری احتیاط رکھی جاوے تو پھر اندیشہ نہیں رہتا وہ لوگ غلطی پر ہیں جو کہ پلیگ کے مریض کے نزدیک نہیں جاتے اور اس کی تیمارداری نہیں کرتے ۔

نمونیائی طاعون

جس کو انگریزی میں "نیومونک پلیگ" کہتے ہیں ۔ اس کی چھوت مریض سے تندرست شخص کو لگ جاتی ہے کیونکہ مریض کی تھوک اور بلغم میں بے شمار طاعونی کیڑے ہوتے ہیں جو بذریعہ تنفس تندرست اشخاص کے اندر پہنچ کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں ۔ اس قسم کے پلیگ کے پھیلانے میں پسوؤں یا چوہوں کا کچھ تعلق نہیں ہوتا ۔ بلکہ اس کی چھوت براہ راست مریض سے تندرست اشخاص میں جاتی ہے ۔ اس لیے ایسے مریض کی تیمارداری کرتے وقت بڑی احتیاط لازم ہے ۔ کیونکہ مریض کے سانس سے براہ راست اس مرض کی چھوت لگ جانے کا ڈر رہتا ہے ۔ نیز ایسے مریض کی تھوک و بلغم کو مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا چاہیے ۔

غذا

مرض کے ابتدا میں دودھ ایک عمدہ غذا ہے ۔ دن رات میں اڑھائی تین سیر پلا دینا چاہیے ۔ دودھ میں سوڈا واٹر یا لائیم واٹر بھی ملا کر دیا جا سکتا ہے شوربا

یخنی بھی عمدہ غذا ہے ۔ چند یوم کے بعد ساگودانہ یا اراروٹ یا چاول دودھ میں پکا کر دیئے جا سکتے ہیں اور رفتہ رفتہ مریض کو دودھ ڈبل روٹی یا شوربا چاول یا کھچڑی پکا کر دیویں

ریپرٹری یعنی تشریح العلامات

(Plague Repertory)

پلیگ کی ادویات عامہ

آرسینکم ۔ انتھراکسی نم ۔ الینتھیس ۔ ایپس ۔ بیپ ٹیشیا ۔ بیڈی آگا ۔ بیلاڈونا ۔ بیوبائی نم ۔ کاربوویجی ۔ چائنا ۔ کروٹیلس ۔ کوبرا ۔ ایلیپس ۔ ہیپر سلف ۔ اپی کاک اگنیشیا ۔ کالی فاس ۔ لاکسس ۔ مرکیورس ۔ نائٹرک ایسڈ ۔ نائی ٹونیکا ۔ پائی روجینیم فاسفورس ۔ رسٹاکس ۔ سکیل ۔ سلیشیا ۔ سٹرامونیم ۔ سلفر ۔ ویراٹرم ۔ فیرم فاس ۔ نیٹرم سلف ۔ کالی میور ۔ ادپر کیولا ٹنا وغیرہ وغیرہ

علامات کا علاج

ہذیان	کیمفر ہائیو سائمس ، بیلاڈونا ، لاکسس ۔ لاراسی راسس
فتور ہاضمہ	انیٹم ٹارٹ ۔ اپی کاک ۔ نکس وامیکا ۔
اسہال ہیضہ نما	سیکیل ۔ ویراٹرم ۔ آرسینکم
جریانِ خون	لاکسس ۔ فاسفورس ۔ سی کیل ۔ سلفیورک ایسڈ

بدیں (ببوبو) یا متورم غدود

جب کان کے غدود متورم ہوں	کاربوانی میلس ۔ کاربوویجی ۔ کیومیلا

	کونیم۔کروٹیلس۔لاکسس۔آیوڈیم
جبکہ غدود سخت ہوں۔	مرکیورس۔رسٹاکس۔آیوڈیم
جب غدود میں پیپ پڑ رہا ہو۔	آرسینکم۔نیٹرم میوریٹکا سفورس
جبکہ غدود میں شدید چبھن کی دردیں ہوتی ہوں۔	کاربو اینی میلس
جب کہ غدود میں دباؤ کی دردیں ہوں	آرم میٹیلیکم
جب کہ غدود آہستہ آہستہ پکتا ہو بدوں درد کے	سلیشیا
جب کہ غدود میں گولی مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں۔	بیلاڈونا
جب کہ غدود حلق متورم ہوں۔	آرسینکم۔بیلاڈونا۔برائٹا میور کلکیریا کارب۔کاربو اینی میلس چائنا۔کروٹیلس۔آیوڈیم۔کالی آیوڈائیڈ۔نیٹرم میور۔نکس وامیکا فائی ٹولیکا۔سلیشیا۔زنکم
جبکہ غدود گردن متورم ہوں۔	آرم ٹری فائیلم۔آرم میٹیلیکم بیڈیاگا۔بیلاڈونا۔کاربالک ایسڈ آیوڈیم۔لاکسس۔لائیکوپوڈیم۔ مرکیورس سلیشیا۔
جبکہ غدود زیریں زبان متورم ہوں	بیلاڈونا۔کلکیریا۔ڈلکا مارا۔ مرکیورس
جبکہ غدود زیریں ٹھوڑی متورم ہوں	انیتھر اکیسی نم۔سٹافی سی گیریا
جبکہ بغل کے غدود متورم ہوں	انیتھر اکیسی نم۔ایپس۔بیلاڈونا۔

کاربوانیمیلس - کونیم - کروٹیلس - آیوڈیم
لائیکوپوڈیم - مرکیورس - سالو نیٹرم سلف
فاسفورس - رسٹاکس - سلیشیا - سلفر

جریانِ خون

جریانِ خون پھیپھڑوں سے — اکونائیٹ - انٹیم ٹارٹ - آرنیکا - آرسینکم بیلاڈونا - برائی اونیا - کاربوویجی - چائنا - کروٹیلس - ایپس - اپی کاک مرکیورس کار - لاکسس - نائٹرک ایسڈ - فاسفورس - سلفر رسٹاکس - ٹیری بن تھینا -

جریانِ خون معدہ سے — فیرم - کالی میور - سیکیل - فاسفورس - سلیشیا آرنیکا - آرسینکم - بیلاڈونا - برائی اونیا کلکیریا کارب - کاربوویجی - کروٹیلس -

جریانِ خون ناک سے — فیرم فاس - ہمامیلس - ہائیوسائمس - اپی کاک - لاکسس - مرکیورس - نائٹرک ایسڈ - فاسفورس - سی کیل -

جریانِ خون ازال مقعد

ادویات عامہ : اکونائیٹ - ایونیم کارب - آرسینکم - بیپٹیشیا - چائنا - کروٹیلس فیرم فاس - ہمامیلس - لاکسس - مرکیورس - نائٹرک ایسڈ - میوراٹک ایسڈ - فاسفورس - سلیشیا -

چمکیلا سرخ خون	اکونائیٹ
سیاہ خون	رسٹاکس
منجمد خون	ایلم پلیم
بدبودار اور منجمد خون	ہمامیلس

کوئٹار کی مانند خون کبثرت	ہمامیلس
جب کہ غشی ساتھ ہو۔	فاسفورک ایسڈ ٹیری بن تھینا
جب کہ خون کی رنگت براؤن ہو	برائی اونیا ۔ کاربوویجی ۔ رسٹاکس
جب کہ خون متعفن ہو	بیلاڈونا ۔ برائی اونیا ۔ کاربالک ایسڈ چائنا ۔ فاسفورس ۔ سی کیل
جب کہ خون گاڑھا لیسدار ہو۔	کروکس ۔ سی کیل

جریانِ خون ازاں چشم

ایکونائیٹ ۔ بیلاڈونا ۔ کروٹیلس ۔ یوفوربی ام ۔ ہمامیلس لاکس ۔ فاسفورس روٹا

خونی دھبے: آرسینکم ۔ بیلاڈونا ۔ کروٹیلس ۔ نکس وامیکا ۔ روٹا

جریانِ خون ازاں رحم

ایکونائیٹ ۔ بیلاڈونا ۔ برائی اونیا ۔ کیمومیلا ۔ اپی کاک ۔ نکس وامیکا ۔ پلاٹینا ۔ پلسٹلا ۔ لاکسس ۔ سی کیل ۔ سلفر ۔ ٹری لیم

جریانِ خون ازاں آلات بول

ایکونائیٹ ۔ آرنیکا ۔ آرسینکم ۔ کیمفر ۔ کاربوویجی ۔ کروٹیلس ۔ ارکائیٹس ۔ اری جیرن ۔ ہمامیلس ۔ اپی کاک ۔ لاکسس ۔ مرکیورس ۔ نائٹرک ایسڈ ۔ فاسفورس ۔ ٹیری بن تھینا۔

سردرد

ایپس ۔ آرنیکا ۔ آرسینکم ۔ بیڈیاگا ۔ بیلاڈونا ۔ کاربوانیمی ۔ کروٹیلس ۔ فیرم فاس جلسی میم ۔ ہائیوسائی مس ۔ لاکسس ۔ مرکیورس ۔ نائٹرک ایسڈ ۔ نکس وامیکا ۔ اوپیم پلسٹلا ۔ سیلیشیا ۔

ناقابلِ برداشت	کافیہ
سر درد کے ہمراہ جلن ہو سر چکراتا ہو گویا کہ مخمور ہے۔	ایکونائیٹ۔بیلاڈونا۔جلسی میم۔سٹرامونیم
نہایت شدید سر درد۔گویا کہ کوئی چاقو کے ساتھ ایک کن پٹی سے دوسری کن پٹی تک چھید رہا ہے	بیلاڈونا
چشم کے اوپر سر درد	آرسینکم
پیشانی میں درد	مرکیورس کار۔لاکسس
پیشانی میں شدید درد	کوبرا
دردِ نیم سر	آرسینکم
سر کے پچھلے حصہ میں درد	کاربالک ایسڈ
سر درد مانو کہ کوئی دونوں کن پٹیوں کے اوپر خوب دبا رہا ہے۔	رسٹاکس
سر وزنی ہو۔دماغ دکھتا ہو	جلسی میم
تپکن کا سر درد چار بجے شام سے آٹھ بجے رات تک زیادہ تکلیف ہو	لائیکوپوڈیم
پیشانی کا شدید سر درد	مرکیورس کار
سر درد۔گویا کہ سر شکنجہ میں کسا ہوا ہے	نائٹرک ایسڈ
سر میں شدید پھاڑنے کا سا احساس	سیلیشیا

سر چکر۔دورانِ سر

ایکونائیٹ۔آرسینکم۔بیلاڈونا۔کروٹیلس۔کاربالک ایسڈ۔چائنا۔کوپرم۔جلسی میم۔ہائیوسائمس۔اگنیشیا۔لائیکوپوڈیم۔نیٹرم مبورنکس وامیکا۔اوپیم۔پلسٹلا فاسفورس۔رسٹاکس۔سٹرامونیم۔سلفر

دورانِ سر گویا کہ نشہ پیا ہوا ہو۔	ایکونائیٹ

علامات	دوا
دورانِ سر گویا کہ ارد گرد کی ہر ایک چیز دائرہ میں گھوم رہی ہے۔	بیلاڈونا
دوران سر بمعہ درد	کروٹیلس
سر چکر بستر پر سے اُٹھتے وقت زیادہ ہوں	فاسفورس
سر چکر چلتے پھرتے زیادہ ہوں گویا کہ مریض دائیں جانب گرا چاہتا ہے	آرسینیکم
سر چکر ہوں اور ساتھ ہی اُبکائیاں ہوں	کاربالک ایسڈ
شدید سر چکر ہوں اور بیٹھنے پر زیادہ ہوں۔	ایپس
سر چکر کرسی پر سے اُٹھتے وقت ہوں۔	برائی اونیا
سر چکر ہوں۔ اور کمئی خون کے باعث غشی ہو۔	چائنا
سر چکر ہوں اور بصیرت دھندلی ہو۔	ہائیوسائمس
سر چکر اُٹھتے وقت آویں	کالی فاس

علامات	دوا
آنکھیں گڑی ہوئی ہوں	آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ کوپرم۔ ہائیوسائمس۔ اوپیم۔ زنکم
آنکھیں سرخ ہوں	آرسینکم۔ بپٹیشیا۔ چائنا۔ ایپس۔ اگنیشیا ہائیوسائمس۔ مرکیورس سالو۔ فاسفورس۔ اوپیم۔ سٹرامونیم
آنکھیں چمکیلی ہوں	بیلاڈونا۔ جلسی میم۔ سٹرامونیم۔ زنکم
آنکھیں نیم کشادہ	بیپٹیشیا۔ کوپرم۔ لائکس۔ نیٹرم میور۔ اوپیم۔ سٹرامونیم۔ ہیلی بورس
آنکھیں سوجی ہوئی۔ اُبھری ہوئی۔ چمکتی ہوئی اور غضبناک ہوں۔	بیلاڈونا

کان

علامات	ادویات
شنوائی سخت ہو۔	چائنا ۔ ایپس ۔ فیرم ۔ ہائیوسائمس ۔ فاسفورس
کانوں میں گھنٹی بجنے کی سی آواز ہو اور بھنبھناہٹ ہو۔	کاربالک ایسڈ ۔ لاکسس
لگاتار بہراپن ہو اور کانوں میں گھنٹی بجتی ہو۔	کروٹیلس
کانوں سے خالص خون خارج ہو۔ شور ۔ بھنبھناہٹ اور گھنٹی بجتی ہو	فاسفورس
کانوں سے گوشت کے رنگ کا بدبودار مواد بہتا ہو	کاربوویج

دانت

علامات	ادویات
دانتوں پر میل جمی ہوئی ہو۔	ایلیم ۔ آرسینکم ۔ ایپس ۔ بیپ ٹیشیا ۔ کاربالک ایسڈ ۔ جلسی میم ۔ ہائیوسائمس ۔ لاکسس ۔ مرکیوریس کار ۔ فاسفورک ایسڈ ۔ رسٹاکس ۔ سٹرامونیم

زبان

علامات	ادویات
زبان پھٹی ہوئی ہو۔	آرسینکم ۔ ایپس ۔ بیپ ٹیشیا ۔ بیلاڈونا ۔ برائی اونیا ۔ کاربالک ایسڈ ۔ کاربوویج ۔ چائنا ۔ ہائیوسائمس ۔ نائٹرک ایسڈ ۔ فاسفورس ۔ رسٹاکس ۔ سٹرامونیم ۔ زنکم
زبان درمیان سے نیچے کی طرف پھٹی ہو۔	بیپ ٹیشیا
زبان درمیان میں پھٹی ہو	رسٹاکس

زبان خشک ہو	آرنیکا۔ آرسینکم۔ بیپ ٹیشیا۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ کاربوویجی۔ چائنا۔ ہیلی بورس۔ لاکسس۔ میوریاٹک ایسڈ۔ نکس ماشکاٹا۔ فاسفورس۔ رسٹاکس۔ سٹرامونیم۔ ایپس۔ وراٹرم ورائیڈ۔
زبان سیاہ ہو۔	آرسینکم کاربوویجی۔ چائنا۔ لاکسس۔ لائیکوپوڈیم۔ مرکیورس۔ میوریاٹک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ اوپیم۔ فاسفورس
زبان سفید ہو۔	برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ کاربوویجی۔ جلسی میم ایکونائیٹ۔ انٹیم کروڈم۔ آرسینکم۔ ہائیوسائمس۔ اگنیشیا۔ لاکسس۔ لائیکوپوڈیم۔ نکس ماشکاٹا۔ فاسفورک ایسڈ۔ پلسٹلا۔ وراٹرم ورائیڈ۔
زبان سوجی ہوئی ہو۔	ایپس۔ آرسینکم۔ بیپ ٹیشیا۔ کلکیریافاس کینتھرس۔ کونیم۔ لاکسس۔ مرکیورس سالو۔ نیٹرم میور۔ سٹرامونیم۔ وراٹرم
زبان سوجی ہوئی ہو اور منہ میں نہ سما سکے	ایکونائیٹ
زبان کانپتی ہو اور اس کے اوپر سفید زرد یا مٹیالا فر ہو	بیلاڈونا
زبان خشک سوجی ہوئی اور سیاہ ہو۔	فاسفورس
زبان سوجی ہوئی سفیدی زردی مائل براؤن مانند آتش کے ہو اور خشک ہو	آرسینکم

انہضام

ذائقہ گم ہو	بیلاڈونا۔ بیپ ٹیشیا کاربوانیمیلس

	کاربو ویجی
ذائقہ نمکین - کڑوا - اور بدبودار	آرسینکم

جی مچلانا

کھلی ہوا میں جی مچلائے	ایکونائیٹ
اُبکائیاں اور شدید قئیں آویں اور سبز مادہ نکلے	ایکونائیٹ
اُبکائیاں اور ساتھ قئیں اور پیاس ہو۔	لاکسس
اُبکائیوں کو پانی پینے سے آرام ہو۔	فاسفورس
اُبکائیاں نہایت شدید ہوں	کاربو اینی میلس
ہر کھانا کھانے کے بعد اُبکائیاں آویں	کاربو ویجی

تنفّس

سانس دِقّت سے آئے - بدبو دار اور گرم ہو۔	ایکونائیٹ
سانس تیز ہو	ایکونائیٹ - جلسی میم - اینٹم ٹارٹ
مریض سانس لینے کے لیے ہانپے	کوبرا
کوتاہ دمی ہو۔	فاسفورس
سانس تکلیف سے آوے - جب مریض لیٹے یا بیٹھے سانس ٹھنڈا ہو۔	کاربو اینی میلس

نبض

نبض تیز ہو۔	اینٹم ٹارٹ - ایپس - آرنیکا - برائی اونیا کروٹیلین - فیرم فاس - جلسی میم - لاکسس

نبض کمزور ہو۔	آرسینیکم - کاربوویجی - کوبرا - جلسی میم - زنکم لاکسس - رسٹاکس - سٹرامونیم۔
نبض بے قاعدہ چلے	آرسینکم - ڈیجی ٹیلس - ناجا - رسٹاکس - وراٹرم ورائیڈ
نبض مضبوط بھری ہوئی اور تیز ہو	اکونائیٹ
نبض چھوٹی تیز اور نا معلوم دھاگہ نما چلے اور ایک منٹ میں ۱۲۰ مرتبہ چلے	کروٹیلس
نبض چھوٹی اور بے معلوم ہو۔	فاسفورس
نبض چھوٹی تیز اور بے قاعدہ ہو۔	مرکیورس کار

پاخانہ - اسہال

ادویات: ایلوز - ایپس - آرسینکم - بیپٹیشیا - کاربوویجی - کیمومیلا - سنکونا - فیرم - ہیلی بورس - اگنیشیا - لاکسس - مرکیورس کار - مرکیورس آئیوڈائیڈ - فاسفورس - فاسفورک ایسڈ - رسٹاکس - سی کیل - تھوجا - وراٹرم

شکم میں تناوٹ ہو	ایپس - ارنیکا - کاربوویجی - چائنا - اوپیم لائیکوپوڈیم
پاخانہ سیاہ ہو	ایپس - برومیم - کاربوانی میلس - کروٹیلس کوپرم - ہیپر سلف - آیوڈیم - لاکسس - کالی بائی کرومیکم - مرکیورس - نائٹرک ایسڈ - نکس وامیکا - اوپیم - وراٹرم
پاخانہ سیاہی مائل ہو	ایلم - ارنیکا - برائی اونیا - ہیما میلس - میوریٹک ایسڈ - رسٹاکس
پاخانہ بدبودار ہو	ایلم - ایپس - ارنیکا - آرسینکم - بیپٹیشیا - کلکیریا - کاربوویجی - کروٹیلس - لاکسس - مرکیورس - اوپیم - سی کیل

علامات	ادویہ
پاخانہ نہایت بدبودار ہو۔	آرسینکم۔کاربوویجی۔لاکسس۔سٹرامونیم
عموماً قبض ہو۔مگر پھر اسہال شروع ہو جاویں۔	الکسس
اسہال آنے کے بعد قبض ہو جاوے	کوبرا
اسہال پانی پانی اور خون آمیز آئیں پاخانہ ہمراہ خالص خون آوے	فاسفورس
اسہال کے ہمراہ بدبودار ہوا خارج ہو۔	کاربوویجی

پیشاب

علامات	ادویہ
پیشاب مقدار میں تھوڑا آوے	ایپس۔آرسینکم۔بیلاڈونا۔کینتھرس۔کروٹیلس۔کالی برومیٹم۔مرکیورس کار۔نائٹرک ایسڈ۔اوپیم۔رسٹاکس۔ٹیری بن تھینا۔ورائٹرم۔زنکم۔
پیشاب رک گیا ہو۔	اکونائیٹ۔ایپس۔کیمفر۔کاربوویجی۔کروٹیلس۔کالی برومیٹم۔مرکیورس کار۔اوپیم سٹرامونیم۔ورائٹرم
پیشاب خونی آتا ہو۔	اینٹم ٹارٹ۔ایپس۔ارنیکا۔آرسینکم کلکیریا۔کینتھرس۔کاربوویجی۔کروٹیلس ایپی کاک۔مرکیورس کار۔نائٹرک ایسڈ۔نکس وامیکا۔پلسٹلا۔ٹیری بن تھینا۔تھوجا۔زنکم۔ہمامیلس۔
پیشاب سرخ ہو۔	اکونائیٹ
پیشاب گاڑھا اور اس میں سرخ تلچھٹ ہو۔	کروٹیلس

علامات	دوا
پیشاب خونی ہو اور اس میں البیومن خارج ہو۔ گدلا اور اس کے اوپر سفید بادل ہوں اور سرخ رنگ کی تلچھٹ ہو۔	اسفورس
پیشاب مقدار خفیف اور جلتا ہوا نکلے۔	آرسینیکم
پیشاب میں خون آوے۔ رُک رُک کر آوے	آرسینیکم
پیشاب سیاہی مائل ہو۔ تکلیف کے ساتھ قطرہ قطرہ خارج ہو	مرکیورس کار
پیشاب سبزی مائل۔ براؤن۔ بدبودار اور اس میں یوریٹ سا امونیا اور فاسفیٹ وغیرہ وغیرہ خارج ہوں	کاربوانی میلس
پیشاب زرد یا نارنگی رنگ کا اور گزرتے وقت گدلا ہو۔	کاربوانی میلس
پیشاب سیاہی مائل سرخ ہو۔	کاربو ویجی
پیشاب رنگین۔ گدلا اور گرم ہو۔	رسٹاکس

حرارت بخار

ادویات عامہ: آرنیکا۔ آرسینیکم۔ بیلاڈونا۔ جلسی میم۔ لاکسس۔ پلسٹلا وغیرہ وغیرہ

علامات	دوا
سر کی حرارت بہت بڑھی ہوتی ہو۔	بیلاڈونا
جسم کے اندر اور باہر جلن دار حرارت ہو۔	بیلاڈونا
تربت خشک اور مریض کو کھاتے جا رہی ہو۔	کروٹیلس
نیم جسم بیقراری کے ساتھ جاتا ہو اور مریض کو بستر پر ٹھنڈی جانب کروٹ بدلنی پڑتی ہو	بیپ ٹیشیا

بخار کے ساتھ پیاس بہت ہو دو بجے رات کو بخار ہو۔	آرسینیکم
نیم شب کے بعد جلن دار حرارت ہو اور بے چینی ہو۔	آرسینیکم
رات کو حرارت ہو اور پیاس لگتی ہو۔	کاربو ویجی

پسینہ

تمام جسم پر مکھنا۔بدبودار پسینہ آوے۔	ایکونائیٹ
ٹھنڈا پسینہ (تریلی) بکثرت آوے۔	ایکونائیٹ
پسینہ آنے کی طرف طبیعت راغب آوے۔	بیلاڈونا
پسینہ یکایک آوے اور یکایک گم ہوجاوے۔	بیلاڈونا
ہاتھوں پر ٹھنڈا پسینہ بکثرت آوے۔	بیلاڈونا
نیند میں پسینہ آوے۔	بیلاڈونا
جلد جسم ٹھنڈی اور پسینہ میں تر بتر ہو۔	کروٹیلس
پسینہ بڑی آسانی سے اور بکثرت آوے۔	سلفر
پسینہ برنگ زرد اور اس میں لہسن کی بُو آئے۔	لیکسس
سطح جسم پر بہت پسینہ ہو۔	کوبرا
تمام جسم پر ٹھنڈا پسینہ (تریلی) بہت ہو۔	کروٹیلس
حرارت اور پسینہ تمام رات رہیں۔	فاسفورس
پسینہ کے ساتھ پیاس ہو۔	آرسینیکم
مریض نیم شب کو پسینہ میں تر بتر جاگ اٹھے۔ٹھنڈا چکنا پسینہ چہرہ اور ہاتھوں پر آوے۔	کاربوانیمیلس
پسینہ بدبودار آوے	کاربوانیمیلس۔کونیم۔ہیپرسلف
پسینہ سے بدبو مانند پیاز کے آوے	لائیکوپوڈیم
پسینہ آوے لیکن پسینہ آنے سے آرام نہ ہو	مرکیورس سالو۔لاکسس۔ناسوذ

پیاس

عام ادویات: آرسینکم - برائی اونیا - کلکیریا کارب - کیمومیلا - چائنا - ہیپر سلف - ہائیو سائمس نیٹرم میور - نکس وامیکا - سی کیل - سٹرامونیم وراٹرم وغیرہ -

پیاس ندارد -	جلسی میم - پلسٹلا
پیاس بجھتی نہ ہو اور ساتھ ہی تشویش اور کپکپاہٹ ہو -	بیلاڈونا
اسہال ساتھ پیاس کے ہوں -	کروٹیلس
نہ بجھنے والی پیاس ہو -	آرسینکم
پیاس بار بار لگے - لیکن مریض تھوڑا تھوڑا پانی پیے -	آرسینکم
پانی کی لگاتار خواہش ہو	بیپ ٹیشیا
شدید بخار اور پیاس ہو -	آرسینکم
جلن دار نہ بجھنے والی پیاس ہو -	مرکیورس کار
پیاس بہت ہو خاص کر ٹھنڈے پانی کی طلب ہو -	کاربوانیی
اندرونی ٹھنڈے ہو اور ساتھ ہی شدت کی پیاس ہو -	کاربوانیی
حرارت کے ساتھ پیاس زیادہ ہو -	رسٹاکس

نیند

سونے کی طرف طبیعت کا بڑا رجحان ہو -	بیلاڈونا
اونگھ بے خوابی اور اول نیم شب کی آرام نیند -	بیلاڈونا
مریض سو نہ سکے لگاتار - بیخوابی ہو اور بے چین نیند ہو -	لاکسس
مریض سوال کا جواب دیتے دیتے سو جائے -	بیپ ٹیشیا
بے خوابی اور بے چینی ہو -	آرسینکم
نیند اکھڑ جائے اور خوفناک خوابیں آئیں -	مرکیورس کار
مریض نیند میں گڑگڑائے اور اونچی اونچی باتیں کرے -	کاربوانیی
کھانے کے بعد فوراً نیند آئے -	رسٹاکس

دن کے وقت مریض سویا رہے۔ — رسٹاکس

متواتر چار رات تک مریض کو نیند نہ آئی ہو۔ — رسٹاکس

دل و دماغ

موت کا خوف ہو اور مریض کو کبھی صحت یابی کی اُمید بندھ جائے اور کبھی مایوسی ہو — ایکونائیٹ

دیوانگی کے دورے ہوں، مریض اُدبچا گھسنے اور دانت پیسے — بیلاڈونا

تند ہذیان — بیلاڈونا

مریض سخت پست ہمت ہو جائے۔ — کوبرا

متفکر ہو اور موت کا پورا یقین ہو۔ — بیپ ٹیشیا

شدید ہذیان ہو خاص کر بوقت شب اور بے چینی ہو — آرسینکم

بے ہوشی ہو۔ اور آنکھیں تاڑے لگی ہوئی ہوں۔ — آرسینکیم

مریض ایسا تصور کرے کہ دشمن اُس کو زہر دینے کے درپے ہے — رسٹاکس

مریض اپنے دوستوں کو نہ پہچان سکتا ہو۔ — ہائیوسائمس

ہذیان ہو اور بڑبڑاتا ہو — ایپس۔ آرسینکم۔ بیلاڈونا۔ ہائیوسائمس۔ لاکسس۔ فاسفورک ایسڈ وغیرہ

کالی کھانسی۔ کوکر کھانسی۔ ہوپنگ کف

(WHOOPING Cough)

یہ ایک قسم کی چھوتدار بیماری ہے۔ ابتدا میں زکام ہوتا ہے اور پھر نوبتی طور پر تشنجی قسم کی کھانسی ہوتی ہے۔ چونکہ دوران کھانسی میں اندر کی طرف دم کھینچتے وقت ہُوپ کی آواز نکلتی ہے۔ اس لیے اس کو انگریزی میں ہوپنگ کف کہتے ہیں۔ کھانسی کے دورہ کے خاتمہ پر یا تو مریض قے کرتا ہے۔ یا گاڑھی

تھوک یعنی بلغم باہر پھینکتا ہے ۔ چونکہ کھانستے کھانستے مریض کا رنگ نیلا کالا ہو جاتا ہے اس لیے اس کو کالی کھانسی کہتے ہیں ۔

یہ مرض بعض اوقات وباءً پھیلا کرتا ہے ۔ تندرست و توانا بچوں کو یہ مرض اتنا تنگ نہیں کرتا جتنا کہ خنازیری مزاج والوں کو یہ تکلیف دیتا ہے ۔ اُن کے لیے تو بعض اوقات یہ مرض مہلک ثابت ہوتا ہے ۔ تین سال سے کم عمر والے بچے اکثر زیادہ مبتلائے مرض ہوا کرتے ہیں ۔ اور دس سال سے اوپر شاذ و نادر ہی ظاہر ہوتا ہے ۔ عمر بھر میں یہ مرض صرف ایک ہی مرتبہ ہوتا ہے ۔ دوبارہ نہیں ہوتا ۔ اس مرض کا باعث بھی ایک خاص قسم کا خوردبینی کیڑا مانا گیا ہے جو کہ مریض کی ناک اور منہ کی رطوبت میں پایا جاتا ہے ۔ ابتداء میں معمولی کھانسی ہوتی ہے ۔ لیکن چند یوم کے بعد کھانسی کے دورے شروع ہو جاتے ہیں ۔ دم اندر کھینچتے وقت مریض کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے ۔ اور ساتھ ہی ہُوپ کی آواز پیدا ہوتی ہے بعض اوقات ہُوپ کی آواز پیدا بھی نہیں ہوتی ۔

کھانسی کا دورہ شروع ہونے کے قبل ہی مریض بچہ کو پتہ لگ جاتا ہے اور وہ خوف زدہ ہو کر ماں یا دایہ کو چمٹ جاتا ہے ۔ اور اگر بچہ بڑی عمر کا ہے تو وہ کسی چیز کو سہارا کے لیے پکڑ لیتا ہے ۔ دورہ کے خاتمہ پر وہ پھر کھیلنے لگ جاتا ہے ۔ چونکہ خوراک خوردہ قے ہو جاتی ہے اس لیے مریض کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور وہ روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے ۔

کالی کھانسی خود تو مہلک نہیں ہوتی ۔ لیکن بدقسمتی سے دیگر امراض کو جگا دیتی ہے ۔ کھانستے وقت زور لگانا پڑتا ہے ۔ جس کے باعث آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں ۔ ناک یا کان سے خون جاری ہو جاتا ہے اور بعض اوقات کان کا پردہ پھٹ جاتا ہے ۔ اکثر حالتوں میں براؤنکائیٹس کا عارضہ شامل حال ہو جاتا ہے ۔ یعنی تنفس تیز بخار اور سینہ میں سیٹی کی آواز سنائی دیتی ہے ۔

بعض حالتوں میں پھیپھڑوں میں ورم ہو جاتا ہے ۔ کئی مرتبہ زور کے ساتھ کھانسنے سے دمہ کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ کمزور بچوں کو بعض اوقات استسقاء الدماغ (سر میں پانی جمع ہونا) کا عارضہ ہو جاتا ہے ۔ وہ یکایک نیند

سے چونک اٹھتے ہیں اور سر کو ادھر اُدھر مارتے ہیں ۔ تشنج کا عارضہ بھی ہو جایا کرتا ہے۔ جس کی آمد کا پتہ اس طرح لگتا ہے کہ مریض کے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور انگوٹھا ہاتھ کی ہتھیلی میں مڑ جاتا ہے ۔ آخری پیچیدگی دستوں کی ہے۔ جو کہ کالی کھانسی میں ہو جایا کرتی ہے ۔ کالی کھانسی کی معیاد چھ ہفتے گنی گئی ہے ۔ لیکن بعض حالتوں میں چند یوم میں یا ایک دو ہفتوں میں ہی آرام آجایا کرتا ہے اور کبھی کبھی مہینوں بھی چلی جاتی ہے ۔ صحت یابی کے بعد چھ ہفتوں تک مرض کی چھوت کا ڈر لگا رہتا ہے ۔ کھانسی عموماً رات کو زیادہ تکلیف دہ ہوا کرتی ہے ۔ جب رات کو کھانسی کم ہو تو سمجھنا چاہیے کہ مرض کمی پر ہے ۔

علاج

ڈراسرا : اس دوائی کا درجہ کالی کھانسی میں سب سے اول ہے اور بہت سے کیسوں میں یہ دوائی کافی و وافی ثابت ہوتی ہے ۔ اس کی موٹی موٹی علامات درج ذیل ہیں :۔

کتے کھانسی بار بار ہو اور دم بھی نہ لینے دیتی ہو ۔ شام کو کھانسی کا زور زیادہ ہو ۔ بلغم خارج کرتے وقت اُباق اور قیئیں آتی ہوں ۔ کھانسی کے دَورے نیم شب کے بعد خصوصاً زیادہ تکلیف دِہ ہوں ۔ کھانستے وقت بچہ اپنی پسلیوں کو پکڑ لیتا ہو ۔ ڈراسرا کا مریض بہت چیختا چلاتا ہے ۔

٭ خوراک : ۱× کھانسی کے ہر دورہ کے بعد ۔

بیلاڈونا : ڈراسرا سے اُتر کر پھر بیلاڈونا ۔ اپی کاک جاُنا اور کوپرم وغیرہ کا درجہ ہے ۔ بیلاڈونا کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں :۔

کھانسی کا شدید حملہ یکایک شروع ہو جاوے اور کھانسی خشک ہو ۔ خون کا دَورہ بجانب چہرہ اور سر زیادہ ہو ۔ کھانستے کھانستے چہرہ سُرخ ہو جاوے نکسیر پھوٹے رات کو تکلیف زیادہ ہو ۔ مرض کے ابتداء میں یہ دوائی زیادہ کارآمد

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ہے ۔ اور اکثر مرض کی میعاد کو کم کر دیتی ہے ۔ اگر دورہ کے بعد چھینکیں آ دیں ۔ تو یہ علامت بیلاڈونا کی سمجھنی چاہیئے ۔

*۔ خوراک : ۱x یا ۳x کھانسی کے دورہ کے بعد

اپی کاک : تشنجی کھانسی جس سے بچہ نیلا پیلا ہو جاتا ہو اور دم توڑ دیتا ہو متلی اور قے یہ اپی کاک کی خاص علامات ہیں بلغم لیسدار اور بمقدار کثیر نکلتی ہو ۔ کھانسی کے دورہ کے بعد مریض بہت کمزور ہو جاتا ہو ۔ جب کھانسی کے دورے اتنی جلدی جلدی ہوتے ہوں کہ مریض کو سانس لینے کی فرصت بھی نہ دیتے ہوں تو ایسے حالات میں اپی کاک مفید ہوا کرتی ہے ۔

*۔ خوراک : ۱x کھانسی کے دورے کے بعد

سائنا ۔ کالی کھانسی کی یہ بھی ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔ اس کی علامات اپی کاک سے ملتی جلتی ہیں ۔ سوتے سوتے دانتوں کا آپس میں رگڑنا یہ ایک خاص علامت سائنا کی ہے ۔ اگر مریض بچہ کو چرنوں کی شکایت بھی رہتی ہو تو سائنا کے کارگر ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا ۔

*۔ خوراک : ۱x کھانسی کے ہر دورہ کے بعد ۔

کوپرم : جب تشنج بھی ساتھ ہوتا ہو اور کھانسی کا دورہ دیر تک رہتا ہو تو یہ دوائی مفید ہوا کرتی ہے ۔

*۔ خوراک : ۳x کھانسی کے ہر دورہ کے بعد ۔

میگنیشیا فاس : یہ کالی کھانسی کی ایک آزمودہ دوائی ہے ۔ ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ اگر اس دوائی کو ۳۰x طاقت میں دیا جائے ۔ تو اکثر اوقات جادو نما اثر دکھاتی ہے ۔

*۔ خوراک : ۳x یا ۳۰ کھانسی کے ہر دورہ کے بعد

اینٹم ٹارٹ : سینہ میں بلغم کھڑکتی تو بہت ہو لیکن نکلتی بہت کم ہو ۔ مریض کا مزاج چڑچڑا اور ضدی ہوا کرتا ہے ۔ جب اس کو چھوا جائے تو چیختا

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

چلاتا ہے۔ ضعف اور زبان پر سفید فریہ سب انیٹم ٹارٹ کی علامات ہیں نیز اسہال کا آنا اور اُن کے ہمراہ ضعف و نقاہت شام کی خوراک خوردہ کو نیم شب کے بعد قے کر چھوڑنا یہ سب انیٹم ٹارٹ کی علامات ہیں۔ گرم گرم نوش کرنے سے تکلیف کا بڑھ جانا انیٹم ٹارٹ کی ضروری علامات سمجھی جاتی ہے۔

※ **خوراک** : ۳× ہر دو گھنٹے کے بعد

کورالیم ریرم : شدید کالی کھانسی میں یہ ایک نہایت مفید دوائی ہے۔ کھانسی آنے سے پہلے مریض کو ایسا محسوس ہو کہ اس کا گلا گھٹتا جا رہا ہے۔ ہانپ ہانپ کر مریض کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہو۔ کھانسی کے دَورے کے بعد مریض بالکل تھکا ٹوٹا جاتا ہو۔

※ **خوراک** : ۶× کھانسی کے ہر دورہ کے بعد۔

کاکس کاکٹی : جب کھانسی کے ساتھ مریض صفا لیسدار بلغم قے کرے اور بلغم کی موٹی اور لمبی تاریں (ڈورے) فرش تک پہنچ جائیں تو یہ دوائی مظہر ہوتی ہے۔ موٹی لیسدار بلغم جو کہ ڈوروں میں اور ناک سے نکلے۔ اس دوائی کی ایک خاص علامت ہے۔

※ **خوراک** : مدر ٹنکچر (۵) ۱× کھانسی کے ہر دورہ کے بعد

میپھائٹس : کھانسی کے دوران میں بچہ کا پیشاب اور پاخانہ نکل جاتے ہوں۔ اسہال اور ہوا بڑے بدبودار خارج ہوتے ہوں۔ کھانسی کے دوران میں بچہ کو اُٹھانا پڑتا ہو۔ اس کا چہرہ نیلگوں اور دَم گھٹتا ہو۔ سوائے چند کیسوں کے میپھائٹس دوائی شاذ و نادر ہی استعمال میں آتی ہے۔

※ **خوراک** : ۶× یا ۳۰ کھانسی کے ہر دورہ کے بعد۔

کولیول یا پرٹوسین : یہ دوائی کالی کھانسی کے اجزا سے تیار کی جاتی ہے۔ لندن کے ڈاکٹر کلارک صاحب اور دیگر ڈاکٹر اس کے مداح ہیں۔ کھانسی کے ابتدا میں ہی یہ دوائی دینی شروع کر دینی چاہیے۔

※ دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

* خوراک: ۳۰ × ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

کھانسی کے دوران میں بچہ کی کمر کو ایک ہاتھ سے اور پیشانی کو دوسرے ہاتھ سے تھامے رکھنا چاہیے۔ بیمار کا منہ تھوک اور بلغم سے صاف کرکے اس کی کمر کو آہستہ آہستہ ملنا چاہیے۔ روزانہ بچے کی چھاتی اور کمر پر سرسوں کے تیل کے ساتھ صبح اور شام مالش کرنی چاہیے اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ کہ بچوں کو قبض نہ ہو۔ بڑے بچوں کو ایک ایک اونس پانی میں آدھا ڈرام یعنی قریباً دو ماشہ نمک ملا کر اس کی نسوار دینی چاہیے۔ ریڑھ کے ستون کو بھی آہستہ آہستہ ملنا مفید ہوا کرتا ہے۔ مریض کو ہوا دار کمرے میں رکھنا چاہیے تازہ ہوا مریض کے لیے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ سردی سے بچاؤ لازمی ہے۔

غذا

مریض کو نرم اور زود ہضم غذا تھوڑی تھوڑی تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دینی چاہیے۔ دودھ اور آش جو یا چنا کا شوربا مفید غذائیں ہیں۔

جب کھانسی کا دورہ شروع ہونے والا ہو تو اس وقت غذا نہ دینی چاہیے لیکن جب کھانسی آنے کے ساتھ قے بھی ہو جائے تو اس کے بعد فوراً بچہ کو ضرور غذا دینی چاہیے۔ تاکہ کھانسی کی دوسری نوبت آنے تک وہ ہضم ہو جائے۔ وگرنہ قے کے ذریعہ غذا نکل جانے سے بچہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم

ڈراسرا نمبر ۶ × کی ایک خوراک صبح اور ایک شام کو روزانہ دو مرتبہ دینے سے مرض کا روک تھام رہتا ہے اور بچہ مرض کے حملہ سے بچا رہتا ہے۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

پیچش ۔ مروڑ

(DYSENTERY)

اس مرض میں بڑی آنتوں میں ورم ہو جاتا ہے اور اکثر ان کی اندرونی سطح پر زخم ہو جاتے ہیں اور مروڑ کے ساتھ بار بار پاخانہ جانے کی حاجت ہوتی ہے۔ پاخانہ کے ساتھ خون آمیز آؤں یا صرف خالص آؤں ہی آتی ہے۔ بعض اوقات بخار بھی ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اجابت کے ساتھ درد بھی ہوتا ہے اور کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ گرم ممالک میں یہ بیماری زیادہ پائی جاتی ہے اور بعض اوقات یہ وباءً بھی پھیلا کرتی ہے۔ شدید حالت میں صرف آؤں اور خون ہی کی اجابت ہوتی ہے۔

علامات مرض

مرض کی سختی و نرمی کے لحاظ سے علامات بھی مختلف ہوا کرتے ہیں۔ جب مرض خفیف ہو تو بدوں کسی زیادہ نقص کے مرض کا دورہ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن جب مرض کا حملہ شدید ہو تو لرزہ ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ چہرہ تمتما جاتا ہے اور نبض تیز ہو جاتی ہے۔ زبان پر فرجمی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ابکائیاں اور قئیں آتی ہیں۔ شکم میں کانٹے کی سی بے قاعدہ دردیں ہوتی ہیں اور مریض کو ایسا معلوم پڑتا ہے کہ اس کی آنتوں میں کوئی مادہ پھنسا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو بڑے زور سے کونتھنا پڑتا ہے۔ تاکہ مادہ خارج ہو جائے۔ کونتھنا پیچش کی ایک خاص علامت ہے۔ یعنی پاخانہ خارج کرنے کے لیے بہت زور لگانا اور اگرچہ پاخانہ کی حاجت بار بار اور زور آور ہوتی ہے لیکن سوائے تھوڑی سی آؤں اور خون یا چھیچھڑوں کے اور کچھ خارج نہیں ہوتا اور بعض اوقات سدہ کی سخت گولیاں خارج ہوتی ہیں۔ اکثر اوقات یہ تشنجی فعل مثانہ تک چلا جاتا ہے۔ جس سے پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ گرم ممالک میں مرض کا حملہ شدید اور سخت ہوا کرتا ہے۔ دردیں ناف کے ارد گرد اور کمر کی ہڈی کے نیچے بڑی سخت ہوتی ہیں۔ بعض اوقات شرائین میں زخم ہو کر خون جاری ہو جاتا ہے۔ مہلک

کیسوں میں مریض کی طاقت اور جسم گھٹتے جاتے ہیں ۔ نبض چھوٹی اور تیز چلتی ہو ۔ چہرہ اندر گھس جاتا ہے ۔ شکم تن جاتا ہے اور نچلی آنت میں بوجھ پڑ جاتا ہے ۔ جلن دار حرارت اور ہچکی پیدا ہو جاتی ہے ۔ درد یکایک موقوف ہو جاتا ہے ۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں اور ہذیان ہو جاتا ہے اور بالآخر موت واقع ہو جاتی ہے ۔

رو بصحت کیسوں میں طاقتِ مریض بہت زائل نہیں ہوتی ۔ جلد نمی پر ہوتی ہے اور بہت سرد نہیں ہوتی ۔ پاخانے قدرتی شکل اختیار کرتے جاتے ہیں اور بالآخر صحت ہو جاتی ہے ۔

اسبابِ مرض

اس مرض کا باعث ایک چھوٹا سا کیڑا ہے ۔ جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں امیبا ڈسنٹریائی یعنی کرم پیچش کہتے ہیں ۔ یہ کیڑا مریض کے براز میں پایا جاتا ہے اور پینے کے پانی یا بذریعہ غذا تندرست اشخاص کی آنتوں میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے ۔ مکھیاں بھی اس مرض کو پھیلاتی ہیں ۔ کیونکہ اس مرض کے زہر کو کھانے میں ملا دیتی ہیں ۔

اس مرض کے اسباب مستعدی اور مؤیدہ یہ ہیں ۔ موسم میں یکایک اور بہت تیز تبدیلی واقع ہونا ۔ مثلاً دن کو بہت زیادہ گرمی اور رات کو بہت ٹھنڈک ہونا ۔ گندہ پانی یا کچا دودھ پینا ۔ کچے میوے یا کچی یا ثقیل غذا کھانا ۔ باسی گوشت اور سڑی باسی مچھلی یا زیادہ انڈے کھانا ۔ غلیظ اور تنگ مکانات یا زیادہ گنجان آبادی میں رہنا ۔ سردی اور نمی مثلاً رات کو زمین پر سونا اور پیٹ کو کافی نہ ڈھانپنے سے سردی لگ جانا ۔ عیاشی یا گندی اور ناکافی غذا وقت بے وقت کھانا ۔ سخت قبض ہونا یا بار بار تیز مسہل لینا کبھی کبھی یہ مرض وبائی بھی پھیلا کرتا ہے ۔ پاک و ہند ۔ مصر اور دیگر گرم ممالک میں یہ مرض زیادہ پھیلا کرتا ہے ۔ جس شخص کو ایک بار یہ مرض ہو جائے وہ دوبارہ بآسانی اس میں مبتلا ہو سکتا ہے ۔

پرانی پیچش ۔ جس کو انگریزی اصطلاح میں کرانک ڈی سنٹری اور طب میں زحیر مزمن کہتے ہیں ۔ عام بول چال میں اس کا نام سنگرہنی بھی ہے ۔ چونکہ یہ بیماری عرصہ تک مریض کے سنگ یعنی ساتھ رہتی ہے اس لیے اس کو سنگرہنی

(سنگرہنی) کہتے ہیں ۔
سنگرہنی کا مریض دن بدن کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے اور اس کے جسم سے ایک ناخوشگوار بو آیا کرتی ہے ۔ کبھی تو اس کو خون آمیز پیپ دار متعفن دست آتے ہیں ۔ اور کبھی اس کو ایک یا دو روز کے لیے قبض ہو جایا کرتی ہے ۔ بھوک ماری جاتی ہے ۔ اور مریض دن بدن کمزور ہوتا اور سوکھتا جاتا ہے ۔

نوٹ: جب ملیریا بخار کا زور ہوتا ہے تو اس کے ساتھ بعض اوقات پیچش کا مرض شروع ہو جاتا ہے ۔ اس کو ملیریل ڈی سنٹری یعنی ملیریائی پیچش کہتے ہیں ۔ اور جب پیچش کا مرض سکروی ہمراہ ہو ۔ تو اس کو سکاربیوٹک ڈی سنٹری یعنی سکربوتی پیچش کہتے ہیں ۔ جب پیچش کے ہمراہ دانتوں کے علاوہ منہ اور ناک سے بھی جریان خون ہو تو اس کو ہیموراجک ڈی سنٹری یا سیلک نینٹ ڈی سنٹری یعنی خونی پیچش، دمبیت پیچش کہتے ہیں ۔ ایسی پیچش عموماً مہلک ثابت ہوتی ہے

پیچیدگیاں: مزمن پیچش کے دوران میں کئی ایک پیچیدہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں ۔ مثلاً (۱) آنت کے چھد جانے سے صفاقِ (پیٹ کی جھلی پری تونیم) میں سوزش ہو جاتی ہے ۔ (۲) جگر کا پھوڑا (۳) ورم جگر (۴) ورم گردہ ۔ (۵) نمونیا ۔ (۶) وجع المفاصل

نوٹ: بعض اوقات اس مرض کا دیگر امراض مشابہ سے تشخیص کرنا مشکل ہو جایا کرتا ہے کیونکہ اُن میں بھی پیچش کی سی علامات پائی جاتی ہیں ۔ یہ یاد رہے کہ پیچش ایک متعدی مرض ہے ۔ جو کہ ایک خاص قسم کے کرم سے جس کو کرم پیچش کہتے ہیں پیدا ہوتا ہے لیکن دیگر مشابہ امراض ہیں جبکہ کہ براز کا خوردبین سے امتحان کیا جاوے تو یہ کیڑا موجود نہیں ہوتا ۔ مثلاً

۱ ۔ انتڑیوں میں سُدہ اٹک جاتا ہے ۔ اس میں مریض کو بہت کونتھنا پڑتا ہے اور کونتھنے سے تھوڑی سی آؤں اور لہو آتا ہے ۔ قبض ہوتی ہے ۔ قے بھی آتی ہے اور درد نوبت ہوتا ہے ۔ لیکن بخار نہیں ہوتا ۔

۲ ۔ بواسیر میں پاخانہ آنے کے قبل اکثر خون آیا کرتا ہے ۔ نہ ہی مروڑ پڑتے ہیں اور نہ ہی بخار ہوتا ہے ۔

۴۔ سرطانِ مقعد کی وجہ سے بھی مقعد میں درد ہوتا ہے ۔ اور پاخانہ آتے وقت درد زیادہ ہوتا ہے ۔ پاخانہ میں خون اور آؤں ملے ہوئے ہوتے ہیں ۔

زہیر کاذب یعنی پیچش سدّی : جب کہ آنت میں سدّہ اٹک جاوے اور اس کے باعث پیچش کا عارضہ ہو تو سدّہ کو خارج کرنا ضروری ہُوا کرتا ہے ۔ اس لیے اگر ضرورت پڑے تو مریض کو کیسٹر آئیل دے کر سدّہ کو خارج کریں اور پھر مناسب ہومیوپیتھک دوائی استعمال کرائیں ۔

علاج

مرکیورس کار : اس مرض میں مرکیورس کار کا نمبر صفِ اوّل میں ہے ۔ کیونکہ شدید کیسوں میں اسی دوائی کی علامات اکثر موجود ہُوا کرتی ہیں ۔ سب سے پہلی علامت شدید اور بیحد کونتھنے کی ہے ۔ جو کہ اس دوائی کی علامت مخصوصہ ہے مریض کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کو پاخانہ ابھی اور آئے گا اور اس کی حاجت رفع ہونے میں نہ آتی ہو ۔ کونتھنے کے ساتھ درد بھی ہوتا ہو ۔ پاخانے مقدار میں تھوڑے آؤں نیز خونی آتے ہوں اور مقعد میں جلن ہوتی ہو ۔ پیشاب کم اور مثانہ میں بھی مروڑ پڑتے ہوں اور باوجود اس کے کہ منہ میں لعاب بہت پیدا ہوتا ہو لیکن پھر بھی پیاس بہت لگتی ہو ۔

خوراک* : ۳× یا ۶× یا ۳۰ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد اس دوائی کی بہت خوراکیں دینی چاہییں

لیکن جب مرض کا زور کم ہو جاوے یا مرکیورس کار کے دینے سے خون کا آنا رک جاوے ۔ کونتھنا بھی کم ہو جاوے تو مرکیورس سالو ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد دینی چاہیے مرکیورس ڈلسس اس وقت زیادہ مفید ہوتی ہے جب کہ کونتھنا بھی کم ہو اور درد بھی کم ہو ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد دینی چاہیے ۔

کیپ سی کم ۔ جب کہ بار بار تھوڑے تھوڑے دست آتے ہوں اور ساتھ ہی

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

مروڑ بھی پڑتے ہوں اور مقعد میں جلن ہوتی ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔ لیکن کیپ سی کم اس وقت مظہر ہوتی ہے جب کہ کچھ پینے کے ساتھ ہی مریض ٹھٹھرنے لگ پڑے ۔

*خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم : مرض پیچش میں یہ ایک نہایت مفید دوائی ہے جبکہ پاخانے چھوٹے چھوٹے آتے ہوں ۔ مقعد میں جلن ہوتی ہو ۔ اور پیاس بہت ہو اور پاخانہ پھرنے کے بعد نقاہت بدرجہ کمال ہو جاتی ہو ۔ لیکن شکم میں تناوت نہ ہوتی ہو جیسی کہ لائیکو پوڈیم اور کاربو ویجی ٹیلس میں ہوا کرتی ہے ۔ اگرچہ مریض بے چین ہوتا ہو اور بہت پیاسا ہوتا ہو ۔ لیکن پانی اس کو خراب لگتا ہو جب پاخانے ناہضم شدہ غذا کے آئیں ۔ کیچڑ کی مانند اور خونی آئیں ۔ تو آرسینکم دوائی مظہر ہوا کرتی ہے سیاہی مائل براؤن اور نہایت ہی بدبودار پاخانوں کے لیے یہ دوائی نہایت ہی مفید ہوتی ہے ۔ مروڑ اور جلن مقعد پاخانہ آچکنے کے بعد بھی موجود رہیں ۔ آرسینکم کی خاص قسم کی پیاس (یعنی مریض بار بار پانی پیئے ۔ لیکن تھوڑا تھوڑا پیئے) اور بے چینی یہ ہر دو علامات ضرور موجود ہونی چاہئیں ۔

*خوراک : ۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ایکونائیٹ : ابتدا میں ایکونائیٹ ایک مفید دوا ہوتی ہے اور خاص کر جب کہ دن تو گرم ہوں اور راتیں سرد ہوں ۔ پاخانے بار بار تھوڑے اور درد کے ساتھ آتے ہوں ۔ جلد جسم گرم اور خشک ہو اور ایکونائیٹ کی دیگر علامات مخصوصہ بھی موجود ہوں ۔

*خوراک : ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد

نکتہ : ایکونائیٹ کے بعد مرکیورس کا استعمال مفید ہوتا ہے ۔

سلفر : جب پیچش کا آرام ہونے میں نہ آتا ہو یا مزمن عارضہ ہو گیا ہو تو سلفر دوائی مفید ہوا کرتی ہے ۔ مروڑ ہر وقت پڑتے ہوں ۔ پاخانے کیچڑ کی مانند آتے ہوں اور پاخانہ

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

جانے کی بار بار اور فوری حاجت ہوتی ہو۔ بعض اوقات مروڑ کے بغیر ہی دست آتے ہوں۔ زیادتی رات کے وقت ہوتی ہو۔ جب پیچش کا عارضہ ایسے مریضوں کو ہو جن کو بواسیر کی شکایت رہ چکی ہو تو سلفر اور بھی زیادہ مفید ہوتی ہے۔

*خوراک: ۳× سفوف کے ۵ گرین ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

کالوسنتھ: شکم میں درد بہت زیادہ اور ناقابلِ برداشت ہو۔ پاخانہ میں آؤں اور خون آتے ہوں۔ ناف کے مقام پر درد ہو جس سے مریض دوہرا ہوا جاتا ہو اور دوہرا ہونے سے اُسے آرام معلوم ہوتا ہو۔

*خوراک: ۱× یا ۳× ہر گھنٹہ کے بعد

ایلوز: پاخانہ آنے سے پہلے پیڑو میں بوجھ معلوم ہو۔ مریض خیال کرے کہ ہوا خارج ہونے لگی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اُس کے پاخانہ بھی نکل جاتا ہو مقعد اور اُس کے اُوپر کے حصہ میں جلن ہو۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہو۔ جب پیچش کے ہمراہ بواسیر کی شکایت بھی ہو تو یہ دوائی بہت نافع ہوا کرتی ہے۔ آؤں جھلی کی مانند آتی ہے اور اُس کے اُوپر خون لت پت ہو۔ اور ساتھ ہی شکم میں بہت درد ہوتا ہو۔ آؤں بہت مقدار میں خارج ہوتی ہو۔ سلفر کی مانند یہ دوائی بھی مزمن مرض میں زیادہ مفید ہوتی ہے۔

*خوراک: مدر ٹنکچر یا ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد

اپی کاک: متلی اور قے کرنے کو ہر وقت جی چاہتا ہو۔ ناف کے گرد درد ہو۔ پاخانہ کا رنگ سبز اور آؤں بہت مقدار میں خارج ہوتی ہو۔ اُبکائیاں آتی ہوں۔ اور قے بھی آتی ہو۔

*خوراک: ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: صبح کے وقت مرض کا زور زیادہ ہو۔ آؤں کے ساتھ پاخانہ بڑا ہوا آتا ہو۔ پیٹ میں مروڑ پڑتے ہوں۔ لیکن پاخانہ جب تھوڑا سا آجاتا ہو تو تھوڑی دیر کے لیے درد کا افاقہ ہو جاتا ہو۔ لیکن پاخانہ کی حاجت متواتر بنی رہتی ہو جب

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

کہ مرض کی وجہ زیادہ شراب خوری ہو۔

*خوراک: ۱× یا ۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس: جب مروڑ کے ساتھ درد رانوں تک جاتا ہو تو یہ دوائی مفید ہوا کرتی ہے۔

*خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد

ضروری ہدایات

بیمار کو چپ چاپ ایک کھلے ہوادار کمرہ میں آرام سے بستر میں پڑا رہنا چاہیے اور جب مرض کا حملہ شدید ہو تو پاخانہ کے لیے بار بار اٹھنے کی بجائے بستر پر ہی بیڈپین¹ میں پھرنا چاہیے۔ اگر دردیں بہت شدید ہوں تو گرم گرم ملمس یا فلالین کے ٹکڑے کو گرم پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر شکم کے اوپر رکھنا چاہیے اور جب فلالین کا ٹکڑا سرد ہو جائے تو دوسرا ٹکڑا اسی طرح سے نچوڑ کر رکھ دینا چاہیے۔

اکثر اوقات پچکاری کرنے یا انیما کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مریض کو سرد پانی یا آش جو پینے کے لیے دینا چاہیے۔ دودھ میں ملا ہوا سوڈا واٹر ایرا روٹ اور چنے یا مونگ کی دال کا پانی دینا چاہیے۔ مریض کے پاخانہ کو باحتیاط تمام دبا دینا چاہیے اور صفائی وغیرہ کی پوری احتیاط رکھنی چاہیے۔

حفظ ماتقدم

کچی ترکاری مثلاً کھیرا۔ ککڑی وغیرہ اور کچے و گلے سڑے پھل نہ کھائیں۔ سردی سے محفوظ رہیں خصوصاً رات کے وقت پیٹ کو سردی سے بچانا چاہیے۔ پینے کے پانی کو جوش دے کر اور فلٹر کر کے پینا چاہیے جہاں تک ہو سکے مکھیوں کو کھانے پینے کی چیزوں پر نہ بیٹھنے دینا چاہیے۔ کیونکہ مکھیاں پاخانے پر بیٹھ کر پیچش کے جراثیم اپنے ساتھ لے آتی ہیں اور ان کو کھانے کی چیزوں میں داخل کر دیتی ہیں۔

¹ بیڈپین چینی یا لوہے کا ایک برتن بنا ہوا ہوتا ہے جس میں مریض بستر پر ہی آسانی سے پاخانہ پھر سکتا ہے۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

مریض بچوں کو ایک الگ کمرہ میں رکھنا چاہیے ۔جب یہ مرض وبائی پھیلے تو ہر طرح سے صفائی کا انتظام رکھنا چاہیے اور خاص کر پانی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے اور پانی ہمیشہ جوش دے کر پینا چاہیے ۔

سُرخ باد۔حمرہ ماشرا

Erysipelas St.anthony's Fire

یہ ایک متعدی مرض ہے ۔اِس میں جلد پر ایک خاص قسم کی سوزش ہو جاتی ہے ۔ یہ مرض وبائی بھی پھیلا کرتا ہے ۔

علاماتِ مرض

پہلے لرزہ کے ساتھ بخار ہو جاتا ہے ۔جی متلاتا ہے ۔قیئں آتی ہیں اور سر درد ہوتا ہے ۔اشتہا ماری جاتی ہے اور بار بار لرزہ ہو کر بخار تیز ہو جاتا ہے ۔زبان میلی ۔قبض کی شکایت ۔نبض تیز اور دیگر علامات سوزشی بخار کی موجود ہوتی ہیں ۔بخار ہونے کے ایک دو روز بعد جلد پر سُرخی اور ورم ظاہر ہوتی ہے ۔اور اکثر اوقات یہ ورم کسی زخم کے گرد شروع ہو کر پھیلتی جاتی ہے ۔اگر ماؤف جگہ کو انگلی سے دبایا جائے تو سُرخی غائب ہو جاتی ہے اور بعد ازاں ہاتھ ہٹا لینے سے پھر واپس آجاتی ہے ۔بیمار یہی شکایت کرتا ہے کہ ماؤف جگہ سخت تنی ہوئی ہے اور گرم ہے اور اس میں نیش زنی کا سا درد ہوتا ہے ۔پپوٹوں اور فوطوں کی جلد چونکہ ڈھیلی ہوتی ہے اس لیے ان مقامات پر ورم زیادہ ہوا کرتی ہے ۔یہ سُرخی پھیلتی جاتی ہے اور کبھی کبھی ایک جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ جا نمودار ہوتی ہے ۔جب اس مرض کا حملہ شدید ہوتا ہے تو جسم کے جس حصّہ میں سُرخی نمودار ہوتی ہے وہاں چھالے پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ چھالے پھٹ کر زخم بن جاتے ہیں ۔مریض شکل سے بڑا سخت بیمار ہوتا ہے اور حرارت جسم ۱۰۲ سے لے کر ۱۰۴ درجہ تک ہوتی ہے اور اس سے کم ہونے میں نہیں آتی ۔ مرض سے رو بصحت ہونے کی یہ علامات ہیں کہ سُرخی ورم اور درد دھیمے کمی ہوتی جاتی

ہے اور جلد پر سے چھلکے چند یوم تک اترتے رہتے ہیں اور اگر یہ مرض میں ہو تو سر کے بال بھی گرنے لگتے ہیں اور کئی یوم تک گرتے رہتے ہیں۔ جب مریض کی حالت خراب ہو رہی ہو اور موت کے پنجے میں جا رہا ہو جیسا کہ اس مرض میں ہوا کرتا ہے تو اس کی علامات حسبِ ذیل ہوا کرتی ہیں۔

نقاہت بڑھ جاتی ہے۔ مریض چُپ چاپ بے ہوش پڑا رہتا ہے۔ دانت پیستا ہے۔ زبان تتلاتی ہے۔ نگلنا مشکل ہو جاتا ہے اور پیشاب خود بخود نکلتا رہتا ہے۔ زبان خشک اور سیاہ پڑ جاتی ہے۔ جریانِ خون واقعہ ہوتا ہے اور چھوٹے چھوٹے سرخ بادی دھبے دُور دُور فاصلہ پر نمودار ہوتے ہیں۔ بخار کم ہو جاتا ہے۔ اور سُرخبادی دھبے مرجھاتے جاتے ہیں۔ نبض بالکل گم ہو جاتی ہے۔ جسم سرد پڑ جاتی ہے۔ اور بیمار بے ہوشی میں جان بحق تسلیم کر دیتا ہے۔

یہ مرض اکثر سر اور گردن میں زیادہ پھیلا کرتا ہے اور عموماً اس میں ہذیان بھی کم و بیش ہوتا ہے۔ نیز قئیں آتی ہیں جب یہ مرض ان مقامات میں پھیلتا ہے جہاں کہ غدد واقع ہوتے ہیں تو یہ غدد بھی ساتھ ساتھ متورم ہوتے جاتے ہیں اور دبانے سے درد کرتے ہیں

اقسامِ مرض

۱۔ سر کی کھوپڑی کا سرخباد۔ جب یہ مرض کھوپری پر سے شروع ہوتا ہے تو بعض اوقات اس کی تشخیص مشکل ہو جاتی ہے۔ البتہ کھوپری کے درد کرنے اور غددوں کے متورم ہو جانے سے یہ مرض بخوبی پہچانا جاتا ہے اور بخار اور ہذیان کا موجود ہونا اس تشخیص میں بے کار ہوا کرتا ہے۔

۲۔ دیگر مقامات کا سُرخباد۔ اس میں ہذیان نہیں ہوتا لیکن اس کی پہچان یہ ہوتی ہے۔ کہ نزدیکی غدد پھول جاتے ہیں۔ یہ تین حالتوں میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔
اوّل۔ عام، دوم۔ خفیف، سوم۔ شدید

اسبابِ مرض

یہ ایک متعدی مرض ہے جو کہ موسم بہار اور خزاں میں خصوصاً ہوا کرتا ہے۔ نوجوان

زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اور خاص کر زچہ، زخم اور اپریشن اس مرض کے خاص اسباب ہیں ۔ جب اپریشن کے نقص کے باعث یہ مرض پیدا ہو تو اکثر یہ مہلک ثابت ہوتا ہے ۔

بعض ڈاکٹر صاحبان کے نزدیک یہ مرض جراثیم کے ذریعہ پھیلتا ہے جو کہ مریض کے زخم یا منہ میں داخل ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں ۔

علاج

اکونائیٹ : شروع بخار میں یہ دوائی دی جاتی ہے ۔علاماتِ مخصوصہ یہ ہیں طبیعت میں بے چینی گھبراہٹ ۔موت کا ڈر ۔ بخار کی تیزی چہرہ سرخ اور نبض تیز ۔

*خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد

بیلا ڈونا : یہ اس مرض کی مشہور دوائی ہے علامات اس کی یہ ہیں جلد پر چمکیلی سرخ ورم ہو اور پھپھولے نہ ہو ۔ بلکہ ہموار سرخ باد ہو ۔سخت سر درد ۔ پیاس ۔قبض اور سرخ گاڑھا پیشاب غدود متورم اور قئیں آئیں ۔ دماغ زیر اثر ہو ۔ ورم دماغ کی جانب بڑھ رہی ہو ۔

اکونائیٹ اور بیلاڈونا باری باری سے بھی دیتے ہیں ۔بعض ہومیوپیتھک ڈاکٹر بیلاڈونا مدر ٹنکچر میں استعمال کراتے ہیں ۔ یعنی دن میں پانچ یا چھ قطرے بیمار کو پلاتے ہیں ۔

*خوراک : ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد

ایپس : جب کہ سوزش زیادہ ہو اور نیش زنی کا سا درد ہو لیکن یہ سوزش بیلاڈونا کی قسم کا نہ ہو بلکہ بہت زیادہ ہو اور بجائے چہرہ سرخ ہونے کے سیاہی مائل ہو ۔ اور پھپھولے نہ پیدا ہوئے ہوں

*خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

برائی اونیا : جب جسم کے جوڑ زیادہ متورم ہوں اور مبتلائے مرض ہوں تو بیلاڈونا کی بجائے برائی اونیا دوائی مفید ہوتی ہے ۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

٭ **خوراک** : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا : جب مرض کبھی جسم کے حصہ میں ظاہر ہو اور پھر فوراً ہی دوسرے حصہ میں جا نمودار ہو۔ تو ایسی حالت میں پلسٹلا بڑی مفید دوائی ہے۔ نیز جبکہ مرض تنزل پر ہو اور معدہ میں نقص ہو۔

٭ **خوراک** : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد

رسٹاکس : پھپھولے دار سرخ باد۔ خواہ منہ پر ہو۔ خواہ کسی اور حصہ جسم پر رنگت چمکیلی سرخ ہو۔

بعض ڈاکٹر صاحبان رسٹاکس اور بیلاڈونا باری باری سے دیتے ہیں اور ان کے تجربہ میں یہ عمل زیادہ مفید ہوتا ہے۔

٭ **خوراک** : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد

چائنا : گھنا سرخ باد شدید ہذیان۔ نقاہت بدن میں کپکپی ہو اور کولیپس کا خطرہ لگا ہو۔

ڈاکٹر جوز سٹ ایم۔ ڈی لکھتے ہیں کہ کئی سالوں سے سخت نقاہت کی حالت میں چائنا دوائی کا استعمال کرتا رہا اور یہ نہایت مفید ثابت ہوئی

٭ **خوراک** : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس : بیماری کی خراب حالتوں میں جبکہ نبض کمزور جسم ٹھنڈا۔ بخار نرم ہو۔ اور نقاہت سخت ہو اور بیمار موت کے منہ میں جا رہا ہو تو یہ دوائی دینی چاہیے۔ چائنا دوائی پہلے دینی چاہیے۔ اور اگر چائنا خاطر خواہ نتائج پیدا نہ کر سکے تو پھر لاکسس دینی چاہیے۔

٭ **خوراک** : ۱۲× یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

آرسینیکم : جب کہ مریض سخت کمزور ہو اور بیماری طول پکڑتی جائے۔ حالت مریض خراب ہو۔ دھبے ہٹ کر پھر نئے نکل آئیں۔ دورہ مرض لمبا ہوتا جاوے تو یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے۔ جلن، شدت پیاس نہایت بے چینی اندوہگین طبیعت اور بے قرار

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

اس کی علامات مخصوصہ ہیں۔

*خوراک : ×۳ یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

گریفائیٹس : جب کہ بخار تو نہ ہو لیکن خارش بہت ہو۔

*خوراک : ×۶ دن میں تین مرتبہ۔

کاربو ویجی : کولیپس کی حالت میں جب کہ مریض کا جسم ٹھنڈا ہو اور اس پر پنکھا کرانے کی خواہش ہو اور سخت کمزوری ہو۔

*خوراک : ×۳ یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد

ضروری ہدایات :

درد کو کم کرنے کے لیے گرم تر کپڑے سے ٹکور کرنی چاہیے۔ گرم پانی میں تین چار قطرے آرنیکا مدرٹنکچر یا رسٹاکس مدرٹنکچر کے ملا لینے چاہئیں اور اس میں کپڑا تر کر کے زخموں پر رکھنا چاہیے۔

زخموں کے اوپر سندور اور بورک ایسڈ ملا کر چھڑک دینے چاہئیں اور اوپر سے روئی رکھ دینی چاہیے۔ سردی پہنچانے سے بیماری زیادہ پھیلتی ہے۔ اس لیے زخموں کو سردی نہیں پہنچانی چاہیے۔ ٹنکچر سیئیل ماؤف مقام پر لگانی چاہیے۔

غذا

سادہ پانی یا ابلے واٹر آش جو یا تھوڑا لیموں کا رس شامل کر کے دینا چاہیے۔ اس سے پیاس کو تسکین ہوتی ہے۔ جوں جوں حالت مریض بہتر ہوتی جائے اس کو مقوی غذا دینی چاہیے اس بیماری میں تازہ ہوا دینی ضروری ہے جیسے دیگر شدید اور حاد امراض میں تیماردار اور معالج کو بیمار کی چھوت سے بچنے کے لیے صاف ستھرا رہنا چاہیے۔

---

*دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ہیضہ ۔ کالرا
(CHOLERA)

جن امراض میں ہومیوپیتھی نے کمال کر دکھلایا ہے ۔ ان میں سے ایک ہیضہ بھی ہے ۔ ہیضہ اور دیگر مہلک امراض کے روک تھام اور علاج میں ہومیوپیتھی کی فضیلت اور برتری کے باعث یہ طریق علاج تمام دنیا میں دفعتہً پھیل گیا ہے اور پھیلتا جا رہا ہے ۔ سرکار انگلشیہ کی پارلیمنٹ نے بھی ۱۱ مئی ۱۸۵۵ء کو یہ رپورٹ شائع کر کے کہ ہیضہ کے علاج میں ہومیو پیتھک علاج سے قریباً ۱۶ فی صدی اور ایلوپیتھک ہسپتالوں میں قریباً ۵۹ فیصدی اموات ہوئیں ۔ ہومیوپیتھک علاج کی برتری کی تصدیق کی ہے ۔ اور اسی طرح سے دیگر ممالک کی گورنمنٹوں نے بھی اس امر کی تائید کی ہے ۔

یہ بیان کرنا بھی لطف سے خالی نہیں ہے کہ جب ڈاکٹر ہنیمن کے روبرو اس کے شاگردوں نے ہیضہ کی علامات بیان کیں تو ہنی من اعظم نے بدوں ہیضہ کے کیس دیکھے ادویات تبلادیں ۔ محض اس اصول کی بنا پر کہ یہ ادویات فرداً فرداً زیادہ مقدار میں تندرست اشخاص کو دی ہوئی اسی قسم کی مشابہ علامت پیدا کرتی تھیں ۔ جب ہنی من صاحب کی بتلائی ہوئی ادویات کو شاگردوں نے آزمایا تو اُن کو بالکل ٹھیک پایا ۔ ہومیوپیتھک اصول کی یہ ایک بڑی بھاری فتح تھی ۔ پس ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو اگر دوائی کے اثر سے پوری واقفیت ہو اور وہ جانتا ہو کہ فلاں دوائی کے علامات فلاں فلاں ہیں ۔ تو اگر ایسے علامات ایک بیمار میں پائے جائیں خواہ اس قسم کے مریض کا علاج اس ڈاکٹر نے پہلے کیا ہو یا نہ کیا ہو ۔ تو بھی اس دوائی کے دینے سے مریض کو شفا ہو جائے گی ۔ یہ ہومیوپیتھک اصول کی شاندار برتری اور فضیلت ہے ۔

اسباب مرض

یہ مرض چھوت سے پھیلتا ہے ۔ سبب اس کا جراثیم ہیضہ ہیں جو کہ تندرست اشخاص کی انتڑیوں میں پہنچ کر اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں ۔ یہ جراثیم بذریعہ اشیاء خوردنی و نوشیدنی تندرست اشخاص کے جسم میں پہنچتے ہیں ۔ بعض اوقات کنوئیں یا چشمہ یا تالاب

کا پانی ان جراثیم سے پُر ہو جاتا ہے اور مرض کے پھیلانے کا باعث ہُوا کرتا ہے ۔ یہ مرض اس طرح سے وباءً پھیلا کرتا ہے ۔ موسم گرما اور برسات میں اس مرض کا زیادہ زور ہُوا کرتا ہے ۔ جن اشخاص کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے یا جو نازک مزاج اور ڈرپوک ہوتے ہیں ۔ ان کو یہ مرض زیادہ ہُوا کرتا ہے دیگر تکان ۔ خوف زدہ تردد ۔ بے خوابی ۔ ایام ہیضہ میں تیز جلاب لینا ۔ گندگی اور ناپاکیزگی غذا کی بدپرہیزی مثلاً گلا سڑا گوشت یا مچھلی یا پھل کھانا اور اسی طرح سے تربوز ۔ آم ۔ کھیرے ۔ ککڑیاں ۔ خربوزے زیادہ کھانے اور نیم پختہ مرغن اشیاء ملائی دار برف یا قلفی یا زیادہ برف پینا یہ سب اس بیماری کے اسباب مؤیدہ ہیں ۔

علاماتِ مرض

ہیضہ کی علامات مختلف درجوں میں مختلف ہُوا کرتی ہیں اور بیماری کے ہر ایک درجہ کا جہاں آگے چل کر علاج درج کیا گیا ہے ۔ وہاں اس درجہ میں علاماتِ مرض بھی بیان کی گئی ہیں ۔ مختصراً علامات یہ ہیں :۔

شدید قئیں اور اسہال اکثر چاولوں کی پیچھ کی مانند اسہال بے حد کمزوری ۔ آنکھیں اندر گھسی ہوئیں ۔ مردنی چہرہ ۔ بھاری آواز ۔ کڑل ۔ تشنج ۔ جسم سرد اور سرد پسینہ (تریلی) سے تربتر ۔ نبض نہایت ہی باریک اور کمزور بعض اوقات نبض معلوم ہی نہ پڑے شدتِ پیاس ۔ بے چینی ۔ پیشاب تھوڑا یا بالکل بند ۔ ہذیان تنگیٔ تنفس وغیرہ وغیرہ ۔

عِلاج کی سہولت کیلئے ہم مرض کو مندرجہ ذیل درجوں میں تقسیم کرتے ہیں

درجہ اوّل یا ابتدائے مرض جب مرض کی ابتدائی علامات آشکارا ہوتی ہیں

درجہ دوم یا ترقیٔ مرض ۔ جب مرض کی تمام علامات آشکارا ہوتی ہوں

درجہ سوم یا درجہ ضعف و نقاہت (کولیپس سٹیج)

درجہ چہارم یا درجہ انحطاطِ مرض (سٹیج آف دی ایکشن) مرض کے گھٹنے کا زمانہ

درجہ پنجم یا عوارض و نتائج مرض کا زمانہ (سٹیج آف سی کویلی)

جب مرض شدید قسم کا ہوتا ہے تو درجہ ابتدائیہ کا اظہار پورے طور سے ہونے نہیں پاتا کہ مرض کا دوسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے لیکن عام حالتوں میں درجۂ اوّل کا اظہار

واضح طور پر ہوتا ہے۔ اس درجہ میں علاج کرنا مفید ہوا کرتا ہے۔ تاکہ مرض ترقی نہ پائے۔ جب مرض شدید قسم کا نہیں ہوتا۔ تو پانچویں درجہ تک نوبت نہیں پہنچتی۔ سچ پوچھو تو تیسرا اور پانچواں دونوں ہی خوفناک درجے ہیں اور موت عموماً ان دونوں درجوں میں واقعہ ہوتی ہے۔

۱۔ **درجۂ اوّل یا ابتدائے مرض** ۔ اس کی بھی مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔ عموماً یہ حالت چند گھنٹے رہتی ہے۔ بعض حالتوں میں چند دن بھی رہتی ہے۔ اس کی میعاد اور سختی مختلف حالتوں میں مختلف ہوتی ہے۔ ہاضمہ میں نقص واقع ہوتا ہے اکثر اوقات پہلے ... رہتی ہے اور بھوک نہیں لگتی۔ یہ علامات مرض کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہیں۔ خاص کر جب کہ ہیضہ کی بیماری اس مقام میں موجود ہو۔ اکثر ان علامات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ مریض اپنے کام کاج میں لگا رہتا ہے اور وہ خوراک وغیرہ بدستور کھاتا رہتا ہے۔ مرض کا باعث صرف بُری خوراک ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ خوراک کی کم و بیش مقدار بھی ہوتی ہے۔ درجۂ ابتدائیہ کے اختتام پر چاول کی پیچھ کی طرح دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یعنی درجہ اوّل وہ زمانہ ہے جبکہ معدہ میں فتور واقعہ ہو اور پیٹ میں کم و بیش درد ہو۔ اور اس درجہ کا اختتام اس وقت سمجھنا چاہیے۔ جبکہ چاول کی پیچھ کی طرح کے دست آنے شروع ہو جائیں۔ اس مرض کے موٹے موٹے اسباب یہ ہوا کرتے ہیں۔ کھٹے کچے بعض اوقات گلے سڑے پھلوں کا کھانا۔ ہندو پاک میں غریب آدمیوں میں نئے چاولوں کا استعمال اس مرض کے پیدا کرنے کا باعث ہوا کرتا ہے۔ تیل یا چربی کی بنی ہوئی چیزیں کچی یا سڑی یا باسی غذا کم نمک والی یا زیادہ نمک والی غذا بے وقت غذا کا کھانا۔ زیادہ شراب کا پینا۔ یہ سب اس بیماری کے اسباب مؤیدہ ہوا کرتے ہیں۔

مرض کے ابتدا میں علاج زیادہ مشکل ہوا کرتا ہے۔ اسی علاج پر تو آئندہ مرض کی حالت اور دورہ منحصر ہے۔ ہمارا یہ دعوےٰ نہیں ہے کہ خواہ مرض کسی حالت میں ہو۔ اس کا آرام ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن یہ ہمارا دعوےٰ پورے وثوق سے ہے کہ ہومیوپیتھک ادویات سے ہیضہ کا قرار واقعی علاج ہو سکتا ہے اور اموات کی تعداد بہت ہی کم ہو سکتی ہے۔ اس بات کا معلوم کرنا نہایت ضروری ہوا کرتا ہے کہ کونسا سبب ہوا

ہے جس سے مرض پیدا ہوا ہے یعنی خورد و نوش میں کیا غیر معمولی غلطی واقع ہوئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ مرض ہے۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر کا فرضِ اوّل یہ ہے کہ وہ بیمار کی پہلی ہسٹری کو اچھی طرح سے جانے تاکہ اُس کو معلوم ہو سکے کہ مرض کے پیدا ہونے کا کیا سبب واقع ہوا ہے اور سبب کو دریافت کرنے سے کبھی نہیں چوکنا چاہیے۔ لیکن اگر سبب معلوم نہ ہو۔ تو ڈاکٹر کو مایوس نہیں ہونا چاہیے اور سبب کے دریافت کرنے پر سوال کرتے جانا چاہیے اور اس کو نہ چوکنا چاہیے جب تک کہ وہ سبب نہ دریافت نہ کرے۔ کیونکہ سبب کا معلوم کرنا ایک ضروری امر ہوا کرتا ہے اور اس کے علاج میں مدد ملا کرتی ہے۔ ابتدائی درجہ میں علاج کرنے کا یہ فائدہ منظور ہے کہ معدہ و امعاء کی خراش کو دور کرے اور جسم کو کمزور ہونے سے بچائے۔

علاج

کیمفر۔ درجہ ابتدائیہ میں کیمفر ایک نہایت ہی مفید دوائی ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں: بیمار کی طاقت آناً فاناً زائل ہو جاتی ہے۔ وہ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس کی شکل بدل جاتی ہے۔ آنکھیں اندر گھس جاتی ہیں۔ چہرہ ٹھنڈا ٹھار اور نیلگوں ہو جاتا ہے۔ ہاتھوں کی بھی چہرہ کی مانند حالت ہوتی ہے اور باقی بھی تمام بدن ٹھنڈا ہوتا ہے۔ بیمار سخت پست ہمت اور غمگین ہو جاتا ہے۔ اس کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دم گھٹنے لگا ہے۔ نیم بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور وہ کوئی خاص شکایت بیماری کے متعلق نہیں کرتا۔ صرف اس قدر وہ کہتا ہے کہ معدہ اور خوراک کی نالی میں جلن ہے اور پنڈلیوں میں کڑل پڑتے ہیں۔

حالت ابتدائی میں کیمفر ایک بڑی مطلب کی چیز ہے۔ بیماری کا اظہار ہوتے ہی یہ دوائی دینی چاہیے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ جونہی یہ علامات آشکارا ہوں۔ فوراً ہی یہ دوائی دینی چاہیے۔ اکثر اوقات یہ ابتدائی حالت ڈاکٹر کے آنے سے بہت پہلے ہی یا تو درجہ دوم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یا موت لاحق ہو جاتی ہے۔ لیے یہ دوائی ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہیے۔ تاکہ ابتدائی حالت میں فوراً دی

جا سکے کیونکہ جب مرض دوسرے درجہ میں پہنچ جاتا ہے تو پھر کیمفر کار آمد چیز نہیں رہتی - اگرچہ ڈاکٹر روبینی صاحب کا قول ہے کہ کیمفر ہر ایک درجہ میں کار آمد چیز ہے - اگرچہ کئی ڈاکٹر صاحبان اس کی تصدیق بھی کرتے ہیں - لیکن جب مرض ابتدائی درجہ سے گزر جائے تو پھر دو تین خوراکیں کیمفر سے آرام آجاوے تو اچھا ورنہ اور کوئی مناسب دوائی دینی چاہیئے -

البتہ جب مرض کا ایلوپیتھک ڈاکٹر علاج کر رہا ہو اور پھر وہ مریض ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے زیر علاج آوے تو پہلے دو تین خوراکیں کیمفر کی دینی چاہئیں - اگر حالت بہتر معلوم ہو تو اس کو جاری رکھنا چاہیئے - ورنہ اور مناسب دوائی دینی چاہیئے - مناسب دوائی سے وہ دوائی مراد ہے جس کی علامات بیماری کی علامات سے مشابہ ہوں -

* **خوراک** : مدر ٹنکچر ۵ یا ۱x ، استعمال کرنی چاہیئے اور یہ کیمفر ہومیوپیتھک طریقہ پر تیار کی گئی ہو - بازاری کافور کے عرق کے نام سے کئی ادویات فروخت ہوتی ہیں - لیکن ہومیوپیتھک مدر ٹنکچر لینی چاہیئے -

تین بوندیں مدر ٹنکچر یا نمبر ۱x کی تھوڑی سی کھانڈ پر ڈال کر دینی چاہئیں - اور اسی طرح سے دس دس بیس بیس منٹ کے وقفہ کے بعد دینی چاہیئے -

ڈاکٹر روبینی صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے پانصد ہیضہ کے مریضوں کا علاج کیا اور ایک میں بھی ناکامی نہیں ہوئی - اسی طرح سے دوسرے ڈاکٹر صاحبان بھی دعوے کرتے ہیں -

حفظِ ماتقدم کے طور پر کیمفر کا استعمال مفید ہوا کرتا ہے - ہیضہ کے موسم میں اس کو استعمال کرنا بیماری سے اکثر بچائے رکھتا ہے -

اس مطلب کے لیے روبینی صاحب کی بنائی ہوئی کیمفر پلز یا عرق کیمفر استعمال کرنا مفید ہے -

اگر کیمفر دینے کا وقت گزر گیا ہو یا کیمفر کی علامات موجود نہ ہوں تو مندرجہ ذیل

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ادویات میں سے کوئی دوائی جس کی علامات بیماری کے مشابہ ہوں دینی چاہیے۔

ایکونائیٹ: ہیضہ کے علاج میں یہ بھی بڑی کارآمد دوائی ہے بیماری کی حسب ذیل علامات میں یہ دوائی دی جاتی ہے۔

اُباق[1] بھی آویں اور پسینہ بھی آوے خواہ دست آنے سے پہلے آویں خواہ پیچھے۔ دستوں کی رنگت سفید ہو۔ لیکن پیشاب کی رنگت سُرخ ہو۔ مریض کو ایسا معلوم ہو کہ صرف تھوکا خارج ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے ہمراہ پتلا پاخانہ بھی خارج ہو جائے۔ جب اسہال پانی ہی پانی آتے ہوں۔ جب اسہال سبز یا سیاہ یا مٹیالے رنگ کے بڑے بدبودار آتے ہوں۔ پاخانہ اور پیشاب بے اختیار نکل جاتے ہوں جب پیٹ چھونے پر درد کرے جبکہ مسہلات کے باعث انتڑیاں کمزور ہو چکی ہوں اور بار بار دست آتے ہوں جب پاخانہ کے راستہ گرم گرم پانی نکلتا ہو۔ تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

ایکونائیٹ میں دل کی حالت بھی قابلِ غور ہے۔ سخت بے چینی فکر و تردد موت کا ڈر۔ دماغی کام کی طرف بے توجہی۔ ایکونائیٹ میں یا تو غضب کی پیاس ہوتی ہے جو کہ بجھنے میں نہیں آتی۔ یا منہ ٹھنڈا اور خشک رہتا ہے۔ اور پیاس نہیں لگتی۔ ایکونائیٹ ترقی مرض میں بھی استعمال ہوتی ہے یعنی درجہ دوم میں بھی اُس موقعہ پر اس کا مناسب ذکر کیا جائے گا۔

*خوراک: ۱× یا ۳× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد

اپی کاک: زبان کی رنگت سفید ہو اور خالی اُباق بہت آویں۔ ایسا محسوس ہو کہ معدہ بھاری ناقابلِ ہضم غذا سے لدا ہُوا۔ دست آتے وقت پیٹ میں درد اور مروڑ پڑیں اور بار بار کو منتھنا اور زور لگانا پڑے پاخانے کا رنگ گھاس کی مانند سبز یا خشلِ لیموں کے زرد ہو اور ایسا معلوم ہو جیسے خمیر اٹھایا ہوا ہوتا ہے۔ پاخانہ بدبودار اور خون آلودہ ہو۔ اپی کاک اور کیمومیلا دونوں ہی مفید ادویات

---

[1] اُبکائی

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ہیں جب کہ بچوں کو ہیضہ کی شکایت ہو کیموملا خاص کر زیادہ مفید ہے جبکہ اسہال دانت نکالنے کی وجہ سے آتے ہوں۔

٭ **خوراک** : ۳× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : جب میوہ جات کھانے کی وجہ سے معدہ میں خرابی واقعہ ہو۔ اسہال بڑے کھلے۔ بدبودار اور پانی ہی پانی آویں اور جس حصۂ جسم میں سے گزریں اس کو جلاتے جاویں۔ رات کو بیماری میں زیادتی ہو اور خاص کر نیم شب کے بعد جب معدہ میں جلن ہو۔ معدہ اور چھوٹی انتڑیوں میں خرابی واقعہ ہو۔ پیاس کی شدت تو ہو لیکن بیمار بار بار اور گھونٹ گھونٹ پانی پیوے۔ بہت پانی نہ پیوے۔ جب باسی خوراک کھانے یا قلفی یا ملائی دار برف یا برف پینے کے باعث مرض پیدا ہوا ہو۔ تو آرسینکم بڑی اکسیر دوائی ہے۔ معدہ میں جلن، سخت بے چینی، بیمار یہی پکارے، میں مرگیا۔ موت کا خوف دامنگیر رہا ہو اور نبض بہت کمزور چلے۔ یہ آرسینکم کی خاص علامات ہیں۔ آرسینیکم درجہ دوم وسوم میں بھی بڑی کارآمد دوائی ثابت ہوتی ہے۔ ان موقعوں پر اس کا مناسب ذکر کیا جائیگا۔

٭ **خوراک** : ۳× یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

پیمائنا : جب میوہ جات کے کھانے سے معدہ میں خرابی واقعہ ہو جائے۔ اسہال بڑے کھلے۔ بدبودار اور پانی ہی پانی آویں یا پاخانہ کے ساتھ کچی غذا باہر نکلے اور اپھارہ ہو دست آنے سے پہلے اپھارہ بہت ہو۔ لیکن جب دست آچکے تو اپھارے کو آرام ہو جائے جب کہ یہ معلوم ہو جائے کہ مریض جریان منی یا سیلان خون کے مرض کا شکار رہ چکا ہے۔ جب کانوں میں گھنٹی بجنے کی سی آواز سنائی دیوے تو یہ دوائی دینی چاہیئے۔

٭ **خوراک** : ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا: جب اسہال مرغن اور ترچیزوں کے کھانے سے پیدا ہوں۔ جبکہ خسرہ کے مرض کے بعد اسہال شروع ہوں۔ جبکہ اسہال رات کو بہت آویں جبکہ اسہال

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵۔

پھٹکی پھٹکی آدیں۔ دستوں کی رنگت پہلے سبز ہو۔ پھر آنوں آوے۔ مستورات اور نرم مزاج آدمیوں کے لیے پلسٹلا بڑی مفید دوائی ہے۔ مریضوں کی ایسی طبیعت ہوتی ہے۔ کہ جب اپنی بیماری کا ذکر ڈاکٹر کے روبرو کرتے لگتے ہیں۔ تو رو رو کر ذکر کرتے ہیں۔ پیاس کا نہ لگنا اور تازہ ہوا کی خواہش کا رہنا پلسٹلا کی خاص دو علامات ہیں۔

*خوراک: ×۳ یا ×۶ ہر ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: جبکہ قبل ظہور مرض مریض نے نشہ استعمال کیا ہو۔ خواہ خالی پیٹ یا ہمراہ غذا کے جبکہ معدہ میں کھٹائی کا زور ہو۔ خاص کر جبکہ پہلے قبض رہی ہو۔ پھر دست آنے شروع ہو گئے ہوں۔ جبکہ اسہال صبح کے وقت آویں یا دوپہر کی خوراک کے بعد آویں۔ جب کہ اسہال بدبودار اور صفراوی ہوں۔ جبکہ پاخانہ کی حاجت بار بار ہو۔ لیکن پاخانہ کھل کر نہ آوے یہ دوائی چڑچڑی طبیعت کے آدمیوں کے لیے زیادہ موزوں ہوا کرتی ہے۔

*خوراک: ×۶ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد

فاسفورس یا فاسفورک ایسڈ: جب مزمن اسہال سے ہیضہ کا مرض پیدا اور اسہال کے ہمراہ درد نہ ہوتا ہو۔ جب ایسا محسوس ہو کہ جائے پاخانہ کھلی ہے اور اس میں سے پاخانہ متواتر نکل رہا ہے۔ جب مریض بوڑھا ہو۔ اور اس کے جگر اور دیگر اعضاء میں چربی کی کمی واقع ہو تو ایسی حالت میں فاسفورس کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جب مرض کے حملہ آور ہونے سے پہلے یہ یقین ہو جائے کہ مریض نے جماع میں بے اعتدالی کی ہے تو ایسی حالت میں فاسفورک ایسڈ مفید پڑتی ہے۔ فاسفورس کا مریض دبلا اور پتلا ہوتا ہے۔ لیکن فاسفورک ایسڈ کا مریض وہ نوجوان مریض ہے جو کہ قد میں بہت جلد بڑھ گیا ہو۔ جب مریض بائیں پہلو نہ لیٹ سکے اور ایسا کرنے سے مرض میں زیادتی ہو تو فاسفورس اور جب دائیں پہلو سونے سے مرض کی

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

زیادتی ہو۔ تو فاسفورک ایسڈ دینا مفید ہوتا ہے ۔مشترکہ علامات دونوں ادویات کی یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد مرض کی زیادتی ہوا کرتی ہے ۔ لیکن فاسفورس کے مریض میں زیادتی مرض گرم غذا کھانے سے ہوتی ہے ۔

* **خوراک** : ۶× یا ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

کاربوویجی ٹیبلس مرض شروع ہونے سے پہلے جب مریض کو دھوپ یا اُس کی گرمی دیر تک برداشت کرنی پڑی ہو تو کاربوویجی ٹیبلس مفید ہوتی ہے ۔ جیسے باورچیوں ۔معماروں ۔ لوہاروں اور ان تمام پیشہ وروں کے لیے جن کو دھوپ یا آگ کی گرمی میں کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک مفید دوائی ہے ۔ بعض اوقات انتڑیوں سے خون بہنے کی وجہ سے مرض ہیضہ آ دباتا ہے ۔ ایسی حالت میں کاربوویجی ٹیبلس نہایت ہی کار آمد دوائی ثابت ہوتی ہے ۔ جب اسہال کے ہمراہ اپھارہ غضب کا ہو۔ تو یہ ایک بڑی مفید دوائی پڑتی ہے ۔نیز جب اسہال کی رنگت نیم گلابی رنگ کی ہو اور بالکل خونی نہ ہوں کاربوویجی ٹیبلس کی خاص علامت یہ ہے کہ جسم کی حرارتِ غریزی کم ہو جاتی ہے ۔زبان اور سانس ٹھنڈے پڑجاتے ہیں ۔

* **خوراک** : ۳× یا ۶× یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

کیمومیلا : جب غم اور غصّہ کی وجہ سے مرض پیدا ہو ۔کیمومیلا کے اسہال کی یہ علامت ہے کہ رفع حاجت کے بعد درد کا آرام آجایا کرتا ہے ۔ بیمار شکایت کرتے کرتے کبھی نہیں تھکتا اور وہ پُرانے عوارض کا لمبا چوڑا ذکر کرتا رہتا ہے ۔ اسہال بدبودار جلن پیدا کرنے والے اور گرم آتے ہوں ۔ بچّوں کے سہال آنے میں جب کہ دانت نکل رہے ہوں یہ بڑی کار آمد دوائی ہے۔

* **خوراک** : ۲× یا ۳× ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد

کالوسنتھ : جب غم اور غصّہ کے مشترکہ اثر سے مرض پیدا ہو ۔جب رفع حاجت کے بعد بھی درد بدستور رہے ۔درد سے مریض دوہرا ہوتا جاتا ہو اور دوہرا

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ہونے سے کسی قدر آرام معلوم دیتا ہو ۔ اسہال بدبودار ۔ جلن کرنے والے اور جھاگ کی مانند آتے ہوں ۔ کالوسنتھ میں درد ناف کے اردگرد ہوتا ہے ۔ اور درد بڑا سخت ہوتا ہے ۔ جب دست بہت سارے آچکے ہوں ۔ تب درد کا افاقہ ہوتا ہے ۔ ایسے حالات میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

※ **خوراک** : ۱× یا ۳× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

سلفر : درجۂ ابتدائیہ میں سلفر نہایت کارآمد ہوتی ہے ۔ اسہال علی الصبح آتے ہوں اور اتنی فرصت نہ لینے دیتے ہوں ۔ کہ بیمار بستر سے اٹھ سکے ۔ سخت گرم دست یا صرف پانی پانی آتے ہوں یا کچھ پانی اور کچھ غذا ساتھ نکل جاتی ہو ۔ دست بدبودار آتے ہوں ۔ اچانک زور سے نکل جاتے ہوں ۔ سلفر کی خاص علامت یہ ہے کہ پیشاب آتے وقت راستہ میں جلن پیدا ہوتی ہو اور اسی طرح سے آنسو بھی جس حصہ جسم سے گزرتے ہیں جلن پیدا کرتے ہیں اور اسہال جھاگ کی مانند آتے ہیں اور پاخانہ آتے وقت یا بعد پاخانہ کانچ کا نکلنا بھی سلفر کی خاص علامت ہے ۔

※ **خوراک** : ۳× یا ۳۰ ہر تین یا چار گھنٹہ کے بعد ۔

ایلوز : ایلوز اور سلفر کی علامات بہت سی مشترکہ ہیں ۔ یعنی اسہال علی الصبح آتے ہیں اور بستر سے اُٹھنے کی فرصت نہیں لینے دیتے ۔ گرم ہوتے ہیں ۔ لیکن اتنے گرم نہیں ہوتے جتنے سلفر کے ۔
سلفر کے اسہال جس جگہ کو لگتے ہیں جلادیتے ہیں ۔ لیکن ایلوز کے جلاتے نہیں ہیں ۔ گرم ہوتے ہیں ۔
ایلوز کے اسہال کی خاص علامت یہ ہے کہ ایلوز کے اسہال زور سے نکلتے ہیں ۔ پیشاب یا ہوا کے خارج ہونے کے وقت خود بخود نکل جاتے ہیں ۔ زور بالکل لگانا نہیں پڑتا اور دست نکل جاتا ہے ۔ اس طرح سے نکلتا ہے ۔ گویا کہ جائے پاخانہ سے کسی نے گرا دیا ہے ۔ پیاس

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

کی زیادتی ۔ دسپرا آرٹیسل، ہاتھ کا درد ۔ ٹھنڈے پانی سے نفرت خوراک کا ذائقہ بیہودہ ہوئے ۔ ڈکار قبل از دست پیٹ میں گڑگڑ کی آواز یہ علامات عامہ ہیں ۔

*خوراک : ۳× یا ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

پوڈوفائیلم ۔ یہ بھی درجہ ابتدائیہ میں ایک قیمتی دوائی ہے برمحل استعمال کرنے سے بیماری کی ترقی مسدود ہو جاتی ہے ۔ ایلوز اور سلفر کی مانند گرم اور آبی دست ہوتے ہیں ۔ صبح کو تو دست آتے ہیں لیکن شام کو تندرستوں کی مانند ٹھیک پاخانہ آتا ہے ۔ سلفر کی مانند اس کے دست جھاگ دار ہوتے ہیں اور کانچ بھی نکلتی ہے پوڈوفائیلم کی خاص علامت یہ ہے ۔ کہ اس کے اسہال ہی گرم نہیں ہوتے ۔ بلکہ قے بھی گرم ہوتی ہے اور ماسوائے فاسفورس کے باقی ادویات میں یہ علامات نہیں پائی جاتیں ۔ عام خاصہ اس دوائی کا پیاس کی کمی ہے ۔ مندرجہ بالا علامات کے ہمراہ جب پیاس نہ ہو تو یہ دوائی بڑی اعلیٰ کام کرتی ہے ۔ بیمار کی ٹانگوں پاؤں ۔ پنڈلیوں اور رانوں میں کڑل پڑتے ہیں ۔ یہ دوائی ان اشخاص کے لیے زیادہ مفید ہے جن کو صفراوی سردرد ہوتا ہو اور جب سردرد کی شکایت دور ہو تو دست آنے شروع ہو جائیں اور اسی طرح سے جب دست آنے بند ہو جائیں تو پھر سردرد شروع ہو جائے ۔ جب کھٹے پھل کھانے کے بعد دودھ پیا جائے تو اسہال جاری ہو جائیں ایسی حالت میں یہ دوائی نہایت مفید پڑتی ہے بچوں کے ہیضہ میں جبکہ دانت نکلنے کا زمانہ ہو آبی اسہال اور قے شروع ہو جائیں بچہ بڑبڑائے اور بے چین ہو ۔ گھومڑ پڑا رہتا ہے اور سوتے وقت آنکھیں نیم وا (آدھی کھلی) ہیں ۔ دانت پیسے، سرہانے پر سر کبھی اِدھر مارے کبھی اُدھر تو یہ کارآمد دوائی ہے ۔

*خوراک : ۱× یا ۲× ہر ایک یا دو یا تین گھنٹہ کے بعد ۔

کالچی کم ۔ جب لگاتار کھلے آبی اسہال عموماً پیلے اور بلا درد ۔ بعض اوقات خود بخود اور یہاں تک کہ بیمار کو معلوم بھی نہ ہو اور دست نکلتے جاویں تو یہ دوائی بڑی مفید

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵ ۔

پڑتی ہے۔ دست بدبودار ہوتے ہیں اور اس حصّہ جسم کو جلانے والے ہوتے ہیں۔ جس حصّہ پر سے گزرتے ہیں

※ خوراک : ۲× ہر دو گھنٹے کے بعد۔

کینتھرس : ہیضہ کے درجۂ ابتدائیہ میں یہ بھی ایک کارآمد دوائی ہے۔ اگرچہ یہ استعمال بہت کم موقعوں پر ہوتی ہے۔ لیکن جب اس کی علامات موجود ہوں تو یہ حیرت انگیز اثر کرتی ہے اس کی خاص علامات یہ ہیں۔

اسہال کی زیادتی ۔جائے پاخانہ میں غضب کی جلن۔ اسہال جھاگ دار سیاہی پانی۔ بہت مقدار میں اور کمزور کرنے والے ہوتے ہیں۔ کینتھرس کی خاص علامت یہ ہے کہ اس کے اسہال میں انتڑیوں کے ٹکڑے آتے ہیں اور اگر ان علامات کے ساتھ پیشاب کی حاجت بار بار ہو تو پھر یہ دوائی جادو کا اثر کرتی ہے اور کبھی مایوسی نہیں ہوتی۔

※ خوراک : ۳× یا ۶× ہر ایک یا دو گھنٹے کے بعد۔

آئرس ورسی کولر ۔ اسہال دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔ صاف ملیدہ بھی ہوتے ہیں اور پانی پانی بھی ہوتے ہیں۔ مقدار بہت زیادہ جیسے ندی چل پڑی ہے۔ اسہال کے ہمراہ ناہضم شدہ غذا نکل جاتی ہے اور اسہال کی زیادتی صبح اور شام کے کھانے کے بعد ہوتی ہے۔ زیادہ خصوصیت یہ ہے کہ دست آتے وقت مقعد میں غضب کی جلن ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ جلن بعض اوقات خوراک کی تمام نالی میں یعنی مقعد سے گلے تک محسوس ہوتی ہے۔ پاخانہ ہو چکنے کے بعد بھی مقعد میں جلن رہتی ہے۔ اگرچہ حاجت کے بعد یہ کم ضرور ہو جاتی ہے۔ پاخانہ آنے سے پہلے انتڑیوں میں غضب کی درد اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ آئرس ورسی کولر میں قے غضب کی آتی ہے الٹی میں ناہضم شدہ غذا ملی ہوئی ہوتی ہے۔ جس میں سے بہت بو آتی ہے۔ یہ مادہ گلے میں سے گزرتے وقت اس کو جلاتا جاتا ہے۔ آغاز میں ہی نقاہت اور کمزوری

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

غضب کی ہو جاتی ہے ۔ اعضاء اور جسم ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں ۔ اس لیے یہ دوائی ہیضہ کے ابتدائی درجہ میں بہت ہی مفید ہے

※ **خوراک :** ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

درجہ دوم یا ترقی مرض کا زمانہ

اس کی علامات یہ ہیں سقے اور دستوں کی زیادتی ۔ پیاس کی شدت ۔ ادھر پانی پیا اور ادھر قے آئی ۔ سخت گھبراہٹ اور بے چینی ۔ آنکھیں اندر کو گھسی جاتی ہیں اور کمزوری از حد بڑھ جاتی ہے ۔ نبض کی کمزوری سخت بڑھ جاتی ہے ۔ آواز بھاری اور جسم ٹھنڈا پڑ جاتا ہے ۔ بدن اینٹھتا ہے ۔ کوٹل پڑتے ہیں اور پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے ۔

ادویات جو اس درجہ میں بالعموم مستعمل ہوتی ہیں

۱۔ ورا ٹرم ایلبم ، ۲۔ آرسینکم ، ۳۔ کوپرم ، ۴۔ سیکیل کارنیوٹم ، ۵۔ ایکونائٹم ، ۶۔ کیمفر

ورا ٹرم ایلبم ۔ غضب کے اُباق اور قیئیں ۔ قے کے ہمراہ غذا باہر نکلے ۔ جب قے شروع ہو تو ایک ہی دم تین تین چار چار مرتبہ قے کا دورہ ہو اور قے آنے سے پہلے غضب کے اُباق آویں قے میں بدبودار مادہ خارج ہو پہلے کیچڑ کی مانند صفراوی مادہ خارج ہو ۔ پھر سیاہ پت اور اخیر میں خون ۔ قبل از قے تمام جسم میں کپکپی اور اسہال بمقدار کثیر اور بہت زور کر کے آویں اور اسہال آتے وقت پسینہ بہت آوے ۔ خاص کر پیشانی پر سرد پسینہ (ترپلی) بہت آوے اور بعض اوقات خونی دست آویں ۔ پسینہ آتے وقت نہایت سخت پیاس لگے اور ٹھنڈے پانی کی طلب بہت ہو ۔ زرد ، مُردنی چہرہ اور کچی ترپلی منہ پہ بدن ٹھنڈا ، ناخن نیلے ۔ اعضاء میں کوٹل پنڈلیوں میں کوٹل ۔ نبض بڑی سُست ۔ ایسی سُست جیسے کہ چلتی نہیں ہے ۔ ورا ٹرم ایلبم کی موٹی موٹی چھ علامات یہ ہیں :۔ ۱۔ دست آنے سے پہلے شکم

※ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

میں درد ہو، ۲۔ دست بمقدار کثیر اور نہایت زور سے خارج ہوں، ۳۔ دست آنے کے بعد نقاہت بدرجہ کمال، ۴۔ اندر جلن کا احساس ہو، ۵۔ ٹھنڈا پسینہ (ترلی) آوے، ۶۔ جلد جسم ٹھنڈی ٹھار ہو۔

٭ خوراک: ۳× یا ۶× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم کی علامات یہ ہیں:

غضب کی پیاس۔ پانی پینے کو دل کرے۔ لیکن پانی پینے سے تسکین نہ ہو۔ بیمار پانی پیوے۔ لیکن تھوڑا تھوڑا پیوے۔ بعض اوقات اتنی پیاس کہ پانی بہت بہت اور ٹھنڈا پیوے۔ دس دس منٹ کے بعد صبح سے شام تک پانی پیتا جائے۔ لیکن رات کو پیاس نہ ہو۔ ادھر کھانا کھایا اور ادھر قے آئی۔ بغیر ابکائی آنے کے جو کچھ کھایا پیا سب باہر نکل گیا اور منہ کا ذائقہ سخت کڑوا رہ گیا۔ جب قے بند ہوئی تو بے تحاشہ دست شروع ہو گئے۔ بعض اوقات دست اور قے دونوں ہی ایک ساتھ آتے ہیں۔ اندر غضب کی جلن اور پیاس اور موت کا زبردست ڈر دست پانی پانی پیلے رنگ کے اور تھوڑی مقدار میں آتے ہیں۔ دست آنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اور دست آئے گا۔ معدہ میں غضب کی جلن جیسے آگ لگی ہوئی ہے۔ سخت بے چینی اور شکم میں درد ہو، ڈاکٹر اکین صاحب کی انسائیکلو پیڈیا میں مزید علامات حسب ذیل ہیں:۔

پانی پینے کے بعد قے آوے بعض اوقات فوراً ہی قے آجاوے۔ بعض اوقات پانی پینے سے قے کو آرام آجاوے سخت ضعف و نقاہت نبض تیز کمزور اور بے قاعدہ چلے بعض اوقات نبض اتنی کمزور چلے کہ معلوم ہی نہ ہو، دل کی دھڑکن تیز ہو۔ دست آنے کے بعد کمزوری محسوس ہو۔ دم گھٹکر آوے اور اس سے فکر اندیشہ زیادہ ہو۔ ٹھنڈا پسینہ (ترلی) تمام جسم پر آوے۔ مردہ کی مانند جسم۔ بے چینی فکر و تردد بیمار بار بار پہلو بدلے۔ تھوڑے سے درد سے غضب کی نقاہت پیدا ہو۔

اکثر ورا ٹرم پہلے دیتے ہیں۔ اگر ورا ٹرم ناکام رہے تو آرسینکم دیتے ہیں۔ ہیضہ کی ان دونوں کی علامات ایسی مشترکہ ہیں کہ یہ تمیز کرنا بڑا مشکل ہے کہ ورا ٹرم کا استعمال

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کیلئے دیکھو صفحہ ۲۵

درست ہے یا آرسینکم کا ۔ بعض ڈاکٹر صاحبان دونوں کو باری باری دیتے ہیں اور یہ علاج بڑا مفید پڑتا ہے ۔

*٭ خوراک : ×۳ یا ۳۰ ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد ۔

ورا ٹرم اور آرسینکم ۔ ایسی قیمتی ادویات ہیں کہ جب دیگر ڈاکٹر و وید صاحبان مریض ہیضہ کو لاعلاج سمجھ کر چھوڑ جاویں تو اکثر اوقات ان دوائیوں کی برکت سے جان بچ جاتی ہے ۔ جو صاحبان ہومیوپیتھک ادویات کی تھوڑی مقدار کا مضحکہ اڑاتے ہیں ان کو کالرا کے دفعہ پر ان دوائیوں کی عظمت کو دیکھنا چاہیئے کہ کس طرح سے تھوڑی مقدار کی ایک دو خوراکیں قے، دست، ڈانجھ اور گھبراہٹ کو دور کر دیتی ہیں ۔ ہمیں اس موقعہ پر ایک کیس یاد آگیا ہے ۔ جس کا ذکر ناظرین کے لیے دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا ۔

۱۹۱۶ء میں ایک نوجوان میرے پاس آیا ۔ اس کے چہرہ پر اُداسی تھی میں نے اس سے سبب پوچھا ۔ اُس نے کہا کہ میری بہن جو کہ شادی شدہ ہے پرسوں سے ہیضہ میں مبتلا ہے ۔ بڑے چھوٹے سب ڈاکٹر علاج کر چکے ہیں اور اب اس کو لاعلاج کر کے چھوڑ گئے ہیں ۔ ایک سادھو کی تلاش میں جاتا ہوں شاید اس کی دُعا سے آرام ہو جائے میں نے اس سے دریافت کیا کہ اب اس کی کیا حالت ہے ۔ اس نے کہا کہ دو دو منٹ کے بعد دست آتے ہیں اور خود بخود چارپائی پر نکل جاتے ہیں ۔ پانی کی پیاس اس قسم کی ہے کہ کٹورہ منہ سے لگا تو ادھر پانی پیا اور اُدھر قے اور اباق آئے اور پانی باہر نکل گیا ۔ گھبراہٹ غضب کی ہے ۔ بے چینی از حد درجہ ہے ۔ ہائے میں مر گئی، ہائے میں مر گئی ۔ یہی آواز آتی ہے ۔ پیشاب بالکل بند ہے ۔ لیکن دست پانی ہی پانی آ رہے ہیں ۔ گھبراہٹ کا یہ حال ہے کہ کبھی اس پہلو ہوتی ہے اور کبھی اس پہلو ۔ زیادہ جو خطرے والی بات ہے وہ یہ ہے کہ دست بے تحاشہ آ رہے ہیں ۔ گھر پر مایوسی کا عالم طاری ہے ۔ زندگی کی کوئی اُمید نہیں ۔ شاید کوئی اللہ کا پیارا مل جاوے اور دُعا سے جان بخشی کرا دیوے ۔

میں نے اس سے کہا کہ اگر یہ علامات ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہٹ جاویں تو پھر کیا ۔ اس نے کہا کہ پھر ہماری قسمت کھل جاوے وہ میرے گلے کا ہار ہوگیا کہ آپ ضرور

*٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

چلیں۔ اس نے میری دوائیوں والی چھوٹی صندوقچی کو اٹھا لیا اور میں بیمار کے مکان پر پہنچ گیا۔ میں نے جاتے ہی ورا ٹرم کی خوراک دی پھر آرسینیکم کی۔ یہ سب میں نے نصف گھنٹہ کے اندر اندر دے دیں۔ اے لو نہ دست نہ قے نہ کڑا نجھہ نہ اپھارہ نہ گھبراہٹ نہ بےچینی نہ فکر نہ تردد، مریضہ آرام میں ہوگئی اور سونے لگی۔ یہ ہے جادو ہومیوپیتھک ادویات کا۔

معترض آویں اور ذرا ملاحظہ فرماویں

ایک واقعہ نہیں بلکہ سینکڑوں واقعات ہیں جبکہ ان ادویات نے آبِ حیات کا کام کیا۔
اصل بات تو یہ ہے کہ بیمار کی علامات کا سمجھنا اور ادویات کی علامات کا علم ہونا۔ یہ ضروری ہیں۔ پھر دوائی جادو کا اثر کرتی ہے اور اگر یہ سمجھ میں نہ آوے تو خواہ ساری شیشیاں خالی کر دو کچھ نہیں بنتا اور اگر سمجھ میں آگیا تو ایک دو خوراکیں دوائی کی بیمار کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ساحلِ سلامتی پر لے جاتی ہیں۔ مطالعہ کرو! مطالعہ کرو مطالعہ!! پھر کامیابی کا سہرا آپ کے سر پر ہے اور یقین جانو کہ بیمار کی زندگی کی کشتی جو کہ موت کی چٹان سے ٹکرا کر چکنا چور ہوا چاہتی ہے۔ آپ صحیح سلامت ساحل پر لے جا سکتے ہیں۔
ہومیوپیتھک علاج کو آسان مت سمجھو بلکہ مشکل ترین ہے لیکن ہے سائنٹیفک بے ضرر اور زود اثر۔ زندہ جاوید ہنی من کا نام طبی دنیا میں سورج کی مانند چمک رہا ہے اور جوں جوں سائنس کا راج ہوگا اور جہالت کا خاتمہ ہوگا یہ سورج پوری روشنی سے چمکے گا۔ بے اصولے علاج غائب اور خدائی اصول پر قائم علاج درخشاں ہوگا۔

کوپرم۔ جب تشنج شروع ہو جاویں اور کرمل پڑنے لگیں اور کیمفر کے دینے سے جلدی جلدی کوئی آرام آتا نظر نہ آوے تو کوپرم ایک بڑی مفید دوائی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں کوپرم کا استعمال جاری کرنا چاہیے۔
ڈاکٹر ہنی من صاحب کا قول ہے کہ اگر کیمفر جلدی آرام دینے میں قاصر رہے کوپرم بیماری کو جلدی شفا دیتی ہے۔ ڈاکٹر آل اور ڈاکٹر ڈور سیڈیل اس کے زبردست مداح ہیں کیونکہ ان کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ بڑی مفید دوائی کالرا کے دوسرے درجہ میں ہے۔ ڈاکٹر برائر صاحب بھی تشنج کے علاج میں اس کی تعریف کرتے ہیں ان کا قول ہے کہ کرمل میں یہ سب دوائیوں کی سرتاج دوائی ہے۔ ضعف

اور نقاہت میں بھی یہ دوائی بڑے کام کی چیز ہے ۔
منہ کا ذائقہ جیسا تانبا گھلا ہوا ہے ۔ گلے میں جلن اور ایسا معلوم ہو جیسے گلا گھٹا جا رہا ہے ۔ منہ سے رال ٹپکے ۔ معدہ و امعاء میں شدید درد، اُبکائیاں اور قے اتنے شدید کہ بند ہونے میں ہی نہ آئیں ۔ اسہال بڑے کھلے کھلے بہمراہی کریل تشنج اور ہذیان چہرہ زرد نیلگوں ۔ ہونٹ نیلے تمام جسم سرد آنکھیں دبی ہوئیں ۔ قوتِ گویائی بند ۔ سرد پانی پینے سے قے میں کسی قدر آفاقہ ہو یہ موٹی موٹی علامات کوپرم کی ہیں ۔

*خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر نیم یا ایک گھنٹے کے بعد ۔

سکیل ۔ یہ دوائی بھی درجہ دوم میں دی جاتی ہے ۔ جبکہ پیاس کی شدت ۔ سخت نقاہت اور چہرہ پر زردی چھائی ہوئی ۔ اور چہرہ اندر کو گھسا ہوا ۔ پیٹ میں جلن اور پانی کی مانند پتلے پتلے اسہال، ہاتھ پاؤں برف کی مانند سرد لیکن بیمار اُن کو ڈھانپنا پسند نہ کرے ۔ شدید تشنج ہاتھوں کی انگلیاں گویا کہ ہتھیلی میں گھسی جا رہی ہیں ۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ پانی گلے سے نیچے اُترتے وقت جب معدہ میں جاتا ہے تو گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوتی ہے ٹھنڈے پانی کی بجائے بیمار گرم پانی پینا پسند کرتا ہے ۔

*خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر نیم گھنٹہ بلکہ اس سے بھی پہلے ۔

ایکونائیٹ : جیسا کہ ہیضہ کے ابتدائی درجہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ایکونائیٹ بڑی کارآمد دوائی ہے ۔ اسی طرح درجہ دوم میں بھی ایکونائیٹ بڑی مفید پڑتی ہے ۔ جبکہ مندرجہ ذیل علامات موجود ہوں ۔ معدہ میں جلن اور ٹھنڈک بلکہ ایسی جلن جو کہ معدہ سے شروع ہو کر خوراک کی تمام نالی میں منہ تک محسوس ہو قے آوے اور قے کے بعد پیاس لگے ۔ جب بیمار پانی پیوے تو پھر فوراً قے آکر پانی باہر نکل جاوے پھر دوبارہ پیاس لگے اور پھر فوراً قے آوے اسی طرح سے قے اور پیاس کا سلسلہ بند ہو جائے ۔ بیمار کو سخت گھبراہٹ ہو ۔ بعض اوقات قے اور آبی دست دونوں ایک ساتھ آتے ہیں ۔ بعض اوقات بیمار خون کی

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

قے کرتا ہے اور قے کرنے کے بعد پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہے ۔ چاول کے پانی کی مانند اسہال بغیر کسی تکلیف کے آتے ہوں ۔ بیمار کی شکل ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے ۔ اور ہونٹ سیاہ ہاتھ پاؤں ۔ ٹھنڈے ۔ ناخن میلے، زبان سرد ۔ پیشاب یا تو بالکل بند یا تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہے اور جل کر تکلیف کے ساتھ آتا ہے ۔ اصل بات تو یہ ہے کہ جب ایکونائیٹ کی علامات کا اظہار ہو ۔ خواہ درجۂ دوم میں تو یہ دوائی کبھی خطا نہیں کرتی

یہ بیان کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔ کہ ۱۹۱۶ء کے موسم برسات کے اخیر میں آدھی رات کے وقت مجھے ایک بیمار کو دیکھنے کے لیے بلایا گیا ۔ بیمار ایک ۱۷، ۱۸ سالہ نوجوان تھا اور انٹرنس کلاس میں پڑھتا تھا ۔ بیماری کی شکایت نوجوان کو صبح آٹھ بجے سے شروع ہوئی تھی اور قریباً ۱۶ گھنٹے کے بعد جب مجھے اس کو دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اس میں خاص علامات یہ تھیں ۔ بیمار بار بار پانی پیتا تھا اور پانی پینے کے ساتھ ہی فوراً قے آجاتی تھی قے آنے کے بعد فوراً ہی پھر وہ پانی پیتا تھا ۔ ادھر پانی پیا اور قے گویا پانی پینے اور قے آنے کا تانتا بندھا ہوا تھا ۔ گھبراہٹ سخت تھی ۔ بے چینی کی کوئی حد نہ تھی ۔ گھر میں مایوسی کا عالم طاری تھا اور موت کا ڈر لگا ہوا تھا ۔ صبح ۸ بجے سے حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کا علاج شروع تھا ۔ کئی علاج بدلے اور ادویات تبدیل کی گئیں ۔ غرضیکہ جب سب اطراف سے مایوسی ہی مایوسی نظر آئی تو لواحقین کے دل میں ہومیوپیتھک علاج کا خیال آیا اور یہی سبب تھا کہ مجھے آدھی رات کو بلایا گیا تھا ۔ علامات بغور ملاحظہ کرنے کے بعد میں نے ایکونائیٹ ۳x کی چند چھوٹی چھوٹی گولیاں بیمار کی زبان پر رکھ دیں ۔ بیمار نے پانی مانگا جو اس کو دیا گیا ۔ پانی پیتے ہی قے آگئی ۔ پھر بیمار نے پانی مانگا ۔ میں نے پھر پانچ گولیاں خورد بیمار کی زبان پر رکھ دیں اور بعد میں پانی دیا گیا ۔ اب کی دفعہ قے نہیں آئی ۔ اگرچہ گھبراہٹ زوروں پر تھی ۔ غرضیکہ اسی طرح سے پانچ پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد چار خوراکیں ایکونائیٹ کی بیمار کو دی گئیں ۔ اب نہ پیاس رہی نہ قے نہ گھبراہٹ نہ بے چینی، لواحقین اور دیگر حاضرین ننھی ننھی گولیوں کا جادو نما اثر دیکھ کر حیران رہ گئے غرضیکہ بیمار سو گیا اور میں واپس اپنے مکان پر چلا آیا ۔

عین اسی قسم کا ایک کیس میرے دوست ایک ایلوپیتھک ڈاکٹر سب اسسٹنٹ

سرجن نے تبلایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک سب ڈویژنل آفیسر کی دختر اسی عارضہ میں مبتلا ہو گئی۔ بار بار پانی پیتی تھی اور قے، کر چھوڑتی تھی۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت تھی۔ جب چھوٹے بڑے ڈاکٹر صاحبان اس کے علاج میں ناکامیاب رہے تو والدین کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا موت دروازے پر کھڑی ڈاکٹروں کی ادویات پر ہنس رہی ہو میرے دوست ہومیوپیتھی سے قدرے واقف تھے۔ آپ نے پڑھا ہوا تھا کہ ایسی حالت میں اگر ایکونائیٹ دی جائے۔ تو جادو کا اثر کرتی ہے۔ چنانچہ جب لڑکی کو ایکونائیٹ کی تین چار خوراکیں کھلائی گئیں تو بالکل تندرست ہو گئی۔ تب سے ہی یہ سب اسسٹنٹ سرجن صاحب ڈاکٹر ہنی مین کے مداح بنے ہوئے ہیں۔

٭ **خوراک** : ۳× ہر پاؤ یا نیم پاؤ یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

کیمفر : جیسا کہ درجۂ ابتدائیہ کے علاج میں کیمفر کا ذکر کیا گیا ہے۔ درجہ دوم یعنی ترقیٔ مرض میں بھی یہ ایک کارآمد دوائی ہے۔ یہاں ہم پھر اس کے علامات کو دہراتے ہیں۔ طاقت زیست سخت کمزور اندر دھنسی اور بے چینی۔ بیمار بستر پر پڑا اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور کھڑا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن پھر گر پڑتا ہے۔ بے ہوشی کی حالت میں گرتا ہے اور چیخیں لگاتا ہے۔ گردونواح میں ایسا دیکھتا ہے۔ جیسے کوئی نشہ میں مخمور دیکھتا ہے۔ سر میں ایسا چکر کہ بیمار بیٹھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مبادا کہ وہ گر پڑے، چہرہ زرد اور اندر کو گھسا ہوا۔ نیلگوں بولنے میں سخت دقت، گفتگو تتلی۔ پیاس کی زیادہ اور بیمار بدوں اشتہا کے پانی پیتا ہے اور قے کر دیتا ہے۔ خاص کر یہ حالت صبح کے وقت ہوتی ہے۔ معدہ میں ٹھنڈک بعض اوقات معدہ میں سخت جلن چاول کے پانی جیسے پتلے اسہال۔ پیشاب یا تو قطرہ قطرہ آتا ہے۔ یا بالکل بند ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن اور نبض کمزور پڑ جاتی ہیں اور رک رک کر حرکت کرتی ہے۔ بعض اوقات نبض ایسی کمزور ہو جاتی ہے کہ مشکل سے معلوم پڑتی ہے۔ تمام جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور تریلی سے تر بتر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں کیمفر مدر ٹنکچر کے تین تین چار قطرے بتاشہ یا مصری پر

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ڈال کر دس دس پندرہ پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد بیمار کو کھلانے چاہئیں ۔
علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے (جن کا ذکر اُوپر آچکا ہے)
ترقی مرض کے زمانہ میں مندرجۂ ذیل ادویات بھی بڑی مفید ہوتی ہیں جب کہ اُن کی علامات موجود ہوں ۔ جڑوفہ ۔ ابنیتم ٹارٹ الاسٹرم ۔ کروٹن ٹگلیم ۔ اپی کاک یوفوربیا ۔ مرکیورس کار وغیرہ

۳ ۔ تیسرا درجہ ۔ یعنی زمانۂ ضعف و نقاہت ۔ ہیضہ میں سب سے خطرناک حالت اس وقت ہوتی ہے ۔ جب کہ مریض کولیپس کی حالت میں ہو اموات کی زیادہ تعداد اسی درجہ میں ہُوا کرتی ہے ۔ اس درجہ کا آغاز معلوم نہیں ہو سکتا ۔ لیکن بیمار جب رو بصحت ہونے لگے ۔ یا موت واقعہ ہو ۔ تب اس درجہ کا اختتام سمجھنا چاہئیے ۔ معالج کو اس درجہ میں کامیابی تب ہی ہو سکتی ہے ۔ اگر وہ کولیپس کی حالت کا پورے طور سے نگراں رہے اور اس کے شروع ہونے اور اس کے اسباب کو پورے طور سے دھیان میں رکھے ۔ اس درجہ میں طاقتِ زیست نہایت پست ہو جاتی ہے اور جسم کے تمام اعضاء تحلیلی غذا اور اعضاء رطوبتی اپنا فعل چھوڑ بیٹھتے ہیں اور اعضاء رئیسہ مثلاً جگر ۔ گُردے ۔ دل اور پھیپھڑے وغیرہ اپنا کام چھوڑ جاتے ہیں ۔ دِل کی حرکت تو قائم رہتی ہے ۔ لیکن وہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ خون کو جسم میں نہیں دھکیل سکتا ۔ یا قلت خون کے باعث خون کا اجرا خانۂ دل سے نہیں ہو سکتا پھیپھڑے اپنا فعل سکڑنے پھیلنے کا تو کرتے ہیں ۔ لیکن خون کو پورے طور پر صاف ہَوا سے مصفی نہیں کر سکتے ۔ یعنی خون اچھی طرح سے سُرخ نہیں ہو سکتا ۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ اجزائے خون میں آکسیجن جذب کرنے کی جو طاقت ہوتی ہے وہ پست پڑ جاتی اور طاقتِ زیست نہایت ہی کمزور ہو جاتی ہے ۔ نبض کے چھُونے سے پتہ نہیں چلتا ۔ تنفس یا تو بالکل دھیما چلتا ہے ۔ یا اکثر حالات میں وقت اور تنگی سے آتا ہے ۔ بلکہ بیمار سسکیاں بھرتا ہُوا معلوم ہوتا ہے ۔ دم کشی زیادہ مشکل ہو ۔

جسم جو پہلے گرم تھا اب برف کی مانند ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور خوبصورت رنگتِ جسم جو کہ صحت کی حالت میں ہُوا کرتی ہے ۔ اب اس کی بجائے مُردنی چھایا

ہُوا نیلگوں رنگت جسم پڑ جاتا ہے ۔ چہرہ ڈراؤنا اور ایسا مُردہ سا ہو جاتا ہے ۔ گویا کہ اس میں خون نہیں ہے ۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں، ہتھیلیاں اور تلوے ایسے ٹھنڈے مانو کہ عرصہ سے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ آنکھیں اندر کو گھس جاتی ہیں اور بے نور ہو جاتی ہیں ۔ آواز تو بالکل بند ہو جاتی ہے اور یا سخت دھیمی پڑ جاتی ہے درجہ دوم میں تو گھبراہٹ اور بے چینی زوروں پر تھی ۔ لیکن اے لو اب مریض کو دکھ درد محسوس کرنے کا احساس تک نہیں رہا ۔ قوائے احساس سُست پڑ چکے ہیں ۔ نہ اب پانی کی مانگ ہے اور نہ ٹھنڈی ہوا کی طلب ۔ اسہال بھی بند ہو چکے ہیں اور اگر آتے ہیں تو خود بخود تھوڑی تھوڑی مقدار میں نکل جاتے ہیں ۔ پیشاب قطعی بند ہے ۔ سوائے اس امر کے کہ تنفس نہایت کمزوری کے ساتھ چل رہا ہے اور بیمار میں زندگی کا پتہ دے رہا ہے ۔ باقی تمام قوائے جسمانی حالت مُردنی میں پڑے ہیں ۔

علاج

اس درجہ میں تقریباً وہی ادویات کام آتی ہیں جو کہ درجۂ دوم یعنی ترقی مرض میں استعمال ہوتی ہیں ۔ علاوہ ان ادویات کے چند ایک اور بھی ہیں جو کہ ایسے وقت میں پوری پوری مدد کر سکتی ہیں ۔ تمام ادویات جو کہ اس موقعہ پر مستعمل ہوتی ہیں یہ ہیں :-

۱ ۔ کیمفر ۲ ۔ ایکونائیٹ ۳ ۔ ویراٹرا ۴ ۔ آرسینکم ۵ ۔ کوپرم
۶ ۔ سکیل ۷ ۔ کاربو ویجی ٹیبلس ۸ ۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ
۹ ۔ کوریرا ۱۰ ۔ ملاکسس ۱۱ ۔ کرو ٹیلس

حالت کولیپس میں علاج کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جو علاج اس کے پہلے کیا جا چکا ہے اس کو خیال میں رکھا جاوے کیونکہ جو ادویات پہلے مستعمل ہو چکی ہیں اگر باوجود اُن کے استعمال کے حالتِ مریض خراب ہوتی گئی ہے تو اب پھر اُن کے استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔ لیکن اگر وہ پہلے استعمال میں نہیں آئیں ۔ یا ان کے استعمال میں کچھ کسر باقی رہ گئی ہے تو اب پھر اُن کو استعمال میں لانا چاہیئے ۔

ڈاکٹر ہنی مین کا قول ہے کہ اگر مرض کے آغاز میں ہی کولیپس کی حالت ظہور پذیر

ہو جائے تو کیمفر دوائی سے علاج شروع کرنا چاہیئے نیز اگر بیماری درجہ دوم میں سے گزر کر کولیپس کی حالت میں پہنچتی ہے اور خاص کر اس وقت جبکہ دیگر ادویات کی کافی خوراکیں دی جا چکی ہوں اور بے سود ثابت ہوئی ہوں تو یہ دوائی بڑی مفید ثابت ہوتی ہے ۔ اسی طرح سے ایکونائیٹ بھی کولیپس کی حالت میں جب کہ دل اپنا فعل چھوڑ جاتا ہو مفید پڑتی ہے ۔ باقی علاماتِ مخصوصہ جو ایکونائیٹ کے بیان میں پہلے مذکور ہو چکی ہیں ان کا بھی پورا لحاظ رکھ لینا چاہیئے کیونکہ اگر ایکونائیٹ کی علامات مخصوصہ موجود نہ ہوں ۔ جب کہ اسہال زیادہ آنے کے باعث کولیپس کی حالت طاری ہو گئی ہو تو وراٹرم مفید پڑتی ہے ۔ بشرطیکہ وراٹرم کی دیگر علاماتِ مخصوصہ جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے موجود ہوں اور اسی طرح سے آرسینکم ۔ کوپرم اور سیکیل بھی استعمال میں آتی ہیں جب کہ اُن کی علامات موجود ہوں ۔

کاربو ویجی ٹیبلس جب کہ سانس سرد پڑ گیا ہو ۔ زبان گلا اور دانت ٹھنڈے ہو چکے ہوں ۔ ہاتھ اور پاؤں برف کی مانند سرد ۔ مریض رات کے وقت ہاتھ اور پاؤں سرد ہونے کے سبب کئی بار چونک پڑتا ہو ۔ اگرچہ چھونے سے تمام جسم سرد محسوس ہو لیکن مریض اندرونی گرمی بہت محسوس کرتا ہو اور ٹھنڈی ہوا کا طالب ہو اور پنکھا ہلانے کی خواہش ظاہر کرتا ہو ۔ نبض نہایت کمزور اور رُک رُک کر چلتی ہو اور دل کی دھڑکن کرڑھی ہوئی ہو ۔ جب کہ کولیپس کی حالت بتدریج ظہور میں آتی ہو اور آرسینکم وراٹرم ۔ سیکیل وغیرہ ادویات حالت بحال کرنے میں ناکامیاب ثابت ہوئی ہوں تو کاربو ویجی ٹیبلس اُن حالات میں بسا اوقات اپنا جادو نما اثر دکھلاتی ہے ۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ کاربو کے اسہال بدبودار ہوتے ہیں اور رکش زیادہ ہوا کرتا ہے کاربو اُسی حالت میں مفید پڑے گی جب کہ جسم کلی طور پہ ٹھنڈا پڑ چکا ہو اور سرد پسینہ (ترتیلی) سے تر بتر ہو ۔ یہاں تک کہ سانس اور زبان بھی سرد ہوں ۔ اگر چھاتی اور دیگر دھڑ گرم ہوں ۔ تو کاربو دوائی کچھ مفید نہیں پڑ سکتی ۔ کاربو دوائی اس وقت بھی مفید ہوتی ہے ۔ جب کہ آرسینکم کے بعد استعمال کی جائے یا جب کہ آرسینکم کا غلط استعمال کیا جا چکا ہو ۔ جو کہ ہیضہ کے مرض میں اکثر اوقات وقوع میں آتا ہے ۔

خوراک : ۶x یا ۳۰ ہر نیم گھنٹہ کے بعد ۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ: جب نبض گم ہو۔ جسم ٹھنڈے پسینہ (تریلی) سے تر ہو اسہال خود بخود خارج ہو رہے ہوں۔ آنکھیں گڑی ہوئیں۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں تنفس کمزور اور سانس کبھی آوے اور پھر رک جاوے۔ ایسا معلوم ہو کہ بیمار مُردہ پڑا ہے اور پھر سانس آوے ایسی حالت میں اگر کوئی معالج جادو کا اثر رکھتی ہے تو وہ ہائیڈروسیانک ایسڈ ہی ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ مُردہ جسم میں یہ دوائی از سر نو رُوح پھونک دیتی ہے ڈاکٹر سرکار لکھتے ہیں۔ کہ جب بیمار مُردہ پڑا ہو۔ شفا کی اُمیدیں منقطع ہو چکی ہوں تو یہ دوائی از سر نو زندہ کر دیتی ہے اور تمام لواحقین و حاضرین حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

٭ خوراک: ۳× یا ۶× ہر پاؤ یا نیم گھنٹہ کے بعد

کوبرا: کوبرا سانپ کے زہر سے یہ دوائی تیار کی جاتی ہے۔ اس کی موٹی موٹی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

طاقتِ زیست کی نہایت کمزوری اور پستی۔ اُداسی نامستقل مزاجی۔ اندوہگینی حافظہ کی پریشانی۔ بے ہوشی، دماغ میں چکر اور باوجود آنکھیں کھلی ہونے کے بیمار دیکھ نہیں سکتا۔ چہرہ نہایت زرد۔ ڈراونا اور ناتواں۔ طاقت گویائی ندارد۔ منشیات کی خواہش اگرچہ منشیات کا استعمال تکلیف کو دوبالا کر دیتا ہے۔ اُبکائیاں۔ معدہ میں جلن معدہ گرتا جاوے۔ تمام شکم میں درد اور گڑگڑاہٹ۔ اسہال آبی اور صفراوی جو کہ یکایک خارج ہوتے جاتے ہیں۔ تنگیٔ تنفس مریض گہرے سانس لیتا ہے۔ دل کی دھڑکن غیر معمولی سنائی دیتی ہے۔ دم بند ہو جانے کے بعد بھی دِل حرکت کرتا رہتا ہے۔ نبض اتنی کمزور کہ مشکل سے معلوم پڑتی ہے۔ ٹانگیں اور بازو تمام کے تمام ٹھنڈے جیسے مردہ جسم کے ہوتے ہیں۔

٭ خوراک ۳۰ یا ۲۰۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس: یہ آخری درجہ کی دوائی ہے۔ جب کہ جسم ٹھنڈا پڑ گیا ہو کبھی جسم کے ایک حصہ میں حرارت محسوس ہو۔ لیکن پھر گم ہو جاوے اور پھر دوبارہ ظاہر ہو وے

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

دل کی حرکت بند ہوجانے میں یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

اسی طرح کروٹیلس دوائی بھی کام میں آتی ہے۔ جب کہ اس کی علامت موجود ہوں یہ دوائی بھی کوبرا اور لاکسس کی مانند آخری حالت میں دی جاتی ہے۔ جب کہ زندگی کی امید ظاہرا حالات میں بہت کچھ منقطع ہوچکی ہو۔

*خوراک ، ۳۰ یا ۲۰۰ ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

۴۔ **درجہ چہارم :** یعنی درجہ انحطاطِ مرض (اسٹیج آف ری ایکشن) یعنی مرض کے گھٹنے کا زمانہ یہ درجہ حالتِ کولیپس کے بعد ہوا کرتا ہے۔ جب کہ پھر نبض اپنی جگہ پہ قائم ہوجاتی ہے۔ جو نبض کمزور اور بے معلوم تھی۔ اب آہستہ آہستہ اپنی طاقت پکڑتی جاتی ہے اور تنفس پہلے جو دقت سے آتا تھا۔ اب ذرا آرام سے آنے لگتا ہے۔ جسم جو پہلے برف کی مانند سرد تھا اب دوبارہ گرمی پکڑنے لگتا ہے اور چہرے پر تروتازگی کی علامات ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہیں اور بیمار کے ہوش وحواس درست ہوتے معلوم پڑتے ہیں۔ اسہالوں اور قیئوں کی رنگت پھر صفرادی ہوجاتی ہے اور اسہال ذرا رقیق ہوتے جاتے ہیں اور گردے پیشاب [illegible] کرنا شروع کردیتے ہیں۔ بعض اوقات پیشاب خود بخود آجاتا ہے۔ اور اگر نہ آوے تو مثانہ کے بوجھل ہوجانے سے پیشاب کی موجودگی کا ثبوت ملتا ہے۔ جب یہ علامات آشکارا ہوجائیں، تو ایسی حالت میں غذا ہی دوائی کا کام کرتی ہے۔ چونکہ انحطاط مرض میں قے اور دست پھر شروع ہوجاتے ہیں۔ اس لیے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ اگر یہ خفیف ہوں تو اُن کے روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر بہت تکلیف دہ معلوم ہوں تو پھر مناسب دوائی استعمال کرانی چاہیئے۔ ایسی ادویات کا ذکر درجۂ دوم کے علاج میں شروع طور پر کیا جاچکا ہے۔ لیکن دوائی بہت ہی کم استعمال کرانی چاہیئے۔ ترقی مرض اور کولیپس کی حالت میں اگر کوئی چیز بطورِ خوراک کے دی جاتی تھی تو وہ سادہ پانی کے دو چار گھونٹ تھے۔ لیکن جب (ری ایکشن) شروع ہوجائے تو معالج کو غذا دینے کا خیال کرنا چاہیئے اگر گردوں نے پیشاب فلٹر کرنا شروع کردیا ہے۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

تو پھر ساگودانہ دینا مفید پڑتا ہے۔ جب اسہال صفراوی رنگت پکڑ آویں۔ تو آش جو یا تھوڑا دودھ یا کسی چیز کا رس دینا مفید پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں غذا کا تجویز کرنا معالج کی ہوشیاری اور تجربہ کاری پر منحصر ہے کیونکہ بعض اوقات تھوڑی سی غلطی سے مرض پھر عود کو آتا ہے اور بیمار کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ معالج کے لیے اس بات کا یاد رکھنا ضروری ہے کہ بیمار کو بھوکا رکھنا مفید ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ ناتجربہ کاری سے غذا دے کر کیس کو خراب کیا جائے اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ یا تو معالج کی ناتجربہ کاری کے باعث اور یا بیماری کے غلط راستہ اختیار کرنے کے سبب سے کئی قسم کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کو عوارض و نتائج مرض کہتے ہیں۔

عوارض اور نتائج مرض: جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ کولیپس کی حالت سے جب مریض، ری ایکشن کی حالت میں آتا ہے تو یا آہستہ آہستہ باقاعدہ صحت حاصل کر لیتا ہے یا اور کئی عوارض اُبھرتے ہیں۔ ان کو انگریزی میں "سی قیولی" کہتے ہیں۔

ایسی حالت میں معالج کی ہوشیاری اور تجربہ کاری درکار ہوتی ہے۔ کیونکہ جب ری ایکشن شروع ہوتا ہے تو لواحقین مریض اور معالج بہت خوش ہوتے ہیں اور ان کو امید بندھ جاتی ہے۔ لیکن اب اگر بیمار کی ڈوبتی ہوئی کشتی جو بھنور سے نکل چکی ہو اور کنارے پر پہنچا چاہتی ہے۔ غلطی یا اور کسی وجہ سے چٹان سے ٹکرا کر ساحل کے نزدیک ڈوب جائے تو اس سے زیادہ افسوس ناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ عین اسی طرح بیمار کا حال ہے۔ جو کہ کولیپس کی سٹیج سے نکل کر صحت یابی کی سڑک پر سوار ہو چکا ہے۔ لیکن معالج کی غلطی یا تیماردار کی سستی کے باعث یا مرض کی کجروی کے سبب سے پھر مریض پیچیدہ عوارضات کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ حالت پہلے سے بھی افسوس ناک ہوا کرتی ہے۔ اس لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ معالج ری ایکشن کے شروع ہونے پر بیمار کے تمام اعضائے رئیسہ اور ان میں جو نقائص موجود ہیں۔ ان کا پورا پورا علم رکھے۔ تاکہ اگر کوئی عارضہ بعد میں ظہور پذیر ہو تو وہ حیران و ششدر نہ رہ جائے۔

ان عوارضات کا اظہار ان اعضاء پر ہوتا ہے۔ جو ماؤف ہو چکے ہوں۔ مثلاً اگر دماغ زیادہ کمزور ہو چکا ہے۔ تو ان عوارضات کا شکار یہ دماغ ہو گا۔ اسی طرح

سے پھیپھڑوں اور دیگر اعضاء کا حال ہے۔ اگر منشیات کا استعمال بیماری میں زیادہ کرایا گیا ہے۔ تو پھیپھڑوں میں اجتماع خون یا ورم کا عارضہ لاحق ہو جائے گا اور اگر قابض ادویات زیادہ استعمال کی گئی ہیں تو امعاء مقعد اور گردوں کے فعل میں نقص واقع ہو جائے گا۔ اور اسی طرح سے اگر نیند آور ادویات زیادہ استعمال کرائی گئی ہیں تو اُن کا بداثر دماغ پر ہوگا۔

جب خون سے سیرم (پانی) خارج ہونا شروع ہو جائے تو اس کو خطرناک عارضہ سمجھنا چاہیے۔ اس سے جسم میں نمکین اجزا کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور خون گاڑھا ہو جاتا اس لیے باریک عروق شعریہ جن کو انگریزی میں کیپلریز کہتے ہیں۔ یہ گاڑھا خون گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ اجتماع خون یا ورم ہُوا کرتا ہے۔ جب یہ ورم گردوں میں واقع ہوتی ہے تو گُردے اپنا فعل پیشاب فلٹر کرنے کا چھوڑ بیٹھتے ہیں اور جگر میں اجتماع خون ہو جانے سے جگر اپنے فعل کو سرانجام دینے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ اس سے خون میں ایک اور خرابی کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس کو سمیت خون کہتے ہیں۔ کیونکہ خون میں سے جو زہریلا مادہ بذریعہ پیشاب خارج ہوتا تھا۔ وہ خون میں ہی رہ جاتا ہے اور اجتماعِ خون اور سمیت خون سے کئی ایک دیگر عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان عوارض کا زیادہ اثر دماغ گردوں معدہ امعاء جگر۔ پھیپھڑوں۔ منہ، آنکھوں جلد اور اعضائے ولادت پر ہوتا ہے۔ لیکن دماغ اور گردوں کا مبتلائے مرض ہو جانا زیادہ عام اور خطرناک ہُوا کرتا ہے۔

دماغ اور گردوں سے اُتر کر دوسرے درجہ پر قوائے ہاضمہ پر اثر ہوتا ہے۔ جس کے باعث ہچکی۔ اُبکائیاں صفراوی۔ دست وقے تناؤ۔ شکم، پیچش وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر ہیضہ کا علاج ایلوپیتھک طریقہ سے کیا گیا ہے تو یہ عوارضات لاحق ہوتے ہیں اور اگر ہومیوپیتھک طریقہ سے کیا ہے، تو ان عوارضات کا سامنا نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ری ایکشن کے بعد اکثر بخار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دورانِ خون میں نقص واقع ہو جانے کے سبب سے بخار کا پیدا ہو جانا لاحق ہوتا ہے۔ اس بخار کا علاج کرتے وقت یہ ضروری ہُوا کرتا ہے کہ تمام اعضاء کا امتحان باریک بینی سے کیا جائے تاکہ یہ پتہ لگ سکے کہ کس عضو پر

ورم یا اجتماع خون واقعہ ہے جس کا نتیجہ یہ بخار ہے اور بھی کسی قسم کے عوارضات مثلاً آنکھ کے پردۂ قرنیہ میں گھاؤ یعنی زخم منہ میں چھالے گلٹیاں جسم پر جابجا پھوڑے اور پھنسیاں وغیرہ وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

اب ہم ان عوارضات کا علاج بھی بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں جن کا ذکر اوپر آیا ہے۔

حبس بول : اگر مریض کا علاج ابتداء سے ہی ہومیوپیتھک طریقہ پر کیا جائے تو جو ادویات ترقی مرض یا کولیپس کی حالت میں استعمال کی جاتی ہیں۔ اُن کا ایک یہ بھی اثر ہوا کرتا ہے۔ کہ پیشاب بھی لاتی ہیں اور اس لیے حبسِ بول کا عارضہ دیکھنے میں نہیں آتا۔ یہ خود بخود درست ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر مرض شدید قسم کا ہے۔ یا ابتدا میں کوئی اور علاج کرایا گیا ہے اور ہومیوپیتھک ادویات مستعمل نہیں ہوئیں تو حبسِ بول کا عارضہ لاحق ہو جایا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ثابت ہوتی ہیں۔

کینتھرس : اس دوائی کا اثر گردوں اور مثانہ ہر دو پر ہوتا ہے۔ یعنی گُردے اپنا فعل پیشاب فلٹر کرنے کا شروع کر دیتے ہیں اور مثانہ پیشاب خارج کرنے لگ پڑتا ہے۔ پس اگر سمیت خون کے باعث مدہوشی تشنج وغیرہ ساتھ ہوں تو یہ دوائی بڑی مفید پڑتی ہے۔ اس دوائی کی تیسری چھٹی یا ساتویں طاقت استعمال کرتے ہیں اور ہر گھنٹہ کے بعد اس کی ایک ایک خوراک پلاتے ہیں۔

ٹیری بن تھینا : جب کینتھرس ناکامیاب ثابت ہو تو یہ دوائی بڑی کارآمد ہوا کرتی ہے۔

* **خوراک :** اس دوائی کو ۲x یا ۶x ۱۲ یا ۳۰ پوٹینسی میں ہر ایک ایک یا دو دو گھنٹہ کے بعد پلاتے ہیں۔ دیگر ادویات جو پیشاب لانے میں مفید اثر رکھتی ہیں۔ یہ ہیں ایکونائیٹ۔ ایپس۔ ایپوسائینم۔ آرسینکم۔ کینابس سائڈیکا۔ سائُونا کالچیکم کوپرم میٹیلیکم۔ کوپرم ایسی ٹیٹمے۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔ ہائیوسائی مس۔

---

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کالی بائی کارب ۔ مرکیورس کار ۔ اوپیم سڈسی نس ۔ سٹرامونیم ۔ ٹمبکیم وغیرہ۔

دماغ کے عوارضات کے واسطے مندرجہ ذیل ادویات مفید پڑتی ہیں

بیلاڈونا: * ۳x یا ۶x جب کہ دماغ میں نقص بوجہ اجتماع خون واقعہ ہوا ہو اور آنکھیں سرخ خون آلودہ ہوں اور کن پٹی کی شریان بھری ہوئی تیز چمکتی ہوں چہرہ سرخ تمتاتا ہوا ہو۔

ہائیوسائی مس: * ۶x یا ۳۰ یا ۲۰۰ جب کہ دماغ میں نقص بوجہ اعصابی خرابی کے ہو ۔ اجتماعِ خون کی وجہ سے نہ ہو اور دیگر علامات ہائیوسائی مس کی موجود ہوں۔

سٹرامونیم: ۶x یا ۳۰ جب کہ بیمار بے ہوشی میں بکواس کرے اور پگلاپن کی باتیں کرے اور کاٹنے کی کوشش کرے ۔ سٹرامونیم کا استعمال بیلاڈونا اور ہائیوسائی مس کے درمیانی حالت میں ہوتا ہے ۔ یعنی نہ تو بیلاڈونا کی پوری علامات موجود ہوں اور نہ ہی ہائیوسائی مس کی مکمل علامات موجود ہوں ۔

اوپیم: * ۶x یا ۳۰ یہ دوائی اس وقت مفید ہوتی ہے ۔ جبکہ دماغ میں سستی ہو مریض بکواس نہ کرے یا کم کرے ۔

کینابس انڈیکا: جب کہ بے ہوشی میں خاموشی بھی ہو اور بکواس کی حالت بھی کسی قدر ہو ۔ بدن پر کھجلاہٹ ہوتی ہو ۔ خاص کر کھجلی اعضائے تناسل پر ہو۔

* خوراک: ۵ کے دس قطرے ہر تین گھنٹے کے بعد۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

ہچکی

سب سے زیادہ تکلیف دہ عارضہ ہچکی کا ہے جو کہ اس سلسلہ میں پیدا ہوجاتا ہے اور خوش قسمتی سے ہومیوپیتھی میں ہچکی کا علاج بڑا خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے اور بہت سی ادویات اس مرض کے لیے موجود ہیں۔ چند ادویات کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بیلاڈونا * ۳× یا ۶× جبکہ ہچکی کا دورہ بار بار ہو اور بڑا سخت ہو۔ جب کہ مریض ہچکی کے سبب سے بستر سے اٹھنے پر مجبور ہو اور دوسرے دورے کے بعد سر اور اعضاء میں تشنج واقعہ ہوتا ہو۔

سائی کیوٹا * ۳× یا ۳۰ جب کہ ہچکی کے ہمراہ چھاتی میں آواز خرخر کی پیدا ہو۔

ہائیوسائی مس ۔ ۳× یا ۳۰ یا ۲۰۰ جب کہ ہچکی کے ہمراہ شکم میں گڑگڑاہٹ کی آواز ہو اور شکم میں پیچ و تاب پڑیں۔ یا بے تحاشہ اخراج بول ہوتا ہو اور منہ میں جھاگ آتی ہو۔

کاربوویجی * ۳۰ یا ۲۰۰ جب کہ ذرا سی حرکت کرنے سے ہچکی شروع ہوجائے۔

پلسٹلا : * ۶ یا ۳۰ جب کہ ہچکی کا دورہ رات کے وقت سونے کے بعد یا پانی پینے کے بعد زیادہ تکلیف دہ ہوجائے یا حقہ پینے کے بعد ہچکی کا دورہ شروع ہو۔

سٹافی سیگریا : * ۶× یا ۳۰ جب ہچکی کے ہمراہ ابکائیاں بھی آتی ہوں۔ عدم پیاس بے شمار ڈکار اور بے ہوشی ہو۔

فاسفورس : * ۶× یا ۳۰ جب کہ ہچکی کا دورہ دن کے وقت زیادہ ہو اور ابکائیاں آئیں۔ کھانا کھانے کے بعد تکلیف زیادہ ہو۔ ٹھنڈا پانی پینے سے تھوڑا عرصہ آرام رہے یا ہچکی کے باعث فم معدہ میں درد ہو، قے آنے سے ہچکی کو آرام آجائے۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

اگنیشیا: * ×۶ یا ۳۰ جب کہ کھانے اور پینے کے بعد ہچکی کا دورہ شروع ہو۔ ہچکی شام کو ہو۔ رنج و غصہ کے سبب سے ہچکی ہو۔

سلفر: ×۶ یا ۳۰ یا ۲۰۰ جب کہ ہچکی کے ساتھ تالو کے پیچھے درد ہو۔

دیگر ادویات جو ہچکی میں کارآمد ہوتی ہیں وہ یہ ہیں :-

اکونائیٹ ۔ ایتھیوزا ۔ اگاریکس ۔ امونیم کارب ۔ امونیم میور ۔ ایمائل نائٹریٹ ۔ انیٹم کروڈم ۔ انیٹم ٹارٹ ۔ آرسینکم البم ۔ اسارم ۔ آرنیکا ۔ برائی اونیا ۔ کلکیریا کارب ۔ کینتھر آئیڈس ۔ کاربالک ایسڈ ۔ کیمومیلا ۔ سائنا ۔ کاکیولس ۔ کالچی کم ۔ کالوسنتھ ۔ کروٹن ۔ کیوپرم ۔ آرسینیکم ۔ کیوپرم میٹیلیکم ۔ سائی کلیمن ۔ ڈایا سکوریا ۔ گمبوجیا ۔ گریفائیٹس ۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ ۔ اپی کاک ۔ آئرس ورسی کولر ۔ کالی بائی کارب ۔ لادراسی رسس نوبلیا ۔ لائیکوپوڈیم ۔ میگنیشیا کارب میگنیشیا فاس ۔ مرکیورس کار ۔ مرکیورس سالو ۔ نیٹرم میور ۔ نائٹرک ایسڈ ۔ نکس وامیکا ۔ آگسالیکم ایسڈ ۔ روٹینیا روٹا ۔ سیکیل ۔ سیپیا ۔ سٹرامونیم ۔ ٹیوکری یم ۔ ورائٹرم ۔ وربائٹرے ٹیسکم ۔

ابکائیاں اور قے یہ بھی تکلیف وہ عارضہ ہے جو کہ ری ایکشن کے بعد پیدا ہو جاتا ہے ۔ معدہ میں غیر معمولی اکساہٹ ہونے کے سبب سے یہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں ۔ ایسے حالات میں نکس وامیکا ۔ اپی کاک دو مشہور اور مجرب ادویات ہیں ۔ اس لیے ان دونوں کے استعمال سے فائدہ ضرور ہو جاتا ہے ۔ اور اگر ان دونوں کے استعمال سے فائدہ نہ بھی ہو تو پوڈوفائیلم کو استعمال کرنا چاہیے لیکن جب ٹھنڈا پانی پینے کے بعد فوراً ہی قے آ جاوے تو یوپاٹوریم دوائی مفید پڑتی ہے ۔ اگر پانی پینے کے بعد تھوڑے عرصے کے وقفہ پر قے آ دے تو فاسفورس مفید پڑتی ہے ۔ جب مریض کی حالت نہایت خراب ہو چکی ہو ۔ تو ہائیڈروسیانک ایسڈ دینی چاہیے اور اگر ابکائیاں اور قے بوجہ ورم معدہ کے ہوں تو اس کا علاج اسی کے مطابق کرنا چاہیے ۔ ان ادویات کا مفصل ذکر ترقی مرض اور کولیپس کے

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

بیان میں آچکا ہے۔

اسہال ۔ جب ری ایکشن شروع ہو جائے تو اس کے بعد اسہال خطرناک صورت اختیار نہیں کرتے۔ خفیف اسہال کا ری ایکشن کے بعد جاری رہنا مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک گردے پیشاب فلٹر کرنا شروع نہ کر دیں۔ تب تک پیشاب کا زہریلا مادہ بذریعہ اسہال خارج ہوتا رہتا ہے۔ پس جب اخراجِ بول شروع ہو جائے تو پھر اسہالوں کے علاج کی طرف توجہ کرنی لازمی ہوتی ہے۔ یا جب کہ اسہال اس مقدار میں نکل رہے ہوں کہ اُن سے ضعف کا خطرہ پیدا ہو جائے، تو اسہالوں کا بند کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں ادویات وہی کارآمد ہوتی ہیں۔ جو کہ ترقی مرض میں بیان کی گئی ہیں۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ اس حالت میں یہ ادویات اُونچی پوٹینسی میں دینی مفید ہوتی ہیں۔ اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ پیشاب آور ادویات کے استعمال سے جہاں ایک طرف پیشاب آنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہاں دوسری طرف اسہال بھی خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔ جو ادویات عام طور پر ایسے حالات میں استعمال کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں:۔

ایسڈ فاس۔ چائنا۔ فیرم۔ پوڈو فائیلم۔ موخرالذکر دوائی اس وقت مفید پڑتی ہے۔ جب کہ جگر میں خرابی ہونے کے سبب سے اسہال میں پت زیادہ خارج ہوں۔

تناوٹ شکم : یہ بہت تکلیف دہ مرض ہے اور اگر اس کا جلدی علاج نہ کیا جائے تو پردہ شکم جس کو طب میں حجاب حاجز اور انگریزی میں ڈایافرام کہتے ہیں اس کے فعل میں نقص واقع ہو کر بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں جب کل یا جزو امعاء میں گیس بھر جانے کے باعث پھیلاوٹ ہو جائے تو اس کو تناوٹ شکم کہتے ہیں۔ انتڑیوں میں جو کچھ مادہ ہوتا ہے۔ جب وہ گل سڑ کر گیس بن جاتا ہے اور اس میں دیگر گندے رطوبات امعاء بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ تو انتڑیاں اس گندی گیس سے پُر ہو جاتی ہیں اور بیمار کے لیے سخت بے چینی اور تکلیف کا سبب ہوتی ہیں۔ اس لیے تناوٹ شکم کا علاج ضروری ہوا کرتا ہے۔ اس عارضہ میں مندرجہ ذیل ادویات کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔

نکس وامیکا : ٭ ۶ یا ۳۰ یا ۲۰۰ پیٹ میں تناوٹ ۔ چھونے سے درد ۔ دم اینچ کر آوے ۔ پیٹ تنا ہوا ۔ ڈکار لینے کی خواہش لیکن ڈکار نہ لے سکے دل کی حرکت زیادہ ہو اور معدہ جیسے دبا جاوے اور پت کا اجتماع زیادہ ہو تناوٹ انتڑیوں کے سست فعل کے سبب سے پیدا ہو نہ کہ نقائص رطوبت کے باعث ۔

مرکیورس : ٭ ۶× یا ۳۰ معدہ میں دروز دبانے سے درد بڑھے، درد کے ہمراہ قے اور تکلیف وہ ابکائیاں آئیں معدہ میں گرمی اور جلن رات کے وقت درد کی زیادتی ہو اور تناوٹ زیادہ ہو ۔ منہ میں بدبو ہو ۔

سلفر : ٭ ۳۰ یا ۲۰۰ فم معدہ میں بوجھ ۔ جلن معلوم ہو ۔ لیکن باقی معدہ میں ٹھنڈک محسوس ہو ۔ تناوٹ شکم صبح کے وقت ہو ۔ شکم میں کھینچنے والا درد اور گڑگڑاہٹ ہو ۔ مرکیورس کے استعمال کے بعد سلفر کا استعمال مفید پڑتا ہے ۔

کاربو ویجی ٹیبلس : ٭ ۶× یا ۳۰ معدہ پُر اور تنا ہوا اور چھوا نہ جا سکے ۔ جب ہوا خارج ہو جائے تو آرام معلوم ہو اور ہوا خارج ہوتے وقت آواز کرے ۔ نفخ بہت ہو ۔ گویا پیٹ پھٹا جاتا ہے ۔ کاربو ویجی میں مریض کو قبض کی شکایت نہیں ہوتی بلکہ اسہال کی شکایت ہوتی ہو ۔

لائیکوپوڈیم ٭ ۶× یا ۳۰ پیٹ میں ہوا بھری ہوئی ہو اور بائیں طرف زیادہ زور ہو ۔ ڈکاریں باآواز بلند آئیں اور ہوا نیچے سے زیادہ خارج ہو یہ دوائی اس وقت مفید ہوتی ہے ۔ جب کہ قبض ہو ۔

دیگر ادویات : پائنا ۔ ایسافوٹیڈا ۔ کیپسی کم ۔ کیمفر وغیرہ مستعمل ہوتی ہیں ۔ جب کہ ان کی علامات موجود ہوں ۔ بعض ڈاکٹر صاحبان ایسے موقعہ پر انیما (حقنہ کرنا) مناسب خیال کرتے ہیں ۔ گرم پانی میں تھوڑا سا صابن گھول کر اور اس میں چند قطرے تارپین کے اور دو چار قطرے عرق ہینگ

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے ۔ دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

رٹنکچر ایسافوٹیڈا) ملا کر پچکاری کرتے ہیں حسب ضرورت کسٹر آئیل بھی شامل کر لیا کرتے ہیں۔ اس پچکاری کا یہ فائدہ ہوا کرتا ہے کہ انتڑیوں سے فاسد مادہ خارج ہو جاتا ہے اور بیمار کو بہت جلدی آرام آ جاتا ہے۔ لیکن اگر بیمار نحیف اور کمزور ہو تو ایسا کرنا ممنوع ہے۔ کیونکہ تب انتڑیوں میں پانی کو باہر نکالنے کی طاقت نہیں ہوتی تو اس سے بیمار کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں اور زیادہ نقصان ہوا کرتا ہو۔ نفخ کے کم کرنے کے لیے سرد پانی سے کپڑا تر کر کے پیٹ کے اوپر رکھنا بڑا مفید ہوا کرتا ہے۔ لائم جوس مفید اور چینی کا استعمال نقصان دہ ہوا کرتا ہے۔

چونکہ ورم امعاء کے باعث بخار بھی ہو جایا کرتا ہے اسلیئے بخار کا علاج بھی یہاں درج کیا جاتا ہے۔

بخار کا علاج: بخار بعض اوقات تو خفیف سا ہوتا ہے۔ جو کہ خود بخود ہی دور ہو جاتا ہے لیکن عموماً یہ بخار تپ محرقہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ بخار کا علاج کرنے سے پہلے اسباب کی تشخیص ضروری ہوا کرتی ہے۔ اگر دماغ زیر اثر ہے تو بیلاڈونا۔

اگر پھیپھڑوں میں اجتماع خون کے باعث بخار ہے۔ تو برائی اونیا اور فاسفورس اور اگر معدہ میں نقص ہو تو مرکیوسالو اور برائی اونیا اگر جگر پکڑا ہوا ہے۔ تو مرکیورس برائی اونیا۔ نکس وامیکا اگر بڑی انتڑیوں میں ورم ہے تو مرکیورس۔ نکس وامیکا۔ اپی کاک۔ کاربوویج۔ اگر اعضاء بول مبتلا ہیں تو کینتھرس اگر بخار ابتدا میں تیز ہو تو ایکونائیٹ سے علاج شروع کیا جاتا ہے۔ عموماً سادہ بخار میں جب کہ کوئی پیچیدگی ساتھ نہ ہو تو رسٹاکس اور فاسفورک ایسڈ ہر دو ادویات کافی و وافی ہوا کرتی ہے۔

مرض ہیضہ میں قیمتی ٹوٹکے

۱۔ جب مرض ہیضہ میں افاقہ ہونے میں نہ آئے اور قیئں و اسہال لگاتار

جاری ہوں اور ساتھ ہی دماغ میں بھی نقص ہو چکا ہو تو یاد رکھو کہ مرض سخت ہے ایسے حالات میں ایگریکس دوائی مفید ہوتی ہے۔

(۲) دل کے فیل ہو جانے کے خطرہ سے بے خبر نہ رہو۔ خواہ مریض اچھا بھلا ہی کیوں نہ نظر آتا ہو۔ جب دل کے فیل ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو ایسے حالات میں کلکیریا آرس × ۳ کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

(۳) مریض ہیضہ کے بظاہر شفایاب ہو جانے کے بعد بھی اگر دست جاری رہیں تو ایسے حالات میں پوڈوفائیلم کو استعمال کرو۔

(۴) کولیپس کی حالت میں جب عضلات تنفس میں تشنج ہونے کے باعث کوتاہ دمی شدید ہو تو ایسی حالت میں ڈاکٹر رتو صاحب ارجنٹم نائٹریکم استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

(۵) جب کوپرم۔ سیکیل کار باد دیگر ادویات کرمتوں میں آرام دینے میں ناکامیاب ثابت ہوں تو اکونائیٹ ریڈکس خیال میں لاؤ۔

(۶) جب ہیضہ میں خونی دست آتے ہوں تو ایسی حالت میں اکونائیٹ سب ادویات کی سرتاج دوائی ہے۔ نیز کاربوویج کالچی کم اپی کاک۔ فاسفورس اور پائی روجینئم کو بھی نہیں بھولنا چاہیے۔

(۷) شفایابی کے بعد مریضوں کا چہرہ ٹانگیں اور بازو سوج کر پھول جاتے ہیں ایسی حالت میں چائنا بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔

(۸) جب مرض کمی پر ہو اور مریض رو بصحت ہو رہا ہو۔ لیکن ایسی حالت میں پیشاب رکا رہے تو اس کو خراب علامت سمجھنی چاہیے۔

(۹) ہیضہ کے ایام میں تانبے کی انگوٹھی پہننا مفید ہوا کرتا ہے۔

(۱۰) جب مشک کافور کے استعمال سے کوئی نقص واقع ہو۔ تو اس کی اصلاح کے لیے فاسفورس ۶ دینی چاہیے۔

(۱۱) ڈاکٹر سلزکی رائے ہے کہ حالت کولیپس میں جب کہ نفخ۔ قئیں اور تنگی تنفس موجود ہوں تو اوپیم ۲ کے دینے سے فوراً شفایابی ہوتی ہے۔

(۱۲) جب پیچش کے بعد ہیضہ کا مرض ہو جائے تو کالچی کم دینی چاہیے۔

(۱۳) ڈاکٹر سرکار فرماتے ہیں کہ اگر اپی کاک قیئوں کو بند کرنے میں ناکامیاب ثابت ہو تو پوڈوفائیلم سے آرام ہو جاتا ہے۔ جب قیئیں رکتی نہ ہوں اور تمام ادویات ناکامیاب ثابت ہو چکی ہوں تو ہائیڈروسیانک ایسڈ بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

نوٹ: دودھ اور سوڈا واٹر مساوی مقدار میں ملا کر دینے سے قیئیں رک جاتی ہیں برف کا ٹکڑا چوسنے سے بھی قیئوں کا آرام آجاتا ہے۔

ضروری ہدایات

بیمار کو بستر پر چپ چاپ پڑا رہنا چاہیئے اور جب سے اسہال آنے شروع ہو جائیں۔ تب سے چلنا پھرنا بند کر دینا چاہیئے مریض کا دل خوش رکھنے کے ذرائع عمل میں لانے چاہئیں اس کے دل میں یہ خیال جاگزیں نہیں ہونے دینا چاہیئے کہ اب موت نزدیک ہے۔ بلکہ برعکس اس کے اس کو حوصلہ اور صحت یابی کی امید ہر وقت دلاتے رہنا چاہیئے۔ بیمار کا کمرہ گرم اور خوب ہوادار ہونا چاہیئے اور بوقت ضرورت جسم کے کسی حصہ کو گرم رکھنے کے لیے اسپر مالش کرنی یا گرم پانی کی بھری ہوئی بوتلیں جسم کے ٹھنڈے حصہ پر لگائی رکھنی ضروری ہوتی ہیں۔ بیمار کو پینے کے لیے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی دیتے رہنا چاہیئے اور پانی کبھی بند نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ پانی نہ دینے سے خون گاڑھا ہو کر زیادہ گھبراہٹ اور پریشانی کا موجب ہوا کرتا ہے۔

غذا: مریض ہیضہ کو ہر قسم کی غذا سے پرہیز لازم ہے۔ منشیات کا استعمال نقصان دہ ہوا کرتا ہے۔ صرف برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی گھونٹ گھونٹ پلاتے رہیں چونکہ ایسے حالات میں کسی قسم کی غذا ہضم نہیں ہو سکتی قئے اور ابکائیاں تنگ کیا کرتی ہیں تو ایسی صورت میں سوائے پانی ٹھنڈے کے اور کوئی چیز نہیں دینی چاہیئے البتہ اگر قئے اور ابکائیوں کا آرام ہو اور حالتِ مریض آہستہ آہستہ رو بصحت ہوتی جائے تو آشِ جو میں سرد دودھ ملا کر تھوڑا تھوڑا دینا چاہیئے اور صحت یاب ہونے پر بتدریج یخنی ڈبل روٹی دودھ پتلی کھچڑی خوب گلے ہوئے چاول تھوڑا تھوڑا کر کے دینے چاہئیں اور آہستہ آہستہ معمولی غذا پر لانا چاہیئے دودھ اور سوڈا واٹر مساوی مقدار میں ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔ نکتہ مریض کے سر پر آہستہ آہستہ پنکھا کریں۔ تاکہ نیند آجاوے اگر مریض سو جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ مریض بچ گیا۔

مرض ہیضہ سے ہم کس طرح بچ سکتے ہیں

۱۔ ایام ہیضہ میں کیمفر مدر ٹنکچر Q یا روبینی صاحب کا کیمفر استعمال کرنا چاہیے دو قطرے صبح اور دو قطرے شام کو مصری یا پتاشہ پر ڈال کر کھا چھوڑنے چاہئیں۔ یا کیمفر کی گولیاں صبح اور شام استعمال کرنی چاہئیں دو گولیاں صبح کو اور دو شام کو منہ میں رکھ چھوڑنی چاہئیں حتیٰ کہ وہ گھل کر اندر چلی جاویں۔

۲۔ ڈاکٹر کلارک صاحب لکھتے ہیں کہ مرض کا بہت زور ہو اور ایک آدمی ہیضہ کے مریضوں کے درمیان رہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ کیوپرم ایسی ٹیٹ ۲x کی ایک خوراک صبح اور ایک شام کو تھوڑے سے پانی کے ہمراہ کھا لیا کرے۔

نوٹ: مذکورہ بالا ادویات ہر ایک ہومیو پیتھک شفاخانہ سے مل سکتی ہیں۔

۲۔ کچے اور دیر سے ہضم ہونے والے پھل مثلاً ککڑی۔ خربوزہ۔ کھیرا۔ تربوز امرود۔ آڑو۔ کیلا وغیرہ نہیں کھانے چاہئیں۔ مٹھائی جیسی ثقیل غذا سے بھی پرہیز لازم ہے۔ کچے پھل اور کچی سبزی ترکاری کھانے سے دستوں کا اندیشہ ہوتا ہے اور جس کسی شخص کو دستوں کی تھوڑی بہت بھی شکایت ہو تو خطرہ ہوتا ہے کہ اسے ہیضہ نہ ہو جائے۔ اکثر ہیضہ کے جراثیم پھل اور سبزی ترکاری کے اوپر پائے جاتے ہیں کیونکہ بے علم لوگ عموماً ان کو غلیظ پانی میں دھوتے ہیں جب تک پھل اور ترکاریاں اچھی طرح سے پکائی نہ گئی ہوں کبھی نہیں کھانی چاہئیں۔

۴۔ پانی پینے کے کنوؤں اور چشموں یا نہانے دھونے کے تالابوں کے نزدیک غلاظت نہیں پھینکنی چاہیے اور ان کو بالکل صاف اور ستھرا رکھنا چاہیے پس اگر کہیں مرض ہیضہ پھوٹ نکلے اور اندیشہ ہو کہ کسی کنوئیں میں اس کے جراثیم داخل ہو چکے ہیں تو اس کنوئیں کے پانی کو پرمینگنیٹ آف پوٹاش کے ساتھ صاف کرنا چاہیے۔

۵۔ گندے پانی کی نالیاں اور بدرویں اچھی طرح سے صاف رکھنی چاہئیں۔ اور ڈس انفیکٹ ادویات خاصی مقدار میں استعمال کرتے رہنا چاہیے۔ فینائل وغیرہ خوب چھڑک دینی چاہیے۔

۶ - چونکہ یہ مرض پینے والے پانی کے ذریعے زیادہ پھیلتا ہے - اس لیے پانی کو جوش دے کر اور ٹھنڈا کر کے پینا چاہیئے مناسب ہے کہ پانی کو اُبالا دے کر صراحی یا کسی صاف ستھرے برتن میں بھر کر اور خوب ڈھانپ کر رکھا جائے اور اس کو استعمال کیا جائے -

۷ - کچا دودھ* ہرگز نہیں پینا چاہیئے بلکہ جوش دے کر اور ٹھنڈا کر کے پینا چاہیئے

۸ - ہیضہ کے دنوں میں گھر کی اور گرد و نواح کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے خاص کر جو سونے کے کمرے ہوں - ان میں ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہونی چاہیئے اور کمرے مرطوب نہیں ہونے چاہئیں - بلکہ خشک اور صاف ستھرے ہونے چاہئیں -

---

* اللہ تعالٰے نے دُودھ ایک بے مثل نعمت ہم کو دی ہے - یہی ایک چیز ہے کہ جس میں انسانی جسم کے نشو و نما پانے کیلئے ہر ایک قسم کے جزو موجود ہیں - لیکن یہ نازک بھی اتنا ہے کہ ذرا سی گندگی یا لاپرواہی اس کو امرت کی بجائے زہر بنا دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں گندے دودھ کی طفیل بہت سے امراض پھیل رہے ہیں - دودھ کے خراب ہونے کی کئی وجوہات ہیں -

دودھ دینے والے جانور مثلاً گائے بھینس - بکری اگر گندہ پانی پی لیں یا گندے چارہ کھائیں تو اس کا بداثر دُودھ پر پڑتا ہے اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ گائے بھینس گندے جوہڑوں تالابوں میں وبائی و متعدی امراض کے مریضوں کے کپڑے لوگ دھوتے ہیں اور ان امراض کے جراثیم اس پانی میں پھیل جاتے ہیں اور وہ اجزا ان جانوروں کے اندر جاتے ہیں - اور نیز استھنوں پر بھی لگ جاتے ہیں دُودھ دوہنے والے بھی چونکہ اَن پڑھ اور بالعموم گندے ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنے ہاتھوں کو صاف رکھتے ہیں اور نہ ہی جانوروں کے استھنوں کو دھو کر صاف کرتے ہیں اس لیے بیماری کے اجزا جو کہ استھنوں پر لگے ہوتے ہیں - دُودھ میں دخل پا جاتے ہیں اور کچا دُودھ پینے والوں میں امراض کو پھیلاتے ہیں - دودھ دوہنے والے بھی ایک جانور کے استھنوں کے اجزا دوسرے جانور کے استھنوں پر پہنچا دیتے ہیں اور اس طرح سے امراض کے پھیلانے کا موجب ہوتے ہیں - دودھ بیچنے والے بھی دُودھ کو خراب اور گندہ کرنے میں کوئی کم حصّہ نہیں لیتے اکثر آپ نے

کسی قسم کی غلاظت یا فضلہ گھروں کے نزدیک نہیں پھینکنا چاہیے اور اگر پہلے سے موجود ہو تو اس کو فوراً اٹھوا دینا چاہیے۔

۹۔ ایام ہیضہ میں غذا صاف زود ہضم اور لطیف کھانی چاہیے اور معینہ وقت پر کھانی چاہیے اور نہ ہی خوب پیٹ بھر کر غذا کھانی چاہیے بلکہ تھوڑی بھوک رکھ کر کھانی چاہیے اور کھانا اس وقت کھانا چاہیے۔ جب بھوک لگی ہوئی ہو۔ بدون اشتہا کھائے ہوئے کے اوپر اور کھا لینا مناسب نہیں ہوتا اور نہ ہی باسی غذا کھانی چاہیے۔

۱۰۔ اشیائے خوردنی و نوشیدنی خوب ڈھانپ کر رکھنی چاہئیں تاکہ مکھیاں نجاست کے اجزائے خوراک میں نہ ڈال دیں۔ کھانے پینے کی اشیاء پر مکھیاں ہرگز ہرگز نہیں بیٹھنی چاہئیں۔

دیکھا ہوگا کہ دودھ میں کئی مکھیاں مری ہوئی ہوتی ہیں اور ہر قسم کے اجزاء دودھ ننگا رکھنے کی وجہ سے اس میں پڑتے رہتے ہیں۔ غرضیکہ دودھ جیسی امرت چیز کو گندہ اور مضر صحت بنانے میں سب ہی کم و بیش حصہ لیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں دودھ کی طفیل بے شمار امراض پھیل رہے ہیں۔

مکھیاں بھی دودھ کو خراب اور مضر بنانے میں بڑا بھاری حصہ لیتی ہیں ایک وقت تو وہ ہیضہ کے مریض کی قے اور دست پر بیٹھتی ہیں اور وہاں سے ہیضہ کے اجزاء اپنے ساتھ لے کر جھٹ دوسرے وقت دودھ پر جا بیٹھتی ہیں اور وہاں اجزا داخل کر دیتی ہیں پس وہ دودھ اگر کچا استعمال کیا جائے تو استعمال کنندگان میں وہ اجزا داخل ہو کر مرض ہیضہ کے پھیلانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے دیگر امراض کے اجزا کو مکھیاں دودھ میں پہنچا دیتی ہیں اور یہی سبب ہے کہ گندہ دودھ بجائے مفید ہونے کے امراض کے پھیلانے کا موجب بن رہا ہے اور بجائے فائدہ مند ہونے کے ضرر رساں ہو رہا ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ کچا دودھ ہرگز ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

یورپ و امریکہ کے ممالک میں دودھ کی بڑی بھاری احتیاط و حفاظت کی جاتی ہے۔ لیکن افسوس کہ ہندو پاک میں جہالت اور بے پرواہی کے باعث دودھ کو مضر صحت بنایا جاتا ہے۔ چاہیے کہ اہل علم اس امر کی طرف کافی توجہ دیں۔

۱۱۔ ہیضہ کے دنوں میں بھیگے ہوئے کپڑے یا بھیگی ہوئی جرابیں یا گیلی جوتی پہنے رہنا ممنوع ہے نیز ان ایام میں ٹھنڈی ہوا کے جھونکھوں سے بچنا مناسب ہے کیونکہ جب پسینہ آیا ہوا ہو اور ٹھنڈی ہوا لگے تو پسینہ رُک جاتا ہے اور اس بیماری میں گرفتار ہو جانے کا موجب ہوا کرتا ہے۔

۱۲۔ ایام ہیضہ میں ہر ایک شخص کو ایسے اور اتنے کپڑے پہننے چاہئیں کہ جس سے جسم ڈھانپا رہے اور جسم کی گرمی قائم رہ سکے۔

۱۳۔ ایام ہیضہ میں خالی پیٹ کام پر چلے جانا مناسب نہیں ہوتا اور نہ ہی سخت محنت و مشقت کرنی چاہیئے کیونکہ خالی پیٹ ہونے سے اس مرض کے جراثیم بہت جلدی اثر کرتے ہیں۔ تھوڑا لطیف ناشتہ کر کے باہر نکلنا چاہیئے۔

۱۴۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ جو غذا اور اشیاء خوردنی طبیعت کے موافق نہ ہوں یا جن کے استعمال سے پہلے کبھی طبیعت خراب ہو چکی ہو۔ اس کے کھانے سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ خواہ وہ اشیاء دیگر اشخاص کے لیے کیسی ہی مرغوب کیوں نہ ہوں۔

۱۵۔ ہیضہ کے مریض کو اُس خوراک یا پانی کے نزدیک نہیں رکھنا چاہیئے کہ جو اور لوگوں کے استعمال کے لیے ہو۔

۱۶۔ جس کمرہ میں ہیضہ کا مریض ہو۔ اس کمرہ میں کوئی خوراک نہ تیار کرنی چاہیئے اور نہ ہی کسی شخص کو وہاں کھانی چاہیئے۔

۱۷۔ کوئی شے جسے ہیضہ کے مریض نے چھوا ہو یا استعمال کیا ہو یا اس کے نزدیک پڑی رہی ہو۔ کسی کھانے کی چیز یا پینے کے پانی کے نزدیک جو دوسروں کے استعمال کے لیے ہو کبھی نہ رکھنی چاہیئے۔

۱۸۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہیضہ کے مریض کے پوشیدنی کپڑوں یا بستر کو کسی کوئیں یا تالاب یا جوہڑ یا نالے یا چشمے میں یا کسی اور پانی کے نزدیک جو پینے یا کھانا پکانے کے واسطے استعمال کیا جاتا ہو۔ ہرگز ہرگز نہیں دھونا چاہیئے۔

۱۹۔ جو لوگ مریض ہیضہ کی تیمار داری کرتے ہوں ان کو لازم ہے کہ اپنی خوراک کو چھونے یا اُس کو کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پاؤں بڑی احتیاط سے دھو لیا کریں۔

۲۰۔ مریضِ ہیضہ کے بول و براز اور قے کو بڑی احتیاط سے زمین میں گڑھا کھدوا کر

دبوا دینا چاہیئے۔

لیکن یہ احتیاط رہے کہ کہیں پانی کے چشمہ کے نزدیک نہ گڑھوایا جائے۔

۲۱۔ مریض ہیضہ کے پارچات بستر اور چارپائی کو خواہ مریض مرگیا ہو اور خواہ صحتیاب ہوگیا ہو۔کئی روز تک باہر تیز دھوپ میں ڈالنا چاہیئے تاکہ سورج کی گرمی اور روشنی سے ہیضہ کے جراثیم جو اُن میں ہوں مرجائیں۔

۲۲۔ جب مریض ہیضہ کا کمرہ خالی ہوجائے تو اس کے فرش اور دیواروں کو خوب دھو کر صاف ستھرا کر لینا چاہیئے۔اور دیواروں پر سفیدی کرادینی چاہیئے دھونے اور سفیدی کرانے سے پہلے گندھک جلا کر جراثیم ہیضہ کو ہلاک کردینا چاہیئے۔

۲۳۔ ہیضہ کے دِنوں میں اگر اسہال آتے ہوں تو ایسی حالت میں مریض کو نہانا منع ہے۔اجابتوں کے بعد نہانا خطرناک ہوتا ہے۔

۲۴۔ ہیضہ کے دِنوں میں دِل کو کمزور نہیں ہونے دینا چاہیئے اور نہ ہی دل میں ہر وقت مرض کا خوف لگے رہنا چاہیئے۔کمزور اور ڈرپوک طبیعتوں پر اس مرض کا بڑا بھاری گہرا اثر ہُوا کرتا ہے۔اور کمزور دل اشخاص بہت جلدی اس مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔

۲۵۔ ایّام ہیضہ میں کوئی تیز جلاّب نہیں لینا چاہیئے

۲۶۔ ہیضہ کے دِنوں میں ہر قسم کی سخت محنت و مشقت جسمانی و دماغی سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔کیونکہ زیادہ تکان ہوجانے کے باعث کمزور اشخاص اس مرض میں بآسانی مبتلا ہوجایا کرتے ہیں۔

۲۷۔ مریض ہیضہ کو دیگر ممبرانِ خانہ سے علیحدہ رکھنا چاہیئے جب تک کہ وہ کمل صحت یاب نہ ہوجائے۔

۲۸۔ مریض ہیضہ کے پاس بہت سے آدمی یا مستورات نہیں بیٹھنی چاہئیں ایک وقت میں صرف ایک تیماردار بیٹھنا چاہیئے۔

۲۹۔ ہیضہ کے دِنوں میں پیاز، تُرشی اور سرکہ وغیرہ کا استعمال مفید بتلایا گیا ہو۔

۳۰۔ ایّام ہیضہ میں خصوصاً رات کو چاول نہیں کھانے چاہئیں۔کیونکہ چاول بھی ہیضہ پھیلانے کا موجب ہُوا کرتے ہیں۔

ہیضہ کے بکس

بڑے بڑے ہومیوپیتھک دوائی خانوں میں ہیضہ کی موٹی موٹی ادویات کے بنے بنائے بکس فروخت ہوتے ہیں۔ اُن میں بالعموم مندرجہ ذیل ادویات ہوتی ہیں۔ جن کا طریقہ استعمال اس طرح پر ہے۔

کیمفر: ابتدا میں یہ دوائی دی جاتی ہے۔ جب کہ جسم ٹھنڈا ہو۔ اس کی تین یا چار بوندیں مصری یا بتاشے پر ڈال کر ہر پانچ یا دس منٹ کے بعد دیتے جانا چاہیے۔ حتیٰ کہ جسم گرم ہو جائے۔ کیمفر کی تین سے لے کر چھ خوراکیں دی جاتی ہیں اور بیمار کو کمبل میں لپیٹیں اور اس کی ٹانگوں یا بازوؤں کو گرم پانی کی بوتلوں سے گرم کرنا ضروری ہے۔ اگر قئیں آتی ہوں تو اپی کاک ۳x دینی چاہیے۔

اگر اسہال آتے ہوں تو آرسینکم ۳x اور ویراٹرم ایلبم ۳x باری باری سے نصف یا ایک گھنٹہ کے وقفہ کے بعد دینی چاہئیں۔

اگر قئیں اور اسہال دونوں آتے ہوں تو اپی کاک ۳x آرسینکم ۳x اور ویراٹرم ایلبم ۳x باری باری سے نصف نصف یا گھنٹہ گھنٹہ کے بعد۔

پیشاب بند ہونے کی حالت میں بیلاڈونا ۳x

کرڈل پڑنے کی حالت میں کوپرم ۳x

مقدارِ دوائی

نوجوان کو دو یا تین قطرے۔ بڑے بچے کو ایک قطرہ اور شیر خوار بچے کو نصف قطرہ چمچہ بھر پانی میں ڈال کر دینی چاہئیے اور دوائی کی ایک خوراک دینے کے بعد دوسری خوراک کب دینی چاہیے۔ اس کا فیصلہ تجربہ اور بیماری کی سختی نرمی اور بیمار کی طبیعت پر منحصر ہے۔ اگر مرض کا زیادہ زور ہو دوائی کی خوراکیں جلدی جلدی دی جاتی ہیں لیکن جب ذرا آرام ہو۔ تو تین تین چار چار گھنٹہ کے وقفہ پر دوائی دی جاتی ہے۔

ہلکاؤ

(HYDROPHOBIA RABIES)

یہ مرض دیوانے جانور کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی خاص علامات یہ ہوتی ہیں۔

حلق میں سخت کھچاوٹ۔ ڈایافرام میں تشنج۔ نگلنے میں خاص قسم کی تکلیف اور اس لیے مریض کو اشیاء کھلانے سے خوف آتا ہے۔ تشویش اور بے چینی اور اخیر میں نقاہت و ہذیان سے موت واقعہ ہو جاتی ہے۔

نوٹ: ہائیڈرو فوبیا دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ہائیڈرو بمعنی پانی اور فوبیا بمعنی خوف پس اس کے معنے ہیں پانی سے ڈرنا چونکہ اس مرض کا مریض پانی سے بہت خوف کھاتا ہے۔ اس لیے اس مرض کو ہائیڈرو فوبیا کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔

کُتّے میں ہلکاؤ کے علامات

بقول ڈاکٹر یوات صاحب ابتدائی علامات یہ ہوتی ہیں۔

مریض کتا ترشرو ہوتا ہے اور بے آرام ہوتا ہے بھوک اس کی ماری جاتی ہے۔ اور اپنے پیشاب کو چاٹتا ہے۔ ٹھنڈی اشیاء چاٹنے کو اس کی طبیعت چاہتی ہے اور کوڑا کرکٹ گندگی وغیرہ کھاتا پھرتا ہے اور اپنے پنجوں سے اپنے ہی منہ کی باچھیں چیرتا ہے اور ابتداء میں ایک بھاری علامت یہ ہے۔ کہ اس کی ہر ایک آواز میں تھوڑی بہت تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے۔ ہلکا کتا اگر رسی یا زنجیر سے بندھا ہوا ہو تو بار بار آخری سرے تک دوڑ دوڑ کر جاتا ہے اور اگر کھلا ہو تو جو بھی اس کے سامنے آئے اس کو کاٹتا پھرتا ہے مثل انسانوں کے ہلکے کتوں کو پانی سے ڈر نہیں لگتا بلکہ برعکس اس کے اس کو پیاس بہت لگتی ہے اور اس کی لعاب دہن یعنی رال گاڑھی اور چکنی ہوتی ہے اور منہ کے ساتھ چمٹ جاتی ہے۔ مرض کے آخری درجہ میں آنکھیں سست پڑ جاتی ہیں۔ پچھلی ٹانگیں اور بالآخر جبڑے کے عضلات مفلوج ہو کر کمزوری سے چار سے چھ دن کے اندر کتا مر جاتا ہے۔

کتے سے دوسرے درجہ پر بھیڑیا، خرگوش۔ گیدڑ اور بلی ہلکاؤ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اِنسان میں ہلکاؤ کے علامات

دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے سے اُسی وقت یہ مرض پیدا نہیں ہوجاتا بلکہ کئی ہفتوں اور مہینوں کے بعد یہ مرض ظاہر ہوا کرتا ہے۔ ابتدا میں مندرجہ ذیل علامات ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

جس مقام پر دیوانے جانور نے کاٹا ہو اُس مقام پر پہلے تھوڑی سی جھنجھلاہٹ اور خارش ہوتی ہے۔ اور زخم میں درد ہونے لگتا ہے بعض اوقات زخم از سرِنو تازہ ہو جاتا ہے مریض کی ہمت پست ہوجاتی ہے اور اس کے سر میں خفیف درد رہتا ہے۔ نیند نہیں آتی اور مریض کو پریشان کرنے والے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ پھر اس کا احساس اتنا بڑھ جاتا ہے۔ کہ تیز روشنی اور بلند آواز کی برداشت بھی نہیں ہوسکتی۔ پانی پیتے وقت گلا گھٹتا جاتا ہے۔ اور آواز بھدی ہوجاتی ہے اور خفیف بخار ہوجاتا ہے چند گھنٹوں سے لے کر دو تین یوم تک ایسی حالت رہ کر پھر درجہ دوم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

دوسرے درجہ میں بے چینی بڑھ جاتی ہے اور مریض کا چہرہ خوف زدہ ہوجاتا ہے۔ واہی تباہی باتیں کرنے لگتا ہے۔ اور اتنا ذکی الحس ہوجاتا ہے کہ روشنی اور آواز کی برداشت تک نہیں ہوسکتی۔ خفیف آواز سے یا ذرا سی ہوا لگنے سے تشنج ہونے لگ پڑتے ہیں اور خاص کر حلق اور نرخرے کے عضلات میں جس کے باعث گردن اکڑ جاتی ہے۔ نگلتے وقت تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے مریض پینے سے پرہیز کرتا ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ پانی دیکھتے ہی یا پانی کا نام سنتے ہی اس کے حلق اور جسم میں تشنج ہونے لگتے ہیں۔ پیاس کی تو شدت بہت ہوتی ہے لیکن مریض پانی سے خوف کھاتا ہے بلکہ پانی کا نام تک بھی نہیں سن سکتا۔ لعاب دار بلغم سے منہ بھرا رہتا ہے۔ اور اُس کو خارج کرنے کے لیے مریض کھوں کھوں کرتا ہے۔ جب مریض کھوں کھوں کرتا ہے۔ تو لوگ کہا کرتے ہیں کہ مریض کتے کی مانند بھونک رہا

ہے بخار بھی تیز ہو جاتا ہے اور مریض پر ہذیان طاری ہو جاتا ہے اور وہ زور زور سے چیخیں مارتا ہے اور کبھی دیوانہ وار دوسروں کو کاٹنے دوڑتا ہے۔ کبھی عضلات تنفس میں سخت تشنج ہو کر دم بند ہونے لگتا ہے۔ ایک دو روز ایسی حالت رہ کر درجۂ سوم کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔

درجۂ سوم میں تشنج ہو کر دم بند ہونے لگتا ہے۔ عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اور مریض بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔ اور آخر کار بے ہوشی کی حالت میں دم توڑ دیتا ہے۔ یہ حالت بالعموم چھ سے لے کر اٹھارہ گھنٹوں تک رہتی ہے۔

علاج

پہلا علاج: جب کوئی دیوانہ کتا یا کوئی اور پاگل جانور کاٹ کھائے تو مریض کو چاہیے کہ جتنی طاقت سے ہو سکے وہ اس زخم کے زہر کو چوس لے چوستے وقت زخم کے گردا گرد انگلیوں سے زخم کی جانب دبائے رکھنا چاہیے اور جب زخم سے خون نکل چکے تو گرم گرم لوہے یا جلتے ہوئے کوئلہ سے زخم کو گرمی پہنچانی چاہیے مگر یہ یاد رہے کہ جلنے نہ پائے صرف اس جگہ گرمی پہنچانی مقصود ہے جلانا مطلوب نہیں ہے اور اتنی دیر تک گرمی پہنچانی چاہیے۔ کہ جتنی دیر تک مریض برداشت کر سکے۔ اگر بوجہ خاص یا کسی اور سبب سے مریض خود ایسا نہ کر سکے تو اس کا دوست زہر کو چوس کر تھوک دے۔ اگر گلاس یا کوزہ زخم پر لگایا جائے تو بھی یہ مطلب حل ہو جاتا ہے۔

دوسرا علاج: جب دیوانہ کتا یا کوئی اور پاگل جانور کاٹ کھائے تو مقام زخم سے اوپر ٹانگ یا بازو کو خوب مضبوط باندھ دیں۔ تاکہ زہر اوپر دل کی جانب جلدی سرایت نہ کر سکے۔ پھر فوراً تیز چھری۔ یا چاقو یا استرے سے مقام زخم پر دو یا تین گہرے شگاف دیکر اور گرم پانی سے دھو کر اوپر میگنیٹ آف پوٹاش زخموں پر

ـــــــــــــــــــ

لے زہر کو چوس کر تھوک دینے میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ چوسنے والے کے منہ میں زخم یا چھالا نہ ہو۔ اگر زخم یا چھالا موجود ہو تو پھر زہر کے سرایت کر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ہ یہ ایک سیاہی مائل سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ جو کہ انگریزی دوا فروشوں سے مل

ل دیں ۔ بعض زخموں پر نائٹریٹ آف سلور یا شورے کا تیزاب لگانے کی سفارش کرتے ہیں ۔ زخم کو باندھ کر مقام ماؤف کو چیرا دے کر کاسٹک لگانا از حد مفید ہوتا ہے ۔

تیسرا علاج ، جس کا ہندو پاک میں چرچا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جس کسی کو دیوانہ کتا کاٹتا ہے ۔ اس کو ایک ہفتہ کے اندر اندر کسولی (بھارت) میں لے جاتے ہیں وہاں اس کو پاسچور صاحب کا ایجاد کردہ ہلکاؤ کا ٹیکہ لگاتے ہیں ۔ گورنمنٹ کی طرف سے وہاں بھارتی انتظام اس ٹیکہ لگانے کا کیا گیا ہے ۔ کہتے ہیں کہ یہ ٹیکا بہت مفید ثابت ہوا ہے ۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ دیوانے کتے کے کاٹنے کے بعد ایک ہفتے کے اندر اندر یہ علاج شروع کر دیا جائے ۔ اب لاہور میں بھی باؤلے کتے کے کاٹے کا علاج مثل کسولی کے کیا جاتا ہے ۔

حفظ ماتقدم : ڈاکٹر ہنی مین صاحب فرماتے ہیں کہ بیلاڈونا کا استعمال کرنے سے مرض کا حملہ رک جاتا ہے ۔ ڈاکٹر گرس ہیرنگ اور ہاردس فرماتے ہیں کہ ہائیڈرو فوبی نم یالاسین دوائی کی اونچی طاقت میں ایک ایک یا دو دو خوراکیں روزانہ یا ایک آدھ دن بیچ میں چھوڑ کر دینے سے یقیناً مریض مرض سے بچا رہتا ہے ۔

ڈاکٹر کلارک صاحب اس طرح سے لکھتے ہیں کہ زخم میں سے خون نکلنے اور صاف کرنے کے بعد جیسا کہ اوپر مفصل ذکر آ چکا ہے ۔ ہائیڈرو فوبی نم دوائی ۳۰x طاقت میں تین مرتبہ روزانہ ایک ہفتہ تک دینی چاہیے اور اس کے بعد بیلاڈونا ۳x صبح اور شام دو مرتبہ روزانہ کم از کم چھ ماہ تک استعمال کرانی چاہیے ۔ اس سے مریض پر ہلکاؤ کا حملہ نہیں ہوگا ۔ اگر باوجود ان تمام احتیاطوں کے پھر بھی کسی مریض میں ہلکاؤ کی علامات آشکارا ہونے لگیں تو مریض کو فوراً ترکی حمام میں لے جانا چاہیے اور وہاں اس کو

سکتا ہے ۔ یہ ایک سستی دوائی ہے ۔ میونسپلٹی والے اکثر اس دوائی کو کنوؤں میں ڈلواتے ہیں تاکہ کنوؤں کا پانی مختلف امراض کے جراثیم سے پاک و صاف ہو جائے ۔ یہ دوائی جراثیم کو ہلاک کرنے میں خاص اثر رکھتی ہے ۔

* نوٹ : یہ معمولی حمام ہیں ۔ جو یورپ میں اور نیز ہندو پاک کے بڑے بڑے شہروں مثلاً دہلی ۔ لکھنؤ ۔ پشاور وغیرہ میں پائے جاتے ہیں ۔ اس قسم کے حمام میں متعدد کمرے

رکھنا چاہیے۔

بیلاڈونا ۶x بذریعہ پچکاری ہر نیم گھنٹہ کے بعد مریض کے جسم میں پہنچانی چاہیے اور اگر بیلاڈونا کامیاب نہ ہو تو سٹرامونیم ۱x ہر نیم گھنٹہ کے بعد اسی طرح سے دینی چاہیے اگر مریض کے احساسات بہت تیز ہو چکے ہوں اور مریض اپنے بدن کے کپڑے پھاڑنا چاہتا ہو تو لاکسس ۶x ہر نیم گھنٹہ کے بعد دینی چاہیے۔

پانی کے دیکھنے یا اُس کی آواز سننے یا چمکیلی اشیاء دیکھنے یا ہوا کے جھونکے سے حلق میں خاص قسم کے تشنج ہونے لگیں تو دوائی ہائیڈروفوبانم ۳۰x ہر نیم گھنٹہ کے بعد دینی چاہیے۔

تشریح خواص الادویات

بیلاڈونا - بلاشبہ اس مرض کی یہ خاص دوائی ہے۔ اس کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں۔

بڑی کوتاہ دمی۔ بھاری نقاہت۔ ٹانگوں اور بازوؤں میں کرڈل۔ ہذیان۔ گویا کتوں نے اُس کے گردا گرد گھیرا ڈالا ہُوا ہے۔ بہ آواز بلند چیختا اور بار بار تھوکنا یہ اس دوائی کی خاص علامات ہیں۔

* خوراک : ۱x یا ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

ہائیڈروفوبی نم (اس کو لائی سین بھی کہتے ہیں) ڈاکٹر ہیرنگ صاحب اس دوائی کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ وہ اس کو مرض سے محفوظ رکھنے والی نیز شفا دینے

جدا جدا ہوتے ہیں۔ جس میں نیم گرم اور تیز گرم پانی کے حوض ہوتے ہیں۔ جس کے اعتبار سے وہ سرد و گرم کمرے کہلاتے ہیں۔ اس قسم کے حمام میں غسل کرنے سے جلد صاف ہو جاتی ہے اور مسامات کھل جاتے ہیں اور خوب کھل کر پسینہ آتا ہے۔ ایسے حمام کی حرارت ۱۰۰ سے ۱۲۰ فارن ہیٹ تھرمامیٹر کے درمیان ہونی چاہیے۔

(منقول از مخزن الجواہر)

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

والی بتلاتے ہیں ۔ بھاری سرچکر ۔ ابکائیاں ۔ شدید سر درد جبڑوں کی سختائی ۔ ہاتھ اور پاؤں کا لڑکھڑانا ۔ زرد چہرہ ۔ لیسدار گاڑھی تھوک سے اندر منہ بھرا ہوا ۔ پینے کی خواہش لیکن مریض پی نہ سکتا ہو ۔ بار بار تھوکنا تھوک اندر نہ نگلی جا سکے ۔ سانس لیتے وقت دقت اور تشنج ۔ تالو اور نرخرہ کا اکڑ جانا ۔ یہ اس دوائی کی خاص علامات ہیں ۔

* خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر نیم گھنٹہ کے بعد ۔

کینتھرس : کبھی مریض تند ہو جائے اور کبھی مغموم ہو جائے ۔ حلق کو چھونے اور پیٹ دبانے سے تشنج ہوں ۔ منہ جلتا ہو اور خشک ہو ۔ مجامعت کے لیے ایستادگی اور خواہش ہو ۔ عورت کے اندام نہانی میں خارش ہوتی ہو اور جلن ہوتی ہو ۔

* خوراک : ۱x ہر نیم گھنٹہ کے بعد ۔

علاوہ ازیں ہائیوسائیمس لاکسس سٹرامونیم ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔

نوٹ : یہ ایک بڑی مہلک بیماری ہے اس کا علاج بڑی احتیاط سے کرنا لازم ہے ۔

ضروری ہدایات

غلبۂ مرض مریض کو اندھیرے کمرے میں نرم فرش پر لٹائے رکھیں ۔ چونکہ خفیف سے خفیف آواز یا ہوا کا جھونکا یا روشنی کی چمک مریض کی تکالیف کو بڑھا دیتی ہیں ۔ اس لیے ایسا انتظام کرنا چاہیے کہ مریض کو ذرا سی آہٹ بھی سنائی نہ دیوے یا ذرا سی روشنی بھی اس کو دکھلائی نہ دیوے ۔ پس جب تیمار دار یا کسی رشتہ دار کو مریض کے پاس جانا مطلوب ہو تو بڑے دبے پاؤں آہستہ آہستہ جانا چاہیے تاکہ پاؤں کی آہٹ نہ ہو اور بولنا بالکل نہیں چاہیے ۔

جب کسی کو دیوانہ کتا کاٹے تو ابتدائی علاج کے بعد جس قدر جلدی ہو سکے فوراً مریض کو لاہور یا کسولی لے جانا ازحد ضروری ہے ۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

انگارہ خبیث پھنسی

(MALIGNANT Pustula Anthrax)

یہ ایک متعدی مرض ہے جو کہ خاص کر بھیڑوں میں ہوا کرتا ہے اور ان سے قصابوں ۔ چمرنگوں، گڈریوں اور اون دھننے والوں کو ہو جایا کرتا ہے ۔ اس مرض کا سبب بھی ایک خاص قسم کا خوردبینی کیڑا ہے ۔ جسے ڈاکٹری اصطلاح میں بیس لس (این تھریکس) کہتے ہیں ۔

علاماتِ مرض

یہ بیماری عموماً چہرہ ۔ گردن ۔ یا بازوؤں پر ہوتی ہے ۔ مقام ماؤف پر ایک آبلہ پیدا ہوتا ہے ۔ جس میں درد اور سوزش ہوتی ہے اور اس کے گرد ایک سرخ حلقہ بن جاتا ہے ۔ نیز اس پر مثل باجرے کے دانوں کے چھوٹے چھوٹے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ یہ آبلے پھٹ جاتے اور مثلِ سرخ باد کے یہ زخم پھیل جاتا ہے ۔ بخار بے قاعدہ طور پر رہتا ہے ۔ کمال درجہ کی کمزوری ہو جاتی ہے اور آخرکار بحالت ہذیان مریض چل بستا ہے ۔

علاج

این تھریکسی نم : یہ دوائی ۳۰ طاقت میں ہر ایک یا دو گھنٹہ کے وقفہ پر دینے سے آرام ہو جاتا ہے ۔

لاکسس : جب ماؤف مقام بڑا ذکی الحس اور ارغوانی رنگ کا ہو اس کے چھونے یا اس کے نزدیک انگلی کرنے سے مریض کو ڈر لگے ۔ طبیعت بے چین ہو ۔

خوراک : ۶x کے دو قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد اور اسی دوائی کا لوشن

بنا کر اور اس پر کپڑے کا ٹکڑا تر کر کے ماؤف مقام پر رکھنا چاہیئے۔
لوشن بنانے کا طریقہ: لاکسس مدر ٹنکچر ۶x ایک ڈرام۔ پانی دو اونس۔
آرسینکم ایلبم: جب کہ ماؤف مقام پر اس طرح جلن ہو گویا کہ دہکتے ہوئے کوئلے اس پر رکھے ہیں اور پیاس بار بار لگتی ہو، بے چینی اور تشویش موجود ہوں
* خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔
ایکونائیٹ: جب کہ بخار کے ساتھ ہذیان ہو اور چہرہ سرخ ہو۔
* خوراک: ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔
بیلاڈونا: جب کہ بخار کے ساتھ ہذیان ہو اور چہرہ سرخ ہو۔
* خوراک: ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

مقام ماؤف کو اچھی طرح سے صاف کر کے اس کے اوپر کاسٹک لگانا از حد مفید ہے۔

کوڑھ۔ جذام
(LEPROSY)

یہ ایک مزمن متعدی مرض ہے۔ جس میں مریض کے ہاتھ پاؤں اور انگلیوں وغیرہ کے جوڑوں میں ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور بعض اوقات ہاتھ پاؤں اور انگلیوں کے پورے جھڑ کر مریض لنگڑا، لولا ہو جاتا ہے اور مریض کی شکل بڑی گھناؤنی ہو جاتی ہے۔

نوٹ: ہندو پاک اور چین میں اس بیماری کا بڑا زور ہے۔ ہندو پاک میں کوڑھیوں کی تعداد ۵ لاکھ ہے۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

اسبابِ مرض

اس مرض کا باعث بھی ایک خاص قسم کا کرم مانا گیا ہے جسے ڈاکٹری اصطلاح میں (بیسی لس لیپری) یعنی جرثومہ جذام (کوڑھ کا کیڑا) کہتے ہیں۔ یہ کیڑا مریض کے زخموں میں پایا جاتا ہے۔ اس مرض کی چھوت بیمار سے تندرست کو لگ جاتی ہے۔ درحقیقت یہ ایک نہایت چھوت دار بیماری ہے مریض کے کپڑوں کے ذریعے بھی اس بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ آتشکی مریض اس مرض میں اکثر مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ غریب اور مفلس لوگ جو غلیظ اور کثیف رہتے ہیں اکثر اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ بعض محققین کی یہ بھی رائے ہے کہ جو لوگ خشک اور سڑی ہوئی مچھلی کھاتے ہیں وہ اس مرض میں اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض

مریض کے جسم پر بعض مقامات پر سرخ دھبے یا داغ پڑ جاتے ہیں۔ آخر ان مقامات پر چھوٹی چھوٹی گھٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں یہ گھٹیاں چہرہ پر زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ ابروؤں ۔ پلکوں اور مونچھوں کے بال گر جاتے ہیں پھر رفتہ رفتہ یہ گھٹیاں نرم ہو کر پھوٹ پڑتی ہیں اور ان میں سے بدبودار مواد نکلتا رہتا ہے جس سے مریض کی شکل بڑی مہیب ہو جاتی ہے۔ جب مرض کا بہت زور ہو تو ناک کی ہڈی گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے گلے میں زخم پڑ کر کھانا پینا اور بات کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور بالآخر نمونیہ یا کھانسی وغیرہ کے امراض میں مریض مبتلا ہو کر انتقال کر جاتا ہے۔ مندرجہ بالا علامات ٹیوبرکیولر لیپرسی (گٹھلی دار کوڑھ) کی ہیں

انستھیٹک لیپرسی کی ابتدائی علامات

جوڑوں میں دردوں کا ہونا اور ماؤف مقام کا بے حس و سُن ہو جانا ہے۔ عموماً چہرہ ۔ سینہ ہاتھ پاؤں پر بھورے رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ مقامات بے حس و سُن ہو جاتے ہیں۔ اگر وہاں پر سوئی چبھوئیں یا انگاری رکھیں تو وہ

بھی مریض کو کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ پھر ان مقامات پر آبلے پڑ جاتے ہیں اور وہ آبلے پھوٹ کر زخم بن جاتے ہیں اور مریض سے سخت بدبو آتی ہے۔ آخر کار مریض مرض اسہال وغیرہ میں مبتلا ہو کر راہی ملکِ عدم ہو جاتا ہے۔

علاج

اس مرض میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہوتی ہیں۔

بیسی لائینم ۱۰۰۰ وکیسی نائیٹم ۳۰ ۔ ۲۰۰ میلنڈرینم ۳۰ ۔ ۲۰۰ تھاراڈیم۔ اناکارڈیم۔ آرسینکم آیوڈائیڈ۔ آرم۔ گریفائیٹس۔ یہ سب ادویات کام آتی ہیں۔ لیکن شاید سب سے اعلیٰ دوائی اس مرض میں ہائیڈروکوٹائیل مدر ٹنکچر (Q) ہے یہ دوائی براہمی بوٹی سے حاصل کی جاتی ہے۔ ویدک گرنتھوں میں بھی کوڑھ کے لیے یہ بڑی اعلیٰ دوائی مانی گئی ہے۔ دس قطرے اس دوائی کے صبح اور دس قطرے شام کو نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر پلانے چاہئیں اور اس کا استعمال کئی ماہ تک متواتر جاری رکھنا چاہیے اور ہائیڈروکوٹائیل کی مرہم زخموں پر روزانہ ایک مرتبہ لگانی چاہیے۔

ضروری ہدایات

۱۔ کوڑھی کو تندرست اشخاص سے بالکل علیحدہ رکھنا چاہیے۔ اور کھلی جگہ میں اس کی بود و باش ہونی چاہیے۔

۲۔ کوڑھی کے پیشاب، پاخانہ اور دیگر مواد کو جو کہ زخموں سے خارج ہو ایسی جگہ پھینکوانا چاہیے جہاں کہ دوسرے اشخاص میں چھوت کے لگنے کا ڈر نہ رہے اور بہت گندے کپڑوں کو جلا دینا چاہیے۔

۳۔ کوڑھی کے زخموں پر پٹی باندھے رکھنی چاہیے تاکہ مواد ادھر اُدھر گرنے نہ پائے۔

۴۔ کوڑھی کو کھانے پینے کی چیزوں کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے اور نہ ہی بیچنی چاہئیں اور اسے ایسا پیشہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ جس سے اس کو تندرست اشخاص میں غلط ملط ہونا پڑے مثلاً حجام۔ دھوبی کا پیشہ۔

۵۔ تمام کوڑھیوں کو آبادی سے دُور کوڑھی خانوں میں رکھنا چاہیے تاکہ اُن کے میل

جوں سے دوسروں میں یہ مرض نہ آجاوے اور کوڑھیوں کو وہاں کھانے پینے پہننے وغیرہ کے لیے سب اشیاء مہیا کی جایا کریں تاکہ مانگنے کے لیے اُن کو شہروں یا قصبوں میں نہ جانا پڑے۔

۶۔ کوڑھی والدین کے بچوں کو الگ تھلگ رکھنا چاہیے۔ تاکہ والدین سے چھوت بچوں کو نہ لگ جائے۔

کزاز چاندنی

(TETANUS– ockjaw)

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جس میں جسم کے اختیاری عضلات متشنج ہو کر اینٹھ جاتے ہیں اور بدن اکڑ کر مانند تیر کے بالکل سیدھا یا مثل کمان کے ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض

یہ ایک خاص قسم کے کرم سے جس کو انگریزی میں (بیسی لس آف ٹیٹنس) یعنی کرم کزاز کہتے ہیں، یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ یہ کرم باغوں اور کھیتوں کی زمین میں اور خاص کر اصطبل کی کھاد میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور اکثر زخم کے راستہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ زخم کو غلاظت لگنے سے یہ کرم بھی غلاظت کے ہمراہ جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔

جسم میں اس کا زہر نشوونما پاتا تھا جب نخاع کے اعصابی مرکزوں پر حملہ آور ہوتا ہے تو اس مرض کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ کبھی گیلی زمین پر ننگے بدن سونے یا بھیگنے اور سردی لگنے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اس کو کزاز ذاتی کہتے ہیں اور کبھی گرم ممالک میں یہ مرض نوزائیدہ بچوں میں وباءً پھیلا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض

ابتدائی علامات دل میں خوف کا پیدا ہونا یا ہاضمہ میں فتور سا واقعہ ہونا۔ لیکن اصلی علامات مرض کی اس وقت آشکارا ہوتی ہیں جب کہ مریض منہ نہیں کھول سکتا اس کو انگریزی

ہیں (لاک جا) کہتے ہیں۔ منہ اور چہرہ کے عضلات میں متواتر تشنج ہونے لگتے ہیں اور منہ کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور ایسا دکھائی دیتا ہے گویا کہ مریض ہنس رہا ہے۔ رفتہ رفتہ جسم کے تمام عضلات میں تشنج ہونے لگتے ہیں۔ چونکہ جسم کے ایک جانب کے عضلات زیادہ اینٹھتے ہیں اس لیے جسم اکڑ کر آگے کی طرف یا پیچھے کی جانب یا ایک پہلو پر خم کھا جاتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم اکڑ کر بالکل سیدھا ہو جاتا ہے۔ بھویں اُوپر کو چڑھ جاتی ہیں اور آنکھیں باہر کو نکل آتی ہیں۔ سینہ کے عضلات میں تشنج ہونے کے باعث دم لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور سانس باآواز بلند آتا ہے۔ اس مرض میں تشنج نہایت شدید ہوتا ہے اور اس کا دورہ بھی لمبا ہوتا ہے اس لیے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور نیند نہیں آتی۔ بخار ۱۰۵ یا ۱۰۶ درجہ کا چڑھ جاتا ہے اور پسینہ بکثرت آتا ہے۔ مریض بول نہیں سکتا لیکن اس کے ہوش و حواس قائم ہوتے ہیں۔ ابتدا میں تو مرض کا دورہ جلد ہوتا ہے لیکن رہتا دیر تک ہے۔ بالآخر مریض اتنا ذکی الحس ہو جاتا ہے کہ مریض سے بات چیت کرنے سے یا اُسے چھونے سے یا پاؤں کی آہٹ سے اُونچا بولنے سے یا روشنی یا ہوا لگنے سے مرض کا دورہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں عموماً دو تین روز کے بعد دم بند ہو کر یا دل کی حرکت بند ہو کر یا نقاہت عظیم کے باعث جاں بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔

اقسامِ مرض

اس مرض کے کئی ایک اقسام ہیں۔

۱۔ ٹیٹنس اڑپوپے ہتک۔ جبکہ بدوں زخم کے پیدا ہو، طب میں اس کو کزازِ زخمی کہتے ہیں۔

۲۔ ٹیٹنس اڑپوپے تھک۔ جب کہ بدون زخم کے یہ مرض خود بخود ہو جائے۔ طب میں اس کو کزازِ ذاتی کہتے ہیں۔

۳۔ ٹیٹنس نیونے ٹورم۔ جب کہ نوزائیدہ بچے کو یہ مرض ہو جائے۔ طب میں اس کو کزاز صبیانی کہتے ہیں۔

۴۔ آرتھوٹوناس۔ جب کہ جسم اکڑ کر بالکل سیدھا رہے۔ طب میں اس کو کزاز مستقیم کہتے ہیں۔

۵۔ ایمپراس تھوٹوناس ۔ جبکہ جسم اکڑ کر سامنے کی طرف خم کھا جائے ۔ طب میں اس کو کزاز امامی کہتے ہیں ۔

۶۔ آپس تھوٹوناس ۔ جبکہ جسم اکڑ کر پیچھے کی جانب خم کھا جائے ۔ طب میں اس کو کزازِ خلفی کہتے ہیں ۔

۷۔ پیورو تھوٹوناس ۔ جبکہ جسم اکڑ کر ایک پہلو کی طرف خم کھا جائے ۔ طب میں اس کو کزاز جانبی کہتے ہیں ۔

نوٹ : مذکورہ بالا اقسام میں زیادہ تر کزازِ زخمی ہوا کرتی ہے اور اس سے کم کزازِ طفلی اور اس سے کم کزازِ ذاتی ۔

علاج

نکس وامیکا : اس مرض کی یہ ایک خاص دوائی ہے ۔

* خوراک : ۳x یا ۲x ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ نکس وامیکا سے اُتر کر یہ دوائی دوسرے درجہ پر ہے جسم کا نیلا پیلا ہو جانا اور منہ میں جھاگ کا آنا ۔ یہ اس کی موٹی موٹی علامات ہیں۔

* خوراک : ۳x ہر بیس منٹ یا آدھ گھنٹہ کے بعد۔

سائی کیوٹا وائی روسا : دفعتاً جسم کا اکڑ جانا اور جھٹکانا اور بعد میں نقاہت کا پیدا ہو جانا ۔ سانس کا بہت بوجھل ہو جانا ۔ اور چھونے سے مرض کا دورہ کر آنا یہ اس کی علامات ہیں اور خاص علامت اس دوائی کی یہ ہے ۔ کہ مریض کی آنکھیں ایک ہی نقطہ پر ٹکٹکی باندھے رہتی ہیں ۔

* خوراک : ۳x ہر بیس منٹ یا نیم گھنٹہ کے بعد۔

فائی سوسٹگما : نخاع اور ٹانگوں میں اکڑاؤ ۔ پتلیوں کا باری باری سے پھیلنا اور سکڑنا اس کی خاص علامت ہے ۔

* خوراک : ۵ یا ۲x ہر بیس منٹ یا نیم گھنٹہ کے بعد۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

سٹرامونیم : جبکہ روشنی یا چھونے سے مرض میں زیادتی ہو۔ حلق اور سینہ میں تشنج پڑتے ہوں تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

* خوراک ۳×۳ ہر بیس منٹ یا نصف گھنٹہ کے بعد۔

پیسی فلورا : گرم ملکوں میں یہ دوائی بڑی مفید پڑتی ہے۔

* خوراک : مدرٹنکچر ۵ کے ساٹھ قطرے نصف چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر دینے چاہئیں اگر ایک خوراک کافی نہ ہو۔ تو اسی طرح سے نصف گھنٹہ کے بعد دوسری خوراک دینی چاہیئے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

ہائی پریکم : جب اعصاب کو چوٹ لگنے یا زخم کے باعث یہ مرض پیدا ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ خاص کر جب کہ نخاع میں چوٹ آنے کے باعث یہ مرض پیدا ہوا ہو۔

* خوراک : ۱×۱ یا ۳× یا ۳۰ ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

کوپرم : چہرے کا رنگ زرد اور جسم پیچھے کی جانب خم کھا گیا ہو۔ مریض ہر ایک تشنج کے ساتھ بے ہوش ہو جاتا ہو۔

* خوراک : ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد

بیلاڈونا : شیر خوار بچوں کے کزاز میں یہ دوائی خاص طور پر موثر ہوتی ہے۔ جب جبڑوں کا اکڑاؤ ہو۔

* خوراک : ۱× یا ۲× پندرہ منٹ یا نیم گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ایکونائیٹ میگنیشیا فاس - کاربالک ایسڈ اور اگنیشیا ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

انجام مرض جب حرارت جسم ۱۰۴ درجہ سے زیادہ ہو۔ یا دل نہایت ضعیف ہو جائے یا عضلات تنفس تشنج ہو کر دم بند ہونے لگے اور مرض کے حملے پے در پے ہونے لگیں تو نتیجہ عموماً خراب ہوا کرتا ہے۔ کبھی کبھی تو مریض چند گھنٹوں میں ہی انتقال کر جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی ساتویں روز یا گیارہویں روز کے اندر موت واقع

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ ۲۵

ہوتی ہے ۔ اگر گیارہ دن گزر جائیں تو شفا کی امید بندھ جاتی ہے ۔

ضروری ہدایات علامات مرض کے شروع ہوتے ہی مریض کو سردی سے محفوظ کر کے ایک اندھیرے کمرے میں آرام سے لٹائے رکھیں اور ایسا انتظام کریں کہ وہاں پر شور و غل نہ ہو ۔ اگر زخم ہو تو کیلنڈولا سے اس کو صاف کرنا چاہیے ۔ ۴ ڈرام کیلنڈولا مدر ٹنکچر میں ۸ اونس پانی ملا کر لوشن تیار کیا جاتا ہے ۔ اگر علامات زیادہ شدید نہ ہو تو مریض کو گرم پانی میں غسل دیں اور انیما کرنا بھی مفید ہوا کرتا ہے ۔

غذا غذا مریض کو سیال دینی چاہیے تاکہ وہ آسانی سے نگل سکے مثلاً دودھ شوربا یخنی پھینٹے ہوئے انڈے وغیرہ ۔ غرضیکہ غذا لطیف اور زود ہضم ہونی چاہیے ۔

بچوں کی کزاز

(NEONATORUM Tetanus)

نوزائیدہ بچہ کی ناف کا ضرور خیال رکھنا چاہیے اگر اس کو پاک وصاف نہ رکھا جائے تو مرض کزاز کے جراثیم اس میں سرایت کر کے اس مرض کو پیدا کر دیتے ہیں ۔ ننھے بچوں میں یہ مرض پیدائش کے تیسرے روز سے لے کر دسویں روز تک ہو جایا کرتا ہے ۔ بعض اوقات شدتِ کی سردی یا خراب آب وہوا یا خراب غذا ۔ یا پیٹ میں کسی فاسد مادہ کا ہونا بچوں میں کزاز کا مرض پیدا ہونے کا موجب ہوتا ہے ۔

علاماتِ مرض ابتدا میں بچہ بے چین ہوتا ہے اور رُوں رُوں کرتا رہتا ہے رات کو سوتے سوتے چونک اٹھتا ہے ۔ آخر کار بچہ دودھ پینا بند کر دیتا ہے اور اس کے جبڑے کے عضلات تشنج ہو کر اس کے منہ میں دانتی لگ جاتی ہے اور بعض اوقات سارے جسم میں تشنج ہو کر بچہ مر جاتا ہے ۔

علاج : کے لیے دیکھو کزاز کا بیان صفحہ ۲۹۳ ۔

امراضِ خبیثہ

سوزاک

(GONORRHOEA)

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ پیشاب کی نالی میں جس کو طب میں نائیزہ اور انگریزی میں یوری تھرا کہتے ہیں شدید ورم ہو جاتا ہے اور اس میں سے پیپ آنے لگتی ہے چھوت لگنے سے چوبیس گھنٹے سے لیکر پانچ چھ یوم کے اندر مرض ظاہر ہوتا ہے اور بعض اوقات اس سے بھی دیر میں۔

علاماتِ مرض

ابتدا میں آلہ تناسل کے سرے میں ایک خاص قسم کی خراش ہوتی ہے اور انتشار کے وقت درد ہوتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت درد بڑھ جاتا ہے۔ اور جوں جوں ترقی کرتا ہے درد نا قابلِ برداشت ہوتا جاتا ہے۔ اس کے دو تین یوم بعد پیشاب کی نالی کا منہ سرخ۔ متورم اور تر ہو جاتا ہے۔ خصیہ کی ڈوری فوطہ اور مقام جنگاسہ میں کھچاوٹ اور درد ہوتا ہے۔ پیشاب آنے کے بعد مریض کو جلن اور درد ہوتا ہے اور جوں جوں سرخی اور ورم بتدریج بڑھتی ہیں توں توں درد اور جلن میں بھی زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ ابتدا میں پیپ مقدار میں تھوڑی اور لیسدار نکلتی ہے اور نائیزہ کے منہ میں چمٹ جاتی ہے اور کپڑے میں لگنے سے داغ پیدا ہوتا ہے۔ پیشاب کی نالی کے دونوں سرے یعنی مردوں میں سپاری کا منہ اور پچھلا حصہ دونوں ہی سرخ متورم اور درد کرتے ہیں اور رات کے وقت کثرتِ انتشار ہونے کے باعث ایسا غضب کا درد ہوتا ہے کہ بیمار کی چیخیں نکل جاتی ہیں اور اس کی نیند خراب ہو جاتی ہے۔

ایک ہفتہ کے بعد پیپ بہت زیادہ آنے لگتی ہے اور گاڑھی سفید زردی مائل

ہوتی ہے ۔ اور بعض اوقات اس کے ساتھ خون ملا ہوا ہوتا ہے ۔ پیشاب کرتے وقت اور نیز بوقت انتشار نہایت ہی غضب کا درد ہوتا ہے اور یہ درد تمام قضیب میں ہوا کرتا ہے ۔ بوجہ سوزش پیشاب کی نالی تنگ ہو جاتی ہے اور چیر کر آتا ہے اور اکثر بخار بھی ساتھ ہو جایا کرتا ہے ۔ یہ حالت ایک ہفتہ تک بنی رہتی ہے ۔ جب سوزش کم ہونے لگتی ہے تو اس کے ساتھ دیگر علامات میں بھی تخفیف ہونی شروع ہو جاتی ہے ۔ یعنی پیشاب کرتے وقت اور بوقتِ انتشار درد کم ہوتا ہے ۔ اور بعض اوقات درد بالکل ہی موقوف ہو جاتا ہے لیکن پیپ آتی رہتی ہے اور یہ سفید لیس دار چپچپی ہوتی ہے ۔

اسباب مرض } اکثر یہ مرض ان مستورات سے پھیلتا ہے جو کہ مرضِ سوزاک میں مبتلا ہوں یا جن کی اندام نہانی میں سوزاکی مادہ موجود ہو ۔ اگرچہ ان مستورات پر ابھی تک سوزاک نے اثر نہ کیا ہو ۔ ایسی مستورات کے ساتھ مجامعت کرنے سے یہ بیماری مردوں میں بھی پھیل جاتی ہے اور پھر یہ مریض جب اپنی بیویوں کے ساتھ مباشرت کرتے ہیں ۔ تو ان کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے جس سے اُن بیچاریوں کی زندگیاں تلخ ہو جاتی ہیں ۔ کبھی کبھی یہ مرض مردوں میں اس وقت بھی پیدا ہو جاتا ہے ۔ جب کہ وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ جماع کرے جس کو خونِ حیض جاری ہو یا جس کو لیکوریا (رحم سے سفید گندی رطوبت کا اخراج) کی بیماری ہو جن کے اندام نہانی گندے ہوں یا جن کے دہانۂ رحم پر شدید قسم کے زخم ہوں گے ۔ بے بگا ہے کثرت مجامعت کے باعث بھی یوریتھرا (نائزہ پیشاب کی نالی) میں ورم ہو جاتا ہے ۔ اور اس میں پیپ آنے لگتی ہے ۔ پیشاب درد و جلن سے آتا ہے ۔ اصلی معنوں میں اس کو سوزاک نہیں کہتے ہیں بلکہ اس کا نام ورم نائزہ سادہ اور انگریزی میں بلے زرد جیا یا سنپل یوریتھرائیٹس کہتے ہیں ۔ شراب کا زیادہ استعمال کرنے یا آلات بول کو ٹھنڈی ہوا لگنے کے باعث یا جسمانی کمزوری یا خنازیری مزاج یا نقرس یا پتھری وغیرہ کے سبب سے پیشاب کی نالی میں ورم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے ۔ اس کو سوزاک فاسد یا چھوٹا سوزاک کہتے ہیں ۔ (اس کا مفصل ذکر آگے آئے گا)

درجاتِ مرض } مختلف مریضوں میں اس مرض کی سختی اور دورہ مختلف ہوا کرتے ہیں ۔ ایک کیس میں شروع سے اخیر تک مرض کا

حملہ ایسا نرم ہُوا کرتا ہے کہ سوائے پیپ آنے کے اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی لیکن دوسرے کیس میں ہر دو ابتدائی اور بعد کی علامات نہایت تکلیف دہ ہُوا کرتی ہیں۔ اور بعض کیس ان ہر دو حالتوں کے مابین ہوتے ہیں۔ عموماً اس مرض کے چار درجے ہوتے ہیں۔

پہلا یا ابتدائیہ درجہ: اس کا دورہ ۲۴ گھنٹہ سے لے کر دو روز تک رہتا ہے۔ اس میں نائیزہ کے سرے پر خفیف خراش ہوتی ہے اور تپلا شفاف یا مثل دودھ کے پانی بمقدار قلیل نکلتا ہے۔

دوسرا درجہ: اس کے بعد دوسرا درجہ شروع ہوتا ہے یعنی درجہ سوزش لبہائے نائیزہ سرخ اور متورم ہو جاتے ہیں اور مواد بکثرت، گاڑھا۔ سفید زرد یا سبز خارج ہوتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت درد اور جلن ہوتی ہے اور بوقتِ شب آلۂ تناسل کی خیزش کے باعث، مریض تکلیف میں رہتا ہے۔ اس درجہ میں نہایت تکلیف دہ عوارض مثلاً خراش مثانہ۔ سوزش۔ فوطہ۔ غدہ قدامیہ (پراسٹیٹ گلینڈ) شامل مرض ہو کر وبالِ جان ہو جاتے ہیں۔

تیسرا درجہ: اس درجہ میں مندرجہ بالا علامات کی سختی رو بہ تخفیف ہونے لگتی ہے۔ بوقتِ اخراج بول تھوڑی خراش ہوتی ہے اور پیپ زرد آتی ہے۔ یہ حالت اگر عرصہ تک، قائم رہے تو مرض کا چوتھا درجہ شروع ہو جانے کا ڈر دامنگیر ہو جاتا ہے۔

چوتھا درجہ یا قرحہ: گاہے بگاہے بمقدار قلیل شفاف پانی یا عموماً دودھیا رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ قرحہ میں عموماً درد اور جلن نہیں ہُوا کرتے اور سوائے اس کے کہ کپڑا پر مواد لگنے سے داغ پڑ جاتے ہیں اور کوئی علامت باقی نہیں رہتی۔ یہ بات مشہور ہے کہ جب مرض اس درجہ پر آجاتا ہے۔ تو اُس وقت چھوت کا ڈر جاتا رہتا ہے لیکن چونکہ یہ معلوم ہونا بہت مشکل ہے کہ کب چھوت کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔ اس لیے عقلمند آدمی وہی ہے جو کہ نفسانی خواہش کو روکے رکھتا ہے اور اپنی بیوی کو اس مرض کے خطرہ میں نہیں ڈالتا۔

بعض اشخاص کی طبیعت قدرتی طور پر اس قسم کی بنی ہے کہ اُن کو سوزاک کا مرض فوراً آدباتا ہے۔ ذرا بدپرہیزی ہوئی اور وہ بیچارے بتلائے مرض ہو گئے اور دوسری

طرف ایسی بھی طبیعتیں بنی ہیں کہ کئی بار انہوں نے بیمار مستورات کے ساتھ مجامعت کی۔ لیکن بیماری سے بچے رہے یہ مختلف طبیعتوں کے قدرتی میلان پر منحصر ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ مرض بڑا خبیث ہے بھولے سے بھی بازاری عورتوں کے نزدیک مت جاؤ اور اپنی قیمتی اور انمول زندگی کو خطرہ میں نہ ڈالو اور نہ ہی اپنے خاندان کا بیڑا ڈبونے کا سبب بنو۔ جو اشخاص خود مبتلائے مرض ہو کر اپنی پاک دامن بیویوں کو بھی مرض میں مبتلا کر دیتے ہیں اور ان بیچاریوں کی زندگیاں تلخ کر دیتے ہیں ان سے بڑھ کر دنیا میں کوئی گنہگار نہیں ہے۔

انجام مرض { (پراگ نوسس) سوزاک کے متعلق یہ بتلانا بہت مشکل ہے کہ مرض کا دورہ کتنا لمبا ہوگا۔ کیا صورت اختیار کرے گا اور نتیجہ کیا ہوگا۔ بعض اوقات چند نادیدہ اسباب کے باعث مرض ایسی صورت اختیار کر لیتا ہے کہ جو کچھ مرض کے متعلق خیال ہوتا ہے۔ سب غلط ہو جاتا ہے ایک کیس تو چند یوم میں ہی درست ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا باوجود علاج کامل کے زیادہ ترقی پکڑ جاتا ہے اور ہر قسم کی پیچیدہ اس میں شامل حال ہو جاتی ہے اور مہینوں تکلیف بنی رہتی ہے عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ خنازیری مزاج والے زود رنج اور عصبی طبیعت والے مریض اس مرض میں زیادہ تکلیف پاتے ہیں۔

علاج

اس مرض کا علاج کرتے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہوا کرتا ہے کہ علاج ایسے طریقہ پر کیا جائے کہ جس سے مرض کا جڑ سے قلع قمع ہو سکے اور کئی قسم کے پیچیدہ امراض سے بچاؤ رہے۔ ہمارے ملک میں عام قاعدہ ہے کہ جب مریض کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ کوئی ایسی دوائی دو کہ پہلی خوراک سے ہی آرام ہو جائے یا ایک روز میں ہی بیماری جڑ سے جاتی رہے۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے بھی مریضوں کی خواہش کے مطابق ایسے نسخے تیار کر رکھے ہیں کہ دوائی دی اور مریض کو کہہ دیا کہ جا آج ہی آرام ہو جائے گا کہ مریض نے دوائی استعمال کی اور اس کو ایسا معلوم ہوا کہ اس کو آرام ہے لیکن مریض بیچارہ نہیں جانتا کہ بیماری کی شکل بدل دی گئی ہے۔ مرض کو دبا دیا گیا

ہے۔ اب یہ مرض کسی اور طریقہ پر سخت ترین اور خوفناک حملہ کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ بیمار کی ساری زندگی تلخ ہوجاتی ہے۔ دوائیاں تو ختم نہیں ہوتیں لیکن زندگی تمام ہو جاتی ہے۔ چونکہ ہمارے ملک میں جہالت بہت ہے اس لیے مریضوں کا کیا قصور۔ اور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اپنی روزی کمانی ہے اس لیے ان کو بھی مریضوں کی خواہش کے مطابق کرنا پڑتا ہے۔ بیمار بیچارے پیچ در پیچ بیماریوں کا شکار ہوئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ شکر ہے کہ ہومیوپیتھک ادویات ان نقائص سے مبرا ہیں۔ یہ بیماری کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے اور ان کا اثر دائمی ہوتا ہے۔ اس لیے اگر شروع سے ہی ہومیوپیتھک علاج کروایا جائے تو پھر مریض کو قرحہ وغیرہ کا بہت کم ڈر رہتا ہے۔ اور پیچ در پیچ امراض کا شکار بھی شاذ ونادر ہی ہونا پڑتا ہے۔ چونکہ یہ ادویات بے ضرر زود اثر اور کھانے میں خوش ذائقہ ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کے کھانے سے نہ بے آرامی اور نہ ہی صحت بگڑنے کا ڈر ہوتا ہے اور مریض ان ادویات کو کھاتا ہوا اپنا کام کاج حسب معمول کرتا رہتا ہے۔

یہ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے ایلوپیتھک بھائی بھی امراضِ خبیثہ کے علاج میں کچھ ہومیوپیتھک علاج کے ساتھ آملے ہیں۔ اب بڑا فرق یہ ہے کہ وہ بیمار کو دوائی کی خوراکیں بہت زیادہ مقدار میں دے کر مریض کی طبیعت کو بگاڑ دیتے ہیں۔ مرض سوزاک کا تو آرام آجاتا ہے۔ لیکن مریض کا جسم کئی ایک پیچیدگیوں کا مسکن بن جاتا ہو بر خلاف اس کے ہومیوپیتھک علاج سے جہاں ایک طرف سوزاک کا آرام ہو جاتا ہے۔ وہاں جسم میں اور کوئی پیچیدگی پڑنے نہیں پاتی۔

دوسری فوقیت ہومیوپیتھی کو یہ ہے کہ اس طریقہ علاج میں کئی ایک ادویات ایسی بھی ہیں کہ جن کا ایلوپیتھک ڈاکٹر کو پتہ بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر یلڈہم صاحب ایل آر سی پی (ایڈنبرا) اور ایم آر سی ایس (انگلینڈ) تحریر فرماتے ہیں کہ میں بے شمار سوزاک کے مریضوں کا ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک ہر دو طریقوں سے علاج کیا ہے۔ یہ میں مانتا ہوں کہ ایلوپیتھک طریقہ سے بھی مرض سوزاک کو آرام آجاتا ہے۔ لیکن مریض کی طبیعت بگڑ جاتی ہے اور ہومیوپیتھک علاج سے مریض سوزاک کو نسبتاً بہت جلدی مستقل اور طبیعت میں بدوں کسی خرابی

پیدا ہونے کے صحت کلی حاصل ہوتی ہے۔

ایکونائیٹ: یہ دوائی مرض کے ابتداء میں نہایت ضروری ہے۔ جب کہ خارش نہایت سرعت سے پھیل رہی ہو جلن شدید ہو۔ مواد بکثرت خارج ہوتا ہو بوقت شب آلہ تناسل کی خیزش بکثرت اور تکلیف دہ ہو اور ان علامات کے ہمراہ بخار بھی ہو تو یہ دوائی نہایت مفید پڑتی ہے۔ اس دوائی کے ۱x یا ۲x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے فی خوراک ہر چار گھنٹہ کے بعد دیتے ہیں اور اگر کوئی اور دوائی بھی مظہر ہو۔ تو ایکونائیٹ اور دوائی باری باری سے دیتے جائیں۔ بیماری کے دوران میں اور دیگر پیچیدگیوں میں بھی یہ دوائی مظہر ہو تو دی جاتی ہے۔

مرکیورس کار: مرض کے ابتدائی درجوں میں یہ بہترین ادویات میں سے ایک ہے۔ بیماری کے اول ہفتہ میں ایکونائیٹ اور مرکیورس دوائی کی خوراکیں باری باری سے ہر چار چار گھنٹہ کے بعد دینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ ۳x ڈائیلیوشن کے ۵ قطرے ایک خوراک کی مقدار ہے۔ یہ ہر دو ادویات ایکونائیٹ اور مرکیورس کا شدید علامات کو کم کرنے میں بھی ناکامیاب نہیں ہوتیں اور جب تک یہ اپنا نیک اثر دکھلاتی جائیں۔ ان کو جاری رکھنا چاہیے۔

کینتھرس: مرض سوزاک کے علاج میں اس دوائی کا بھی خاصہ حصہ ہے۔ اس کا اثر تمام قوائے بول پر ہوتا ہے۔ یعنی نائیزہ کے منہ سے لے کر گردوں تک پس ان تمام حالت میں جبکہ خراش نائیزہ کے منہ سے لے کر مثانہ تک پھیلی ہوئی ہو۔ اور تمام نالی میں جلن ہو۔ پیشاب کی حاجت بار بار اور پُر از درد ہو تو یہ دوائی مفید پڑتی ہے۔ کینتھرس کی یہ علامت خاص ہے کہ پیشاب کی حاجت متواترہ بنی رہتی ہے اور پیشاب کرتے وقت چند قطرے ہی نکلتے ہیں۔ قضیب کی خیزش نہایت شدید ہوتی ہے اور درد غضب ناک ہوتا ہے۔ شہوت کی خواہش نہایت غالب ہوتی ہے۔ پیپ زرد رنگ کی یا خون آمیز آتی ہے اور جس جگہ کپڑے کو لگتی ہے داغ پیدا کر دیتی ہے۔ جب پچکاری کرنے سے پیشاب کا آنا رک جائے اور سوزش مثانہ کے سرے تک پہنچ جائے تو بھی یہ دوائی مفید پڑتی ہے۔

*خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ایک اونس پانی میں ڈال کر ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے۔

کینابس سٹائیوا: سوزاک کے علاج میں یہ بھی ایک معتبر دوائی ہے۔ ابتداء میں جب ایکونائیٹ مرکیورس یا کینتھرس حسبِ حال دی جا چکی ہو۔ اور ان کے دینے سے شدید علامات میں تھوڑی تخفیف واقع ہوئی ہو تو بعد میں یہ دوائی دی جاتی ہے علامات اس کی یہ ہیں۔ جلن بوقت بول بہت ہو نائیزہ کا سرا سوجا ہوا اور سرخ ہو۔ سفید یا زرد پیپ مقدار میں بکثرت خارج ہوتی ہو۔ نائیزہ کو دبانے سے درد ہوتا ہے اور مریض چلتے وقت ٹانگیں جوڑ کر نہیں چل سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پیشاب کی نالی میں اس کو درد ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی محسوس کرتا ہے کہ پیشاب کی نالی میں گانٹھیں پڑ گئیں ہیں اگر مندرجہ بالا علامات کے ہمراہ جوش خون بجانب دماغ اور سر میں درد ہو تو یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے۔

*خوراک: اس دوائی کی مدر ٹنکچر کے ۵ یا ۱۰ یا ۱۵ قطرے ایک اونس پانی میں ڈال کر دن میں تین یا چار مرتبہ استعمال کرنے چاہئیں۔

کیوبیبا سوزاک کے مرض میں یہ بھی ایک نہایت مفید دوائی ہے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر اس دوائی پر بڑا انحصار رکھتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے وہ اس دوائی کی خوراکیں اتنی بڑی مقدار میں مریض کو دیتے ہیں کہ بہت حالتوں میں مریض اس کی سختی برداشت نہیں کر سکتا۔ تعجب ہے کہ ایلوپیتھک ڈاکٹروں کو یہ خیال نہیں گزرتا کہ یہ دوائی زیادہ مقدار میں دی ہوئی بد اثرات پیدا کرتی ہے۔ جیسا کہ پارہ آتشک کے مرض میں زیادہ مقدار میں دیا ہوا غیر مفید ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ بہت کچھ نقصان کا موجب بنتا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ہومیوپیتھی سے ان امراض کا علاج کرنا سیکھیں یہ دوائی مرض کے ہر ایک درجہ میں مفید ہوتی ہے۔

تھوجا: دوائی کینابس سے مشابہ ہے اور بیماری کی جس حالت اور درجہ میں کینابس دوائی کام آتی ہے اسی میں یہ دوائی مفید پڑتی ہے اس کی علامت یہ بھی ہے

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کہ جب دورانِ پیٹ یا بعد میں حشفہ کے گھونگھٹ کے اوپر مسّے نکل آویں تو یہ دوائی مفید پڑتی ہے۔

ڈاکٹر ہلیڈ ہم صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بھول ہے۔ اُن کی رائے میں یہ مسّے اس خراش کا نتیجہ ہوتے ہیں جو کہ مواد کے گھونگھٹ کے نیچے رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اپنے اس بیان کی تائید میں وہ عجیب بات یہ بتلاتے ہیں کہ یہودیوں کو مسّے پیدا نہیں ہوتے کیونکہ ان میں گھونگھٹ کا گوشت نہیں ہوتا اور ان لوگوں میں بھی مسّے پیدا نہیں ہوتے جن میں گھونگھٹ کا گوشت پیچھے کی طرف ہٹا رہتا ہے۔ آپ کی رائے میں مسّوں کا علاج خارجی ادویات لگانے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لیے وہ کاسٹک یا خالص نائٹرک ایسڈ پر لگا کر روئی کا خشک پنبہ اوپر رکھ دیتے ہیں اور اس طرح سے وہ خشک ہو جاتے ہیں کیونکہ رطوبت جس سے نشوونما پاتے ہیں۔ ان ادویات کے لگانے سے خشک ہو جاتی ہے۔

*خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے چار قطرے فی خوراک ہر چوتھے گھنٹے

مرض کی ابتدائی حالتوں میں مندرجہ بالا ادویات بالعموم بالکل کافی دوائی ثابت ہوتی ہیں اور شاید ہی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مرض کی سختی کے باعث یا کسی علامت مخصوصہ کے آشکارا ہونے کے سبب کوئی اور دوائی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ ایسے حالات میں مندرجہ ذیل ادویات کام آتی ہیں۔

سلفر: خنازیری مزاج والوں کے لیے یہ دوائی مفید ہے۔ یا جبکہ دیگر بااسباب دوائی اپنا اثر دکھلانے میں قاصر رہے تو سلفر کی خوراک درمیان میں دینی مفید ہوا کرتی ہے۔

*خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے قطرہ ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹہ بعد۔

نکس وامیکا: پیشاب کرنے کے قبل آلۂ تناسل کے اگلے حصہ میں سخت درد اور ٹھہرا ہٹ اور ایسا درد مانو کہ کوئی چاقو سے کاٹ رہا ہے۔ شانہ مقام سیون اور مقعد کے خراش ہوتی ہے جس سے پاخانہ جانے کی حاجت بنی رہتی ہے اور بسا اوقات بواسیر اور بدہضمی کی

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

شکایات بھی ساتھ ہوا کرتی ہیں۔

* خوراک : ۳x ڈائی لیوشن کے چار قطرے دن میں تین مرتبہ۔

آرجنٹم نائٹریکم : پیشاب جلن کے ساتھ آوے ایسا محسوس ہو کہ پیشاب کی نالی بند ہوگئی ہے۔ پیشاب کرتے وقت سارا خارج نہ ہو بلکہ چند قطرے باقی رہ جائیں اور نائیزہ میں درد اور سوزش ہو اور درد کی ٹیسیں مقعد تک جائیں۔ یوری تھرا (نائیزہ پیشاب کی نالی) سے خون اور پیپ آئے۔ قضیب میں خیزش بہت ہو اور مجامعت کی خواہش غالب ہو ایسا محسوس ہو کہ پیشاب کی نالی میں گانٹھیں پڑ گئی ہیں۔

* خوراک : ۳x ڈائی لیوشن کے قطرے ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے۔

ایس کلپی آس سائی ری آکا : یہ دوائی آغازِ مرض میں دی جاتی ہے۔ جبکہ خارش کی علامات آشکارا ہوں۔ خاص کر اس وقت جب کہ سر درد بھی ساتھ ہو۔

* خوراک : ۱x کے تین قطرے ایک چھٹانک پانی میں ڈال کر دوسرے یا تیسرے گھنٹہ۔

چمافیلا : جب کہ پیپ بکثرت آوے اور پیشاب بار بار آئے پیشاب آنے سے پہلے جلن اور درد ہو۔ پیشاب کر چکنے کے بعد سٹرن ہو۔ جبکہ کمزوری بہت ہو فتور ہاضمہ قبض اور بواسیر ساتھ ہو۔ پیشاب تھوڑا اور بہت رنگین آئے۔

* خوراک : ۱x کے تین قطرے نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر ہر دوسرے یا تیسرے گھنٹے۔

پلسٹلا : جب مرض کے دبائے جانے کے باعث فوطے میں ورم ہو جائے اور نائیزہ (پیشاب کی نالی) کا راستہ تنگ ہو جائے اور پیپ آنی رک جائے سیاہ رنگ کا خون پیشاب کے راستہ آوے۔ درد چنداں نہ ہو بعض اوقات آنکھیں بھی متورم ہو جاتی ہیں۔

* خوراک : ۳x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ایک چھٹانک پانی میں ہر تیسرے گھنٹے دیتے جانا چاہیے۔ حتیٰ کہ پیپ آنی شروع ہو جائے اس وقت مناسب دوائی دینی شروع کر دینی چاہیے۔

میزیریم : پیپ پانی کی مانند پتلی اور سوزش کرنے سے زیادہ آئے نیش زنی اور تپکن کا سا درد تمام نائیزہ میں ہو بلکہ مقام سیون تک جائے اور چھونے سے تمام جگہ درد کرے۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

٭ **خوراک**: ڈائی لیوشن کے تین قطرے نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر دن میں تین یا چار مرتبہ

ہائیڈراسٹس: جب مرض کسی دوا کو نہ مانے جلن اور درد کے ساتھ پیشاب کی حاجت بار بار ہو اور زرد رنگ کی پیپ بکثرت خارج ہو۔ کمزوری زیادہ اور غشی کی سی حاجت ہو۔

٭ **خوراک**: ۱x کے تین قطرے نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر دن میں تین یا چار مرتبہ۔

علاوہ مندرجہ بالا ادویات کے بعض اوقات مندرجہ ذیل ادویات بھی کام آتی ہیں اگنس کاسٹس۔ فیرم۔ رسٹاکس وغیرہ۔

پچکاری: مرض سوزاک میں پچکاری کا سوال ایک ضروری سوال ہے کیونکہ جہاں اندرونی ادویات فائدہ کرتی ہیں۔ وہاں خارجی علاج بھی شفا بخشنے میں اکثر اوقات بڑا مفید اور زود اثر ہوا کرتا ہے۔ اس نکتہ پر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض ڈاکٹر پچکاری کرنے کو ہومیوپیتھک ڈاکٹروں میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے بعض ڈاکٹر پچکاری کرنے کو ہومیوپیتھک اصول کے برخلاف مانتے ہیں اور بعض پچکاری کرنے کے حق میں ہیں۔ وہ اس کو ہومیوپیتھک اصول کے مطابق مانتے ہیں۔ اس موقع پر ہم ڈاکٹر ریلڈیم صاحب کی کتاب میں سے ترجمہ کرکے ناظرین کے پیش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس بحث کو بڑی خوش اسلوبی سے درج کیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"پچکاری کا کرنا میرے نزدیک سوزاک کے بعض کیسوں میں نہایت ضروری ہے۔ اگرچہ بعض ہومیوپیتھک مصنفوں نے اس کی تردید کی ہے۔ دو بڑے اعتراض پیش کیے ہیں۔ اول یہ کہ پچکاری کرنے کے بعد سٹرکچر پیدا ہونے کا ڈر رہتا ہے۔ دسٹرکچر کو طب میں تضییق نائیزہ کہتے ہیں یہ وہ حالت ہوتی ہے۔ جب کہ نائیزہ میں جہاں قرحہ ہوتا ہے وہاں پر کچھ فاسد ریشے پیدا ہوکر یا مقام قرحہ سکڑ کر پیشاب کی نالی منہ تنگ اور تقریباً بند ہو جاتا ہے۔ مؤلف) دوم اعتراض یہ ہے کہ یہ طریقہ ہومیوپیتھک اصول کے برخلاف ہے۔ اعتراض

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

اوّل کے حق میں کوئی امرِ واقعہ کا ثبوت پیش نہیں کیا جا سکتا - سٹرکچر کا عام سبب وہ مزمن خراش یا جلن ہوا کرتی ہے - جو کہ سوزاک کے شدید حملہ کے بعد ظہور میں آیا کرتی ہے اور پیشاب کی تمام نالی میں بیماری کے سرے سے لے کر شانہ تک ہوا کرتی ہے - اس خراش کا جلدی دُور ہونا ہی سٹرکچر کا مانع ہوا کرتا ہے - اس میں کوئی کلام نہیں کہ باموقعہ و بہ محل پچکاری کرنے سے یہ مقصد بخوبی حاصل ہو جاتا ہے -

دوسرا اعتراض کہ پچکاری کرنا ہومیوپیتھک اصول کے برخلاف ہے کوئی وزن نہیں رکھتا - برعکس اس کے میرے نزدیک یہ پورے طور پر ہومیوپیتھک اصول کے مطابق ہے - سوزاک سے مراد ورم نائیزہ ہے - پچکاری میں ادویہ کی ڈائی لیوشن بہت نرم اور ہلکے ہوتے ہیں - لیکن جب یہی ادویات زیادہ مقدار میں نائیزہ پر لگائی جائیں تو وہاں سوزش پیدا کرتی ہیں - اگر یہ ہومیوپیتھک اصول کے مطابق نہیں تو اور کیا ہے - میں یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں کہ صرف اندرونی طور پر ادویات کے پردہ کرنے کو ہی ہومیوپیتھی کہتے ہیں - اور خارجی طور پر دوا کرنے کو ہومیوپیتھی نہیں کہتے "

ضروری سوال تو مریض کو جاری شفا دینے کا ہے - اصول کے بکھیڑے اُدھیڑنے کا نہیں ہے - معالج کے سامنے جو ضروری سوال ہونا چاہیے وہ یہ ہے کہ کن ذرائع سے وہ مریض کو بہت جلدی اور شافی شفا دے سکتا ہے اور اگر ہومیوپیتھک ڈاکٹر سوزاک کے مرض کا علاج کرتے وقت پچکاری سے مدد نہ لیں گے تو وہ بہت پیچھے رہ جائیں گے -

ادویات کی مانند پچکاری کرنا بھی تب ہی مفید ہو سکتا ہے جب کہ یہ بر موقع و برمحل استعمال کی جائے اور ادویہ کا انتخاب بھی پسندیدہ ہو - اوّل الذکر بات کے لیے دو ہی موقعہ پچکاری کرنے کے موزوں ہوا کرتے ہیں - اوّل درجہ ابتدائیہ میں دوم درجہ تخفیفِ مرض میں -

درجہ ابتدائیہ کا زمانہ شروع مرض سے لے کر ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے تک ہوا کرتا ہے - جب کہ خفیف خارش ہوا کرتی ہے اور شاید خفیف اخراج پیپ بھی ابھی شدید سوزشی علامات ظہور پذیر نہیں ہوتے ایسے موقعہ پر نرم حابس ادویہ کی پچکاری

کئی بار استعمال کرنے سے بعض اوقات مرض کی ترقی کو مسدود کرنے کے لیے کافی ہوا کرتی ہے۔ ایسے موقع پر میں ان کا شک ٹوشنوں کو پسند نہیں کرتا ہوں جو کہ ایلوپیتھک ڈاکٹر استعمال میں لاتے ہیں۔ نیز میری رائے ہے۔ کہ اگر مرض کا حملہ شروع میں ہی شدید ہو، بعد کے حملوں سے زیادہ تیز ہو اور خواہ کتنی کوشش کی جائے مرض اپنے تمام درجوں میں سے گزر کر ہی رہے تو ایسے حالات میں پچکاری کرنی ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن برعکس اس کے اگر ابتدا سے ہی علامات مرض نرم ہوں اور اُن کے شدید صورت اختیار کرنے کا کوئی ڈر نہ ہو جیسا کہ بلغمی مزاج والے مریضوں میں ہوا کرتا ہے۔ جو پہلے مبتلائے مرض رہ چکے ہوں ایسے کیسوں میں ابتدائے مرض میں ہی پچکاری کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

ایسے موقعہ پر پچکاری کرنے سے نہ صرف مرض ہی بڑھنے نہیں پاتا بلکہ شفا بھی بہت جلدی ہو جاتی ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ صرف اندرونی ادویات پر ہی اکتفا کی جائے۔ دوسرا موقعہ پچکاری کرنے کا وہ ہوا کرتا ہے جب کہ حدتِ سوزش پست پڑ چکی ہو۔ یہ موقع نہایت موزوں ہوا کرتا ہے۔ اس بات کی احتیاط ازبس لازمی ہے کہ پچکاری پیش از وقت نہ کی جائے تاوقتیکہ تمام شدید علامات سوزش وغیرہ دب نہ جائیں اور مثانہ میں کوئی جلن باقی نہ رہی ہو اور اخراج پیپ بہت کم ہو گیا ہو۔ یعنی اس وقت جب کہ مرض بہت تخفیف پر ہو ایسے موقعہ پہ پچکاری کرنا لازمی اور شفا بخش ہوا کرتی ہے اور اگر اس سے پہلے پچکاری کی جائے تو موجودہ جلن کو زیادہ کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے اور اندرونی جھلی کو ایسا بے حس کر دیتی ہے کہ بعد میں پچکاری کا اثر نمایاں ظاہر نہیں ہوتا۔

پچکاری کن ادویہ کی کرنی چاہیے

اس کا فیصلہ کرنا معالج کی ہوشیاری و تجربہ کاری پر منحصر ہے۔ اس مطلب کے لیے کئی ایک ادویہ ہیں۔ عموماً دو ادویہ کو خاص کر زیادہ استعمال میں لاتا ہوں۔

اوّل ہائیڈراسٹس کینا ڈینس کا سولیوشن۔ دوم مکر پلیں ڈایاسی ٹاٹس۔

یہ دونوں ادویات بڑی اعلیٰ ہیں اور ان کا فعل بھی ایک دوسرے سے ملتا جلتا

ہے ۔ مَیں پہلے ایک دوائی کو استعمال میں لاتا ہوں اور اگر یہ فائدہ نہ کرے تو پھر دوسری دوائی کو استعمال میں لاتا ہوں اور اگر ان کا سولیوشن مناسب طریقہ پر استعمال کیا جائے تو یہ خراش پیدا نہیں کرتیں ۔ بلکہ تسکین دینے والی اور صحت بخش ہوتی ہیں ۔ مَیں عموماً نصف ڈرام لکر پمبی کو دو اونس مقطر پانی میں ملاتا ہوں ۔ (ایک اونس نصف چھٹانک کے برابر ہوتا ہے ۔ مؤلف) اور ایک ہائیڈراسٹس کو ایک پائنٹ پانی میں یا تین ڈرام ہائیڈراسٹس کی تیز ٹنکچر کو تین چھٹانک پانی میں ملاتا ہوں (ایک پائنٹ پانی ڈیڑھ پاؤ کے برابر ہوتا ہے ۔ مؤلف) مجھے ان ادویات کی برکت سے یا صرف ٹھنڈے پانی ہی کی پچکاری کرنے سے بہت کامیابی ہوئی ہے ۔ یہاں تک کہ ایلوپیتھک ڈاکٹروں کی تیز ادویات کی پچکاری کرنے پر جو اخراج پیپ بند نہیں ہوتا تھا وہ بھی بند ہو جاتا ہے ۔

پچکاری کا طریقہ

یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے ۔ کہ پچکاری کا سرا خاصہ لمبا ہو اور اس کے دوسرے سرے پر بلب یعنی گانٹھ ہو ۔ ایسی کے لمبے سرے کو جس کو انگریزی میں نازل کہتے ہیں ۔ پیشاب کی نالی میں بخوبی داخل کرکے پچکاری کرنی چاہیئے اور اندر داخل کردہ دوائی کو دو یا تین منٹ تک روکے رکھنا چاہیئے یہ اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ آلۂ تناسل کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان دبائے رکھیں ۔ اور پچکاری کو دائیں ہاتھ سے باہر نکال لینا چاہیئے ۔ ابتدا میں ہر شب کو پچکاری کرنی چاہیئے اور اگر موافق پڑے تو حسب ضرورت اس کو کرتے رہنا چاہیئے ۔ ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر قضیب کے گرد لپیٹ دینا بھی بہت مفید پڑتا ہے اور اس طرح سے یہ کپڑا بدلتے رہنا چاہیئے ۔

اندرونی ادویات اور پچکاری کے علاوہ ایک اور علاج بھی ہے جس سے مجھ کو شدید درجے میں درد کو کم کرنے میں بہت مدد ملتی ہے یہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ اولیم تھیوبروما کی تین انچ لمبی بتیاں استعمال کرتا ہوں ۔ ہر ایک بتی میں نصف گرین کوکین ہوتی ہے ۔ پیشاب کرنے کے بعد فوراً ہی نائیزہ میں یہ بتی داخل کی جاتی

ہے۔ جہاں کہ یہ پگھل جاتی ہے۔ بتی کو سوراخ میں اچھی طرح سے داخل کرنا چاہیے اور سپاری کے منہ کو انگوٹھے اور انگلی کے ساتھ مضبوط پکڑے رکھنا چاہیے۔ دخول سے پہلے بتی کو تھوڑے تیل میں بھگو لینا چاہیے۔ کوکین کے ڈاؤنی صد والے سولیوشن کی پچکاری کرنی بھی مفید ہوتی ہے۔ جب کہ جلن اور درد کی زیادتی ہو۔

غذا

جب مرض کا حملہ اشد ید ہو۔ تو مریض کو نرم غذا دینی چاہیے اور منشیات سے قطعی پرہیز لازم ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے جسمانی محنت بھی کم کرنی چاہیے بالکل آرام سے پڑا رہنے کے برابر جلدی شفا دینے والی اور کوئی دوا نہیں ہے مریض کو آش جو دودھ اور سوڈا واٹر کا استعمال زیادہ کرنا چاہیے تاکہ پیشاب کھل کر آتا رہے گرم اور خراش پیدا کرنے والی چیزیں مثلاً گرم مصالحہ سرخ مرچ اچار کھٹائی چٹنی گوشت انڈے چائے قہوہ قطعی پرہیز رکھنا لازم ہے۔ یہ تو از بس ضروری ہے۔ کہ مریض مجامعت سے بالکل پرہیز رکھے۔ شراب وکباب کا استعمال مطلقاً ممنوع ہے۔

مریض کو دودھ۔ چاول۔ ڈبل روٹی۔ دودھ۔ جَو کا دودھ میں پکایا ہوا دلیہ۔ کھچڑی مونگ وماش کی دال وروٹی اور دیگر ٹھنڈی سبزی ترکاریاں استعمال کرنی چاہئیں۔

مزمن سوزاک قرحہ

(GLEET)

سوزش کے کم ہو جانے کے بعد، احلیل تک تھوڑی بہت پیپ آتی رہتی ہے پیپ اکثر پتلی لیکن کبھی گاڑھی ہوتی ہے اور رنگت اس کی کبھی سفید اور کبھی زردی مائل سبزی پر ہوتی ہے۔ مقدار میں کبھی زیادہ اور کبھی اس قدر کم ہوتی ہے کہ دن رات میں صرف ایک دو قطرے ہی ہوتے ہیں اور کبھی صرف سوراخ بول ہی چپکا

ہوا رہتا ہے ۔یا صبح اٹھنے پر اس کو دبانے سے ذرا سی پیپ معلوم ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ پیشاب کرتے وقت درد ہوتا ہے اور نہ ہی جلن ۔ لیکن بعض حالتوں میں درد اور جلن کی شکایات پھر شروع ہو جاتی ہیں ۔جب مرض کا علاج غلط کیا گیا ہو۔ یا مرض ہی شدید قسم کا واقع ہوا ہو تو قرحہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔یہ مرض کئی ماہ بلکہ برسوں تک بدوں کسی ظاہری تکلیف کے چلا جاتا ہے البتہ مریض کی طبیعت کمزور ہوتی چلی جاتی ہے لیکن بعض اوقات سٹرکچر یا دیگر عوارض غدہ قدامیہ پراسٹیٹ گلینڈ مثانہ یا گردوں کے پیدا ہو جاتے ہیں ۔خاص کیسوں میں جب کہ پیپ کا آنا کئی ہفتوں تک بند رہا ہو ۔غذا کی بد پرہیزی ۔جسمانی محنت کی زیادتی اور مجامعت کرنے سے پھر پیپ آنی شروع ہو جاتی ہے ۔

علاج

جب پیپ سوراخ بول کے قریب سے آتی ہو تو اس کا علاج نسبتاً آسان ہوا کرتا ہے اور اگر پیپ کا منبع نائیزہ کی کوئی غدود ہو یا غدہ قدامیہ اور یا منی کی نالی سے پیپ آتی ہو۔ تو اس صورت میں اس کو آرام دینا بہت محنت اور وقت مانگتا ہے ۔ موخر الذکر حالت میں مریض کو پانی کا استعمال زیادہ کرنا چاہیے ۔ تاکہ پیشاب پتلا ہو جائے اور جلن کم ہو۔ آلۂ تناسل کو پانی سے دھونا بھی مفید ہوتا ہے اور تبدیل آب و ہوا سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

قرحہ کے مرض میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہوتی ہیں :-

کینتھرس ۔فیرم ۔ہائیڈراسٹس ۔مرکیورس ۔نکسوامیکا ۔پلسٹلا ۔نائٹرک ایسڈ ۔ تھوجا ۔کینابس ۔سلفر ۔ اگرچہ اور بھی کئی ادویات کام آتی ہیں لیکن مذکورہ بالا ادویات عموماً کافی ودافی ہوا کرتی ہیں ۔

نکسوامیکا اور سلفر : قرحہ کے مرض میں جسمانی کمزوری اکثر بہت ہوا کرتی ہے اس لیے ایسی حالت میں نکس وامیکا اور سلفر کا استعمال بہت مفید ہوا کرتا ہے ۔ اگر ان ادویات کا استعمال متواتر جاری رکھا جائے تو پیپ کا اخراج فوراً ہی بند ہو جاتا ہے ۔ خصوصاً جب کہ یہ مرض زیادہ خوراک کھانے یا بیئر شراب

پینے سے زیادتی پکڑ جائے تو نکس وامیکا کا استعمال ازبس مفید ہوا کرتا ہے اور خنازیری مزاج والوں کو سلفر بہت مفید پڑتی ہے۔

* خوراک: سلفر ۲x کے ۳ قطرے نصف چھٹانک پانی میں بوقت صبح اور نکس وامیکا ۱۲x کے تین قطرے نصف چھٹانک پانی میں بوقت شام۔

مرکیوریس کار: جبکہ آلۂ تناسل کے اندر زخم کی موجودگی کا شک ہو اور مواد از قسم پیپ ہو یا خونی ہو۔ رنگ اس کا سبز زردی مائل یا سفید ہو۔

* خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر چار گھنٹے کے بعد۔

ایسڈ نائٹرک: جبکہ علامات وہی ہوں جو اوپر بیان کی گئی ہیں اور خاص کر جبکہ مرکیوریس کے استعمال سے فائدہ نہ ہوا ہو۔

* خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے تین قطرے دن میں تین مرتبہ۔ اس دوائی کی پچکاری بھی کی جاتی ہے۔ (دس قطرے دوائی اور ایک اونس پانی)

تھوجا: جبکہ نائیزہ سے بمقدار کثیر پانی جیسی پیپ خارج ہوتی ہو اور خاص کر اس وقت جب کہ مسے بھی بہت نکل آئیں۔

* خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے تین قطرے دن میں دو یا تین مرتبہ

کینابس: جب کہ نہ پیپ سے گندی بو آتی ہو اور پیپ پانی کی مانند پتلی برنگ سبز یا زرد ہو۔

* خوراک: Q مدر ٹنکچر کے دو قطرے نصف چھٹانک پانی میں تین مرتبہ۔

فیرم: کمزور بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

کینتھرس: پیشاب کی حاجت بار بار ہو اور نہایت تکلیف دہ ہو پیپ زرد رنگ کی اور خون آمیز آئے اور جس جگہ کپڑے کو لگے داغ پیدا کر دے۔ پیشاب کی حاجت تو متواتر بنی رہتی ہے۔ لیکن پیشاب کرتے وقت چند قطرے ہی نکلتے ہیں۔ آلہ تناسل کی خارش ایسی شدید اور دردناک کہ خدایا تیری پناہ۔

* خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے تین قطرے دن میں تین یا چار مرتبہ۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۷۵

پلسٹلا: جب کہ مرض کے دب جانے کے باعث فوطے متورم ہو جائیں۔ نائمیز (پیشاب کی نالی) کا راستہ تنگ ہو جائے۔ نیز پیپ آنی رک جائے اور درد نہ ہو۔ بعض اوقات آنکھیں بھی متورم ہو جاتی ہیں۔

*خوراک: $\frac{1}{x}$ ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ایک چھٹانک پانی میں دن میں تین مرتبہ۔

قرحہ کے مرض میں پچکاری کا سوال ایک اہم ترین ہے

پس اس موقعہ پر ہم ڈاکٹر لیڈہم صاحب کی رائے لفظ بلفظ درج کرتے ہیں۔ آپ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

(مرض سوزاک میں پچکاری سے زیادہ مستفید ہونے کا افضل وقت قرحہ کا ہے بیشک ایسے کئی کیس دیکھنے میں آتے ہیں کہ بدوں پچکاری کے دیگر ادویات ناکامیاب رہی ہیں۔ اگر منبع مرض سوراخ بول کے قریب ہی واقع ہے تو عام پچکاری کا کرنا ناکافی ہوا کرتا ہے۔ لیکن اگر پیپ آنے کا منبع پیشاب کی نالی کے اندر واقع ہے تو پچکاری کرنے کے لیے ایسا کیتھی ٹر (سوا) درکار ہوتا ہے۔ جو کہ ماؤف مقام تک پہنچ سکے (مریض سوئے کے ساتھ خود پچکاری نہیں کر سکتا اس کے لیے ڈاکٹر کی مدد کی ضرورت ہے) جو اور یہ پچکاری میں مستعمل ہوں وہ بھی نرم ہونی چاہئیں۔

پچکاری کے علاوہ قرحہ میں بتی کے استعمال سے بھی بہت فائدہ ہوا کرتا ہے۔ یہ بتی اولیم تھیوبروما اور دیگر ادویات کے ملانے سے بنائی جاتی ہے۔ ۵ گرین آیوڈوفارم۔ ۵ قطرے یوکلپٹس آئیل اور ۴۰ گرین اولیم تھیوبروما کو ملانے سے ایک بہت بڑھیا تین انچ لمبی بتی ہے۔

دوسری ترکیب عمدہ بتی تیار کرنے کی یہ ہے کہ نصف گرین ہائیڈراسٹس یا سلفیٹ آف ہائیڈراسٹس اور تیس گرین اولیم تھیوبروما سخت قسم کے قرحہ کے مرض میں ان تیلوں کے استعمال سے مجھے بھاری کامیابی ہوتی ہے۔ بتی کے استعمال کرنے کا ایک اور بڑا فائدہ یہ ہے کہ ادویات جائے ماؤف پر بخوبی پہنچ جاتی ہیں اور اس

* دوائی کی مقدار اور ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۰

لیے دیگر مقامی علاجوں سے بتی کا علاج زیادہ فوقیت رکھتا ہے۔
نائیزہ کی جھلی کی دیرینہ موٹائی بعض کیسوں میں سٹرکچر کا موجب ہوا کرتی ہے اور بعض میں پیشاب کے راستہ میں بے قاعدگی کا سبب اور اس لیے قرحہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ ان ایسی حالات اگر بتی باحتیاط داخل کر کے راستہ کو کھول دیا جائے تو پیپ کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ پس جب ادویات دینے سے مواد کا آنا بند نہ ہوتا ہو تو بتی کے دخول سے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ ہر تیسرے روز بتی کا استعمال کافی ہوا کرتا ہے۔ اور بعض کیسوں میں ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ ہی ایک دفعہ کی داخل کردہ بتی دس یا پندرہ منٹ تک اندر ہی رہنی چاہیے۔ اگر بتی کا استعمال بار بار کیا جائے تو خراش پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
لیکن یہ یاد رہے کہ مذکورہ بالا ادویاتِ اندرونی میں سے جو دوائی مناسب ہو اس کا استعمال بھی رکھنا چاہیے۔

نوٹ (۱) بعض اوقات اس بات کا جاننا بھی ضروری ہوا کرتا ہے کہ پیپ کہاں سے آتی ہے۔ اگر پیپ آلۂ تناسل کے سرے کو دبانے سے نکلے تو سمجھنا چاہیے کہ پیپ کا منبع پیشاب کی نالی میں ہے۔ اگر پیپ نہ نکلے اور ایک لمبی بتی کو نالی میں داخل کرنے سے کسی سٹرکچر کی موجودگی وغیرہ کا پتہ بھی نہ چلے تو سمجھنا چاہیے کہ نقص پیشاب کی نالی سے پرے کسی جگہ پر واقع ہے۔

نوٹ:(۲) اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جراثیم سوزاک نیم مُردہ حالت میں چھپے رہتے ہیں۔ لہٰذا جو شخص اس مرض میں ایک بار مبتلا ہو چکا ہو وہ بظاہر تندرست معلوم ہونے پر بھی مرض ہذا کو دوسروں میں پہنچانے کے قابل ہوتا ہے۔ اس لیے یہ لازمی ہے کہ مریضِ سوزاک کی شادی نہ ہونے پائے۔ جب تک کہ صحت کلی حاصل نہ کرے اور صحت کلی حاصل کرنے کے چند ماہ بعد شادی ہونی چاہیے۔

امتحان: مرض سے شفا پا جانے کی علامات یہ ہیں۔
۱۔ پیپ کے اخراج کا قطعی موقوف ہو جانا۔
۲۔ سوراخِ بول کا چپک کر بند نہ ہونا۔

۲۔ گرم اشیاء مثلاً لال مرچ گرم مصالحہ لہسن پیاز بینگن انڈے ۔ گوشت وغیرہ یا ترش اشیاء کے کھانے سے پیشاب کا جل کر نہ آنا ۔

غذا ۔ مریض کے لیے غذا وہی ہے جو کہ پہلے درج ہو چکی ہے ۔ دیکھو صفحہ ۳۰۹ ۔

دیگر عوارض ونتائج مرض

جو عوارض مرض سوزاک کا غلط علاج کرنے یا دیگر بواعث سے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے موٹے موٹے مندرجہ ذیل ہیں :۔

۱۔ جلن وخراشِ مثانہ (اریٹیشن آف دی بلیڈر)

۲۔ حمرہ قضیب یعنی قضیب کا سرخ باد (اری سپلس آف دی پینس)

۳۔ کارڈی (نعوذ سوزاکی) رات کو سوتے ہوئے اس قدر خیزش ہوتی ہے کہ قضیب نیچے کی جانب یا ایک سمت جھک جاتا ہے اور نہایت شدید درد ہوتا ہے ۔

نوٹ: (۴) سپاری کی سوجن یعنی ورم حشفہ کا مفصل حال دیکھو صفحہ نمبر ۴۱۱ پر ۔

(۵) ورم خصیہ مفصل حال دیکھو صفحہ نمبر ۴۱۸

(۶) ورم غدہ قدامیہ مفصل حال دیکھو صفحہ نمبر ۴۲۱

(۷) فائی موسس (انزونیق غلفہ) مفصل حال دیکھو صفحہ نمبر ۴۰۹ مردوں کے خاص امراض کے باب میں ۔

جلن وخراش مثانہ

(IRRITATION of the Bladder)

یہ عارضہ سوزاک کے مرض میں عموماً پیدا ہو جایا کرتا ہے ۔ شاید ہی سوزاک کا کوئی شدید حملہ ہوگا جس میں یہ عارضہ ساتھ شامل نہ ہو گیا ہو ۔ اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے اور سخت درد ہوتا ہے خاص کر پیشاب کر چکنے کے بعد درد غضب کا ہوتا ہے ۔ پیشاب کے ساتھ اکثر پیپ آتی ہے اور بعض حالتوں

میں خون بھی ملا ہوا آتا ہے۔ جب مرض کا حملہ خفیف ہوتا ہے تو پیشاب کی حاجت بھی خفیف سی بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور خواہ پیشاب وقتِ مقررہ پر آئے لیکن پیشاب کرنے کی تندی ایسی غضب ناک ہوتی ہے کہ وہ ذرا فرصت لینے نہیں دیتی۔ زیادہ شدید حالتوں میں مثانہ میں برابر درد ہوتا رہتا ہے اور مریض کی صحتِ عامہ بگڑ جاتی ہے نبض میں تیزی۔ کمیٔ اشتہا اور کمزوری کا احساس یہ علامت ترقی پر ہو جاتی ہیں۔

علاج

جو دوائی اصل مرض سوزاک کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ وہ اس مرض کے لیے بھی کافی دوافی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اگر مریض نے کینتھرس استعمال نہ کی ہو تو یہ دوائی استعمال کرنی چاہیے یعنی کینتھرس ۱x کے ۵ قطرے اور ایکونائیٹ ۱x کے ۵ قطرے ہر دو ادویات باری باری سے ہر دو گھنٹہ کے بعد استعمال کرنی چاہئیں۔ یہ ہر دو ادویات شدید علامات کو تخفیف کرنے میں شاذونادر ہی ناکامیاب ہوتی ہیں۔ اور اگر ان ادویات کے استعمال کے بعد بھی خفیف خارش باقی رہ جائے تو ایسی حالت میں بیلاڈونا دوائی مفید پڑتی ہے ۱x یا ۲x ڈائی لیوشن کے چار قطرے ہر دوسرے گھنٹے استعمال کرنے چاہئیں۔ مرکیورس کار اور نکس وامیکا۔ پلسٹلا و سلفر بھی مفید ادویات ہیں۔

جب پیشاب کرتے وقت نہایت تندہی اور تشنجی حالت ظاہر ہوتی ہو تو کیمفر سپرٹ کے پانچ قطرے پانی میں ہر دوسرے یا تیسرے گھنٹے دینے سے بعض اوقات بہت جلد آرام آجایا کرتا ہے۔

گرم پانی میں کولھے تک بیٹھنا یا ایسی کی گرم پلٹس مقامِ سیون پر باندھنا بھی بعض اوقات بہت جلد آرام دیتا ہے۔ بیمار کو نشیات سے پرہیز لازم ہے اور آش جو بکثرت پینا چاہیے۔ مثانہ کو بذریعہ سوا گرم بورک لوشن یا گرم کانڈی لوشن سے دن میں دو دفعہ دھونا مفید ہے۔

حمرۂ قضیب

(ERYSIPELAS of the Penis)

سوزاک کے ابتدائی اور شدید کیسوں میں قضیب کے اوپر کے چمڑے اور گھونگھٹ پر سُرخ باد کے دانے نکل آیا کرتے ہیں ۔ تمام قضیب سُرخ اور متورم ہو جاتا ہے بیمار اس حالت میں گھبرا جاتا ہے ۔ لیکن اس مرض میں سوائے اس کے قضیب وزنی ہو جاتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف یا درد نہیں ہوتا اس کے لیے بہترین ادویات بیلاڈونا اور ایپس ہیں ۔ ان ادویات کے ۳x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ہر چہار گھنٹہ کے بعد دینے چاہئیں اور ان کے ساتھ اصل مرض کی جو دوا مریض استعمال کر رہا ہو وہ بھی باری باری سے استعمال کر سکتا ہے ۔ قضیب کے اوپر گیلا کپڑا باندھنا مفید ہوا کرتا ہے ۔ ٹنکچر سٹیل کا خارجی استعمال مفید ہوتا ہے ۔

نعوذِ سوزاکی (کارڈی)

(CHORDEE)

سوزاک کی شدید حالت میں آلۂ تناسل کی خیزش نہایت تکلیف دہ عارضہ ہے اور بوقتِ شب سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ نیند میں خلل واقع ہوتا ہے ۔ ایسی صورت میں غذا مریض کو بہت سادہ اور تھوڑی کھانی چاہیے اور بوقتِ شب اوپر کپڑا ہلکا لینا چاہیے ۔ سرد پانی میں چند قطرے ایکونائیٹ مدر ٹنکچر کے ڈال کر اور اس میں کپڑا بھگو کر آلۂ تناسل کے اوپر لپیٹنا چاہیے اور ایکونائیٹ ۳x کا ایک قطرہ پانی میں ڈال کر رات کو دو تین مرتبہ استعمال کرنا چاہیے ۔

کیمفر مدر ٹنکچر کے ۵ قطرے نیم چھٹانک پانی میں ہر ۱۵ منٹ کے بعد پینے چاہئیں اور ایسی چار خوراکیں ایک گھنٹہ میں پینی چاہئیں ۔ اسی طرح سے دن میں دو یا تین مرتبہ فی مرتبہ چار خوراکیں پینی چاہئیں ۔

جلسی میم : دن کے وقت آلۂ تناسل ڈھیلا اور پلپلا ہو اور بوقتِ شب جلن

مجامعت کی خواہش اور آلہ تناسل میں اجتماع خون ہو۔

*خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے دو قطرے سوتے وقت اور اگر ضرورت ہو تو پھر بھی رات کو دے سکتے ہیں۔

کینتھرس: پیپ برنگِ زرد۔ شدید۔ درد بمعہ جلن پیشاب کرتے وقت بڑی درد اور تکلیف بعض اوقات پیشاب کے بعد خون آئے۔

*خوراک: ۳x کے دو قطرے ہر دوسرے یا تیسرے گھنٹے۔

پلسٹلا: جب کہ کارڈی (نعوذِ سوزاکی) کا مرض سوزاک کے دب جانے کے باعث پیدا ہو۔ یا خون وریدی کا اجتماع قضیب میں ہو۔

*خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ہر چوتھے گھنٹے۔

سٹرکچر
(STRICTURE)

اسٹرکچر سے وہ حالت مراد ہے کہ جب پیشاب کی نالی کا کوئی مقام سکڑ کر تنگ ہو جاتا ہے اور مثانہ سے پیشاب آتے وقت رُک جاتا ہے۔ سٹرکچر کا عام باعث تو ورم ہے جو کہ سوزاک کی شدید حالت میں ہُوا کرتی ہے جبکہ پیشاب کی تمام نالی متورم ہو جاتی ہے اور اگر مریض کی صحت عامہ خراب ہو اور مرض لمبا ہو تا جائے تو مزمن ورم پیدا ہو کر نائیزہ کی جھلی کو مستقل طور پر موٹا کر دیتی ہے۔ سٹرکچر ایک مقام پر یا زیادہ جگہوں پر واقع ہو سکتی ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو علامات شدید ہُوا کرتی ہیں اور اگر مرض خفیف ہو تو علامات خفیف ہُوا کرتی ہیں۔ عموماً ابتدا میں علامات یہ ہُوا کرتی ہیں کہ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے یا پیشاب جب تھوڑی دیر ٹھہرا رہے تو اس پر سفید بادل سے معلوم ہوتے ہیں۔ جوں جوں سٹرکچر بڑھتی جاتی ہے۔ توں توں پیشاب کی دھار باریک ہوتی جاتی ہے اور پیشاب رُک رُک

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کے آتا ہے اور ابتدائی حالت میں قرحہ کی پیپ بھی نکلتی ہے اگر یہ سب بند ہونے میں نہ آئے تو سمجھنا چاہیئے کہ سٹرکچر موجود ہے ۔ اگر سٹرکچر کے عارضہ کا علاج کرنے میں کوتاہی کی جائے یا یہ مرض شدید صورت اختیار کرلے تو مریض کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ خدایا تیری پناہ خراش دیگر آلاتِ بول تک پھیل جاتی ہے اور سمیت خون کے باعث مثانہ کے فعل میں نقص واقع ہوتا ہے ۔ بھوک ماری جاتی ہے ۔ صحتِ عامہ بگڑ جاتی ہے اور اگر جلدی مرض کا افاقہ نہ ہو تو مریض لقمہ اجل ہو جاتا ہے ۔

۲ ۔ جب مرض سوزاک کا درست علاج نہ کیا جائے اور شدید علامات کے تخفیف ہونے پر صبح کے وقت قضیب کا منہ پیپ سے بند پایا جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ کہ سٹرکچر کا آغاز ہے ۔ پیشاب کو بہت زور لگا کر خارج کرنے کی کوشش میں امراض ہرنیا یا کانچ کے نکلنے کا ڈر ہو جاتا ہے ۔ اس لیے بہت زور نہیں لگانا چاہیئے ۔ بعض مریض بدیں خیال کہ نہ پانی پیئیں گے اور نہ پیشاب کی حاجت بار بار ہوگی وہ پانی سے اجتناب کرتے ہیں یا بہت کم پیتے ہیں ۔ یہ اُن کی غلطی ہے کیونکہ اس سے پیشاب گاڑھا ہو جاتا ہے اور زیادہ تکلیف کا موجب بنتا ہے ۔

۳ ۔ تشنجی سٹرکچر سے یہ مراد ہوتی ہے کہ موجودہ سٹرکچر کی علامات سردی لگنے منشیات کا زیادہ استعمال کرنے اور اسی طرح کے دیگر سبب سے زیادتی پکڑ لیتی ہیں ۔

علاج

چونکہ موجودہ ورم کو کم کر کے پیشاب کی نالی کا راستہ کھول دینا ہی سٹرکچر کا علاج ہے اس لیے اس مرض کی ابتدا میں ایکونائیٹ اور کینتھرس بہت مفید ادویات ہیں ۔ جب کہ تمام نالی میں درد ہو پیشاب کرنے کی خواہش بکثرت ہو اور عموماً پیپ آئے اور ایسے حالات میں ایکونائیٹ ۱x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے بوقتِ خفتن بیمار کو دینے چاہئیں اور کینتھرس ۱x کے پانچ قطرے دو مرتبہ دن میں اندریں حالات بیمار کو ہر قسم کی منشیات سے پرہیز کرنا لازمی ہے ۔ مقام سیون پر ٹھنڈے پانی کی پٹی بھی مفید ہوتی ہے ۔ جب ایکونائیٹ اور کینتھرس اپنا کام کر چکیں تو اس کے بعد مرکیورس ۳x ڈائی لیوشن کے

پانچ قطرے دو مرتبہ یومیہ ایک ہفتہ تک استعمال کرنے چاہئیں اور بعد ازاں سلفر ۵ مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے دو مرتبہ روزانہ ایک ہفتہ تک استعمال کرنے چاہئیں۔
جب سٹرکچر کا مرض زیادہ بگڑ جائے اور مستقل صورت اختیار کرے - تو مندرجہ بالا ادویات کے ساتھ مکینیکل ذرائع کے اختیار کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کیتھیڑ یا بتی کے دخول سے راستہ کو کھول دیا جاتا ہے -
علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے مندرجہ ذیل ادویات بھی کام دیتی ہیں - بیلاڈونا ڈیجی ٹیلس - کالی آیوڈائیڈ - نکس وامیکا - اوپیم - جلسی میم - کلکیریا - ورا ٹرم ورا ئیڈ - سٹرامونیم وغیرہ -

سوزاکی گنٹھیا - وجع المفاصل سوزاکی

(GONORRHOEAL Rheumatism)

سمیت سوزاک کے جوڑوں اور خاص کر گھٹنوں میں مؤثر ہوتے کے باعث اس قسم کا گنٹھیا ہو جاتا ہے کہ جلدی آرام ہونے میں نہیں آتا - اس سے ماؤف جھلی ہمیشہ کے لیے موٹی ہو جاتی ہے - بدیں وجہ جوڑ اچھی طرح سے حرکت بھی نہیں کر سکتا اور جب جوڑوں کے ہمراہ کری بھی اس زہر سے متاثر ہو جائے تو جوڑ ماؤف بالکل سخت ہو جاتا ہے اور یہ مرض رات کو زیادہ تکلیف دہ ہوا کرتا ہے

علاج

مریض کو چپ چاپ پڑا رہنا چاہیے - اور اس کو پورا پورا آرام حاصل ہونا چاہیے - جگہ ماؤف پر بھاپ دینا یا مالش کرنا مفید ہوتا ہے -
ایکونائیٹ : مرض سوزاک کے دوران میں جوں ہی کہ کسی جوڑ میں درد معلوم ہو دینی چاہیے -
خوراک : ۱x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے پانی میں ہر تیسرے گھنٹے دینے چاہئیں ✻

✻ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۹

ورا ٹرم ورا ئیڈ : جب مرض سوزاک میں تے یا اُبکائیاں آنی شروع ہو جائیں اور مریض ذکی الحس ہو اور کسی عضو کو حرکت نہ دے سکے۔ یا حرکت دینے کے وقت سخت جانکنی کا درد ہو۔ رات کے وقت تکلیف کی زیادتی ہو۔

* خوراک: ۲x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر تیسرے گھنٹے۔

ایس پی آس سائی ری آکا - جوڑ کے گرد ریزش جمع ہو۔ گھٹنے کی ٹوپی ڈھیلی ہو اور دبانے سے رگڑ کھائے۔

* خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے ۲ قطرے دن میں تین مرتبہ۔

مرکیورس ودمرکیورس آیوڈائیڈ - یہ ادویات ریزش کے جذب کرنے کے لیے دی جا سکتی ہیں۔

* خوراک: ۵x ڈائی لیوشن کے ۳ قطرے ہر ۶ گھنٹے کے بعد اور ماؤف مقام پر صبح وشام مالش بھی کرنی چاہیے۔

کالی ہائیڈراڈیکم : نہایت شدید دردیں۔ چپ چاپ پڑا رہنے میں زیادہ ہوں اور حرکت کرنے سے دردیں کافور ہو جائیں۔

* خوراک: ۲x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر چوتھے گھنٹے۔

نائٹرک ایسڈ: ٹانگیں وزنی معلوم ہوں اور دُکھتی ہوں۔ چلنے پھرنے کے وقت جوڑ اِدھر اُدھر جائیں اور اپنی جگہ پر ٹھیک قائم نہ رہیں۔ شام کے وقت دردوں میں بہت زیادتی ہو۔

* خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر چوتھے گھنٹے۔

میزیریم : جبکہ دردیں نہایت شدید ہوں اور برچھی لگنے کی سی ہوں۔ ہڈیوں میں گرمی اور جلن ہو۔ خاص کر ٹانگوں کے سامنے ہڈیوں میں زیادہ دردیں ہوں اور بوقتِ شب دردیں زیادتی ہو جاتی ہو۔

* خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے تین قطرے دن میں تین مرتبہ۔

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

عورتوں میں سوزاک

(GONORRHOEA in Women)

مردوں کی مانند مستورات بھی اس مرض میں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔ بازاری عورتوں یعنی رنڈیوں میں یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے۔ شاید ہی کوئی رنڈی ہوگی جس کو یہ مرض نہ ہوا ہو۔ لیکن خاوندوں کے ذریعہ بیویوں کو بھی یہ مرض گاہے بگاہے ہو جاتا ہے اور وہ شرم کی ماری اس کا علاج نہیں کرواتیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رحم اور پیڑو کی کئی ایک مہلک اور پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

مستورات میں یہ مرض اتنا شدید نہیں ہوتا۔ جتنا کہ مردوں میں ہوتا ہے اور نہ ہی اتنی پیچیدگیاں پڑتی ہیں جتنی کہ مردوں میں بعض حالات میں اس مرض کا حملہ اتنا نرم ہوتا ہے کہ مستورات کو اس کا پتہ بھی نہیں لگتا اور بعض اوقات پیشاب کی نالی اور اندام نہانی کے سوراخ میں سوزش ظاہر ہوتی ہے اور بیرونی حصوں میں سرخی ورم اور گرمی ہوتی ہے اور بعد میں سفید یا زرد رنگ کی رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ جب سوزش شدید ہو تو جھلی چھد جاتی ہے اور پیشاب کرتے وقت پیشاب لگتا ہے اور بہت سخت درد ہوتا ہے۔ اکثر حالات میں تو پیشاب کی نالی مبتلائے مرض ہو جاتی ہے اور پیشاب کرتے وقت سخت جلن ہوتی ہے اور اگر مثانہ مبتلائے مرض ہو چکا ہو تو پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے اور نہایت شدید حالتوں میں خون بھی ساتھ آتا ہے۔

علاج

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مستورات میں مرض کا حملہ اتنا شدید نہیں ہوا کرتا۔ جتنا کہ مردوں میں ہوتا ہے۔ اس لیے بہ نسبت مردوں کے علاج بھی آسان ہوتا ہے۔ جب سوزش بزور ہو تو ایکونائیٹ اور مرکیورس یا ایکونائیٹ اور کینتھرس باری باری سے دینے چاہئیں اور ساتھ ہی سرد یا نیم گرم پانی سے بار بار دھونا چاہیے اور جب شدید علامات ذرا کم پڑ ہوں تو کینابس یا کوپیا دینے چاہئیں اور

اور ہائیڈراسٹس یا الیومینا کے لوشن کی پچکاری کرنی چاہیئے اور یہ پچکاری دن میں کئی مرتبہ کرنی چاہیئے۔

ادویات دینے کی وہی ہدایات ہیں جو کہ سوزاک کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں۔

* ایکونائیٹ ۲x یا ۳x ڈائی لیوشن جب اعضائے بیرونی میں سوجن اور گرمی ہو۔ مثانہ میں خراش ہو اور پیشاب کرنے کی حاجت بار بار ہو۔

* کینتھرس ۲x یا ۳x ڈائی لیوشن جب کہ بار بار پیشاب کرنے کے لیے دباؤ پڑے اور گرمی ہو۔ پیپ خواہ آئے خواہ نہ آئے شدید حالتوں میں ایکونائیٹ اور یہ دوائی باری باری سے دی جاتی ہے۔

مرکیورس: جب نہایت شدید علامات میں مذکورہ بالا ادویات کے دینے سے کمی واقع ہو جائے۔ لیکن سفید یا زردی مائل رطوبت خارج ہوتی رہے اور مریض کو گرمی محسوس ہو تو اس دوائی کے دینے سے اور خارجی علاج کرنے سے اس مرض کو چند روز میں آرام آ جاتا ہے۔

آتشک یا بادِ فرنگ پنجابی گرمی

(Syphilis Chancre)

یہ ایک متعدی بیماری ہے جو کہ:

۱۔ چھوت لگنے یعنی مادہ مرض کے جسم میں سرایت کرنے سے یا

۲۔ موروثی طور پر والدین سے حاصل ہوتی ہے۔ اس مرض کا باعث بھی ایک باریک خوردبینی لہردار کیڑا مانا گیا ہے جس کو سپائی اور چیٹا پلیڈا کہتے ہیں۔

مرض کی چھوت: یعنی مرض کے زہر کا جسم میں سرایت کرنے کا طریقہ۔

اکثر تو اس مرض کا چھوت بیمار مرد یا عورت کے ساتھ مجامعت کرنے سے لگا کرتا ہے یعنی زناکاری سے لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آتشک کے مریض کا بوسہ لینے یا اس

---

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

کا جوٹھا حقہ یا پانی پینے یا اس کے ساتھ مل کر کھانا کھانے یا اُس کا جوٹھا کھانا کھانے، یا اس کے ساتھ سونے یا اس کا لباس پہننے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ موروثی آتشک کے مریض بچہ کو دودھ پلانے سے دایہ کو یہ مرض ہو جاتا ہے یا مریض دایہ سے تندرست بچے کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔ موروثی آتشک کے مریض بچہ کا مواد لے کر دوسرے تندرست بچوں کو چیچک کا ٹیکا لگانے سے انہیں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

سہولت بیان کے لیے آتشک کے مرض کو تین درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

آتشک کے درجہ اول کو پرائمری سفلس (آتشک اولیٰ یا آتشک کا درجہ ابتدائی کہتے ہیں۔

درجہ دوم۔ آتشک کے درجہ دوم کو سیکنڈری سٹیج (درجہ ثانوی یا سیکنڈری سفلس کہتے ہیں۔

درجہ سوم۔ آتشک کے درجہ سوم کو انگریزی میں ٹرشری سٹیج (درجہ ثالث) یا ٹرشری سفلس آتشک ثلاثی کہتے ہیں۔

نوٹ: ڈاکٹری اصطلاح میں آتشک کے زخم کو شنکر کہتے ہیں۔ جب زخم کری کی مانند سخت ہوتا ہے تو اس کو ہارڈ شنکر یا سخت آتشک کہتے ہیں۔ اگر زخم نرم ہو تو اس کو سافٹ شنکر کو مادہ آتشک یا آتشک یا آتشک مجازی کہتے ہیں۔ عام طور پر ہندوستان میں ہارڈ شنکر کو مادہ آتشک یا آتشک حقیقی کہتے ہیں اور سافٹ شنکر کو نرم آتشک یا آتشک مجازی کہتے ہیں۔

پرائمری سفلس

(آتشک اولیٰ) شنکر (آتشکی زخم) آتشکی مواد کے جسم میں داخل ہونے کے بعد ایک زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ مردوں میں عموماً قضیب کے اوپر یعنی علفہ سپاری نائیزہ اور عورتوں میں لبھائے اندام نہانی کے اندر کی طرف یا فم رحم یا پیشاب کی نالی میں ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ زخم صرف انہی جگہوں میں ہو۔ بلکہ بعض اوقات ہونٹ پستان کے منہ۔ اُنگلی یا کسی اور حصہ جسم پر جہاں کہ آتشکی مواد یا مرض کا زہر سرایت کر جائے۔ ایسا زخم ہو جایا کرتا ہے۔

آتشک کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ بالمثل بالمثل کو پیدا کرتا ہے۔ یعنی زخم زخم کو پیدا کرتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر کہ وقتِ مجامعت ایک شخص دوسرے بیمار شخص سے اس قسم کی بیماری حاصل کر لیتا ہے۔ ایک شخص کسی ایسی عورت سے یہ مرض حاصل کر سکتا ہے کہ جس کی اندام نہانی میں آتشکی مادہ موجود ہو۔ اگرچہ اس وقت تک اس میں مرض پھوٹ نہ نکلا ہو جو اشخاص بازاری عورتوں کے ساتھ مباشرت کرتے ہیں وہ اکثر اسی نامراد مرض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں کیونکہ یہ رنڈیاں بیماری پھیلانے کا موجب ہوا کرتی ہیں۔ فرض کرو کہ ایک رنڈی کے ساتھ ایسا آدمی مباشرت کرتا ہے جو کہ آتشک کے مرض میں مبتلا ہے اور وہ زہریلا مادہ اس رنڈی کی اندام نہانی میں چھوڑ جاتا ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد دوسرا شخص مباشرت کرتا ہے اور اس میں زہر سرایت کر جاتا ہے جس سے اس کی اور اس کے گھرانے کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ اس لیے نوجوانوں کو لازم ہے کہ وہ بھول کر بھی کسی غیر عورت کے پاس ہرگز ہرگز نہ جائیں۔ خواہ ان کو کتنا ہی یقین کیوں نہ ہو کہ یہ عورت اس مرض سے مبرا ہے اور یہی حال سوزاک کے زہر کا ہے۔

چھوت لگنے سے تین دن سے لے کر چودہ دن تک اور بعض اوقات اس سے بھی دیر میں مرض کا اظہار ہوتا ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا قول ہے کہ یہ مرض چھ ہفتوں کے بعد بھی ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔

آتشکی زخموں کی مختلف اشکال ہوتی ہیں۔

۱۔ نرم زخم جس کو سافٹ السر بولتے ہیں۔

۲۔ سخت زخم جس کو ہارڈ شنکر یا ہنٹیرین شنکر کہتے ہیں۔

۳۔ پھیلنے والا زخم یعنی آتشک کے زخم میں خراش ہو کر اس میں سے پیپ نکلتی ہے تو جہاں پر یہ پیپ لگتی ہے وہاں زخم کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ زخم بہت پھیل جاتا ہے۔

۴۔ زخم نائیزہ بعض اوقات آتشک کا زخم پیشاب کی نالی میں ہو جاتا ہے اس لیے اس کو یوری تھرل السر کہتے ہیں۔

سافٹ شنکر۔ نرم آتشک۔ تر آتشک مجازی

آتشک کی یہ قسم بالعموم زیادہ پائی جاتی ہے۔ ابتدا میں ایک چھوٹی سی خراش دار

پھنسی ہوتی ہے جو کہ پھٹ کر زخم بن جاتا ہے۔ یہ زخم نرم ہوتا ہے اور مادہ آتشک کے زخم کی مانند کوڑی کی طرح سخت معلوم نہیں ہوتا اور یہ زخم شروع سے اخیر تک نرم ہی رہتا ہے۔

تشخیص: ہارڈ شنکر یعنی مادہ آتشک کا زخم شروع میں تو نرم ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں چوبیس سے اڑتالیس گھنٹے کے بعد سخت ہو جاتا ہے لیکن نرم آتشک کا زخم شروع سے اخیر تک نرم ہی رہتا ہے۔ اس زخم کو اگر دو انگلیوں کے درمیان میں لے کر دبایا جائے تو دوسرے چمڑے کی طرح ہی ماؤف جگہ بھی معلوم پڑتی ہے اور کوئی سختی وغیرہ نہیں ہوتی۔ نرم آتشک کے زخم کا زہر بہت گہرا نہیں جاتا۔ اس لیے یہ زہر خون میں سرایت نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ آتشک مجازی کے شفا پا جانے کے بعد فسادات خون مثلاً جسم پر داغ یا آبلے وغیرہ ظاہر نہیں ہوتے نہ دیگر امراض دماغ یا اعصاب ہڈیوں وغیرہ کے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض اوقات اس زخم کے کنارے و گرداگرد کے گوشت سے کسی قدر اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ابتدا میں یہ سفید اور تیز ہوتے ہیں۔ لیکن جب یہ زخم ٹھیک ہونا شروع ہو جاتا ہے تو یہ گول اور سرخ ہو جاتے ہیں۔ ان زخموں کی سطح پر ایک ایسا مادہ لگا رہتا ہے جو کہ چربی کی مانند چمکتا ہوتا ہے۔ ان زخموں میں سے سفید یا زرد مادہ نکلتا رہتا ہے۔ بعض اوقات زخم کے ارد گرد کے حصے متورم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کا زہر تمام جسم میں سرایت نہیں کر جاتا۔

ہارڈ شنکر۔ آتشک سوداوی یا سخت آتشک۔ مادہ آتشک

زخم کے پیدا ہونے میں چوبیس یا اڑتالیس گھنٹے کے اندر اندر مادہ آتشک (ہارڈ شنکر) کا امتیاز کرنا مشکل ہوا کرتا ہے۔ لیکن تیسرے یا چوتھے روز مادہ آتشک کے زخم میں سختائی ہونی شروع ہو جاتی ہے اور بعض اوقات اس سے بھی دیر میں سختائی کا ظہور ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ نرم آتشک کا زخم بھی تھوڑا سخت ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی سختی اور ہارڈ شنکر کی سختی میں نمایاں فرق ہوتا ہے ہارڈ شنکر کو جب انگوٹھے اور انگلی کے درمیان دبایا جائے تو وہ ایسا سخت معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ کری کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ ہارڈ شنکر اور سافٹ شنکر کی شکل

میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ ہارڈ شنکر کے کنارے اور گرد کی سطح سے ابھرے ہوئے نہیں ہوتے۔ لیکن چونکہ اس کا زہر نیچے کی ساخت میں سرایت کرتا جاتا ہے اس لیے اس کی شکل ایک پیالے کی شکل بن جاتی ہے اور زخم کی سطح نہیں ہے اس لیے کہ وہ تر ہو اور اس میں سے مواد بکثرت مانند سافٹ شنکر کے خارج ہو۔ یہ عموماً خشک ہوتی ہے یا اس کے اوپر ایک قسم کا کھرنڈ آیا ہوتا ہے۔

ہارڈ شنکر کے پیدا ہوتے ہی کنج ران کے غدود بھی سخت ہو جاتے ہیں اور اُن کو چھونے سے ایسا پتہ لگتا ہے۔ گویا کہ چمڑے کے نیچے چھٹے مٹروں کے دانے ایک قطار میں پڑے ہیں۔ لیکن ان غدودوں میں شاذو نادر ہی پیپ پڑتی ہے۔ مادہ آتشک کا زہر چونکہ خون میں سرایت کر جاتا ہے اس لیے یہ تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور آتشک کے دوسرے درجہ کے خوفناک علامات پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

مادہ آتشک کے بہت ہی کم کیس ہوں گے کہ جن میں ان خوفناک بیماریوں کا مابعد میں ظہور نہ ہوتا ہو گا۔ ایک اور قسم کا زخم ہوتا ہے۔ جو کہ نہ سافٹ شنکر ہوتا ہے اور نہ ہی حقیقی ہارڈ شنکر۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان ہوتا ہے اس کو ابھرا ہوا زخم کہنا بجا ہے۔ بعض اوقات یہ ارد گرد کی سطح سے بہت اونچا ہے۔ جیسا کہ ایک بڑا مسہ یعنی موہکا ہوتا ہے اور یہ ایک موٹے اور سخت مادے کا بنا ہوا ہوتا ہے ساتھ کے مقام ہی متورم ہوتے ہیں۔ ایسے زخم کو آرام بہت دیر میں آیا کرتا ہے اگر چہ یہ شکل اور بناوٹ میں حقیقی ہارڈ شنکر سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ لیکن یہ اس کی قسم سے ہی شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں بھی درجہ دوم کی علامات ظہور پذیر ہوا کرتی ہیں۔

پھیلنے والا زخم

یہ کوئی الگ قسم نہیں ہے۔ بلکہ ان ہی زخموں سے یہ زخم پیدا ہو جایا کرتا ہے سافٹ شنکر بہ نسبت ہارڈ شنکر کے اکثر اوقات پھیل جایا کرتا ہے اور یہ حالت اکثر اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ مرض آتشک کی چھوت لگنے کے وقت مریض کی صحت عامہ خراب ہو۔ اس قسم کے زخم اکثر کثیف اور شرابی آدمیوں میں بہت پھیل

جایا کرتے ہیں۔ اس لیے بازاری عورتیں اور گندے عیاش آدمی اس تباہ کن مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں

ڈاکٹر سٹیفن ہیلڈ ھم صاحب جنہوں نے بے شمار کیسوں کا پہلے ایلوپیتھک طریقہ پر علاج کیا اور بعد میں بے شمار کیسوں کا ہومیوپیتھک طریقہ پر علاج کرتے رہے اپنے تجربہ کی بنا پر رقم طراز ہیں۔

"میں تجربہ کی بنا پر کہنے کے لیے تیار ہوں کہ ہومیوپیتھک طریقہ پر علاج کرنے سے زخم نہیں پھیلتا۔ لیکن اگر پارے کی مقدار زیادہ دی جائے (جیسا کہ ایلوپیتھک ڈاکٹر دیا کرتے ہیں)۔ تو اس تباہ کن زخم کے پھیلنے کا موجب ہوا کرتا ہے۔ خنازیری مزاج والوں میں بھی ایسے زخم زیادہ پھیلا کرتے ہیں۔

اس تباہ کن پھیلنے والے زخم کی مختلف حالتوں میں کئی ایک مختلف علامات ہوتی ہیں۔ لیکن عام علامات مندرجہ ذیل ہوا کرتی ہیں۔ زخم کی بے قاعدہ شکل ناہموار کنارے اس کی بری صورت اس میں درد اور پتلی سفید رطوبت اس سے نکلا کرتی ہے اور اس کا جلدی پھیلاؤ اور کسی دوائی کو نہ ماننا باوجود علاج معالجہ کرنے کے پھر بھی یہ زخم پھیلتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ تناسل کا بہت سا حصہ ماؤف ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر ہیلڈھم صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بیمار کو دیکھا کہ جس کے آلۂ تناسل کا تمام چمڑا اور بہت سا سپاری کا حصہ گل سڑ چکا تھا اور پھر بھی بالکل ننگا ہو گیا تھا اور فوطے کا چمڑا بالکل گل سڑ چکا تھا۔

زخم نائیزہ (یوری تھرل شنکر)

یہ ایک زخم ہوتا ہے۔ جو کہ پیشاب کی نالی کے سرے پر یا میانہ میں واقع ہوتا ہے۔ بعض اوقات سوزاکی زخم اور اس زخم کے درمیان امتیاز کرنے کی بہت ضرورت ہوا کرتی ہے۔ تاکہ مرض کا علاج خاطر خواہ ہو سکے۔ ایسے حالات میں پیشاب کی نالی کا امتحان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ زندگی کی گاڑھی خفیف پیپ نائیزہ

میں سے نکلے کیونکہ سوزاک میں پیپ پتلی دودھ کی مانند سفید اور مقدار میں کثیر ہوتی ہے۔ اور یوری تھرل شنکر کی پیپ اتنی کثیر مقدار میں نہیں ہوتی۔

یوری تھرل شنکر نائیزم کے سرے کے نزدیک ہی پیشاب کی نالی میں واقع ہوتا ہو عموماً یہ چپٹا ہوتا ہے اور رنگت اس کی وہی ہوتی ہے جو کہ نالی کی جھلی کی اگرچہ اس کے پھیلنے اور سخت ہونے کا تو بہت کم احتمال ہوتا ہے۔ لیکن درست ہونے میں بہت وقت لیتا ہے ایک تو شاید اس لیے کہ پیشاب اس پر سے ہر وقت گزرتا رہتا ہے اور دوسرے اس لیے کہ بالمقابل کے چمڑے کے ساتھ یہ چھوتا رہتا ہے۔ اس کے چھونے کا انتظام تو اس طرح سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ تھوڑی سی روئی کو کیلنڈولہ لوشن میں بھگو کر نائیزہ کے اندر داخل کیا جائے اور اس طرح سے یہ بالمقابل کی سطح کے ساتھ چھونے سے بچ سکتا ہے۔

آتشک کے درجہ ابتدائیہ کا علاج

درجہ ابتدائیہ کا علاج کرتے وقت اس امر کو مدِنظر رکھنا ضروری ہوا کرتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے زخم کو سب سے پہلے درست کیا جائے تاکہ سمیت زخم باقی میں سرایت نہ کر جائے اس مطلب کو حاصل کرنے کے لیے خارجی ادویات کے استعمال کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ایسے موقعہ پر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی آراء میں بہت اختلاف ہے۔ بعض خارجی علاج شلاً کاسٹک یا نائٹرک ایسڈ سے جلا دینا مفید بتلاتے ہیں ان کا قول ہے کہ ابتداء میں زخم کو جلا دینے سے آتشکی زہر دیگر حصۂ جسم میں سرایت نہیں کر سکتا اور اس طرح ایک دشمن کی رفتار کو ابتداء ہی میں روک دینا زیادہ مفید ہوا کرتا ہے اور باقی بیماری کو جسم سے خارج کرنے کے لیے اندرونی ادویات دی جا سکتی ہیں۔ لیکن بعض ڈاکٹر زخم کے جلانے کے خلاف ہیں۔ ان کا اعتراض کہ جب زخم کی قدرتی شکل بدل دی گئی اور زخم کو جلا دیا گیا تو پھر ہمارے پاس کیا علامت باقی رہ گئی جس سے ہم معلوم کر سکیں کہ اندرونی ادویات نے مرض کو درست کر دیا ہے یا کہ نہیں۔

بعض ڈاکٹروں کا یہ بھی اعتراض ہے کہ کاسٹک یا نائٹرک ایسڈ سے جلانا ہومیوپیتھک

اصول کے مطابق نہیں ہے۔ اس لیے وہ ایسے ذرائع عمل میں لانے کے برخلاف ہیں۔

اعتراض اول درست ہے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب زخم کو جلا دیا گیا تو پھر معالج کے لیے یہ معلوم کرنا کہ اندرونی دوائی فائدہ کر رہی ہے یا کہ نہیں۔ بڑا مشکل امر ہے۔ لیکن جب ہم اپنے ملک کی حالت کو دیکھتے ہیں تو ہم کو یہ اعتراض نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے ملک میں چونکہ ادویا (جہالت) بہت ہے اس لیے مریض کا باقاعدہ علاج کرنا بہت کم جانتے ہیں۔ وہ ہمیشہ یہی خواہش کرتے ہیں کہ معالج ایک یا دو روز میں آتشک کے مرض کا قلع قمع کر دے اور اگر کوئی معالج یہ کہہ دے کہ چونکہ یہ مرض بہت خبیث ہے۔ اس لیے اس کا علاج شافی کرنے میں کچھ عرصہ دوائی کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اس بات کو سننے کے لیے تیار نہیں ہوتے بلکہ وہ کسی اور کی تلاش میں ہو جاتے ہیں کہ جو اُن کی مرضی کے مطابق دو تین روز کے اندر اندر مرض کا ظاہری نشان یعنی آتشک کا زخم دور کر دیوے۔

ہمارے ملک میں اس قسم کے معالج بہت ہیں جو کہ اس قسم کی ادویات استعمال کراتے ہیں۔ جو تین روز میں ہی مرض کے ظاہری نشان کو اڑا دیتی ہیں۔ لیکن مریض اور امراض کا شکار بن جاتا ہے۔ کون ذی شعور ہوگا جو اس امر کی درستی سے انکار کر سکتا ہے۔

ہمارے لیے یہ امر تو موجب مسرت ہے کہ ہومیوپیتھک ادویات میں مذکورہ بالا نقص نہیں ہے۔ یہ مرض کو دبا کر اس کا رُخ دوسری طرف نہیں بدل دیتیں بلکہ مرض کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہیں۔ اس لیے اگر مریض کی تسلی کے لیے زخم کو جلا کر آئندہ زہر پھیلانے سے روک دیا جائے اور ساتھ ہی ہومیوپیتھک ادویات دے کر مرض کا جڑ سے قلع قمع کر دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم کو ادویات پر پورا یقین ہے کہ مرض کا علاج شافی طور پر کرنے کے لیے بالکل کافی ہیں۔ خواہ نشان ہماری راہنمائی کے لیے ہو اور خواہ نہ ہو، شاید زیادہ تعلیم یافتہ ملکوں میں زخم کو جلا کر درست کرنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو۔ لیکن ہمارے ملک میں تو مریض کی تسلی کے لیے یہ ایک ضروری بات ہے (بدقسمتی سے اس مرض میں اکثر کم تعلیم یافتہ لوگ ہی زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

دوسرا اعتراض اصول کے متعلق ہے۔ میری رائے میں یہ اعتراض کوئی زیادہ وزن دار معلوم نہیں ہوتا۔ جس طرح ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو ایک زہر کو بذریعہ قے خارج کرنے کی ضرورت بعض اوقات پڑتی ہے۔ جس طرح ادویات کے ایکشن میں مدد دینے کے لیے انیما کرکے مریض کا پاخانہ خارج کرنا پڑتا ہے اسی طرح سے اگر آتشکی زہر کو ہلاک کرنے کے لیے کوئی مکینیکل ذریعہ اختیار کر لیا جائے جس سے اس زہر کی آئندہ ترقی مسدود ہو جائے تو یہ سب کچھ جائز ہے۔ جب کسی مریض کو سانپ کاٹ کھاتا ہے تو اس امر کی احتیاط کے لیے کہ سانپ کا زہر تمام جسم میں سرایت نہ کر جائے کئی قسم کے مکینیکل ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی تو زخم کے اوپر کی جانب مضبوط بند باندھنے پڑتے ہیں۔ تاکہ خون کا دورہ رُک جائے اور کہیں پر چیرا دے کر زہر آلود خون باہر نکالنا پڑتا ہے اور کہیں آگ کے کوئلے سے اس کو جلانا پڑتا ہے۔ یہ سب اس لیے کرنا پڑتا ہے تاکہ سانپ کا زہر باقی حصۂ جسم میں سرایت نہ کر سکے پس اگر آتشک کے زہر کو باقی جسم میں سرایت کرنے سے روکنے کے لیے کسی مکینیکل ذریعہ سے جلا دیا جائے تو اس طرح کرنے سے میری رائے میں کوئی بات نہیں ہوتی کیونکہ مکینیکل ذرائع کسی بھی اصول کے برخلاف نہیں ہیں اور وقت ضرورت ان کو کام میں لا کر کوئی نیک کام انجام دے دینا کسی طرح سے بھی ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے لیے نقصان دہ نہیں ہے۔

کاسٹک سے جلانا صرف اوّل اوّل ہی مفید ہو سکتا ہے جب تک کہ زخم کے زہر نے زیادہ گہرا اثر نہ کیا ہو۔ لیکن جب زخم کو پیدا ہوئے چوبیس ۲۴ یا اڑتالیس ۴۸ گھنٹے گزر جائیں تو پھر کاسٹک زیادہ مفید نہیں پڑتا ہے کیونکہ کاسٹک تو صرف اوپر کی سطح کو جلا سکتا ہے۔ لیکن زہر نے جو گہرا اثر پیدا کیا ہے۔ اس کے لیے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اب ایک ایسے ایجنٹ کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ زیادہ گہرا اثر پیدا کر سکے۔ ایسی صورت میں تیز نائٹرک ایسڈ سے جلانا مفید ہُوا کرتا ہے مسٹر ہکسن ایسے زخم پر تھوڑا سا لکڑی کا کوئلہ پیس کر ڈالو اس میں سلفیورک ایسڈ ڈال کر ڈالو ایک لئی سی بنا کر زخم پر لگانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہیلڈ تھم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہ نائٹرک ایسڈ کا ایک قطرہ زخم کے اوپر ڈال دیتے ہیں جو کہ چند

سیکنڈ زخم کے اوپر لگا رہتا ہے۔ پھر بلاٹنگ پیپر کے ٹکڑے کے ساتھ اس کو خشک کر لیتے ہیں اور اس طرح سے مطلب بخوبی حل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب زخم سخت ہو چکا ہو تو پھر یہ سب خارجی ترکیبیں بے سود ہوا کرتی ہیں ایسی صورت میں کاسٹک اور نائٹرک ایسڈ وغیرہ نہ لگنے چاہئیں۔ کیونکہ اب بیماری صرف اسی مقام تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ سارے جسم میں سرایت کر چکی ہے۔ ایسے حالات میں صرف اندرونی ادویات ہی مفید ہو سکتی ہے

اندرونی علاج

سفلس کے مرض میں مرکیوریس دوائی نہایت مفید اور ضروری دوائی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرکیوریس (پارہ) ہر ایک طریقہ طب میں اس مرض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ علاج کے شروع میں یہی دوائی دی جاتی ہے اور اگر کسی کیس میں کامیاب نہ ہو تو پھر کوئی اور دوائی تجویز کرنی پڑتی ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مرکیوریس کو تمام طریقہ ہائے طب اس مرض میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن فرق اس کی خوراک کی مقدار میں ہے اور یہ ایک نہایت ضروری فرق ہے جس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

بعض طریقہ ہائے طب تو پارہ اتنی مقدار میں دیتے ہیں کہ پارہ منہ کو آجاتا ہے۔ ایلوپیتھی کا مقولہ ہے۔ مرکری ٹو سلی ویشن پارہ دینے کے متعلق ایلوپیتھک مصنفوں کی آراء میں بڑا بھاری فرق ہے۔ مسٹر ڈرویڈ اپنی کتاب "ویڈی میکم" میں یہاں تک لکھتے ہیں۔ کہ پارے کا استعمال اس وقت تک جاری رکھو جب تک کہ زخم بالکل ٹھیک نہ ہو جائے اور چمڑے کی سختی معدوم نہ ہو جائے اور بعض ایلوپیتھک مصنف پارے کے استعمال کو جاری رکھنا اس وقت تک ضروری سمجھتے ہیں جس وقت تک کہ پارہ منہ کو نہ آجائے۔ اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اب پارے کا اثر تمام جسم میں ہو گیا ہے۔ لیکن یہ سب غلط ہے۔ پارے کے زیادہ استعمال سے وہ ہولناک اور تباہ کن مرض پیدا ہو جاتا ہے جس کو پھیلنے والا زخم کہتے ہیں۔ جس کا بیان اوپر آچکا ہے۔ پارے کے زیادہ استعمال سے بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ بھوک ماری

جاتی ہے ۔ اسہال اور پیچش شروع ہو جاتے ہیں اور منہ اور گلے میں زخم ہو جاتے ہیں۔

ہومیوپیتھک طریقہ میں تیار کی ہوئی مرکیورس سالو اس مرض میں نہایت ہی مفید ہے۔ خاص کر ہارڈ شنکر (مادۂ آتشک) میں تو اس کے بغیر گزارہ مشکل ہے۔

خوراک: ۲x ٹرائی ٹیوریشن کے ایک سے دو گرین تین مرتبہ دن میں بعض ڈاکٹر صاحبان اس کو ۳x یا ۴x یا ۵x میں استعمال کرتے ہیں یہ سب کچھ معالج کے تجربے، بیماری کی سختی یا نرمی اور بیمار کی طبیعت پر منحصر ہوتا ہے اور اسی پر دوائی کی خوراک کی کمی بیشی منحصر ہے۔

مرکیورس وو: مرکیورس کار اور مرکیورس بن آیوڈائیڈ بھی مرکیورس سالو کی بجائے استعمال میں لائے جا سکتے ہیں اور خاص کر خنازیری مزاج والوں کے لیے تو مرکیورس بن آیوڈائیڈ مفید ہوتی ہے۔

ایسی ڈم نائٹریکم (نائٹرک ایسڈ) مرکیورس کے دوسرے درجہ پر سلفس کے زہر کو ہلاک کر دینے والی یہ دوائی ہر قسم کے زخم کے لیے اور خاص کر زخم آتشک کے لیے کمزور اور ناتواں مریضوں کے لیے نہایت موزوں ہے۔ جن مریضوں ہجیروں کا مرض ہو اور اُن کے باعث وہ بہت کمزور ہو چکے ہوں یا اُن مریضوں کے لیے جو پہلے پارہ زیادہ مقدار میں استعمال کر چکے ہوں اور پارے نے کوئی فائدہ نہ کیا ہو بلکہ طبیعت کو بگاڑ دیا ہو تو یہ دوائی نہایت ہی موزوں ہے۔

چونکہ یہ مرض عام طور پر ان ہی لوگوں کو ہوتا ہے جو کہ جوان مضبوط طبیعت کے ہوتے ہیں ۔ اس لیے مرکیورس زیادہ استعمال میں آتا ہے۔ لیکن کمزور طبیعتوں والے بھی کئی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور خاص کر جبکہ پارے کے استعمال اور سفلس کے باعث مریض کی طبیعت بہت کمزور ہو چکی ہو تو ایسے حالات میں نائٹرک ایسڈ ایک مفید دوائی ہے۔

٭ دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

* خوراک: ۱x یا ۲x ڈائی لیوشن کے ۵ سے لے کر ۱۰ قطرے دن میں تین مرتبہ۔
نوٹ: بہت سے مریض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کی طبیعت نہ بہت مضبوط ہوتی ہے اور نہ ہی بہت کمزور بلکہ درمیانہ قسم کے ہوتے ہیں (ایسے مریضوں کے لیے۔ یا اُن حالتوں میں جب کہ معالج یہ فیصلہ نہ کر سکے۔ کہ مرکیورس زیادہ مفید ہوگا کہ نائٹرک ایسڈ) تو ان دونوں ادویات کو باری باری سے دیتے ہیں اور یہ زیادہ مفید اور موزوں رہتا ہے۔

چونکہ ہومیوپیتھی میں سفلس کے علاج میں ان دونوں ادویات کا درجہ بہت اعلیٰ ہے اس لیے ان دونوں کے ہی استعمال سے بہت سی تعداد مریضوں کی شفایاب ہو جاتی ہے۔

علاوہ ان کے اور بھی ادویات ہیں جو کہ آتشک کے علاج میں استعمال ہوتی ہیں لیکن ان کا درجہ ان دونوں سے بہت نیچا ہے۔

ایکونائیٹ: جب پارے کے استعمال کے بعد آلہ تناسل میں شدید سوزش واقع ہو جائے تو ایک مفید دوائی ہے۔

* خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ہر تیسرے گھنٹے۔

احتیاط: جب زخم کے ہمراہ سوزش سپاری پر ہو تو گھونگھٹ کے گوشت کو بہت زور لگا کر پیچھے نہیں ہٹانا چاہیئے بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اُسی حالت میں ہی شفا ہو جائے۔

آرسینکم: جب پارے کے استعمال سے زخم کے اوپر سُرخ اُبھرے ہوئے دانے نکل آویں اور زخم کے کنارے سخت ہوں اور ذرا سا چھونے سے بھی اُن سے خون نکل آوے اور جو مواد زخم میں سے نکلے وہ بہت پتلا اور بدبودار ہو تو یہ دوائی بہت مفید پڑتی ہے۔ جب زخم گل سڑ گیا ہو اور پھیل رہا ہو۔ بدشکل ہو چکا ہو اور اس میں ایسی جلن ہو جیسا کہ آگ کا کوئلہ اوپر رکھا ہوا ہے۔ تو ایسے حالات میں اس دوائی کے بغیر گزارہ چلنا مشکل ہے۔

* دوائی کی مقدار و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

* خوراک: معمولی حالتوں میں ۶x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ایک چھٹانک پانی میں تین مرتبہ روزانہ اور شدید کیسوں میں ہر دوسرے یا تیسرے گھنٹے۔

سلیشیا۔ جب کہ زخم سے مواد بکثرت بدبودار خون آمیز اور پتلا خارج ہو تو زخم متورم اور خراشدار ہو۔

* خوراک: ۶x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ایک چھٹانک پانی میں تین یا چار مرتبہ روزانہ۔

علاوہ ازیں آرجنٹم نائٹریکم۔ کورالیاربرا۔ کاسٹی کم۔ آیوڈیم۔ سٹافی سیگریا یا تھوجا نلفر۔ اپنی اپنی علامات کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں۔

سفلس کا خارجی علاج

اگر آتشک کا زخم ایسی جگہ واقع نہیں ہے جو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو۔ تھوڑی سی روئی لے کر اور اس کو سرد پانی یا نرم کیلنڈولا لوشن میں بھگو کر دن میں دو یا تین مرتبہ زخم کے اوپر لگانا چاہیے اس سے زخم کے ٹھیک ہونے میں بہت مدد ملتی ہے لیکن اگر بیماری کی سوجن کے سبب سے گھونگٹ کا چمڑہ پیچھے نہ ہٹ سکے تو پچکاری کے سے صفائی کرنی چاہیے۔ پہلے گرم پانی سے پھر کیلنڈولا لوشن سے اس مطلب کیلئے کیلنڈولا دوائی ایک بڑی مطلب کی چیز ہے۔ اس کے لگانے کے چند گھنٹے کے بعد ہی زخم ٹھیک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور گلے سڑے زخموں میں تو یہ دوائی نہایت ہی مفید ہے۔ اس کے استعمال سے خراش۔ جلن اور درد میں کمی واقع ہوتی ہے اور زخم کا آئندہ بڑھنا رک جاتا ہے۔

غدودِ جنگاسہ یا بدیل

(BUBO)

جنگاسہ کی بدیں بھی متورم ہو کر بڑھ جاتی ہیں۔ یا اُن میں پیپ پڑ جاتی ہے اور

---

* مقدار خوراک و ترکیب استعمال کے لیے دیکھو صفحہ نمبر ۲۵

یا وہ سخت رہتی ہیں۔ یہ بدیں دوران سوزاک میں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ مگر شاذونادر مگر مرض آتشک میں تو عام طور پر بڑھ جاتی ہیں۔

سوزاکی بدیں۔ اگرچہ سوزاک میں بدیں کم پھولتی ہیں۔ لیکن زیادہ جسمانی محنت کرنے سے پھول آتی ہیں ۔اس لیے جب مرض سوزاک کا زور ہو تو مریض کو بالکل چپ چاپ پڑا رہنا چاہیے۔

سوزاکی بدوں میں شاذونادر ہی پیپ پڑتی ہے اور آرام سے پڑا رہنے یا ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھنے سے یا ٹھنڈے تولیے باندھنے سے آرام آجایا کرتا ہے۔ ایکونائیٹ اور مرکیوریس اس مرض میں نہایت مفید ادویات ہیں۔

آتشکی بدیں خاص توجہ کے قابل ہیں۔ یہ آتشکی زخم کے زہر کو جذب کرکے پھول آتی ہیں اور ان کی حالت اور درد بہت کچھ اُس آتشکی زخم کی حالت پر منحصر ہوا کرتا ہے پس اگر زخم نرم اور اس میں سے پیپ آتی ہو۔ تو یہ بھی پیپ والی ہوتی ہے۔

سخت شنکر کی بد بھی سخت ہوتی ہے اور اس میں شاذونادر ہی پیپ پڑتی ہے۔ اور مزیدار بات یہ ہے کہ پیپ والی بدوں کے بعد مرض کا دوسرا درجہ شاید ہی ظہور میں آتا ہو لیکن سخت بدیں جو کہ ہارڈ شنکر کے ساتھ پیدا ہو جایا کرتی ہیں وہ اس بات کی علامت ہُوا کرتی ہیں کہ آتشک کا مرض جسم میں سرایت کر چکا ہے اور مرض کا دوسرا درجہ ضرور شروع ہوگا۔

نرم آتشک کی بدوں میں چھوت کا مادہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ان میں زیادہ درد ہوتا ہے مریض اپنا کاروبار کرتا رہتا ہے۔ لیکن زیادہ حرکت کرنے سے سوزش بڑھ جاتی ہے اور مادہ پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ مگر تین یا چار روز آرام کرنے اور ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھنے اور مناسب ادویات کے استعمال سے پیپ کا بننا بند ہو جاتا ہے اور اگر پیپ بن بھی جائے تو بھی اکثر حالتوں میں غدود بیٹھ جاتے ہیں اور پھٹتے نہیں ہیں۔

ایسے خوش قسمت کیسوں میں چمڑے کی سُرخی کم ہو جاتی ہے اور جگہ ماؤف درد نہیں کرتی۔ چند روز ایسی ہی حالت بنی رہتی ہے اور پیپ آہستہ آہستہ جذب ہوتی شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ بدیں اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہیں اس لیے بد کو چیرا دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ اس امر کا انتظار کرنا چاہیے کہ بدیں بلا چیرا دینے کے ہی ٹھیک ہو جائیں۔ اگر خود بخود بد ٹھیک نہ ہو اور اس کا کھولنے کے بغیر اور کوئی علاج نہ ہو تو نشتر سے کھول

دینا چاہیئے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ جونہی بدیں درد ہو اور وہ بڑھنی شروع ہو جائے۔ تو جہاں تک ممکن ہو مریض کو چپ چاپ پڑا رہنا چاہیئے اور بد کے اوپر ٹھنڈے پانی کی پٹی لگانی چاہیئے۔ اگر ایسے موقعہ پر مریض مرکیورس سالو کو استعمال کر رہا ہے تو اس کے ہمراہ ایکونائیٹ کا استعمال بھی باری باری سے یکے بعد دیگرے شروع کر دینا چاہیئے اور پھر مرکیورس کے ساتھ بیلاڈونا باری باری سے دینا چاہیئے اس عمل سے سوزش کم ہو جائے گی۔ تب ہیپر سلف ۲x ٹری ٹیوریشن دینے سے مادہ تحلیل ہو جائے گا حسب ضرورت بد کے اوپر السی کی گرم پلٹس باندھنا اس مطلب کو حل کرنے کیلئے مددگار و معاون ہوا کرتا ہے۔

ناسورِ غدود

بعض اوقات بد کو چیرا دینے کے بعد بجائے اس کے کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔ وہ خراب صورت اختیار کر لیتی ہے اور ارد گرد دھبے خراشدار اور متورم ہو جاتے ہیں اور کئی ایک نئے منہ بن آتے ہیں اور آخر کار تمام جنگاسہ میں سوراخ ہی بن جاتے ہیں۔ خنازیری مزاج والے مریض اکثر اس ناسور میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ پس ایسے ناسور کے علاج میں بہت احتیاط اور توجہ کی ضرورت ہوا کرتی ہو۔ ایک تو السی کی گرم پلٹس باندھنا اور دوسرا ایک حصہ کیلنڈولا لوشن اور آٹھ حصے پانی ملا کر اس میں روئی بھگو بھگو کر زخم کے اندر اور باہر رکھنی چاہیئے اور مرکیورس سالو یا مرکیورس بن آیوڈائیڈ ۳x ٹری ٹیوریشن کے پانچ سے دس گرین تک فی خوراک کے حساب سے دن میں تین یا چار مرتبہ استعمال کرنے چاہئیں اور اگر مرکیورس مریض کو پہلے دیا جا چکا ہے تو پھر اب مرکیورس دینے کی ضرورت نہیں بلکہ ایسڈیم نائٹریکم ۱x یا ۲x ڈائی لیوشن کے دس قطرے فی خوراک کے حساب سے دن میں تین مرتبہ دینے چاہئیں اور ساتھ ہی مریض کی طاقت کو بحال رکھنے کے لیے اس کو مرغن غذا دینی چاہیئے اور نیز رات ایک چمچہ کاڈ لور آئیل کا پلانا چاہیئے اور جہاں تک ہو سکے مریض کو چپ چاپ اور با امن پڑا رہنا چاہیئے حرکت کرنے سے صحت کی رفتار میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے۔

آتشک کا درجہ دوم یا درجہ ثانوی

جب آتشکی زہر جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ تو کئی ایک عوارض جسم کی جلد ہڈیوں

اور دیگر ساخت میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات زہر کا اثر منہ، حلق، ناک اور کان کی رطوبتی جھلیوں میں بھی ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ اکثر تو یہ عوارض آتشکی زخم کی موجودگی میں ہی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات زخم ٹھیک ہونے کے چند روز یا چند ہفتے بعد۔

یہ امراض خاوند سے عورت کو اور ماں سے بچے کو ہو جایا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر یلڈہم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان میں آتشک کی علاماتِ ثانوی ظہور پذیر ہوئیں اس کا علاج کیا گیا اور وہ شفایاب ہو گیا۔ اس کے تین ماہ بعد اس کی شادی ہوئی۔ اس کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کے منہ، ناک اور مقعد میں آتشکی علامات موجود تھیں۔ افسوس کہ وہ اس زہر سے جانبر نہ ہو سکا۔

ایک اور کیس وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کو اس کے خاوند سے آتشک کا اثر ہو گیا۔ اگرچہ شادی سے پہلے مرد کا زخم بالکل درست ہو چکا تھا۔ بعد میں علاماتِ ثانوی مرد میں ظہور پذیر ہوئیں۔ اس لیے اس آدمی کو جس میں مادہ آتشک ہو ہرگز شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ جب تک کہ علاماتِ ثانوی کے ظہور پذیر ہونے کا ممکن سے ممکن عرصہ ہو سکتا ہے گزر نہ چکا ہو۔

ڈاکٹر صاحب موصوف ایک اور مزیدار کیس بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ لنڈن ہومیوپیتھک ہسپتال میں ایک عورت لائی گئی جس میں آتشک کی ثانوی علامات ظاہر ہو چکی تھیں اور اس زہر کا سبب یہ تھا کہ اس نے اپنی بھاوجہ کے لڑکے کو اپنے پستان سے دودھ پلایا تھا اور اس کی بھاوج یہ لڑکا چھوڑ مری تھی۔ اور مرتے وقت آتشکِ ثانوی کی علامات اس کی جلد پر ظہور پذیر تھیں۔ اب اس امر میں تو کوئی کلام نہیں رہا کہ چیچک کا ٹیکہ لگواتے وقت ایک لڑکے کا آتشکی زہر دوسرے لڑکے میں اثر کر جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: علاماتِ ثانوی پیدا کرنے میں کئی اسباب مددگار ہوا کرتے ہیں اور خاص کر جب کہ مریض کو ہارڈ شنکر ہو چکا ہو اور مرض کو دیر میں آرام آیا ہو۔ خاص کر جبکہ جنگاسہ کے غدود ساتھ ہی سخت ہو چکے ہوں تو ثانوی علامات کا ظاہر ہونا یقینی ہوا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر مریض نے ہومیوپیتھک

علاج نہیں کروایا ہے۔ بلکہ اس نے ایلوپیتھک یا دیگر طریقۂ طب کا علاج کرایا ہے۔ تو علامات کے شدید صورت اختیار کرنے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا اور اگر مریض کا علاج ہومیوپیتھک طریقہ پر کیا گیا ہے۔ تو اگر علاماتِ ثانوی پھوٹ بھی نکلیں گی تو نہایت ہلکی ہوں گی اور مریض جلدی شفایاب ہو جائے گا۔

غذا میں بد پرہیزی (خاص کر دورانِ علاج شراب کا استعمال) ان علامات کے پھوٹ نکلنے میں زیادہ معاون اور مددگار رہا کرتی ہے۔ اسی طرح سے ناکافی علاج اور زخم کا مکمل شفا نہ پانا ان عوارض کا موجب ہوتے ہیں۔ اس لیے جب تک زخم میں سختی کے نشانات قطعی طور پر گم نہ ہو جاویں۔ تب تک علاج کرتے رہنا چاہیے اور چھوڑ نہیں بیٹھنا چاہیے۔ آتشک کی علامات ثانوی کی تشخیص کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ علامات ایسی واضح ہوتی ہیں۔ کہ اُن کی پہچان میں کوئی غلطی واقع نہیں ہو سکتی اور اگر یہ بھی ساتھ ہی پتہ مل جائے کہ مریض کو آتشک ہو چکا ہے تو پھر تو کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔ البتہ مزمن علامات کی تشخیص مشکل ہوا کرتی ہے لیکن ہومیوپیتھک علاج میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی کیونکہ یہاں تو مرض کی علامات کا علاج ہوتا ہے۔ نہ کہ مرض کے نام کا۔ اس لیے جس دوائی کی علامات ٹکر کھا جاویں۔ وہی شفا بخش ہوتی ہے۔

جب مریض کے جسم کا رنگ سیاہ تانبے کے رنگ جیسا ہو یا پیشتر ازیں مرض کے حملہ آور ہونے کا کوئی نشان موجود ہو یا اگر وقتِ شب ہڈیوں میں دردوں کی زیادتی ہوتی ہو تو یہ سب آتشکی زہر کی خاص علامات ہیں۔

ڈاکٹر رکرڈ صاحب علامات ثانوی کا بیان اس طرح سے تحریر فرماتے ہیں کہ آتشک کی علامات ثانوی کا اظہار چھوت لگنے کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ کے بعد شروع ہوتا ہے لیکن عام قاعدہ چھٹے ہفتہ کے قریب ہے اور اکثر اوقات علاماتِ ثانوی تیسرے مہینے بھی ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ رنگتِ جسم تبدیل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ چمڑے کی قدرتی خوشنمائی زائل ہو کر اُس کا خاکستری رنگ ہو جاتا ہے۔ بینائی مدھم پڑ جاتی ہے تمام جسمانی اور دماغی طاقتیں مریض کھو بیٹھتا ہے اور سست اور اداس پڑا رہتا ہے۔ بال خشک ہو جاتے ہیں اور چمک گم ہو جاتی ہے۔ سر وزنی ہو جاتا ہے اور درد

کرتا ہے۔گردن کے قریب بہت بے چینی معلوم ہوتی ہے اور ایک خاص قسم کا درد کنپٹیوں میں ہُوا کرتا ہے۔سر کی تکالیف بوقتِ شام شروع ہوتی ہیں اور صبح کے قریب دُور ہو جاتی ہیں۔بستر کی گرمی سے ان میں تکلیف ہُوا کرتی ہے۔کنپٹیوں کے پاس اکثر یہ دردیں زیادہ ہُوا کرتی ہیں اور جب ان دردوں میں زیادتی ہُوا کرتی ہے تو مریض کو ایسا معلوم پڑتا ہے گویا کہ آنکھوں کے ڈھیلے اپنی جگہ سے باہر نکل رہے ہیں"۔

" ماؤف جگہیں نہ تو سُرخ ہوتی ہیں اور نہ متورم اور نہ چھونے سے درد کرتی ہیں۔سر درد ایک جگہ مقامی ہو جاتا ہے اور دردِ شقیقہ یا چہرہ میں ریشے کا درد ہو جاتا ہے لیکن ظاہرا کوئی علامات نظر نہیں آتیں۔ اگر مرض کا تدارک جلدی نہ کیا جاوے تو چہرہ کا فالج ہو جاتا ہے۔جب ہمیں پچھلے حالات کی خبر نہ ہو تو وجع المفاصل کی شکایات کے ساتھ اس کو ہم منسوب کرتے ہیں۔اس قسم کے کئی ایک کیس بھی میرے پاس آئے جن کو میں نے مرکیورس آیوڈائیڈ دے کر شفا دی۔کئی ایک کیس ایسے بھی دیکھنے میں آئے کہ بدوں دردِ عصبی پیدا ہوئے اعصابِ چہرہ پر مرض نے جا حملہ کیا اور لقوہ کا مرض پیدا ہو گیا"۔

جِلد جسم۔گلو اور مُنہ کی جھلی پر آتشکی زہر کا اثر بالعموم زیادہ ہُوا کرتا ہے۔کبھی پہلے جِلد جسم ماؤف ہو جاتی ہے اور کبھی اوّل گلے پر مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔

جِلد کے کئی ایک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔مثلاً

۱۔اگزنتھم (XANTHOMA) یہ چھانٹ سب سے پہلے جسم پر ظاہر ہوتی ہے ابتدا میں اس کا رنگ گلابی اور بعد میں تانبے کا رنگ ہو جاتا ہے۔یہ چھانٹ جسم کے مختلف حصّوں میں بتدریج ظاہر ہوتی ہے یا ایک ہی مرتبہ تمام جسم پر نمودار ہوتی ہے۔چہرہ پیشانی۔بازو۔چھاتی اور پیٹ پر یہ بالعموم ظاہر ہُوا کرتی ہے۔اس کے دانے خسرہ کی مانند ہوتے ہیں اور ابتدا میں ان دونوں میں امتیاز کرنا بہت مشکل ہُوا کرتا ہے۔

۲۔پاپولی یا پنپلز: یہ پھنسیاں بھی علاماتِ ثانوی کے ابتدا میں پیدا ہوتی ہیں۔رنگ ان کا زرد، سُرخ یا سیاہ ہُوا کرتا ہے۔اگر ان کا علاج مناسب طریقہ پر نہ کیا جائے تو ان کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے اور نوک تیز ہو جاتی ہے۔سر سے لے کر پاؤں تک تمام جسم بھرپور ہو جاتا ہے۔اگر سرسری نظر سے دیکھا جاوے تو یہ داغ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے چیچک کے مرجھائے ہوئے دانے۔

۳۔ **پسچولر اریپشنز** (PUSTULER ERUPTIONS) (چھالے) یہ مرض اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جبکہ آتشکی زہر جسم میں بہت سرایت کر چکا ہو۔ اکثر کمزور اور بیماری سے زیادہ دبے ہوئے مریضوں میں یہ چھالے ظاہر ہوتے ہیں۔

۴۔ **جلد کا چھل جانا**۔ بعض اوقات مریضوں کی جلد پر سر سے پاؤں تک سینکڑوں ہی زخم پیدا ہو جاتے ہیں جن کا باعث آتشکی زہر ہوا کرتا ہے۔

۵۔ **ٹیوبر کلز** (گانٹھیں) مریض کی جلد کے اوپر بے قاعدہ شکل کی گانٹھیں نکل آیا کرتی ہیں۔ ان کو ٹیوبر کلز کہتے ہیں۔

۶۔ **امراض جلدی کھوپڑی**۔ مثلاً پھوڑے پھنسیاں اور بالوں کا گر جانا وغیرہ۔

۷۔ **گلے اور منہ کی رطوبتی جھلیوں کا ورم اور زخم**۔ آتشکی زہر کی ابتدائی علامات میں سے ایک یہ بھی علامت ہے۔ بعض اوقات ٹھنڈ کے لگنے سے یہ مرض جاگ اٹھتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر احتیاط کی جاوے تو مریض اس مرض سے بچے رہتے ہیں۔

۸۔ **آتشکی زہر کا اثر عام طور پر حلق اور اس کے غدودوں پر ہوتا ہے**۔ مریض اکثر اوقات غلطی سے اس کو معمولی گلے کا دکھنا سمجھ لیتا ہے۔ رنگ اس کا سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔ اندر زخم ہوتے ہیں۔ پیپ بکثرت خارج ہوتی ہے۔ مرض درست ہونے میں نہیں آتا۔ علامات نزلہ کی غیر موجودگی اور سب سے بڑھ کر اگر آتشک اس وقت یا اس سے پہلے ہو چکا ہو تو یہ ایسی علامات ہیں کہ جن سے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ کبھی تو یہ مرض نہایت نرم ہوتا ہے اور کبھی ایسا شدید کہ غدودِ گلو اور کوّا وغیرہ سب تباہ ہو جاتے ہیں۔

علاماتِ ثانوی کا علاج

ایسے حالات میں علاج اکثر مشکل ہوا کرتا ہے۔ اس لیے معالج کی خصوصی توجہ درکار ہوا کرتی ہے اور جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں کہ زہر صرف مریض تک ہی نہ رہے گا۔ بلکہ اس کی اولاد بھی مبتلائے مرض ہو گی۔ تو اس مرض کی بیخ کنی کے لیے جس قدر محنت اور کوشش کی جائے تھوڑی ہے۔

بعض معالجوں کے نزدیک یہ مرض لاعلاج ہے اور بعض معالج اپنے مریضوں

سے جھٹ وعدہ کر لیتے ہیں کہ دائمی شفا بہت جلد ہو جائے گی۔ لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ اگر مریض ابتدائی حالت میں ہو۔ مریض کی صحت بھی اچھی ہو اور مریض پارے کا زیادہ استعمال نہ کر چکا ہو تو مرض کی بیخ کنی اور مریض کی بالکل شفایابی کی بابت بڑی آسانی سے وعدہ کیا جا سکتا ہے اور برعکس اس کے اگر مرض جسم میں گھر کر چکا ہے اور صحت بہت بگڑ چکی ہے۔ مزید برآں اگر مریض خنازیری جثہ کا ہے تو اگر علاماتِ ثانوی کو تھوڑے عرصہ کے لیے آرام بھی معلوم ہو تو مرض کا پھر عود کر آنا بالکل معمولی بات ہوا کرتی ہے۔

پہلے وقتوں میں مریض کو پارے کی بڑی بڑی مقدار دی جاتی تھی جس سے مریض کا جسم زہر آلود ہو کر علاماتِ ثانوی کے نشوونما پانے کا موجب ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب سائنس نے ترقی کی ہے اور معالج زیادہ محتاط ہو گئے ہیں اور تعلیم یافتہ معالج تو اور بھی زیادہ ہوشیار ہو گئے ہیں۔ اگرچہ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں امراض خبیثہ کے معالج عموماً وہ لوگ ہیں جو کہ علم سے ناآشنا اور طریقہ طب سے بالکل ناواقف ہیں۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مریض پڑھے لکھے معالجوں کے پاس جانے سے شرماتا ہے اور وہ اکثر ایسے لوگوں سے علاج کراتا ہے کہ جو اس کی باقی ماندہ زندگی کو تباہ کر کے اس کے خاندان کی بربادی کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں یہ خیال گھر کیے ہوئے ہے کہ امراض خبیثہ کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان تباہ کن امراض کا شکار مریض اُن کا علاج بازاری رنڈیوں۔ جولاہوں اور مُلّاں ملانوں یا اشتہاری حکیموں سے کرواتے پھرتے ہیں اُن کے خیال میں بقول لیکہ "مریض بھی نصف حکیم بن جاتا ہے"۔ بازاری رنڈیاں چونکہ خود ان امراض میں مبتلا رہا کرتی ہیں۔ اس لیے ان کے پاس بڑے مجرب نسخے ہوا کرتے ہیں۔ بدیں وجہ وہ ان لوگوں کو ان امراض کا ماہر جان کر ان سے علاج کرواتے ہیں اور نتیجہ وہی ہوتا ہے۔ جس کی ایک ذی عقل توقع کر سکتا ہے

ممکن ہے کہ پڑھے لکھے ویدوں اور یونانی طبیبوں کے پاس ان امراض کا علاج اچھا موجود ہو۔ لیکن یہ بات بغیر تردید کے کہی جا سکتی ہے کہ ان امراض کے علاج

میں ہومیوپیتھی سے بہت کچھ سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ معالج کا اعلٰے منصب یہ ہے کہ صحت جلد از جلد مستقل طور پر اور بغیر کسی زیادہ درد یا تکلیف کے بحال ہو جائے اور تھوڑے سے تھوڑے عرصہ میں مرض کا قطعاً اور یقینی طور پر قلع قمع کر دیا جائے۔

آتشک کے درجۂ دوم میں چونکہ خون زہر آلود ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس زہر کی بیخ کنی کرنا ہی شفا کہلاتا ہے۔ یہ بیخ کنی تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ احتیاط اور قاعدہ سے مناسب ادویات منتخب کردہ کا استعمال عرصہ تک کیا جائے اور ساتھ ہی حفظانِ صحت اور خوراک وغیرہ کے متعلق ایسی ضروری احتیاط کی جائے کہ جس سے مریض کی صحت قائم رہ سکے۔

مرکیورس: یہ دوائی جیسے ابتدائی حالات میں مفید ہے ویسے ہی درجۂ دوم میں بھی کئی حالتوں میں مفید پڑتی ہے۔ اکثر ایسے کیس بہت دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ جن میں ابتدائی و ثانوی علامات دونوں ہی ایک وقت میں موجود ہوتی ہیں۔ پس مرکیورس جب ایک حالت کے لیے دیا جائے تو دوسری حالت کے لیے بھی مفید پڑتا ہے اور اکثر جلدی امراض میں یہ دوائی بڑی مفید پڑتی ہے۔ اگر مریض پارے کا استعمال پہلے کر چکا ہو۔ تو پھر مرکیورس کا استعمال مفید نہیں ہوا کرتا۔ اگر پہلے استعمال نہ کیا گیا ہو اور علامات بھی مرکیورس کے موجود ہوں تو پھر یہ دوائی ضرور استعمال کرنی چاہیے۔ عام طور پر مرکیورس سالو۔ مرکیورس کا ڈ۔ مرکیورس آیوڈائیڈ یا مرکیورس بن آیوڈائڈ ۲× یا ۳× ٹرائی ٹیوریشن کے پانچ گرین دن میں تین مرتبہ دیتے ہیں۔

کالی ہائیڈرائڈیکم: جب مرکیورس کے استعمال سے پورا فائدہ نہ ہو۔ تو دوسرے درجہ پر جس دوائی کا معالج کو خیال ہونا چاہیے۔ وہ کالی ہائیڈرائڈیکم ہے، بہت سے جلدی امراض، میں اس کا شفابخش اثر قابلِ تعریف ہے۔ وہ کیس جو کہ کسی دوائی کے اثر کو نہ مانتے۔ یا مریض خنازیری جُثّے کا ہو۔ تو یہ دوائی نہایت مفید پڑتی ہے۔

ایسے کیسوں میں اگر مرکیورس اور کالی ہائیڈرائڈیکم کا استعمال باری باری سے

کرایا جائے تو نتائج نہایت تسلی بخش ہُوا کرتے ہیں ۔ باری باری سے استعمال کرانے سے یہ مراد ہے کہ مرکیورس ایک ہفتہ استعمال کرائی جائے اور دوسرے ہفتہ کالی ہائیڈرائیڈیکم اسی طرح ہفتہ بہ ہفتہ باری سے استعمال کرنا نہایت تسلی بخش نتائج پیدا کرتا ہے ۔ علاماتِ مخصوصہ اس کی یہ ہیں ۔ خنازیری مزاج اور کمزور طبیعت ۔ جنگاسہ ۔ گلے یا گردن کے غدود بڑھے ہوئے ۔ گلے میں ایسا درد گویا کہ کوئی برچھی چبھو رہا ہے ۔

جب پارہ زیادہ مقدار میں دیا جا چکا ہو ۔ تو اس کے بُرے نتائج کو روکنے کے لیے یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے ۔ جب پارے کے زیادہ استعمال سے مریض کے مسوڑھے سُرخ اور متورم ہو گئے ہوں ۔ گلا درد کرے ۔ سانس متعفن ہو اور رات کے وقت ہڈیوں میں سخت درد ہو تو یہ دوائی نہایت مفید پڑتی ہے ۔

خوراک : مدر ٹنکچر یا ۱x کے ۵ سے ۸ گرین پانی میں گھول کر دن میں تین مرتبہ ۔

ایسڈ ہم نائٹریکم ۔ یہ دوائی بھی درجۂ دوم میں خاص فوقیت رکھتی ہے ۔ کالی ہائیڈرائیڈیکم کی طرح یہ دوائی بھی ان مریضوں کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے ۔ جنہوں نے پارے کا استعمال بہت زیادہ کیا ہو ۔ اس کی علاماتِ مخصوصہ چھوٹے چھوٹے گول گول زخم جن میں خون بآسانی بہ نکلے اور ان میں ایسا درد ہو جیسا کہ کوئی برچھی چبھو رہا ہے ۔ جب گلے ، منہ اور ناک کی رطوبتی جھلی میں زخم ہو تو یہ دوائی زیادہ مفید ہُوا کرتی ہے ۔

خوراک : ۱x یا ۲x ڈائی لیوشن کے ۵ سے لے کر ۱۰ قطرے دن میں تین مرتبہ ۔

رطوبتی جھلی کے عوارض کا علاج

جیسا کہ اُوپر بیان ہو چکا ہے یہ عوارض ٹھنڈ لگنے سے جاگ اُٹھتے ہیں ۔ ان میں اکونائیٹ ۔ بیلاڈونا ۔ ایپس اور مرکیورس کار مفید پڑتی ہیں ۔

جب اکونائیٹ کے دینے سے بخار اور شدید علامات میں تخفیف ہو جائے ۔ تو ایپس ۱x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے فی خوراک کے حساب سے دینے سے باقی مرض کو آرام ہو جاتا ہے ۔

علاوہ ازیں بیلاڈونا ۔ لاکسس اور مرکیورس کار سا پی اپنی علامات کے ساتھ استعمال میں لائی جا سکتی ہیں ۔ اگر ان امراض میں مرکیورس کار کے دینے سے تھوڑا افاقہ

ہوا ہو۔ لیکن مرض رفع نہ ہوا ہو۔ تو ایسے موقعہ پر ایسیڈم نائٹر یکم ایک مفید دوائی ہوتی ہے یعنی ۱×یا ۲×ڈائی لیوشن کے دس قطرے دن میں تین مرتبہ پلانے چاہئیں اور نصف ڈرام خالص نائٹرک ایسڈ ایک پاؤ پانی میں ملا کر اس کے غرارے کرانے چاہئیں یہ دوائی بعض حالتوں میں نہایت مفید پڑتی ہے۔ گلے کے آتشکی امراض میں آرجنٹم نائٹریکم بھی بڑی مفید دوائی ہے۔

مریض کو ہر قسم کے نشہ اور حقّہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کے لیے کاڈ لیور آئیل کا استعمال مفید ہوا کرتا ہے یعنی سوتے وقت رات کو ایک چمچہ کاڈ لیور آئیل کا پی لینا بہت مفید اثر رکھتا ہے۔ اگر کاڈ لیور آئیل زیادہ پیا جائے تو غیر مفید اثرات پیدا کرتا ہے۔ مریض کا جی متلاتا ہے۔ اور اس کی اشتہا ماری جاتی ہے۔ سردی سے بچنے کے لیے مناسب پارچات پہننے کی مریض کو ضرورت ہوا کرتی ہے۔

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے اور بھی کئی ادویات مثلاً ایسیڈم سلفیوریکم۔ فاسفورس۔ ہیپر سلف۔ کالی بائی کرومیکم اور سلفر اپنے اپنے موقعوں پر مفید ہوتی ہیں۔

گلٹیاں کنڈی لیوماٹا یا میوکس ٹیوبرکلز

یہ گلٹیاں رطوبتی جھلّی کے اوپر نکل آیا کرتی ہیں اور خاص گھونگھٹ کے نیچے سپاری کے دونوں پہلوؤں پر۔

جو گلٹیاں آتشک کے مرض سے پیدا ہوتی ہیں۔ وہ قد۔ رنگ اور شکل میں آپس میں نہیں ملتیں اور ایک دوسری سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ وہ اصل سطح سے کم و بیش اُبھری ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات چپٹی اور بعض اوقات گول اور جس سطح پر واقع ہوتی ہیں۔ تقریباً اسی رنگت کی گلٹیاں بھی ہوا کرتی ہیں اور اکثر وہ ایسی جگہ پر پیدا ہوتی ہیں کہ جو جگہ آپس میں رگڑ کھاتی ہو۔ مثلاً مقعد۔ حشفہ کی بالائی جلد کے نیچے۔ ہونٹوں کے کناروں پر۔ زبان کے زیریں اور مستورات کی اندام نہانی و شرمگاہ پر۔

ان گلٹیوں میں سے خراشدار مادہ خارج ہوتا رہتا ہے اور وہ بہت بدبودار ہوتا ہے۔ جب یہ گلٹیاں مقعد یا اندام نہانی پر ہوں تو پاخانہ اور پیشاب کے گرنے

کے باعث سخت درد ہوتا ہے۔

علاج

مرکیورس سالو: ایک مفید دوائی ہے۔ابتدا میں اسی کو استعمال کرنا چاہیئے۔ بہت سے کیسوں میں یہ دوائی اکیلی ہی شافی ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۲× ٹری ٹیوریشن کے ۵ گرین دن میں تین مرتبہ۔

ایسڈم نائٹریکم: اگر کسی کیس میں مرکیورس سالو مفید ثابت نہ ہو تو یہ دوائی مفید پڑتی ہے۔

خوراک: ۱× ڈائی لیوشن کے ۵ سے ۱۰ قطرے ایک چھٹانک پانی میں دن میں تین مرتبہ۔

خارجی علاج

کیلنڈولا لوشن یا تھوجا: مدر ٹنکچر سے روئی بھگو کر اوپر رکھنا۔یا السی کی پلٹس باندھنا۔شدید مرض کی حالت میں جب کہ بدبو زیادہ ہو تو السی کی پلٹس کا چند بار باندھنا نہایت ضروری ہوا کرتا ہے تاکہ مقام ماؤف صاف ہو جائے۔اس کے بعد کیلنڈولا لوشن لگانا چاہیئے۔

آتشکی امراض چشم

(SYPHILITIC DISEASES OF THE EYE)

سوزش آئرس و سوزش انگوری پردۂ چشم۔اس مرض کا اگر جلدی انسداد نہ کیا جائے تو آنکھ کی پتلی کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہوا کرتا ہے۔

اس میں آئرس کا رنگ تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔اس کی سطح پر چھوٹے چھوٹے سرخ یا براؤن نشان پیدا ہو جاتے ہیں۔آنکھ کا رنگ گلابی ہو جاتا ہے۔رات کے وقت سر میں سخت درد ہوتا ہے اور روشنی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔آنکھ میں بھی درد ہوتا ہے۔آنسو چھما چھم نکلتے ہیں اور بینائی میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔

علاج

اس مرض کا علاج کرنے سے قبل اس امر کا جان لینا ضروری ہوا کرتا ہے کہ آیا مریض پہلے پارہ تو زیادہ استعمال نہیں کر چکا ہے۔ کیونکہ پارہ کا زیادہ استعمال اس مرض کے بڑھانے میں مددگار ہوا کرتا ہے۔ اگر پارہ پہلے استعمال کیا جا چکا ہے تو پارہ کے بد اثر کو دور کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مریض کو اندھیرے کمرے میں پڑا رہنا چاہیے اور ہر قسم کے کام سے پرہیز کرنا چاہیے۔

مرکیورس کار اور مرکیورس آیوڈائیڈ: یہ ہر دو ادویات اس مرض میں نہایت ضروری ہیں۔ موخرالذکر دوائی خاص کر خنازیری مزاج والے مریضوں کے لیے۔

آنکھ گلابی رنگ کی اور اس میں جلن اور درد۔ پانی بکثرت۔ آئرس بدشکل اور سکڑا ہوا۔

ان شدید حالتوں میں بھی یہ ادویات مفید ہوتی ہیں جب کہ آنکھ میں پیپ پڑ جانے کا خطرہ لاحق ہو۔

خوراک: ×۲ ڈائی لیوشن کے تین قطرے نصف چھٹانک پانی میں ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے بعد۔

نوٹ: ان ادویات کے اثر کو بڑے غور سے خیال میں رکھنا چاہیے اور اگر ان کا استعمال مرض میں زیادتی پیدا کرنے کا موجب ہو۔ تو فوراً ان کو موقوف کر دینا چاہیے اور کوئی دیگر مناسب دوائی شروع کر دینی چاہیے۔

ایسیڈم نائٹریکم: اگر مرکیورس فائدہ نہ کرے یا علامات میں زیادتی پیدا کرنے کا موجب ہو تو اس دوائی کا استعمال نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔ یوں بھی جب مریض کی صحت بہت خراب ہو چکی ہو وہ کمزور اور نحیف ہو تو اس دوائی کا استعمال نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔

خوراک: ×۲ ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے بعد۔

بیلا ڈونا: یہ دوائی مفید پڑتی ہے جب کہ باوجود دیگر ادویات کے استعمال کے آنکھ کی پتلی سکڑی رہے یا جب مرض زیادہ ترقی کر کے پتلی کو بالکل بند کر دے۔

خوراک : 1x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر تیسرے گھنٹے بعد۔

تھوجا : جب گلٹیاں یا چھوٹے چھوٹے مستے آئرس پر نمودار ہوں تو یہ دوائی اکیلی ہی یا نائٹرک ایسڈ اور یہ دوائی باری باری سے دینی چاہیے۔

خوراک : 2x ڈائی لیوشن کے تین قطرے دن میں تین مرتبہ۔

آرم : جب پارہ کے زیادہ استعمال کے باعث اس مرض میں زیادتی پیدا ہو گئی ہو اور دل کی حالت یہ ہو کہ مریض مایوس ہو کر خودکشی کا خیال دل میں لاتا ہو تو یہ دوائی بمقابلہ نائٹرک ایسڈ کے زیادہ مفید ہوا کرتی ہے۔

خوراک : 12x کے ۵ قطرے صبح و شام دو مرتبہ۔

ہیپر سلف : جب آنکھ میں پیپ پیدا ہو چکی ہو تو یہ دوائی مفید پڑتی ہے۔ خاص کر پارے کے زیادہ استعمال سے جو نتائج بد ظہور پذیر ہو چکے ہوں اُن کے درست کرنے کے لیے مفید ہے۔

خوراک : 2x ٹری ٹیوریشن کے پانچ گرین ہر تین گھنٹے کے بعد۔

بچوں میں آتشک

(HEREDITARY SYPHILIS)

پیدائش سے لے کر چند ماہ تک بچوں میں سفلس کی علامات پھوٹ نکلتی ہیں اور یہ علامات جسم کی جلد۔ ناک گلے اور منہ کے اندر آشکارا ہوتی ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے میں اس بارے میں اختلاف ہے بعضوں کا خیال ہے کہ باپ کے نطفہ سے یہ زہر بچہ حاصل کرتا ہے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ یہ زہر صرف ماں سے بچہ حاصل کرتا ہے لیکن اس امر میں تو کوئی کلام نہیں کہ ماں کا زہر بچہ یقینی طور پر حاصل کر لیتا ہے۔ ایسے کئی کیس دیکھنے میں آئے ہیں کہ باپ سفلس کے مرض میں مبتلا ہوا لیکن وہ شفایاب ہو گیا۔ بچہ کی ماں تک زہر نہیں پہنچا۔ پس ایسے حالات میں جو بچے پیدا ہوئے وہ بالکل تندرست و توانا تھے اور انہوں نے آتشک کا زہر حاصل نہ کیا۔ لیکن جب حاملہ ہونے سے تھوڑا عرصہ پہلے ایک عورت مرضِ آتشک میں مبتلا ہو گئی اور حاملہ ہونے کے وقت آتشکی علامات اس میں موجود تھے۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اس میں آتشکی آثار نمایاں تھے اور وہ بچ نہ سکا

لیکن دو سال کے بعد جب کہ اس عورت کو پھر حمل قرار پایا تو اس وقت کوئی علامات نمایاں نہ تھے ۔ پس جب بچہ پیدا ہوا تو وہ توانا اور تندرست تھا اور اس میں آتشکی علامات اثر نہ کیے ہوئے تھے ۔ اور بھی کئی مثالیں ہیں کہ بچہ بالکل زہریلے اثر سے بچ گیا ۔ حالانکہ ماں آتشکی زہر سے متاثر تھی ۔ یہ ایک عجیب معاملہ ہے جو کہ آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا

علامات مرض : بچہ میں سفلس کی علامات صاف عیاں ہوا کرتی ہیں اور کسی قسم کی غلطی کا احتمال نہیں ہوا کرتا ۔ آتشکی پھنسیاں دیگر اقسام کی پھنسیوں سے بخوبی امتیاز کی جا سکتی ہے ۔ بعض اوقات مرض بوقتِ پیدائش ساتھ ہی پیدا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات پیدائش سے چند یوم چند ہفتے یا چند ماہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے ۔ اول الذکر صورت میں بچہ پست قد اور کمزور پیدا ہوتا ہے اور بخوبی نشوونما نہیں پاتا بلکہ مرجھایا ہوا ہوتا ہے اور مر جاتا ہے ۔ موخر الذکر صورت میں بچہ کے شفا پا جانے اور بچ جانے کا بہت موقعہ ہوتا ہے ۔ آتشکی چھانٹ نکلنے کے قبل بچہ کی حالت بہت بے چین ہوتی ہے ۔ یہ چیختا چلاتا اور روتا ہے اور مرجھایا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ چند یوم کے بعد تانبہ کے رنگ کے دھبے جسم کے مختلف حصوں پر نکل آتے ہیں ۔ مثلاً ران ۔ ہاتھ ۔ پاؤں ۔ منہ اور مقعد اور بعض اوقات سر اور دھڑ کے اوپر منہ ۔ گلا اور نتھنوں کا اندرونی حصہ متورم اور زخمی ہو جاتا ہے اور مواد بکثرت خارج ہوتا ہے ۔ جس سے کسی چیز کے نگلنے اور سانس لینے میں بھی بہت تکلیف ہوتی ہے ۔ یہ نشان باقی حصہ جسم سے تھوڑے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں ۔ شکل میں چپٹی گلٹیوں کی مانند کسی جگہ ان سے مواد خارج ہوتا ہے اور کسی جگہ خشک ہوتے ہیں ۔ بعض اوقات تو یہ علامات بہت معمولی اور سادہ ہوتے ہیں اور بعض اوقات اتنے سخت کہ مرض پورے طور پر ترقی یافتہ معلوم ہوتا ہے ۔

علاج

مرکیورس سالو اور مرکیورس بن آیوڈائیڈ : جیسا کہ اوپر کئی بار ذکر آچکا ہے کہ آتشکی امراض میں ان ادویات کا درجہ بہت افضل ہے ۔ جب بچوں میں آتشکی امراض آشکارا ہوں تو ان ادویات کا استعمال نہایت مفید ہوا کرتا ہے ۔

خوراک : ۲× ٹری ٹیوریشن کا ½ یا ¼ گرین دن میں تین یا چار مرتبہ ۔

اکثر اوقات تو مندرجہ بالا ادویات میں سے کوئی ایک دوا کافی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی کیس میں ایسا نہ ہو تو کالی ہائیڈرا ڈیکم دوائی مفید ثابت ہوتی ہے ۔ اس دوائی کے ایک یا دو قطرے بموجب عمر بچہ کو دن میں تین مرتبہ دینے چاہئیں ۔ لیکن ہونٹوں اور گلے میں گھاؤ زیادہ تکلیف دہ ہوں تو نائٹرک ایسڈ مفید دوائی ہے۔ ۳× ڈائی لیوشن کے ایک یا دو قطرے دن میں تین مرتبہ دینے کافی ہیں اور اس دوائی کا ایک نرم سولیوشن بنا کر اس سے گلے کو صاف کر دینا چاہیے اور بچے کو کاڈ لیور آئیل چٹانا چاہیے تاکہ اس کی طاقت بحال رہے ۔

آتشک ثلاثوی

جب مرض اس درجہ میں پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ پھر اس میں چھوت کا مادہ نہیں رہتا۔عام امراض جو اس درجہ میں نمودار ہوا کرتے ہیں وہ یہ ہیں :-

۱- امراضِ استخواں
۲- امراضِ جِلد
۳- امراضِ خصیہ
۴- امراضِ دماغ و حرام مغز
۵- امراضِ چشم
۶- آتشکی نقاہت

استخوان کی آتشکی بیماریاں

جب آتشکی زہر استخوان میں سرایت کر جاتا ہے تو کئی قسم کی تکالیف آ نمودار ہوتی ہیں ۔بالعموم جو ہڈیاں زیادہ مبتلائے مرض ہوا کرتی ہیں وہ ٹانگوں ۔بازوؤں اور کھوپڑی کی چپٹی ہڈیاں ہیں ۔

علامات : تکلیف دہ دردیں بالعموم رات کو زیادہ ۔جگہ ماؤف کو دبانے سے بہت درد محسوس ہو ۔حرکت کرنے میں تکلیف ۔جگہ ماؤف میں تھوڑی سوزش ہوا کرتی ہے اور یہ سوزشی حصہ آہستہ آہستہ بڑھ کر سخت ہو جاتا ہے ۔اور ہڈی

کی مانند سخت معلوم ہوتا ہے۔ جب ناک کی ہڈی پر اس کا اثر ہو تو بعض اوقات یہ ہڈی بالکل باقی حصۂ جسم سے الگ ہو جاتی ہے۔ استخوان کے امراض کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ پیری اوس ٹائی ٹس (PERIOSTITIS) سوزش پردۂ استخوان

۲۔ اوس ٹائی ٹس (OSTETIS) سوزشِ استخوان

۳۔ ایکس اوس ٹاسس (EXOSTOSIS) استخوانی گلٹی کا ہڈی پر نکل آنا۔

۴۔ کیریس (CARIES) ماؤف ہڈی کا گل سڑ کر بالکل ضائع ہو جانا۔

علاج

مرکیورس سالو: اگر پارے کا استعمال پہلے مریض نہ کر چکا ہو تو اس دوائی کو استعمال کرنا چاہیے۔ خنازیری مزاج والوں کے لیے مرکیورس بن آیوڈائیڈ زیادہ مفید ہے۔ اکثر حالات میں یہ دوائی اکیلی ہی کافی ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۳x ٹری ٹیوریشن کے ۵ سے ۱۰ گرین دن میں تین مرتبہ۔

کالی ہائیڈرائیڈیکم: اگر مرکیورس سے آرام نہ ہو تو یہ دوائی آرام دینے میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

خوراک: مدر ٹنکچر یا ۱x ٹری ٹیوریشن کے دس گرین دن میں دو یا تین مرتبہ یا ۱x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے دن میں تین مرتبہ۔

یہ دوائی سوزش پردہ استخواں اور سوزشِ استخواں خاص کر کھوپڑی کی چپٹی ہڈی اور ٹانگوں اور بازوؤں کی لمبی ہڈیوں پر زیادہ مؤثر ہوا کرتی ہے۔

ایسڈم نائیٹریکم: جب مرکیورس اور کالی ہائیڈرائیڈیکم سے تھوڑا فائدہ ہو اور پھر مرض گھٹنے میں نہ آوے ویسے کا ویسا ہی قائم رہے تو یہ دوائی مفید پڑتی ہے۔

خوراک: Q مدر ٹنکچر کے ایک یا دو قطرے بہت سے پانی میں ملا کر دن میں تین یا چار مرتبہ دینے چاہئیں۔

جگہ ماؤف پر اس دوائی کا ایک نرم سولیوشن بنا کر لگانا بھی مفید ہوا کرتا ہے۔ روئی یا لنٹ اس پر بھگو کر باندھ دینی چاہیے۔

علاوہ ازیں میزیریم - ورا ٹرم ورائیڈ - آرسینکم - کلکیریا کارب - فاسفورس - سلفر - رے نن کیولس - فائٹولیکا اور ایس کلیباس ادویات گاہے بگاہے استعمال ہوتی ہیں

گماٹا

(GUMATA)

بسبب آتشکی زہر - چھوٹی - سخت اور درد نہ کرنے والی گلٹیاں (اُبھار) کھوپڑی گردن - ہاتھ اور پاؤں - فوطہ اور قضیب کی جلد کے نیچے اور بعض اوقات زبان کے زیریں نکل آتی ہیں - یا تو یہ گلٹیاں علاج کرنے سے گم ہو جاتی ہیں اور یا کچھ عرصہ سخت رہ کر ان میں مواد بھر جاتا ہے اور بالآخر پھٹ کر مواد خارج ہو جاتا ہے جس سے گہرے اور تکلیف دہ زخم بن جاتے ہیں - جب یہ گلٹیاں زبان کے نیچے ہوں تو نہایت تکلیف دہ ہوا کرتی ہیں - زبان سخت اور گانٹھیں گانٹھیں ہو جاتی ہیں - کسی چیز کے چبانے اور بولنے کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے - ان گلٹیوں اور سرطانِ زبان میں یہ فرق ہے کہ سرطان میں ایسی دردیں ہوتی ہیں - جیسے کہ برچھی چبھونے سے ہوتی ہیں اور علاوہ بریں سرطان کی ایک ہی سخت گانٹھ ہوتی ہے جو کہ زبان کی تمام موٹائی کو بتلا کیے رہتی ہے -

علاج

مرکیورس سالو: ایسیڈیم نائیٹریکم - کالی ہائیڈرا ڈیکم - سلیشیا اور سلفر اس مرض میں خاص ادویات ہیں -

خصیہ[1] کی آتشکی سوجن

(SYPHILITIC SARCOCELE)

اس مرض میں ایک یا دونوں خصے آہستہ آہستہ بڑھ جاتے ہیں - اُن کا فعل معطل

---

[1] مرد کا انڈا - فوطہ - یہ دو چھوٹے چھوٹے بیضوی شکل کے غدود ہیں جو کہ مرد میں منی پیدا کرتے ہیں - یہ خصیے ایک قسم کی ڈوری کے ذریعہ فوطہ کی تھیلی میں آویزاں ہوتے ہیں -

ہوجاتا ہے اور جماع کی خواہش کم ہوجاتی ہے اور بعض اوقات یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ دونوں خصیے بالکل ضائع ہوجاتے ہیں۔
جب یہ مرض ترقی پر ہو۔ تو اکثر اس کے ہمراہ سوزشِ نوطہ شامل ہوجاتی ہے۔

علاج

مرکیورس بن آیوڈائیڈ اس مرض کے لیے خاص دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے سوزش بہت کم ہوجاتی ہے۔
علاوہ ازیں آرم۔ کونیم۔ کلیمٹس۔ فاسفورس۔ پلسٹلا۔ لائیکوپوڈیم۔ بیلاڈونا۔ مزیریم۔ کالی ہائیڈرا ڈیکم بھی مفید ادویات ہیں۔

دماغ اور حرام مغز[1] کے آتشکی امراض

(SYPHILITIC DISEASES OF THE BRAIN)

نظامِ عصبی پر جو اثر آتشکی زہر کا ہوتا ہے۔ اس کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔ پیرے لےسس (فالج رشل ہوجانا) اس کا عام نتیجہ ہے۔ دماغ اور حرام مغز میں سوزش پیدا ہونے کے باعث یہ عارضہ وقوع میں آتا ہے۔ یہ فالج مختلف درجوں کا ہوا کرتا ہے۔ کبھی تو جسم کا نصف حصّہ جس کو انگریزی میں ہیمی پلیجیا (ادھرنگ) کہتے ہیں اور کبھی نیچے کا دھڑ جسکو انگریزی میں پیراپلیجیا کہتے ہیں شل ہوجاتے ہیں لیکن یہ یاد رہے کہ یہ عارضہ بتدریج ترقی کرتا ہے۔

علاج

اس عارضہ میں صحت آہستہ آہستہ ہوتی ہے اس لیے علاج دیر تک کرنا پڑتا ہے۔

---

[1] حرام مغز یہ دماغ یعنی بھیجے کی مانند ایک نرم اور سفید جسم ہے جو کہ ریڑھ کے ستون کی نالی میں رہتا ہے۔ حرام مغز درحقیقت دماغ ہی کا بڑھاؤ یا ایک حصّہ ہے اس کے دونوں جانب سے اعصاب نکلتے ہیں۔

مرکیورس آیوڈائیڈ اور کالی ہائیڈرا ڈیکم ان عوارضات میں نہایت مفید ادویات ہیں موخرالذکر دوائی بہت عرصہ تک استعمال کرنی چاہیئے اس دوائی کے دیتے ہی فائدہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

سٹرکنا ئینم نائٹریکم بھی مفید دوائی ہے۔ اس کے ۲۰ ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ہر بار دن میں تین مرتبہ دینے چاہئیں۔

بیلاڈونا: جب اس مرض کے ہمراہ سردرد بہت ہو تو یہ دوائی بھی مفید ہوا کرتی ہے۔

الیکٹریسٹی (بجلی) بھی فالجی امراض میں بہت مفید چیز ہے۔ خواہ یہ ماؤف مقام پر لگائی جائے اور خواہ گرم پانی میں سے گزار کر اس میں مریض کو غسل کرایا جائے ساحل سمندر کی آب و ہوا بھی مفید ہوا کرتی ہے۔

آتشکی نقاہت

(SYPHILITIC EACHEXIA)

سب امراض میں سے جو کہ آتشک کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عارضہ سب سے زیادہ ہولناک ہے۔ اس عارضہ میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا کہ زندگی کا حوض ہی زہر آلودہ ہو چکا ہے۔ جسمانی اور اعصابی طاقتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ جسم کا ہر ایک فعل بگڑ جاتا ہے۔ چہرہ زرد اور بھسا ہو جاتا ہے۔ جسم کا گوشت ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اور جسم ناتواں ہو جاتا ہے۔ اعضاء کمزور ہو کر کانپنے لگتے ہیں۔ بھوک ماری جاتی ہے۔ اعصابی بخار ہر وقت دامن گیر رہتا ہے۔ شب کو پسینے اپنا اڈہ آ جماتے ہیں۔

مذکورہ بالا علامات کے ہمراہ استخوان۔ گلٹیوں اور زخموں کے عوارضات اور دیگر نامراد امراض جلد آ ہمرکاب ہوتے ہیں اور آخیر میں یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بسبب کمی خون ضعف و نقاہت سے مریض راہی ملکِ عدم ہو جاتا ہے۔

اس حالت کے پیدا کرنے میں جو امور مددگار و معاون ہوا کرتے ہیں وہ یہ ہیں:۔ خنازیری مزاج۔ آتشک اولے و ثانوی کا بے قاعدہ علاج۔ پارہ کا بکثرت دیا جانا

استعمال - سردی اور رطوبت کا اثر - منشیات کا استعمال - بُری غذا - گندی رہائش اور دیگر کئی ایک اسباب، جو کہ حیون شکتی (قوت زیست) کے کمزور کرنے والے ہوتے ہیں -

علاج

جیسا مرض کا حال ویسا علاج کا حال - کوئی علاج یقینی نہیں کہا جا سکتا اور اگر کوئی دوائی مفید بھی ہو تو عرصہ تک استعمال کرنی پڑتی ہے - ایسے کیسوں میں شفا کی اوسط بہت کم ہوتی ہے - پھر بھی یہ کہنے سے میں باز نہیں رہ سکتا کہ دیگر طریقہ ہائے طب کی نسبت ہومیوپیتھک ادویات امید کی زیادہ جھلک دکھا سکتی ہیں - چونکہ یہ علاج اصول بالمثل پر مبنی ہے اور ادویات کا کثیر ذخیرہ اس میں موجود ہے اس لیے مریض کو بہت سا فائدہ اور شفا کا وعدہ بمقابلہ دیگر طریقہ ہائے علاج کے ہم دے سکتے ہیں -

زیادہ کارآمد ادویات - آرسینکم - فاسفورک ایسڈ - نائٹرک ایسڈ - کاربوویجی - چائنا - فیرم - کالی ہائیڈرا ڈیکم - مرکیورس اور سلفر ہیں -

کالی ہائیڈرا ڈیکم اور ایڈم نائٹریکم کا درجہ سب سے افضل ہے - جب مریض بہت نحیف ہو چکا ہو اور اعصابی کمزوری بھی بہت ہو تو آرسینکم - فیرم اور فاسفورس کا استعمال مفید ہوا کرتا ہے -

ضروری ہدایات

منشیات سے پرہیز - طاقت بخش غذا کا کھانا - کاڈلیور آئل کا استعمال - جسم کی مالش اور غسل کرنا - کھلی ہوا میں ورزش - مضافات اور ساحل سمندر پر رہنا - یہ سب مفید ہیں - آتشک کے مریض کو لازم ہے کہ وہ بے ضرر اور فائدہ بخش ادویات کا استعمال عرصہ تک جاری رکھے تاکہ یہ نامراد زہر زائل ہو جائے -

شدید وجع المفاصل۔ گنٹھیے کا بخار

(RHEUMATIC FEVER ACUTE RHEUMATISM)

یہ ایک شدید مرض ہے جس میں تیز بخار ہوتا ہے اور جوڑ متورم ہوجاتے ہیں ۔ یہ ایک قسم کے خورد بینی کیڑے سے پیدا ہوتا ہے جس کو اصطلاح میں ڈپلو کوکس ردمے ٹیکس یعنی گنٹھیے کا کیڑا کہتے ہیں ۔

اسباب مرض : اگرچہ اس کا باعث ایک خاص قسم کا کیڑا ہے جو کہ مریض کے خون میں پایا جاتا ہے ۔ لیکن دیگر اسباب مثلاً نمدار جگہ پر سونا ۔ بھیگے کپڑے دیر تک پہنے رہنا ۔ یا سردی لگنا یا بارش میں بھیگنا ۔ تغیرات موسم ۔ فتورِ ہاضمہ اور سخت محنتِ جسمانی کرنا بھی اس کے اسباب ہیں ۔

مستورات میں حیض کا بند ہوجانا ۔ یا عرصہ تک دودھ پلانا ۔ یا وضع حمل وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں ۔ سفلس اور سوزاک بھی اس کے باعث ہوتے ہیں ۔

علاماتِ مرض : ابتدا میں یکایک لرزہ لگ کر تیز بخار چڑھ جاتا ہے ۔ حرارتِ جسم بہت تیز ہوتی ہے ۔ ۱۰۲ سے ۱۰۷ بلکہ ۱۰۸ درجہ تک ہوجاتی ہے ۔ ماؤف جوڑوں پر ورم ہوتا ہے اور سُرخی ہوتی ہے اور سخت درد ہوتا ہے ۔ مریض چھونا تک برداشت نہیں کرسکتا اور نہ اعضاء کو ہلانا چلانا پسند کرتا ہے ۔ درد کی شدت اور بخار کی تیزی چند دِنوں تک رہتی ہے ۔ اس کے بعد کمی شروع ہوجاتی ہے ۔ گنٹھیے کے بخار کی دوسری خاص علامت یہ ہے کہ کھٹا ۔ بدبودار پسینہ بکثرت آتا ہے اور پیشاب بھی سُرخ رنگ کا کم مقدار میں خارج ہوتا ہے اور نہایت رنگین ہوتا ہے ۔ ہاضمہ خراب ہوتا ہے ۔ بھوک ماری جاتی ہے ۔ لیکن پیاس بہت لگتی ہے ۔ اس مرض میں جوڑوں کی ورم ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں اور دوسرے سے تیسرے جوڑ میں منتقل ہوتی رہتی ہے ۔ اس طرح بڑے بڑے جوڑوں میں درد کا دَورہ ہوتا رہتا ہے ۔ مارے درد کے مریض ہل جُل نہیں سکتا اور رات کو نیند نہیں آتی اور جس طرف مریض پڑا رہتا ہے ۔ اُسی طرف پڑا رہنا چاہتا ہے کیونکہ ہلنے جُلنے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے نبض گول اور بھرپور چلتی ہے اور ۹۰ سے ۱۲۰ مرتبہ چلتی ہے زبان پر زردی مائل سفید فرجی ہوئی ہوتی ہے ۔ لیکن سر میں کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی

گنٹھیے کے شدید بخار میں سر درد یا ہذیان نہیں ہُوا کرتا اور یہی اس کی تمیزی علامت ہے۔

عموماً دس بارہ روز کے بعد بخار اُتر جاتا ہے اور پھر شکایات بھی کم ہوجاتی ہیں اور صرف کمزوری باقی رہ جاتی ہے۔ مرض اکثر عود کر آتا ہے۔

نوٹ: جب بخار بھی شدید نہ ہو اور جوڑوں کا ورم اور درد بھی زیادہ نہ ہو تو اس قسم کے مرض کو سب ایکیوٹ روماٹیزم یا کم شدید گنٹھیا کہتے ہیں۔

اس میں ماؤف جوڑوں کی ساخت میں چنداں فرق نہیں آتا۔

نقل مکانی: وجع مفاصل کی دردیں نقل مکانی کرتی رہتی ہیں۔ یکایک ایک جوڑ کو چھوڑ کر دوسرے جوڑ میں چلی جاتی ہیں۔ پھر دوسرے سے تیسرے میں اور اسی طرح سے واپس ہوتی ہوئی اپنے پہلے مقام میں چلی آتی ہیں اور یہی حال ورم کا ہے۔ جب ایک جگہ ورم زیادہ ہوتا ہے۔ تو دوسری جگہ کم ہوجاتی ہے۔ مرض کے حملہ کے دوران اسی طرح سے کئی بار ہوتا ہے لیکن سب سے زیادہ تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب کہ مرض جوڑوں سے پردۂ دِل یا بطونِ قلب میں چلا جاتا ہے۔ جب مرض کا حملہ نہایت شدید ہوتا ہے۔ تب مذکورہ بالا پیچیدگی پیدا ہوتی ہے۔ نوجوان اشخاص میں زیادہ اور مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ اور خاص کر ایسے مریضوں کو جو کہ پہلے ہی سے کمزور ہوں یا جن کو دِل کی دھڑکن کا عارضہ ہو۔

وجع القلب (دردِ دل) جب ورم حجاب القلب ہو تو مریض کا چہرہ نہایت ڈراؤنا و متفکر ہوجاتا ہے۔ سانس تکلیف سے آتا ہے اور دل کے مقام پر درد ہوتا ہے نیز پسلیوں کے زیریں اور درمیانی مقام پر دُکھن ہوتی ہے۔ دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ یا دِل کے فعل میں فتور واقع ہوتا ہے۔

علاج

ایکونائیٹ۔ برائی اونیا۔ مرکیورس۔ رسٹاکس۔ پلسٹلا۔ سلی سائلک ایسڈ۔ لیڈم اور وراٹرم ورائیڈ بہت مفید ادویات ہیں۔ نیز کالمی کم۔ ڈیجی ٹیلس اور سلفر بھی اکثر مستعمل ہیں۔

۱۔ ایکونائیٹ: نبض بھرپور اور سخت ہو۔ بخار تیز ہو۔ جوڑ سُرخ اور بہت درد

کرتے ہوں۔ بے چینی اور موت کا ڈر ہو۔ پسینہ ندارد۔ جب کہ مرض کا باعث خشک ٹھنڈی ہوا کا لگنا ہو۔ بے چینی ہو۔

خوراک: ۲× یا ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا: شدید اور مزمن دونوں قسم کے وجع المفاصل میں یہ ایک نہایت مؤثر دوائی ہے۔ جوڑوں میں سخت ورم اور درد۔ چھونا تک برداشت نہ ہو سکتا ہو۔ اگر مرض نے پھیپھڑوں یا پلوار (پھیپھڑوں کے پردہ) کی طرف رجوع کیا ہو تو یہ دوائی اور بھی زیادہ مظہر ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس: یہ دوائی شدید اور مزمن دونوں حالتوں میں کام آتی ہے۔ تیز بخار۔ نبض بھرپور اور تیز۔ پسینہ بکثرت اور بدبودار لیکن پسینہ آنے سے نہ تو درد میں افاقہ ہو اور نہ ہی سوزش میں کمی۔ درد بوقتِ شب اور بستر کی گرمی سے زیادتی اختیار کرتے ہوں۔ ماؤف مقامات میں سوزش اور سرخی بہت ہو۔ رات کو تمام شکایات ترقی پذیر ہوتی ہوں۔

خوراک: ۳× یا ۳۰× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس: تمام اقسام کے وجع المفاصل میں رسٹاکس ایک عظیم الشان دوائی ہے۔ تیز بخار۔ تپ محرقہ کی طرف رجحان۔ بے چینی اور ادھر اُدھر کروٹیں بدلنا جس سے مریض کو آرام ہوتا ہے۔ سوزش زیادہ اور سُرخ۔ گرمی پہنچانے سے مریض کو آرام معلوم ہوتا ہو۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا: جب جوڑ اور عضلات دونوں ہی مبتلائے مرض ہوں۔ سوزش نقل مکانی کرتے ہوں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جا نمودار ہوتے ہوں۔ بعد دوپہر بخار اور دیگر تکالیف ترقی پذیر ہوتی ہوں۔ گرمائش سے تکلیف اور ٹھنڈی ٹکور سے آرام ہو عورتوں کے وجع المفاصل کی یہ ایک خاص دوائی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۳۰× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ڈیجی ٹیلس: وجع القلب میں یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ نبض چھوٹی اور تیز۔ پیشاب مقدار میں کم آتا ہو۔ جوڑ سوجے ہوئے اور زیادہ درد نہ کرتے ہوں۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ دن میں تین یا چار مرتبہ۔

سلفر: یہ دوائی وجع المفاصل میں ویسی ہی مفید ہے جیسی کہ آتشک کے مرض میں۔

مرکیورس: دردیں ٹھنڈ لگنے سے یا پانی میں کام کرنے سے زیادہ ہوتی ہوں۔ رات کو زیادتی ہو اور جلدی بیماری کے دب جانے سے بیماری کا حملہ ہوا ہو۔

خوراک: ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

غذا: بخار کے دوران میں اور کم از کم ابتدائے مرض میں غذا کا ضرور خیال رکھنا چاہیے اور سوائے پانی۔ دودھ۔ آش جو اور ارا روٹ کے اور کچھ نہیں دینا چاہیے۔

ضروری ھدایات: مرض کے ابتدا میں گرم گرم ٹکور یا سٹیم باتھ مفید ہے۔ مریض کو بالکل آرام سے لیٹا رہنا چاہیے اور اگر قلب مبتلائے مرض ہو جائے تو پھر زیادہ اٹھنا۔ بیٹھنا یا چلنا پھرنا خطرناک ہوتا ہے۔

بخار اتر جانے کے بعد بھی ہفتہ عشرہ تک مریض کو آرام سے لیٹے رہنا چاہیے۔ بعدہٗ رفتہ رفتہ اٹھ کر بیٹھنا۔ کھڑے ہونا اور چلنا پھرنا چاہیے۔ اگر چلنے پھرنے سے دل کی دھڑکن بڑھ جاوے یا نبض تیز ہو جائے تو ایسی صورت میں اور چند روز آرام کرنا چاہیے۔

متورم مقامات پر جوشاندہ پوست کی دن میں دو مرتبہ نصف نصف گھنٹہ تک ٹکور کرنی چاہیے۔

مزمن وجع المفاصل۔ پرانا گنٹھیا

(CHRONIC RHEUMATISM)

یہ ایک جسمانی ساخت کی بیماری ہے جس میں جوڑوں کے اندر اور اطراف کی ریشہ دار ساخت سخت ہو کر حرکت کو کم کر دیتی ہے۔

اسبابِ مرض: کبھی کبھی شدید گنٹھیا مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن بعض مریضوں میں یہ مرض ابتداءً ہی مزمن قسم کا ہوتا ہے۔

یہ حالت سوزاک اور آتشکی مریضوں میں زیادہ ہوا کرتی ہے۔

سردی کا لگنا یا بھیگنا۔ بعض اوقات کھیلتے کے وقت جب کسی خاص جوڑ پہ زیادہ زور پڑے تو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ سمیت یا زہر کا خون میں سرایت کر جانا۔ ہاضمہ میں بگاڑ کرنے والی غذائیں کھانا اور شراب وغیرہ پینا۔ یہ سب اس کے اسباب ہیں۔ کبھی یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض: جوڑ سخت ہو جاتے ہیں اور ان میں درد ہوتا ہے۔ رات کو درد کی زیادتی ہوا کرتی ہے۔ سرد اور مرطوب موسم میں مرض کا زیادہ زور ہوا کرتا ہے۔ ماؤف جوڑ میں خفیف ورم ہوتی ہے۔

"بعض اوقات یہ ورم شدید صورت اختیار کر لیتی ہے۔ ماؤف جوڑوں کے ارد گرد کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں اور گاہے ماؤف جوڑوں کے اندر رطوبت جمع ہو جاتی ہے یا اُن کی ساخت موٹی ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث جوڑ سوج کر بدوضع ہو جاتے ہیں۔ یا آپس میں باہم جڑ کر ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

باوجود ان تمام تکالیف کے مریض بخار سے بچا رہتا ہے اور اگر ہو بھی جاوے تو بہت خفیف ہوتا ہے۔ اس مرض کے مریض کو فتور ہاضمہ کی شکایت اکثر رہتی ہے۔ بدیں وجہ کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔

علاج

رسٹاکس: ابتداء ہومیوپیتھی سے رسٹاکس بائی دردوں و وجع المفاصل کی عظیم دوا شمار کی جاتی ہے۔ اور اس کی مدِمقابل دوا صرف برائی اونیا ہے۔ ذیل میں دونوں کے امتیازی فرق کو واضح کیا گیا ہے۔

برائی اونیا اور رسٹاکس میں امتیازی فرق

رسٹاکس	برائی اونیا
۱۔ بے چینی اور لگاتار حرکت کرنے کی خواہش کیونکہ حرکت کرنے سے دردوں کو آرام رہتا ہے۔	۱۔ چپ چاپ پڑا رہنے کی زبردست خواہش۔ کیونکہ ایسا کرنے سے دردوں کو آرام ہوتا ہے۔ اگرچہ

رسٹاکس	برائی اونیا
	بعض کیسوں میں مریض حرکت کرنے پر مجبور رہتا ہے لیکن حرکت کرنے سے اس کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے۔
۲۔ جب گرمی آئی ہو، یا پسینہ آیا ہو، اُس وقت نہانے یا سرد گرم ہو جانے کے باعث دردوں کا پیدا ہونا۔	۲۔ برائی اونیا میں مخصوص طور پر یہ وجہ نہیں ہوتی۔ اگرچہ برائی اونیا کا وجع المفاصل ان وجوہات کی بناء پر بھی ہو سکتا ہے۔
۳۔ ایسے وجع المفاصل کے لیے مفید ہے جو ریشہ دار بافتوں اور عضلات کے غلافوں پر اثر انداز ہو۔	۳۔ ایسے وجع المفاصل کے لیے مفید ہے جو جوڑوں اور خود عضلاتی بافتوں پر اثر انداز ہو۔

حرکت کرتے رہنے سے رسٹاکس کی دردوں کو آرام رہتا ہے۔ بیٹھنے یا بیٹھ کر اُٹھتے وقت یا آغازِ حرکت میں دردوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ لگاتار حرکت کرنے سے بہر حال آرام معلوم ہوتا ہے۔ رسٹاکس کی یہ بھی علامت ہوتی ہے کہ گرمی سے آرام ہوتا ہے۔ مرطوب موسم یا طوفان کی آمد سے دردیں بڑھتی ہیں۔ سردی سے بھی دردیں زیادہ ہوتی ہیں۔ کمر میں جب یکایک کڑک پڑتی ہو۔ اس کے لیے رسٹاکس ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ کمر کے درد عضلات کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ کمر درد کی رسٹاکس ایک خاص دوائی ہے۔ جب زیادہ ورزش کرنے یا وزنی چیز کو اوپر اُٹھانے سے عضلات کو کھچاوٹ پہنچ جاوے اور عضلات تن کر دُکھنے لگیں تو ایسی حالتوں میں رسٹاکس ایک عمدہ دوائی ہے۔

رسٹاکس کے علاماتِ مخصوصہ حسبِ ذیل ہیں:۔

۱۔ لگاتار حرکت کرنے سے آرام ما سوائے کمر درد کے۔ جس کو بعض اوقات لگاتار حرکت کرنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

۲۔ اکڑاؤ اور دُکھن۔

۳۔ حرکت کی ابتداء میں دردوں میں اضافہ۔

۴۔ مرطوب موسم یا ٹھنڈ سے تکلیف کا زیادہ ہونا ٹھنڈی ہوا برداشت نہیں ہوتی۔ یہ جلد میں درد پیدا کرتی ہے۔

۵۔ گرمی سے ہر قسم کی علامات کا آرام۔

رسٹاکس دوائی وجع المفاصل کے ہر ایک کیس میں شافی نہیں ہوا کرتی۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ بہت تعداد میں شافی ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ×۳ یا ۳۰ چار گھنٹہ کے بعد۔

برائیؔ اونیا: جب درد جوڑوں میں ہو۔ یعنی وجع المفاصل کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ اگرچہ عضلاتی وجع المفاصل میں بھی یہ دوائی کام آتی ہے۔ عضلات دکھتے ہوں اور سوجے ہوئے ہوں اور جوڑ غضب کے سوج گئے ہوں۔ سُرخ۔ چمکیلے اور بہت گرم ہوں۔ درد کی ٹیسیں پڑتی ہوں۔ یا کاٹنے کی مانند درد ہو۔ حرکت کرنے سے تکالیف بڑھتی ہوں۔ چھونے سے یا دباؤ سے بھی دردوں میں بھی اضافہ ہوتا ہو۔

برائی اونیا کے درد نقل مکانی شاذ و نادر ہی کیا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس پلسٹلا اور کلمیا کے درد نقل مکانی بہت کیا کرتے ہیں۔

برائی اونیا۔ لیڈم۔ نکس وامیکا اور کالچیکم چار ادویات موٹی موٹی ہیں۔ جن میں حرکت کرنے سے دردیں بڑھتی ہیں

خوراک: ×۲ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

جب وجع مفاصل میں پاؤں کے تلوے بہت درد کرتے ہوں تو انیٹم کروڈم بہت نافع ہوتی ہے۔

کاشیکم اور رسٹاکس کئی ایک علامات میں مشابہ ہیں لیکن امتیازی فرق یہ ہے۔

کاسٹیکم	رسٹاکس
بے چینی صرف رات کو ہوتی ہے۔ وجع المفاصل کا باعث خشک سرد کرُدالی ہوا ہو۔ دردیں متواتر حرکت کرنے کے لیے مجبور کریں۔ لیکن ایسا کرنے سے افاقہ نہ ہو۔	بے چینی ہر وقت موجود رہتی ہے۔ وجع المفاصل کا باعث مرطوب و تر آب و ہوا ہو۔ حرکت کرنے سے عارضی طور پر آرام ہو۔

کاسٹیکم : جوڑوں کا اکڑ جانا۔ عضلات کے بند چھوٹے ہو جاتے ہیں اور اعضا بدشکل ہو جاتے ہیں ۔ گرمی سے آرام ہوتا ہے ۔ جس طرف مریض لیٹتا ہے ۔ اُس طرف کے عضلات دُکھتے درد کرتے ہیں ۔ جبڑوں کی وجع المفاصل کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔

اگر وجع المفاصل کے ہمراہ بخار بھی ہو ۔ تو پھر کاسٹیکم دوائی مفید نہیں ہُوا کرتی ۔

خوراک : ۶× یا ۳۰× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

لیڈم : وجع المفاصل اور نقرس کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔ خاص کر موخر الذکر کی لیڈم کے دردوں کی خاص علامت یہ ہے کہ درد نیچے سے اُوپر کو چڑھتے ہیں ۔ بستر کی گرمی سے دردوں میں اضافہ ہوتا ہے ۔ جوڑوں میں روغن کم ہوتا ہے ۔ اس لیے وہ سخت ہو کر گلٹیاں بن جاتی ہیں ۔ لیڈم کی دردیں (مانند کاچکیم کے) جوڑوں میں کاٹنے والی ہُوا کرتی ہیں ۔ اعضا کمزور اور سطح ٹھنڈی اور سُن ہوتی ہے ۔

لیڈم کی موٹی علامات یہ ہیں :

۱ ۔ دردوں کا اُوپر کی جانب چڑھنا ۔

۲ ۔ چھوٹے جوڑوں میں گلٹیوں کا بن جانا ۔

۳ ۔ بستر کی گرمی سے تکلیف کا بڑھ جانا ۔

۴ ۔ حرکت سے دردوں کا زیادہ ہونا ۔

جب کاچکیم دوائی کی بہت خوراکیں دی گئی ہوں اور وہ نقصان رساں ہوئی ہوں تو لیڈم دوائی مفید ہوتی ہے ۔

خوراک : ۵ کے ۵ قطرے نصف چھٹانک پانی میں چار مرتبہ یا ۳۰

پلسٹلا : جب درد نقل مکانی کرتے ہوں تو پلسٹلا دوائی یاد آتی ہے لیکن دیگر ادویات جن میں یہ علامت پائی جاتی ہے ۔ کلمیا ۔ برائی اونیا ۔ کالچکیم ۔ سلفر ۔ کالی بائی کرومیکم اور کالی سلفیوریکم بھی ہیں ۔

گرمی سے دردیں بڑھتی ہوں اور شام کو زیادہ ہوتی ہوں اور ٹھنڈے سے آرام ہوتا ہو ۔ گھٹنے ۔ ٹخنے اور پاؤں کے جوڑوں میں جب دردیں ہوں تو پلسٹلا دوائی کو ضرور یاد کرنا چاہیے ۔ مارے دردوں کے مریض حرکت کرنے پر مجبور ہوتا ہو اور آہستہ آہستہ خراماں چلنے سے آرام معلوم ہوتا ہو ۔ سوزاکی وجع المفاصل کی خاص دوائی یہ ہے

کالی بائی کرومیکم بھی سوزاکی وجع المفاصل کی دوائی ہے اور نیز ایسے دردوں کی جو ایک مقام سے دوسرے مقام میں نقل مکانی کرتے رہتے ہوں اور گرم کمرے میں آرام ہو۔ سوزاکی وجع المفاصل کی تھوجا بھی دوائی ہے۔ جب جگر یا معدہ میں نقص واقع ہونے کے باعث بائی کی دردیں شروع ہو جائیں تو پلسٹلا دوائی شافی ہوا کرتی ہے۔

کلمیا: نقل مکانی کرنے والے وجع المفاصل کے دردوں کی یہ بھی ایک دوائی ہے۔ اور خاص کر جبکہ چھاتی میں دردیں ہوتی ہوں یا جبکہ جوڑوں سے دل میں وجع المفاصل یا نقرس کی دردیں چلی گئی ہوں جس کی وجہ اوپر لیپ لگانا ہو۔ ٹانگوں میں کاٹنے والی دردیں ہوتی ہوں بدوں سوج اور بدوں بخار کے۔ لیکن کمزوری بہت ہو۔ جب دردیں سینہ سے معدہ اور شکم میں جاتی ہوں۔ کلمیا دوائی منظر ہوا کرتی ہے۔

گردن کے عضلات دکھتے ہوں اور کمر ٹوٹی محسوس ہو۔ دردیں سوتے وقت زیادہ ہوتی ہوں۔

خوراک: ۳x یا ۳۰ ہر چار گھنٹے کے بعد۔

سمی سی فیوگا۔ یہ بھی وجع المفاصل کی ایک کارآمد دوائی ہے۔ جب کہ دردوں کا حملہ یکایک اور شدید ہوتا ہو۔ رات کو دردیں زیادہ ہوتی ہوں اور مرطوب اور طوفانی موسم میں زیادتی اختیار کرتی ہوں۔ شدید بے چینی مگر حرکت سے تکلیف میں زیادتی۔

خوراک: ۵ کے ۵ قطرے دن میں پانچ مرتبہ۔

کالچیکم: اگرچہ نقرس کی یہ خاص دوائی ہے۔ لیکن وجع المفاصل میں بھی اس کا اثر قابلِ تعریف ہے۔ اس کی دردیں بھی مانند کلمیا اور پلسٹلا کے نقل مکانی کرتی رہتی ہیں۔ دردیں شام کو زیادہ ہوتی ہیں۔ ذراسی حرکت سے بھی دردیں بڑھ جاتی ہیں۔ مریض بے قرار ہوتا ہے اور دردیں ناقابلِ برداشت ہوا کرتی ہیں۔ سینہ کی وجع المفاصل میں بھی یہ دوائی بعض اوقات مفید ہوتی ہے۔ جب کہ دل کے پاس درد ہوتا ہو اور ایسا محسوس ہو کہ کسی نے دل کو سخت بندھے سے کس دیا ہے۔ شام کو دردیں زیادہ ہوتی ہوں۔ اور جوڑ سوجے ہوئے اور سیاہی مائل سرخ ہوں۔

کالچیکم کمزور آدمیوں کے وجع المفاصل کی دوائی ہے۔ کمزوری اس کی علامت

مخصوص ہے ۔ چھوٹے جوڑوں کے دردوں کی بھی یہ دوا ہے ۔ ہاتھ اور پاؤں کے چھوٹے جوڑوں کی اور بھی ادویات ہیں مثلاً ایکٹیا سپیکاٹا ۔ کالوفائلم ۔ لیڈم اور روڈوڈنڈران
ابتدائے مرض میں کاسٹیکم دوائی شاذ و نادر ہی مظہر ہوا کرتی ہے ۔ لیکن جب مریض کمزور ہو چکا ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

فائیٹولیکا : وجع المفاصل کی یہ بھی دوائی ہے ۔ جب کہ آتشکی زہر جسم میں موجود ہو ۔ جب کہنی اور گھٹنے کے نیچے درد ہوتے ہوں تو یہ دوائی خصوصاً مفید ہوتی ہے ۔
عضلات اکڑ گئے ہوں ۔ دردیں اِدھر اُدھر دوڑتی ہوں ۔ رات کو زیادہ ہوتی ہوں ۔ اور مرطوب موسم میں خاص کر زیادتی اختیار کرتی ہوں ۔ آتشکی مریضوں کو جب کندھوں اور بازوؤں میں دردیں ہوتی ہوں تو فائیٹولیکا دوائی مظہر ہوا کرتی ہے ۔

خوراک : ۵ یا ۱x ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

کالی ہائیڈرائڈیکم : جوڑوں کے اور خاص کر گھٹنوں کے وجع المفاصل کی یہ خاص دوائی ہے ۔ گھٹنا سوجا ہوا اور خمیرا اُٹھنے کی مانند ہو ۔ دردیں رات کو زیادہ ہوتی ہوں اور دردوں کا باعث آتشکی زہر ہو ۔ یا پارہ کا ناجائز استعمال ہو ۔

خوراک : ۵ کے ۵ سے ۱۰ قطرے نصف چھٹانک پانی میں دن میں چار مرتبہ ۔

مرکیورس : جوڑوں میں درد اور سوجن ۔ زیادتی رات کے وقت ۔ پسینہ بہت آئے ۔ لیکن تکالیف میں ذرا بھی تخفیف واقع نہ ہو ۔ پسینہ سے بعض اوقات بدبو آتی ہے اور پسینہ تیل کی مانند ہو ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

سلیشیا : موروثی وجع المفاصل کی یہ ایک دوائی ہے ۔ دردیں رات کو زیادہ ہوتی ہوں ۔ کپڑے اتارنے سے دردوں میں زیادتی ہو اور گرمی سے افاقہ ہو ۔

خوراک : ۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

گوائیکم : مزمن مرض میں یہ دوائی کام آتی ہے ۔ آتشکی یا سیمابی وجع المفاصل میں یہ دوائی دی جاتی ہے ۔ سوزاکی وجع المفاصل میں جب کہ بہت سے جوڑ ماؤف

اور وہ سخت ۔ گرم ۔ سُوجے ہوئے ہوں ۔ درد کرتے ہوں ۔ کھچاوٹ ہو اور عضلات بہت چھوٹے معلوم ہوتے ہوں ۔

خوراک: ۵ یا ۲۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

کلکیریا کارب: سر اور ماتھے پر پسینہ زیادہ آئے ۔ ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے اور ان میں پسینہ زیادتی کے ساتھ آئے ۔ ہر بار حرکت کرتے سے دردوں میں زیادتی واقع ہو ۔ نہانے کے بعد یا پانی میں کام کرنے کے بعد بھی درد زیادہ ہوں ۔

خوراک: ۳x یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

اس کے علاوہ کالوسنتھ ۔ روڈوڈینڈران ۔ ڈلکامارہ ۔ سنگوئیریا ۔ لیتھیم کارب ۔ مگنیشیا کارب ۔ فیرم ۔ ارٹیکا یورنز ۔ آرنیکا ۔ وائی اولا اوڈ پر بھی غور کریں ۔

ضروری ہدایات: مریض کو گرم اور خشک آب و ہوا میں رہنا چاہیئے ۔ فلالین یا دیگر گرم کپڑے پہننے چاہئیں اور موسم کی تبدیلی پر باخبر رہنا چاہیئے ۔ پاؤں کو ٹھنڈ اور نمی سے بچانا چاہیئے ۔ بعض اوقات گرم پانی میں اور خاص کر نمکین پانی میں غسل کرنا مفید ہوا کرتا ہے ۔ ماؤف جوڑوں پر آرنیکا یا رسٹاکس کی مرہم ملنی چاہیئے ۔ اس مرض میں چونکہ ہاضمہ میں فتور ہوا کرتا ہے ۔ اس لیے زود ہضم غذا استعمال کرنی چاہیئے ۔ شراب وغیرہ سے پرہیز کرنا لازم ہے ۔

شدید نقرس
(ACUTE GOUT)

یہ مرض ایک خاص قسم کے بخار سے وابستہ ہے اور اس کا دورہ بار بار ہوتا رہتا ہے ۔ اس میں ہاتھوں اور پاؤں کے جوڑوں میں ورم اور سُرخی ہو جاتی ہے ۔ لیکن پیپ نہیں پڑتی ۔ اس مرض کی ابتدا پاؤں کے انگوٹھے سے شروع ہوتی ہے یہ مرض اکثر موروثی ہوتا ہے ۔ اکثر اس کے ساتھ ہاضمہ میں فتور ہو جاتا ہے اور دیگر اعضاء کے افعال میں بھی نقص واقع ہوتا ہے ۔

علاماتِ مرض: اس مرض کا حملہ یا دورہ بالعموم آدھی رات کے بعد ہوتا ہے اور عموماً زیادہ عیاشی کی وجہ سے یا زیادہ تھکاوٹ سے شدید حملہ شروع ہو جاتا ہے ۔

رات کو مریض آرام سے سوتا ہے۔ لیکن صبح اٹھنے پر وہ سخت درد میں مبتلا ہوتا ہے۔ یہ درد انگوٹھے میں زیادہ تر ہوا کرتا ہے۔ انگوٹھا سرخ۔ گرم اور متورم ہو جاتا ہے اور اتنا ذکی الحس ہو جاتا ہے کہ کپڑے کا وزن بھی ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ خفیف لرزہ لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ جس کی حرارت ۱۰۲ یا اس سے تھوڑی کم و بیش ہوتی ہے۔ مریض بے چین ہوتا ہے اور کبھی اپنا پاؤں ادھر بدلتا ہے اور کبھی ادھر لیکن افسوس چین نہیں آتا۔ دن کے وقت تو کسی قدر افاقہ رہتا ہے لیکن رات کو درد شدید ہو جاتا ہے اور پھر صبح خفیف پسینہ آ کر قدرے آرام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے پانچ سات یوم گزر جانے پر علامات مرض میں آہستہ آہستہ تخفیف ہوتی جاتی ہے۔ یعنی بخار جاتا رہتا ہے اور درد موقوف ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد مقام ماؤف اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے یا اس میں مزمن سوزش باقی رہ جاتی ہے۔ مرض کا دورہ بعض اوقات ایک دو بلکہ تین سال تک بھی نہیں ہوتا بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں پاؤں کے انگوٹھے مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ لیکن عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جب ایک جوڑ میں درد کم ہوتا ہے تو دوسرے میں زیادہ۔

بہت سے کیسوں میں ایسا ہوتا ہے کہ مرض کے ابتدائی دردوں کے بعد دیگر جوڑوں مثلاً ٹخنے۔ ایڑی۔ پاؤں کے تلوے یا گھٹنے میں مرض چلا جاتا ہے لیکن ہاتھوں کے جوڑ بہت کم مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔

نقرس اور وجع المفاصل میں امتیازی فرق

نقرس	وجع المفاصل
۱۔ حملہ کی ابتداء میں چھوٹے جوڑ اور خاص کر پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔	۱۔ خصوصاً بڑے جوڑ مبتلائے مرض ہوتے ہیں اور ایک ہی وقت میں بہت سے جوڑ مبتلا ہو جاتے ہیں۔
۲۔ سن بلوغت سے پہلے شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ ۲۵ یا ۵۰ سال کے درمیان اشخاص عموماً مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔	۲۔ یہ مرض عموماً نوجوانوں میں زیادہ ہوتا ہے بیس سال سے تیس سال کے اندر اور اکثر اس سے بھی پہلے۔

نقرس	وجع المفاصل
۳ - مستورات کی نسبت مردوں میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے اور اوّل الذکر میں حیض کے بند ہونے کے قبل شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔	۳ - اس مرض کا حملہ مردوں اور مستورات میں یکساں ہوتا ہے۔
۴ - یہ مرض اکثر کاہلی - عیاشی اور شراب خوری کی سزا ہے۔	۴ - غریب محنت کش اور ننگے دھڑنگے اشخاص کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔
۵ - یہ ایک زبردست موروثی مرض ہے۔	۵ - یہ مرض بہت کم درجہ کا موروثی ہے۔
۶ - بیرونی کان کے ارد گرد اور انگلیوں کے سروں پر کھریا مٹی کی طرح سے یوریٹ آف سوڈا نمایاں ہوتا ہے۔	۶ - اس مرض میں کھریا مٹی کی طرح یوریٹ آف سوڈا نہیں ہوا کرتا۔

علامات قبل از دورۂ مرض: نفخ - جلن معدہ - ترشی - اسہال یا قبض، اور دیگر علاماتِ فتور ہاضمہ اور بعض مریضوں کو تنفس کی شکایت ہوجاتی ہے یا جگر کا فعل خراب ہوجاتا ہے - بعض مریضوں میں نظام عصبی مبتلائے مرض ہو کر دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے یا پیشاب میں تبدیلی واقع ہوجاتی ہے یا عضلات میں کڑل پڑتے ہیں

اسبابِ مرض: یہ مرض بڑا زبردست موروثی ہوتا ہے - یعنی نصف سے زیادہ مریضوں کو وراثت میں ملا ہوتا ہے - اور بڑے تھوڑے ہیں جو کہ خود اس مرض کو حاصل کرتے ہیں - موٹے آدمی جو کہ عیاشانہ زندگی بسر کرتے ہیں لیکن ورزش بہت کم کرتے ہیں - اس مرض کے اکثر شکار رہتے ہیں - پورٹ وائین شراب پینے والے بالعموم زیادہ مبتلائے مرض ہوتے ہیں - یہ مرض مردوں کا ہے - اگرچہ موٹے جسم کی مستورات بھی جبکہ ان کو حیض آنا بند ہوجاتا ہے - گا ہے بگا ہے اس مرض میں مبتلا ہوجاتی ہیں -
یہ امر کہ عیاشانہ زندگی بسر کرنا اور ورزش نہ کرنا نقرس کے اسباب ہیں - پورے طور پر واضح ہوجاتا ہے - جب کہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ محنت کش کسان اس مرض سے مبرا رہتے ہیں - سیسہ بھی نقرس پیدا کرنے میں بہت معاون ہوا کرتا ہے - جو لوگ سیسے کا کام کرتے ہیں وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں - موسم اور آب و ہوا بھی نقرس

کے دورے کے بہت حد تک ذمے دار ہیں۔ مرض کے ابتدائی حملے موسم بہار میں زیادہ ہُوا کرتے ہیں۔ جب مرض زیادہ جڑ پکڑ جاتا ہے تو ہر ایک موسم میں نقرس کا حملہ ہو جایا کرتا ہے۔

علاج

دورانِ حملہ میں: کالچیکم۔ ایکونائیٹ۔ برائی اونیا۔ کالی ہائیڈرآڈیکم۔ ایپوسائنیم۔ ارٹیکا یورنز۔

وقفہ میں: پلسٹلا۔ نکس وامیکا۔ مرکیورس۔ آئیوڈائیڈ۔ برائی اونیا۔ روڈوڈنڈرن رسٹاکس۔ آرنیکا۔ سلفر۔ بلیمبم وغیرہ۔

نوٹ: تشریح علامات کے لئے دیکھو بیان پرانا نقرس

پرانا نقرس

(CHRONIC GOUT)

علاماتِ مرض: مزمن نقرس میں مرض کے دَورے دیر دیر بعد ہوتے ہیں۔ اور زیادہ جوڑ مبتلائے مرض ہُوا کرتے ہیں۔ جب مرض کے حملے بار بار ہوتے ہیں تو ماؤف جوڑ متورّم اور بے ڈول ہو جاتے ہیں۔ یوریٹ آف سوڈا کے جمع ہو جانے سے انگلیوں کے جوڑوں میں بڑی بڑی گلٹیاں یا اُبھار بن جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کے ہاضمہ میں اکثر فتور ہُوا کرتا ہے اور دل کے فعل میں بھی نقص واقع ہوتا ہے۔ مریض پست ہمت اور دل کے فعل میں بھی نقص واقع ہوتا ہے۔ مریض پست ہمت اور بدمزاج ہُوا کرتا ہے وقتاً فوقتاً جوڑوں میں درد ہوتا رہتا ہے۔ پیشاب پھیکے رنگ کا آتا ہے اور اس میں البیومن خارج ہوتی ہے۔

نوٹ: نقرسی مریضوں میں اکثر مندرجہ ذیل امراض دیکھنے میں آتے ہیں۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان امراض کا تعلق ضرور اس مرض کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور بالخصوص مندرجہ ذیل نقرسی مریضوں میں اکثر دیکھے جاتے ہیں۔

تفصیل امراض: آنکھوں کا جلنا۔ سوزش پردہ صلبیہ۔ درد معدہ۔ قولنج ورم معدہ۔ ورم جگر۔ قبض یا اسہال۔ بدہضمی وغیرہ۔ درد دل۔ دل کا بڑھ جانا۔ شرائین

کی دیواروں کا سخت اور موٹا ہوجانا ۔غشی ۔خفقان وغیرہ ۔امراضِ بول اور امراضِ تنفس اور بعض امراضِ جلدی اور بعض امراضِ عصبی مثلاً سر درد ۔سر چکر ۔دیوانگی ۔مرگی ۔فالج ۔وغیرہ ۔

علاج

ایکونائیٹ : جب خشک سرد ہوا لگنے سے جوڑوں میں درد ظاہر ہو ۔بخار پیاس اور بے چینی زیادہ ۔درد کی زیادتی رات کو ہو ۔

خوراک : ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد ۔

آرنیکا : درد والے مقامات کو چھونا از حد ناگوار معلوم ہوتا ہے ۔جوڑوں میں سوجن اور سرخی ۔بستر سخت معلوم ہو اور مریض اس سختی کے دور کرنے کے لیے ادھر اُدھر کروٹیں بدلتا رہتا ہو ۔حرکت کرنے سے درد زیادہ ہو ۔ابتداءِ مرض چوٹ لگنے سے ہو ۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

برائی اونیا : سرد موسم ۔دن کے وقت گرمی ۔رات کو سردی ۔حرکت سے نمایاں زیادتی معلوم ہو ۔منہ خشک ۔پیاس زیادہ ۔مریض آرام کے ساتھ چپ چاپ پڑا رہنا پسند کرتا ہو ۔طبیعت چڑچڑی ۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

بیلاڈونا : ابتداءِ مرض میں جب کہ مقامات سرخ ہوں اور سوجن بھی بہت زیادہ ہو ۔درد جھٹکوں میں یکایک ظاہر ہو اور جلد ہی گم ہو جائے ۔

خوراک : ۱× یا ۲× ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد ۔

پلسٹلا : جب گنٹھیا کا درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں چلا جائے اور نقل مکانی کرتا رہے ۔

سرخ اور گرم سوجن خاص کر گھٹنے کے جوڑوں کی ۔گرمی پہنچنے سے زیادتی ہو اور ٹھنڈک پہنچانے سے تخفیف معلوم ہو ۔زیادتی شام کو یا رات کے وقت ۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

رسٹاکس : بائی کے دردوں کے ساتھ ہی نقرس کی دردیں ہوں ۔جوڑوں میں سوجن اور سرخی زیادہ ہو ۔آرام دینے سے جوڑوں کے درد زیادتی اختیار کریں ۔لیکن

حرکت سے درد کا آرام ہو جائے۔ جوڑ جکڑی ہوئی حالت میں ہوں۔

خوراک: ۲× ہر دو گھنٹے کے بعد یا ۳۰× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

کالچیکم: طبیعت سخت بے چین۔ کمزوری زیادہ۔ متلی۔ جوڑوں اور عضلات میں سخت چیرنے والے درد۔ جن میں حرکت سے زیادتی پیدا ہو اور رات کو تکلیف بڑھ جائے ٹانگوں، پاؤں اور انگلیوں میں چیرنے والے درد جن میں سوجن بھی ہو۔ درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں نقل مکانی کرتے ہوں۔ نقرس کی یہ ایک مشہور دوائی ہے۔

خوراک: ۲× ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد یا ۳۰ ہر چار گھنٹے بعد۔

علاج خارجی: ہر گرم پانی میں کپڑا بھگو کر اور اس کو نچوڑ کر اس میں کالچیکم مدر ٹنکچر کے بہت سارے قطرے ڈال کر مقام ماؤف پر ٹکور کرنی چاہیئے۔

سلفر: جب مرض پرانا ہو گیا ہو۔ خصوصاً ان مریضوں کے لیے جو شراب اور گوشت زیادہ استعمال کرتے ہوں۔ آرام طلب اشخاص جو زیادہ طاقتور غذائیں کھائیں لیکن ورزش کے عادی نہ ہوں۔ جوڑوں میں ہلکا ہلکا درد ہمیشہ رہے۔ کبھی قبض کی شکایت ہو کبھی دست لگ جائیں۔

خوراک: ۲× ہر چھ گھنٹے کے بعد یا ۳۰ روزانہ صبح۔

نکس وامیکا: درد کی تکلیف صبح کے وقت زیادہ ہو۔ جوڑوں میں کھچاوٹ معلوم ہو اور درد جھٹکوں میں ہوتا ہو۔ ایسے مریض عموماً گھر کی چار دیواری میں ہی رہا کرتے ہیں اور ثقیل غذا کو استعمال میں لاتے ہیں۔ قبض ہو۔

خوراک: ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد یا ۳۰ ہر چار گھنٹہ بعد۔

لیڈم: نقرس کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ پاؤں کے انگوٹھے کا جوڑ بہت سوجا ہوا ہو۔ قدم اٹھانے سے درد ہوتا ہو۔ گرمی سے۔ دبانے سے اور حرکت کرنے سے درد زیادہ ہوتا ہو۔ جب کالچیکم دوائی کا ناجائز استعمال کیا جا چکا ہو تو بھی لیڈم دوائی نفع ہوتا ہے۔

خوراک: ۵ کے ۵ قطرے نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر دن میں چار مرتبہ۔ یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ۔

ارٹیکا یورنز: اس دوائی کا نمبر بھی نقرس کے علاج میں صفِ اوّل میں ہے جب

چھپاکی اور نقرس کے عارضے باری باری سے ہوتے ہوں تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ کے پانچ قطرے گرم پانی میں ڈال کر دن میں چار مرتبہ۔

ضروری ہدایات: دورۂ مرض میں ماؤف عضو کو اونچا کر کے رکھیں تاکہ دل کی جانب دورانِ خون میں آسانی ہو اور ماؤف جوڑ کے اوپر فلالین کا ٹکڑا یا گرم روئی رکھ کر ڈھانپ دیں اور اگر ورم اور درد شدید ہوں تو

۱۔ گرم گرم پلٹس باندھیں یا

۲۔ جوشاندۂ[1] پوست کی بھاپ یا سینک دیں یا

۳۔ پسے ہوئے نمک کی پوٹلی باندھ کر اور گرم گرم گھی میں بھگو کر ماؤف مقام پر ٹکور کرتے جائیں۔

۴۔ اینٹی فلوجسٹین کا لیپ کریں۔

۵۔ گن آئل کی مالش کریں۔

۶۔ تارپین کا تیل اور میٹھا تیل مساوی ملا کر مالش کریں۔

۷۔ ایکونائیٹ مدر ٹنکچر کے چند قطرے ایک اونس زیتون کے تیل میں ملا کر مالش کریں یا

۸۔ جو دوائی اندرونی جا رہی ہو اسی دوائی کے مدر ٹنکچر کے چند قطرے زیتون کے تیل میں ملا کر اوپر مالش کریں یا

۹۔ بقول ڈاکٹر رڈوک، ایسڈ ایسیٹک ایک ڈرام۔ سپرٹ۔ شراب ۶ ڈرام سا پانی چھ اونس ملا کر ایک لوشن تیار کریں اور ماؤف مقام کو اس میں بھگو دیں۔ یا

---

[1] ایک تولہ پوست (ڈوڈہ پوست) لے کر اور اس کو کوٹ کر دو سیر پانی میں جوش دے کر ماؤف جوڑوں کے نیچے پانی کو اس ترکیب سے رکھیں کہ اس کی بھاپ ماؤف مقامات پر بخوبی پہنچ سکے۔ برتن کے ڈھکنے کو آہستہ آہستہ ہٹا دیں اور ماؤف مقامات کو اوپر سے اچھی طرح سے چادر سے ڈھانپ رکھیں اور وہی حصّہ ننگا ہو جو کہ پانی کے اوپر ہو۔ اس ترکیب سے بھاپ دیں۔ یا اگر ٹکور کرنا منظور ہو تو پوست والے پانی میں کھدر کے ٹکڑے ڈال دیں اور نچوڑ نچوڑ کر ماؤف مقام پر رکھتے جائیں اور اس طرح سے ٹکور کرتے جائیں۔ رات دن میں دو مرتبہ ایسی ٹکور کریں۔

کپڑے کے ٹکڑے کو اس میں تہ کر کے ماؤف جوڑوں پر رکھتے جائیں اور اوپر سے خشک فلالین کے ٹکڑے سے ڈھانپ دیں۔

غذائے مریض: جب مرض کا حملہ بہت شدید ہو تو مریض کو چوبیس گھنٹوں تک کھانے کو کچھ نہ دیں۔ پینے کے لیے صرف پانی دیں۔ بعدہٗ گائے کا دودھ جوش دے کر نیم گرم اس کو پلا دیں اور پھر ساگو دانہ اراروٹ۔ ڈبل روٹی۔ دودھ دیں۔ جب علامات میں تخفیف ہو جائے تو مونگ کی دال۔ پالک کا ساگ اور روٹی دیں۔

نوٹ: نمک۔ شکر۔ نشاستہ اور گوشت بہت کم استعمال کرنے چاہییں اور شراب سے قطعی پرہیز کرنا چاہیے۔

حالتِ وقفہ میں مریضانِ نقرس کو مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیے:۔

۱۔ کھلی اور صاف ہوا میں رہنا اور روزانہ وقتِ مقررہ پر ورزش کرنا۔ پیدل سیر کرنا لیکن زیادہ ورزش نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی لمبا فاصلہ پیدل چلنا چاہیے جس سے تکان پیدا ہو۔ کیونکہ اس سے مرض کے حملہ کا ڈر ہوتا ہے۔

۲۔ سردی اور بھیگنے سے محفوظ رہنا چاہیے۔

۳۔ گرم پانی سے نہانا اور جلد جسم کو خوب تولیہ سے ملنا چاہیے۔

۴۔ مریض نقرس کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کو قبض نہ ہو اور نہ ہی ایسی غذائیں استعمال کرنی چاہییں جو بدہضمی کا موجب ہوں۔ یا جن کے کھانے سے ان کے مضر پڑنے کا ڈر ہو۔

کھانے پینے میں اعتدال کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔ چنانچہ مریضانِ نقرس اور ایسے اشخاص کہ جن کے خاندان میں یہ مرض موروثی ہو۔ مندرجہ ذیل اشیا کھا پی سکتے ہیں۔

دودھ۔ دہی۔ چھاچھ۔ مکھن۔ پنیر۔ تازہ میوہ جات مثلاً سنگترہ۔ انار۔ انجیر۔ فالسہ۔ خوبانی۔ جامن۔ نارنگی وغیرہ۔ پالک کا ساگ اور سبز ترکاریاں۔ ہر قسم کے اناج۔ غلے۔ روٹی۔ بادام۔ پستہ۔ اخروٹ۔ چلغوزہ وغیرہ۔

مندرجہ ذیل اغذیہ و اشربہ سے پرہیز لازم ہے:۔

زیادہ میٹھا۔ گرم مصالحہ یا زیادہ مصالحہ دار غذا۔ شراب ہر قسم۔ زیادہ نمک۔ چائے

قہوہ - گوشت - آلو - سرکہ - اچار چٹنی نیز بہت میٹھے میوے مثلاً انگور - آم - کھجور - ناشپاتی وغیرہ -

ذیابیطس
(DIABETES)

اس کی دو قسمیں ہیں :-

۱- ڈایابیٹیز میلے ٹس یعنی ذیابیطس شکری یا ذیابیطس حاد -
۲- ڈایابیٹیز انسپڈس یعنی ذیابیطس سادہ یا کثرت البول -

چنانچہ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان دیا جاتا ہے -

ذیابیطس شکری - بول شکری
(DIABETES MELITUS) (GLYCOSSURIA)

اس مرض میں پیشاب میں شکر خارج ہوتی ہے اور پیشاب بھی بکثرت آتا ہے - مریض کی صحتِ عام خراب ہوتی جاتی ہے -

اسباب مرض : یہ مرض بچپن میں نہیں ہوتا - عموماً ۲۵ یا ۳۰ برس کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے - مردوں کو بمقابلہ عورتوں کے یہ مرض زیادہ ہوتا ہے - کبھی یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے - شیریں اشیا اور نشاستہ دار اغذیہ بکثرت کھانا پینا اور ورزش نہ کرنا یا ورزش کرنے کے بعد جب کہ جسم ابھی گرم ہی ہو یکایک ٹھنڈا پانی پی لینا - زیادہ شراب پینا - یا بہت دماغی محنت کرنا - کثرت مجامعت - فکر وغم یا دیگر امراض کا ہونا - مثلاً سر یا ریڑھ کے ستون یا شکم پر چوٹ لگنا - لبلبہ یعنی بنکر یاز کا چھوٹا ہو جانا یا اس میں ناقص رطوبت کا پیدا ہونا - کبھی آتشک یا نقرس کے بعد یہ مرض ہو جایا کرتا ہے اور گاہے گاہے میعادی بخار یا ملیریا بخار یا شدید نمونیہ کے بعد بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے -

الغرض : ۱- جب یہ مرض زیادہ میٹھا وغیرہ کھانے اور انتڑیوں میں فتور کی وجہ سے واقع ہو تو اس کو ذیابیطس معدی کہتے ہیں -

۲۔ جب جگر کی خرابی یعنی کھانے پینے میں بد پرہیزی یا شراب خوری کی وجہ سے ہو تو اس کو ذیابیطس جگری کہتے ہیں۔

۳۔ جب کثرت محنت دماغی یا کثرت مجامعت یا سر یا ریڑھ وغیرہ پر صدمہ پہنچنے کی وجہ سے یہ مرض ہو تو اس کو ذیابیطس عصبی کہتے ہیں۔

علاماتِ مرض: شروع مرض میں صرف اس قدر ہوتا ہے کہ بیمار کو پیاس بہت لگتی ہے۔ پیشاب زیادہ آتا ہے اور وہ اپنے آپ میں کمزوری محسوس کرتا ہے۔ لیکن جوں جوں بیماری بڑھتی جاتی ہے توں توں مذکورہ بالا علامات بھی شدت اختیار کرتی جاتی ہیں۔ چنانچہ جب یہ مرض ترقی پذیر ہوتا جاتا ہے تو مریض کو پیاس بہت شدت کی لگتی ہے اور اس کا منہ خشک رہتا ہے۔ منہ میں مٹھاس کا ذائقہ رہتا ہے اور تنفس سے ایک خاص قسم کی بُو آتی ہے۔ مسوڑھے پھول جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں۔ دانت ڈھیلے ہو کر نکل جاتے ہیں۔ اس مرض کے مریض کو بھوک عموماً زیادہ لگا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ ادھر پیٹ بھر کر کھایا اور اُدھر پھر بھوک لگ گئی۔ لیکن بایں ہمہ مریض دن بدن لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ مریض کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور اس کو کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ مریض سُست اور پست ہمت ہوا کرتا ہے۔ اور اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ معمولی سی بات پر جھٹ لڑنے لگ جاتا ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ یا درد رہتا ہے۔ جلد جسم خشک ہو جاتی ہے اور اس پر بھوسی اُترتی ہے، اور جلد پر چھائیاں پڑ جاتی ہیں۔ پھوڑے پھنسیاں یا کاربنکل (کدو دھانہ شب چراغ) کبھی کبھی نکل آتے ہیں اور کبھی جلدی دار پھنسیاں (داگیزیما) نکل آتی ہیں۔ پیشاب بار بار اور بکثرت آتا ہے۔ دن رات میں چھ سات سیر بلکہ اس سے بھی زیادہ آتا ہے۔ پیشاب کی رنگت پھیکی ہوتی ہے اور اس میں پانچ چھٹانک سے بارہ چھٹانک تک شبانہ روز میں شکر خارج ہوتی ہے۔ شکر کی زیادتی کی وجہ سے اس کا وزن مخصوص (سپیسفک گریوٹی) ۱۰۳۰ سے ۱۰۶۰ درجہ تک اور کبھی اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ دن کے پیشاب میں شکر زیادہ آیا کرتی ہے۔ بہ نسبت رات کے پیشاب کے مردوں میں قوت باہ کمزور ہو جاتی ہے اور عورتوں میں حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔ موتیا بند کا عارضہ ہو کر

بصارت میں نقص واقع ہوجاتا ہے اور آخر کار مریض شدتِ ضعف یا اسہال یا کاربنکل یا مرض سل یا نمونیا میں مبتلا ہوکر اس جہاں سے کوچ کر جاتا ہے۔

مرض ذیابیطس کی مندرجہ ذیل پانچ علامات خاص ہیں :-

۱- پیشاب کا بار بار آنا اور مقدار میں زیادہ آنا۔

۲- پیشاب میں شکر آنا۔

۳- شدت کی پیاس لگنا۔

۴- بھوک بہت لگنا۔

۵- لاغر و کمزور ہوتے جانا۔

انجام مرض : جب یہ مرض نوجوانوں کو ہو جن کی عمر چالیس سال سے کم ہو تو اس کا انجام اچھا نہیں ہوا کرتا۔ البتہ جب یہ مرض بوڑھوں کو ہو جاوے تو انجام اتنا خراب نہیں ہوتا۔ جتنا کہ جوان آدمیوں میں۔

علاج

یورنیم نائٹریکم (یورنیم نائٹریٹ) اس مرض کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ ڈاکٹر ہیوز اور ڈاکٹر ہل وغیرہ بے شمار ڈاکٹر اس کے بڑے بھاری مداح ہیں۔ خاص کر جب کہ نقص ہاضمہ کی وجہ سے یہ مرض ہو۔ تو یہ دوائی خاص طور پر مفید ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ہیک کا قول ہے کہ ذیابیطس شکری میں جو اعلیٰ نتائج اس دوائی کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ کسی دوسری دوائی سے نہیں ہوتے اس کے دینے سے پیشاب بھی کم آتا ہے اور شکر بھی گھٹ جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کو ×۳ ٹرائی ٹیوریشن دینے کی سفارش کی ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں :

فتور ہاضمہ۔ کاہلی۔ کمزوری۔ پیشاب میں زیادہ شکر آنا۔ بھوک اور پیاس کا بہت لگنا اور مریض کا لاغر و کمزور ہوتے جانا۔ اگر کھانسی اور پھیپھڑوں میں مادہ سل بھی موجود ہو تو بھی یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ×۲ یا ۳۰ دن میں دو یا تین مرتبہ۔

سائی زی جیئم : اس دوائی کے دینے سے پیشاب میں شکر کا آنا بند ہوجاتا

ہے۔ اس دوائی کو مدر ٹنکچر یا ۱x میں دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ دوائی جامن سے تیار کی جاتی ہے۔ اکثر تجربہ میں آیا ہے کہ جامن کھانے سے شکر کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

خوراک: ۱x یا ۵ کے ۵ سے دس قطرے دن میں تین مرتبہ۔

فاسفورک ایسڈ۔ ذیابیطس عصبی کی یہ بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔ یعنی جب کہ اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے یا اعصاب میں نقص ہونے کے سبب سے یہ مرض پیدا ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ جب غم۔ فکر و تردد کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اور مریض جسمانی و دماغی طور پر کمزور ہو تو یہ دوائی خاص طور پر مظہر ہوتی ہے۔ ابتدائے مرض میں یہ دوائی بلاشک و شبہ شافی ہوتی ہے۔ جب کہ بھوک ماری گئی ہو۔ پیاس نہایت شدید لگتی ہو اور مریض کو پھوڑے پھنسیوں کی شکایت رہتی ہو۔

جب دودھیا یا زرد پھیکے رنگ کا پیشاب بہت مقدار میں آتا ہو اور پیشاب میں فاسفیٹ بھی خارج ہوتے ہوں تو یہ دوائی ضرور دینی چاہیے۔ ذیابیطس کی بھی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔

خوراک: ۵ یا ۳ یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم: جب مریض بہت کمزور ہو اور پیاس بڑی سخت لگتی ہو۔ بے چینی ہو جسم جلتا ہو تو یہ دوائی نفع کرتی ہے۔

خوراک: ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

پلم بم: ذیابیطس شکری کی یہ بھی ایک اعلیٰ دوائی ہے جب کہ قبض سخت ہو اور کمزوری بہت ہو۔ نیز جبکہ گردوں کے فعل میں نقص ہو۔ ڈاکٹر ہیرنگ اس دوائی کے بڑے مداح ہیں۔

خوراک: ۲x یا ۶x دن میں دو یا تین مرتبہ

فاسفورس: سلّی یا نقرسی مزاج والے مریضوں کے لیے جن کو ذیابیطس کی شکایت ہو اور لبلبہ (پنکریاس) میں نقص واقع ہونے کی وجہ سے ہو۔ تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ لبلبہ کے نقص میں یہ دوائی خاص طور پر خیال میں رکھنی چاہیے۔

ڈاکٹر جوسف صاحب فرماتے ہیں کہ جب منہ خشک ہو۔ پیشاب بار بار اور بکثرت آتا ہو اور جسم پر پھنسیاں ہو رہا ہو دوائی کامیاب ہوتی ہے

خوراک: ۶× یا ۳۰× دن میں دو یا تین مرتبہ۔

لیکٹک ایسڈ: ذیابیطس کبدی میں یہ دوائی بہت مفید ہُوا کرتی ہے۔ یہ دوائی بار بار آزمائی جاچکی ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ پیشاب کھلا اور بکثرت آتا ہو۔ ہلکے زرد رنگ کا ہو۔ شکر آتی ہو۔ پیاس۔ اُبکائیاں۔ کمزوری۔ زبردست اشتہاد اور قبض ہو۔ جلد خشک۔ زبان خشک اور معدہ میں درد ہوتا ہو۔ ذیابیطس سادہ کی بھی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔

خوراک: ۱× دن میں دو مرتبہ۔

ایسی ٹک ایسڈ: جب پیشاب پیلے رنگ کا بہت مقدار میں آتا ہو۔ شدت کی پیاس ہو۔ جلد گرم خشک ہو اور کمزوری بہت ہو۔

خوراک: ۲× دن میں دو مرتبہ۔

برائی اونیا: اس مرض میں اس دوائی کو کبھی نہ بھولنا چاہیے۔ ذیابیطس کبدی میں جب کہ ہونٹ خشک ہوتے ہوں۔ مُنہ کا ذائقہ لگاتار کڑوا ہو۔ مریض سُست و کاہل اور پست ہمت ہو۔ چاہیے بھوک اور پیاس کی شدت نہ ہو اور مریض بوجہ غذا نہ کھا سکنے کے کمزور ہوتا جارہا ہو۔ تو ایسے حالات میں برائی اونیا سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔

خوراک: ۶× یا ۳۰× دن میں تین مرتبہ۔

چیونینتھس: یہ دوائی بھی ذیابیطس شکری میں کام آتی ہے۔ جبکہ جگر میں نقص واقع ہو۔ پیاس زیادہ لگتی ہو۔ پیشاب بار بار اور بکثرت آتا ہو۔ قبض ہو۔ پاخانہ ہلکے رنگ کا آتا ہو اور اس میں پت نہ خارج ہوتے ہوں۔

خوراک: مدر ٹنکچر (ⓠ) کے ۵ سے ۱۰ قطرے دن میں تین مرتبہ۔

آرجنٹم میٹیلکم: ڈاکٹر ہنی مین نے اس کو تسلسل بول میں مفید بتلایا ہے۔ ذیابیطس سادہ میں یہ یقیناً مفید ہوتی ہے۔ پیشاب بکثرت گدلا اور میٹھی بو کا آتا ہو۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہو اور مقدار میں زیادہ آتا ہو۔

خوراک: ۳× دن میں تین مرتبہ۔

نیٹرم سلف: ڈاکٹر بنس ڈیل نے اس مرض میں بہت مفید بتایا ہے۔ پیشاب

بکثرت ۔ جلد جسم پر خارش خاص کر رانوں کے اوپر کے حصے میں ۔

خوراک : ۳× یا ۶× دن میں دو یا تین مرتبہ ۔

سلفر : یہ بھی اس مرض میں مفید دوائی ہے ۔ جبکہ نقاہت ہو ۔ قبض ہو، اور پیشاب زیادہ آتا ہو ۔

خوراک : ۳× یا ۳۰× دن میں دو مرتبہ ۔

علاوہ ازیں پوڈوفائیلم ۔ کاربالک ایسڈ ۔ ٹیری بن تھینا ۔ ایس کیلیپاس ۔ آرنیکا ۔ آرسینکم ۔ ڈیجی ٹیلس نکس وامیکا ۔ کینتھرس ۔ یوریناٹوریم پرپیوریم اور مرکیورس وغیرہ ادویات اپنی اپنی علاماتِ مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔

ضروری ہدایات

غذا : اس مرض میں غذا کا مناسب انتظام ضروری ہے ۔ شیریں اور نشاستہ دار اغذیہ سے پرہیز کرنا چاہئیے ۔ جب مرض زیادہ شدید نہ ہو تو غذا کا مناسب خیال رکھنے سے مریض کو فائدہ ہوتا ہے ۔ لیکن جب مرض کا حملہ شدید ہو تو نشاستہ دار اغذیہ کو بالکل ترک کر دینا مناسب نہیں ہوتا ۔ کیونکہ مریض اس سے جلد ناتواں اور لاغر ہو جاتا ہے ۔ مریض کو روٹی کم کھانی چاہئیے ۔ البتہ موٹے آٹے کی روٹی جو کہ ان چھانا ہو یعنی جس میں چھان شامل ہو، گاہے گاہے کھانی چاہئیے اور کبھی کبھی چاول کھانے چاہئیں ۔ مکھن ۔ گھی ۔ بالائی ۔ تازہ دہی ۔ چھاچھ ۔ پنیر ۔ گوشت ۔ انڈے وغیرہ کا استعمال مفید ہے نیز سبز ترکاریاں ساگ پات مفید ہیں ۔ البتہ چقندر شلغم ۔ گاجر اور زمین قند وغیرہ کم کھانے چاہئیں ۔ آلو معہ چھلکا گھی میں بھون کر کھا سکتے ہیں ۔ میوہ جات بھی مریض استعمال کر سکتے ہیں ۔ اگرچہ ان میں شیرینی ہوتی ہے لیکن مختلف قسم کے میوہ جات کے رس جسم میں نمکیات پہنچاتے ہیں ۔ قبض کو رفع کرتے ہیں ۔ نیز مغزیات مثلاً بادام ۔ اخروٹ ۔ پستہ اور چلغوزہ وغیرہ کا استعمال مفید ہوتا ہے ۔ شراب وغیرہ سے قطعی پرہیز لازم ہے ۔ روزانہ پیدل بھی ضرور چلنا چاہئیے ۔ اگر مرض کا سبب رنج و غم اور فکر و تردد یا پریشانی ہو تو مریض کو دل شاد اور خوش رہنے کی کوشش کرنی چاہئیے ۔ سردی سے محفوظ رہنا چاہئیے ۔

ذیابیطس سادہ۔ کثرت البول
(DIABETES INSIPIDUS POLYURIA)

اس مرض میں پیشاب بہت آتا ہے۔ لیکن وہ صاف اور بلا رنگ کے ہوتا ہے اور اس کا وزن مخصوص بھی کم ہوتا ہے (۱۰۰۳ ـ ۱۰۰۷) اور اس میں شکر یا البیومن نہیں ہوتی۔ پیاس شدت کی لگتی ہے۔ جلد جسم خشک اور کھردری ہوتی ہے۔ اور مریض کو جسمانی و دماغی کمزوری بہت محسوس ہوتی ہے۔

اسباب مرض: تفکرات۔ ترددات اور دلی صدمات۔ ناکافی اور ناقص غذا۔ فاقہ کشی۔ بکثرت شراب نوشی۔ آتشک اور دیگر کئی ایک شدید امراض اور سردی کا لگنا۔ یہ اس مرض کے اسباب محرکہ ہیں۔ یہ مرض بچوں اور نوجوانوں میں بکثرت ہوا کرتا ہے۔

علاج

ایپس۔ کینتھرس۔ جلسی میم۔ کریازوٹ۔ للیم ٹگری نم۔ فاسفورک ایسڈ۔ لائکو پوڈیم۔ لیتھیم کاربونیکم۔ پلانٹیگو۔ سابل سیرولاٹا۔ سکولا وغیرہ ادویات اس مرض میں زیادہ مستعمل ہوتی ہیں۔ نیز دیکھو مفصل علامات و علاج ذیابیطس شکری۔

استسقاء۔ جلندھر
(DROPSY)

دوران خون کی رکاوٹ کے سبب اور قوت جاذبہ کم ہو جانے کے باعث اس مرض میں آب خون تراوش پاکر جلد کے نیچے یا کسی عضو اندرونی میں جمع ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ خود کوئی مرض نہیں۔ بلکہ یہ بعض امراض جگر و گردہ و دل وغیرہ کی ایک علامت ہوتی ہے۔ مختلف مقامات کے مبتلائے مرض ہونے کے لحاظ سے اس مرض کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:۔

۱۔ استسقاء عامہ (GENERAL DROPSY) اس مرض میں تمام جسم کی

جلد کے نیچے آبِ خون تراوش پا کر جمع ہو جاتا ہے اور سارا جسم پھول جاتا ہے۔

۲۔ استسقاءِ شکمی (ASCITES ABDOMINAL DROPSY) اس مرض میں پیریٹونیم[1] کے جوف میں آبِ خون جمع ہو کر پیٹ مشک کی مانند پھول جاتا ہے۔ یہ مرض عموماً جگر کی خرابی کی وجہ سے ہُوا کرتا ہے۔

۳۔ استسقاءِ دماغی (HYDROTHORCEPHALUS) اس مرض میں دماغ کے پردوں کے درمیان سیرم یعنی آبِ خون جمع ہو جاتا ہے۔

۴۔ استسقاءِ صدری (HYDROTHORAX)۔ اس مرض میں پھیپھڑوں کے غلاف میں آبِ خون یعنی سیرم جمع ہو جاتا ہے۔

۵۔ استسقاءِ حجاب القلب (HYDROPERICARDIUM) اس مرض میں غلافِ دل میں آبِ خون جمع ہو جاتا ہے۔

۶۔ استسقاءِ خصیہ (HYDROCELE) اس مرض میں خصیوں کے غلاف میں آبِ خون یعنی سیرم جمع ہو کر فوطے بڑے ہو جاتے ہیں۔

نوٹ: قادرِ مطلق نے جسم میں ایسا انتظام کیا ہُوا ہے کہ ہر ایک عضو کو تر رکھنے کے لیے آبِ خون یا رطوبت تراوش پاتی رہتی ہے۔ پس اگر سیرم مذکورہ کے تراوش پانے یا اس کے جذب ہونے میں نقص آ جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ رطوبت وہاں جمع ہونے لگتی ہے اور وہ مقام پانی سے بھر جاتا ہے۔

علاماتِ مرض: جیسا کہ اُوپر درج کیا گیا ہے کہ مرض استسقاء بذاتِ خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ یہ بعض امراض کی ایک علامت ہے۔ خصوصاً امراضِ جگر، دل و گردہ۔ بعض اوقات یہ مرض یکایک پیدا ہو جاتا ہے اور چند گھنٹوں کے اندر ہی سارا جسم پھول کر شل کُپّے کے ہو جاتا ہے۔ اس آماس یا سوجن کی ایک علامت یہ ہے کہ جب اس کو انگلی سے دبائیں تو وہاں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ یہ آماس یا سوجن کبھی تو خفیف ہوتی ہے اور کبھی اتنی شدید ہوتی ہے کہ جلد تنی ہوئی اور چمکتی ہے اور بعض اوقات زیادہ تناوٹ کے باعث جلد پھٹ بھی جاتی ہے۔ یہ مرض عموماً ایسے

---

[1] یہ ایک بہت بڑی آب دار جھلی ہے جو کہ شکم کے تمام عضلات پر حاوی ہوتی ہے۔

مقامات سے شروع ہوتا ہے۔ جو کہ مقامِ دل سے دُور ہوتے ہیں مثلاً پاؤں یا ایسے مقامات سے جو کہ عموماً برہنہ رہتے ہیں اور ڈھیلے ہوتے ہیں مثلاً پپوٹے وغیرہ۔

استسقاء عامہ میں تمام جسم پر آماس یعنی سوجن ہوتی ہے اور اس میں گرمی سُرخی یا درد نہیں ہوتا۔ آماس میں انگلی سے دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ جو تھوڑی دیر کے بعد پھر ہموار ہو جاتا ہے۔ جِلد جسم صاف اور چمکدار دکھلائی دیتی ہے اور جلد معمول کی نسبت کسی قدر سرد ہوتی ہے۔ استسقاءِ شکمی میں پیٹ بتدریج بڑھتا ہے اور آخر کار بڑھتے بڑھتے مثل مشک کے پھول جاتا ہے۔

پیٹ کا یہ بڑھاؤ ہموار اور یکساں ہوتا ہے۔ چھاتی پیٹ کے مقابلہ میں بہت چھوٹی معلوم دیتی ہے۔ نچلی پسلیاں باہر کی جانب بڑھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ پیٹ کی جِلد صاف اور تنی ہوئی ہوتی ہے اگر ہاتھ سے پیٹ کو دبائیں تو پانی چھلکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض: وریدوں میں کسی دباؤ یا سُدہ وغیرہ کے اٹکنے کی وجہ سے دورانِ خون میں رکاوٹ ہو کر یا دِل کے کمزور ہونے کی وجہ سے دورانِ خون میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور استسقاء کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ عروق دمویہ (خون کی نالیاں) کے کمزور اور ڈھیلا ہونے کی وجہ سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

جسم میں کمیٔ خون۔ گردہ کے مزمن مرض۔ سِل۔ ملیریا کا بخار۔ سرطان اور سکربوٹ وغیرہ میں بھی ہاتھ۔ پاؤں اور منہ پر آماس آجایا کرتی ہے۔ سردی لگنے یا بھیگنے سے بھی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے۔ بعض امراضِ جلد کے یکایک کم ہو جانے سے یا پسینہ وغیرہ کے یکایک دب جانے سے آماس کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ پیشاب میں البیومن زیادہ خارج ہونے کے باعث بھی استسقاء کا عارضہ ہو جایا کرتا ہے۔

نوٹ: ۱۔ جب یہ مرض جگر میں نقص ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے تو آماس یعنی سوجن پہلے شکم پر ظاہر ہوتی ہے اور پیٹ تدریج بڑھنے لگتا ہے اور بعد میں پاؤں پر بھی ورم چلی جاتی ہے۔

۲۔ جب یہ مرض دِل یا پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے ہو۔ تو سوجن پہلے پاؤں پر

ہوتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ پیٹ اور تمام جسم پر پھیل جاتی ہے۔
۳۔ جب یہ عارضہ گردوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے تو آنکھوں کے پپوٹوں اور چہرہ پر سوجن نمودار ہوتی ہے اور پھر تمام جسم پھول جاتا ہے۔
۴۔ جب یہ مرض کمیٔ خون وغیرہ کی وجہ سے ہو۔ تو آماس خفیف ہوتی ہے اور چلنے پھرنے سے مرض زیادہ ہوجایا کرتا ہے۔ لیکن جب آرام کیا جائے تو ورم نابود ہوجاتی ہے۔ نیز صبح کے وقت ورم جاتی رہتی ہے۔ لیکن برعکس اس کے جب پاؤں پر آماس گردوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تو وہ چلنے پھرنے سے کم ہوجاتی ہے لیکن لیٹنے یا آرام کرنے سے زیادہ ہوجایا کرتی ہے۔

علاج

استسقاء عامہ میں ڈیجی ٹیلس۔ ایپس۔ آرسینکم۔ برائی اونیا۔ اپوسائنیم وغیرہ۔
استسقاء شکمی میں اپوسائنیم۔ آرسینکم۔ چائنا۔ کروٹن ٹگلیم وغیرہ۔
استسقاء خصنہ میں فیرم۔ چائنا۔ آرسینکم وغیرہ۔
استسقاء دماغ میں ہیلی بورس۔ مرکیورس۔ بیلاڈونا۔ ایپس وغیرہ۔
استسقاء سینہ میں برائی اونیا۔ ڈیجی ٹیلس۔ آرسینکم۔ ہیلی بورس وغیرہ۔
استسقاء دل میں ڈیجی ٹیلس۔ سپائی جیلیا۔ آرسینکم وغیرہ۔
استسقاء فوطہ میں آیوڈیم۔ روڈوڈنڈرن۔ پلسٹلا۔ گریفائیٹس وغیرہ۔
استسقاء جوڑ میں (گھٹنوں وغیرہ میں) ایکونائٹ۔ پلسٹلا۔ آیوڈیم وغیرہ۔

تشریح علامات ادویات

ایپس میلی فیکا: جب شدید بخاروں کے بعد استسقاء کا عارضہ ہوجائے اور مریض کو پیاس نہ لگتی ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ عدم پیاس ایپس کی علامت مخصوصہ ہے
گردہ کی خرابی کی وجہ سے اگر استسقاء کا عارضہ ہوا ہو تو یہ دوائی خاص طور پر

مؤثر ہوتی ہے ۔ جلد پیلی اور مانند موم کے اور شفاف ہوتی ہے ۔ پیشاب کم آتا ہے
ایپس کے استعمال سے پیشاب کی مقدار بڑھ جایا کرتی ہے ۔ اگر استسقاء دل کی خرابی
کی وجہ سے ہوگا تو آماس پاؤں پر ہوگی ۔ استسقاء سینہ کی حالت میں کوتاہ دمی ہوگی اور
ایسا معلوم ہوگا کہ موت نزدیک آرہی ہے ۔ لیکن موت کا خوف مانند آرسینکم یا ایکونائٹ
کے نہیں ہوگا ۔ دوسری خاص علامت آماس زیرین چشم ہے اور تیسری خاص علامت
تمام جسم کا دکھنا ہے ۔ جب آب خون تراوش پاکر جذب نہ ہوتا ہو ۔ تو اس حالت میں
ایپس ایک نہایت ہی مفید دوائی ثابت ہوتی ہے اور اس لیے استسقاء شکم ۔ استسقاء
سینہ اور استسقاء سر میں یہ دوائی استعمال کی جاتی ہے ۔ استسقاء گھٹنہ میں بھی یہ کام
آتی ہے (نیز آیوڈین) بہتر یہ ہے کہ ایپس تری ٹیوریشن (سفوف) میں استعمال کی
جاوے ۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم : یہ دوائی ہر قسم کے استسقاء میں کارآمد ہوتی ہے ۔ خاص کر
جبکہ استسقاء دل اور پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے ہو ۔ جب گردوں کی خرابی کی
وجہ سے استسقاء ہو ۔ تب بھی یہ ایک مشہور دوائی ہے ۔ چہرہ سوجا ہوا ہو اور
ساتھ ہی آنکھوں کے پپوٹوں پر آماس ہو ۔ مانند موم کے شفاف جلد جسم ہو ۔ پیاس
اور قے وغیرہ موجود ہوں ۔ ٹانگوں کے اوپر زخم ہوں ۔ جب آب خون رستا ہو ۔
تب بھی یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔ (نیز رسٹاکس اور لائیکوپوڈیم) آرسینکم ایک مشہور
مدر البول یعنی زیادہ پیشاب لانے والی دوائی ہے ۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ایسی ٹک ایسڈ : ٹانگوں اور شکم کے استسقاء میں یہ دوائی کام آتی ہے ۔
جبکہ جلد جسم موم نما ۔ لاغر اور سفید سنگِ مرمر کی مانند ہو ۔ پیاس کھٹے اور بدبودار ڈکار
منہ میں پانی اور اسہال آویں ۔ جسم بہت ہی ماندہ ہو چکا ہو ۔ یہ دوائی ایپس اور
آرسینکم کے بین بین ہے ۔ پیاس بہت زیادہ اور باضمہ میں نقص اس کی مشہور علامات
ہیں ۔ بکثرت پسینہ بھی اس کی خاص علامت ہے ۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ایپوسائی نم کینابی نم: ہر قسم کے استسقاء میں یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے مثلاً استسقاء شکم ۔ استسقاء سینہ میں یہ شفا بخش ہوتی ہے اس کی خاص علامات یہ ہیں ۔ معدہ میں ڈوبنے کا احساس ۔ خوراک برداشت نہ کر سکے ۔ زیادہ پیاس لیکن پینے سے تکلیف بڑھے ۔ دل کا فعل بے قاعدہ ۔ بھدی اور سست نبض ۔ اس دوائی کی خوراک کافی مقدار میں دینی چاہیے ۔ کیونکہ تھوڑی مقدار میں یہ زیادہ پیشاب نہیں لاتی ۔ استعمال کرتے وقت اس دوائی کو تازہ بتازہ تیار کر لینا چاہیے ۔

خوراک: Q کے دس قطرے دن میں تین مرتبہ ۔

نکتہ: اس دوائی کو احتیاط سے برتنا چاہیے ۔ کیونکہ بعض ذکی الحس مریضوں میں مدرٹنکچر ہیں یہ دوائی قے اور دیگر ناخوشگوار علامات پیدا کرتی ہے ۔

ڈیجی ٹیلس: استسقاء قلب میں یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے ۔ دل کمزور اور بے قاعدہ ۔ ایسا محسوس ہو گویا کہ یہ حرکت بند کر دے گا ۔ گہرا سانس لینے کی بڑی زبردست خواہش ہو ۔ تھوڑا سیاہ اور پُر از البیومن پیشاب آتا ہو ۔ نبض کمزور ہو ۔ فوطہ اور قضیب سوجے ہوئے ہوں ۔ ٹھنڈا پسینہ یعنی تریلی آتی ہو ۔ استسقاء کا رنگ نیلگوں ہو ۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

استسقاء سینہ میں مرکیورس سلفیوریٹس کو یاد رکھنا چاہیے ۔

میور آٹک ایسڈ: صغر الکبد (جگر کا چھوٹا ہونا) کی وجہ سے جب استسقاء ہو تو یہ دوائی دینی چاہیے ۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ہیلی بورس: کئی اقسام کے استسقاء میں یہ دوائی کام آتی ہے ۔ اسہال لیسدار پیشاب سیاہ اور تھوڑا سا شدید استسقاء اور فوری استسقاء میں جبکہ ساتھ ہی کمزوری بہت ہو ۔ یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

استسقاء دماغ میں بھی یہ دوائی دی جاتی ہے ۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

لاکسس: آماس ۔ پیشاب سیاہ اور پُر از البیومن ۔ جلد جسم سیاہ یا نیلگوں

سفید سکارلٹ بخار کے بعد جب استسقاء سینہ کا عارضہ ہو اور ورم گھٹتا ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک: ۳۰× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ٹیری بن تھینا: گردہ میں اجتماع کی وجہ سے جب استسقاء ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے مقام گردہ میں دھیما دھیما درد ہو اور پیشاب سیاہ اور دھواں دھار آتا ہو۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالچیکم: استسقا ہو اور سیاہ پیشاب آتا ہو۔ خاص کر جبکہ یہ عارضہ وجع المفاصل کی وجہ سے ہو۔

خوراک: مدر ٹنکچر (θ) کے ۵ قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

لائیکو پوڈیم: جب کہ استسقاء جگر کی خرابی کی وجہ سے ہو۔ شکم پھولا ہوا ہو

خوراک: ۳۰× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ ازیں ہلیپٹلا۔ کلکیریا کارب۔ آرسینکم۔ آیوڈائیڈ وغیرہ ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات: اس مرض میں خشک اور کسی قدر گرم آب و ہوا زیادہ مفید ہوا کرتی ہے۔

اگر مقامی آب و ہوا مرض میں زیادتی کا باعث ہو تو مقام کی تبدیلی ضروری ہوا کرتی ہے۔ مرطوب آب و ہوا یا نمدار جگہ خاص طور پر ناموزوں ہوتی ہے۔

شدید استسقاء میں خوراک ویسی ہی ہونی چاہیے جیسے کہ شدید بخاروں میں لیکن مزمن استسقاء میں زیادہ مقوی غذا کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ چونکہ مریض کا معدہ کمزور ہوا کرتا ہے اس لیے اس کو ایسی غذا کھانی چاہیے جو آسانی سے ہضم ہو سکے۔ اگر پیشاب میں لیومن خارج ہوتی ہو اور گردوں میں نقص ہو تو گوشت اور مچھلی سے پرہیز لازم ہے۔ مریض کو غذا بے نمک دینی چاہیے کیونکہ مریض کے جسم میں پہلے ہی نمک کی بہتات ہے۔ پیاس کو بجھانے کے لیے ٹھنڈا پانی ایک اعلیٰ چیز ہے۔ پانی کا استعمال مریض کے لیے مفید ہوا کرتا ہے۔ جو لوگ پانی کو نقصان دہ بتلاتے ہیں وہ یقیناً غلطی پر ہیں۔ گرم پانی سے غسل یا حمام میں غسل کرنا مفید ہوا کرتا ہے کیونکہ اس سے پسینہ آنے میں مدد ملتی ہے۔

موٹاپا - فربہ پن

(OBESITY CORPULENCE)

اس مرض میں جلد کے زیریں اور اندرونی اعضاء کے گرد چربی کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے اور مریض کی صحت اور اس کے آرام میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حرکات بدنی میں دشواری واقع ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

علاماتِ مرض

جلد کے اندرونی اور زیریں اعضاء کے گرد چونکہ چربی بکثرت جمع ہو جاتی ہے۔ اس لیے جسم بہت وزنی اور بے ڈول سا ہو جاتا ہے اور نیز اندرونی اعضاء بھی اپنا اپنا فعل بخوبی سرانجام نہیں دے سکتے اور ہاضمہ میں بھی فتور ہوتا ہے۔ چہرہ بھرا بھرا ہوا ہوتا ہے اور تمام جسم پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اکثر ایسے اشخاص جوڑوں کے درد میں مبتلا رہا کرتے ہیں اور جب وہ بخار میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی تکلیف زیادہ ہوا کرتی ہے۔

اسبابِ مرض

یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے اور کبھی بچپن سے ہی ایک شخص غیر معمولی طور پر موٹا ہوتا جاتا ہے۔ بعض اشخاص قدرتی طور پر موٹے ہوتے ہیں اور بعض پتلے۔ بعض اشخاص معمولی غذا سے فربہ ہوتے جاتے ہیں اور بعض عیش و عشرت میں بھی لاغر رہتے ہیں۔ یہ باتیں روزمرہ دیکھنے میں آتی ہیں۔ جن کے متعلق ہم کوئی وجوہات پیش نہیں کر سکتے۔ زیادہ تر یہ مرض ادھیڑ عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ بعض مستورات کو جبکہ حیض کا آنا موقوف ہو جاتا ہے یہ مرض ہو جاتا ہے۔

بعض نسلیں مثلاً امریکن اور عرب پتلے دُبلے ہوتے ہیں۔ دوسری طرف انگریز اور اہلِ ڈنمارک موٹے ہوتے ہیں۔

زیادہ مرغن۔ شیریں اور نشاستہ دار اغذیہ کا کھانا۔ بھینس کا دودھ پینا۔ مکھن کھانا۔ بکثرت شراب پینا۔ عیش و عشرت یا آرام طلبی کی زندگی بسر کرنا۔ یعنی کھانا پینا

زیادہ اور ورزش و ریاضت نہ کرنا۔ بلکہ کاہل اور سست پڑا رہنا۔ اس مرض کے عام اسباب خیال کیے جاتے ہیں۔ زیادہ آم اور انگور کا کھانا بھی موٹاپا کو پیدا کرتا ہے۔

علاج غذائیہ

ایسی اغذیہ سے جن میں روغن۔ شیرینی اور نشاستہ بہت ہو۔ حتی الامکان قطعی پرہیز کرنا چاہیے۔ مثلاً آلو شکر۔ مکھن۔ بالائی۔ بیئر۔ شیریں میوہ جات اور شراب وغیرہ یہ اشیاء اوّل تو بالکل نہ کھائیں یا بہت کم کھائیں اور پانی بھی کم پئیں۔ دن رات میں سات گھنٹے سے زیادہ نہ سوئیں اور مناسب ورزش کریں۔ پیدل ہوا خوری کریں۔ موٹا آٹا کھائیں۔ اگر اس طرح سے عمل کیا جائے تو یقیناً مرض کو آرام ہو جاتا ہے۔

علاج

فائی ٹولاکا بیری ٹیبلٹس: چار گولی صبح اور چار گولی شام کو تازہ پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ اگر ایک ماہ استعمال کرنے کے بعد کوئی فائدہ ہوتا نظر نہ آوے تو

۱۔ امونیم برومیٹم ۳x ہر چھ یا آٹھ گھنٹہ کے بعد۔

۲۔ کلکیریا آرس ۳x، ۲ گرین ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔

(رس لیموں ایک چمچہ بھر تھوڑا پانی اور شکر ملا کر دن میں تین مرتبہ استعمال کیا کریں بشرطیکہ یہ ناموافق نہ ہو)

دیگر ادویات کیپ سی کم۔ گریفائٹیس۔ فائیٹولاکا۔ مدر ٹنکچر کے دو قطرے ہر چھ گھنٹہ کے بعد استعمال کرنے بھی مفید ہیں۔

ڈاکٹر جونس (ایم ڈی) لکھتے ہیں۔ اگر پتلا ہونا چاہتے ہو تو تمام میٹھی اشیاء کھانی چھوڑ دو۔ اور ترش اشیاء استعمال میں لاؤ۔ میدہ کی روٹی۔ مکھن۔ دودھ شکر آلو۔ بیئر۔ شوربا وغیرہ سے پرہیز کرو۔ ان کے علاوہ باقی اشیاء استعمال کرو۔ اس طرح کرنے سے آدھ سیر وزن ایک ہفتہ میں کم ہو جائے گا۔

بجُس ۔ کمئ خون
(ANAEMIA CHLORSIS)

اس مرض میں یا تو جسم میں خون کی مقدار ہی کم ہوجاتی ہے یا سُرخ دانہائے خون کی تعداد کم ہوجاتی ہے ۔ یا ہیموگلوبین کی مقدار کم ہوجاتی ہے ۔

نوٹ: جب خون میں سُرخ دانہائے خون کی تعداد یا اُن میں ہیموگلوبین کی مقدار کم ہوجاتی ہے تو مریض کا رنگ زردی نما سبز ہوجاتا ہے ۔ اس کو انگریزی میں گرین سکنس اور اُردو میں سبز بجُس یا انیمیا کہتے ہیں ۔

علاماتِ مرض

جلد جسم ۔ ہونٹوں اور رطوبتی جھلیوں کا رنگ پھیکا یعنی زردی مائل سفید ہوجاتا ہے اور مریض کا چہرہ ایسا پھیکا پڑ جاتا ہے ۔ مانو کہ اس میں ذرا بھی خون نہیں ہے مسوڑھوں کی رنگت بھی پھیکی پڑ جاتی ہے ۔ ناخن سفید ہوجاتے ہیں ۔ حرارتِ جسم نارمل سے ذرا کم رہتی ہے ہاتھ اور پاؤں چونکہ مقام دِل سے دور تر ہوتے ہیں ۔ اس لیے وہ ہمیشہ سرد رہتے ہیں کیونکہ وہاں تک خون پہنچ نہیں سکتا ۔ تھوڑی سی محنت سے مریض تھک جاتا ہے اور اس کو دم چڑھ جاتا ہے ۔ اس کا دِل دھڑکنے لگ جاتا ہے ۔

جب مریض کو تھوڑی دیر کھڑا رہنا پڑے تو اس کے پاؤں اور ٹخنوں پر آماس آجاتی ہے ۔ مریض کی نبض باریک اور کمزور چلتی ہے اور ایک منٹ میں تقریباً ۸۰ مرتبہ چلتی ہے ۔ مریض کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے ۔ بھوک نہیں اور اکثر قبض رہتی ہے سر میں گرانی ہوتی ہے اور بعض اوقات خفیف درد بھی رہتا ہے ۔ اُٹھتے وقت آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے ۔ اور سر میں چکر آتے ہیں ۔ مریض سُست و کاہل ہوتا ہے اور کام کاج کرنے کو اُس کا جی نہیں چاہتا ۔ مستورات میں حیض عموماً بند ہوجاتا ہے یا اگر آتا ہے تو پتلا اور پھیکا خون آتا ہے اور مریضہ لیکوریا یعنی سیلان الرحم کے مرض میں مبتلا رہتی ہے ۔ کمئ خون کی وجہ سے مریض پست ہمت ہُوا کرتا ہے اور

اُونچی آواز کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

اسبابِ مرض: ۱۔ تازہ ہوا کا میسر نہ آنا اور اندھیری جگہوں میں رہنا۔

۲۔ خونی بواسیر کا ہونا یا خونی دست آنا۔ یا خونی پیشاب کا آنا یا خونی قے ہونا۔ یا بذریعہ نکسیر خون کا بکثرت خارج ہونا۔ یا چوٹ یا زخم آنے کی وجہ سے بہت سا خون خارج ہو جانا۔

۳۔ پیچش یا اسہال یا بخار کے مرض میں عرصہ تک مبتلا رہنا۔

۴۔ کسی پھوڑے یا زخم سے پیپ یا خون کا عرصہ تک خارج ہوتے رہنا۔

۵۔ دماغی محنت بہت کرنا۔ لیکن کھلی ہوا میں ورزش نہ کرنا۔

۶۔ کثرتِ مجامعت یا جلق کرنا۔

۷۔ بدہضمی یا دائمی قبض کا رہنا۔

۸۔ ناقص و ناکافی غذا کھانا۔

۹۔ سست و کاہل رہنا اور کھلی و تازہ ہوا میں سیر و ورزش نہ کرنا۔

۱۰۔ رنج و غم اور فکر و تردد میں مبتلا رہنا۔

۱۱۔ پیٹ میں کیڑوں وغیرہ کا موجود ہونا۔

۱۲۔ بعض امراض مثلاً سل اور سامراض گردہ میں مبتلا ہونا۔

۱۳۔ مستورات کو بکثرت حیض آنا یا وضع حمل کے بعد زیادہ خون خارج ہونا۔ یا عرصہ تک بچہ کو دُودھ پلاتے رہنا۔

علاج

فیرم میٹیلیکم: فولاد بھِس کی مُسلمہ دوائی مانی گئی ہے۔ خواہ بھِس کا کوئی بھی سبب کیوں نہ ہو۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر فولاد استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔ ہومیو پیتھی میں بھی فولاد کا درجہ کمیٔ خون کے مرض میں کچھ کم نہیں ہے۔ لیکن ہر ایک بھِس کے کیس میں یہ فائدہ مند نہیں ہوتا۔ اس لیے ہر ایک کیس میں الگ الگ تشخیص کرنی چاہیے۔

جب ایک وقت میں تو مریض کا چہرہ خون سے بھرا ہوا اور تمتایا ہو: نظر آتے

لیکن پھر اس کے بعد چہرے کا رنگ پھیکا اور زرد پڑ جائے اور ہاتھوں اور پاؤں پر آماس ہو جائے تو ایسے کیسوں میں فیرم نفع کرتی ہے۔

جب بھُس کی وجہ جسم سے رطوباتِ زندگی یا خون کا اخراج ہو تو ایسی حالت میں فیرم مفید نہیں ہوتی۔ بلکہ چائنا مفید ہوتی ہے۔ مریض جلد تھک جاتا ہے۔ کھانے کے بعد مریض کھایا پیا قے کر چھوڑتا ہو۔ مریض کو لگاتار ٹھنڈ لگتی رہتی ہو اور بعض اوقات سہ پہر یا شام کو خفیف بخار بھی ہو جاتا ہو۔ شدید کیسوں میں بجائے فیرم میٹیلیکم کے فیرم فاس زیادہ نافع ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سوشلر صاحب ایسے کیسوں میں اوّل کلکیریا فاس اور بعد میں فیرم فاس دینے کی ہدایت کرتے ہیں۔ سادہ بھُس میں جب کہ اور کوئی مرض ساتھ نہ ہو تو فیرم سب سے بہتر دوائی ہے۔

ڈاکٹر ہیوگز۔ فیرم ریڈکٹم ۱× یا ۲× برتنے کی سفارش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر لڈلم۔ فیرم ایٹ سٹرکینا سائٹریٹ ۳× کے مداح ہیں۔

ڈاکٹر جوسٹھ۔ فیرم ایسی ٹیکم استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ہال کرم فیرم فاس کے شیداء ہیں۔

خوراک: ۳× کے ۵ گرین ہر چھ گھنٹے کے بعد۔

پلسٹلا: یہ دوائی فولاد کی ایک زبردست فاد (مصلح۔ اصلاح کنندہ) ہے اس لیے جب فولاد کے متواتر استعمال کرنے اور بڑی مقداریں کھانے کی وجہ سے کمزوری واقع ہو تو پلسٹلا دینی چاہیے۔

مریضہ کا جسم تھکا ٹوٹا اور ڈھیلا ڈھالا رہتا ہو اور ٹھنڈ محسوس کرتی رہتی ہو اور نقص ہاضمہ اور حیض کی بے قاعدگی میں مبتلا ہوتی ہو۔ پلسٹلا اور فیرم کی علامات بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ اس لیے ہومیوپیتھک ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ بھُس کے اصل سبب کو دریافت کرے اور اگر مریضہ ایلوپیتھک ڈاکٹروں کا علاج کرا چکی ہو تو ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مریضہ کافی مقداریں فولاد استعمال کر چکی ہے۔ اس لیے ایسی صورت میں پلسٹلا یقینی دوائی ہوتی ہے۔

پلسٹلا کے مریض کو کھلی ہوا بہت بھاتی ہے۔ نیز اُٹھنے پر دورانِ سر۔ عدم پیاس

اور ڈرپوک مزاج - یہ بھی پلسٹلا کی علامت ہیں -

سائی کلیمن : یہ دوائی بہت حالتوں میں پلسٹلا کے مشابہ ہے لیکن فرق یہ ہے - پلسٹلا کے مریض کو کھلی اور تازہ ہوا بھاتی ہے اور سائی کلیمن کے مریض کو تازہ ہوا مرغوب نہیں ہوتی ہے -

خوراک : ۲× ہر چھ گھنٹہ کے بعد -

چائنا یا سنکونا : جب کمیٔ خون واقع ہو بوجہ رطوباتِ زندگی کے ضائع ہونے کے مثلاً عرصہ تک بچہ کو دودھ پلاتے رہنا یا اخراجِ خون یا بکثرت حیض یا کثرت مجامعت یا لگاتار اسہال کا آتے رہنا - جب خون کمزور ہو تو چائنا دوائی نافع ہوتی ہے -

سر کا وزنی ہونا - کمیٔ بصارت - غشی اور کانوں میں گھنٹی بجنا - پیلا زرد چہرہ - کھٹے ڈکار - کمزور ہاضمہ اور پھولا ہوا پیٹ - مریض کو ہوا کے جھونکے نہیں بھاتے تاہم وہ چاہتا ہے کہ اس کو پنکھا کیے جاؤ -

خوراک : ۳× تین گھنٹہ کے بعد -

نیٹرم میور بھی کمزوری اور کمیٔ خون میں کام آتی ہے - جبکہ رطوباتِ زندگی کے ضائع ہونے کی وجہ سے یہ عارضہ پیدا ہوا ہو - خاص کر ایسی مستورات جن کو بے قاعدگی حیض کی شکایت عرصہ سے ہو اور ان کی جلد جسم بہت گندی ہو - نیٹرم میور سے مستفیض ہوتی ہیں -

چلینی نم آرس بھی بعض اوقات شدید کمیٔ خون میں شافی ہوا کرتی ہے -

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد -

کلکیریا فاس : سبز تھس کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے - خاص کر نوجوان لڑکیوں کے تھس کی - جن کی جلد جسم مانند موم کے ہو - ہونٹ اور کان مانند سنگِ مرمر کے سفید اور چمکیلی آنکھیں چہرے کی رنگت سبزی مائل یا پیلی ہو اور اگر ان علامات کے ساتھ مریضہ کو خونِ حیض وقت سے پہلے آیا کرتا ہو - تو پھر کلکیریا فاس کے مظہر ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا -

خوراک : ۳× کے ۵ گرین ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد -

کلکیریا کارب : خنازیری یا سلی مزاج کے مریضوں کے لیے یہ دوائی خاص طور

پر نافع ہوتی ہے جبکہ اس دوائی کی علاماتِ عامہ موجود ہوں ۔ مثلاً گوشت سے نفرت ۔ ترش اور ناقابلِ ہضم چیزوں کے کھانے کی خواہش ۔ پیٹ پھولا ہوا ۔ سر میں چکر اور سیڑھیاں چڑھنے سے دل کی دھڑکن زیادہ ہو ۔ مریض ہر وقت تھکا ٹوٹا رہتا ہو اور لگاتار مصائب کے تصورات میں مستغرق رہتا ہو ۔

خوراک : ۳× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد ۔

ایلیومینا : خنازیری مزاج والے سبز بھس کے مریضوں کے لیے اور نیز ایسے بچوں کیلئے کہ جن کی پرورش باقاعدہ نہ ہوئی ہو اور مصنوعی غذاؤں پر ان کو پالا گیا ہو ۔ یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔ سن بلوغت کے بھس میں بھی یہ دوائی کام آتی ہے ۔ جبکہ ناقابلِ ہضم اشیاء مثلاً سلیٹ پنسل اور چاک وغیرہ کھانے کی خواہش زبردست ہو ۔

خوراک : ۳× ہر چھ گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم : شدید قسم کے بھس میں یا ایسے بھس میں جو ملیریا یا ئی زہر کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں ۔ اس دوائی کا درجہ صفِ اول میں ہے ۔ اس کی علامات یہ ہیں :- نقاہت ۔ بہت آماس ۔ شدید اور بے قاعدہ دل کی دھڑکن ۔ ترشیات اور برانڈی کی زبردست خواہش ۔ سخت تشویش اور فوری کمزوری ۔ نیز پیاس کی زیادتی ۔

خوراک : ۳× ہر چھ گھنٹہ کے بعد ۔

ہیلونائیز : کمی خون اور بھس کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔ جب مستورات کو عرصہ تک خون خارج ہوتا رہا ہو اور اس کی وجہ سے کمی خون کا عارضہ ہوا ہو تو یہ دوائی خاص طور پر نافع ہوتی ہے ۔

یا ایسی مستورات جو کہ سخت محنت و مشقت کرنے کی وجہ سے تھک ٹوٹ جاتی ہوں اور زیادہ تھکاوٹ کے باعث ان کو نیند نہ آتی ہو اور اُن کے عضلات دُکھتے اور جلتے ہوں ۔ تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے ۔ خاص علامت اس دوائی کی یہ بھی ہے کہ جب مریضہ کی توجہ کسی خاص امر کی طرف کھچی ہوئی ہو تو پھر وہ بھلی چنگی ہوتی ہے ۔ اس لیے ڈاکٹر کے آنے پر وہ اچھی بھلی ہو جاتی ہے ۔ تھکی ٹوٹی بھس کی ماری ہوئی اور کمر درد والی مستورات کے لیے ہیلونائیز ایک بہتر دوائی ہے ۔ یہ دوائی خون پیدا کرتی ہے ۔

خوراک : یا ۱× کے ۵ قطرے دن میں تین مرتبہ ۔

ایلیٹرس : کھجلی کی یہ بھی ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔ یہ دوائی اعضائے رحم کے لیے ٹانک ہے ۔ تھکی ٹوٹی ۔ سست بھدی اور بے قرار مستورات کے لیے نافع ہے بوجہ دیر تک بیمار رہنے کے جو مستورات کمزور ہو گئی ہوں ۔ اُن کو یہ دوائی فائدہ کرتی ہے ۔

خوراک : ۵ کے ۵ قطرے ہر چھ گھنٹے کے بعد ۔

سکیل : جب کھجلی کا عارضہ لگاتار بڑھ رہا ہو ۔ تو یہ دوائی سودمند ہوتی ہے ۔ رنگ پھیکا ہو اور ایسا معلوم ہو کہ مریضہ میں خون ہے ہی نہیں ۔

خوراک : ۳× صبح اور شام

نیٹرم میور : کھجلی کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔ مریض کا رنگ زرد ہو ۔ باوجود اس امر کے کہ مریض کھاتا پیتا اچھا ہو لیکن پھر بھی کمزور ہوتا جاتا ہو ۔ کوتاہ دمی ہو اور خاص کر سیڑھیاں چڑھتے وقت ۔ سر درد ۔ قبض اور پست ہمتی ہو اور ہمدردی کرنے سے تکلیف بڑھتی ہو ۔ مذکورہ بالا علامات کے ہمراہ دل دھڑکن ہو اور دل پھڑپھڑاتا ہو ۔ اگر کھجلی کی مریضہ کو حیض بھی کم آتا ہو ۔ تو یہ دوائی خاص طور پر مظہر ہوتی ہے ۔

خوراک : ۶× ہر چھ گھنٹے کے بعد ۔

ہنسیلز فزیالوجیکل ٹانیکم : کمی خون اور کمزوری کی اعلیٰ دوائی ہے علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے پیٹرولیم ۳× ہر چار گھنٹے کے بعد ۔
پکرک ایسڈ : ۳× ہر آٹھ گھنٹے کے بعد اور بیسی لائینم ۳۰× یا ۲۰۰ ہفتہ میں ایک مرتبہ ۔

یہ سب اس مرض میں مفید ادویات ہیں ۔

ضروری ہدایات : مرض کے اصل سبب کو دریافت کر کے نقص کو دُور کریں ۔ ہاضمہ خراب ہو تو اس کو ٹھیک کریں ۔ قبض کو رفع کریں ۔ غذا زود ہضم اور مقوی دیں ۔ تازہ اور کھلی ہوا میں مریضہ کو رکھیں ۔ مریضہ ہمیشہ دِل شاد اور غم و فکر سے آزاد رہے ۔ جسم پر مالش کرنا اور روزانہ غسل کرنا اور

نہانے کے بعد جسم خشک تولیہ سے خوب ملنا۔ یہ سب مفید اور ضروری باتیں ہیں۔

ہڈیوں کا ٹیڑھا ہوجانا۔ رکٹس

(RICKETS RACHITIS)

یہ بیماری شیر خوار بچوں کو ہوجایا کرتی ہے۔ بوجہ اجزائے معدنی کے کم ہونے کے ہڈیاں کمزور اور نرم ہوکر خم کھا جاتی ہے۔ یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض: جب بچہ دس ماہ کا ہوجائے۔ اور دانت نکلنے کے کوئی آثار ظاہر نہ ہوں۔ یا ڈیڑھ سال کا ہوکر وہ چل پھر نہ سکے تو رکٹس کا گمان غالب ہوجاتا ہے۔ دورانِ نیند سر۔ گردن اور اوپر کے دھڑ پر پسینہ بکثرت آتا ہے۔ پسینہ موتی کے دانوں کی مانند پیشانی پر کھڑا رہتا ہے یا سرہانہ تر بتر ہوجاتا ہے۔ مریض ٹھنڈ پسند کرتا ہے اور موسم گرما ہو یا سرما کپڑوں کو لات مار کر پرے پھینک دیتا ہے۔ چلنا پھرنا دیر میں سیکھتا ہے۔ ٹانگوں کی ہڈیاں خم کھا جاتی ہیں اور جوڑوں کے سرے خاص کر ٹخنے اور کلائی کے سرے بڑھ جاتے ہیں سر کی استخواں کے جوڑ آپس میں نہیں ملتے اور سر قدرے چپٹا اور بڑا ہوجاتا ہے اور بچہ چُپ چاپ پڑا رہنا پسند کرتا ہے اور اشتہا بہت ہوتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہونے کی وجہ سے غذا کچی ہی بدون کسی تبدیلی کے نکل جاتی ہے۔ پاخانہ پھرتے وقت مریض کو بہت زور لگانا پڑتا ہے اور پاخانہ بہت بدبودار خارج ہوتا ہے۔ بچہ لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے۔ روز روشن میں تو وہ غنودگی میں پڑا رہتا ہے لیکن بوقتِ شب بے چین اور گھبراتا رہتا ہے۔

خراب کیسوں میں نہ صرف ٹانگوں کی ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں بلکہ ریڑھ اور کولہے کی ہڈیاں بھی بدوضع اور بدشکل ہوجاتی ہیں۔ چہرہ چھوٹا اور تکونی شکل کا بن جاتا ہے ٹھوڑی بمقابلہ پیشانی کے بہت چھوٹی ہوجاتی ہے۔ سینہ تنگ اور خمیدہ ہوجاتا ہے اور شکم بڑا اور تنا ہوا ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض: اکثر تو یہ مرض موروثی ہوتا ہے اور چھ سے گیارہ ماہ

کے بچوں کو عموماً ہو جایا کرتا ہے۔ غریب خنازیری مزاج کے بچے بالعموم اس میں زیادہ مبتلا ہُوا کرتے ہیں۔ جب دُودھ پینے والے بچوں کو بجائے شیر مادر کے دیگر غذا دی جاتی ہے جس کو وہ بخوبی ہضم نہیں کر سکتے تو وہ کمزور ہو کر عموماً اس مرض میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔ نیز ناقص دُودھ۔ خراب غذا اور کثیف آب و ہَوا۔ غلیظ رہنا اور مرطوب مکان اس مرض کے اسباب ہیں۔ دُودھ پلانے کے زمانے میں اگر ماں بیمار اور کمزور ہو۔ خاص کر اگر اس وقت وہ سیلان الرحم (لیکوریا) کے عارضہ میں مبتلا ہو تو اکثر اوقات بچہ رکٹس کے مرض میں مبتلا ہو جایا کرتا ہے۔ بہت زمانہ تک چھاتی سے دودھ پلاتے رہنا۔ خاص کر جب کہ دودھ پانی کی مانند پتلا ہو چکا ہو تو اس مرض کے پیدا ہونے کا موجب ہُوا کرتا ہے۔ اگر ابتداء ہی میں اس مرض کا علاج کرایا جائے تو یہ مرض قابلِ علاج ہے۔

نتائج مرض: تمام قسم کی بدوضع اشکال مثلاً ٹانگوں کا کمان نما ہونا۔ چھاتی کا کبوتر کے سینہ کی طرح آگے کو اُبھر جانا۔ ریڑھ کے ستون کا خمیدہ ہو جانا۔ کولہے کا بد وضع ہونا۔ اندرونی اعضا کا دب جانا۔ پھوڑے پھنسیاں اور سل وغیرہ۔

عوارض: اس مرض والے بچے کو چونکہ سردی کی برداشت نہیں ہوتی۔ اس لیے اسے نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ ذات الریہ وغیرہ وغیرہ عوارض ہو کر باعثِ ہلاکت ہُوا کرتے ہیں اور کبھی اس کے دماغ میں پانی بھر جاتا ہے۔

علاج

کلکیریا فاس: اس مرض کی خاص دوائی ہے۔ مرض کے ابتداء میں یہ دوائی خاص طور پر موثر ہوتی ہے۔ جب کہ اسہال آتے ہوں اور اُن میں سبز آنوؤں آتی ہو اور ناہضم شدہ غذا کے اجزاء خارج ہوتے ہوں۔

خوراک: ۲x ہر آٹھ گھنٹے کے بعد۔

کلکیریا کارب: دانت نکالنے میں دیر۔ دانتوں کا جلدی گل سڑ جانا۔ ریڑھ کا ستون اور اعضا خمیدہ ہوں۔ جوڑ اور سر بڑے ہوں۔ شکم بڑا ہو۔ اشتہا بہت زیادہ اور اسہال آتے ہوں۔

خوراک : ۳× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس یا فاسفورک ایسڈ : ہلکا بخار۔شکم تنا ہُوا۔اسہال دودھیا پیشاب یا گدلا پیشاب جس کے نیچے سفید تلچھٹ تہ نشین ہوتی ہو۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

سلیشیا : سر کی کھوپڑی کے اُوپر پھنسیاں۔پھوڑے۔غدودوں میں مواد۔کانوں سے پیپ خارج ہو۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ایسا فوٹیڈا : جب ماں کی علالت یا کمزوری کے باعث بچّہ کو دودھ اچھا نہ ملتا ہو اور بچہ بدیں وجہ رکٹس کے مرض میں مبتلا ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

فیرم فاس : جب رکٹی بچّہ کے آلاتِ تنفس میں نقص واقع ہو جائے تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔نیز خون کی کمی کو پورا کرنے میں یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے ابتدائے مرض میں یہ دوائی اور کلکیریا فاس اکٹھے استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔

سلفر : اس مرض کے شروع علاج میں سلفر کی چند خوراکیں پہلے دینی چاہئیں نیز جبکہ منتخب کردہ دوائی اپنا مزید اثر دکھلانے میں قاصر ہو جائے تو تین یا چار روز تک سلفر کی دو خوراکیں روزانہ دینی چاہئیں اور بعد میں پھر وہی دوا شروع کر دینی چاہیے۔

خوراک : ۲× یا ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات : تازہ اور خشک ہَوا۔سُورج کی روشنی اور کھُلی ہَوا میں ورزش یہ تینوں ضروری باتیں ہیں۔ان کا خیال رکھنے سے صحت یابی میں بڑی مدد ملتی ہے جو مریض چل پھر نہیں سکتے ان کو دن کے وقت کافی پارچات پہنا کر کھُلی ہَوا میں بِٹھانا یا لِٹانا چاہیے۔ ہَوادار کمرے میں رہائش اور صفائی بھی ضروری ہے۔

ہر صبح ٹھنڈے یا نیم گرم پانی میں نہانا اور خاص کر نمکین پانی میں اور اس کے بعد پانچ سے دس منٹ تک پشت پر مالش کرنا مفید ہوتا ہے اور اسی طرح شام کو بھی مالش کرنی چاہیے۔

غذا : مقوی غذا خوب چبا چبا کر کھانی چاہیئے ۔ دُودھ ۔ آٹے کی روٹی اور شوربہ وغیرہ مفید چیزیں ہیں ۔ اگر چھان کو آٹے سے الگ نہ کیا جاوے اور اس کی روٹی بنائی جائے تو ہڈیوں کو نشوونما دینے میں بہت مددگار ہوتی ہے ۔

کوڈ لیور آئیل ایک بڑی ضروری چیز ہے ۔ دس سے بیس قطرے شروع میں دینے چاہئیں اور پھر آہستہ آہستہ مقدار کو بڑھاتے جانا چاہیئے ۔ اگر کوڈ لیور آئیل کی خوراک دیتے وقت اس میں برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال لیے جاویں تو اس کی بُو وغیرہ زائل ہو جاتی ہے ۔

کوڈ لیور آئیل کو استعمال کراتے وقت مریض بچے کے پاخانہ کا بھی امتحان کرتے رہنا چاہیئے ۔ اگر اس میں تیل کا رنگ و بُو ہو تو کوڈ لیور آئیل کی مقدار کم کر دینی چاہیئے ۔

حفظِ ماتقدم : جب یہ پتہ ہو کہ رکٹس کا مرض موروثی ہے تو حمل کے دوران میں ہی احتیاط شروع کر دینی چاہیئے ۔ ماں کو ایسی غذا دینی چاہیئے ۔ جس میں دُودھ بالائی اور سبز ترکاریاں بہت ہوں ۔

سکروی ۔ گوشت خورہ

(SCURVY SCARBUTI)

اس مرض میں مریض کے مسوڑھے پلپلے یعنی اسفنجی ہو جاتے ہیں اور اُن سے اکثر خون بہتا رہتا ہے اور مریض کمزور ہو جاتا ہے ۔

علاماتِ مرض : مسوڑھے پلپلے اور پھولے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن سے خون بآسانی نکل پڑتا ہے ۔ منہ سے بدبو آتی ہے ۔ دانت کمزور ہو کر ہلنے لگ پڑتے ہیں چہرہ کا رنگ پھیکا زرد پڑ جاتا ہے اور مریض کمزور ہوتا جاتا ہے ۔ تھوڑی سی محنت سے سانس پھُول جاتا ہے اور جسم کے مختلف حصص سے خون خفیف چوٹ لگنے سے جھٹ بہنے لگ جاتا ہے ۔

اسبابِ مرض : ناکافی و ناقص غذا کھانا ۔ گندی ہوا میں سانس لینا ۔ گندے اور تنگ مکانات میں رہائش رکھنا ۔ جن اشخاص کو عرصہ تک تازہ گوشت اور تازہ سبزی کھانے کو نہیں ملتی وہ اکثر اس مرض میں زیادہ مبتلا ہُوا کرتے ہیں ۔

علاج

مرکیورس سالو : ۳× کے ۵ گرین ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد

ایلیم کلیٹرو : یہ دوائی اس مرض میں اکسیر ہے۔ اس دوائی کو مسوڑھوں پر ملتے ہیں اور منہ ڈھیلا چھوڑ کر رالیں باہر نکال دیتے ہیں اور بعد میں گرم پانی سے کلی کر دیتے ہیں۔ اس طرح پانچ سات دن کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

ضروری ہدایات : اس مرض میں پرہیز نہایت ضروری ہے۔ پرہیز اور احتیاط کرنے سے مرض کو آرام ہو جاتا ہے۔

مریض کو تازہ ہوا میں رکھیں اور تازہ سبزی ترکاریاں۔ مثلاً آلو۔ گوبھی۔ کدو۔ کریلے توری۔ شلغم۔ مولی گاجر۔ بینگن۔ پیاز۔ سرسوں و پالک کا ساگ وغیرہ کھلاتے رہیں۔ نیز تازہ میوہ جات مثلاً نارنگی۔ سنگترے۔ سیب۔ انار۔ لیموں۔ آلوچہ اور لوکاٹ وغیرہ استعمال کراتے رہیں۔ آلو نہایت ہی مفید ہیں۔ روزانہ ایک یا ڈیڑھ پاؤ آلو کھانے سے سکروی کا مرض رک جاتا ہے۔ گائے کا تازہ دودھ بھی مفید ہے۔ تازہ لائم جوس (عرق لیموں) یا سنگترہ کا رس آدھی چھٹانک نکال کر اور اس میں تھوڑی سی کھانڈ اور پانی ملا کر مریض کو صبح اور شام ایسی ایک ایک خوراک دینی چاہیے۔ منہ کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیے۔

پرہیز : باسی اور خراب غذا : مد باسی و گلے سڑے گوشت۔ مچھلی سے قطعی پرہیز کرنا چاہیے۔

باؤ گولہ۔ ہسٹیریا۔ اختناق الرحم

(HYSTERIA)

یہ مرض عصبی ہے اور نظامِ عصبی کے افعال میں فتور واقع ہونے سے پیدا ہوتا

ہے۔ یہ مرض صرف عورتوں تک ہی محدود نہیں ہے کیونکہ یہ محض رحم کی خرابی کی وجہ سے ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ مردوں میں بھی یہ مرض دیکھنے میں آتا ہے۔ قدیم اطبا کا خیال تھا کہ یہ مرض عورت کے رحم کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے انہوں نے اس کو اختناق الرحم کے نام سے نامزد کیا ہے۔ اختناق کے معنی گلا گھونٹنا ہے چونکہ اس مرض میں مریضہ کا گلا گھٹتا ہے۔ اس لیے اطبا نے اس کو اختناق الرحم کا نام دیا ہے۔ یعنی رحم کی خرابی سے گلا گھٹنا۔

باؤ گولہ نام اس کو اس لیے دیا گیا ہے کہ جب اس مرض کا دورہ شروع ہوتا ہے تو مریضہ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے پیٹ میں سے ایک گولہ اٹھ کر اور اُوپر کو جا کر اس کے حلق میں اٹک گیا ہے۔

نوٹ: جیسا کہ اُوپر ذکر آیا ہے کہ اطبائے قدیم اس کو صرف عورتوں کی بیماری سمجھا کرتے تھے اور اُن کا خیال تھا کہ یہ مرض رحم کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اب یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ یہ مرض اُن عورتوں کو بھی ہوتا ہے۔ جن کے رحم میں کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ ان عورتوں کو بھی جن کا رحم ہوتا ہی نہیں۔ نیز عصبی مزاج کے مردوں کو بھی یہ مرض دیکھنے میں آتا ہے۔ اس مرض میں کسی عضو میں کوئی خاص نقص نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ نظامِ عصبی کے فعل میں عارضی نقص واقع ہو کر اس مرض کا دَورہ ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض: باؤ گولہ کی دو ۲ قسمیں ہیں:-

۱۔ خفیف باؤ گولہ۔ جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں ہسٹریا مائینر کہتے ہیں۔

۲۔ شدید باؤ گولہ۔ جس کو ڈاکٹری اصطلاح میں ہسٹریا میجر کہتے ہیں۔

۱۔ خفیف ہسٹریا کی علامات: مریضہ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے پیٹ میں سے ایک گولہ اُٹھ کر اُوپر کو جاتا ہُوا گلے میں اٹک گیا ہے۔ اس کو نگلنے کی وہ کوشش کرتی ہے۔ اور اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ یہ تکالیف جلدی ہی دُور ہو جاتی ہیں اور مریضہ کو تھوڑا سا سر میں درد اور گردن میں سختی محسوس ہوتی ہے۔ ڈکار آتے ہیں اور شکم پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے اور پیشاب پتلا اور بکثرت خارج ہوتا ہے اور اس کو ہول دل کی شکایت رہتی ہے۔

۲۔ شدید ہسٹریا کی علامت : یکایک مریضہ چیخ مار کر رونے لگتی ہے یا زور سے ہنسنے لگتی ہے اور اس کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک گولہ پیٹ میں سے اٹھ کر حلق کو جا رہا ہے اور جونہی وہ گولہ حلق تک پہنچا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر آہستہ سے گر پڑتی ہے بغور مشاہدہ کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مریضہ بالکل بے ہوش نہیں ہے ۔ بلکہ اندرونی اس کو ہوش ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ گرتے وقت وہ آہستہ گرتی ہے تاکہ اس کو چوٹ نہ آئے اور نہ ہی مرض سوتے سوتے ہوتا ہے اور نہ ہی اس وقت جبکہ اکیلی ہوتی ہے اور مریضہ کا چہرہ بھی ایسا بدوضع نہیں ہو جاتا جیسا کہ مرگی میں ہوا کرتا ہے ۔ سانس میں سے آواز پیدا ہوتی ہے اور تنفس بے قاعدہ چلتا ہے ۔ لیکن سانس بالکل رُک نہیں جاتا ۔ دَورہ کا کوئی خاص معین عرصہ نہیں ہوتا ۔ کسی وقت لمبا ہوتا ہے اور کسی وقت چند منٹ ہی رہتا ہے اور کبھی تین تین چار چار روز تک رہتا ہے ۔ ایسی صورت میں مرض کا ایک دَورہ ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا دَورہ آجاتا ہے ۔ جب مرض کا حملہ دُور ہو جاتا ہے تو مریضہ کو بہت نقاہت محسوس ہوتی ہے ۔

علامات بعد از دَورہ : مرض کے دَورے کے بعد مریضہ کئی ایک فرضی امراض کی علامات کا اظہار کیا کرتی ہے ۔ یعنی درحقیقت وہ اس مرض میں مبتلا نہیں ہوتی جس کی علامات کا اظہار کرتی ہے بلکہ وہ وہمی طور پر اپنے آپ کو مختلف امراض میں مبتلا خیال کرتی ہے ۔

وہ اپنے مرض کی کیفیت کو بہت مبالغہ سے بیان کرتی ہے اور اپنے فرضی مرض کو بہت شدید خیال کرتی ہے ۔ مثلاً جسم کے مختلف حصّوں میں وہ درد کی شکایت کرتی ہے اس کو سر میں کیل ٹھوکنے یا برما سے سوراخ کرنے کی مانند محسوس ہوتا ہے کبھی پستان کے زیریں ۔ کبھی ریڑھ کے ستون ۔ کولہے اور گھٹنے میں درد کی شکایت کرتی ہے اور اتنا درد بتلاتی ہے ۔ مانو کہ درد اس کو نڈھال کیے جا رہا ہے ۔ کبھی ٹانگ میں درد کی شکایت کرتی ہے ۔ جس کے باعث وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتی ہے ۔ لیکن اگر کوئی اس کو یہ کہہ دے کہ گھر کو آگ لگ گئی ہے تو وہ ڈر کر چلنے بلکہ دوڑنے لگتی ہے ۔ کبھی وہ اپنے آپ کو مفلوج بیان کرتی ہے کبھی وہ پیٹ میں

درد کی شکایت کرتی اور کبھی گردن میں ۔ بعض مریضوں کا جی متلاتا ہے ۔ ہچکی یا ڈکاریں آتی ہیں ۔ دِل دھڑکتا ہے ۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے ۔ کبھی پیشاب زیادہ آتا ہے اور کبھی پیشاب بند ہو جاتا ہے ۔ کبھی سینہ میں درد ہوتا ہے ۔ غرضیکہ طرح طرح کی شکایات ہوتی ہیں ۔

اسباب مرض : یہ مرض موروثی ہے جن والدین کو مرگی یا باؤگولہ کا عارضہ ہو ۔ ان کے بچوں کو یہ مرض ہو جایا کرتا ہے ۔ اس مرض میں عموماً بارہ سے ۴۰ سال تک کی عمر کی عورتیں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہیں ۔ مستورات میں حیض کی خرابی مثلاً حیض کا تکلیف سے آنا یا بند ہو جانا ۔ شہوانی خیالات و خواہشات کا غالب ہونا ۔ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا ۔ عشقیہ قصے کہانیاں یا ناولوں کا پڑھنا ۔ رنج و غم ۔ فکر و تردد ۔ غصہ و خوف ۔ عشق میں ناکامی و بدنامی ۔ نفخ شکم ۔ دائمی قبض ۔ یہ یہ سب اس کے اسباب ہیں ۔ مردوں میں جلق و مشت زنی اور بکثرت دماغی محنت کرنا ۔ بے خوابی وغیرہ اس مرض کے اسباب ہوتے ہیں ۔

علاماتِ امتیازی و تشخیصی : باؤگولہ کے مرض کو مرگی سے تشخیص کرنا ضروری ہوا کرتا ہے ۔ چنانچہ دونوں کی امتیازی علامات ذیل میں درج کی جاتی ہیں ۔

علامات باؤگولہ	علامات مرگی
۱ ۔ ظاہراً مریضہ بے ہوش ہوتی ہے لیکن اندرونی اس کو ہوش ہوتی ہے اردگرد کے آدمیوں کی آواز وں کو سنتی ہے مگر جواب نہیں دیتی ۔	۱ ۔ یکایک کامل بے ہوشی ہو جاتی ہے اور مریضہ اردگرد کے آدمیوں کی آواز کو نہیں سنتی اور جب حملہ دُور ہو جاتا ہے تو اس کو گزشتہ حالات کی کوئی خبر نہیں ہوتی ۔
۲ ۔ مریضہ دانت پیستی ہے مگر اس کی زبان دانتوں کے نیچے آکر کٹ نہیں جاتی ۔ روشنی سے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں ۔ یعنی روشنی	۲ ۔ مریضہ دانت پیستی ہے اور زبان دانتوں تلے آکر کٹ جاتی ہے ۔ منہ سے جھاگ آتی ہے ۔ آنکھوں کی پُتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں ۔

علاماتِ باؤگولہ

کا اثر پٹھوں پر بخوبی ہوتا ہے۔

۳۔ پیٹ میں سے ایک گولہ سا اُٹھ کر اور اُوپر کو جا کر حلق میں اٹکتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور مرض کا دورہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ مریضہ لمبے لمبے سانس لیتی ہے اور آہیں بھرتی ہے اور کبھی روتی ہے اور کبھی ہنستی ہے۔

۵۔ جب مرض کا دورہ ختم ہو جاتا ہے تو مریضہ کو کمزوری بہت محسوس ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی اور پیشاب بکثرت آتا ہے۔

علاماتِ مرگی

جو روشنی کے اثر سے سکڑتی نہیں۔

۳۔ معدہ کے پیچھے سے یا پاؤں سے ایک قسم کی سرسراہٹ شروع ہو کر سر تک پہنچتی ہے اور دورہ ہو جاتا ہے۔

۴۔ سانس خراٹے دار آتا ہے۔ مریضہ نہ روتی ہے اور نہ ہی ہنستی ہے۔

۵۔ دورہ مرض کے رفع ہو جانے کے بعد مریضہ کو گہری نیند آتی ہے یا بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔

نوٹ: جب یہ مرض موروثی ہو تو آرام ہونا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم بروقت ہومیوپیتھک علاج کرانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر موروثی نہ ہو تو پھر مناسب ہومیوپیتھک علاج سے کلی آرام آجاتا ہے۔

بعض اوقات کنواری لڑکیوں کو یہ مرض ہو جاتا ہے لیکن جب ان کی شادی ہو جاتی ہے تو پھر یہ شکایت بھی رفع ہو جاتی ہے۔

علاج

مرض کے دورہ میں کیمفر۔ ماسکس۔

وقفہ میں اگنیشیا۔ پلاٹینا۔ سمی سی فیوگا۔ آرم وغیرہ۔

اگنیشیا: ہومیوپیتھی میں ہسٹریا کے مرض کے لیے سب ادویات کی سرتاج دوائی اگنیشیا ہے۔ مریضہ بہت ذکی الحس ہو۔ کبھی چیخنے لگے اور کبھی ہنسنے لگے۔ جذبات

کے خفیف بھڑکاؤ پر بھی چہرہ تمتما جائے ۔ مریضہ تشنجی قہقہہ لگائے اور پھر بعد میں رونے اور چیخنے لگے ۔ حلق میں گولے کے اٹکنے کا احساس ہو ۔ یا سر کی چوٹی میں کیل کے ٹھونکنے کا سا درد ہوتا ہو ۔ پیشاب بکثرت اور سفید رنگ کا بہت مقدار میں خارج ہو اور اکثر پیشاب کے اخراج کے بعد سر درد کو آرام آجاوے ۔ شکم میں نفخ ہو ۔ باؤ گولہ کا احساس کئی ادویات کی علامت ہے ۔ لیکن اگنیشیا اور ایسافوٹیڈا کی خاص علامت ہے ۔ پیتے وقت حلق میں خفیف تشنج ہو ۔ یا اتنا شدید تشنج ہو کہ ہاتھوں کی انگلیاں مڑ جائیں اور چہرہ نیلا پڑ جائے ۔ (کوپرم)

ہوش آنے پر مریضہ گہرے سانس لیوے اور آہ بھرے ۔ جب خوف و غم کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اگنیشیا ایک خاص دوائی ہے ۔

خوراک : ۵ یا ۱× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

ایسافوٹیڈا ۔ حلق میں گولے کا احساس ایسافوٹیڈا کی ایک بڑی بھاری علامت ہے ۔ ایسافوٹیڈا کی دوسری مشہور علامت یہ ہے ۔ کہ شکم میں ہوا بھری ہوئی ہو اور یہ ہوا اوپر کو خارج ہوتی ہو اور تنفس میں دقت پیدا کرتی ہو ۔ گولہ معدہ سے اوپر کی جانب اٹھتا ہوا حلق کو جاتا ہو ۔

زیادہ کھانے اور حرکت کرنے سے تکلیف زیادہ ہو ۔ مریضہ کو ایسا محسوس ہو کہ ہر ایک چیز منہ پھاڑ کر نکل جاوے گی ۔ ہسٹیریکل قولنج کی یہ ایک بہتر دوائی ہے ۔ چند علامات میگنیشیا میور میں بھی پائی جاتی ہیں ۔ یعنی ہوا کا اکٹھا ہونا اور گولہ بن کر حلق میں اٹھنا اور تنفس کو روک دینا اور ڈکاروں کے آنے سے آرام (ایسافوٹیڈا کی یہ بھی ایک علامت ہے کہ مریض لگاتار نگلتا رہتا ہے تاکہ گولہ نیچے چلا جائے اور ایسا کرنے سے تنفس میں تکلیف واقع ہوتی ہے)

بے چینی اور تشویش بھی ایسافوٹیڈا کی علامات ہیں ۔ عضلات جھٹکتے ہوں ۔ اور تمام جسم نہایت ذکی الحس ہو ۔ اخراج رطوبات کے رک جانے کے باعث جب ہسٹیریکل تشنج ہوں تو ایسافوٹیڈا کام آتی ہے ۔ جب علاماتِ حلق زیادہ آشکارا ہوں تو ایسافوٹیڈا کو نہیں بھولنا چاہیے ۔

خوراک : ۵ یا ۱× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

ماسکس : غشی اس دوائی کی ایک خاص علامت ہے ۔ جب غشی کے ہمراہ ہسٹیریا کے دورے بھی ہوتے ہو تو کئی ایک ادویات کام آتی ہیں ۔ مثلاً ایسا فوٹیڈا کاکیولس ۔ اگنیشیا یا نکس ماشکاٹا ۔ لیکن اکثر کیسوں میں ماسکس دوائی مظہر ہوتی ہے ۔ یہ دوائی خاص کر اس وقت کام آتی ہے ۔ جب کہ مرض کا دورہ جاری ہو ۔ عضلات جھٹکاتے ہوں اور سینہ میں شدید تشنج یا کھچاوٹ ہو ۔ زرد پیشاب کا بہت مقدار میں آنا ۔ حلق میں گولے کا احساس ۔ سر درد اور نفخ یہ علامات ماسکس کی بھی ہیں بے تحاشہ قہقہہ لگاتے جانا ۔ نیز خوشی اور غم کا بار بار ہونا یہ بھی ماسکس کی علامات ہیں ۔ نفسانی خواہش بہت زوروں پر ہو ۔ یعنی جنونِ مجامعت موجود ہو ۔ دورانِ حملہ میں جب ہچکی آتی ہو یا عصبی ہسٹیریکل مریض کو ڈکار بہ آواز بلند آتے ہوں تو یہ سب سے بہتر دوائی ہوتی ہے ۔ ماسکس کے مریض کی دلی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو حملہ کے دوران میں کوستا رہتا ہے ۔ المختصر ماسکس کی علامات حسبِ ذیل ہیں ۔

بے ہوشی ۔ گلے کا گھٹنا ۔ رونا اور ہنسنا ۔ حلق میں گولے کا احساس ۔ بکثرت زرد پیشاب اور یکایک بے ہوشی ۔

خوراک : ۲× ہر پندرہ منٹ کے بعد مرض کے حملہ کے دوران میں ۔

ٹیرنٹیولا ہسپانیہ : ہسٹریا کی یہ بھی ایک دوائی ہے ۔ مریضہ ہنستے ہنستے بس نہ کرتی ہو لیکن سب سے زیادہ مشہور علامت اس دوائی کی بے چینی اور عضلات کا جھٹکنا ہے ۔ مریضہ ہر وقت عضلات کو جنبش دینے کے لیے مجبور ہوتی ہے ۔ ذکی الحس بہت ہو ۔ نخاع ذکی الحس ہو ۔ خصیۃ الرحم ذکی الحس ہوں اور جنون مجامعت بہت ہو ۔

یہ دوائی اس وقت خاص طور پر موثر ہوتی ہے ۔ جب کہ ہسٹریا اور مرگی دونوں موجود ہوں ۔ جس کو انگریزی اصطلاح میں (HYSTEROEPILEPSY) کہتے ہیں ۔ اگرچہ یہ مرض شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے ۔

خوراک : ۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

پلاٹینا : مریضہ پُر از غرور ہو اور چلتی ہوئی ایسے انداز سے چلتی ہو ۔ گویا کہ وہ

ملکہ ہے۔اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر جاننا اس دوائی کی خاص علامت ہے اور یہ غرور کی علامت سارے میٹیریا میڈیکا میں پلاٹینم سے بڑھ کر اور کسی دوائی میں نہیں ملتی۔قہقہہ کے دورے باآواز بلند ہوتے ہیں۔آلاتِ تناسل نہایت ذکی الحس ہوں۔ان میں خارش ہوتی ہو۔بلکہ جنونِ مجامعت ہو۔بوجہ عصبی اکساہٹ جب ہسٹریا کا حملہ ہوتا ہو اور دم گھٹتا ہو اور خوراک کی نالی میں سکڑن ہو تو پلاٹینا دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

مریضہ غمگین اداس اور بے صبر ہو۔قانع نہ ہو۔رونے کی طرف اس کا رجحان ہو۔

خوراک: ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ولیریانا: ایلوپیتھک ڈاکٹر اس دوائی کو ہسٹریا میں عام برتتے ہیں۔مریضہ لگاتار جنبش کرتی رہتی ہو لیکن محنت کرنے سے سردرد پیدا ہو جاتا ہو اور خفیف درد سے غشی ہو جاتی ہو۔ایسا محسوس ہوتا ہو کہ معدہ سے کوئی گرم چیز اوپر کو اٹھ رہی ہے۔بدیں وجہ تنفس دِقت سے آتا ہو۔نیز خوف لرزش اور دل کی دھڑکن موجود ہوں۔گرمی کی لہریں اٹھتی ہوں۔حلق میں گولے کا احساس ہو اور وجع المفاصل کے سے درد ہوتے ہوں۔

خوراک: ۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نکس ماشکاٹا: ہسٹریا کی خاص ادویات میں سے یہ ایک ہے۔یہ دوائی خاص کر عصبی مزاج کے مریضوں کے لیے موزوں تر ہوتی ہے۔جن کی طبیعت غمی سے خوشی میں تبدیل ہوتی رہتی ہو۔لیکن علاماتِ مخصوصہ نیند۔نفخ اور منہ کی خشکی ہیں۔تھوڑی سی محنت سے مریضہ تھک ٹوٹ جاتی ہو۔نفخ کی علامت جو کہ عموماً کھانا کھانے کے بعد پیدا ہوتی ہو۔لائیکوپوڈیم اور نکس ماشکاٹا میں بھی پائی جاتی ہے لیکن ہسٹریکل مزاج والے مریض کے نفخ میں ماشکاٹا دوائی ہی کام آتی ہے۔خشک عصبی ہسٹریکل کھانسی۔سینہ پر دباؤ اور غشی میں نکس ماشکاٹا دوائی مؤثر ہوتی ہے۔غشی اس دوائی کی عام علامت ہے۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ : ڈاکٹر نیر کا قول ہے کہ جب ہسٹریا کا شدید حملہ ہو تو مصری یا بتاشہ پر روبینی کیمفر کا ایک قطرہ ہر پانچ یا دس منٹ کے بعد دینا نہایت ہی موثر ہوتا ہے۔

جلسی میم : ہوا کی نالی کے تشنج میں جب کہ ساتھ ساتھ ہی ہسٹریا کا حملہ بھی ہو تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔ نیم بے ہوشی اور نقاہت اس کی علامات ہیں۔ مریضہ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے حلق میں ایک ڈھیلا اٹکا ہوا ہے۔ جو کہ نگلا نہیں جا سکتا۔ اور پیشاب زردی مائل بکثرت خارج ہوتا ہو۔ مجلوق خواہ مرد ہو خواہ عورت دونوں کے لیے یہ کام آتی ہے۔ لیکن مجلوق عورت کے لیے خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔ ٹانگیں اور بازو بہت سن ہوں۔ خوف و ڈر سستی و کاہلی تقریباً ہر وقت موجود ہوں۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا : حلق میں کھچاوٹ ہو۔ گویا کہ کوئی چیز گفتار کو روک رہی ہے۔ علامات اور جذبات میں متواتر تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے اور پانی سا پیشاب بکثرت آتا ہو اگنیشیا کی مانند پلسٹلا میں بھی اداسی۔ غمگینی اور رونا دھونا علامات پائی جاتی ہیں۔ لیکن اگنیشیا کا مریض تنہائی میں روتا ہے۔ برعکس اس کے پلسٹلا کی مریضہ کے آنسو ہر موقعہ پر نکل آتے ہیں۔ اور ہمدردی و تسلی پلسٹلا کے مریض کو بھاتی ہے۔ کھلی ہوا مریضہ کو بہت بھاتی ہو۔ خونِ حیض کم آتا ہو اور مریضہ لگاتار ٹھنڈک کی شکایت کرتی ہو۔ سن بلوغت میں ہسٹریا کے لیے پلسٹلا ایک بہتر دوائی ہے۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

بیلا ڈونا : جب خون کا دورہ بجانب سر ہو اور مریضہ کا چہرہ سُرخ اور پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔ آنکھیں چمکتی ہوں۔ ایسے حالات میں بیلا ڈونا ہسٹریا کی مفید دوائی ثابت ہوتی ہے۔

خوراک : ۲× ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

کالی فاس : بارہ ٹشو ریمیڈیز میں سے یہ ایک خاص دوائی ہسٹریا کی ہے۔ مریضہ چلاتی ہو۔ جھنجھلاتی ہو اور جماہیاں لیتی ہو۔ بے ہوشی کے ہمراہ تشنج ہوں۔ شکم تنا ہوا ہو اور خفیف دباؤ کو بھی نہ سہار سکتی ہو۔ بدیں سبب کے مریضہ کو ڈر

لگتا ہو۔ ہر ایک امر کے سیاہ پہلو کی طرف مریضہ دیکھتی ہو۔ آہیں بھرتی ہو۔ مغموم اور کانپتی ہو۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ اگنس کاسٹس۔ اناکارڈیم۔ کاکٹس۔ کاکیولس۔ آرسینکم۔ سِمی سی فیوگا۔ کالوفائیلم۔ سکٹا۔ کینابس انڈیکا۔ ہائیو سائی مس۔ سٹرامونیم۔ آرم وغیرہ ادویات اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

مریضہ کو فوراً ہوادار کمرہ میں لٹائیں اور اس کی گردن اور چھاتی کو ڈھیلا کر کے اس کے چہرے پر سرد پانی کے چھینٹیں ماریں اور سر کے نیچے سرہانہ رکھدیں۔ تاکہ سر قدرے اونچا رہے کلوروفارم یا ایمیل نائٹریٹ سنگھانے سے یا روبینی کیمفر کا ایک ایک قطرہ مصری یا پتاشہ پر ڈال کر پانچ پانچ منٹ کے بعد منہ میں رکھنے سے اکثر دورہ مرض فوراً رفع ہو جایا کرتا ہے۔ ابتداء میں جب مریضہ ہاتھ پاؤں مارنے لگے اور بے ہوش ہو جائے تو خوف زدہ نہیں ہونا چاہئیے۔ کیونکہ یہ چنداں فکر کی بات نہیں ہوتی اور جب مریضہ بے ہوش ہو جائے تو اس کے اردگرد کھڑے ہو کر کوئی ہمدردی کی گفتگو نہ کریں کیونکہ ایسا کرنے سے اُس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ چونکہ ہسٹریا میں مریضہ کامل طور پر بے ہوش نہیں ہُوا کرتی۔ اس لیے اُس کے اردگرد جو گفتگو کی جاتی ہے۔ وہ اس کو سمجھتی ہے۔ بعض اوقات خصیتہ الرحم یا فم معدہ کے مقام پر دبانے سے درد رفع ہو جاتا ہے اگر مریضہ کے جسم میں درد ہو۔ تو مٹھی چاپی کرائیں۔ اور بدن پر مالش کرائیں۔

باب چہارم

مردوں کے خاص امراض

ضیقِ غلفہ ۔ انرو ۔ فائی موسس
(PHIMOSIS)

اس بیماری میں سپاری کا بالائی چمڑہ یعنی گھونگھٹ لمبا اور تنگ ہو جاتا ہے ۔ اور بدیں وجہ وہ سپاری (حشفہ) پر سے پیچھے کو ہٹ نہیں سکتا ۔

علاماتِ مرض : پیشاب رک رک کر آتا ہے ۔ کیونکہ بالائی جلد کو پیچھے ہٹا کر حشفہ کو صاف نہیں رکھا جا سکتا اور کبھی پیشاب میں خون آنے لگتا ہے اور کبھی فوطوں میں پانی بھر جاتا ہے ۔

اسبابِ مرض : یہ مرض پیدائشی بھی ہوتا ہے اور نیز سوزاک و آتشک بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں ۔ پیشاب وغیرہ کی غلاظت کے باعث بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے ۔

علاج

جب یہ مرض پیدائشی ہو تو چمڑے کو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا دیں یا کٹوا دیں ۔
اگر آتشک و سوزاک کی وجہ سے ہو تو بذریعہ پچکاری جلد کے اندر سے مواد کو پانی کے ساتھ صاف کریں اور صاف کرنے کے بعد کیلنڈولا لوشن کی پچکاری کریں (کیلنڈولا مدر ٹنکچر ایک ڈرام اور پانی ایک چھٹانک) اور مندرجہ ذیل

دوائی دیں۔

ایکونائیٹ : ۱x کے پانچ قطرے سوتے وقت اور مرکیوریس کار۔

خوراک : ۳x کے ۵ قطرے دن میں دو مرتبہ۔

کالی ہائیڈراڈیکم : یہ دوائی بھی اس مرض میں کام آتی ہے۔

خوراک : ۱x کے چار قطرے دن میں دو مرتبہ۔

گوائیکم : یہ بھی مفید دوائی ہے۔

خوراک : ۲x کے پانچ قطرے دن میں تین مرتبہ۔

پیرافائی موسس

(PARAPHYMOSIS)

یہ مرض ضیق غلفہ کے بالکل برعکس ہے۔ یعنی جب حشفہ کی بالائی جِلد یعنی گھونگھٹ اتنا تنگ ہو کہ حشفہ کے اوپر چڑھ نہ سکے یا چڑھ کر پھنس جاوے تو ایسی حالت کو پیرافائی موسس کہتے ہیں۔ اس میں سوزش ہو کر درد ہونے لگتا ہے اور سپاری اور گھونگھٹ بہت سوج جاتے ہیں۔ اگر اس کا جلدی تدارک نہ کیا جاوے تو بہت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جن اشخاص میں گھونگھٹ کا چمڑہ قدرتی طور پر چھوٹا ہوتا ہے اور وہ اس کو سپاری پر سے پیچھے ہٹائے رکھتے ہیں۔ ان میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ آتشکی زخم کے باعث چمڑہ کا موٹا اور اردگرد کے حصے سخت ہو جاتے ہیں۔ بدیں وجہ یہ لچک جو کہ گھونگھٹ کے چمڑہ میں ہوا کرتی ہے زائل ہو کر اس مرض میں زیادتی کرنے کا موجب ہوتی ہے۔

علاج

معالج کا پہلا کام رکاوٹ کو دور کرنا ہے۔ یہ اس طرح سے ہوسکتا ہے۔ کہ سٹرکچر کی جگہ سے تھوڑی دور پیچھے کی طرف دونوں ہاتھوں کی پہلی دو انگلیوں سے پکڑ کر چمڑے کو آگے کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی جائے اور سپاری کو دونوں انگوٹھوں سے دبایا جائے۔ ایسا کرنے سے تھوڑی دیر میں آلہ تناسل کا خون کم ہو جائے گا اور وہ اتنا

چھوٹا ہو جائے گا کہ بالائی جلد حشفہ کے اُوپر پورے طور سے آجاوے گی۔ اس کے بعد ایک چوڑی پٹی لے کر اور کیلنڈولا لوشن میں بھگو کر آلہ تناسل کے اُوپر لپیٹ دینی چاہیے۔ اس سے سوجن بھی کم ہو جائے گی اور گھونگھٹ بھی پیچھے کو سرک جاوے تو فوراً مندرجہ بالا ترکیب سے پھر اس کو ٹھیک کر دینا چاہیے۔

سپاری کی سوجن۔ ورم حشفہ

(BALNITIS BULANORRHOEA)

یہ مرض اگرچہ متعدی نہیں ہے لیکن اس کے ظہور پذیر ہونے سے بیمار کو وہم سوزاک و آتشک کا ہو جاتا ہے۔ یعنی سپاری کی بالائی اور گھونگھٹ کی اندرین جھلی میں ورم ہو جاتا ہے اور درد ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض : غلاظت۔ جسم میں گرمی۔ بوقتِ مجامعت زخم آجانا۔ طوائف کے ساتھ مجامعت کرنا۔ فرج کو دیگر خراش دار رطوبتوں کا لگ جانا۔

علاماتِ مرض : گھونگھٹ کے زیرین والی لعاب دار جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ ابتداء میں خارش ہوتی ہے۔ جگہ ماؤف گرم اور سُرخ ہوتی ہے اور اس میں سے پیپ نکلتی ہے اور تمام جگہ میں زخم ہوتے ہیں۔ بعض مریضوں کو خراش کم ہوتی ہے اور پیپ بھی کم آتی ہے اور بعض میں خراش اور پیپ بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ بعض میں جھلی پر کہیں کہیں سُرخ اور متورم نشان ہوتے ہیں۔ جن میں سے نہایت خفیف مادہ خارج ہوتا ہے اور بعض مریضوں میں تمام کی تمام جھلی اور حشفہ سرخ اور متورم ہو جاتے ہیں اور بکثرت پیپ خارج ہوتی ہے۔ موخرالذکر حالت میں غدود جنگاسہ بھی متورم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اُن میں پیپ شاذو نادر یا بالکل ہی پیدا نہیں ہوتی۔

اس مرض کو اصلی سوزاک و آتشک سے تشخیص کرنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض اس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ گھونگھٹ کا اگلا چمڑا اسپاری سے چمٹا رہے۔ اور پیچھے کو نہ ہٹ سکے اور غلاظت اندر ہی رہ کر ورم گھونگھٹ و سوجن حشفہ پیدا کر دے۔

یہ مرض پیدائشی بھی ہوتا ہے اور حاصل کردہ بھی اور اس سے سوزاک کا شک

پیدا ہوجاتا ہے لیکن جب یہ پتہ مِل جائے کہ پیپ آنے کا منبع کیا ہے تو پھر یہ شک دُور ہوسکتا ہے۔ پس گھونگھٹ کا زیریں حصّہ پچکاری کے ساتھ گرم پانی سے خوب صاف کرکے اور پھر گھونگھٹ کو پیچھے ہٹا کر (جہاں تک وہ ہٹ سکے) یعنی نائیزہ کا سوراخ ننگا کرکے دیکھنا چاہیے کہ آیا پیپ نائیزہ کے سوراخ سے آتی ہے یا گھونگھٹ کے اندر سے۔ اگر نائیزہ کے سوراخ سے نہیں آتی تو اصلی سوزاک نہیں سمجھنا چاہیے۔

آتشک کے زخم اور دیگر زخم میں بھی پہلے پہل امتیاز کرنا مشکل ہُوا کرتا ہے۔ کیونکہ خراش دونوں میں ایک جیسی ہوتی ہے اور زخم بھی کئی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب موخرالذکر زخم رو بصحت ہو جائیں۔ تو پھر شک وشبہ نہیں رہتا۔ کیونکہ آتشک کا زخم قائم رہتا ہے اور اتنی جلدی ٹھیک ہونے میں نہیں آتا۔ جب تک کہ اس کا خاص علاج نہ کیا جائے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ مجامعت کرنے کے بعد اگر چند گھنٹوں میں ہی زخم ظاہر ہو جائے تو اس کو بیلانائیٹس کا مرض سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ آتشکی زخم مجامعت کرنے کے تین چار روز سے پہلے شاید ہی ظاہر ہوتا ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ مریض نے مجامعت کی ہی نہیں اور خراش پیدا ہو کہ زخم بن گیا ہے تو پھر بیلانائیٹس کے مرض میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔ ایسی حالتوں میں اس مرض کا باعث اندرونی جسمانی گرمی یا غلاظت ہُوا کرتی ہے۔

علاج

اس مرض کے علاج میں صفائی کا درجہ افضل تر ہے۔ نیز گرم پانی اور صابن سے خوب اچھی طرح سے دن میں تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔ نیز کپڑے کا ٹکڑا یا روئی کا پھایا سرد پانی یا نرم کیلنڈولا[1] لوشن میں تر کرکے سپاری اور گھونگھٹ کے درمیان رکھنا چاہیے۔

---

[1] کیلنڈولا مدر ٹنکچر ایک ڈرام اور پانی دو اونس (ایک چھٹانک) ملا کر کیلنڈولا لوشن تیار کریں۔

ایکونائیٹ ×۱ کی ایک خوراک بوقت خفتن اور مرکیورس کار ×۳ دن میں دو دو مرتبہ استعمال کرنا مفید ہوا کرتا ہے - ہر قسم کی منشیات سے قطعی پرہیز لازم ہے -
اگر ورم حشفہ کے ساتھ ضیق غلفہ کا مرض بھی شامل ہو گیا ہو - تو اس صورت میں جگہ ماؤف کو صاف کرنا اور لوشن لگانا مشکل ہوا کرتا ہے - بدیں حالات پچکاری کے ساتھ گرم پانی جہاں تک ہو سکے - اندر پہنچا کر صاف کرنا چاہیے اور اسی طرح کیلنڈولا لوشن بھی چھڑکنا چاہیے - اگر یہ عمل کیا جاوے اور مذکورہ بالا دویات بھی دی جائیں تو مرض کے شفایاب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا -

سپاری کی پھنسیاں یہ ثبور حشفہ

(HERPES OF THE GLANDS)

اس مرض میں سپاری کی جھلی پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو کر باعث سوزش و خارش ہوا کرتی ہیں -

علاج

مقامِ ماؤف کو ستھرا رکھیں اور اندر مرکیورس ×۶ ہر چار گھنٹہ بعد دیں -

فوطوں کی سوجن

(OEDEMA OF THE PEROTUM)

اس مرض میں فوطے متورم ہو جاتے ہیں اور بخار بھی ہوتا ہے

اسبابِ مرض

امراض سوزاک و آتشک - میلا کچیلا رہنا -

علاج

مرکیورس بن آیوڈائیڈ : اس مرض کی خاص دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے سوزش بہت کم ہو جاتی ہے۔

خوراک : ۳x دن میں ۲ مرتبہ۔

آرنیکا : جبکہ یہ مرض چوٹ یا صدمہ کی وجہ سے ہو۔

خوراک : ۱x ہر چہار گھنٹہ کے بعد۔

نیز آرم۔ کونیم۔ کلیمٹس۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ فاسفورس۔ پلسٹلا۔ لائیکوپوڈیم۔ میزیریم۔ کالی ہائیڈراڈیکم بھی کام آتی ہے۔

فوطہ کی وریدوں کا پھول جانا

(VARICOCELE)

اس مرض میں خصیہ کے اوپر ایک اُبھار سا معلوم ہوتا ہے۔ جو نیچے سے فراخ اور اوپر سے تنگ اور گرہ دار محسوس ہوتا ہے۔ کھانسنے یا بولنے یا کھڑا ہونے سے اُبھار زیادہ ہو جاتا ہے اور اس جگہ درد ہوتا ہے۔ مریض کے لیے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے اور درد کی ٹیسیں رانوں اور چڈوں تک جاتی ہیں۔

اسبابِ مرض : موٹے آدمیوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ امراضِ جگر۔ قبض اور کثرتِ مجامعت وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاج

پلسٹلا : ۳x ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد شدید درد میں یہ بہت نافع ہوتی ہے۔

ہمامیلس : ۳x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔ نیز ہمامیلس لوشن (ہمامیلس

۵ ایک ڈرام اور پانی ایک چھٹانک۔ اس میں کپڑے کا ٹکڑا تر کر کے جائے ماؤف پر رکھیں۔

فیرم فاس : ۳× سفوف کے ۵ گرین ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
پلمبم : ۶× سفوف کے ۵ گرین ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایت

بذریعہ پچکاری (حقنہ) قبض کو دور کریں۔ لنگوٹ ڈھیلا باندھیں۔ سرد پانی سے روزانہ نہائیں۔ قابض و گرم اغذیہ سے پرہیز کریں۔ نیز جماع سے قطعی پرہیز لازم ہے۔

فوطوں میں پانی بھر جانا
(HYDROCELE)

اس مرض میں فوطے بتدریج بڑھتے جاتے ہیں۔ لیکن درد نہیں ہوتا چراغ کو خصیوں کے ایک طرف رکھیں تو خصیوں کی دوسری جانب روشنی معلوم پڑتی ہے۔ اور یہی تشخیصی علامت اس مرض کی ہے۔

علاج

آیوڈیم : ۳×
روڈوڈینڈرن : ۳×
پلسٹلا : ۳×
گریفائیٹس : ۶×
آرم : ۶×
نیز برائی اونیا : ۳× (جب کہ پیدائشی ہو)
آرنیکا : ۱۲× (چوٹ یا صدمہ کے باعث) ادویات کام میں آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

۱۔ نوشادر کے لوشن (نوشادر ایک ڈرام۔ رکیٹی فائیڈ سپرٹ ایک

اونس ۔ پانی آٹھ اونس) سے بار بار خصیوں کو تر کرتے جائیں ۔ یا
۲ ۔ ٹنکچر آیوڈین اور پرمینیٹ کریں ۔ اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو عمل جراحی کا خیال کریں ۔

فوطوں کی کھجلی (خارش)

(PRURIGO SCROTI)

اس مرض میں فوطوں پر اتنی سخت خارش ہوتی ہے کہ مریض کھجلا کھجلا کر زخمی کر دیتا ہے ۔

اسباب مرض : دائمی قبض ۔ بواسیر ۔ میلا کچیلا رہنا ۔ گرم اشیاء بکثرت کھانا ۔ کبھی جوئیں بھی کھجلی کا باعث بنتی ہیں ۔

علاج

گریفائیٹس : اس مرض میں عمدہ دوائی ہے ۔
خوراک : ۶x ہر چار گھنٹے کے بعد ۔
کروٹن ٹگلیم : یہ بھی ایک مفید دوائی ہے ۔
خوراک : ۳x ہر چار گھنٹے کے بعد ۔
ہائیڈروکوٹائیل : یہ اس مرض میں بہت مفید دوائی ہے ۔
خوراک : مدر ٹنکچر Q کے دس قطرے صبح اور دس قطرے شام کو ۔
ضروری ہدایات : مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے اس کو دور کریں ۔
گرم مصالحہ اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں ۔

خصیوں کا درد
(NEURALGIA OF THE TESTICLES)

اس مرض میں ایک یا دونوں خصیوں میں عصبی درد ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے ۔ چھونے سے درد نہایت شدت کا ہوتا ہے ۔ سوزش یا ورم نہیں ہوتا ۔

اسباب مرض : وجع المفاصل یا نقرس ۔ بدہضمی ۔ جلق ۔ کثرت مجامعت ریگ گردہ وغیرہ ۔

علاج

آرم میٹیلیکم : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔
ہمامیلس : ۳× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔
کونیم : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

ضروری ہدایات

قبض ہو تو بذریعہ پچکاری (حقنہ) دور کریں ۔ برف یا سرد پانی میں کپڑا بھگو کر ماؤف مقام پر رکھیں ۔

خصیوں کی سوجن ۔ ورم خصیہ
(GREHITIS)

اس مرض میں خصیہ میں سوزش واقع ہو کر شدت کا درد ہوتا ہے اور درد کی ٹیسیں ۔ کمر ۔ شکم اور رانوں تک جاتی ہیں ۔ بخار بھی ساتھ ہوتا ہے ۔ اور جی متلاتا ہے ۔

اسبابِ مرض : امراض سوزاک و آتشک ۔ خصیہ پر چوٹ آنا ۔ گلوئے سنگِ مثانہ ۔ سوزشِ مثانہ ۔ وجع المفاصل یا نقرس اور سردی لگنا ۔ یہ سب اس

کے اسباب ہیں۔

نوٹ: کن پیڑے یا گلسوئے پر سرد اشیاء کا لیپ کرنے سے کبھی ورم منتقل ہو کر خصیوں میں چلی جاتی ہے اور خصیے متورم ہو جاتے ہیں۔

علامات مرض: خصیہ میں ورم اور شدید درد ہوتا ہے۔ پہلے دو تین روز خصیہ بڑھتا رہتا ہے اور بعض اوقات بند مٹھی کے قد کے برابر ہو جاتا ہے۔

یہ درد خصیوں سے جنگاسے میں جاتا ہے اور اسی جانب کی کمر کے حصے میں درد ہوتا ہے اور منی کی ڈوری بہت موٹی ہو جاتی ہے۔

ایسے کیسوں میں نبض باریک اور تیز چلتی ہے اور چھونے سے جھٹکا دیتی ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے اور بھوک ماری جاتی ہے۔ جب مرض کا زور ہوتا ہے تو پیپ آنی قطعی بند ہو جاتی ہے اور اگر آتی بھی ہے تو بہت خفیف۔

جوں جوں خصیہ کی سوجن کم ہوتی جاتی ہے توں توں پیپ مقدار میں زیادہ آتی ہے۔ مگر بعض اوقات خصیہ کی سوجن کے ساتھ ہی مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور پھر مرض اپنی پہلی جگہ میں نمودار نہیں ہوتا۔

علاج

ورم خصیہ کے علاج میں ہومیوپیتھک ادویات کا اثر جیسا حیرت انگیز اور یقینی ہوتا ہے ایسا اور کسی طریقہ علاج میں نہیں ہوتا۔ اس لیے ایلوپیتھک ڈاکٹروں۔ طبیبوں اور ویدوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ہومیوپیتھک ادویات کے جادو اثر کو اس مرض کے علاج میں ضرور آزمائیں۔

ایکونائٹ: ۱۲x اس مرض میں خاص دوائی ہے۔ جونہی کہ اس مرض کی ابتدائی علامات آشکارا ہوں۔ اس دوائی کو شروع کر دینا چاہیے۔ یعنی اس دوائی کے ۵ قطرے ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے بعد استعمال کرنے چاہئیں اور اس طرح سے یہ دوائی چوبیس یا چھتیس گھنٹوں تک جاری رکھنی چاہیے۔ اکثر حالتوں میں یہ دوائی اکیلی ہی شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جب مقامی علامات میں ایکونائیٹ کے دینے سے بہت کچھ کمی واقع ہو جائے تو پھر پلسٹلا دوائی شروع کر دینی چاہیے۔

پلسٹلا: ۱× یا ۲× پانچ قطرے دوائی کے ہر دوسرے یا تیسرے گھنٹے دینے چاہئیں، بعض اوقات ایکونائیٹ اور پلسٹلا ادویات کو باری باری سے بھی دیتے ہیں۔ یہ زیادہ موزوں رہتا ہے۔ ان ادویات کے دینے سے فوری شفا میں شاذونادر ہی ناکامی ہوتی ہے۔ اس لیے جلدی میں آ کر ان ادویات کا دینا بند نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ ان کو دیتے رہنا چاہیے۔

مرض کی تیزی کے دوران میں مریض کو چپ چاپ چارپائی پر پڑے رہنا چاہیے اور نرم اور زود اثر غذا جیسی کہ ایامِ بخار میں مریض کو دی جاتی ہے اس مرض میں بھی دیسی ہی دینی چاہیے۔ فوطہ کے اوپر برف یا سرد پانی میں بھگویا ہوا کپڑا لپیٹنا مفید ہوا کرتا ہے۔ اگر مریض کو کسی وقت بستر پر سے اُٹھنا مطلوب ہو تو خصیوں کو سہارا دے کر اُٹھنا چاہیے۔ اس لیے بہتر تجویز یہ ہے کہ فوطے کے اُوپر ایک ایسی تھیلی چڑھائی جاوے جو خصیوں کو اُوپر اُٹھائے رکھے۔ تاکہ وہ ڈھیلے نہ لٹکتے رہیں۔ جب مرض کے شدید علامات کا آرام آجاتا ہے۔ تو بعض اوقات خصیے اپنے اصلی قد سے زیادہ بڑے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی سوجن یا تو خود بخود دور ہو جاتی ہے۔ یا بعض اوقات مرکیورس اور سلفر کے استعمال سے وہ اپنے اصلی قد پر آجاتے ہیں۔

ایکونائیٹ اور **پلسٹلا** کے دینے سے اس عارضہ میں کبھی ناکامیابی نہیں ہوئی لیکن اگر کبھی کبھی یہ بلحاظ جثہ مریض یا دیگر حالات ایکونائیٹ اور پلسٹلا جلدی آرام دینے میں قاصر رہیں تو بیلاڈونا کے دینے سے بہت جلدی آرام ہو جاتا ہے یا اگر مرض بہت ترقی یافتہ ہو تو آرم دوائی مفید پڑتی ہے۔

بیلاڈونا: اس وقت زیادہ مفید ہوتی ہے جب کہ نظام عصبی زیادہ ذکی الحس ہو اور درد ناقابلِ برداشت ہو اور جب کہ درد عصبی شدید ہو۔

خوراک: ۲× ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیتے جانا چاہیے۔

آرم: جب کہ عصبی دردوں کا زور ہو اور خصیہ کی نسبت منی کی ڈوری میں زیادہ دردیں ہوتی ہوں۔ یہ دردیں بعض اوقات نہایت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔

ڈوری بڑھ جاتی ہے اور اپنے اصل قد سے دگنی یا تگنی موٹی ہو جاتی ہے ۔جب ایسی حالت ہو تو آرنیکا لوشن[1] میں کپڑا بھگو کر اوپر رکھنا چاہیے یا السی کی پلٹس درد والی جگہ پر باندھنی چاہیے ۔

ضروری ہدایات

ڈاکٹر یلڈھم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ متورم خصیہ پر صابن کا پلستر لگانا نہایت ہی مفید ثابت ہوتا ہے ۔یہ عموماً اس موقعہ پر زیادہ مفید ہوتا ہے ۔جب کہ مرض نہایت شدید ہو اور موجن پوری ترقی پر ہو ۔یعنی اظہارِ مرض سے دوسرے تیسرے روز ۔اس کی ترکیب حسب ذیل ہے ۔

ایک ایک انچ چوڑے کئی ٹکڑے کپڑے کے جن کی لمبائی اتنی کافی ہو کہ فوطے کے آثار پر بخوبی آسکے لیتے ہیں ۔اور ان پر صابن پگھلا کر پھیلاتے ہیں ۔یہ پلستر کے ٹکڑے ایسی ترکیب سے فوطے کے اوپر لگائے جاتے ہیں کہ تمام فوطا ان سے ڈھک جاتا ہے اور یہ پلستر کئی دن تک لگا رہنا چاہیے ۔حتیٰ کہ ورم کم ہو جائے ۔یہ بڑی مفید چیز ہے ۔

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے مندرجہ ذیل ادویات بھی بعض اوقات مفید ثابت ہوتی ہیں ۔

کینابس ۔مرکیورس ۔کلیمیٹس ۔نکس وامیکا ۔سپائی جیلیا ۔شافی سیگریا ۔سلفر ۔نائٹرک ایسڈ ۔کینتھرس ۔کاکیولس ۔کالوسنتھ ۔آرسینکم ۔براٹا کارب ۔سپنجیا ۔میزیریم ۔

---

[1] آرنیکا مدر ٹنکچر ایک درام اور پانی ایک چھٹانک پانی ملانے سے آرنیکا لوشن تیار کیا جاتا ہے ۔

ورمِ غدّہ قدامیہ۔ مذی کے غدود کی شدید سوجن

PROSTATITIS INFLAMATION OF THE PROSTATE GLAND

اگرچہ یہ بیماری گاہے گاہے واقع ہوتی ہے لیکن بے حد بڑی تکلیف دہ اور دردناک اکثر یہ مرض سوزاک کی وجہ سے ہُوا کرتا ہے۔ لیکن گاہے گاہے امراض مقعد یا پتھری یا خراش مقعد کی وجہ سے یا بڑھاپے میں مثانہ میں سردی لگنے کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض : علامات اس مرض کی یہ ہیں کہ مقامِ سیون پر بہت بوجھ پڑا ہُوا معلوم ہوتا ہے اور درد مقعد تک محسوس ہوتا ہے جس سے پاخانہ جانے کی جھُوٹی حاجت بنی رہتی ہے۔ غدّہ قدامیہ پر بوجھ ناقابلِ برداشت ہوتا ہے اور مریض بیٹھ نہیں سکتا۔ یہ غدود سُوج جاتی ہیں اور چھُونے سے ورم کا پتہ لگتا ہے۔ بعض اوقات متذکرہ بالا علامات کے علاوہ مثانے میں خراش شروع ہو جاتی ہے اور پیشاب کا آنا بالکل بند ہو جاتا ہے۔ یا تھوڑا آتا ہے اور کبھی کبھی خون مِلا ہُوا آتا ہے۔ یہ عارضہ خنازیری مزاج والوں میں بہت دیر تک رہتا ہے۔ شدید حالت سے تخفیف ہو کر مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اس عارضہ میں پیپ کا پیدا ہو جانا ایک عام بات ہے۔ جب مرض کا حملہ شدید ہو اور غدود میں پیپ پڑنی شروع ہو جائے تو درد نہایت شدید ہوتا ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی اور پیشاب رکا رہتا ہے۔

نوٹ : پراسٹیٹ اخروٹ کے برابر ایک غدود ہوتا ہے جو کہ مثانہ کے سرے پر واقع ہوتا ہے۔ اس غدود میں ایک قسم کی سفید یا بے رنگ رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ جسے مذی کہتے ہیں۔ اس لیے بعض طِبّ کی کتب میں اس کا نام غدود مذی لکھا ہے۔ یہ بوقتِ مجامعت منی کو خارج کرنے میں مدد دیتی ہے۔

اسباب مرض: سوزاک ۔ پتھری یا کیتھی ٹرڈ[1] کی خراش یا امراضِ مقعد اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں ۔ یہ غدود بڑھاپے میں اکثر آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے یا مثانے کو سردی لگنے سے یکایک ورم بہت بڑھ جاتی ہے ۔

علاج

ایکونائیٹ ۔ مرکیورس ۔ بیلاڈونا ۔ پلسٹلا ۔ سلفر اور آیوڈیم مرض کے درجہ شدید میں ایکونائٹ اور مرکیورس کو باری باری سے دیتے جانا چاہیئے ۔ ۲× یا ۲× ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ہر چوتھے گھنٹے باری باری سے تین یا چار یوم تک دینے چاہئیں ۔ چونکہ یہ بیماری جلدی جانے والی نہیں ہوتی ۔ اس لیے اس کے علاج میں ادویات کو جلدی جلدی تبدیل نہ کرنا چاہیئے ۔

ایکونائیٹ اور مرکیورس کے باقاعدہ استعمال کے بعد پھر پلسٹلا کی باری آتی ہے ۔ اس دوائی کے ۱× ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ہر چوتھے یا پانچویں گھنٹے بوقتِ دن دیتے جانا چاہیئے اور بوقتِ خفتن ایکونائیٹ کی خوراک دینی چاہیئے ۔ بشرطیکہ مریض کو بخار اور بے چینی ہو ۔ ادویات کو باری باری دینے کی بجائے یہ طریقہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ دن کے وقت تو ایک دوائی دی جائے اور رات کے وقت دوسری اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک دوائی دوسری کے راستہ میں مخل نہیں ہو سکتی اور ہر ایک دوائی کو کافی وقت اپنا کام کرنے کا مل جاتا ہے ۔

ڈاکٹر بلڈتھم صاحب فرماتے ہیں کہ اس مرض میں سلفر مدر ٹنکچر (Φ) اور مرکیورس کا ر ۲× کی خوراکوں کو باری باری سے دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

مرض کی مزمن حالت میں کالی بائیڈرا ڈیکم کے دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ بہت قلیل مقدار اس کی کام نہیں دے گی ۔ ایک گرین مدر ٹنکچر ہر چوتھے گھنٹے دیتے جانا چاہیئے ۔

سالی ڈاگو اور ساپال میٹو یہ دونوں ادویات شدید مزمن ورم غدۂ قدامیہ میں

---

[1] پیشاب خارج کرنے کے لیے ربڑ کی نلکی ۔

نہایت کارآمد ہوتی ہیں اور اُن کے استعمال سے ورم جلدی کم ہو جاتی ہے اور بعض اوقات کیتھی ٹر پاس کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی

علاوہ ازیں تھوجا - آرجنٹم - آرم - کلکیریا - چما فیلا اور کونیم بھی اس مرض میں گاہے گاہے مفید پڑتی ہیں -

علاماتِ مخصوصتہ الادویہ

اکونائیٹ : جبکہ جسم گرم اور خشک ہو - نبض بھری ہوئی اور زور سے چلے - پیاس اور بے چینی ہو - مثانہ کی گردن کے پاس جلن ہو - پیشاب کی حاجت بار بار ہو اور دردناک ہو - پیشاب کی رنگت بہت سیاہ اور ترش ہو اور اکثر اوقات سُرخ مادہ پیشاب کی تہ میں بیٹھ جاوے -

خوراک : ۱× ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ہر دو گھنٹوں کے بعد -

مرکیورس : غدود سخت معلوم ہوں اور مقام سیون میں گرمی اور درد ہو اور نیز ایسا معلوم ہو کہ اس جگہ بہت بوجھ پڑا ہُوا ہے اور پیشاب کے نیچے سفید اور گاڑھا مادہ جمع ہو جائے -

خوراک : ۳× ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر چوتھے گھنٹے -

پلسٹلا : اس بیماری میں نہایت مفید ہے - خاص کر گورے رنگ کے اشخاص کے لیے مقام سیون میں گرمی اور بوجھ ہو - آلہ تناسل کی خیزش زیادہ ہو اور رطوبتِ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ کی رطوبت) زیادہ خارج ہو - مثانہ میں درد - جیسا کہ پتھری کا بوجھ پڑا ہُوا ہے - پیشاب کی جھوٹی حاجت بکثرت اور بار بار ہو -

خوراک : ۱× ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ہر تیسرے گھنٹے بعد -

تھوجا : اس کی علامت بھی پلسٹلا سے مشابہت رکھتی ہیں - لیکن پیشاب اس میں خونی ہوتا ہے - یا پیشاب کے نیچے سُرخ تلچھٹ بیٹھ جاتی ہے -

خوراک : ۳× ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر چوتھے گھنٹے بعد -

سا پال میٹو : پیشاب نہایت تکلیف سے آتا ہو - دورانِ پیشاب میں جلن ہوتی

ہو۔ ورم غدہ قدامیہ ہو۔

خوراک : مدر ٹنکچر کے ۵ قطرے ہر تین گھنٹے کے بعد۔

ضروری ہدایات : اس عارضہ میں آرام سے لیٹے رہنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ ہر قسم کی منشیات سے پرہیز لازم ہے مقام سیون پر ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھنا یا گرم گرم السی کی پلٹس باندھنا مفید ہے۔ گرم پانی کے ٹب میں کولہے تک بیٹھنا مفید ہے۔ جب پیشاب رک گیا ہو اور تکلیف زیادہ ہو تو کیتھی ٹر سے پیشاب خارج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قبض ہو تو بذریعہ انیما دور کریں۔

غذا : دودھ۔ چاول۔ کھچڑی۔ ساگودانہ یا دال چپاتی دیں۔

جریان مذی۔ سیلان مذی

(PROSTATORRHOEA)

اس مرض میں پراسٹیٹ گلینڈ سے سفید چمکدار غلیظ رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ بعض اشخاص اس کو جریان منی سمجھتے ہیں لیکن اصل میں یہ غدود قدامیہ کی رطوبت ہوتی ہے۔

اسباب مرض : سنگ مثانہ۔ سوزش مثانہ۔ قبض۔ پیٹ کے کیڑے۔ خراش مقعد اور خراش ناسبزہ وغیرہ۔

علاج

تھوجا۔ کلکیریا کارب۔ انا کارڈیم۔ سی پیا۔ ہیپر سلف۔ سلیشیا۔ کونیم۔ پٹرولیم فاسفورس اور سا پال میٹو وغیرہ۔

ضروری ہدایات : مرض کے اصل سبب کو معلوم کرکے علاج کریں۔ قبض ہو تو انیما کریں۔

جریان منی سیلان منی سپرمے ٹوریا

(SPERMATORRHOEA)

(SEMINAL EMISSION) (NOCTURNAL EMISSION)

جب بلا ارادہ نائزہ سے منی خارج ہوجائے تو اس کو جریان منی کہتے ہیں ۔ یہ عموماً بوقتِ شب ہوتا ہے ۔ یا آلۂ تناسل کی خراش کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ۔

علاماتِ مرض : جب قبض یا خراش نائزہ یا خراش مقعد وغیرہ کے سبب یہ مرض پیدا ہو تو بول و براز کرتے وقت منی کے ایک دو قطرے خارج ہوجایا کرتے ہیں ۔ جب جلق و کثرتِ جماع کے باعث جریان منی ہو تو ابتدا میں مریض کو سستی کاہلی اور اعضاء شکنی ہوتی ہے ۔ پیشاب کرتے وقت جلن سی محسوس ہوتی ہے ۔ پیشاب بکثرت اور زیادہ مرتبہ آتا ہے ۔ کمر درد ۔ دماغ اور پٹھے کمزور اور عام کمزوری بہت محسوس ہوتی ہے ۔ مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے ۔ سر چکراتا ہے اور درد کرتا ہے ۔ کام کاج کرنے سے دِل اُکتا جاتا ہے ۔ پشت پر چیونٹیاں رینگتی محسوس ہوتی ہیں ۔ خیالات منتشر رہتے ہیں ۔ نیند حرام ہوجاتی ہے اور دماغ کمزور اور مریض کند ذہن ہوجاتا ہے چہرہ اندوہگین رہتا ہے ۔ اشتہا ماری جاتی ہے ۔ کھانا ہضم نہیں ہوسکتا ۔ قبض عموماً دامنگیر رہتی ہے ۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے ۔ شہوتِ جماع ناقص بلکہ زائل ہوجاتی ہے ۔ جب مرض زیادہ عرصہ تک رہے اور بہت ترقی پکڑ جائے تو لذتِ جماع معدوم ہوجاتی ہے ۔ سرعت انزال کی شکایت ہوجاتی ہے ۔ بلکہ محض مَس کرنے اور بلا دخول انزال ہوجایا کرتا ہے اور بالآخر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ تھوڑی سی بھی تحریک یا پاجامہ وغیرہ کی رگڑ سے یا کسی محبوبہ وحسینہ کے دیدار سے یا محض جماع کے خیال سے بلا خیزش کچھ حظ اُٹھائے یا بلا حظ ہی منی خارج ہوجایا کرتی ہے ۔ مریض پریشان و مغموم رہتا ہے ۔ مجمع میں بیٹھنے یا جلسہ وغیرہ میں شامل ہونے سے وہ پرہیز کرتا ہے ۔ ہمیشہ اکیلا رہنا پسند کرتا ہے اور کبھی یہاں تک حالت بگڑ جاتی

ہے کہ مریض کو زندگی بے لطف معلوم ہوتی ہے اور وہ خودکشی پہ آمادہ ہوجاتا ہے اور اگر بیمار ان بدعادات کو ترک نہ کرے اور مرض کا قرار واقعی علاج نہ کراوے تو ضعف وکمزوری یہاں تک ہوجاتی ہے کہ مریض جلد ہی راہیِ ملک عدم ہوجاتا ہے۔

اسبابِ مرض: جلق یا کثرتِ مجامعت اس مرض کا بڑا بھاری سبب ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ اعضائے تناسل ایسے ذکی الحس ہوجاتے ہیں کہ ذراسی تحریک سے منی خارج کردیتے ہیں۔ قبض بھی بعض اوقات اس مرض کا موجب ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ پاخانہ خارج کرتے وقت زور لگانے کے باعث بعض اوقات کچھ نہ کچھ منی خارج ہوجایا کرتی ہے۔ بعض اوقات نائیزہ۔ مثانہ یا گردہ کی خراش اس مرض کا سبب ہوا کرتی ہے۔ بواسیر یا چمونوں کے سبب سے مقعد میں جو خراش ہوا کرتی ہے وہ بھی جریانِ منی کا موجب ہوا کرتی ہے۔ بعض اوقات مقوی اور گرم اشیاء مثلاً گوشت۔ پلاؤ۔ مٹھائی۔ شراب۔ قہوہ۔ چائے کا زیادہ استعمال اس مرض کو پیدا کرتا ہے۔ گندے عشقیہ خیالات۔ تہذیب سے گرے ہوئے قصے کہانیاں پڑھنے اور سننے یا بعض اوقات کسی حسین اور خوب صورت نازنین کو دیکھ کر اس کی رات کو خوابیں لینا یا دماغ اور نخاع میں خراش کا ہونا۔ یہ سبب اس مرض کے اسبابِ مؤیدہ ہوا کرتے ہیں۔

نوٹ: ۱۔ جب توانا و تندرست کنوارے اشخاص میں ایک ماہ کے عرصہ میں ایک یا دو مرتبہ منی خارج ہوجاوے تو یہ کوئی خطرناک بات نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن جب اس کا اخراج ایک ماہ میں کئی بار ہو تو پھر یہ مرض فوری توجہ کا مستحق ہوا کرتا ہے۔

۲۔ جب بدوں خیزش کے پیشاب کرتے وقت منی پیشاب کے ہمراہ خارج ہوجاوے اور مریض کو پتہ تک بھی نہ لگے تو یہ مرض بڑا خطرناک ہوا کرتا ہے۔

۳۔ ابتداء میں اس مرض کا آغاز دلِ خوش کن خوابوں و خیزش قضیب کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ اور مریض کو کسی قدر خوشی اور لذت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جوں جوں مرض ترقی کرتا جاتا ہے۔ دل خوش کن احساس معدوم ہوتے جاتے ہیں اور منی بلا ارادہ خارج ہوجایا کرتی ہے۔ اس کا پتہ کپڑے پر داغ

لگنے یا نمی سے چلتا ہے - ابتداء میں تو ہفتہ میں دو یا تین بار اور پھر ہر شب کو بلکہ رات میں کئی مرتبہ یہ شکایت ہو جاتی ہے - آہستہ آہستہ منی اپنا گاڑھا پن کھو بیٹھتی ہے اور منی کے کیڑے تعداد میں کم ہو جاتے ہیں - حتیٰ کہ مریض اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے -

اس مرض کا علاج بڑی کامیابی سے ہو سکتا ہے بشرطیکہ مریض ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کرے اور وہ تمام بدعادات ترک کر دیوے - جن کا کہ وہ عادی ہو - جب اس مرض کا سبب جلق نہ ہو تو بیشک بہت جلد ہی آرام آجایا کرتا ہے - جن نوجوانوں کو جلق کی بدعادت ہو اُن کے والدین اور معالجوں کو واجب ہے کہ وہ اس بدعادت کے نقصانات اپنے شاگردوں اور بچوں کے دل پر بخوبی نقش کر دیویں اور ان کو بتلادیں کہ یہ عادت کیسی زندگی کو تباہ کرنے والی ہے - بہت سے بچے بوجہ ناواقفیت اس مرض میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں اور اگر آغاز میں ہی اس بدعادت کے نتائج اور بربادیوں سے ان کو آگاہ کر دیا جائے تو کئی ایک بچوں کی زندگیاں برباد ہونے سے بچ سکتی ہیں -

نکس وامیکا : خاص طور پر اُن مریضوں کے لیئے جو شراب کا استعمال زیادتی کے ساتھ کرتے ہوں - قبض ساتھ ہو - پاخانہ کی حاجت برقرار رہے - کثرت جماع کے بدنتائج - سردرد - کمر درد - عموماً صبح ہوتے احتلام ہو جائے -

خوراک : ۱x دن میں دو مرتبہ -

سی لینی ام : خواب میں خود بخود احتلام ہو جائے - صبح جاگنے کے بعد سر درد پاخانہ کے بعد یا پیشاب کرنے کے بعد اخراج منی -

خوراک : ۳x دن میں تین مرتبہ -

سٹافی سیگیریا : دماغی کمزوری - پیشاب کی نالی میں خراش جس کی وجہ سے پراسٹیٹ گلٹی کی رطوبت رستی رہتی ہے - مریض مغموم چڑچڑی طبیعت کا - جلق کے بداثرات - حافظہ کمزور - لاغری -

خوراک : (۵) کا ایک قطرہ صبح اور ایک قطرہ شام کو -

پچائنا : متواتر کئی دن تک احتلام ہو جانے سے کمزوری پیدا ہو جائے

کمزوری ہو جلق یا کثرتِ جماع کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہو۔

خوراک: ۱x یا ۲x دن میں تین مرتبہ۔

نیٹرم میور: باوجود جماع کرنے کے بھی احتلام ہو جایا کرتا ہے۔ اعصابی کمزوری۔ قبض۔ مباشرت کا محض خیال ہی منی خارج کر دے۔ کمی خون ہو لیکن خواہش متواتر رہے۔

خوراک: ۳x دن میں تین مرتبہ۔

کینتھرس: جب سوزاک کی وجہ سے جریان ہو جائے۔ عضو تناسل میں خراش اور استادگی فوراً ہو جائے۔

خوراک: ۳x دن میں ۳ مرتبہ۔

کلکیریا کارب: اوائل عمر میں جلق لگانے کی خرابیاں اخراج کے بعد پسینہ آئے۔ یوں بھی پسینہ کی زیادتی۔ دماغی کمزوری ہر دفعہ ہم بستری کے بعد نمایاں طور پر معلوم ہو۔

خوراک: ۳x یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ۔

فاسفورک ایسڈ: بغیر کسی قسم کی خواہش کے عضو میں ایستادگی واقع ہو جانا۔ جماع میں یا احتلام کے بعد کمزوری پیشاب زیادہ دودھ کے رنگ کا۔ جلق کی مزمن خرابیاں۔

خوراک: ۳x دن میں تین مرتبہ۔

جاسمی میم: جریان منی کے باعث سر میں درد ہو۔ چکر آدیں اور بوجھل ہو۔ کمزوری بہت ہو۔ تھوڑی سی تحریک سے منی خارج ہو جائے۔ مریض زرد رو اور زندگی سے بیزار ہو۔ اعضائے تناسل ڈھیلے ڈھالے ہوں اور بوقتِ شب کئی مرتبہ احتلام ہو جاتا ہو۔ جلق کے بداثرات ہوں۔

خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے دن میں تین مرتبہ۔

ڈیجی ٹیلس: سوتے میں بے اختیار بدوں خواب کے احتلام ہو جاتا ہو بعدہٗ سخت نقاہت ہوتی ہو۔

خوراک: ۳x ٹری ٹیوریشن دن میں دو مرتبہ صبح و شام

کلاڈیم: جلق کی بدعادت کے باعث آلہ تناسل پلپلا ہو گیا ہو۔ احتلام رات کو خواب کے ہمراہ یا بغیر خواب کے ہو جاتا ہو۔ جب مرض بہت ترقی یافتہ ہو اور آلہ تناسل میں خیزش نہ ہوتی ہو۔ تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ خواہش مجامعت کے بغیر منی خارج ہو جاتی ہو۔ آلہ تناسل ٹھنڈا ہو اور ٹھنڈے پسینہ سے تر بتر رہتا ہو۔

خوراک: ۵ کے پانچ قطرے صبح اور ۵ قطرے شام

اگنیس کاسٹس: خواہش نفسانی اور خیزش دونوں ہی کم ہوں۔ آلات تناسل ٹھنڈے ہوں۔ بوڑھے مریضوں کے لیے یہ دوائی موزوں تر ہوتی ہے جنہوں نے اپنی زندگی کثرتِ عیاشی میں گزاری ہو۔ جب مرض سوزاک کے بعد جریان منی کا عارضہ ہو گیا ہو تو بھی یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ پانچ قطرے صبح کو اور پانچ قطرے شام کو۔

کونیم: مریض مغموم اور چڑچڑی طبیعت کا ہو۔ جب قدرتی خواہش مجامعت کو روکنے سے احتلام کا عارضہ پیدا ہو گیا ہو اور خصیے درد کرتے ہوں۔ تھوڑی سی تحریک سے جریان ہو جاتا ہو۔ تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۲× دن میں دو مرتبہ۔

لائیکوپوڈیم: بالکل نامردی ہو چکی ہو۔ خیزش بہت کم ہو۔ بالکل نہ ہوتی ہو۔ آلات تناسل ٹھنڈے اور سکڑ گئے ہوں بدون خیزش کے منی خارج ہو جاتی ہو۔ بوڑھے کی نامردی میں یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ دن میں ایک مرتبہ۔

ساپال میٹو: ۵ اور **ایونیا سٹیوا** ۵ کے دس دس قطرے اکٹھے ملا کر صبح اور اسی طرح شام کو نصف چھٹانک تازہ پانی میں ملا کر پینے سے جریانِ منی کا آرام آ جاتا ہے۔ یہ کئی ڈاکٹروں کا آزمودہ نسخہ ہے۔

ڈیمیجی ٹیلیس: جریان منی و احتلام کی یہ ایک نہایت ہی مشہور دوائی ہے جب کہ جلق کی بدعادت سے یہ عارضہ پیدا ہو۔ اس کے استعمال سے منی کا جریان ختم ہو جاتا ہے اور جسم و دل جو کہ کمزور ہو چکے ہو۔ تندرست و توانا ہو جاتے ہیں۔

خوراک : ۵ کے ۱۵ سے ۲۰ قطرے صبح اور شام دو مرتبہ روزانہ۔

امراضِ منی کے مریضوں کے لئے بیش قیمت ہدایات

۱۔ صبح طلوع آفتاب سے پہلے اٹھو اور فوراً ہی ایک گلاس پانی کا گرمیوں میں باسی اور سردیوں میں تازہ یا گرم پی لو اور باہر کھلی ہوا میں جاکر رفع حاجت کرو۔ اگر موسم سخت سردی اور برسات کا ہو تو کمرہ میں ہی اٹھ کر ٹہلنے لگو۔ اس طرح کرنے سے پاخانہ بافراغت آئے گا اور بوقت اجابت منی کا گرنا موقوف ہو جائے گا۔

۲۔ صبح جب نیند کھل جاوے تو اس کے بعد بستر پر سست پڑے رہنا بڑا مضر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے نظامِ عصبی (نروس سسٹم) سست پڑکر اعضائے تناسل کی صحت میں فرق آتا جاتا ہے اور اکثر اوقات جلق وغیرہ کی بدعادت پڑ جاتی ہے۔

۳۔ تازہ اور کھلی ہوا، دریا ندی کے کنارے سبزہ زار یا باغ باغیچہ میں سیر کرنا یا ورزش کرنا نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ آکسیجن کے بکثرت ملنے سے سرخ خون میں اضافہ ہوتا ہے اور صحت عامہ درست رہتی ہے اور اس لیے اعضائے تناسل کے امراض سے چھٹکارا پانے کے لیے یہ نہایت ضروری ہوتا ہے۔

۴۔ ٹھنڈے اور تازہ پانی سے روزانہ غسل کرنا اعصاب کو طاقت بخشتا ہے اور اس لیے مرض جریان کے روکنے میں مدد دیتا ہے۔

۵۔ عشقیہ ناولوں۔ بے ہودہ لٹریچر اور سینمابینی سے قطعی پرہیز لازم ہے۔

۶۔ نیک صحبت میں رہنا اور عالموں اور داناؤں کی مجلس کرنا۔ عمدہ اور اخلاقی و مذہبی کتب کا مطالعہ۔ نماز وغیرہ کا روزانہ انجام دینا۔ یہ سب باتیں بدعادات سے روکے رکھتی ہیں۔ مقوی مگر سادہ غذا۔ مثلاً گھی۔ دودھ لسی۔ سیب۔ انگور، میٹھے پھل۔ ساگ۔ سبزی ترکاری۔ گیہوں یا مکی کی روٹی

چاول ۔ کھیر ۔ شلغم ۔ گاجر وغیرہ کا استعمال کرنا مفید ہوا کرتا ہے ۔ اگر قبض کی شکایت عام ہو تو کھانے کے ساتھ زیادہ سبزی کا استعمال فائدہ بخش ہوتا ہے ۔

۷ ۔ احتلام کے پیدا کرنے میں قبض کا بہت سا حصّہ ہوتا ہے ۔ یعنی قبض کے باعث ۹۰ فی صدی مریضان جریان و احتلام وغیرہ امراض سے تکلیف اٹھاتے ہیں ۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے قبض کو دُور رکھنا چاہیے ۔ اس کے لیے بہتر تجویز یہ ہے کہ کھانے میں دودھ ۔ تازہ پھل اور سبزی کا استعمال زیادہ رکھنا چاہیے ۔ صبح سیر کرنا ۔ ورزش کرنا ۔ کھلی ہوا میں پھرنا ۔ گھر سے باہر جا کر میدان یا کھیتوں میں پاخانہ پھرنا قبض کشائی میں مددگار ہوتے ہیں قبض کُش گولیوں کا استعمال غیر مفید ہوا کرتا ہے اور یہ بجائے فائدہ مند ہونے کے مرض کو افاقہ دینے کی بجائے اکثر اوقات زیادہ کر دیتی ہے ۔ اگر قبض کُشا گولیوں کی بجائے نکس وامیکا ۱x کے چار قطرے مریض سونے سے دو یا تین گھنٹے پہلے کھا لے ۔ جبکہ اس کو قبض کی شکایت ہو تو قبض کشائی میں یہ مفید پڑتا ہے ۔ اگر بوقتِ ضرورت حقنہ (انیما) کے ذریعے کولن کو صاف کر لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ، ہوتا بلکہ مفید پڑتا ہے ۔

۸ ۔ رات کو سوتے وقت نہ تو دودھ پینا چاہیے اور نہ ہی پانی پی کر سونا چاہیے ۔ کھانا کھانے کے بعد فوراً سو رہنا مناسب نہیں ہوتا ۔ کیونکہ اس طرح معدہ پر بوجھ پڑنے سے اعصاب محرک ہو کر منی کا اخراج ہو جاتا ہے اس لیے مناسب یہ ہے کہ سونے سے پیشتر تین یا چار گھنٹہ کھانا کھا کر فارغ ہو جانا چاہیے اور کم از کم ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ سونے سے پیشتر پانی یا دودھ پی کر فارغ ہو جانا چاہیے ۔ یہ ایک نہایت سادہ طریقہ اس مرض سے بچنے کا ہے ۔

۹ ۔ جریان منی کے مریض کو لازم ہے کہ وہ کمر کے بل ہرگز نہ سوئے بلکہ ہمیشہ پہلو کے بل سوئے اور بستر مریض کا نہ تو بہت نرم ہونا چاہیے اور نہ ہی گرم کیونکہ اس طرح حرارت بڑھ جانے سے اکساہٹ ہو کر منی کا اخراج ہو جاتا ہے ۔

۱۰۔ رات کو کھٹائی - دہی یا تیل کی چیزیں نہ کھانی چاہئیں۔

۱۱۔ ٹھنڈے پانی سے صبح اور رات دونوں وقت نخاع اور اعضائے تناسل کو اچھی طرح سے مَل کر دھونا اس مرض سے محفوظ رہنے کے لیے ایک اعلیٰ نسخہ ہے۔

۱۲۔ سوتے وقت پیشاب کرکے سونا چاہیئے اور جب رات کو پیشاب کی حاجت ہو تو فوراً اُٹھ کر پیشاب کر لینا چاہیئے تاکہ مثانہ کا بوجھ کیسۂ منی پر پڑ کر اُکساہٹ پیدا کرکے باعثِ اخراجِ منی نہ ہو۔

۱۳۔ زیادہ خراب کیسوں میں بجلی کا استعمال بھی مفید ہوا کرتا ہے لیکن یہ کچھ عرصہ جاری رکھنا چاہیئے۔

۱۴۔ چائے۔ کافی۔ کوکو اور دیگر محرک مشروبات سے پرہیز لازم ہے۔

سُرعتِ انزال

(PREMATURE EJACULATION)

علاماتِ مرض: بوقتِ جماع فوراً بعد از دخول یا بوقت دخول انزال ہو جاتا ہے۔ نیز پیش از دخول بھی صرف جماع کا خیال کرنے سے ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔ کبھی بعد از انتشار بھی انزال ہو جاتا ہے۔ قوتِ باہ کمزور ہو جاتی ہے اور چونکہ مریض کو اپنے ارادے میں کامیابی نہیں ہوتی اس لیے وہ بہت شرمندہ ہوتا ہے۔

نوٹ: بحالت صحت عام طور پر مجامعت کے لیے دو یا تین منٹ یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ منٹ کا وقت کافی ہوتا ہے اور اس سے کم وبیش غیر طبعی حالت ہُوا کرتی ہے۔

اسبابِ مرض: جلق یعنی مشت زنی یا کثرت مجامعت کے باعث آلاتِ تناسل کا ذکی الحس ہو جانا۔ شہوانی خیالات کا ہر وقت دل میں جاگزین رہنا۔ سوزاک۔ سنگِ مثانہ۔ بواسیر۔ کرم امعاء سے مقعد میں خراش ہونا۔ خشفہ

پرمیل جمنا۔عصبی کمزوری۔گھونگھٹ کا لمبا ہونا۔طبیعت میں وہم ہونا وغیرہ۔

علاج

۱۔ ایگنس کاسٹس Q کے ۵ قطرے صبح اور ۵ قطرے شام کو۔
۲۔ برائٹا کارب ×۳
۳۔ کلاڈیم ×۳ یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ۔یعنی صبح اور شام۔
۴۔ کاربو ویجی ×۱۲ یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ۔
۵۔ چائنا ×۱ کے ۵ قطرے صبح۔دوپہر اور شام یعنی دن میں تین مرتبہ۔
۶۔ کوبالٹم ×۶ یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ۔
۷۔ کونیم ×۳ دن میں دو مرتبہ۔
۸۔ گریفائیٹس ×۶ دن میں دو مرتبہ۔
۹۔ لائیکوپوڈیم ۲۰۰ یا ۱۵۰۰ دن میں ایک مرتبہ۔
۱۰۔ اونوس موڈیم ×۳ یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ۔
۱۱۔ فاسفورک ایسڈ ×۳ صبح۔دوپہر اور شام۔
۱۲۔ فاسفورس ×۳ یا ۳۰ صبح اور شام۔
۱۳۔ سلینیم ×۳ صبح دوپہر اور شام۔
۱۴۔ سلفر ×۳ کے ۵ قطرے بوقت صبح۔
۱۵۔ زنکم میٹیلکم ×۲ دن میں دو مرتبہ یعنی صبح اور شام

نوٹ: چند ادویات کی تشریح علامات جریان منی کے بیان میں درج کی گئی ہے۔وہاں مطالعہ فرمائیں۔

ضروری ہدایات: مرض کے اصل سبب کو دریافت کرکے علاج کریں اگر حشفہ (سپاری) پرمیل جما ہوا ہو۔یا غلفہ لمبا ہو۔تو ان کا مناسب علاج کریں۔اگر سوزاک یا سنگِ مثانہ یا بواسیر یا کرم امعاء میں سے کوئی عارضہ ہو تو اس کو دور کریں۔اگر کثرتِ مجامعت یا جلق اس کا باعث ہو تو اس کو ترک کریں ویرسان

علاج میں جماع سے قطعی پرہیز لازم ہے۔
غذا: مریض کو لطیف اور زود ہضم کھانی چاہیئے۔

مُشت زنی۔ جلق اور اُس کے بدنتائج

(CONANISM OR MASTURBATION AND NERVOUS DEBILITY FROM SELF ABUSE)

یہ بدعادت جسم میں بداثرات پیدا کرکے کئی ایک خوفناک امراض کا موجب ہُوا کرتی ہے۔ جس سے جسم اور دل و دماغ تباہ ہو جاتے ہیں۔ یہ عادت کسی خاص عمر کے لیے مخصوص نہیں ہے۔ جو بچے بدقسمتی سے اس بدعادت کے عادی ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے چہرہ کا نور اور چمک دمک کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر دب جاتی ہیں اور ان کے گرد نیلگوں حلقے پڑ جاتے ہیں وہ ہمیشہ اندوہگین سر نیچے جھکے ہوئے کھیل کود سے نفرت۔ ایسا معلوم پڑتا ہے۔ گویا کسی گہرے خیال میں مستغرق ہیں۔ ان کی طبیعت چڑچڑی اور سرکش ہو جاتی ہے۔ وہ ذرا سے ٹھٹھا مخول کو برداشت نہیں کر سکتے۔ آہستہ آہستہ تمام اعضاء خاص کر قوائے ہاضمہ ماؤف ہو جاتے ہیں۔ زبان اور دانتوں پر فرجمی ہوئی۔ جسم نحیف اور دماغی طاقتیں کمزور پڑ جاتی ہیں اگر بدقسمتی سے کوئی مرض ان پر حملہ آور ہو۔ تو اس کا حملہ عموماً نہایت شدید ہُوا کرتا ہے۔ معمولی بخار بھی تپ محرقہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اگر یہ عادت سن بلوغت کے بعد بھی جاری رہے تو دل و حافظہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ خیالات متوحش ہو جاتے ہیں۔ مریض مالیخولیا کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جسم تباہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نشوونما پانا مسدود ہو جاتا ہے۔

سر درد۔ معدہ پر بوجھ۔ درد قولنج۔ اُبکائیاں اور چھاتی میں درد۔ تمام اعضاء شکست۔ یہ سب امراض آگھیرتے ہیں اور مریض کی زندگی کو تلخ کر دیتے ہیں ناک اور چہرہ پر خراشدار پھنسیاں نکل آتی ہیں یا ناک چھاتی اور رانوں پر پھوڑے نمودار ہوتے ہیں۔ بعض مریض کھڑا ہونے کی طاقت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ بعض میں

منی نہایت خفیف تحریک سے بھی خارج ہوجاتی ہے - احتلام اور جریان کے ہروقت شکار بنے رہتے ہیں - بعض مریضوں کا پیشاب بلا ارادہ خارج ہوتا رہتا ہے یا برعکس اس کے حبس البول میں مبتلا ہوا کرتے ہیں -

مستورات میں بھی مردوں کی مانند جلق کے نتائج کچھ کم تکلیف دہ نہیں ہیں - جوان مستورات میں عصبی کمزوری تو اس کا اوّل پھل ہوا کرتا ہے - جس کا باعث سردرد - دل کی کمزوری - سرکش مزاج - اداسی - دنیاوی خوشیوں سے بیزاری اندوہگین اور دل و دماغ کی کئی اقسام کی خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں - حواس خمسہ بھدے پڑجاتے ہیں - خاص کر آنکھیں سرخ اور دھندلی ہوجاتی ہیں اور کئی اقسام کے تشنجی علامات مثلاً ہسٹیریا - دل دھڑکن - رعشہ - مرگی - سکتہ - تشنج وغیرہ عصبی کمزوری کے باعث آخاہر ہوتے ہیں - چہرہ زرد اور پتلا - جلد جسم سخت خشک پھٹی ہوئی اور پھنسیوں سے پُر - ہونٹ پیلے اور دانت خراب ہوجاتے ہیں اور اس نامراد عادت کا آخری نتیجہ یہ ہوا کرتا ہے کہ یا تو رحم سخت ہوجاتا ہے اور یا اس میں سرطان (پھوڑا) پیدا ہوجاتا ہے -

اسباب مرض: سپاری (حشفہ) پرمیل جمنا - سنگِ مثانہ - گھونگھٹ کا لمبا یا تنگ ہونا - کرم امعاء بعض عصبی امراض - بچے کو سلانے کے لیے اس کی پیشاب کی جگہ کو ہلاتے رہنا - نوجوانوں میں بُری صحبت - گندے اور عاشقانہ افسانے وقصے اور فحش ناول پڑھنا یا سننا - تھیٹر و رنڈی کا ناچ دیکھنا - لغو شہوانی خیالات - جوانی میں تجرد اور کثرتِ شہوت مذکورہ بالا اسباب سے عضو مخصوص میں خراش ہوکر بدعادت پڑجاتی ہے -

علاج

جلق کے بدنتائج با موقع اور مناسب ادویات کے دینے سے اور مریض کے دل پہ اخلاقی اثر پڑنے سے بہت کچھ دُور اور ٹھیک ہوسکتے ہیں - آب وہوا اور منظر کی تبدیلی - دل و جسم کی مصروفیت - ٹھنڈے پانی سے غسل - یہ سب ضروری ہیں - شادی بھی اکثر درستی کا موجب ثابت ہوتی ہے -

اس بدعادت کی طرف سے طبیعت کے میلان کو روکنے کے لیے سلفر ایک نہایت ہی کارآمد دوائی ہے ۔ اس کی خوراک روزانہ استعمال کرنی چاہیے اور ایک ہفتہ کے بعد کلکیریا استعمال کرنا چاہیے ۔

خوراک : ۳x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ایک چھٹانک پانی میں بوقتِ صبح استعمال کرنے چاہئیں ۔

نکس وامیکا : یہ ایک نہایت ضروری دوائی ہے ۔ جب کہ قوائے ہاضمہ میں نقص واقع ہوا ہو ۔ خاص کر دن کا کھانا کھانے کے بعد بے چینی ۔ جی متلانا ۔ اعضا شکنی ہو ۔ جسم کی کمزوری ہو ۔ قضیب کی بار بار خیزش اور منی کا اخراج ہو ۔ خاص کر بوقت صبح قضیب ڈھیلا پڑ جائے ۔ ٹانگوں میں سردی اور کمزوری محسوس ہو اور مجامعت کی خواہش زیادہ ہو ۔

خوراک : ۱x ڈائی لیوشن کے ۲ قطرے ایک چھٹانک پانی میں دن میں دو مرتبہ ۔

چائنا : جب مریض اس بدعادت کا بہت عرصہ تک عادی بنا رہا ہو یا کئی روز متواتر اس نامراد عادت میں مبتلا رہا ہو تو یہ دوائی کمزوری اور سستی کو دور کر دیتی ہے ۔ خاص کر جب کہ خیالات بکھرے ہوئے ہوں ۔ کسی چیز کی طرف رجحان نہ ہو ۔ دل کمزور ہو ۔ فکر دامنگیر ہو ۔ نیند خراب ۔ بھوک میں کمی ۔ معدہ میں بوجھ اور سردی کا احساس ہو ۔ نفخ کی زیادتی ۔ پاخانہ پتلا ۔ بے رنگ سفید ۔ خاص کر ناہضم شدہ غذا خارج ہو ۔ جسم سرد ۔ نبض چھوٹی نرم اور تیز ۔

خوراک : ۱x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے دن میں چار مرتبہ ۔

فاسفورس : جب کہ مریض نہایت نحیف اور امراض سینہ میں مبتلا ہو ۔ سر بھی زیر اثر ہو ۔ قوت حافظہ کمزور ہو یا بالکل زائل ۔ دماغ اور کسی حصۂ جسم میں نبض کی ٹپکن کا احساس ۔ آنکھیں سرخ اور دبی ہوئیں ۔ قوتِ سامعہ اور بینائی کمزور ۔ اشتہا یا تو نادارد یا بہت زیادہ ۔ کھانا کھانے کے بعد متلی اور ورم کساہٹ ۔ بدوں درد اسہال ۔ سینہ میں بکثرت درد ۔ کھانسی اور دل کی دھڑکن ساتھ یہ دوائی بہت مفید پڑتی ہے ۔ مستورات میں دودھیا سیلان الرحم میں جبکہ نیچے کی جانب بوجھ پڑتا ہوا ہو ۔

خوراک : ۶x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے نصف چھٹانک پانی میں دو مرتبہ

روزانہ۔

کلکیریا کارب: جب کہ دل نہایت کمزور۔ مریض نہایت ذکی الحس ہو۔ تھوڑا کام کرنے سے بھی تھکاوٹ پیدا ہو۔ مختلف اعضاء کی بے قاعدگی اور بیماری کا احساس ہو۔ سر میں چکر۔ تھوڑی سوچ بچار کرنے سے سر درد پیدا ہو جائے۔ سوچ بچار مشکل ہو۔ سر کے بال گرتے جاویں۔ کانوں سے پیپ بہے۔ شنوائی مشکل۔ ناک سے خون جاری ہو۔ چہرہ خراشدار پھنسیوں سے پُر ہو۔ منہ کا ذائقہ خراب ہو۔ بھوک جاتی رہے۔ پیاس متواتر ہو۔ قبض پاخانہ سخت اور تھوڑا۔ بعض اوقات ایسا سفید کہ جیسے مٹی۔ نفخ بہت ہو۔ دودھیا پیشاب بار بار آوے۔ مجامعت کی خواہش میں کمی۔ حیض بیش از وقت اور مقدار میں زیادہ۔ اکثر اس کے ہمراہ سیلان رحم۔ پاؤں میں سوجن۔ ٹھنڈ بُری لگے۔ کھانسی اور بلغم زیادہ ہو اور دل کی دھڑکن شدید ہو۔

خوراک: ۶× کے ۶ قطرے دن میں تین مرتبہ۔

پلسٹلا: یہ مستورات کے لیے خاص طور پر مفید ہے۔ جبکہ عادت بد کے باعث لیکوریا (رحم سے سفید رطوبت آنا) یا ہسٹریا کے امراض پیدا ہو جائیں۔ لیکوریا عموماً دودھ کی مانند سفید اور بلا درد کے آتا ہو۔ کمر میں درد ہو۔ حیض عموماً بکثرت برنگ سیاہ۔ پیٹ میں تشنجی دردیں۔ مجامعت کی خواہش پر بل اور دردیں ایسی ہوتی ہیں جیسا کہ زچگی کے وقت میں ہوا کرتی ہیں۔

خوراک: ۱× کے تین قطرے دن میں تین مرتبہ۔

ہمامیلس: اخراج منی بہت ہو۔ پہلے اکساہٹ ہو۔ بعد میں نامردی خصیوں میں درد عصبی۔ فوراً ٹھنڈا اور پسینہ سے تربتر۔ مذکورہ بالا علامات کے ہمراہ مریض غمگین اور اندوہگین رہتا ہو۔

خوراک: ۱× ڈائی لیوشن کے تین قطرے دن میں تین مرتبہ۔

ایوینا سٹیوا: ؟ کے ۵ قطرے صبح اور ۵ قطرے شام کو نصف چھٹانک گرم پانی میں ڈال کر پینے سے اعصاب میں طاقت آتی ہے۔

اوری گینم میجوریا: بوجہ کثرت شہوانی خیالات، عضو تناسل میں اکساہٹ رہتی ہو۔ جلق مارنے رشت زنی کی خواہش ہر وقت رہتی ہو۔ مریض تنہائی پسند کرتا ہو۔

خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

بفو: عضوِ تناسل کو چھونے کی ہر وقت خواہش رہتی ہو۔ مریض تنہائی پسند کرتا ہو۔

خوراک: ۶x ہر چار گھنٹے کے بعد۔

سائنا: کرم امعا کی وجہ سے خرافی رہتی ہو۔ خیالات دِل میں جاگزین رہتے ہوں۔

خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

شافی سیگیریا: Q ایک قطرہ صبح اور ایک شام کو (مفصل تشریح علامات دیکھو جریانِ منی کے بیان میں)۔

اناکارڈیم: مریض کو اپنے اُوپر بھی بھروسہ نہ رہا ہو۔

خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ بعد۔

نیز نیٹرم میور۔ کالی برومیٹم۔ ایگنس کاسٹس۔ بلیس۔ کلاڈیم۔ ڈایاسکوریا جلسیمیم۔ گریفائیٹس۔ گریٹیٹم۔ سیلکس نگرا۔ تھوجا۔ اسٹی لاگو اور زنکم وغیرہ وغیرہ ادویات بھی کام آتی ہیں۔

خارجی یا مقامی علاج

بعض معالج کینتھرائیڈس کا پلستر قضیب پر لگاتے ہیں۔ اس کے لگانے سے چند گھنٹوں کے بعد عضوِ تناسل پر آبلہ پڑ جاتا ہے اور اُسے سوئی سے چھید کر پانی نکال دیتے ہیں۔ چنانچہ اگر پلستر لگانا ہو۔ تو صرف قضیب کے اُوپر ہی لگانا چاہیئے۔ نیچے ہرگز نہیں لگانا چاہیئے۔ رات کو پلستر لگا کر اُوپر اس کے تھوڑی سی روئی باندھ دی۔ صبح آبلہ نمودار ہوتے پر اُسے سوئی سے چھید کر پانی نکال دیں اور بعدہٗ اس پر ویزلین مار مکھن لگائیں۔ بعض کیسوں میں بجلی لگانا بھی مفید ہوتا ہے۔

ضروری ہدایات

مرض کے اصل سبب کو دریافت کر کے اس کو دُور کریں۔ سنگِ مثانہ۔ یا کرم معا

ہوں۔ تو اُن کا مناسب علاج کریں۔

چھوٹے بچّے کا اگر گھونگھٹ لمبا ہو تو اس کو کٹوا دیں[1]۔ سپاری (حشفہ) کو صاف ستھرا رکھیں۔ نوجوانوں کو اس عادت بد کے تباہ کن نتائج اور طبعی سزا سے پورے طور پر باخبر کر دیں۔ نوجوانوں کو اکیلا نہیں سونا چاہیئے۔ والدیا کسی بزرگ کے نزدیک سونا چاہیئے اور والدین و بزرگوں کا یہ فرض اوّلین ہے کہ وہ نوجوان لڑکوں کی پوری نگرانی کریں۔ اُن کو بُری صحبت سے بچائیں۔ قصّے کہانیاں یا فحش ناول، سینما وغیرہ سے دُور رکھیں۔ بدقسمتی سے طالب علموں میں یہ بدعادت بہت ترقی یافتہ ہے۔ بورڈنگ ہاؤس میں اس امر کا پورا خیال رکھنا لازم ہے۔ کہ ایک کمرہ میں دو طالب علم نہ سوئیں بلکہ دو سے زیادہ سوئیں۔

خیالات کی پاکیزگی کے لیے نیک لوگوں سے صحبت رکھنا۔ نماز پڑھنا، قرآن شریف اور دیگر مذہبی کتب کا مطالعہ۔ وعظ و نصیحت سُننا چاہیئے۔ سکولوں میں اخلاقی تعلیم کا خاص انتظام ہونا چاہیئے۔ زیادہ محرک اغذیہ وافر بہ مثلاً کباب۔ کوفتہ انڈے۔ گوشت۔ پلاؤ۔ چائے۔ قہوہ۔ شراب وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔ زیادہ مصالح دار اشیاء مثلاً پکوڑے۔ چٹنی وغیرہ بھی نہ کھانے چاہئیں۔ غذا سادی اور سبزی ترکاری زیادہ استعمال کرنی چاہیئے۔ ہاضمہ کو درست رکھیں اور قبض نہ ہونے دیں۔ روزانہ سرد پانی سے غسل کرنا اور تازہ ہوا میں سیر کرنا مفید ہے۔

نامردی۔ ضعفِ باہ۔ کمزوریٔ باہ
(IMPOTENCE SEXUAL DEBILITY)

اس مرض میں قوتِ مجامعت یا تو بالکل کم ہو جاتی ہے یا بالکل ہی زائل

[1] بچّے کی ختنہ کرا دینے سے وہ تمام عمر اس قسم کی بہت سی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں میں یہ بیماریاں غیر مسلموں کی نسبت بہت کم ہوتی ہیں۔ یہودی بھی اپنے مذہب کی رُو سے ختنہ کرانے پر مجبور ہیں۔ بقایا غیر مسلم صرف بیماری کے علاج کے طور پر ہی گھونگھٹ کٹواتے ہیں اور یہی ختنہ ہے۔

ہو جاتی ہے۔ جماع کی طرف رغبت ہوتی ہی نہیں ۔ یا تھوڑا سا انتشار ہو کر طبیعت رہ جاتی ہے اور مریض کے خیالات بہت منتشر رہتے ہیں اور وہ پست ہمت ہوتا ہے۔

اسباب مرض: عضو تناسل یا خصیوں میں کوئی پیدائشی نقص ہونا ۔ کثرتِ مباشرت ۔ مشت زنی ۔ کثرتِ جریان منی و احتلام ۔ بعض امراض زہر آتشک و سوزاک ۔ قلتِ منی ۔ تفکرات ۔ زیادہ دماغی محنت و سوچ بچار کرنا ۔ غم ۔ وہم ۔ مٹاپہ ۔ جسمانی کمزوری ۔ مدک یا چرس یا بھنگ یا شراب پینا اور افیون کھانا وغیرہ ۔

علاج

ایگنس کاسٹس: اس مرض کی یہ ایک مشہور دوائی ہے ۔ آلاتِ تناسل ڈھیلے ڈھالے پلپلے اور ٹھنڈے ہوں اور خواہش شہوانی معدوم ہو ۔ جب بار بار سوزاک کا مرض ہو جانے کے باعث نامردی ہو جائے ۔ تو یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔

خوراک: θ کے ۵ قطرے صبح اور ۵ قطرے شام کو نصف چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر ۔

ایوینا سٹیوا: نامردی کی یہ ایک خاص دوائی ہے جب کہ یہ مرض جلق کی بدعادت یا کثرتِ مجامعت کے باعث پیدا ہوا ہو ۔ نیز جب بوجہ فکر و غم اور تشویش و رنج یا کثرتِ مطالعہ کے اعصاب کمزور ہو چکے ہوں تو یہ دوائی نہایت سودمند ہوتی ہے ۔

خوراک: مدر ٹنکچر θ کے ۱۵ قطرے صبح اور ۱۵ قطرے رات کو سوتے وقت نصف چھٹانک گرم پانی میں ڈال کر ۔

ڈمیانہ: نامردی کی یہ ایک خاص دوائی ہے ۔ خواہ یہ نامردی کثرتِ مجامعت یا کثرتِ جریان منی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو ۔ خواہ سوزاک یا آتشک کے باعث اور خواہ اس کا اور ہی کوئی سبب ہو ۔

خوراک: Q کے ۳۰ قطرے صبح اور بیس قطرے شام کو نصف چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر۔

سٹافی سیگریا: جب کہ مریض کثرتِ مجامعت یا مشت زنی کا شکار رہ چکا ہو۔ قوتِ جماع کمزور ہو چکی ہو۔ لیکن شہوتی خیالات ہر وقت دل میں جاگزین رہتے ہوں۔ پست ہمت اور مغموم رہتا ہو اور صحت سے گریز کرتا ہو۔

خوراک: Q کے ۵ قطرے شام کو تازہ پانی میں ڈال کر۔

سیلکس نگرا: بوجہ جلق جب جریان منی بکثرت ہو اور قوتِ مردمی کمزور ہو چکی ہو۔ جسم وجان بہت کمزور ہو چکے ہوں تو یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے۔

خوراک: Q کے ۲۰ سے ۳۰ قطرے صبح و شام۔

ساپال میٹو: (ساپل سرپولاٹا) نامردی کی یہ ایک نہایت مؤثر دوائی ہے۔ جبکہ نوجوانوں کو بوجہ جلق یا کثرتِ مجامعت یہ عارضہ ہو گیا ہو۔ قوتِ باہ کی کمزوری کے باعث جبکہ مجامعت سے نفرت پیدا ہو چکی ہو اور اعصاب کمزور پڑ گئے ہوں تو یہ نہایت سودمند ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے اعصاب میں طاقت آتی ہے اور قوتِ باہ بڑھ جاتی ہے۔ نیز جب قوتِ باہ کے زائل ہونے کے ساتھ ہی خصیے بھی سکڑ گئے ہوں یا انزال کے وقت بہت درد ہوتا ہے تو یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

خوراک: Q کے ۱۵ قطرے صبح اور ۱۵ قطرے شام کو نصف چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر۔

نوٹ: ساپال میٹو اور سیلکس نگرا کو اکٹھا استعمال کرنے سے نامردی دور ہوتی ہے۔ دس دس قطرے ہر ایک دوائی کے دن میں دو مرتبہ۔

لائیکو پوڈیم: بوڑھے مریضوں کے لیے یہ دوائی بہت سودمند ہوتی ہے۔ جبکہ قوت مردمی زائل ہو چکی ہو یا خواہشِ مجامعت بہت کم رہ گئی ہو۔

خوراک: ۲۰۰ یا ۱۵۰۰ دن میں ایک مرتبہ۔

سیلینیم خواہشِ مجامعت بہت ہو اور خیالات شہوتی زوروں پر ہوں۔

لیکن عملی طور پر نامردی ہو۔ قوتِ باہ کمزور ہو۔ منی اور غدہ قدامیہ کا رس قطرہ قطرہ گرتا رہتا ہو۔ مجامعت کے بعد مریض بہت کمزوری محسوس کرتا ہو اور بدمزاج ہو جاتا ہو۔ دخول کے وقت قضیب ڈھیلا پڑ جاتا ہو۔ سرعت انزال ہو۔ قبض ہو۔ دھوپ ناقابلِ برداشت ہو۔

خوراک: ۳× دن میں تین مرتبہ۔

آرنیکا: چوٹ یا صدمہ کی وجہ سے نامردی کا عارضہ پیدا ہو گیا ہو۔ یا قوتِ باہ کمزور ہو گئی ہو۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ہائی پیریکم: نخاع پر چوٹ آنے کی وجہ سے نقص پیدا ہو گیا ہو۔

خوراک: ۱× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورک ایسڈ: نامردی کی یہ بھی ایک نہایت اعلیٰ دوائی ہے جبکہ عضو تناسل نہایت ذکی الحس ہو اور انتشار کے قبل یا فوراً ہی انزال ہو جاتا ہو۔ کثرتِ مجامعت اور جلق کے بدنتائج کے لیے یہ ایک نہایت اعلیٰ دوائی ہے۔ نقاہت بدرجۂ کمال ہو۔

خوراک: ۱× کے دو قطرے ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

کالی برومیٹم: نامردی ہو اور خصیے زائل ہو چکے ہوں۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: نقص ہاضمہ۔ قبض ہو اور عام عصبی کمزوری ہو۔ مزاج چڑچڑا ہو اور ساتھ ہی نامردی ہو۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کلاڈیم: نامردی میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ جب کہ قضیب ڈھیلا ڈھالا ہو۔ بوسہ لینے یا پیار کرنے سے بھی قضیب میں خیزش نہ آتی ہو اور بوقتِ مجامعت نہ شہوت ہوتی ہو اور نہ انزال ہوتا ہو۔

خوراک: Q کے ۵ قطرے صبح اور ۵ قطرے شام کو۔

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے۔

۱۔ جب کہ انتشار نہ ہوتا ہو۔ کونیم۔کالی آیوڈائیڈ۔
۲۔ قضیب ٹھنڈا اور ڈھیلا ڈھالا ہو۔جلسی میم۔ہیپر سلف۔لائیکو پوڈیم۔سلیشیا۔سلفر۔
۳۔ فوطے ٹھنڈے ہوں۔کیپ سی کم وغیرہ۔
نیز اسٹی لاگو ۲x، سینگونیریا، بفو اور آرجنٹم نائٹریکم ادویات بھی کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

جو ہدایات جریانِ منی کے بیان میں دی گئی ہیں اُن کا بغور مطالعہ کر کے اُن پر عمل کریں۔ہر قسم کی منشیات سے پرہیز لازم ہے۔

بابِ پنجم

عورتوں کے خاص امراض

شرمگاہ کی خارش

(PRURITIS VULVA)

اس مرض میں شرمگاہ میں خارش بہت ہوتی ہے اور رات کے وقت خارش زیادہ ہوا کرتی ہے۔ کبھی اس مرض کے باعث مجامعت کی خواہش بہت بڑھ جایا کرتی ہے۔

اسبابِ مرض: امراض رحم یاخصیتہ الرحم۔ سوزش اندام نہانی نقص حیض۔ گندگی اور ناپاکیزگی۔ قبض۔ بواسیر۔ ذیابیطس۔ چھوٹے یاکرم امعار جوئیں وغیرہ۔

علاج

ایمبرا گریشیا: شرمگاہ میں خارش ہو اور ساتھ ہی مقعد میں بھی خارش ہو۔

خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

بوریکس: اس مرض میں یہ دوائی خاص اثر رکھتی ہے۔ اندرونی

اور خارجی دونوں طریقوں پہ استعمال کی جاتی ہے۔

خوراک: ۳x دن میں تین مرتبہ۔

کریوزوٹ: خارشِ شرمگاہ میں اور ساتھ ہی بدبو دار اور جلن دار سیلان الرحم (سفید رطوبت) خارج ہوتی ہو۔

خوراک: ۳x ہر چار گھنٹے کے بعد۔

گریفائٹس: اندامِ نہانی میں زخم یا چھالے ہوں۔ خارش سخت ہوتی ہو۔ یہ دوائی اندر بھی دی جاتی ہے اور خارجی طور پہ اندام نہانی کو اس سے دھوتے ہیں۔

خوراک: ۳x ہر چھ گھنٹے کے بعد۔

پلاٹینا: خارشِ شرمگاہ کے ہمراہ رحم یا خصیۃ الرحم کے امراض بھی شامل ہوں۔

خوراک: ۳x دن میں تین مرتبہ۔

سی پیا: ورم شرمگاہ ہو۔ لیکوریا کی شکایت ہو اور ماؤف مقامات چھل گئے ہوں۔ بوجھ نیچے کی جانب پڑ گیا ہو۔

خوراک: ۳x دن میں تین مرتبہ۔

کلاڈیم: مستورات کی شرمگاہ و اندام نہانی کی خارش کے لیے یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے۔ جبکہ یہ خارش ایامِ حمل میں ہوتی ہو اور گاڑھی رطوبت خارج ہوتی ہو۔ نیز جبکہ اندام نہانی میں خارش ہونے کے باعث جلق کی بد عادت پڑ گئی ہو۔ تو یہ دوائی نفع کرتی ہے۔

خوراک: Q کے ۵ قطرے صبح اور پانچ قطرے شام کو۔

نیز کونیم۔ سرکیورس اور ریڈیم ادویات بھی کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

اندام نہانی کو پہلے گرم پانی اور صابن سے دھونا چاہیئے اور پھر بورکس ۳۰ گرین اور پانی ایک اونس یا کاربالک ایسڈ دو حصے اور پانی ۹۸ حصے

کا لوشن بنا کر اس میں صاف کپڑے کا ٹکڑا تر کے دن میں کئی مرتبہ اندامِ نہانی میں رکھنا چاہیے۔

کار بالک صابن اور گرم پانی سے دھونا بھی بہت مفید ہوتا ہے۔ ببپ باتھ (کولہے تک گرم پانی میں بیٹھنا) دن میں کئی مرتبہ کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور اس تکلیف دہ مرض کو رفع کرتا ہے۔ مریضہ کو غذا سادہ اور ہلکی دینی چاہیئے۔ چائے قہوہ۔ گوشت اور مصالحہ دار اغذیہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ قبض نہیں ہونے دینی چاہیے۔

شرمگاہ[1] کی سوجن۔ ورم الفرج

اندامِ نہانی کی سوجن

(VAGINITIS VULVITIS)

اس مرض میں شرمگاہ سرخ اور متورم اور دردناک ہوتی ہے۔ کبھی سوزش سوراخ بول میں ہوتی ہے اور پیشاب کرتے وقت سخت درد ہوتا ہے۔ ورم بڑھ جائے تو پیپ پڑ جاتی ہے۔ اندامِ نہانی کی سوجن میں پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ درد سخت ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو بخار بھی ساتھ ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: گندہ و کثیف رہنا۔ پیٹ کے کرم۔ سردی لگنا۔ جسمانی کمزوری یہ سب اسباب چھوٹی لڑکیوں میں ہوتے ہیں۔ لیکن جوان مستورات میں سوزش یا خارش اندامِ نہانی میں مرض لیکوریا (سیلان الرحم) سوزاک۔ ذیابیطس۔ تقطیر البول وغیرہ اس مرض کے اسباب ہوتے ہیں۔ نیز اندامِ نہانی کی سوجن کبھی کثرتِ مجامعت اور کثرتِ حیض اور چوٹ و زخم کے باعث بھی ہو جاتی ہے وغیرہ۔

---

[1] شرمگاہ سے مراد لبہائے اندامِ نہانی اور ان کا درمیانی سوراخ ہے۔ اندامِ نہانی سے مراد وہ نالی ہے جو کہ فرج سے لیکر رحم کی گردن تک جاتی ہے اور انگریزی میں اس کو وجائنا کہتے ہیں

علاج

ایکونائٹ ۔ ایپس ۔ بیلاڈونا ۔ آرنیکا ۔ کینتھرس ۔ کلکیریا کارب ۔ کالن سونیا ۔ ہیلونائس ۔ ہائیڈراسٹس ۔ کریوزوٹ ۔ مرکیورس کار ۔ رسٹاکس ۔ سی پیا اور تھوجا ادویات بھی کام آتی ہیں ۔

ضروری ہدایات

گرم پانی میں کو لہے تک مریضہ کو ٹھلانا چاہیے ۔ اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے ۔ مقامِ ماؤف کو نرم لیڈ لوشن سے دھونا چاہیے ۔ قبض ہو تو بذریعہ پچکاری دور کریں غذا ہلکی اور زود ہضم دیویں ۔

اندامِ نہانی کی اینٹھن

(VAGINISMUS)

اس مرض میں اندام نہانی کے عضلات کھچ کر سخت ہو جایا کرتے ہیں اور شرمگاہ ایسی ذکی الحس ہو جاتی ہے کہ بوقتِ مباشرت سخت تکلیف ہوتی ہے بلکہ مجامعت محال ہو جاتی ہے کیونکہ خفیف سی چھوت سے بھی عضلات میں اینٹھن ہو کر وہ سکڑ جاتے ہیں ۔

اسبابِ مرض : اندام نہانی میں سوزش ۔ یا زخم ۔ کبھی نئی دلہنیں بغیر کسی ظاہری سبب کے اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں ۔

علاج

پلم بم : ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔
اگنیشیا : ۱× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔
البیومن : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

کو پرم میٹیلیکم : ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
ہما میلس : Ⓠ کے پانچ قطرے ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
سٹافی سیگریا : ۳۰x دن میں دو مرتبہ۔

مقامی علاج

ہما میلس لوشن (ہما میلس مدر ٹنکچر ایک ڈرام۔ پانی چھ اونس) میں صاف کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر سوتے وقت اندام نہانی میں رکھنا چاہیئے اور صبح کو نکال لینا چاہیئے۔

ضروری ہدایات

مجامعت سے قطعی پرہیز لازم ہے اور مریضہ کو چند روز تک پورا آرام دینا چاہیئے۔

حیض کا بند ہو جانا۔ احتباس الطّمث

(AMENORRHOEA)

اس مرض میں یا تو شروع سے ہی حیض نہیں آتا۔ یا کچھ مدت آکر بند ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض : ایام حیض میں بارش میں بھیگنا یا سردی لگنا۔ سیلانِ رحم (لیکوریا) یعنی سفید رطوبت کا آنا۔ بعض امراض مثلاً سل یا خنازیر یا امراضِ جگر یا گردہ وغیرہ کا ہونا۔ مریضہ میں خون کا کم ہونا۔ خصیتہ الرحم میں سوزش۔ رحم یا خصیتہ الرحم میں پیدائشی نقص۔ مریضہ کا موٹا تازہ اور دموی مزاج کا ہونا۔

علاج

پلسٹلا : ہومیوپیتھک علاج میں جس دوائی کا سب سے پہلے خیال آتا ہے وہ پلسٹلا ہے۔ یہ دوائی اس وقت مفید ہوتی ہے۔ جب کہ خونِ حیض

رک رک کر بہتا ہو۔ یا جبکہ پاؤں بھگونے کے باعث حیض رک گیا ہو۔ یا جبکہ بھبس کی ماری ہوئی لڑکیوں کو ابتدا۔ میں حیض وقت پر جاری نہ ہوا ہو بلکہ دیر سے ظاہر ہوا ہو تو دوائی سود مند ہوا کرتی ہے۔ جب حیض کا آنا پاؤں بھیگنے کے باعث رک گیا ہو۔ تو ڈلکا مارا دوائی مظہر ہوا کرتی ہے۔ اس وقت ڈلکا مارا اور پلسٹلا میں تمیز لازمی ہوا کرتی ہے۔ اگر مریضہ کی طبیعت پلسٹلا کی ہے تو پلسٹلا دوائی مفید ثابت ہوگی۔ وگرنہ ڈلکا مارا۔ پلسٹلا کی مریضہ ورزش کرنے سے متنفر ہوتی ہے۔ کمیٔ اشتہا کی شاکی اور ترشیات کی خواہش کرتی ہے۔ اور اس پر جھٹ غشی طاری ہو جاتی ہے۔ بھبس کے ہمراہ جب حبس حیض کا عارضہ ہو تو سیپیئیو دوائی مدر ٹنکچر میں مفید ہوا کرتی ہے۔

خوراک : ۱× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

کلکیریا کارب : یہ دوائی بھی مثل پلسٹلا کے حبس حیض میں اس وقت کام آتی ہے جب کہ ابتدا میں حیض کے ظاہر ہونے میں دیر واقع ہو رہی ہو اور ساتھ ہی سر اور سینہ میں اجتماع خون ہو۔ جس کے باعث پھیپھڑوں میں شکایات پیدا ہو گئی ہوں۔ موٹی خنازیری مزاج والی خوبصورت لڑکیوں میں یہ دوائی خاص طور پر مظہر ہوتی ہے۔ جن کو پسینہ بآسانی آجاتا ہو اور معدہ میں ترشی کی شکایت رہتی ہو۔ جو مستورات خنازیری مزاج کی ہوں یا پھیپھڑوں کے عوارض میں مبتلا ہوں۔ ایسی مستورات کے حبس حیض میں اگر دل کی دھڑکن ساتھ ہو اور اوپر چڑھتے وقت کوتاہ دمی ہو جائے اور پاؤں تر اور ٹھنڈے ہوں تو یہ کلکیریا کارب کی مزید علامات ہوا کرتی ہیں۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ۔

گلونائین : سر میں تپکن بہت ہو اور پیشاب میں البیومن بہت خارج ہوتی ہو جب یہ دوائی مظہر ہو تو فوراً اپنا اثر دکھلاتی ہے۔

خوراک : ۱× یا ۲× دن میں دو مرتبہ۔

فیرم میٹیلیکم : ابتداء میں اگر حیض دیر کر کے ظاہر ہوں اور ساتھ ہی نقاہت۔ سستی۔ دل دھڑکن اور ٹخنوں کے پاس سوجن ہو تو یہ دوائی مظہر ہوتی ہے۔ کمزور بھسی مستورات جن کے چہرے تمتماتے جاتے ہوں یا زرد رنگ

والی جن کی آنکھوں کے گرد نیلے حلقے پڑے ہوئے ہوں۔ ایسی مستورات کے لیے یہ دوائی مفید ہوتی ہے جن مریضوں کو کونین زیادہ مقدار میں کھلائی جا چکی ہو۔ ان کو یہ دوائی ضرور دینی چاہیے۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

سیپیا: جن مستورات کی جلد جسم نرم اور رنگ سیاہ ہو اور نقاہت و کمزوری بہت ہو۔ اُن کے لیے یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

برائی اونیا: جب بجائے حیض کے ناک سے نکسیر پھوٹ نکلے اور ساتھ ہی اس کے ایام حیض میں خشک کھانسی۔ سخت قبض۔ زیادتی پیاس اور جوڑوں میں درد ہو۔ ہر ایک تکلیف حرکت کی وجہ سے زیادہ ہو جاتی ہو۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: نازک مزاج پتلی۔ لمبی اور دبلی لڑکیاں۔ رنگ سفیدی مائل جن کا رجحان تپ دق کی طرف ہو اور بجائے حیض کے حلق سے خون آتا ہو۔ ان کے لیے یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۶× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

گریفائیٹس: عورتیں جو موٹی اور فربہ ہوں۔ حیض کبھی کبھی ظاہر ہو اور حیض کی بجائے زرد رنگ کا پانی نکلے۔ جسم پر پھنسیاں ہوں جن سے لیس دار رطوبت نکلتی ہو اور خارش بھی۔

خوراک: ۶× یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ۔

سمی سی فیوگا: ڈاکٹر کو پرویٹ اس مرض میں اس دوائی کے بہت مداح ہیں۔ جب کسی خاص دوائی کی علامات مظہر نہ ہوں تو یہ دوائی ضرور دینی چاہیے۔ عصبی مزاج والی مستورات جن کو وجع المفاصل کی شکایت رہتی ہو۔ ان کے لیے یہ دوائی خصوصاً مفید ہوتی ہے۔

خوراک: مدر ٹنکچر کے پانچ سے لیکر تیس قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات: جب سردی وغیرہ کی وجہ حیض کا آنا بند ہو گیا ہو تو

مقام رحم پر سینک کریں یا مریضہ کو گرم پانی میں تا بہ کمر بٹھلائیں - گرم گرم دودھ پلائیں
کمیٔ خون کی وجہ سے حیض کا آنا بند ہوگیا ہو - یعنی مریضہ ضعیف و نحیف ہو - تو اُسے
مقوی اغذیہ دیں - صاف اور کھلی ہوا میں رکھیں اور اُسے رنج وغم سے آزاد رکھیں
اور نیز چائنا - فیرم فاس - ہیلونائس اور نیٹرم میور وغیرہ ادویات دیں -
مرض کے اصل سبب کو معلوم کرکے اس کو رفع کریں - قبض کو دور کریں
قبض کشا ادویات کے ذریعہ قبض کشائی ہر موقعہ پر درست نہیں ہُوا کرتی بلکہ غذا
کو باقاعدہ کریں - میوہ جات بہت استعمال کرائیں - موٹے آٹے کی روٹی دیں -
اور ورزش کرائیں - ان ذرائع سے قبض کشائی ہو جاوے گی -

حیض کا تکلیف اور درد سے آنا

(DYSMENORRHOEA)

اس مرض میں خونِ حیض تھوڑی مقدار میں اور تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا
ہے - کبھی درد اتنا سخت ہوتا ہے کہ مریضہ بے ہوش ہوجاتی ہے -

اقسامِ مرض

۱- اجتماعِ خون یا ورم کے باعث حیض کا تکلیف سے آنا

اس مرض میں رحم میں اجتماعِ خون یا ورم کی وجہ سے حیض وقت سے آیا کرتا
ہے - یہ حالت اکثر موٹی تازی اور دموی مزاج کی مستورات میں پائی جاتی ہے
جو کہ مرغن اور مچرب اغذیہ بہت کھاتی ہوں -

۲- عصبی کمزوری سے حیض کا تکلیف سے آنا

یہ علامات کمزور اور لاغر مستورات میں پائی جاتی ہیں - عرصہ تک دودھ پلانے یا
اسہال کے مرض میں مبتلا رہنے یا دیگر وجوہات سے مریضہ کمزور ہوجاتی ہے -

یہ بیماری اکثر نازک مزاج اور کمزور جسم والی لڑکیوں میں پائی جاتی ہے۔ اس مرض میں خون تھوڑا تھوڑا اور تشنجی درد کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ گرمی سے درد میں کمی سردی سے زیادتی ہوتی ہے۔

۳۔ تشنج سے حیض کا تکلیف سے آنا۔

اس بیماری میں رحم میں تشنج ہونے کی وجہ سے حیض تکلیف سے آتا ہے۔ نازک اندام مستورات اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ بدہضمی۔ عصبی اکساہٹ وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں۔ کمر اور شکم کے نچلے حصہ میں مریضہ کو تکلیف بہت رہا کرتی ہے۔

۴۔ رکاوٹ سے حیض کا تکلیف سے آنا

اس بیماری میں اندام نہانی یا رحم میں کسی قسم کی رکاوٹ ہونے کے باعث حیض تکلیف سے آتا ہے۔ یہ مرض اکثر زیادہ پایا جاتا ہے۔ ورم یا رسولی وغیرہ سے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ یا رحم پیچھے کی طرف مل جاتا ہے اور رکاوٹ واقع ہوتی ہے۔

علامات مرض: مقام رحم میں سخت درد ہوتا ہے اور گرانی و بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ درد ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے اور کمر سے جنگاسہ۔ پیڑو اور بعض اوقات ٹانگوں تک جاتا ہے۔ سر درد۔ رخسارے سرخ۔ تنفس تیز۔ دل دھڑکن اور شکم میں کاٹنے والی اور دبانے والی دردیں ہوتی ہوں۔ درد بتدریج بڑھتا ہے اور بالآخر اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ مریضہ چل نہیں سکتی بلکہ لیٹنے پر مجبور ہوتی ہے اور بعض اوقات جانکنی کی حالت میں فرش پر لوٹتی ہے۔ خون آنے کے قبل کئی گھنٹوں بلکہ کئی یوم پہلے دردیں شروع ہو جاتی ہیں اور خون کے اخراج تک ہوتی رہتی ہیں۔ بعض اوقات دردیں بند نہیں ہوتیں جب تک کہ رحم کی اندرونی لعاب دار جھلی کے ٹکڑے خون حیض کے ساتھ خارج نہیں ہو جاتے۔ بعض کیسوں میں مستورات کے پستان و دیگر آلات تولیدی نہایت ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں۔ اس مرض میں قبض کی شکایت بالعموم

ہُوا کرتی ہے۔

اسباب مرض - اقسام مرض کے بیان میں مرض کے مختلف اسباب کا ذکر آچکا ہے۔ یہاں بھی مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ رحم میں اجتماعِ خون، امراض خصیتہ الرحم سخت قبض اور رحم کی گردن کی نالی کا تنگ و سکڑا ہُوا ہونا۔ جب قبض سخت ہوتی ہو تو مقعد میں براز اتنا اکٹھا ہوجاتا ہے کہ وہ رحم کی گردن پر دباؤ ڈال کر اخراج خون کو مشکل اور دردناک بنا دیتا ہے۔ عصبی ہسٹیریکل اور وجع المفاصلی مزاج والی مستورات عموماً اس مرض میں زیادہ مبتلا ہُوا کرتی ہیں

علاج

۱- اجتماعِ خون یا ورم سے حیض کا تکلیف سے آنا: ایکونائیٹ - آرنیکا - آرسینکم - بیلاڈونا - برائی اونیا - کونیم - ہیپر سلف - لائیکو پوڈیم - مرکیورس کار - مرکیورس سالو - پلسٹلا - سبائنا - سی پیا -

۲- عصبی کمزوری سے حیض تکلیف سے آنا: کالو فائیلم - کیمومیلا - سمی سی فیوگا - کافیا - جلسی میم - ہمامیلس - سیکیل - این تھراکسی نم -

۳- تشنج سے حیض کا تکلیف سے آنا - آرنیکا - آرسینکم - کیمومیلا - کلکیریا - اگنیشیا - نکس وامیکا - فاسفورس - پلسٹلا - وائی برنم اوپولس -

۴- رکاوٹ سے حیض کا تکلیف سے آنا - بوریکس - کلکیریا کارب - کونیم - ہمامیلس - تھوجا -

چند ادویات کی تشریحی علامات

سمی سی فیوگا: اس مرض میں اس دوائی کی علامتِ مخصوصہ یہ ہُوا کرتی ہے کہ دردیں پیڑو کے ایک جانب سے دوسری جانب کو اُڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جب وجع المفاصل اور عصبی کمزوری کی وجہ سے حیض تکلیف سے آتا ہو۔ تو یہ دوائی شافی ہوتی ہے۔ نیز اجتماعِ خون کی وجہ سے جب یہ مرض ہو یہ دوائی بہمراہیٔ بیلاڈونا اور ورائٹرم ورائیڈ نفع کرتی ہے۔ خون حیض آنے کے قبل سر میں درد ہوتا ہے۔ دورانِ حیض میں دردیں شکم کے آرپار دوڑتی ہوں،

مریضہ مارے دردوں کے دوہری ہو جاتی ہو۔ مانند زچگی کے دردیں ہوتی ہوں۔ کمزوری بہت ہو۔ سمی سی فیوگا کی دردیں اتنی شدید اور تندنہیں ہوتیں۔ جتنی کہ کیمومیلا کی۔

خوراک: مدر ٹنکچر (۵) کے پانچ سے دس قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالوفائیلم: جب تشنج سے حیض تکلیف سے آتا ہو تو یہ دوائی سود مند ہوتی ہے۔ دردوں کا دباؤ نیچے کی جانب ہو۔ رحم میں متواتر تشنج پڑتے ہوں۔ جیسا کہ زچگی کی ابتدائی حالت میں ہوتا ہے۔ خون اکثر پوری مقدار میں آتا ہو۔ جتگاسہ نیز سینہ۔ کمر۔ ٹانگوں اور بازوؤں میں تشنجی دردیں ٹھیر ٹھیر کر ہوتی ہیں۔ اس مرض میں یہ دوائی مجرب مانی گئی ہے۔ دورانِ حیض میں دینے سے یہ تکلیف کو دُور کرتی ہے اور دورانِ وقفہ میں دینے سے یہ شفا بخش ہوتی ہے۔ جب بہ رحم کا منہ سخت ہو اور گردنِ رحم سکڑی ہوئی ہو تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ یا ۱× دوران حیض میں ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد اور دوران وقفہ میں دن میں دو مرتبہ یعنی صبح اور شام۔

جلسی میم: اس دوائی اور کالوفائیلم کی بہت سی علامات مشابہ ہیں۔ جب عصبی کمزوری اور اجتماعِ خون کی وجہ سے یہ مرض ہو اور بوجھ نیچے کی جانب بہت ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ دردیں تشنجی اور مانند دردِ زہ کے ہوتی ہوں اور ساتھ ہی پیلا پیشاب بہت مقدار میں خارج ہوتا ہو۔ عُسر الطمث تشنجی کی بہترین ادویات میں سے یہ ایک ہے اور یہ گرم پانی میں استعمال کرنے سے بہت نفع کرتی ہے۔ یقیناً یہ ابتداء میں دردوں کو روک دیتی ہے۔

خوراک: ۵ یا ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیلا ڈونا: اجتماعِ خون یا ورم کی وجہ سے حیض تکلیف سے آتا ہو تو یہ دوائی شافی ہوتی ہے۔ اخراجِ خون کے قبل دردیں ہوتی ہوں اور اتنا بوجھ محسوس ہو کہ گویا ہر ایک چیز بہ راستہ رحم خارج ہو جاوے گی۔ سیدھا بیٹھنے سے

ؔ تشنج سے حیض کا تکلیف سے آنا۔

آرام معلوم ہوتا ہو۔ دردیں فوراً نمودار ہوتی ہوں اور فوراً ہی چلی جاتی ہوں خون بدبودار اور جما ہوا خارج ہوتا ہو۔ دردیں نہایت شدید ہوتی ہوں اور اندام نہانی گرم اور خشک ہو۔

خوراک : ۱x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

ویراٹرم ویرائیڈ : دموی مزاج والی مستورات میں جب یہ عارضہ بوجہ اجتماع خون ہو تو یہ دوائی نفع کرتی ہے۔ نیز ادھیڑپن کی عمر میں جب عسر الطمث تشنجی ہو تو اس دوائی کو نہیں بھولنا چاہیے۔

خوراک : ۱x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

وائی برنم آپولس : خون حیض آنے کے قبل مقام رحم میں یکایک درد شروع ہو جاتا ہو اور دوران حیض میں کمر بہت دکھتی ہو۔ عصبی اور تشنجی عسر الطمث میں اس دوائی کو خاص شہرت حاصل ہے۔ بلکہ ڈاکٹر ہل صاحب تو اس قسم کی عسر الطمث (حیض کا تکلیف سے آنا) میں اس کو اکسیر بتلاتے ہیں۔ دردوں کا تشنجی ہونا اس دوائی کی خاص علامت ہے۔

اس کی علامات مخصوصہ یہ ہیں۔ نیچے کی جانب بوجھ۔ ستون ریڑھ کے نچلے حصہ اور مقام پیڑو میں دکھن اور ناف اور پیڑو کے درمیانی مقام میں کڑل دار اور قولنج کی سی دردیں۔ سخت چڑچڑاپن اور خصیتہ الرحم میں گا ہے گا ہے گولی مارنے کی دردیں۔ یہ دوائی اس مرض میں مجرب مانی گئی ہے۔

خوراک : مدر ٹنکچر (Q) کے ۱۰ قطرے سے لے کر ۳۰ قطرے ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

میگنیشیا فاس : اس مرض میں شاید اور کسی دوائی کو اتنی شہرت حاصل نہیں ہے جتنی کہ میگنیشیا فاس کو۔ عصبی اور کڑل دار دردیں خون آنے کے قبل ہوتی ہوں۔ گرمی سے آرام ہوتا ہو۔ لیکن حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہو۔ امراض رحم میں جب کڑل دار دردیں ہوتی ہوں تو اس دوائی کو بھی نہیں بھولنا چاہیے۔

عسر الطمث غشائی میں بھی جبکہ رحم کی اندرونی لعاب دار جھلی کے ٹکڑے حیض کے ساتھ خارج ہوتے ہوں۔ یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد [1]

پلسٹلا : خونِ حیض وقتِ معینہ سے بہت دیر کر کے آتا ہو۔ بر نگِ سیاہ اور دردناک ہو۔ جتنی دردیں زیادہ ہوتی ہوں اتنی ہی مریضہ کو ٹھنڈ زیادہ لگتی ہو۔ مارے دردوں کے مریضہ دوہری ہوتی جاتی ہو۔ دورانِ حیض میں اس دوائی کا استعمال زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔ پاؤں بھیگنے کی وجہ سے جب یہ عارضہ ہو گیا ہو تو یہ دوائی مشکل کشائی کرتی ہے۔ ایکونائیٹ بھی ایسی حالت میں مفید ہوتی ہے۔ لیکن ایکونائیٹ کا خون چمکیلا سُرخ ہوتا ہے۔ برعکس اس کے پلسٹلا کا خون سیاہ ہوتا ہے۔ پلسٹلا کی دیگر علامات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔ یعنی مریضہ نرم دِل۔ کھلی ہوا کی خواہشمند اور بات بات میں رو دیتی ہو۔ گرمی بالکل نہ سہار سکتی ہو۔

خوراک : ۳× ہر چھ گھنٹے کے بعد۔

کاکیولس : عسر الطمث (حیض کا تکلیف سے آنا)، اور خون حیض کے بمقدار خفیف اور بے قاعدہ آنے میں یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔ رحم میں کڑل پڑتے ہوں جما ہوا خون بکثرت خارج ہوتا ہو۔ سر درد شدید اور جی متلاتا ہو۔

خوراک : ۲× ہر چھ گھنٹے کے بعد۔

ایپیس میلافیکا : حیض بہت کم مقدار میں۔ خصیتہ الرحم کے مقام پر ڈنگ مارنے کی سی ٹیسیں۔ دائیں طرف کے یا دونوں اطراف کے بیضتہ الرحم میں نیش زنی کا سا درد یا حیض جب یکایک رُک جاوے تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : جلن دار درد۔ بے چینی اور کمزوری بہت۔ سیلان الرحم تیز۔ رحم کی سوزش حیض کے دنوں میں اعصابی درد ہو۔

خوراک : ۲× ہر تین گھنٹہ کے بعد

نکس وامیکا : حیض جلد اور کثیر المقدار آتا ہو۔ جس میں لوتھڑے بہت

---

[1] میں نے اس دوا کی سی۔ ایم پوٹینسی سے ایک مریضہ کو شفایاب کیا تھا۔

خارج ہوں ۔ جما ہُوا خون ۔ متلی اور قے کی نہ ختم ہونے والی خواہش ۔ قبض ہو اور پاخانہ کی حاجت بار بار ہو۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

کیمومیلا : سخت درد مثل دردِ زہ کے رانوں میں پھاڑنے والا درد ۔ سیاہ جما ہُوا خون ۔ مریضہ تند مزاج ۔ ایک رخسارہ زرد اور دوسرا سُرخ ۔ مثل قولنج کے درد ۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

کلکیریا کارب : درد جلن دار ۔ خون حیض بمقدار کثیر اور عرصہ تک آتا رہتا ہو حیض سے پہلے پستان میں ورم ۔ سیلان الرحم ۔ رحم کی سوزش کی وجہ سے نیچے کی طرف گرتا ہُوا بوجھ معلوم ہو ۔ پاؤں ٹھنڈے اور سر پسینہ ۔

خنازیری مزاج کی مستورات کے لیے یہ دوائی موزوں تر ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر چھ گھنٹہ کے بعد ۔

سکیل کار : سخت درد جس کے بعد سیاہ رنگ کا خون نکلے ۔ مقدارِ خون زیادہ ہو۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

ضروری ہدایات

روزانہ کھلی ہوا میں رہنا ۔ سادہ اور زود ہضم غذا کھانا ۔ کافی ۔ شراب اور سبز چائے سے پرہیز کرنا ۔ طبیعت کو درہم برہم کرنے والی باتوں سے اجتناب کرنا ۔ یہ سب ضروری امور ہیں ۔

دوران وقفہ میں ہر صبح ٹھنڈے پانی سے نہانا ۔ کمر و شکم کو تین منٹ تک بھیگے ہوئے تولیے سے ملتے رہنا مفید ہوتا ہے ۔ دورانِ حیض میں گرم پانی کی بوتلوں یا فلالین کے ٹکڑے کو گرم پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر شکم کے نچلے حصہ میں ٹکور کرنا ۔ یا کولہے تک گرم پانی میں بیس یا تیس منٹ تک بیٹھنا یا گرم پانی کی پچکاری کرنا ۔ یہ سب درد اور تکلیف کو دُور کرنے کے ذرائع ہیں ۔

حیض بکثرت آنا۔ زیادتی حیض۔ استحاضہ

(MENORRHAGIA METRORRHAGIA)

اس مرض میں خونِ حیض کثرت سے خارج ہوتا ہے۔ کبھی ایک ہی مرتبہ زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے اور کبھی مقدار میں تو کم خارج ہوتا ہے۔ لیکن بار بار آتا ہے گاہے گاہے خون بہت زیادہ مقدار میں خارج ہونے کی وجہ سے مریضہ کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

خون بکثرت خارج ہونے کی وجہ سے مریضہ کمزور اور لاغر ہو جاتی ہے۔ اس کا چہرہ زرد اور پھیکا پڑ جاتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ بھوک اچھی طرح سے نہیں لگتی۔ قبض رہتی ہے اور کبھی پاؤں پر ورم آجاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسبابِ مرض : رحم میں اجتماعِ خون یا سوزش۔ رحم کا ٹل جانا یا جھک جانا۔ رحم کی رسولی یا سرطان۔ رحم میں آنول کا ٹکڑا رہ جانا بار بار اسقاط ہونا زیادہ بچے پیدا ہونے کی وجہ سے رحم کا ڈھیلا پڑ جانا اور دیگر کئی امراض رحم وغیرہ کثرت مجامعت بھی اس مرض کا سبب ہے۔ اس سے رحم اور اس کے متعلقہ اعضا میں اکساہٹ اور خراش پیدا ہو کر بکثرت خون خارج ہونے کا موجب ہوتا ہے۔

نوٹ : جب خون حیض زیادہ مقدار میں خارج ہو تو اسے ڈاکٹری میں منورا جیا اور طب میں کثرت الطمث کہتے ہیں۔ لیکن جب حیض کے دنوں کے علاوہ رحم سے خون خارج ہو تو اسے ڈاکٹری میں میٹرو راجیا اور طب میں استحاضہ کہتے ہیں۔

مرض سِل اور سوزش گردہ اور دیگر امراض گردہ بھی اس مرض کا سبب ہوتے ہیں۔ نیز زیادہ دماغی محنت کرنا۔ عیاشی۔ مزمن بدہضمی۔ ورم جگر اور امراضِ دل بھی اس کے اسباب ہیں۔

علاج

دوران اخراج خون میں :

آرنیکا ۔کروکس ۔اری جیرن ۔ہمامیلس ۔اپی کاک ۔اسٹی لاگو ۔ملی فولیم تھلاسپی پلسٹلا ۔سبائنا ۔سیکیل ۔ہائیڈراسٹس ۔چینیم سلف وغیرہ

دوران وقفہ میں :

امونیم ۔ برومیٹم ۔آرسینکیم ۔کلکیریا کارب ۔چائنا ۔سمی سی فیوگا ۔فیرم پلاٹینا فاسفورس ۔سبائنا ۔سیکیل ۔ اگنیشیا اور سلفر وغیرہ ۔

چند ادویات کی تشریحی علامات

بیلا ڈونا : حیض جلد جلد اور بہت دیر تک آتا رہتا ہو ۔خون سرخ ۔گرم اور تیز بھڑکیلے رنگ کا ۔رحم کا ورم ۔سر میں سخت درد ۔ایسا معلوم ہو کہ اندام نہانی سے کچھ باہر نکل جائے گا ۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

برائی اونیا : خون کا رنگ سرخ ۔خون حیض بکثرت ۔سردرد شدید ۔جوڑوں میں درد ۔حرکت کرنے سے زیادتی ۔قبض ۔پاخانہ سخت ۔پیاس کی زیادتی ۔

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

سلفر : حیض بہت زیادہ دیر تک جاری رہے ۔سیلان الرحم بکثرت ۔

خوراک : ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

فاسفورس : حیض بہت جلدی ظاہر ہوں اور بکثرت ہوں ۔ تپلے لمبے مریضوں کے لیے یہ خاص دوائی ہے ۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

سمی سیفیوگا : حیض بہت مقدار میں اور جلد جلد ہو ۔رنگت سرخ سیاہی مائل ۔ خروج الرحم ۔ ناک پر سیاہ دھبے ۔پاؤں سرد ۔

خوراک: ۲× یا ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

سبائنا: حیض بکثرت کمر سے لے کر پیڑو تک درد۔ خون کبھی پتلا کبھی گاڑھا۔

خوراک: Q کا ایک قطرہ ہر دو گھنٹہ کے وقفہ پر۔

کروکس سٹیوا: جریان الرحم کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ جبکہ خون برنگ سیاہ گیس دار اور منجمد ریشوں میں آتا ہو۔ اکثر اوقات مستورات کو جریانِ خون کی شکایت ادھیڑپن کی عمر میں ہو جایا کرتی ہے اور ساتھ ہی تپکن کا سر درد بھی ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں یہ دوائی شافی ہوا کرتی ہے۔

خوراک: Q کے پانچ سے لے کر دس قطرے دو گھنٹہ کے بعد۔

اسٹی لاگو: کثرتِ حیض کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ جبکہ خون سیاہ رنگ کا آتا ہو۔ جریان خون آہستہ ہو۔ اور لگاتار آتا رہتا ہو۔ سیاہ خون خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے سیاہ لوتھڑے بھی نکلتے ہیں۔

خوراک: Q کے ایک سے لے کر بیس قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا: جب چوٹ آنے یا گر پڑنے کی وجہ سے یہ عارضہ ہوا ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سیکیل: رحم سے اخراجِ خون کو روکنے کے لیے یہ ایک بڑی قیمتی دوائی ہے خاص کر مریضہ جبکہ بکثرت اخراج خون کی وجہ سے کمزور و نحیف ہو چکی ہو۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہوں۔ چہرہ زرد اور نبض چھوٹی ہو۔ ایسی مستورات جو کہ گرم آب و ہوا میں زیادہ عرصہ رہنے سے کمزور ہو گئی ہوں۔ ان کو خاص کر یہ دوائی زیادہ فائدہ بخش ہوتی ہے۔ مثل سبائنا یہ دوائی بھی دورانِ حیض نیز دورانِ وقفہ استعمال کی جاتی ہے۔

خوراک: ۱× ٹرٹی ٹیوریشن (سفوف) ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

اپی کاک: یہ دوائی اخراج خون کے دوران میں دی جا سکتی ہے۔ جب کہ خون چمکیلے سرخ رنگ کا خارج ہوتا ہو۔ جی متلاتا ہو۔ سانس تکلیف سے آتا ہو۔ تمام رحم میں بہت دباؤ ہو۔

خوراک: ۱× ٹرٹی ٹیوریشن ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ: جب خون کا اخراج بہت زیادہ ہو تو دورانِ اخراج میں انتخاب کردہ دوائی کی خوراک ہر دس، پندرہ یا بیس منٹ کے وقفہ پر دینی چاہیے۔ حتیٰ کہ خون آنا بند ہو جاوے اور خفیف کیسوں میں ہر دوسرے یا تیسرے یا چوتھے گھنٹے دوائی کی خوراک دوہرائی جا سکتی ہے۔

ضروری ہدایات: مریضہ کو چپ چاپ بڑے آرام سے چت لٹائے رکھیں۔ خاص کر جب کہ خون بکثرت خارج ہو رہا ہو اور اس کی چارپائی یا بستر کو پائنتی کی طرف سے ذرا اونچا کر دیں۔ اُٹھنے بیٹھنے یا چلنے پھرنے اور خاص کر کسی چیز کو اُوپر اُٹھانے۔ بلکہ کسی قسم کی حرکت کرنے کی اجازت نہ دیں۔ منشیات اور گرم اشربہ اور نیز زیادہ کھانے سے پرہیز کرائیں۔ پینے کے لیے ٹھنڈا پانی اور آش جو دیں۔

کھانے اور پینے کے لیے جو بھی دیں گرم گرم نہ دیں۔ بلکہ ٹھنڈا کر کے دیں۔ اگر مریضہ کو قبض ہو تو ٹھنڈے پانی کی پچکاری کریں۔ اندام نہانی میں ٹھنڈے پانی میں بھیگے ہوئے کپڑے کو مریضہ کے پیٹ پر رکھنا بھی مفید ہوتا ہے۔

صاف روئی یا صاف ملائم کپڑا گلیسرین میں بھگو کر اندام نہانی میں ٹھونس دیں یعنی پلگ کریں۔

غذا: مریضہ کو دُودھ یا ساگودانہ یا پتلی کھچڑی اور آش جو وغیرہ دیں۔

سفید رطوبت آنا۔ جریان الرحم۔ سفید پانی سیلان الرحم۔ لیکوریا

(LEUCORRHOEA WHITES)

اس بیماری میں عورتوں کی اندام نہانی سے سفید یا زرد رنگ کی رطوبت نکلا کرتی ہے۔ کبھی گاڑھی، کبھی پتلی۔ دودھ جیسے سفید رنگ کی یا زرد۔ کبھی کبھی چھیچھڑے بھی نکلا کرتے ہیں اور بُو آتی ہے۔

علاماتِ مرض۔ اس مرض کی عام علامات یہ ہیں:۔

عورت کے اندام نہانی سے سفید زردی مائل یا سبزی مائل پتلی یا گاڑھی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ بودار ہوتی ہے اور بعض اوقات بُو نہیں ہوتی۔ کمر میں درد ہوتا ہے اور پیر وں میں بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ طبیعت سست اور کاہل ہوتی ہے اور کمزوری بہت ہوتی ہے۔ جب تک یہ مرض رہے اکثر حمل قرار نہیں پاتا۔ شدید کیسوں میں صحت عامہ بہت بگڑ جاتی ہے۔ چہرے کا رنگ پیلا۔ زرد پڑ جاتا ہے۔ ہاضمہ میں نقص واقع ہوتا ہے۔ ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ تھوڑی سی مشقت سے دم چڑھ جاتا ہے اور دل دھڑکتا ہے اور ایام ماہواری میں بھی نقص واقع ہوتا ہے۔ بعض اوقات لیکوریا بجائے خونِ حیض کے آیا کرتا ہے۔ لیکوریا کے خفیف کیسوں میں رطوبت سالہا سال تک آیا کرتی ہے اور کوئی خاص نقص صحت میں واقع نہیں ہوتا۔

اسباب مرض : بکثرت خون حیض آنا۔ عرصہ تک بچے کو دودھ پلاتے رہنا رحم کا مائل جانا۔ ورم رحم۔ سوزاک یا آتشک یا نقرس یا وجع المفاصل وغیرہ۔ جو مستورات عیاشانہ زندگی بسر کرتی ہیں۔ کھاتی اچھا ہیں اور کام کم کرتی ہیں۔ اور جو مستورات زیادہ گنجان شہروں میں رہتی ہیں وہ اکثر اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ بمقابلہ ان مستورات کے جو کہ محنت کش اور باقاعدہ زندگی بسر کرتی ہیں

مقامی اسباب : اس مرض کے یہ ہیں :

کثرت مجامعت اندام نہانی میں خراش یا کوئی دیگر مرض ہونے کی وجہ سے بھی لیکوریا کا مرض شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً مقعد کے چرنے (خاص کر چھوٹی لڑکیوں میں) بواسیر۔ سنگِ مثانہ یا نزلہ مثانہ۔ اندام نہانی میں کسی خراشدار شے کا داخل کرنا وغیرہ۔

علاج

۱۔ جبکہ زرد یا سفید رطوبت خارج ہو۔ کلکیریا کارب۔ چائنا۔ کوپےوا ہائیڈراسٹس۔ آیوڈیم۔ مرکیورس۔ نیٹرم میور۔ پلسٹلا۔ سی پیا۔

۲۔ جبکہ پتلا پانی خارج ہو : الیومینا۔ آرسینکم۔ فیرم۔ گریفائیٹس۔ آیوڈیم

سبائنا۔سیپنم۔

۳۔جب کہ گاڑھی رطوبت خارج ہو ؛ میزیریم۔سی پیا۔زنکم۔

۴۔جب کہ تیز کڑوی خراش دار رطوبت خارج ہو۔ ایسڈ نائٹرک۔ آرسینکم۔ہیلونائیز۔کریوزوٹ۔لائیکوپوڈیم۔پلسٹلا۔سی پیا۔

۵۔ جب کہ دودھیا رطوبت خارج ہو ؛ کلکیریا کارب۔لائیکوپوڈیم پلسٹلا۔سلیشیا۔

۶۔جب کہ رطوبت بدبودار ہو : کاربوویجی۔کاسٹی کم۔آیوڈیم۔سیپیا۔ کریوزوٹ۔

۷۔جبکہ رطوبت خونی ہو۔ کلکیریا کارب۔چائنا۔کریوزوٹ۔لائیکوپوڈیم

۸۔جبکہ رطوبت سبزی مائل ہو۔کاربوویجی۔کریوزوٹ۔مرکیورس سبائنا۔سلفر۔

چند ادویات کی تشریح علامات

الیومینا :جب مرض بہت دیر سے جاری ہو۔سفید رطوبت کافی مقدار میں خارج ہوتی ہو۔حیض کے قبل اور بعد سیلان الرحم زرد چھیلنے والی رطوبت اس قدر زیادتی سے کہ ٹانگوں تک قطروں میں گرنی شروع ہو جاتی ہو اور ایڑیوں تک پہنچ جاتی ہو۔

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹے کے بعد۔

آرسینکم : رقیق جلتا ہوا مادہ یا خارش پیدا کرنے والی اور گاڑھی زردی مائل رطوبت جس کے ساتھ حیض بکثرت اور بار بار آتا ہو۔ رات کو بے چینی اور کمزوری ہو۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب : کم عمر کی لڑکیوں میں سفید رطوبت کی شکایت مستورات جو کمزور اور خنازیری مزاج کی ہوں حیض جنہیں کثرت سے اور زیادہ دیر رہتا ہو رطوبت دودھ کے رنگ کی سی حیض آنے سے پہلے رطوبت زیادتی کے ساتھ

خارج ہو۔ اس وقت خارش بھی ہو۔ ٹھنڈی ہوا نقصان کرتی ہو۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

پلسٹلا : پتلی جلتی ہوئی رطوبت۔ دودھیا رطوبت جو جلن کے ساتھ ہو خصوصاً حیض کے بعد۔ گاڑھی رطوبت سفید یا زرد حیض دیر سے اور قلیل درد کے ساتھ آتا ہو۔ اُن عورتوں کو جنہیں جاڑا زیادہ لگے۔ لیکن گرمی سے بھی متنفر ہوں ۔ یہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

بورکیس : صاف رنگ کا گاڑھا پانی۔ مقدار جس کی زیادہ ہو اور جو گرم ہو۔

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

سلفر : جلن اور درد پیدا کرنے والی رطوبت۔ خنازیری مزاج والی عورتوں میں جب یہ مرض مزمن صورت اختیار کر جائے جب دیگر مظہر ادویات کے دینے سے اچھے نتائج نہ پیدا ہوتے ہوں۔ تو اس دوائی کے دینے سے کیس صاف ہو جاتا ہے اور مظہر دوائی اپنا اثر ٹھیک ظاہر کرنے لگ پڑتی ہے۔ رطوبت پتلی۔ زردی مائل۔ فرج میں جلن۔ غشی۔ ہاتھ اور پاؤں میں جلن۔

خوراک : ۳× دن میں تین مرتبہ۔

سی پیا : زرد۔ سبز اور بدبودار اخراج جو زیادہ تر قبل حیض کے ہو۔ سن بلوغت یا ایام حمل میں جب کہ سیلان الرحم کا عارضہ۔ رحم کی گردن والے مقام میں کوجن اور کھجلی۔ خروج رحم۔ زرد پانی۔ دودھیا رطوبت۔

خوراک : ۳× دن میں تین مرتبہ یا ۲۰۰ ہفتے میں ایک مرتبہ۔

چائنا : کمزور عورتیں جن کا خون بکثرت خارج ہو چکا ہو۔ اس دوائی سے مستفید ہوتی ہیں۔ رطوبت حیض کے قبل خون کی مانند خارج ہو کبھی کبھی سیاہ لوتھڑے نکلیں۔ مریضہ کو کمزوری عامہ ہو اور بدہضمی کی شکایت ہو۔

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ہائیڈراسٹس : سیلان رحم جس کی وجہ سے نزدیکی مقامات چھل گئے ہوں۔ حیض کی شکایت نمایاں طور پر اور عام کمزوری۔

خوراک : ×۱ کے چار قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس : زرد رنگ کی رطوبت جو پیپ کی طرح ہو۔حیض بکثرت۔کمزوری زیادہ۔پیاس بہت اور منہ میں تھوک کی زیادتی ہو۔

خوراک : ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کریوزوٹ : زرد رنگ کا بودار سیلان الرحم جس کی وجہ سے خارش پیدا ہو اور جلن اور سوزش تک نوبت پہنچے۔

خوراک : ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اودا ٹوسٹا : جب کہ سیلان الرحم بافراط آتا ہو اور عموماً بدبودار ہوتا ہو۔کمزور کرتی ہو۔

خوراک : ×۳ دن میں تین مرتبہ۔

نوٹ : مذکورہ بالا ادویات کی خوراکیں تین یا چار مرتبہ روزانہ ہفتہ عشرہ تک دینے جانا چاہیئے۔مزمن کیسوں میں ایک خوراک صبح اور ایک خوراک شام کو عرصہ تک جاری رکھنی چاہیئے۔

ضروری ہدایات : مقامی طور پر اندام نہانی کو پاک و صاف رکھنا نہایت ضروری ہے۔ورنہ رطوبت کی وجہ سے اندام نہانی میں زخم ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔بذریعہ انیما سرنج (جس کے ساتھ ویجائینل ٹیوب لگا دینا چاہیئے) گرم پانی کے ساتھ اندام نہانی کو دو تین بار دن میں دھونا چاہیئے۔خواہ (۱) گرم پانی آدھ سیر میں پھٹکری ایک ڈرام ملا کر (۲) گرم پانی آدھ سیر میں پرمیگنیٹ آف پوٹاش دس گرین ملا کر۔

زیادہ شدید کیسوں میں مریضہ کو چپ چاپ لیٹے رہنا چاہیئے۔محنت و مشقت کرنے سے یہ مرض زیادتی اختیار کرتا ہے۔کھلی ہوا اور صاف ستھرا رہنا ضروری ہے۔

مریضہ کو مقوی غذا دینی چاہیئے۔کثرتِ مجامعت بھی منع ہے۔روزانہ اندام نہانی کو کئی بار دھونا اور صاف ستھرا رکھنا ضروری ہے۔

چھوٹی لڑکیوں میں لیکوریا

(LEUCORRHOEA IN THE LITTLE GIRLS)

اس مرض میں چھوٹی لڑکیوں کے اندام نہانی سے سفید رطوبت نکلا کرتی ہے۔ خاص کر خنازیری مزاج والی لڑکیوں میں۔

علاماتِ مرض : اندام نہانی میں خراش۔ بعض اوقات پیشاب کرتے وقت درد کا ہونا اور پتلی سفید یا گاڑھی رطوبت کا خارج ہونا۔ کمزور اور بیمار لڑکیوں میں جو کہ صاف ستھری نہیں رہتیں۔ لیکوریا بکثرت اور تیز خارج ہوتا ہے جس کے باعث اندامِ نہانی کی لعاب دار جھلی میں زخم ہو جاتا ہے۔ اس رطوبت کی چھوت اگر آنکھوں میں یا دوسری جگہ لگ جائے تو ورم پیدا ہو جاتا ہے اور سخت تکلیف ہوتی ہے۔

اسبابِ مرض : پسینہ کا یکایک رُک جانا یا سردی لگنا۔ تیز کڑوا پیشاب ناپاکیزگی۔ کرم امعاء و مقعد وغیرہ۔

علاج

کلکیریا کارب : خنازیری مزاج والی لڑکیوں کے مزمن مرض میں یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔ جبکہ رطوبت دودھیا خارج ہوتی ہو۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

کینابس سٹیوا : رطوبت زردی مائل اور مقامات ماؤف متورم۔ گرم اور سُرخ ہوں۔ پیشاب خارج ہوتے وقت درد ہوتا ہے۔

خوراک : Q یا ۱× دن میں تین مرتبہ۔

آیوڈیم : خنازیری مزاج والی لڑکیوں کے لیکوریا میں یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ رطوبت عموماً پتلی اور بدبودار اور مریضہ بہت لاغر ہو۔

خوراک : ۳× دن میں تین مرتبہ۔

مرکیورس کار: تیز۔ تلخ اور زرد رطوبت خارج ہو اور پیشاب درد کے ساتھ اور جل کر آتا ہو۔

خوراک: ۱× یا ۲× دن میں تین یا چار مرتبہ۔

پلسٹلا: خوب صورت رنگ والی لڑکیوں میں دودھیا رطوبت خارج ہو اور بدہضمی یا نزلہ کی شکایت بھی ساتھ ہو۔

خوراک: ۳× دن میں تین مرتبہ۔

سائنا اور ٹیوکریم: چرتوں کے خراش کرنے کی وجہ سے لیکوریا خارج ہو۔

خوراک: ۱× یا ۲ دن میں تین یا چار مرتبہ۔

نوٹ: دیگر ادویات لیکوریا کے بیان میں مطالعہ فرمائیں۔

ضروری ہدایات: ماؤف مقامات کو بار بار شیر گرم یا ٹھنڈے پانی سے دھونا چاہیے اور باحتیاط خشک کر کے تھوڑا باریک پسا ہوا میدہ چھڑک دینا چاہیے۔

غذا: زود ہضم اور مقوی دینی چاہیے۔

تازہ ہوا بہت مفید ہے۔ خنازیری مزاج والے بچوں کو کاڈ لور آئیل استعمال کرانا چاہیے۔

ناف کی سوجن۔ ورم رحم

(METRITIS)

یہ مرض جوان عورتوں کو ایام حمل یا بچہ جننے کے وقت ہو جایا کرتا ہے۔ اس مرض کی دو قسمیں ہیں:-

۱۔ شدید ۲۔ مزمن

پہلے عموماً رحم کا منہ متورم ہوتا ہے اور پھر بتدریج یہ ورم رحم کے اندرونی حصوں میں چلا جاتا ہے۔

علامات: شدید مرض میں لرزہ کے ساتھ بخار چڑھ جاتا ہے۔ نبض بھری

ہوئی اور جھٹکے دار چلتی ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے۔ ابکائیاں اور قبلیں بھی آتی ہیں بعض اوقات اسہال مروڑ کے ساتھ آتے ہیں۔ مثانہ میں اکساہٹ بڑھ جاتی ہے اور رحم متورم اور دردناک ہوتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ رحم سے لعاب دار یا قدرے خون آمیز رطوبت خارج ہوتی ہے جو بعد میں پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اندام نہانی میں خارش ہوتی ہے۔ اگر مرض زیادہ ترقی کر جائے تو بے ہوشی یا ہذیان ہو جاتا ہے اور پردۂ صفاق میں ورم ہو کر مریضہ کی ہلاکت کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خفیف کیس میں علامات زیادہ شدت اختیار نہیں کرتیں اور صحت جلدی ہو جاتی ہے

اسباب مرض: سردی لگنا۔ ٹھنڈی اور بھیگی ہوئی گھاس پر بیٹھنا یا کھڑے ہونا۔ حبسِ حیض۔ جراحتِ رحم۔ کثرت مجامعت اور رسولی وغیرہ۔

علاج

ایکونائیٹ: سخت بخار۔ نہایت بے چینی۔ گھبراہٹ۔ نبض تیز۔ موت کا ڈر۔ پیٹ میں درد۔

خوراک: ۱× کے چار قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ایپس: بعض وقت مریضہ چپ ہو جائے۔ لیکن تھوڑی دیر گزرنے پر چیخ پڑے۔ رحم یا بیضتہ الرحم کے قریب درد محسوس ہو۔ نیش زنی کی طرح کے درد۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا: مرض کی ابتدائی حالت میں اجتماعِ خون دل کی جانب۔ سخت درد۔ خون آنکھوں سے نکلنے کے قریب ہو۔ نفاس رک جائے یا بدبودار ہو۔ درد جھٹکوں میں ہو۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرسینیکم: رحم کے مقام پر جلن۔ لرزہ اور سردی۔ بے چینی بہت زیادہ۔ پیاس تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہو۔ تیز پانی اندام نہانی سے خارج ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس : گھبراہٹ ۔ نیم بے ہوشی میں مریضہ باتیں کرتی ہو ۔ اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتی رہتی ہو ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

علاوہ ازیں مرکیورس ۔ ہیپر سلف ۔ سابُنا ۔ نکس وامیکا ۔ آیوڈیم ۔ پلاٹینا ۔ سلفر وغیرہ ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔

ضروری ہدایات : پورا آرام ۔ سادہ غذا اور ٹھنڈا پانی پینا ۔ گرم پانی کی ٹکور کرنا سب لازم اور ضروری ہیں ۔ ابتدائے مرض میں مریضہ کو گرم پانی میں بیس یا تیس منٹ تک بیٹھنا چاہیے اور اس کے کندھے اور پاؤں ڈھانپ رکھنے چاہئیں ، جب تک پورا آرام نہ آجائے اور ورم مدھم نہ پڑ جائے ۔ تب تک اس کو چُپ چاپ لیٹے رہنا چاہیے ۔

غذا : مریضہ کو جیسا کہ اُوپر ذکر آیا ہے ۔ سادہ اور لطیف و زود ہضم غذا دینی چاہیئے ۔ مثلاً دُودھ ۔ آش جو اور دُودھ ساگودانہ ۔ پتلی کھچڑی ۔ مونگ کی دال کا پانی ۔

ناف کا بڑھ جانا ۔ ناف کا کم سکڑنا

عظم الرحم استرخاء الرحم

(SUBINUOLUTION OF THE UTERUS)

اس مرض میں وضع حمل یا اسقاط حمل کے بعد رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا ۔ اس لیے وہ معمول سے بڑا اور وزنی رہ جاتا ہے اور بہت تکلیف کا موجب ہوتا ہے ۔

نوٹ : باکرہ عورتوں کا رحم قریباً دو انچ لمبا اور ایک اونس (نصف چھٹانک) وزن میں ہوتا ہے ۔ دورانِ حمل میں یہ قد اور وزن میں بڑھتا جاتا ہے ۔ وضع حمل کے فوراً بعد رحم قریباً لمبائی میں چودہ انچ اور وزن میں ۲۵ اونس (۱۲½

چھٹانک) کے قریب ہوتا ہے۔ پھر قد اور وزن میں گھٹنا شروع ہو جاتا ہے اور بہت جلد ہی یہ قد اور وزن میں نصف سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ پانچ یا چھ ہفتوں کے عرصہ میں سکڑ سکڑ کر قریباً تین انچ لمبائی میں اور دو اونس وزن میں رہ جاتا ہے۔ رحم کے اس طرح سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجانے کو ڈاکٹری میں "انوویوشن آف دی یوٹرس" کہتے ہیں۔ لیکن جب رحم بخوبی سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا اور کسی قدر بڑا اور ڈھیلا رہ جاتا ہے تو اُسے ڈاکٹری میں "سب انوویوشن" کہتے ہیں۔

علامات مرض: پیڑو میں بوجھ اور نیچے کی جانب دباؤ معلوم ہوتا ہے۔ اور مریضہ کو خونِ حیض بکثرت اور بار بار آنے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جتنا رحم بڑا رہ جاتا ہے۔ اُسی کے مطابق حیض کی شکایت بھی زیادہ یا کم ہوتی ہے۔ لیکن کثرت حیض ناف کے بڑھے رہنے کی ایک تکلیف دہ اور خطرناک علامت و نتیجہ ہے۔ رحم کی دیواریں موٹی ہو جاتی ہیں اور اس کا جوف کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں اجتماعِ خون ہو کر اس سے رطوبت بکثرت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر میں درد رہتا ہے اور بہت کمزوری ہوتی ہے۔ مثانہ میں اکساہٹ کو تھن اور مروڑ پڑتے ہیں۔ اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے رحم کا مُنہ کشادہ۔ موٹا اور دردناک معلوم ہوتا ہے اور گردن رحم بھی سخت اور بڑھی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

اسباب مرض: ۱۔ مریضہ کا کمزور ہونا اس مرض کا سب سے بڑا سبب ہے۔

۲۔ زچہ کا جلدی چلنے اور کام کاج میں لگ جانا۔ اس سے بھی رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا۔

۳۔ زچہ کا کھانے پینے میں بدپرہیزی کرنا۔

۴۔ رحم کے آس پاس کا ورم۔

۵۔ رحم کا ٹل جانا یا اس کا ٹیڑھا ہو جانا۔

۶۔ کثرتِ مجامعت اور بار بار حمل ٹھہرنا۔

۷۔ وضع حمل کے بعد آنول کے ٹکڑے کا رحم میں رہ جانا۔

۸- رحم میں رسولی وغیرہ کا ہونا۔
۹- زیادہ عرصہ تک بچے کو دودھ پلاتے رہنا وغیرہ وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔

علاج

کالوفائیلم: اس مرض کی بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے رحم سکڑ کر وزن اور حجم میں کم ہو جاتا ہے اور نیز بکثرت اخراج خون جو کہ اس مرض کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے روکنے کے لیے بھی یہ دوائی بڑی کارآمد ہے۔

خوراک: ۱x کے دو قطرے تین مرتبہ روزانہ دس پندرہ بلکہ اس سے بھی زیادہ دنوں تک دیتے جانا چاہیے۔

فراکسی نس امریکانہ: اس مرض کی یہ بھی ایک اعلیٰ دوائی ہے اور اس مرض میں مجرب مانی گئی ہے۔

خوراک: Q کے دس سے پندرہ قطرے تین مرتبہ روزانہ۔

دیگر ادویات الیٹرس فری نوسا۔ سکیل۔ اسٹی لاگو۔ ارگٹ۔ سی پیا۔ کلکیریا کارب۔ کالی ہائیڈرا ڈیم اور سلفر ہیں۔

ضروری ہدایات: وضع حمل کے وقت دایہ کو اپنے ہاتھ خوب دھو کر صاف کر لینے چاہئیں۔ تاکہ گندے اور کثیف ہاتھوں سے رحم میں ورم ہو کر اس مرض کا باعث نہ ہو۔

وضع حمل کے بعد اس امر کی پوری احتیاط کر لینی واجب ہوتی ہے کہ رحم میں آنول کا ٹکڑا یا خون کا لوتھڑا باقی نہ رہ جائے۔ وضع حمل یا حمل کے بعد زچہ کو جلدی چلنے پھرنے یا کام کاج کرنے نہیں لگ جانا چاہیے۔ بلکہ چالیس دن تک جیسا کہ پاکستان اور ہندوستان میں رواج ہے۔ زچہ کو پورا پورا آرام ملنا چاہیے۔ جماع سے قطعی پرہیز لازم ہے۔ غذا مریضہ کو زود ہضم اور مقوی دینی چاہیے۔

ناف کا ٹل جانا ۔ ناف پڑ جانا

(DISPLACEMENT OF THE UTERUS)

اس مرض میں رحم آگے کی طرف یا پیچھے کی طرف گر جاتا ہے یا صرف جھک جاتا ہے۔

علاماتِ مرض: کمر اور پیڑو میں بوجھ اور درد کی شکایت ہوتی ہے۔ چلنے پھرنے سے تکلیف زیادہ ہوجاتی ہے۔ پیشاب تکلیف سے اور رُک رُک کر آتا ہے۔ کبھی رحم میں سوزش ہوجاتی ہے اور خونِ حیض بڑی تکلیف سے آتا ہے اور کبھی بالکل بند ہوجاتا ہے۔

اسبابِ مرض: رحم میں ورم یا اجتماعِ خون کا ہونا۔ وضع حمل یا اسقاط کے بعد رحم کا اپنی اصلی جگہ پر نہ آنا اور رحم میں رسولی کا ہونا۔ اندام نہانی میں ورم کا ہونا یا اندامِ نہانی کا باہر نکل آنا۔ صدمہ یا چوٹ آنا۔ مثلاً گر پڑنا یا زور سے کودنا یا اچھلنا رفع حاجت کے وقت بہت کونتھنا۔ کمزوری عامہ۔ حمل وغیرہ۔

علاج

فراکسی نس امریکانہ۔ بیلونائیزر۔ الٹیرس فری نوسا۔ بیلاڈونا۔ ہائیڈرو کوٹائیل۔ وائی برنم آپولس۔ فیرم آیوڈائیڈ۔ پلسٹلا۔ سی پیا۔ پوڈوفائیلم۔ نیٹرم میور۔ سینی شیلو سکیل اور ساپال میٹو وغیرہ ادویات کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

مریضہ کی عام صحت کو بحال کرنے کے لیے اس کو مقوی غذا دینی چاہیے۔ قبض نہ ہونے دیں اور اگر قبض ہو تو فوراً بذریعہ حقنہ (پچکاری) رفع کریں۔

ناف کا باہر کو نکل آنا۔ رحم کا باہر نکل آنا

نتوء الرحم

PROLAPSUS UTERI

وضع حمل یا اسقاط کے بعد فوراً ہی جو عورتیں سخت جسمانی محنت شروع کر دیتی ہیں۔ تو اس حالت میں رحم کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور بالآخر کمزور ہو کر پورے طور پر رحم کو سہار نہیں سکتے بدیں وجہ پیڑو اور کمر میں بوجھ اور درد کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت یا پاخانہ کے وقت تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

علاج

آرنیکا: بوجہ ضرب یا چوٹ آنے کے رحم میں سوجن پیدا ہوگئی ہو۔ اکثر ان عورتوں میں یہ حالت پائی جاتی ہے۔ جو فوراً ہی کام کاج شروع کر دیتی ہیں۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندام نہانی سے ہر ایک چیز باہر نکل جائے گی رحم میں سوجن اور اجتماع خون۔ چھونا تک ناگوار ہو۔

خوراک: Q یا ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

لی لی ام ٹائیگرائینم: ایسا معلوم ہو۔ گویا کہ کوئی شے رحم سے نیچے کو گری جاتی ہے۔ یہ تکلیف چلنے پھرنے یا حرکت کرنے سے زیادہ ہو۔

خوراک: Q یا ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سی پیا: سفید رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہو۔ حیض کی بے ترتیبی اور قلت قبض۔ دباؤ۔ کمزور عورتیں جنہیں ہر وقت رحم کا دباؤ نیچے کی طرف معلوم ہو اس سے مستفید ہوتی ہیں۔

خوراک : ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

پوڈوفائیلم: خروج رحم کے ساتھ خروج مقعد بھی ہو۔

خوراک : ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ہیلونائیز : رحم باہر نکل آتا ہو اور رحم کے عضلات بہت ڈھیلے ڈھالے ہوں۔

خوراک : ۵ یا ۱× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا : جب کہ اس مرض کے ہمراہ بدہضمی۔ نفخ اور بواسیر بھی ہوں۔ کمر میں درد اور کولہوں پر دباؤ۔ پاخانہ جانے کی حاجت بار بار ہو سخت پاخانہ تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہو۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ ازیں سٹینم اور سلفر بھی کام آتی ہیں ۔

ضروری ہدایات

مریضہ کو آرام سے لیٹے رہنا بہت ضروری ہے ۔کولہے مریضہ اُونچے رکھے ۔تاکہ رحم اپنی جگہ پر واپس چلا جاوے ۔مریضہ کو چلنے پھرنے کی اجازت نہ دیں ۔جب رحم باہر نکلا ہوا ہو تو آہستہ آہستہ اس کو اپنی اصلی حالت پر لائیں اور پیٹ پر پٹیاں باندھ کر اس کو سہارا دیں تاکہ پیٹ کا بوجھ اُوپر کو رہے ۔

سرد پانی میں بیٹھنا اور پیٹ کو ملنا بہت مفید ہوتا ہے ۔سخت محنت کرنا۔ بوجھ کو اُوپر اُٹھانا ۔کوشتنا یا بہت دیر تک تنگ سکیڑ کر بیٹھے رہنا غیر مفید ہیں ۔موٹے آٹے کی روٹی اور سبزیات وغیرہ کھانی چاہئیں تاکہ قبض نہ ہونے پائے ۔

بانجھ پن
(STERILITY)

بے اولاد ہونا عورت کے لیے بڑا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ ایسی عورت اپنے آپ کو بڑی بدقسمت خیال کرتی ہے۔

اسباب مرض: رحم و خصیۃ الرحم میں پیدائشی نقص ہونا۔ مثلاً رحم نہ ہونا یا بہت چھوٹا ہونا۔ رحم کی گردن یا منہ کا بند ہونا یا بہت تنگ ہونا۔ رحم کا ٹل جانا۔ یا جھک جانا یا باہر نکل آنا۔ رحم کی رسولی۔ ورم رحم۔ فتورِ حیض مثلاً حیض کا بہت کثرت سے آنا یا حیض کا دکھ آنا۔ یا حیض کا بہت تکلیف اور بمقدار خفیف آنا۔ لیکوریا (سیلان الرحم) اندام نہانی کی سوزش یا اس کا بند ہو جانا۔ آتشک اور سوزاک بھی اس کا سبب ہوا کرتے ہیں کمزوری عامہ بہت موٹاپا یعنی فربہ پن۔ بہت دماغی محنت کرنا ادھیڑ عمر کی شادی بھی بعض اوقات بانجھ پن کا سبب ہوا کرتی ہے۔ زیادہ عیاشی کی زندگی بسر کرنا۔ خاص کر بکثرت شراب نوشی بانجھ پن کا سبب ہوا کرتی ہے زیادہ مرغن و مچرب اغذیہ کھانی اور ورزش نہ کرنا۔ اس سے رحم میں بہت چربی بڑھ جاتی ہے اور بانجھ پن کا موجب ہوتی ہے۔ نیز خاوند اور بیوی کی آپس میں ناموافقت یا ایک دوسرے سے نفرت کرنا یا زیادہ غمگین رہنا یہ بھی بہت حد تک بانجھ پن کو پیدا کرتے ہیں۔

علاج

اگر عورت کے رحم یا خصیۃ الرحم میں کوئی پیدائشی نقص ہو تو یہ مرض عموماً لاعلاج ہوتا ہے۔ مرض کا اصل سبب معلوم کر کے مناسب علاج کریں۔

ادویات جو اس مرض میں کام آتی ہیں۔

الیٹرس فیری نوسا $\frac{\theta}{}$ ۔ بوریکس $\frac{x}{1}$ ۔ ہیلونائیز $\frac{\theta}{}$ ۔ کونیم $\frac{x}{6}$ ۲ نیز آیوڈیم ۔ برائٹا کارب ۔ کلکیریا کارب ۔ کینابس ۔ فیرم ۔ نکس وامیکا ۔

فاسفورس - ایسڈ فاس - پلاٹینا - سباٗبینا - سینی شیو - سی پیا اور سلفر وغیرہ۔[1]
اسباب اور علاماتِ مرض کا بخوبی مطالعہ کرنے کے بعد مندرجہ بالا ادویات میں سے مناسب دوائی انتخاب کر کے دیویں -

ضروری ہدایات

حفظانِ صحت - ورزش اور غذا کا مناسب انتظام کرنے سے یہ مرض بالعموم دُور ہو جاتا ہے -

---

[1] نیز ایگنس کاسٹس - امونیا کارب - اورم میور - کالو فائلم - میڈورنیم - نیٹرم فاس اور سیبل سیرولاٹا اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں بڑی مفید ادویات ہیں - راقم نے بانجھ پن کا ایک کیس اورم میٹیلیکم سی - ایم سے بھی درست کیا تھا -

فصل دوم

ایّام حمل کے امراض اور اُن کا عِلاج

۱۔ حاملہ کا رنج و غم کرنا اور خوف و وہم کرنا:

سمی سی فیوگا۔ اگنیشیا۔ پلاٹینا۔ پلسٹلا وغیرہ ادویات کام آتی ہیں۔ غم غلط کرنے اور وہم دُور کرنے کے اسباب پیدا کرنے چاہئیں۔ کھُلی ہوا میں چلنا پھرنا۔ اچھی کتابوں کا مطالعہ کرنا نیک صحبت اور دِل خوش کُن کاموں میں مشغول رہنا۔

۲۔ غشی اور ہسٹیریا کے دَورے۔

اگنیشیا۔ کیمفر۔ چائنا۔ ڈیجی ٹیلس۔ آیوڈیم۔ ماسکس۔ اوپیم وغیرہ (مفصل دیکھو ہسٹیریا اور غشی کا بیان مندرجہ کتاب ہذا صفحہ ۳۹۸

۳۔ حاملہ کا سر درد:

ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ سمی سی فیوگا۔ جلسی میم۔ گلونائین۔ نکس وامیکا وغیرہ (نیز دیکھو سر درد کا بیان مندرجہ باب ہفتم کتاب ہذا) پیشانی پر منتھال لگانے یا گلاب میں صندل گھِس کر طِلاء کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

۴۔ حاملہ کا دردِ دندان:

ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ کیمومیلا۔ کانیا کریوزوٹ۔ میگنیشیا کارب۔ مرکیورس سائی سیکریا اور سمی سی فیوگا وغیرہ۔

(نیز دیکھو دانت درد مندرجہ باب سیزدہم کتاب ہذا)

ایّام حمل میں اگر کسی دانت میں درد ہو تو اُسے ہرگز نہیں نکلوانا چاہیئے۔ کیونکہ کبھی کبھی دانت نکلوانے سے حمل گِر جاتا ہے۔

۵۔ حاملہ کا دِل دھڑکنا:

ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ کاکٹس۔ ڈیجی ٹیلس۔ نیٹرم میور۔ نکس وامیکا اور

پلسٹلا وغیرہ۔

(نیز دیکھو بیان دِل کا دھڑکنا مندرجہ باب دوازدہم کِتاب ہٰذا) مریضہ کو آرام سے لٹائے رکھیں۔گرم اور تیز مصالحہ دار اغذیہ وا شربہ سے پرہیز کرائیں

۶۔حاملہ کی وریدوں کا پھُول جانا :-

ہمامیلس۔پلسٹلا۔سیلیشیا۔لائیکو پوڈیم۔سلفر وغیرہ۔

ہمامیلس لوشن (ایک حِصّہ مدر ٹنکچر اور چار حِصّے پانی) میں کپڑے کا ٹکڑا تر کرکے ماؤف وریدوں پر رکھیں۔مریضہ کو لٹائے رکھیں اور ماؤف اعضاء کو اُونچا رکھیں۔

۷۔حاملہ کی ٹانگوں کا پھُول جانا۔

ایپس۔آرسینکم۔چائنا۔فیرم اور سلفر۔مریضہ کو آرام سے لٹائے رکھیں اور ٹانگوں کو تھوڑا اُونچا رکھیں۔

۸۔حاملہ کی کمر درد :

(۱) کالی کارب ×۶ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

(۲) بیلس ×۳ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

(نیز دیکھو بیان درد کمر مندرجہ باب ہفتم کِتاب ہٰذا)

۹۔حاملہ کو نیند نہ آنا :

سمی سی فیوگا۔کافیا۔اگنیشیا۔نکس وامیکا اور وراٹرم ایلبم۔

(نیز دیکھو بیان نیند نہ آنا۔بے خوابی مندرجہ باب ہفتم کِتاب ہٰذا)

فِکر و تردّد دل سے دُور کریں۔روغن کدو یا روغن خشخاش یا بادام روغن کی سر پر مالش کریں۔نکتن ۱۔ر نمک مِلا کر ہتھیلیوں اور تلوؤں پر ملیں۔

۱۰۔حاملہ کو کرمل پڑنا :

(۱) وراٹرم ایلبم ×۳ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

(۲) نکس وامیکا ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔ٹانگوں اور پاؤں کو ہر وقت گرم رکھنا چاہیے۔

۱۱۔حاملہ کو بکثرت تھوک آنا : (۱) جبرنڈی ×۳ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

(۲) مرکیورس سال ×۶ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
(۳) سلفر ×۳ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
۱۲۔ حاملہ کی متلی اور قے : (۱) اپیکاک ×۳ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔
(۲) پلسٹلا ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
(۳) نکس وامیکا ×۱ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
(۴) کریوزوٹ ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
(۵) ٹیبیکم ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
(۶) پٹرولیم ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
(نیز دیکھو بیان متلی اور قے مندرجہ باب چہاردہم کتاب ہذا)
تازہ اور کھلی ہوا۔ غذا کی باقاعدگی اور ٹھنڈی اشیاء مفید ہوتی ہیں۔
۱۳۔ حاملہ کا درد قولنج : کیمومیلا۔ بیلاڈونا۔ کالوسنتھ۔ ڈایاسکوریا نکس وامیکا۔ پلمبم۔ دراٹرم البیم وغیرہ۔
(نیز دیکھو بیان درد قولنج مندرجہ باب چہاردہم کتاب ہذا)
۱۴۔ حاملہ کی قبض : کالن سونیا ×۱ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔
(نیز دیکھو بیان قبض مندرجہ باب چہاردہم کتاب ہذا)
رفع قبض کے لیے حاملہ کو ہرگز کوئی تیز دوا خصوصاً کیلومل وغیرہ نہیں دینی چاہیئے۔ غذا میں مناسب اصلاح کرنے سے قبض رفع ہو جاتی ہے۔ اگر ضرورت لاحق ہو۔ تو ایک یا ڈیڑھ تولہ بادام روغن یا روغن زیتون ایک یا ڈیڑھ پاؤ گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔ ہرڑ کا مربہ یا گلقند دو یا اڑھائی تولہ کھلا دیں۔ یا نیم گرم پانی کی پچکاری کریں۔
۱۵۔ حاملہ کو دست آنا : پلسٹلا ×۳ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
(نیز دیکھو بیان اسہال و دست مندرجہ باب چہاردہم کتاب ہذا۔
حاملہ کو غذا لطیف اور زود ہضم دینی چاہیئے۔ مثلاً ارا روٹ یا ساگو دانہ وغیرہ۔
۱۶۔ حاملہ کو نفخ شکم کی شکایت ہونا : (۱) لکیریا۔ (۲) نکس ماسکاٹا۔
(نیز دیکھو بیان نفخ شکم مندرجہ باب چہاردہم کتاب ہذا)

۱۷۔ حاملہ کو جھوٹی دردِ زہ کا ہونا : (۱) سکیل ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
(۲) کالوفائیلم ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
مریضہ کو پورا آرام دیں اور وہ چُپ چاپ لیٹی رہے۔

۱۸۔ حاملہ کی کھانسی : (۱) نکس وامیکا ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔ (جب کہ سانس تکلیف سے آتا ہو)
(۲) برائی اونیا ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
(صبح کی کھانسی)، کاسٹی کم ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد (کھُردی کھانسی اور کھانسی کے ہمراہ پیشاب نکل جاتا ہو) (نیز دیکھو بیان کھانسی مندرجہ باب یازدہم کتاب ہذا)

۱۹۔ حاملہ کی بواسیر : رحم کا بوجھ بیرڈ پر پڑنے کے باعث دورانِ خون میں کسی قدر رکاوٹ واقع ہو جاتی ہے۔ اور مقعد کی وریدیں پھول کر بواسیر پیدا کر دیتی ہیں، وغیرہ وغیرہ۔
علاج (۱) کالن سونیا ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔ ہمامیلس Q یا ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

۲۰۔ حاملہ کو بار بار پیشاب آنا : حمل کے ابتدائی دنوں میں نیز آخری دنوں میں مثانہ میں خراش ہو کر پیشاب بار بار آیا کرتا ہے اور بعض اوقات بڑی تکلیف تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔
(۱) بیلاڈونا ۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
(۲) نکس وامیکا ۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
(۳) پلسٹلا ۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
(۴) کینتھرس ۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد (جب کہ پیشاب جل کر اور قطرہ قطرہ آتا ہو)۔
(۵) کاسٹی کم ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔ جب کہ تقطیر بول ہو۔ کھانسنے اور چھینکنے سے پیشاب نکل جاتا ہو (نیز دیکھو بیان مسلسل بول مندرجہ باب شانزدہم کتاب ہذا)

۲۱۔ حاملہ کا پیشاب بند ہو جانا : رحم کا بوجھ مثانہ پر پڑنے سے کبھی پیشاب کا آنا رک جاتا ہے۔ (نیز دیکھو مفصل بیان پیشاب کا بند ہو جانا مندرجہ باب شانزدہم

کتاب ہذا)
ایکونائیٹ ۔ بیلاڈونا ۔ کیمفر ۔ کنتھرس ۔ ہائیوسائی مس ۔ نکس وامیکا اور رسٹاکس ادویات
کام آتی ہیں ۔
دو انگلیوں سے رحم کو اُوپر اٹھائیں تو پیشاب خارج ہو جائے گا ۔
بعض اوقات تولیہ کو سرد پانی میں بھگو اور نچوڑ کر پیٹ کے اُوپر رکھنے سے مثانہ میں سکڑاؤ ہو کر پیشاب خارج ہو جاتا ہے ۔ نیز بعض اوقات شکم پر گرم پانی میں تولیہ بھگو کر اور پھر سرد پانی میں تولیہ بھگو کر باری باری رکھنے سے پیشاب خارج ہو جاتا ہے
مریض کو آتش تجویا صرف ٹھنڈا پانی پینے کے لیے دینا چاہیے ۔

۲۲ ۔ حاملہ کے پستان میں درد ہونا: (۱) کونیم ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔
(۲) برائی اونیا ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔ نیز ایکونائیٹ ۔ بیلاڈونا ۔ سمی سی فیوگا ۔ ہیپر سلف اور پلسٹلا ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔
ہمامیلس مدر ٹنکچر ایک حصّہ اور روغن زیتون دس حصّے مِلا کر چھاتیوں پر آہستہ آہستہ ملنے سے اکثر فوری آرام ہو جاتا ہے ۔
نیز کلوروفارم ایک حصّہ اور گلیسرین ۲۰ حصّے ملا کر چھاتیوں پر مالش کرنے سے درد کا آرام ہو جاتا ہے ۔

۲۳ ۔ حاملہ کی شرمگاہ کی خارش: ایمبراگریشیا ۶x ہر چار گھنٹہ کے بعد
نیز دیگر ادویات مثلاً ایکونائیٹ ۔ بیلاڈونا ۔ بورکیس ۔ کالن سونیا ۔ کونیم ۔ گریفائیٹس ۔ کریوزوٹ ۔ لائیکوپوڈیم ۔ مرکیورس ۔ پلاٹینا ۔ سی پیا ۔ سلفر اور تھوجا بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔
۶ ماشہ پھٹکڑی سیر بھر نیم گرم پانی میں ملا کر اس سے اندامِ نہانی کو دھوئیں ، یا بورکیس اور پانی کا سولیوشن بنا کر اندامِ نہانی کو دن میں دو تین بار دھوئیں ۔ کو لہے تک پانی میں دن میں کئی بار بیٹھنا تکلیف کو فوری آرام بخشتا ہے ۔

۲۴ ۔ حاملہ کو سفید رطوبت آنا: (نیز دیکھو بیان لیکوریا) سرد پانی سے دِن میں کئی مرتبہ اندامِ نہانی کو دھونا چاہیئے اور مریضہ کو غذا زود ہضم اور لطیف دینی چاہیے ۔

۲۵۔ حاملہ کے رحم میں درد اور تکلیف ہونا: کبھی رحم کے جُھک جانے یا ٹل جانے سے اور کبھی اندامِ نہانی میں سوزش کی وجہ سے رحم میں درد ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ ہوشیار دایہ سے رحم کو ٹھیک کروائیں۔ سوزش اندامِ نہانی کا مناسب علاج کریں۔ (مفصل دیکھو اس مرض کے بیان میں)

نیز اٹیرس فری نوسا Q، جبسی میم Q، پیسی فلورا Q اور سائی پری پے ڈیم ادویات اندر دینی چاہئیں۔

۲۶۔ حاملہ کو رحم کے اندر جنین کی حرکت دردناک معلوم ہونا: پلسٹلا تھوجا۔

۲۷۔ حاملہ کا دل کوئلہ وغیرہ کھانے کو کرنا: کاربو ویج × ۶ ہر چار گھنٹہ کے بعد (جب کہ حاملہ کا دل کوئلے کھانے کو کرتا ہے) کلکیریا کارب × ۶ ہر چار گھنٹہ بعد (جب کہ حاملہ کا دل کھریا مٹی چاک وغیرہ کے کھانے کو کرتا ہو)

حمل کا گر جانا ۔ اسقاطِ حمل
(ABORTION MISCARRIAGE)

قرارِ حمل کے بعد جب حمل اپنی مدّت کو پورا کرنے کے قبل خارج ہو جائے۔ تو اسے اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔

نوٹ: حمل قرار پاتے کے تیسرے ماہ کے اندر اندر اگر حمل گر جائے اُسے ڈاکٹری اصطلاح میں ابارشن کہتے ہیں اور اس کے بعد ساتویں ماہ تک حمل گر جائے تو اسے مس میرج کہتے ہیں۔

قرارِ حمل سے تین ماہ تک اسقاطِ حمل کا بہت اندیشہ رہا کرتا ہے۔ کیونکہ اس مدت تک جنین رحم میں مستحکم نہیں ہُوا کرتا۔

علاماتِ مرض: حمل گرنے سے پہلے حاملہ کی طبیعت سُست ہوتی ہے بدن ٹوٹتا ہے اور کمر اور پیڑو میں بے چینی اور دیگر ایسی علامات ظاہر ہوتی ہیں جیسی کہ خونِ حیض کے آتے وقت ظاہر ہُوا کرتی ہیں۔ بعدہٗ خون کم و بیش خارج ہونے لگتا ہے

پیڑو اور شکم میں کاٹنے والی دردیں ہوتی ہیں جو کہ اکثر نوبت بہ نوبت ہوتی ہیں اور آخر یہ دردیں شدت اختیار کر لیتی ہیں اور دردِ زہ کی سی ہونے لگتی ہیں نیچے کی جانب بوجھ کا دباؤ ہو جاتا ہے۔ پانی خارج ہوتا ہے اور جنین گر جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: کمیٔ خون یا عام کمزوری۔ رحم کی دیواروں کا بہت سخت ہونا لیکوریا۔ کثرتِ مجامعت۔ رحم اور شکم کے کئی ایک شدید امراض۔ دیگر کئی ایک امراض مثلاً چیچک۔ سرخ بخار۔ نمونیا۔ سل۔ خناق وبائی وغیرہ اور خصوصاً والدین کا یا ان میں سے کسی ایک کا مرض آتشک میں مبتلا ہونا۔ حاملہ کا حفظانِ صحت کا پوری پابندی نہ مثلاً تنگ و تاریک اور نمناک مکان میں رہنا۔ کسی بیمار کی تیمارداری کرنا اور ساتھ ہی غم کرنا۔ مسکرات اور منشیات کا بکثرت استعمال کرنا۔ وزنی چیز اٹھانا۔ گر پڑنا۔ چوٹ آنا۔ سیڑھیوں پر چڑھتے یا اترتے وقت پاؤں کا نیچے اوراوپر پڑ جانا۔ ٹھوکر کھانا۔ اچھلنا کودنا۔ لمبا پیدل سفر کرنا۔ یکے یا گاڑی وغیرہ کی خراب سڑکوں پر سواری کرنا۔ جس میں زیادہ ہچکولے لگیں۔ دُور سے اچھلنا۔ کودنا۔ ناچنا۔ زیادہ دیر تک کپڑے سینے والی مشین پر کپڑے سیا کرنا۔ کس کر پوشاک پہننا خصوصاً شکم پر۔ تیز مسہل لینا۔ رنج و غم اور فکر و تردد کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض مستورات کو بدون کسی خاص سبب کے اسقاطِ حمل کی عادت ہو جایا کرتی ہے۔

علاج

جب اسقاط کا ڈر ہو: ایکونائیٹ۔ آرنیکا۔ ہمامیلس۔ سبائنا۔ سکیل وائی برنم آپولس۔

دورانِ اسقاط میں: کولس۔ اپی کاک۔ سبائنا۔ سکیل

مانع اسقاط: ایلٹرس۔ کلکیریا کارب۔ کالوفائیلم۔ پلسٹلا۔ سبائنا۔ سکیل وائی برنم اپولس وغیرہ۔

سبائنا: جب عورت کو حمل کے تیسرے مہینے حمل گرنے کا اندیشہ ہو جائے۔ یعنی خون کا داغ لگنے لگے۔ (جو کہ اکثر اسقاط کی پہلی علامت سمجھی جاتی ہے) پھر کمر میں درد ہونے لگے۔ جو کہ شرمگاہ تک پھیلتا ہو اور کولہے سے شرمگاہ تک پھیلتا

ہو۔ اور کولہے سے شرمگاہ تک کھینچنے والی دردیں ہوں۔ خون چمکیلا سرخ جما ہُوا ہو۔ تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ یہ دوائی سوزشِ رحم کے لیے بھی مفید ہوتی ہے۔ جبکہ ساتھ ہی اسقاط کے بعد خون کی ندیاں بہتی ہوں۔

خوراک: ×۱ کے ۵ قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سکیل: کمزور اور پتلی۔ دُبلی مستورات کے لیے خصوصاً اور دیگر مستورات کے لیے عموماً یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ جبکہ اسقاطِ حمل کا ڈر خواہ حمل کے ابتدائی مہینوں میں پیدا ہو جاوے اور خواہ پچھلے مہینوں میں۔ اس کی علامات یہ ہیں۔

دردِ زہ کی مانند اکثر دردیں ہوتی ہیں اور سیاہ سیال خون بکثرت خارج ہوتا ہو۔ چہرہ اندر کو گھس گیا ہو اور ٹانگوں اور بازوؤں میں جھنجھناہٹ ہوتی ہو اور ایسا محسوس ہوتا ہو گویا کہ اُن کے اُوپر چیونٹیاں رینگ رہی ہیں اور ہوا کی بڑی طلب ہو۔

خوراک: ×۱ کے ۵ قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ڈاکٹر ہارٹ مین سکیل × ۱۲ طاقت میں استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

وائی برنم آپولس: اسقاطِ حمل کو روکنے میں یہ دوائی خاص حصہ رکھتی ہے۔ جب کہ دردیں کمر سے شکم کے نیچے حصہ اور رانوں میں جاتی ہوں۔

اس دوائی کے دینے سے یہ تشنجی دردیں بند ہو جاتی ہیں۔

جن مستورات کو اسقاط حمل کی عادت پڑ گئی ہو۔ اُن کے لیے یہ ایک بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔

خوراک: Q کے ۵ قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

کالوفائیلم: فاسد دردِ زہ (جھوٹی دردیں) میں یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے اور نیز یہ مانع اسقاطِ حمل بھی ہے۔

نہایت سخت دردِ کمر اور شکم سے پہلوؤں میں ہوتا ہو۔ رحم کا سکڑاؤ بہت کمزور ہو۔ اور خون تھوڑا تھوڑا نکلتا ہو۔

ڈاکٹر میڈن صاحب کے تجربہ میں یہ دوائی نہایت ہی کارآمد ثابت ہوئی

ہے۔

خوراک: ۵ کے ۵ قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سی پیا: یہ دوائی بھی ایک مشہور مانع اسقاط حمل ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ اعصابی اکساہٹ۔ ڈھیلا پن اور مقعد میں بوجھ کا احساس۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سناموم: جب اعضاء کو کھچاوٹ پہنچے۔ یا غلط قدم رکھنے کے باعث اسقاط کا ڈر پیدا ہو جائے۔ خون بکثرت خارج ہو اور درد خفیف ہو تو یہ مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ کے دو قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا: ضرب یا چوٹ لگنے یا گر پڑنے کے بعد خصوصاً جب دردِ زہ شروع ہوں اور ساتھ ہی خون بھی خارج ہو۔ تمام جسم دُکھے اور بستر سخت معلوم ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد

اگنیشیا: بوجہ یک دم صدمہ پہنچنے یا کسی قریبی رشتے دار کی موت کے سبب سے جب خطرۂ اسقاط ہو۔ مریضہ سرد آہیں بھرتی ہو۔ اس کی طبیعت پریشان رہتی ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

اپی کاک: سرخ رنگ کا خون مثل سیلاب کے خارج ہو اور اس کے ساتھ متلی اور قے کی بھی شکایت ہو۔ ناف کے گرد کاٹنے والی دردیں ہوں۔ غشی ہو اور ٹھنڈک معلوم ہو۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ایکونائیٹ: خوف لگنے یا دہشت کی وجہ سے یکایک حمل کے گر جانے کا اندیشہ ہو اور گھبراہٹ۔ بے چینی اور بخار بھی ہو۔ جلد خشک۔ پیاس زیادہ اور خطرۂ موت ہو۔

خوراک: ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

بیلا ڈونا: چہرہ تمتمایا ہوا۔ آنکھیں سُرخ۔ اجتماعِ خون سر کی طرف۔ کمر میں ایسا درد گویا وہ ٹوٹ جائے گی۔ نیچے کی جانب بوجھ بہت معلوم ہو۔ گویا ہر ایک چیز اندام نہانی سے باہر نکل جاوے گی۔ درد دفعتاً شروع ہو اور فوراً کم ہو جائے سد سختی اور غل برداشت نہ ہو سکتے ہوں۔

خوراک: ۱x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

سمی سی فیوگا: اسقاطِ حمل کے روکنے میں جو ادویات بہت زیادہ موثر ہوتی ہیں۔ اُن میں سے ایک سمی سی فیوگا بھی ہے۔ دردیں شکم کے آر پار کبھی ایک طرف سے دوسری طرف اور کبھی دوسری طرف سے پہلی طرف اڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اور مریضہ دوہری ہوئی جاتی ہو۔ وجع المفاصل کے مزاج والی مستورات کو جب اسقاطِ حمل کی عادت پڑ چکی ہو تو یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے

خوراک: ۵ کے ۵ سے ۱۰ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ: دوائی کی خوراکیں ہر ۱۵ یا ۲۰ یا ۶۰ منٹ کے بعد دی جاتی ہیں۔ جبکہ مرض کا زور ہو اور جب مرض کمی پر ہو۔ تو ہر دو یا چار گھنٹہ کے بعد انتخاب کردہ دوائی کی خوراک دی جاتی ہے۔

ضروری ہدایات: جونہی خطرہ کی ذرا سی علامات کا اظہار ہو تو فوراً حاملہ کو ایک سرد ہوادار کمرہ میں لٹا دیں اور اُسے چلنے پھرنے یا اُٹھنے کی اجازت نہ دیں حتیٰ کہ اسقاط کی تمام علامات غائب نہ ہو جائیں۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔ مثلاً ابارروٹ یا ساگو دانہ۔ کھچڑی وغیرہ۔

گرم اشیاء پینے سے اجتناب کریں۔ مثلاً کافی یا گرم گرم چائے وغیرہ۔ مجامعت سے قطعی پرہیز کریں۔ سرد پانی میں کپڑا بھگو کر پیڑو پر رکھیں۔ یا اندام نہانی میں رکھیں یا برف پیڑو پر لگائیں اور اسباب مرض میں جن جن باتوں کا ذکر آیا ہے اُن سے بچے رہیں۔

اسقاط ہو جانے کے بعد: جب اسقاط ہو جائے تو اس کے بعد ویسی ہی احتیاط کرنا لازم ہوتی ہے۔ جیسی کہ وضع حمل کے بعد کی جاتی ہے۔ مریضہ کو آرام

سے بستر پر لیٹے رکھیں اور اگر مریضہ کافی آرام کرنے کے بغیر بستر پر سے اٹھ کر گھر کے کام کاج کرنے لگے تو کئی قسم کے امراض مثلاً رحم کا اپنی اصلی جگہ سے ٹل جانا۔ رحم کا باہر نکل آنا۔ ناف کا بڑا ہو جانا۔ نیز اسقاط کا عادی ہو جانا۔ ان امراض میں مبتلا ہو جایا کرتی ہے۔

حفظِ ماتقدم

ایسی مستورات کو جن کو اسقاط کا ڈر لگا رہتا ہو۔ یا جن کو پہلے اسقاط ہو چکا ہو۔ جونہی کہ اُن کو حمل قرار پا جائے مندرجہ ذیل ادویات میں سے بموجب علامات دوائی انتخاب کر کے دو یا تین ماہ تک ایک یا دو مرتبہ روزانہ استعمال کرانی چاہیئے۔ کالو فاسیلم۔ سمی سی فیوگا۔ ہیلونائیزہ۔ پلسٹلا۔ سابئنا۔ سیکیل اور نیز کلکیریا اور سیپیا وغیرہ۔

کثرتِ نفاس ولادت کے بعد خون جاری ہونا

(POSTPARTUM HAEMORRHAGE FLOODING)

اس قسم کا جریان خون ولادت کے چند منٹ کے بعد اور آنول کے گرنے سے پہلے ہوا کرتا ہے اور بعض اوقات آنول کے نکلتے وقت یا ولادت کے چند گھنٹوں یا چند دنوں کے بعد ہوا کرتا ہے اور سخت خطرناک ہوتا ہے اور بعض اوقات زچہ کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے

علاماتِ مرض: زیادہ خون خارج ہو جانے کی وجہ سے مریضہ کا چہرہ زرد نبض چھوٹی۔ بینائی دھندلی سر میں شور و غل اور بعض اوقات غشی ہو جایا کرتی ہے۔

اسبابِ مرض: آنول کو نکالنے کے لیے اسے ہاتھ سے کھینچنا۔ آنول کا کوئی ٹکڑا رحم کے اندر رہ جانا۔ وضع حمل کے بعد رحم کا سکڑ کر اپنی اصلی جگہ پر نہ آنا۔ بلکہ ڈھیلا ڈھالا اور پھیلا ہوا رہنا۔ زچہ کا زیادہ گرم چیزیں استعمال کرنا۔ رفع حاجت کے وقت بہت زور لگانا۔ ولادت کے وقت رحم میں زخم کا ہو جانا وغیرہ وغیرہ

علاج

کالوفائیلم ۵ یا ۲x کروکس ۵ یا 1x ہمامیلس ۵

اپی کاک ۳x ہر پانچ منٹ کے بعد۔ سبائنا۔ سیکیل وغیرہ

اری جیرن ۔ ۱x سفوف۔ سنامومم Q کے تیس سے ۶۰ قطرے ہر ۱۵ منٹ کے بعد۔

کیناپس انڈیکا ۱x کے ۵ قطرے ہر ۱۵ منٹ کے بعد۔

اسٹی لاگو ۱x ملی فولیم Q (نیز دیکھو بیان حیض بکثرت آنا)

ضروری ہدایات

مریضہ بڑے آرام سے چارپائی پر لیٹی رہے۔ اس کا پیر دو اور کولھے تھوڑے اونچے رہیں۔ سرہانہ سر کے نیچے سے نکال دینا چاہیئے۔ کسی قسم کی حرکت کرنی ممنوع ہے۔ کمرے کے اندر سرد ہوا آنے کے لیے کھڑکیاں اور دروازے کھول دینے چاہئیں اور مریضہ کو پنکھا کرنا چاہیئے۔ دایہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر رحم کو دبائے تاکہ رحم سکڑ جائے۔ اگر رحم کے اندر آنول یا جھلی کے ٹکڑے یا خون کے چھچھڑے موجود ہوں۔ (ہوشیار دایہ رحم کے اندر انگلی پہنچا کر معلوم کر سکتی ہے) تو کاربالک لوشن سے رحم کو بذریعہ ڈوش سرنج دھو کر نکال دیں اور پیٹ کے اوپر کس کر پٹی باندھ دیں۔ انگوری سرکہ میں پانی ملا کر مریضہ کو پینے کے لیے دیں۔ حسب ضرورت کئی بار مریضہ پیئے۔

انگوری سرکہ یا لائم جوس میں پانی ملا کر اور اس میں صاف کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر ہاتھ سے رحم کے اندر داخل کریں اور ایک منٹ تک دایہ کپڑے کے ٹکڑے کو رحم کی دیواروں کے ساتھ لگائے رکھے اور پھر باہر نکال دے۔

اگر مریضہ زیادہ کمزور نہ ہو تو برف کے ٹکڑے اس کو چوسنے کے لیے دیں۔ نیز برف کے ٹکڑے اندام نہانی میں بھی رکھیں۔

اخراج خون کے بعد مریضہ کو نیند عموماً آجایا کرتی ہے۔ نیند میں خلل انداز نہیں ہونا چاہیئے اور اس کو سونے دینا چاہیئے۔ کیونکہ نیند سے ضائع شدہ طاقت بحال ہو جاتی ہے۔

نفاس کا بند ہو جانا

بعض اوقات ولادت کے بعد رحم سے خون وغیرہ اچھی طرح سے خارج نہیں ہوتا۔ خون کے لوتھڑے رحم میں پھنس جاتے ہیں اور اسی لیے نفاس نہیں آتا یا کم آتا ہے اور اس صورت میں پرسوت کا بخار اور نیز سمیت خون کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

جب نفاس آتے آتے رک گیا ہو۔ یا کم مقدار میں آتا ہو تو برائی اونیا سیمی سی فیوگا۔ فیرم فاس۔ فائی ٹولاکا۔ سکیل اور سٹرامونیم ادویات کام آتی ہیں۔ جس دوائی کی علامات موجود ہو۔ وہی دوائی استعمال کرائیں۔

اگر نفاس بدبودار ہو تو بیپ ٹیشیا۔ ہیپر سلف۔ کریوزوٹ۔ نکس وامیکا۔ فائی ٹولاکا ۲x یا سیکیل دیں۔

ضروری ہدایات

دایہ رحم میں انگلی داخل کر کے خون کے لوتھڑے وغیرہ باہر نکال دے اور اوپر سے زچہ کے پیٹ کو دبائے تاکہ رحم سکڑ جائے اور اگر اس طریق سے کام نہ چلے تو نیم گرم کاربالک لوشن سے رحم کو دھو ڈالیں اور پیرڈو اور اندام نہانی پر سینک کریں۔

ولادت کے بعد کی دردیں

(AFTER PAINS)

پہلے بچے کی پیدائش پر دردیں اتنی نہیں ہوتیں۔ جتنی کہ بعد میں بچوں کی پیدائش پر ہوا کرتی ہیں۔ بعض اوقات یہ دردیں اتنی شدید ہوتی ہیں کہ مریضہ مارے

دردوں کے سو نہیں سکتی - اس لیے ایسا علاج کریں کہ دردیں سختی نہ اختیار کرنے پائیں بچے کی پیدائش کے بعد رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آنا چاہتا ہے اور اس لیے اس کے عضلات کے سکڑاؤ سے یہ دردیں پیدا ہوتی ہیں -

علاج

آرنیکا : یہ ایک نہایت ہی اعلیٰ دوائی ہے - خاص کر جبکہ بچے کی پیدائش بہت تکلیف سے ہوئی ہو -

خوراک : ۲x ہر ۵ منٹ کے بعد -

نیز اسی دوائی کو خارجی طور پر استعمال میں لایا جاتا ہے - ۲۰ قطرے آرنیکا مدر ٹنکچر کے ایک چھوٹے پیالہ بھر گرم پانی میں ملا کر اور اس میں صاف کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر شکم کے نچلے حصہ پر گرم گرم کپڑے کے ٹکڑے کو رکھ کر اوپر اس کے خشک فلالین کی پٹی باندھ دی جاتی ہے - اس سے دردوں کو بہت آرام ہوتا ہے -

کالوفائیلم : ۳x ہر نصف گھنٹہ کے بعد -

نیز دیگر ادویات مثلاً بیلاڈونا - کیمفر - کیموملا - کافیہ - جلسی میم - نکس امیکا سباینا - سکیل اور اینتھراکسی نم بھی کام آتی ہیں -

دودھ کا بخار
(MILK FEVER)

بچہ کی پیدائش کے بعد بعض اوقات زچہ کی چھاتیوں میں دودھ سے تناؤ ہو جاتا ہے اور لرزہ کے ساتھ بخار چڑھ جاتا ہے - سر - کمر اور اعضاء میں دردیں ہوتی ہیں -

علاج

چھاتیوں سے دودھ نکلنے کے ساتھ ہی بخار رفع ہو جاتا ہے - اگر پستانوں

میں دودھ کی بہت زیادتی ہو اور بچہ اتنا دُودھ نہ پی سکتا ہو۔ تو بذریعہ بریسٹ پمپ کے دُودھ نکال دیں (بریسٹ پمپ ایک دودھ نکالنے والا آلہ ہوتا ہے جو کہ انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتا ہے) اور مندرجہ ذیل ادویات کا استعمال حسبِ ضرورت کریں۔

ایکونائیٹ: ابتدائے مرض میں یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے۔ جبکہ بخار تیز ہو اور مریضہ بے چین ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا: بخار کم ہو لیکن تنفس تنگی اور تکلیف سے آتا ہو۔ سردرد ہو اور قبض ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا: چھاتیاں متورم اور دردناک ہوں اور نیز مریضہ کے دماغ پر بھی اثر ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورک ایسڈ: بخار تو کم ہو گیا ہو۔ لیکن پسینہ بکثرت آوے۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا: دودھ کو باقاعدہ حالت میں لانے کے لیے یہ ایک بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔ خاص کر بخار کے ہمراہ عضلات میں وجع المفاصل کی دردیں بھی ہوتی ہوں۔

خوراک: ۳x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

زچہ کا کمرہ گرم اور بند نہ ہو۔ بلکہ سرد ہو اور تازہ ہوا کی آمدورفت اس میں بخوبی ہو۔ مریضہ کو غذا نرم اور زود ہضم مثلاً اراروٹ اور آش جَو وغیرہ دینی چاہیے۔ جب تک زچہ کو بخار رہے۔ تب تک بچہ کو دُودھ نہیں پلانا چاہیے۔ ہاتھ سے یا بذریعہ بریسٹ پمپ خارج کرنا چاہیے۔

پرسوت کا بخار
(PUERPERAL FEVER)

دیکھئے صفحہ نمبر ۹۸ -

دُودھ کی کمی
(INSUFFICIENT SUPPLY OF MILK)

زچہ کی چھاتیوں میں بعض اوقات دودھ اتنا پیدا نہیں ہوتا کہ جس سے بچے کی پرورش بخوبی ہو سکے - پس دودھ کو زیادہ کرنے کے لیے اگنس کاسٹس ۵ کے ۵ قطرے دن میں تین مرتبہ یا ایسا فوٹیڈا ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد دینی چاہیے - دودھ بڑھ جاوے گا اور اگر مریضہ کمزور ہو اور جریان خون یا اسہال یا لیکوریا کے امراض میں مبتلا رہ چکی ہو تو چائنا ۱x ہر دو گھنٹہ کے بعد استعمال کرنی چاہیے - [1]

ضروری ہدایات

۱- ارنڈ کے پتوں کی بھجیا پکا کر گرم گرم پستانوں پر باندھیں -

۲- پتوں کو جوش کر اور اس میں صاف کپڑا بھگو کر پستانوں پر اس کی ٹکور کریں - دودھ بڑھ جائے گا -

۳- کسٹر آئیل یا روغن زیتون کی پستانوں پر مالش کریں - زچہ کو غذا مقوی اور زود ہضم دیں -

---

[1] اس کے علاوہ رسی نس کمونس ۶x ، ارٹیکا یورنس ۵ ، پلسٹلا - ایسڈ فاس - تھائیڈا ملنیم - سلیشیا - لیک کینیم حسب علامات بہت مفید ہیں -

دُودھ کی زیادتی

(EXCESSIVE SECRETION OF MILK)

بعض اوقات زچہ کی چھاتیوں میں دودھ بہت اُتر آتا ہے جس سے زچہ کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں دُودھ کو کم اور خشک کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

علاج

۱۔ پلسٹلا : ۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
۲۔ کلکیریا کارب : ۳× یا ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
۳۔ برائی اونیا : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔ نیز
چائنا ۱× یا
فاسفورک ایسڈ ۱× کمزوری کو دُور کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔

ضروری ہدایات

پستانوں پر بیلاڈونا گلیسرین (ایک حصہ بیلاڈونا مدر ٹنکچر اور اٹھ حصے گلیسرین) ملا کر لیپ کریں اور غذا مریضہ کو معمول کی نسبت کم دیں اور دودھ بھی کم پلائیں۔

چھاتیوں سے دودھ بے اختیار نکلتے رہنا

(INVOLUNTARY ESCAPE OF MILK)

بعض اوقات زچہ کی کمزوری کی وجہ سے چھاتیوں سے دودھ خود بخود نکلتا

رہتا ہے۔

علاج

بورکیس۔ برائی اونیا۔ کلکیریا کارب۔ چائنا اور پلسٹلا ادویات کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

تیزابیسی ٹک ایسڈ ایک حصّہ اور سرد پانی بارہ حصّے ملا کر صبح اور شام چھاتیوں کو اس سے دھونا چاہیے اور پھر صاف تولیہ سے جلدی خشک کر لینا چاہیے۔

زچہ کا دُودھ خراب ہونا

(DETERIORATED MILK)

بعض اوقات زچہ کا دودھ بہت پتلا ہوتا ہے یا برخلاف اس کے بہت گاڑھا ہوتا ہے۔ پتلا ہونے کی صورت میں بچہ کی پرورش بخوبی نہیں ہو سکتی اور زیادہ گاڑھا ہونے کی صورت میں بچّہ دودھ کو ہضم نہیں کر سکتا اور بدہضمی کا شکار بنا رہتا ہے۔ اگر بچہ دُودھ پینے کے بعد قے کر چھوڑے یا وہ دودھ پینے سے انکار کرے تو سمجھنا چاہیئے کہ ماں کا دُودھ خراب ہے۔

علاج

کلکیریا کارب: دُودھ پتلا پانی کی مانند ہو۔ زچہ کمزور ہو۔
خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
پلسٹلا: دودھ کو درست حالت میں لانے کے لیے یہ ایک بڑی زبردست دوائی ہے۔
خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
ضروری ہدایات: زچہ کی صحت کا خاص خیال رکھیں۔ گھر کے تفکرات

اور خانگی جھمیلوں سے مریضہ کو بچانے رکھیں ۔تازہ ہوا اور صاف پانی پینے کے لیے دیں ۔

زچہ کا تشنج

(PUERPERAL CONVULSIONS)

علاماتِ مرض : مرض کے شروع میں سر میں درد ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں ۔طبیعت بوجھل اور سست ہوتی ہے ۔چندیا میں گرمی محسوس ہوتی ہے ۔ چہرہ تمتا جاتا ہے ۔آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں ۔ ہاتھ سن ہو جاتے ہیں ۔ چہرے ٹانگوں اور بازوؤں کے عضلات جھٹکتے ہیں ۔نبض کی رفتار بے قاعدہ اور سست پڑجاتی ہے ۔ کانوں میں گھنٹی بجنے کی سی آوازیں پیدا ہوتی ہیں مقام دل پر بوجھ اور درد ہوتا ہے اور بے چینی اور تشویش بہت ہوتی ہے جب مرض پورے زوروں پر ہو تو مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے ۔ اس کے چہرے ، ٹانگوں اور بازوؤں کے عضلات میں سخت تشنج پڑتے ہیں ۔ چہرہ پھول جاتا ہے ۔منہ میں جھاگ آتی ہے ۔مریضہ دانت پیستی ہے ۔سانس بظاہر رُک جاتا ہے ۔یا بہت چھوٹا سا اور تیز ہوتا ہے ۔ پاخانہ اور پیشاب بے اختیار نکل جاتے ہیں اور مریضہ بکثرت سرد پسینہ (تریلی) سے تر بتر ہو جاتی ہے تشنج کا دورہ دو سے پانچ منٹ تک رہتا ہے اور بعدہٗ مریضہ بے ہوشی میں پڑی رہتی ہے ۔یا خراٹے لیتی ہے اور یکایک چونک اُٹھتی ہے اور اس کو کچھ یاد نہیں ہوتا ۔کہ اُس کے ساتھ کیا گزر چکا ہے ۔یا تو تشنج کا دورہ نہیں ہوتا اور مریضہ دن بدن طاقت و صحت حاصل کرتی جاتی ہے اور اگر مرض بہت شدید ہو تو ہر پندرہ منٹ یا نیم گھنٹہ کے بعد تشنج کے دورے بار بار ہوتے رہتے ہیں اور مریضہ کو ہوش میں نہیں آنے دیتے ۔

علاج

ہائیوسائی مس : جب کہ تشنج تمام جسم میں پڑتے ہوں ۔یعنی آنکھوں سے

لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک تمام عضلات متشنج ہوتے ہوں۔

خوراک: ۳۰ ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

سائی کیوٹا وائی روسا: تشنج نہایت ہی شدید ہوں اور گردن ایک جانب کو مڑ گئی ہو

خوراک: ۳۰ ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

جلسی میم: شکم میں کر دل رعشہ اور تشنج ہوتے ہوں اور آنکھوں کی بینائی میں بھی نقص ہو گیا ہو۔ یعنی ایک کے دو دو نظر آتے ہوں۔

خوراک: ۳۰ ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

نیز ہائیڈروسیانک ایسڈ ۳× ۔ بیلاڈونا ۳× کیومیلا ۳× کافیہ ۳۰ ۔ اگنیشیا ۳۰ ۔ اوپیم ۳۰ ۔

اپنی اپنی علامات مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

زچہ کا کمرہ سرد اور اندھیرا ہونا چاہیئے لیکن تازہ ہوا کا گزر اس میں بخوبی ہونا چاہیئے۔ پاؤں اور جسم کو گرم رکھنا چاہیئے۔ لیکن سر پر برف یا سرد پانی میں کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر رکھنا چاہیئے۔

جنونِ زچہ۔ زچہ کی دیوانگی
(PUERPERAL MANIA)

اس مرض میں مریضہ کے قوائے دماغی میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ مرض ایام حمل میں ہو تو مریضہ پژمردہ خاطر۔ غمگین اور بعض اوقات اس کی طبیعت خودکشی کی طرف مائل رہتی ہے۔ لیکن اگر یہ مرض وضع حمل کے بعد ہو تو بعض اوقات شدید صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مریضہ بے ہودہ بکواس کرتی ہے اور کئی قسم کی وحشیانہ حرکات کرنے لگ جاتی ہے۔ نیند اس کی خراب

ہو جاتی ہے - بول و براز بے اختیار نکل جاتے ہیں - نفاس اور دُودھ کا اخراج بند ہو جاتا ہے - عموماً مریضہ کو قبض رہتی ہے اور وہ کھانے پینے سے انکار کر دیتی ہے اور کبھی مریضہ اپنے آپ کو یا بچے کو سخت نقصان پہنچاتی ہے - لیکن جب مرض خفیف ہو تو مریضہ غمگین اور پژمردہ رہا کرتی ہے اور خیالات فاسد اس کے دماغ میں رہا کرتے ہیں -

اسباب مرض : اکثر تو یہ مرض موروثی ہُوا کرتا ہے - بعض اوقات وضع حمل میں خون کا زیادہ خارج ہونا - آنول کا رُک جانا - خوف و سابقہ صدمہ دماغ یا عرصہ تک بچے کو دُودھ پلاتے رہنا - یرقان یا دیگر امراضِ دماغ بھی اس کے اسباب ہُوا کرتے ہیں -

علاج

ہرسینکم - آرم - بیلا ڈونا - کینابس انڈیکا - چائنا - سمی سی فیوگا - ہائیو سائمس - اگنیشیا - پلاٹینا - سٹرامونیم - ورائٹرم البم - ورائٹرم ورائیڈ - (نیز دیکھو بیان جنون و مالیخولیا باب ہفتم)

ضروری ہدایات

ایامِ حمل کا جنون عموماً وضع حمل کے بعد خود بخود دُور ہو جاتا ہے لیکن ایام زچگی کا جنون بالعموم نہایت تکلیف دہ ہُوا کرتا ہے - بہر حال مریضہ کی حفاظت کے لیے کوئی ہوشیار و تجربہ کار دایہ کو مقرر کرنا چاہیئے اور مریضہ کو ہوا دار کمرہ میں جہاں زیادہ روشنی نہ ہو رکھیں اور اس کے نزدیک شور و غل نہ ہونے دیں - قبض کو دُور کرنے کے لیے حقنہ (پچکاری) کریں اور غذا مریضہ کو زود ہضم اور لطیف مثلاً دودھ - ساگو دانہ - اراروٹ - دُودھ اور سوڈا واٹر - شوربہ - یخنی وغیرہ دیویں - جب مرض شدید ہو تو گرم پانی میں غسل دینا بہت مفید ہوتا ہے - بچہ کو الگ کر لیں - ایسا نہ ہو کہ مریضہ اس کو نقصان پہنچائے - اور بچے کا دُودھ چھڑا دیں -

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم

MILKLEG (PHLEGMASIA) DOLINS

اس مرض میں زچہ کی ٹانگ میں سوزش ہو جاتی ہے اور رنگت عموماً اس کی سفید ہوا کرتی ہے۔

علاماتِ مرض : یہ مرض عموماً وضع حمل کے چند دنوں کے بعد زچہ کی ایک یا دونوں ٹانگوں میں ہو جایا کرتا ہے۔ ماؤف ٹانگ میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے۔ اور سخت بے چینی ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ کبھی ورم ران سے شروع ہو کر اوپر اور نیچے دونوں جانب پھیلتا ہے اور کبھی ورم ران سے شروع ہو کر پاؤں کی انگلیوں تک پھیلتا ہے۔ اس ورم میں خاص خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ انگلی سے دبانے سے اس پر نشان یا گڑھا نہیں پڑتا اور رنگت اس کی سفید ہو جاتی ہے۔ بارہ چودہ یوم کے بعد مرض میں تخفیف ہونے لگتی ہے لیکن پاؤں میں سختی عرصہ تک رہتی ہے اور کبھی ورم میں پیپ پڑ کر پھوڑا بن جاتا ہے۔

اسباب مرض : وضع حمل کے بعد اگر بے احتیاطی سے متعفن مادہ خون میں جذب ہو جائے تو اکثر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ ٹانگ کی وریدوں میں خون جمع ہو کر ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

ایکونائیٹ : ابتدائے مرض میں۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا : ایکونائیٹ کے بعد نیز جب کہ وریدوں میں گانٹھیں پڑ گئی ہوں۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نیز ہمامیلس Q اندر دی جاتی ہے اور اس کا لوشن بنا کر خارجی طور پر بھی اس کو استعمال کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بیلاڈونا۔ آرنیکا۔ برائی اونیا۔ رسٹاکس وغیرہ

ادویات بھی اپنی اپنی علامات مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

جوشاندہ پوست میں فلالین یا کھدر کے ٹکڑے کو بھگو اور نچوڑ کر ماؤف مقام پر رکھیں یا السی کی گرم گرم پلٹس باندھیں۔ جب مرض کی سختی کم ہو جائے تو ماؤف مقام پر لنی منٹ بیلاڈونا کی مالش کریں یا ٹنکچر آیوڈین لگائیں اور اُوپر روئی کے چاروں طرف روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ اگر مریضہ کو قبض ہو تو بذریعہ پچکاری رفع کریں۔ چلنے پھرنے اور اُٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں۔

غذا: مریضہ کو غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ مثلاً ساگودانہ۔ اراروٹ وغیرہ۔

باب ہفتم

امراضِ نظامِ عصبی

امراض سر و دماغ

سر درد

(HEAD ACHE)

سر درد بذاتِ خود کوئی بیماری نہیں۔ بلکہ بعض امراض کی یہ ایک علامت ہوا کرتی ہے۔ بالخصوص امراضِ دماغی کی۔ جو لوگ زیادہ کھاتے پیتے ہیں۔ مثلاً شراب و کباب اور ثقیل غذا وغیرہ یا جو لوگ حفظانِ صحت کی پابندی نہیں کرتے اور گنجان آبادی اور کثیف ہوا میں رہتے ہیں یا جو اشخاص دماغی محنت زیادہ

کرتے ہیں، یا رنج وغم، فکر و تردد میں مبتلا رہتے ہیں، یا غیظ و غصّہ میں آکر برافروختہ ہو جاتے ہیں، یا جو اشخاص تیز دھوپ میں پھرتے رہتے ہیں۔ یا جن کو گرم لو لگتی رہتی ہے، ان کو اکثر سردرد کی شکایت ہو جایا کرتی ہے، بعض شدید بخاروں مثلاً تپ محرقہ، چیچک، انفلوائنزہ وغیرہ میں سردرد ایک ابتدائی علامت ہُوا کرتی ہے، کبھی کمزوری خصوصاً کمزوری دماغ یا خرابیٔ خون اور بعض دیگر امراض مثلاً آتشک۔ نقرس۔ حبس باؤگولہ، وجع المفاصل اور دیگر بیماریوں کی وجہ سے سر دُکھنے لگتا ہے۔ مستورات میں جب حیض کا ذرا بھی نقص ہو تو سردرد نہایت سختی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب بار بار سردرد کی شکایت ہو، یا یہ مرض پرانا ہو گیا ہو تو اس کے سبب کو معلوم کر کے شکایت کی اصل وجہ کو دُور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بعض اوقات بھاری پگڑی یا وزنی ٹوپی پہننے سے یا سر پر زیادہ بال ہونے سے سردرد کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ کبھی دانت کے بوسیدہ ہونے، کبھی کان کی بیماری اور کبھی معدہ کی خرابی سے سردرد کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ پس دردِ سر کے علاج میں اصل سبب کو معلوم کر کے اس کو دُور کرنا چاہیئے۔

مختلف اسباب کے لحاظ سے دردِ سر کی کئی ایک قسمیں ہیں مثلاً:-

۱۔ دردِ سر عصبی NERVOUS HEAD ACHE NEURALIGIC

۲۔ دردِ سر دموی CONGESTIVE HEAD ACHE

۳۔ دردِ سر صفرادی BILIOUS HEAD ACHE

۴۔ دردِ سر وجع المفاصل RHEUMATIC HEAD ACHE

۵۔ آدھا سیسی دردِ شقیقہ MIGRAINE HEMICRANIA

دردِ شقیقہ کا حال و علامات اور اسباب امراض وغیرہ مفصّل لکھے جاتے ہیں

دردِ شقیقہ۔ آدھا سیسی
(MIGRAINE HEMICRANIA)

یہ سردرد عموماً نصف سر میں ہُوا کرتا ہے۔ یہ ایک قسم کا نوبتی سردرد ہے

اس میں ابکائیاں آتی ہیں، جی متلاتا ہے اور آنکھوں کے آگے چنگاریاں اُڑتی نظر آتی ہیں۔

علاماتِ مرض: دردِ سر شروع ہونے سے پہلے طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ سر گھومتا ہے اور آنکھوں کے آگے چنگاریاں اُڑتی نظر آتی ہیں، ان علامات کے ساتھ دردِ سر شروع ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں دھیما دھیما ہوتا ہے، پھر کچھ دیر کے بعد نہایت شدت کا درد ہونے لگتا ہے۔ گویا سر پھٹا جاتا ہے، حرکت کرنے سے درد زیادہ ہوتا ہے۔ مریض کو نہ تو شور اچھا لگتا ہے اور نہ روشنی برداشت ہو سکتی ہے، اکثر تو درد سر کے ایک جانب ہی ہوتا ہے، یعنی ایک جانب زیادہ اور دوسری جانب اس سے کم۔ جی متلاتا ہے، اور اُبکائیاں آتی ہیں اور آخر کار درد ابرو میں یا ایک جانب کی کن پٹی میں مقیم ہو جاتا ہے اور دو تین گھنٹے سے لے کر عموماً سارا دن اور رات رہتا ہے اور کبھی کبھی دو تین یوم تک متواتر ٹکا رہتا ہے۔ جب یہ درد جانے لگتا ہے تو مریض کو نیند آجاتی ہے اور جب وہ جاگتا ہے تو اپنے آپ کو بالکل تندرست پاتا ہے۔ پھر چند روز کے بعد لیکن عموماً تین یا چار ہفتہ کے بعد درد کا دَورہ ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: زیادہ تر یہ مرض عورتوں کو ہوتا ہے۔ خونِ حیض کا بکثرت آنا یا عرصہ تک بچہ کو دودھ پلاتے رہنا اور رگاہے باؤ گولہ بھی اس کے اسباب ہُوا کرتے ہیں۔ اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے، خون کی خرابی، بدہضمی و بے خوابی، فاقہ کشی و کمزوری ماندگی و تکان، تیز روشنی و تیز بو۔ کثرتِ مجامعت، امراضِ گردہ اور بالخصوص نقصِ بصارت، سمیت ملیریا اس کے اسبابِ مؤیدہ ہیں۔

عِلاج

۱- دردِ عصبی (NERVOUS HEAD ACHE)

آرسینکم برومیٹم ۳x گلونائین، اگنیشیا، نیٹرم میور، میلی لوٹس، پیسی فلورا ان کارناٹا Q زنکم ویلیریانا ۲x دو گرین، فاسفورس، سپائی جیلیا، تھوجا، زنکم فاس ۲x دو گرین۔

۲- دردِ سرِ دموی (CONGESTIVE HEAD ACHE)

ایکونائیٹ بیلاڈونا ۔ برائی اونیا ۔ فیرم فاس، گلونائین ×۳ جلسی میم میلی لوٹس سلفر ۔ کالکس نکس وامیکا ۔ سینگونیریا، وراٹرم ورائیڈ ۔

۳ ۔ دردِ سر صفراوی (BILIOUS HEAD ACHE)

چیونینتھس، گلونائین، جرے نیم، ہائی ڈراسٹس، آئرس ورسی کولر، نکس وامیکا ۔ فائی ٹولاکا ۔ سینگونیریا، وراٹرم ایلبم، اپی کاک وغیرہ ۔

۴ ۔ دردِ سر وجع المفاصلی (RHEUMATIC HEAD ACHE)

برائی اونیا ۔ کالچی کم ۔ گوائیکم، سمی سی فیوگا ۔ جلسی میم ۔ فائی ٹولاکا ۔ سپائی جیلیا ۔ لائیکوپوڈیم ۔ رسٹاکس ۔ سی پیا ۔

تشریح علاماتِ الادویات

ایکونائیٹ : دبانے والے درد، ایسا معلوم ہو کہ ہر ایک چیز ماتھے کے راستے باہر نکل جائے گی یا کھوپڑی کو اوپر سے دبایا جا رہا ہے ۔ دردِ سر کے ساتھ ہی بینائی میں کمی واقع ہو ۔ آنکھوں کے اوپر والے مقام تک درد، ناک کی جڑ کے قریب تنگی معلوم ہو، مریض فکر مند ہو، بخار کی حالت، سر درد سخت، جلد خشک، نبض بھری ہوئی پیاس زیادہ ۔ بیٹھنے کے بعد جب مریض اُٹھے تو سر چکرائے، مریض ناامیدی کی حالت میں ہو اور درد بھی ناقابلِ برداشت ہو ۔

خوراک : ×۳ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد ۔

بیلاڈونا : درد کن پٹیوں کی ہڈیوں میں اور ماتھے پر زیادہ معلوم ہو، تناپن اور چہرہ بھرایا ہوا ۔ آنکھوں کی پلکیں بھاری لگیں، بینائی بوجہ درد کم ہو گئی ہو، یا آنکھوں کے سامنے روشنی کی چنگاریاں اُڑتی ہوئی نظر آویں، سر درد، چہرہ پر اجتماعِ خون، آنکھ کے ڈھیلوں میں جلن اور تپکن ہر ایک علامت میں زیادتی، روشنی، شور، حرکت یا لیٹنے سے پیدا ہو ۔ مریض کا جی مجبوراً آنکھیں بند کر لینے کو چاہتا ہو ۔ تین بجے سہ پہر کو زیادتی ہو ۔

خوراک : ×۱ یا ×۳ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد ۔

برائی اونیا : درد ماتھے پر زیادہ محسوس ہو، ایسا معلوم ہو کہ سر پھٹ جائے گا ۔ دبانے والے درد، آگے کی طرف جھکنے سے ایسا محسوس ہو گویا دماغ باہر نکل جائیگا ۔

صفراوی قے، متلی زیادہ اور درد خصوصاً دائیں طرف کو ہو، ہر دفعہ حرکت سے زیادتی ہو آنکھوں کے ہلانے سے بھی، صبح اٹھتے ہی سر درد ہو، ہونٹ خشک، زبان خشک، پیاس زیادہ، قبض، مزاج چڑچڑا۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا : سر بھاری معلوم ہو، دبانے والے درد، چکر آتے ہوں، چہرہ پر اجتماعِ خون، بہت خوراک کھا لینے کے بعد یا شراب کے استعمال کے بعد سر درد شروع ہو گیا ہو۔ قبض پاخانہ کی حاجت، لیکن پاخانہ خارج نہ ہو سکے، کھانا کھانے کے بعد یا دماغی کام سے زیادتی، صبح کے وقت شکایت ہو، قے کی خواہش ہو لیکن خارج کچھ نہ ہوتا ہو۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم البم : سر کی چوٹی پر جلن کا احساس، آنکھ کے اوپر والے مقام پر درد۔ سر درد دورہ سے ہو، حملہ کے بعد کمزوری زیادہ ہو یا بوجہ کمزوری سر درد ہو زبان سرخ، ہلکا ہلکا بخار بھی ہو، ٹھنڈی ہوائیں یا سر کے بھگونے سے آرام معلوم ہو پیشانی میں درد ہو، کھانے یا پینے کے بعد نہایت زور سے قے ہو۔ پیاس ازحد، لیکن ہر بار تھوڑا تھوڑا پانی پینے کی خواہش، بے چینی، کمزوری، موت کا ڈر۔

خوراک : ۳× یا ۳۰× ہر دو گھنٹے کے بعد۔

اگنیشیا : محدود جگہ پر دبانے والے درد، ناک کی جڑ میں یا پیشانی پر دباؤ معلوم ہو۔ فکر یا رنج سے درد شروع ہو گیا ہو۔ بینائی میں فتور پڑ جائے، چہرہ زرد، جب سر درد کا دورہ ختم ہو جائے تو زیادہ مقدار میں زرد پیشاب خارج ہو۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم : چندیا پر نہایت سخت درد جو دبانے والے ہوں۔ کن پٹی کے مقام پر ٹیکن زور زور سے ہو، حملہ کے وقت بینائی کم ہو جائے، سر بڑا معلوم ہو، اعصابی مزاج والی عورتیں جنہیں ہسٹیریا کی شکایت ہو، زرد پیشاب زیادہ مقدار میں آنے کے بعد سر درد کم ہو جائے۔

خوراک : ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

کالی بائی کرومیکم: آنکھ کے اوپر والے مقام پر درد۔ خاص کر دائیں طرف کی آنکھ پر، سر درد کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی بینائی کم ہوجائے اور جوں جوں درد بڑھتا جائے بینائی آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتی جائے۔

خوراک: ۳× یا ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: درد کے ساتھ دھڑکن اور سر میں دباؤ بھی ہو، چندیا کے مقام پر جلن کھانسی سے اس میں زیادتی ہو، یا سونے کے وقت بھی حالت بدتر ہوجائے، صبح جاگنے پر بھی زیادتی ہو، لیکن دبانے سے کمی واقع ہو، سر درد کے ساتھ اجتماع خون سر کی جانب ہو سر درد کا دورہ ہفتہ میں ایک بار ہو، صبح اٹھتے ہی مریض کو دست آئے جس کے لیے اسے جلد بھاگنا پڑے، دُبلے پتلے مریض جنہیں جلد کے دانے بیرونی ادویات سے دب جانے کے بعد سر درد کی شکایت ہوگئی ہو۔ بواسیر کی شکایت ساتھ ہی ہو۔

خوراک: ۳× یا ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب: جب سر درد بہت دیر کا ہو۔ ماتھے والے مقام پر آہستہ آہستہ درد رہے۔ سر میں ٹھنڈک معلوم ہو اور ماتھے کے مقام پر پسینہ زیادتی کے ساتھ آئے۔ مستورات میں حیض بہت زیادہ مقدار میں اور زیادہ دیر تک آتا رہے اور پاؤں ٹھنڈے ہوں،

خوراک؛ ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

گلونائین: سخت دھوپ میں بہت دیر تک چلنے کے باعث سر درد، یا گرمی کے تاؤ لگ جانے کے بعد شکایت ہوگئی ہو، تپکن بہت زیادہ، ہر ایک حرکت سے حالت بدتر ہوجائے چہرہ سرخ ہو کہ سر پھٹ جائے گا۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نیٹرم میور: صبح اٹھتے ہی سر درد شروع ہو اور دن میں بہت زیادہ دیر تک جاری رہے۔ کھانسنے سے سر درد ہو، مریض میں کمی خون ہو اور کمزوری ہو، نمک والی اشیاء کو کھانے کے لیے زیادہ طبیعت چاہے۔

خوراک: ×۲ ہر گھنٹے کے بعد۔

آئرس ورس: جب سر درد شروع ہو تو آنکھوں کے سامنے دھندسی دکھائی دے۔ سر میں بوجھ اور تپکن معلوم ہو، خاص کر ماتھے کے مقام پر گولی مارنے کا سا درد

ہو، سردرد کے ساتھ متلی اور قے بھی ہو۔ طبیعت بہت پژمردہ ہو، سردرد کی وجہ معدہ کی خرابی ہو، ترش قے آوے۔

خوراک: ×۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سینگونیریا: ایک طرف کا سردرد ہو، سر کے پیچھے اور گردن کے اوپر والے حصّہ سے درد شروع ہو اور دائیں آنکھ پر جا کر مقامی ہو جائے۔ سونے سے یا لیٹنے سے کمی ہو، صفراوی قے اور دانت درد و کان درد بھی ساتھ، بجلی کی طرح دھک سر میں معلوم ہو، مریض اندھیرے کمرے میں لیٹنا پسند کرے۔

خوراک: ×۲ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سی لی شیا: مزمن سردرد ہو۔ مریض دباؤ حرکت اور روشنی کو برداشت نہیں کر سکتا، اگرمی سے کمی معلوم ہو، گرم کپڑے میں سر کو لپیٹنے سے آرام ہو، جب دماغی کام کی زیادتی کی وجہ سے سردرد شروع ہو گئے ہوں اور یادداشت کم ہو گئی ہو اور گردن کی پچھلی طرف سے ہو اور ایسا معلوم ہو کہ اس مقام کے عضلات سر کو نہیں سہار سکتے۔ ازاں بعد درد آگے کی طرف چلا آئے اور سر کی چوٹی سے ہوتا ہوا ماتھے یا آنکھ پر ٹھہرے اور انہیں درد اور دکھن سی محسوس ہو۔

خوراک: ×۳ یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

سپائی جیلیا: سردرد عصبی ہو، خصوصاً بائیں طرف کو مقررہ وقت پر سردرد شروع ہو جائے، پیشانی سے شروع ہو کر چہرہ اور گردن تک پھیلے اور آنکھوں تک بھی جائے معمولی سی حرکت سے بھی زیادتی ہو جائے اور خاص کر آگے کی طرف جھکنے پر، چہرہ زرد، بے چینی زیادہ اور دل کی دھڑکن۔

خوراک: ×۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹیلا: درد کی شکایات عموماً رات کو زیادہ ہو، اوپر کی طرف دیکھا نہ جائے سردرد کی وجہ ثقیل غذا یا مرغن اشیاء ہوں۔ قے متلی پھیکا ذائقہ، غذا سے نفرت، صبح کے وقت منہ کا ذائقہ بہت خراب ہو۔ ٹھنڈی ہوا اچھی معلوم ہو۔ اور کھلی ہوا میں درد کی کمی ہو لیکن بند کمرہ اور گرم اشیاء سے زیادتی واقع ہو۔ اٹھ کر بیٹھنے سے سر میں چکر آ جائیں، حیض کم مقدار میں اور تھوڑے دنوں تک رہے، جس کے ساتھ درد بھی ہو،

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: کھانا کھانے کے بعد بہت ڈکاریں آئیں اور سر درد شروع ہو جائے۔ ایک دن چھوڑ کر درد سر ہو، مغز میں سردی محسوس ہو۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

چائنا: سر درد کی وجہ کمزوری یا کمی خون ہو، ہاضمہ خراب، پیٹ میں ہوا زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ درد نہایت سخت اور تپکن سی معلوم ہوتی ہو، کانوں میں شائیں شائیں پیدا ہو۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورک ایسڈ: مریض کمزور ہو، خصوصاً اعصابی کمزوری، جریان منی کی وجہ سے سر درد پیدا ہو گیا ہو۔ پسینہ شدت سے آئے، دست بغیر درد کے شروع ہو گئے ہوں۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سی پیا: پیشانی اور کن پٹی کے مقام پر درد زیادہ ہو، درد اتنا سخت ہو کہ مریض کو سر پھٹتا ہوا محسوس ہو، متلی اور قے، چہرہ زرد، قبض پاخانہ سخت اور سُدّوں کی شکل میں۔ عورتوں میں سفید رطوبت کا اخراج ہو، پیشاب نہایت بدبودار۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ ہر تین یا چار گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

مریض کو چپ چاپ کمرہ میں لیٹ جانا چاہیے اور روشنی کو مدھم کر دینا چاہیے کسی قسم کا شور اُس کے نزدیک نہ ہونے پائے، تاکہ نیند آنے سے اس کو سر درد کا افاقہ ہو جائے، آرام اور نیند قدرتی ذرائع ہیں۔ بعض اوقات گرم گرم چائے پینے سے فوری آرام ہو جاتا ہے، اگرچہ زیادہ استعمال تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔ اگر دبانے سے آرام معلوم ہو تو کپڑے کی تر پٹی سے سر کو مضبوط کس کر باندھ دینا چاہیے۔ جب سر درد کا حملہ شدید ہو تو اس کے دوران میں کسی قسم کی غذا نہیں لینی چاہیے۔ لیکن جب حملہ لمبا ہو تو نرم غذا مثلاً دودھ، شوربا وغیرہ استعمال کرنا چاہیے، جو اسباب

سر درد کو پیدا کرتے ہیں ان کو دُور کر دینا چاہیے۔ حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی غذا میں اعتدال کھلی اور تازہ ہَوا۔ یہ سب درد کے حملے کو روکنے میں مدد دیتے ہیں۔ باریک پڑھنے یا لکھنے سے یا سینے پرونے کا کام کرنے سے جن لوگوں کو سر درد کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ ان کو بعض اوقات عینک کا استعمال سر درد سے رہائی دلاتا ہے۔

سر چکر۔ دورانِ سر۔ سر گھومنا
(VERTIGO GIDDINESS)

اس مرض میں مریض کو چکر آتے ہیں اور اُسے ارد گرد کی چیزیں گھومتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں جب مریض کھڑا ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا، یا تو کسی چیز کا سہارا لیتا ہے یا بیٹھ جاتا ہے یا گر پڑتا ہے۔

علاماتِ مرض: جیسا کہ اُوپر ذکر آیا ہے، مریض کو اپنے ارد گرد کی چیزیں گھومتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں بلکہ اس کو اپنا جسم بھی گھومتا ہُوا معلوم ہوتا ہے، یہ مرض چلتے پھرتے یا اُٹھتے بیٹھتے زیادہ ہُوا کرتا ہے، جب مرض کا حملہ تیز ہوتا ہے۔ تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اگر اس وقت مریض بیٹھ نہ جائے تو گر پڑتا ہے، جی متلاتا ہے اور قے آجاتی ہے۔ قے کے کرنے سے چکروں کا افاقہ ہو جاتا ہے لیکن جب مرض خفیف قسم کا ہوتا ہے تو تھوڑا سا سر چکراتا ہے، کوئی زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ بعض امراضِ دماغی مثلاً مرگی، سکتہ اور درد شقیقہ کی یہ بیماری ایک علامت ہُوا کرتی ہے، یہ مرض اکثر دَورہ سے ہُوا کرتا ہے۔

اسبابِ مرض: مستورات میں ماہواری حیض کا کثرت سے آنا یا بچّے کو عرصہ تک دودھ پلانا، سر چکر کا موجب ہُوا کرتا ہے، کھانے پینے میں بد پرہیزی بدہضمی ثقیلی چیزوں کا بکثرت استعمال بکثرت تمباکو نوشی بکثرت مجامعت۔ خرابی خون، کمزوری جسم، دِل جگر اور گردوں کے بعض امراض کانوں کی بیماری، دونوں آنکھوں کی بینائی کا یکساں نہ ہونا، بعض عصبی امراض مثلاً مرگی، سکتہ، درد شقیقہ وغیرہ سب اس کے اسباب ہیں۔

علاج

کونیم : پیری (بڑھاپے) میں سر چکرنے کی یہ خاص دوائی ہے نیز جبکہ دورانِ سر بوجہ تمباکو نوشی اور دماغی کمزوری کے سبب سے پیدا ہوا ہو۔ مریض جب ایک چیز کی طرف لگاتار دیکھے تو وہ چیز اس کو دائرہ میں گھومتی ہوئی محسوس ہو۔ اوپر چڑھتے وقت یا سیڑھیاں نیچے اترتے وقت چکر آویں اور ساتھ ہی نقاہت بہت ہو اور سونے کی طرف طبیعت راغب ہو۔ دماغ سُن معلوم ہو۔

(ایمبراگریشیا پیری کے عصبی سر چکر میں خاص طور پر مفید ہوا کرتی ہے)

(آیوڈین بھی بڑھاپے کے مزمن دورانِ سر دموی میں نافع ہوتی ہے)

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فیرم میٹیلیکم : جب بیٹھے ہوئے یا لیٹے ہوئے یکایک اُٹھنے پر بوجہ کمی خون سر میں چکر آئیں، پہاڑی سے نیچے اُترتے وقت یا پانی کو عبور کرتے وقت سر میں چکر آئیں۔ خواہ پانی ساکن ہو۔

(برومائین اس وقت مفید ہوتی ہے، جب کہ چلتے پانی کو دیکھنے سے سر چکرائے)

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

کاکولیس : جب نقص ہاضمہ کی وجہ سے سر میں چکر آئیں تو یہ دوائی کام آتی ہے، چہرہ تمتماتا ہوا اور سر گرم ہو، بیٹھنے پر اور گاڑی میں چڑھتے وقت تکلیف زیادہ ہو، کھانے کے بعد بھی تکلیف میں زیادتی ہو۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا : نقص ہاضمہ کے باعث سر میں چکر آئیں، جی متلائے اور غشی تک نوبت آجائے۔ حرکت کرنے اور اُٹھنے پر تکلیف زیادہ ہو۔

خوراک : × ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

چائنا : نقصِ ہاضمہ کے ساتھ جب کہ نقاہت یا کمی خون بھی موجود ہو تو ایسے حالات میں دورانِ سر کے لیے یہ ایک مفید دوائی ہے۔ کمزوری اور رطوبتوں کے اخراج سے چکر۔

خوراک : ×۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا اور پلسٹلا : ادویات بھی نقص باضمہ کی وجہ سے جب سر چکرا تا ہو تو مفید ہوتی ہیں۔

فاسفورس : ڈاکٹر ولیم بورک کا قول ہے کہ خواہ کسی قسم کے سر چکر ہوں فاسفورس دوائی شافی ہوا کرتی ہے خصوصاً جب کہ عصبی نقاہت کثرت مجامعت کی وجہ سے یہ مرض ہو بوقت صبح خالی شکم سر چکراوے ساتھ ہی غشی اور کپکپاہٹ ہو۔

خوراک : ×۳ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس : دوائی بھی پیری میں مفید ہوتی ہے۔ جب کہ بیٹھے ہوئے اٹھنے پر مریض کو چکر آئیں۔ ہاتھ پاؤں بوجھل محسوس ہوں۔

خوراک : ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کاسٹیکم : فالج کے قبل جبکہ دوران سر کا عارضہ ہو جائے تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ سر میں کمزوری اور تشویش بہت ہو اور مریض آگے کی طرف یا پہلو کی جانب گرتا جاتا ہو۔

خوراک : ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ارجنٹم نائٹریکم : یہ دوائی اس قسم کے سر چکر میں مفید ہوتی ہے جب کہ ساتھ ہی نقاہت اور کپکپاہٹ بہت ہو اور ذہن میں بیقراری ہو اور پھیلاوٹ کا احساس ہو۔ مریض کو ایسا محسوس ہو کہ گلی میں سے گزرنے پر مکانات اس کے اوپر آ گریں گے۔ جب امراض دماغ و چشم کی وجہ مرض ہو تب بھی یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ×۳ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

نیٹرم سلی سائی لیکم : جب دوران سر کا عارضہ عصب سماعت میں نقص کی وجہ سے ہو تو یہ دوائی خاص طور پر موثر ہوتی ہے۔ دیگر ادویات جو اس حالت میں مفید ہوتی ہیں یہ ہیں، چینینم سلفیوریکم، جلسی میم، کاسٹی کم۔

خوراک : ×۳ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

تھری ڈی ان : یہ دوائی خاص عصبی سر چکر میں کام کرتی ہے۔ خاص کر آنکھیں بند کرنے پر جب چکر آویں ساتھ ہی جی متلائے اور شور یا حرکت سے تکلیف

زیادہ ہو۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ ازیں جلسی میم، کلکیریا کارب، بوریکس۔ سلفر۔ بیلاڈونا۔ نیٹرم میور، کوکولس ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

نوٹ: جب امراض گوش کے سبب سر چکراتا ہو۔ جی متلاتا ہو، قئیں آتی ہوں، مریض سُست اور مُردہ ہو جاتا ہو، کان بجیں یا بہرے ہو جاتے ہوں تو اس مرض کو میُرس ڈیزیز کہتے ہیں۔

ضروری ہدایات: مرض کے اصل سبب کو دُور کریں۔ فعل ہضم کو درست رکھیں اور قبض نہ ہونے دیں، اگر امراض دماغی مثلاً مرگی یا درد نیم سر یا نقرس وغیرہ کی وجہ سے دورانِ سر کا عارضہ ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ اگر عصبی کمزوری یا کمی خون کی وجہ یہ عارضہ ہو تو مریض کو فکر و تردد دیگر دماغی محنت سے پرہیز کرائیں شراب یا چائے یا قہوہ یا تمباکو پینے سے باز رکھیں، مجامعت سے بھی پرہیز لازم ہے اور اغذیہ مقوی ہوں۔

اگر امراضِ گوش کی وجہ سے دورانِ سر کا عارضہ ہو اس کا مناسب علاج ہونا چاہیئے اور اگر نقصِ بصارت اس مرض کا باعث ہو، تو اس کو دُور کریں۔

دماغ کا ہل جانا

(CONCUSSION OF BRAIN)

اس مرض میں دماغ کے دورانِ خون میں خلل واقع ہو کر اس کے افعال میں نقص واقع ہوتا ہے۔ جس کے باعث دِل کا فعل کمزور ہو جاتا ہے اور دماغ میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مرض: ۱۔ جب خفیف قسم کا صدمہ دماغ کو پہنچے تو مریض کا سر چکراتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے اور یہ تکلیف چند منٹوں تک رہتی ہے۔ بعض اوقات ضعف وغشی غالب آکر مریض کے لیے کھڑا ہونا محال ہو جاتا ہے۔ جی متلاتا ہے اور قئیں آتی ہیں۔

۲۔ شدید قسم کے صدمہ دماغ میں مریض پر مکمل بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں جسم سرد اور زرد ہو جاتا ہے، سانس بہت آہستہ آہستہ چلتا ہے نبض کی رفتار بہت سست ہو جاتی ہے اور عالم بے ہوشی میں بول و براز بے خبر نکل جاتے ہیں۔ عضلات جسم سست ہو کر ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اسی حالت میں چند منٹوں سے لے کر چند گھنٹوں تک مریض پڑا رہتا ہے، حتیٰ کہ یا تو اس کی بحالی ہونے لگتی ہے، دورانِ خون درست ہو کر جسم گرم ہو جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد تے ہو کر مریض ہوش میں آجاتا ہے یا فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔

اسبابِ مرض: سر پر چوٹ لگنا یا زور کا دھکا لگنا یا ریل گاڑی کے ٹکرا جانے سے مسافروں کا ٹکرانا وغیرہ۔

علاج

آرنیکا مونٹ: اس مرض میں یہ ایک مجرب دوائی ہے جبکہ یہ عارضہ چوٹ آنے کی وجہ سے ہو۔

خوراک: ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

ایکونائیٹ: اگر بخار ہو جائے تو ایکونائیٹ اور آرنیکا ادویات باری باری سے دینی چاہئیں۔ لیکن اگر دماغ میں بھاری نقص واقع ہوا ہو جس کے باعث سر درد اور چہرہ تمتماتا ہو یا دیگر علامات موجود ہوں تو ایکونائیٹ اور بیلاڈونا باری باری دینی چاہئیں،

خوراک: ۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

اوپیم: مریض خراٹے لیتا ہو اور قبض سخت ہو۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات: مریض کو بالکل آرام سے ہوا دار کمرے میں لٹائے رکھیں اور سر اونچا رکھیں، کھانے پینے کے لیے کوئی چیز نہ دیں، چپ چاپ آرام سے پڑا رہنے دیں اور جگانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر اس کا جسم سرد ہو جائے تو گرم پانی کی بوتلیں اس کی بغلوں اور رانوں میں رکھیں اور جسم کو کمبل میں لپیٹ دیں جب مریض ہوش میں آنے لگے تو تھوڑا تھوڑا دودھ پلائیں۔ قبض ہرگز نہ ہونے

دیں۔ مریض کے کمرے میں شور وغل اور اونچی اونچی باتیں نہیں کرنی چاہئیں اور روشنی بھی کمرے میں مدھم ہونی چاہیے۔

دماغ میں خون کی زیادتی

(CEREBRAL HYPERAEMIA)

علاماتِ مرض: تمتاتا ہوا، سرخ چہرہ، گردن کی شرائین بہت تڑپتی ہیں۔ اور سخت سر درد ہوتا ہے۔ بعدہٗ ہذیان اور تشنج، بے ہوشی اور دیگر علامات مانند سکتہ رونما ہوتی ہیں، بخار اس مرض میں موجود ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض: یہ مرض مردوں کو بمقابلہ مستورات کے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اور خصوصاً نوجوانوں کو کھانے پینے میں بے اعتدالی افیون نوشی کی عادت، دماغ میں چوٹ آنا یا دماغی محنت زیادہ کرنا یہ سب اس مرض کے اسباب ہیں نیز شدید کھانسی دم کشی، لو لگنا، شدت جذبات دماغ کی شریانوں کا مفلوج ہونا وغیرہ بھی اس مرض کے اسباب ہیں۔

علاج

خفیف قسم کے مرض میں بیلاڈونا یا ایکونائیٹ کی چند خوراکیں دینے سے شفا ہو جاتی ہے۔ سر درد، کانوں میں بھنبھناہٹ، بے خوابی وغیرہ کی شدت بیلاڈونا کی چند خوراکیں دینے سے دور ہو جاتی ہیں، لیکن اگر بخار تیز ہو، جلد خشک اور سخت بے چینی اور موت کا ڈر موجود ہوں تو ایکونائیٹ بہت موزوں ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۲× یا ۳× ہر نیم گھنٹہ یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم: اس مرض میں یہ بھی ایک مفید دوائی ہے، دورانِ سر عضلاتی کمزوری، مدہوشی اور خفیف بخار اس کی علامات ہیں۔

ڈاکٹر جوہر اس دوائی کو لکھتے ہوئے بچوں اور عصبی مزاج والے اشخاص کے لیے مفید بتلاتے ہیں۔

خوراک: ۲× یا ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

گلونائین : لُو لگنے کی وجہ سے جب یہ عارضہ ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ شدید سردرد، خون حیض یکایک بند ہو جانے کی وجہ سے جب یہ عارضہ ہو جائے تو بھی یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ۲× یا ۳× ہر پندرہ یا تیس منٹ کے بعد۔

اوپیم : اس مرض میں یہ بھی ایک مفید دوائی ہے، چہرہ سرخ اور پھولا ہوا۔ مدہوشی۔ سانس خراٹے دار۔

خوراک : ۲× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

اگر یہ مرض بیرونی چوٹ آنے کی وجہ سے ہو تو آرنیکا دوائی دینی چاہیئے اور اگر یہ کافی وشافی ثابت نہ ہو تو ہائی پریکم دوائی استعمال کرنی چاہیئے۔

اٹروپینیم : ۳× بھی خراب کیسوں میں شافی ہوا کرتی ہے۔

ضروری ہدایات : مرض کے اصل سبب کو دور کریں۔ مریض کو ایک اندھیرے کمرے میں رکھیں اور اس کے گریبان اور گلوبند کو ڈھیلا کر دیں اور سر کو تھوڑا اونچا رکھیں۔ سرد پانی میں کپڑا تر کر کے اس کے سر پر رکھیں یا برف لگاویں۔ ہاتھ، پاؤں، بازوؤں اور ٹانگوں کو گرم رکھیں، دودھ میں سوڈا واٹر یا آتش جو ملا کر دیں۔

ضعف دماغ۔ کمی خون دماغ
(CEREBRAL ANAEMIA)

اس مرض میں سارے دماغ یا اس کے کسی حصہ میں خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مرض : مدہوشی، سستی، اس کی خاص علامات ہیں۔ تھوڑا سا کام کرنے سے مریض بہت تھک جاتا ہے، بلکہ غشی طاری ہو جاتی ہے۔ قوائے عقلیہ و دماغی بے حس ہو جاتے ہیں۔

اسبابِ مرض : عام کمی خون، ضعف قلب و شرائین، دماغی شریانوں میں سُدہ وغیرہ کا ہونا۔ جریان خون، سخت مشقت، رسولی بواسیر۔

علاج

امونیم کارب : اس مرض میں یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ سستی و کاہلی، بھوک کا مارا جانا وغیرہ اس کی علامات ہیں۔

خوراک : ۳× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

فیرم میٹیلیکم : اس مرض کی یہ ایک بڑی قیمتی دوائی ہے۔ غشی، سخت کمزوری اُٹھنے پر سر چکر، درد چہرہ، دل کا پھڑپھڑانا اس کی علامات ہیں۔ ظاہر طور پر مریض میں بہت خون معلوم ہو۔ لیکن حقیقت میں خون کی کمی ہو اور مریض بہت سست اور کاہل ہو۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : جب میریا، بخار یا زیادہ کونین استعمال کرنے کی وجہ سے دماغ میں کمی خون ہو تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے، طاقتِ زیست کمزور ہو، جی متلاتا ہو، ہاتھ پاؤں اور چہرہ پھولے ہوئے ہوں اور نقاہت بدرجہ کمال ہو۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

چائنا : جب رطوباتِ زندگی کے جسم سے لگاتار اخراجات کی وجہ سے یہ عارضہ پیدا ہو گیا ہو تو چائنا دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک : ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس : اس مرض کی یہ بھی ایک مفید دوائی ہے۔ دماغی محنت و دیگر صدمہ کی وجہ سے مادۂ سستی ترقی پذیر ہو جائے اور ان حالات میں دماغ میں کمی خون کا عارضہ ہو۔

خوراک : ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا : نوجوان مستورات کے لیے یہ دوائی نہایت مفید ہے۔ ٹھنڈک سر چکر کھلی ہوا میں آرام۔ حبس حیض اور اسہال اس کی علامات ہیں۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا فاس : یہ دوائی اس مرض میں خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔ جب

غذا تحلیل ہوتی ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

زنکم میٹیلیکم: مزمن مرض میں یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے، خاص کر جبکہ پوٹاشیم برومائیڈ زیادہ استعمال کرنے کے باعث یہ عارضہ پیدا ہوا ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ ازیں نکس وامیکا۔ اگنیشیا۔ نیٹرم میور۔ سلیشیا اور سلفر ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات: عام کمزوری کا علاج کریں اور مرض کے سبب کو دور کریں مریض کے سر کو اس کے جسم کی نسبت نیچا رکھیں اور پاؤں سے لے کر رانوں کی طرف اور ہاتھوں سے لے کر پاؤں کی طرف یعنی نیچے سے اوپر کو مالش کریں، تاکہ خون دماغ کی طرف زیادہ جاوے۔ غذا لطیف اور مقوی دیں اور مریض کو کھلی اور تازہ ہوا میں رکھیں تبدیلی آب وہوا بھی نافع ہوتی ہے۔ دماغی کام منع ہے۔

سر میں پانی بھر جانا

استسقاء الدماغ مزمن

(CHRONIC HYDROCEPHALUS)

سر کی کھوپڑی کے اندر سیرم یعنی آب خون جمع ہو جاتا ہے، جس کے باعث بیمار کا سر بڑا ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض: جب یہ مرض پیدائشی ہو تو ابتدا میں اس کے علامات پورے طور پر واضح نہیں ہوتے، سوائے اس کے کہ بچہ کی آنکھوں میں بھینگا پن ہوتا ہے۔ یا آنکھوں کے ڈھیلے اِدھر اُدھر گھومتے رہتے ہیں لیکن بعدہٗ سر بڑا ہونے لگتا ہے اور تشنج ہوتے ہیں، موٹی موٹی علامات مرض کی یہ ہوتی ہیں:-

سر کی کھوپڑی اور چہرے کی قد و قامت میں تناسب نہیں ہوتا۔ یعنی سر بڑا ہوتا

ہے اور چہرہ بہت چھوٹا ۔ چندیا کی ہڈیاں بہت کھلی ہوئی ہوتی ہیں اور انگلیوں کے ساتھ دبانے سے سر کی ہڈیاں پتلی معلوم ہوتی ہیں ۔ بچہ اگرچہ دودھ کافی اور بخوبی پیتا ہے ۔ لیکن اس کا جسم نشوونما نہیں پاتا ۔ سر بتدریج بڑا ہوتا جاتا ہے اور سر میں گرمی ہوتی ہے اور بچہ بے چین ہو جاتا ہے ۔ چہرہ چھوٹا و تکونی شکل کا ہوتا جاتا ہے ۔ اور مریض لیٹا رہنا پسند کرتا ہے ۔ جب مریض بچہ موت کے منہ میں جا رہا ہو تو اس کے ہوش و حواس میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور مفلوج ہو کر راہی ملکِ عدم ہوتا ہے ۔ تشنج یا تشنجی دورے ایسے بچوں کو عموماً ہوتا ہے ۔ بعد پیدائش کے جب یہ مرض شروع ہوتا ہے تو مقوی غذا کھانے کے باوجود بھی مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے ۔ سر قد میں اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ بلا سہارے ٹھہر نہیں سکتا ۔

اسبابِ مرض : یہ مرض عموماً سال سے کم عمر کے بچوں کو ہوتا ہے ۔ جب کہ چندیا کی ہڈیاں ابھی کھلی ہوتی ہیں اور آپس میں جڑی ہوئی نہیں ہوتیں ، بعض اوقات جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں ، جب جنین مبتلائے مرض ہو تو وضع حمل کے وقت بہت دقت ہوتی ہے ۔ سات یا آٹھ سال کی عمر کے بچے بھی اس مرض میں مبتلا دیکھے گئے ہیں ، لیکن جوانی میں یہ مرض شاذ و نادر ہی ہوتا ہے سردی لگنا ، صدمہ دماغ ۔ دماغ تک کان کی سوزش کا پھیل جانا ۔ دانتوں کا نکلنا ۔ چیچک ۔ خسرہ ۔ کالی کھانسی ، سرخ بخار ۔ کرم امعاء ۔ گندی ہوا ۔ کسی جلدی مرض کا یکایک غائب ہو جانا دماغ کے نشوونما میں نقص واقع ہونا وغیرہ وغیرہ یہ اس مرض کے اسباب ہیں ۔ شرابی اور آتشکی والدین کی اولاد اس مرض میں مبتلا ہوا کرتی ہے ۔

علاج

کلکیریا فاس : مریض بچوں کا رنگ پیلا اور چہرہ سانولا ۔ ناک اور کان سرد ۔ دانتوں کا دیر سے نکلنا ۔ پاخانے ڈھیلے برنگِ سبز اور لیس دار آتے ہیں اور بچہ لگاتار دودھ پینے کی خواہش کرتا ہو ۔

خوراک : ۳× یا ۶× دن میں تین یا چار مرتبہ ۔

کلکیریا کارب بھی مندرجہ بالا علامات کی موجودگی میں مفید ہوتی ہے ۔ خاص کر جبکہ

مرض کا حملہ شدید ہو اور بیلاڈونا کے دینے سے آرام نہ ہوا ہو۔ سوتے سوتے بچہ کا سر پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہو۔ شکم تنا ہوا اور ٹانگیں سوکھی ہوئی ہوں۔

خوراک: ۳x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا: جب مرض کا حملہ شدید ہو، بخار ہو اور چہرہ تمتایا ہوا ہو بے چینی چمکیلی آنکھیں پتلیاں پھیلی ہوئیں اور مریض سرہانے کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سر کو گھماتا ہو، خوف زدہ ہو کر سوتے سوتے چونک اٹھتا ہو، تشنج ہوں سر گرم اور پاؤں ٹھنڈے ہوں۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ہیلی بورس: بے ہوشی طاری ہو۔ بچہ سوائے پانی کے اور کچھ خواہش نہ کرے۔ لیکن جب پانی دیا جاوے تو بڑی تیزی سے اس کے پینے کی خواہش کرے۔ پیشاب رک گیا ہو۔

خوراک: ۲x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ایپس میلی فیکا: دماغ کے پردوں کی سلی ورم میں جبکہ بچہ سر کو سرہانے میں گھسیڑتا ہو اور کبھی ادھر اور کبھی ادھر سر کو مارتا ہو اور پیشاب مقدار میں کم آتا ہو، یہ دوائی آہستہ آہستہ اثر کرتی ہے اور جب پیشاب مقدار میں زیادہ آنے لگے تو سمجھنا چاہیے کہ دوائی نے اپنا اثر کرنا شروع کر دیا ہے۔

خوراک: ۳x ہر [illegible] ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

زنکم: مریض بچہ سر کو گھماتا ہو اور خوف زدہ ہو کر نیند سے بیدار ہو جاتا ہو۔ سر کا پچھلا حصہ گرم اور پیشانی ٹھنڈی ہو۔ دانت پیستا ہو۔ آنکھیں گڑھی ہوئیں اور تارے لگی ہوں اور روشنی سے بیزار ہوں۔ ناک خشک ہو اور سوتے میں عضلات جھٹکتے ہوں۔

خوراک: ۶x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: جب جلدی مرض یکایک غائب ہو جائے تو یہ دوائی جادو نما اثر دکھاتی ہے۔ جو مریض بچے خنازیری مزاج کے ہوں ان کے لیے یہ دوائی مفید تر ہے۔

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیسی لائنیم : شدید مرض کا علاج اس دوائی سے شروع کرنا چاہیے۔ دوائی کے چند قطرات نیم پاؤ پانی میں ڈال کر اس میں سے ایک ایک چھوٹا چمچہ ہر چار گھنٹے کے وقفہ پر مریض کو پلاتے جانا چاہیے۔ اگر یہ دوائی موثر معلوم ہو تو اسی کو جاری رکھنا چاہیے۔ یہ دوائی کافی و شافی ہوتی ہے۔

خوراک : ۳x یا ۱۰۰ یا ۲۰۰

ایپوسائی نم : جب مریض کی ایک ٹانگ اور ایک بازو لگاتار بے اختیار ہلتے رہتے ہوں۔ پیشاب نہ آتا ہو۔

خوراک : ⊙ کا ایک قطرہ ایک چمچہ پانی میں ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آیوڈیم : خنازیری مزاج کے بچے جن کے غدود بڑھے ہوئے ہوں اور سلی مادہ موجود ہو۔ اس دوائی سے بہت مستفیض ہوتے ہیں۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی آیوڈائیڈ : جن مریض بچوں کے خون میں آتشکی مادہ موجود ہو اور جن کو بوقتِ شب تکلیف زیادہ ہوتی ہو۔ ان کے لیے یہ دوائی زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک : ⊙ کا ایک قطرہ ایک چمچہ پانی میں ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سلیشیا : سر بڑا۔ پسینہ صرف کھوپڑی پر ہی نہیں بلکہ سارے سر پر آتا ہو۔ مریض سوتے ہوئے یکایک چونک اٹھتا ہو۔ گندے ڈکار۔ چہرہ سرخ، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے یہ اس دوائی کے خاص علامات ہیں۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ ان کے برائٹا کارب۔ برائی اونیا ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں[1]۔

احتیاط : اس مرض میں مبتلا بچے جس خاندان میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس خاندان کی عورتوں کو مرض کی روک تھام کے لیے سلفر ۶x ایک روز اور کلکیریا فاس ۶x

---

[1] ڈاکٹر نیش نے ٹوبر کولینم کو بھی اس مرض میں مفید بتایا ہے۔

دوسرے روز لگاتار دورانِ حمل میں دیتے جانا چاہیے۔

سکتہ
(APOPLEXY)

اس مرض میں دماغ کے اندر بعض مقامات میں خون کی رگ پھٹ جاتی ہے اور اُن مقامات میں خون جمع ہو جاتا ہے جس کے باعث حواس و حرکاتِ جسمانی معطل ہو جاتے ہیں۔

علاماتِ مرض: اصل مرض سے پہلے بعض اوقات علاماتِ متذکرہ پیدا ہُوا کرتی ہیں۔ چنانچہ بار بار سر درد ہونا خصوصاً سر کے پچھلے حصّہ میں۔ سر چکراتا ہے جی متلاتا ہے۔ نبض عموماً بھری ہوئی اور سخت چلتی ہے۔ مریض کے حواس اور گفتگو میں نقص واقع ہو جاتا ہے یا بالکل بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ فالج اور تشنج ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ مرض کا حملہ سخت ہُوا کرتا ہے۔ مریض عالم بے ہوشی میں گر پڑتا ہے اور خراٹے دار سانس لیتا ہے۔ بعدہٗ سانس دِقت سے آتا ہے اور مریض چند گھنٹوں میں چل بستا ہے

حرارتِ جسم ابتدا میں نارمل ہوتی ہے، لیکن پھر ۱۰۴ یا اس سے بھی زیادہ درجہ کا بخار چڑھ جاتا ہے، جب مریض کی حالت بہتر ہونے لگتی ہے تو اس کو ہوش آ جاتی ہے۔ لیکن اس کا گلا بیٹھ جاتا ہے اور فالج رہتا ہے، عموماً فالج نیم جسم کو ہُوا کرتا ہے، خواہ بائیں طرف خواہ دائیں طرف کا یہ فالج کچھ عرصہ کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ فالج ہمیشہ کے لیے رہ جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: جوانی کی نسبت بڑھاپے میں مرض زیادہ ہُوا کرتا ہے۔ عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ بدہضمی، کثرتِ مےخواری اور دماغی الجھن رفع حاجت کے وقت بہت زور لگانا، نقرس اور آتشک اس کے اسباب موئدہ ہیں۔ چھوٹی مضبوط اور موٹی گردن والے اور دموی مزاج والے اشخاص عموماً اس مرض میں زیادہ مبتلا ہُوا کرتے ہیں، دماغ کو صدمہ آنا۔ چوٹ یا گر پڑنا یا سر پہ مکہ مارنا اکثر دماغ میں جریانِ خون کے اسباب ہُوا کرتے ہیں۔

علاج

جب ابتدائی علامات ظہور پذیر ہوں، تو کھانے پینے میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ ہضم نہ ہونے والی غذا۔ شراب و دیگر منشیات دماغی اور جسمانی محنت اور فکر و تردد سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ابتدائی حالت میں (۱) نکس وامیکا اور (۲) فاسفورس کام آتی ہیں۔ بدہضمی۔ قبض۔ ترشی معدہ اور ورزش نہ کرنے کی خرابی کو دور کرنے کے لیے نکس وامیکا بہتر دوائی ہے۔ لیکن بکثرت دماغی محنت وغیرہ کی حالت میں فاسفورس۔

جب مرض کا حملہ فوری اور شدید ہو تو ایسی حالت میں بیلا ڈونا اور اوپیم بہترین ادویات ہیں۔ بیلا ڈونا اس وقت جب کہ چہرہ سرخ ہو۔ شرائین تڑپتی ہوں اور مدہوشی ہو اور اوپیم اس وقت جب کہ مدہوشی ہو۔ مریض سانس خراٹے دار لیتا ہو اور دماغ کے فالج ہونے کا ڈر ہو۔ لیکن جب ورمی علامات ترقی پذیر ہوں نبض سخت اور بھری ہوئی ہو۔ بے چینی وغیرہ موجود ہوں۔ تو ایکونائیٹ فوراً استعمال کرنی چاہیئے۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ اور لاراسی راسس دو بڑی مفید ادویات ہیں جو کہ بدقت سانس آنے، نبض کے گم ہونے جسم کے ٹھنڈا ہونے نفخ اور موت کے پنجہ میں گرفتار ہونے کی حالت میں کام آتی ہیں۔ اگر فالج باقی رہ جاوے تو مندرجہ ذیل ادویات مفید ہوتی ہیں۔

کاسٹیکم: فالج عامہ کے لیے سب سے بہتر دوائی ہے۔ پلمبم بھی مفید دوائی ہے۔ اس کو اونچی طاقت میں دینا چاہیئے۔

علاوہ ازیں آرجنٹم نائیٹریکم، گریفائٹس۔ رسٹاکس اور اناکارڈیم بھی کام آتی ہیں۔

آرنیکا: اس وقت مفید ہوتی ہے۔ جب کہ فالج بوجہ صدمہ کے واقع ہوا ہو۔ دماغ میں جمع شدہ خون کو جذب کرنے میں یہ دوائی بہت مؤثر ہوتی ہے۔ شدید کیسوں میں ادویات کی خوراکیں جلدی جلدی دہرانی چاہئیں۔ لیکن جب منہ کے راستہ سے دوائی نگلنی مشکل ہو تو انتخاب شدہ ادویات کو سونگھنا چاہیئے۔

حفظ ماتقدم: جب اس مرض کا احتمال ہو تو شراب خوری سے قطعاً پرہیز

کریں، دماغی و جسمانی محنت کم کریں، رفع حاجت کے وقت زور نہ لگائیں۔ مجامعت سے حتی الامکان بچیں، قبض نہ ہونے دیں۔ لطیف و زود ہضم غذائیں کھائیں اور ہوادار مکان میں بُود و باش رکھیں۔

علاج بوقت حملہ مرض: مریض کو فوراً آرام سے لٹا دیں۔ گلے اور سینہ کے بٹن کھول دیں اور تازہ ہوا مریض کو پہنچائیں۔ کمرے کی کھڑکیاں وغیرہ کھول دیں، آب سرد میں کپڑا تر کرکے سر پر رکھیں۔ اِرد گرد لوگوں کا مجمع نہ ہونے دیں۔ مریض کے پاؤں گرم پانی میں رکھیں۔ یا گرم پانی کی بھری ہوئی بوتلیں تلوؤں پر لگائیں اور مریض کو فوراً اینیما کردیں۔

دماغ کا نرم پڑجانا

(SOFTENING OF THE BRAIN)

جوانوں کی نسبت بوڑھوں کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ سخت دماغی محنت کرنے یا سُدہ دماغ کی وجہ سے یہ مرض ہوجایا کرتا ہے۔

علامات مرض: سر میں اور خصوصاً پیشانی پر تھوڑا بہت درد ہوتا رہتا ہے گاہے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ہاتھ اور پاؤں میں چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ گاہے وہ سُن معلوم ہوتے ہیں اور گاہے سخت۔ مریض کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے اور وہ اتنا پست ہمت ہوتا ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے بھی رو پڑتا ہے۔

علاج

فاسفورس ×۶، اور براٹا کارب ×۶۔ کالی فاس ×۳، اور زنکم فاس ×۳، ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات: مریض کو غذا ہلکی اور مقوی دیں اور آرام سے ہوادار کمرے میں لٹائے رکھیں اور اُسے رنج و غم، فکر و تردد سے آزاد رکھیں۔ مریض کے سر کو اُونچا رکھیں اور اس کو قبض نہ ہونے دیں۔

دماغی پردوں کا ورم

(MENINGITIS-INFLAMMATION OF THE BRAIN)

اس مرض میں دماغ کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے۔

علامات مرض: مرض کے شروع ہونے سے پہلے کبھی سر میں درد ہوتا ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور نیند نہیں آتی۔ لیکن عموماً مرض کا حملہ یکایک ہو جاتا ہے۔ یعنی تیز بخار چڑھ جاتا ہے۔ شدت کا سر درد، قیئیں اور قبض ہوتی ہے۔ جلد جسم اور حواس خمسہ مثلاً بصارت اور شنوائی وغیرہ بہت ذکی الحس ہو جاتے ہیں۔ اور سخت ہذیان ہو جاتا ہے۔ مریض بحالتِ ہذیان پارچاتِ بستر کو نوچتا ہے یا ہوا کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ پتلیاں پھیلتی اور سکڑتی ہیں اور روشنی کو محسوس نہیں کر سکتیں۔ مریض دانت پیستا ہے۔ سر کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے اور عالمِ بے ہوشی میں پڑا رہتا ہے۔ جب مرض کی بہت تندی ہو تو سانس بے قاعدہ آتا ہے۔ پیشاب رُک جاتا ہے۔ قبض ہوتی ہے اور شکم تن جاتا ہے۔ عضلات جھٹکتے ہیں تشنج یا فالج ہو جاتا ہے۔ مریض بالکل بے ہوش پڑا رہتا ہے۔ پتلیاں بہت پھیل جاتی ہیں اور روشنی کو محسوس نہیں کرتیں۔ آنکھیں نیم وا چہرہ ڈراؤنا اور اندر کو دھنس جاتا ہے۔ جلد جسم سرد اور چکنی ہو جاتی ہے۔ بول و براز بے اختیار نکلتے ہیں۔ نبض پہلے کی نسبت زیادہ تیز ہو جاتی ہے اور مریض خراٹے لیتا ہے اور آخر کار موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: سر کو چوٹ آنا، یا گر پڑنا، سخت گرمی، تمازتِ آفتاب ناک یا کان کے ورم کا دماغ میں چلا جانا۔ چیچک یا جلدی امراض یا آتشک یا گنٹھیا وغیرہ امراض کے مادہ کا دماغ کی طرف رجوع کرنا۔ کثرتِ شراب خوری یا کثرتِ دماغی محنت غیظ و غصہ وغیرہ اس کے اسباب ہیں، مادہ سل کا دماغ میں موجود ہونا بھی اس کا ایک بھاری سبب ہے۔

علاج

بیلاڈونا: شروع مرض میں یہ دوائی بہت کارآمد ہوتی ہے۔ جب کہ جسم خوب تپتا ہے۔ نبض تیز، چہرہ چمکیلا، سرخ اور ہذیان موجود ہو سر میں سخت درد نیند سے چلا کر چونک اٹھنا اور دانت پیسنا وغیرہ علامات موجود ہوں۔ یہ ورم پردہ دماغ سادہ کی دوائی ہے لیکن جب یہ مرض بوجہ مادہ سل ہو۔ یا جب کہ راس چھننا شروع ہو گیا ہو تو پھر یہ کارآمد نہیں ہوتی۔

خوراک: ۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ایکونائیٹ: جب یہ مرض بوجہ تمازت آفتاب یا دھوپ میں زیادہ دیر کھڑا رہنے کے ہو یا بوجہ غیظ و غصہ یہ مرض پیدا ہو گیا ہو تو ابتدائے مرض میں یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے سبے چینی تشویش اور ڈر و شدت پیاس اس کی علامات ہیں۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

وراٹرم ورائیڈ: پردوں میں شدت کی ورم۔ نبض تیز اور تشنج کا ڈر ہو اور نقاہت بہت ہو۔ بے ہوشی۔ پتلیاں پھیلی ہوئیں اور سست و بے قاعدہ نبض یہ اس کی علامات ہیں۔

خوراک: ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا: مریض لگاتار منہ کو ہلاتا رہے گویا کہ کچھ چبا رہا ہے۔ ہلانے جلانے سے مریض چیخے چلائے۔ شکم تنا ہوا اور زبان سفید، دردیں بہت تیز اور چبھن کی سی بخار تیز اور پسینہ بکثرت آتا ہو۔ جب چھانٹ کے دب جانے کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ تب برائی اونیا خاص دوائی ہوتی ہے۔

خوراک: ۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ایپس: مریض بچہ چیخے چلائے اور اپنے ہاتھوں ... رکھے اور چلائے۔ چہرہ پھولا ہوا۔ پیشاب تھوڑا آتا ہو اور پیاس نہ لگتی ہو، چھوٹے بچوں کیلئے یہ دوائی زیادہ موزوں ہوتی ہے اور خاص کر جب کہ مادہ سل کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ہیلی بورس : ترقی مرض میں یہ دوائی کام آتی ہے جب کہ سوزش میں سے رس چھننا شروع ہو گیا ہوگا۔ ماتھے پر شکن پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں۔ جب مریض کی ایک طرف کی ٹانگ اور دوسری طرف کا بازو بے اختیار ہلتے رہتے ہوں تو یہ ہیلی بورس کی خاص علامت سمجھنی چاہیئے سخت سر درد، یکایک چلا اُٹھنا۔ سرہانے پر سر کو مارنا یہ سب اس کی علامات ہیں۔

خوراک : ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

زنکم میٹیلیکم : جب مرض کا حملہ بہت تیز نہ ہو یعنی مدھم ہو تو یہ دوائی سودمند ہوتی ہے۔ خصوصاً جب کہ مادہ سل کی وجہ سے ہو اور چھانٹ کے دب جانے کے باعث ہو۔ بخار یا تو بالکل نہ ہو۔ اگر ہو تو بالکل خفیف۔

خوراک : ۶x ٹرٹی ٹیوریشن (سفوف) ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا : جب مرض کا باعث چوٹ کا آنا یا صدمۂ دماغ ہو۔

خوراک : ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ سائی کیوٹا۔ کیمفورا۔ سلفر۔ ٹیوبرکیولائنیم۔ کوپرم اور کلکیریا کارب بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات : مریض کو ایک فراخ ہوادار لیکن اندھیرے کمرے میں لٹائے رکھیں اور اس کے سر کے بال ترشوا دیں اور اس کی ٹانگوں کو گرم رکھیں۔ کمرے میں کسی قسم کا شور وغل نہ ہونے پائے۔ دودھ اور سوڈا واٹر دیں۔ لیکن کوئی ٹھوس غذا ہرگز نہ دیں۔ پینے کے لیے ٹھنڈا پانی بہ افراط دیں۔ قبض کو دُور کرنے کے لیے گرم پانی اور صابن کا انیما یعنی حقنہ کریں۔

لُو لگنا۔ سکتہ شمسی گرمی سے بیہوش ہو جانا

(SUNSTROKE HEAT STROKE)

اس مرض میں شدت حرارت کی وجہ سے خون جوش میں آجاتا ہے۔ دماغ اور نخاع (ریڑھ کا ستون) کو صدمہ پہنچتا ہے اور سخت ضعف ہو کر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

اور دم بند ہو کر موت واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض: جسم سے پسینہ خارج نہ ہونے کی وجہ سے جلد جسم خشک ہو کر جلتی رہتی ہے۔ اگر پسینہ جلدی نہ آئے تو نظامِ عصبی پر بڑا بُرا اثر پڑتا ہے اور کمال کا ضعف ہو جاتا ہے۔ پھر تشنج ہوتے ہیں مرض کے دوران میں مریض چُپ چاپ آنکھیں بند کیے ہوئے یا بالکل عالمِ بے ہوشی میں پڑا رہتا ہے۔ مریض بچہ یکایک ماں کی گود میں چونک اُٹھتا ہے۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور دو تین گہرے سانس لے کر عالمِ بے ہوشی میں راہی ملکِ عدم ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض: تمازتِ آفتاب شدّت کی گرمی اور بعض اوقات سخت گرمی کے موسم میں ہوا کے بند ہونے سے۔ نیز تیز دھوپ میں دیر تک رہنے سے یہ مرض ہو جاتا ہے، موسمِ گرما میں سیاہ رنگ کا کپڑا پہننا یا گرمی میں سفر کرنا۔ یا ریل کی سواری کثرتِ شراب خواری یا گرمی کے دنوں میں ورزشِ جسمانی یا ریاضتِ روحانی کا بکثرت کرنا اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں یا گرمی کی شدت کی وجہ سے پسینہ کا آنا رُک جاتا ہے۔ کیونکہ پسینہ کے غدود شل ہو جاتے ہیں۔

عِلاج

مریض کو فوراً دھوپ میں سے ہٹا کر سایہ دار ٹھنڈی جگہ میں لے جانا چاہیے اور اس کی گردن اور کندھوں پر ٹھنڈے پانی کی دھار ڈالنی چاہیے[1]۔ حتیٰ کہ بخار کی حرارت ۱۰۲ ڈگری سے نیچے آجائے۔ نیز مشک کافور سونگھانا چاہیے۔ اگر مریض کو تشنج ہوتے ہوں تو اس کو گرم پانی میں بٹھا دینا چاہیے اور اس پانی میں ٹھنڈا پانی ملاتے جانا چاہیے حتیٰ کہ حرارتِ جسم ۹۸ ڈگری پر آجائے۔

[1] عرب میں مریض کو ننگا کر کے ایسے ٹب میں لٹا دیتے ہیں جس میں برف کا سخت ٹھنڈا پانی بھرا ہوتا ہے۔ صرف سانس لینے کے لیے چہرہ باہر رکھتے ہیں۔ تھوڑی سی دیر میں درجہ حرارت ۱۰۲ سے نیچے آجاتا ہے اور مریض ہوش میں آکر آنکھیں کھول دیتا ہے۔

گلونائین: یہ دوائی اس مرض میں نہایت مؤثر ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ چہرہ زرد، آنکھیں گڑی ہوئیں۔ زبان سفید۔ نبض بھری ہوئی اور سانس تکلیف سے آتا ہو۔ معدہ ڈوبتا جاتا ہو۔ حرارتِ جسم بہت تیز ہو اور بے ہوشی بھی اکثر اوقات ہو یہ دوائی بعد کے عوارض کے لیے بھی بہت مفید ہے۔

خوراک: ۳× ہر پانچ منٹ کے وقفہ پر اور جوں جوں آرام ہوتا جائے توں توں دوائی کی خوراکیں دیر دیر سے دینی چاہئیں۔ لیکن بعد کے عوارض کے لیے ہر چار گھنٹہ کے وقفہ پر اس کی خوراک دینی چاہیئے۔

ایکونائیٹ: جب حرارت بہت تیز ہو اور فالج کا خطرہ ہو۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے وقفہ پر بعدہٗ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا: یہ دوائی گلونائین کے مشابہ ہے۔ غنودگی بے ہوشی، کانوں کا بجنا اور سینہ میں کھچاوٹ، یہ اس کی علامات ہیں۔

خوراک: ۳× ہر پانچ منٹ کے بعد اور جوں جوں آرام آتا جائے، توں توں دیر دیر کے بعد۔

جلسی میم: دماغ میں اجتماع، ہذیان، سردرد، تیز بخار اور بے ہوشی۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔ بعدہٗ ہر ایک گھنٹہ کے وقفہ پر۔

نیٹرم کارب: یہ دوائی سن سٹروک کے مزمن امراض کے لیے نیز ایسے سر درد کے لیے جو کہ موسم گرما میں ہو جایا کرتا ہو بہت مفید ہے۔ نیز دھوپ کی وجہ سے کمزوری اور سر درد کے عوارض میں یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× حسبِ ضرورت

مرگی۔ صرع
(EPILEPSY)

اس مرض میں فوری اور مکمل غشی یا بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ اختیاری عضلات میں تشنج ہوتا ہے۔ قوائے حس و حرکت بے نظام ہو جاتے ہیں اور مریض بے ہوش

ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے۔

اقسام مرض: مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ گرینڈ مال یا ہاٹ مال یعنی شدید مرگی۔

۲۔ پے ٹٹ مال یعنی خفیف مرگی۔

علامات مرض: پے ٹٹ مال یعنی خفیف مرگی کی علامات خفیف ہوا کرتی ہیں مریض کو بہت خفیف تشنج ہوتا ہے۔ چہرہ زرد پڑجاتا ہے اور ایک یا دو لمحہ کے لیے اس کے قوائے دماغی کا نظام بگڑ جاتا ہے۔ لیکن نہ تو مریض اپنی زبان کاٹ لیتا ہے اور نہ ہی اس کے منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ بعض اوقات مرگی کا دورہ خواب میں ہو جاتا ہے۔ جس کی مریض کو یا کسی دوسرے کو خبر تک نہیں ہوتی اور بعض اوقات خفیف مرگی شدید مرگی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

شدید مرگی کی علامات سخت ہوا کرتی ہیں۔ مریض عموماً چیخ مار کر اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے اور تڑپنے لگتا ہے۔ عضلات متشنج ہو کر چہرہ ڈراونا اور نیلا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی جانب پھر جاتے ہیں۔ دل دھڑکتا ہے۔ سانس بدقت آتا ہے۔ منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ زبان دانتوں کے نیچے آکر کاہے کٹ جاتی ہے۔ بے خبر مریض کا پیشاب اور پاخانہ خارج ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک جھٹکا سا لگ کر تشنج جاتا رہتا ہے اور مریض کچھ عرصہ تک ایک آہ سرد بھر کر عالم بے ہوشی میں چلا جاتا ہے۔ لیکن جب ہوش بجا ہوتے ہیں تو مریض پورے طور پر صحت یاب نہیں ہو جاتا بلکہ سر درد یا سر چکر یا بدہضمی یا مقامی تشنج یا فتورِ عقل یا فالج کی شکایت باقی رہ جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مرگی کے دورہ کے بعد مریض کو دیوانگی کا دورہ ہو جاتا ہے اور مریض کئی قسم کے مجرمانہ کام بلکہ قتل تک کر گزرتا ہے سرض کا دورہ تین چار منٹ سے لے کر دس منٹ تک اور گاہے نصف گھنٹہ تک رہتا ہے۔ اس مرض کی نوبتوں کی کمی بیشی بہت مختلف ہوتی ہے۔ کبھی تو رات میں کئی دورے ہو جاتے ہیں اور کبھی دن رات میں صرف ایک کبھی ا ر ، سے بھی دیر کے بعد۔

علاماتِ منذرہ یعنی وہ علامات جو کہ دورہ سے پہلے واقع ہوتی ہیں۔ بعض

اوقات یہ علامات دَورہ کے نہایت قریب واقع ہوتی ہیں ۔ یہاں تک کہ مریض اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا اور بعض دفعہ یہ علامات مرض کے دَورہ کے ایک یا دُو روز پہلے واقع ہوتی ہیں ۔ علامات منذرہ میں سے مندرجہ ذیل ایک علامت یعنی مریض کو اپنے جسم کے کسی خاص حصّہ مثلاً ہاتھ کی اُنگلیوں یا پاؤں یا شکم پر سرسراہٹ معلوم ہوتی ہے جو اُس مقام سے شروع ہو کر اُوپر کی طرف چڑھتی ہوئی سر تک پہنچتے ہی مریض کو بے ہوش کر دیتی ہے اور مرض کا دَورہ ہو جاتا ہے ۔ اس قسم کی سرسراہٹ کو ڈاکٹری اصطلاح میں آرا اپی لیپٹیکا (AURA) یعنی مرگی کی سرسراہٹ کہتے ہیں علاوہ ازیں مرض کے دَورہ سے پہلے سر چکر یا درد کی شکایت ہوتی ہے یا ایک خاص قسم کی بُو ناک سے آنے لگتی ہے ۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی دِکھائی دیتی ہیں ۔

اسبابِ مرض : اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے ۔ بچوں میں دانت نکالنا اچانک خوف کھا جانا اور پیٹ کے کیڑے اس کا موجب ہوا کرتے ہیں ۔ لیکن جوانوں میں حلق ۔ صدمۂ دماغ ۔ کثرتِ محنت دماغی ۔ زیادہ رنج وغم ، مے خواری ، آتشک ، نقرس و وجع المفاصل یا سمیتِ خون وغیرہ انتڑیوں یا اعضائے تناسلی میں کسی مزمن خراش دار مرض کا موجود ہونا اور مستورات میں نقصِ حیض اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ ۔

علاج دورۂ مرض

مریض کی زبان کو دانتوں کے اندر کر کے اس کے دانتوں کے درمیان کوئی چیز مثلاً کارک یا کپڑے کا ٹکڑا رکھ دینا چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ اس کو تازہ اور کھلی ہوا برابر لگتی رہے ۔ اُس کا سرہانہ تھوڑا اُونچا رکھنا چاہیئے اور گلے اور سینہ کے بٹن کھول دینے چاہئیں ۔ مریض کے سر پر آب سرد یا برف لگائیں اور چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے ڈالیں جس مقام پر سرسراہٹ شروع ہو ۔ اس مقام کے اُوپر کی طرف مضبوط پٹی باندھ دیں یا ایمل نائٹریٹ کو فوراً سونگھا دیں ۔ ایسا کرنے سے اکثر اوقات دورہ رُک جاتا ہے ۔ اگر مریض بے ہوش ہو چکا ہو تو اس کو ویسے ہی لیٹے رہنے دیں ۔ فوراً ہوش میں لانے کی کوشش نہ کریں ۔

علاج وقفہ مرض

مرض کے سبب کو جان کر اس کے مطابق علاج کرنا چاہیے ۔ چنانچہ بچوں میں اگر پیٹ کے کیڑوں یا دانت نکلنے کی وجہ سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ جوانوں میں معدہ و امعاء کے نقائص کو درست کریں۔ قبض نہ ہونے دیں ۔ کیونکہ قبض کے باعث مرض کا دورہ ہو جایا کرتا ہے، ہر قسم کے نشہ بلکہ تمباکو چائے وغیرہ سے بھی پرہیز کرائیں اور دماغی محنت بھی نہیں کرنی چاہیے ۔ جلق وغیرہ کی بدعادت اور مباشرت سے باز رکھیں ۔ مستورات میں اگر نقص حیض ہو تو اس کو درستی پر لائیں ۔ مریض کو گرم اغذیہ مثلاً گوشت، انڈا وغیرہ سے پرہیز لازم ہے ۔ دودھ سبزی ۔ ترکاری مناسب غذائیں ہیں ۔ صاف ستھری ہوا میں رہنا ۔ روزانہ سرد پانی سے غسل کرنا ۔ الغرض حفظانِ صحت کی پوری پوری پابندی کرنا بہت مفید ہے ۔

نوٹ : مرگی کے مریض کی شادی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ مرض موروثی ہے اس لیے اس کی اولاد بھی اس مرض میں مبتلا ہوگی ۔

علاج الادویہ

کلکیریا کارب : مرگی کے علاج میں اس کا پایہ اعلیٰ ہے، کیونکہ جو علامات عموماً مریض مرگی میں پائی جاتی ہیں وہ اکثر کلکیریا کارب کی علامات سے مشابہ ہوتی ہیں ۔ مثلاً دل کی دھڑکن ۔ تشویش ۔ غمناکی ۔ بے قراری اور دل میں اکساہٹ ۔ حافظہ کی کمزوری بے ہوشی، سر چکر اور تشنج وغیرہ، اگر خوف کی وجہ سے یا چھانٹ کے دب جانے کی وجہ سے جلق یا کثرتِ مباشرت کے سبب سے یہ مرض ہو تو کلکیریا کارب کا استعمال خالی از فائدہ نہیں ہوگا ۔ اور ایسے حالات میں سلفر کے بعد کلکیریا کارب دی ہوئی نفع کرتی ہے ۔ مثل سلفر کے کلکیریا میں بھی یہ احساس پایا جاتا ہے کہ مرگی کے دورہ کے قبل مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا اس کے بازو پر چوہا دوڑ رہا ہے[1] ۔ کاسٹیکم بھی اس

---

[1] بیلا ڈونا میں بھی یہ احساس ملتا ہے ۔

مرض میں کلکیریا کارب کی مشابہ ہے ۔ خاص کر جب کہ یہ مرض نقصِ حیض کی وجہ سے پیدا ہُوا ہو ۔

خوراک : ۳× دن میں دو مرتبہ ۔

بفورانا : خوف یا جلق یا کثرت مباشرت کے باعث جب یہ عارضہ پیدا ہوا ہو تو یہ دوائی اُز حد مفید ثابت ہوتی ہے ۔ سرسراہٹ قبلِ از دورہ آلاتِ تناسل سے شروع ہوئی ہو ۔ یا دوران مجامعت میں مریض کو سخت تشنج کا دورہ ہو جاتا ہو نیز جب سرسراہٹ معدہ کے پچھلے حصّہ سے شروع ہوتی ہو تب بھی بفورانا ایک مفید دوائی ثابت ہوتی ہے ۔ دورہ کے قبل مریض بہت چڑچڑا ہوتا ہے ۔ اکثر وہ لایعنی گفتگو کرتا ہے ۔ اور بہت جلدی ناراض ہو جاتا ہے ۔ جب جلق کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہُوا ہو تو بفورانا ایک خاص دوائی ہے ۔ بچّوں میں جب یہ مرض شدید دورہ ہے اور تشنج میں سر پیچھے کی جانب کھنچ جاتا ہے ۔ تو بھی یہ دوائی مفید ثابت ہوتی ہے ۔

خوراک : ۲× ہر چھ گھنٹہ کے بعد ۔

انڈیگو : جب پیٹ کے کرموں کی وجہ سے مرگی کا دورہ ہوتا ہو اور مریض پست ہمّت واداس رہتا ہو ۔ ایسا نیلا جیسا کہ نیل کا رنگ تو یہ دوائی صحت بخش ہوتی ہے ڈاکٹر کوآبنی کے کہنے کے مطابق انڈیگو دوائی ایلوپیتھک کے برومائیڈس سے کہیں بڑھ چڑھ کر اعلیٰ ہے ۔ گرمی کے غبارے معدے کی پچھلی جانب سے سر کی طرف چڑھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور دماغ میں موج زنی کا احساس ہو یعنی لہریں اُٹھنے کا احساس ہو (ہمی سی فیوگا) ۔ جب سرسراہٹ معدے کی پچھلی جانب (SOLAR-PLEXUS) سے اُٹھتی ہوئی محسوس ہوتی ہو ۔ تو اس کے لیے بفورانا ۔ انڈیگو ۔ سیلیشیا اور کلکیریا کارب چار ادویات ہیں [1] ۔

خوراک : ۲× ہر چھ گھنٹہ کے بعد ۔

کوپرم میٹلیکم : مرگی کی اور خاص کر بچّوں کی مرگی کی یہ خاص دوائی ہے چہرہ اور ہونٹ بہت نیلے ہوں ۔ آنکھوں کے ڈھیلے اِدھر اُدھر حرکت کرتے ہوں

---

[1] اور نکس وامیکا بھی ۔

منہ میں جھاگ آتی ہو اور عضلات میں غضب ناک کرڈل پڑتے ہوں۔ مرض کا حملہ چیخ سے شروع ہوتا ہے۔ اور دورہ بڑا شدید اور مسلسل ہوتا ہو۔ جب مرگی کا دورہ رات کو ہوتا ہو اور دورے باقاعدہ وقفہ کے بعد مثلاً ایام حیض میں ہوتے ہوں تو بھی یہ دوائی نافع ہوتی ہے دانت نکالنے کے عرصہ میں جب بچہ کو مرگی کا دورہ ہوتا ہو۔ یا چھانٹ کے دب جانے کی وجہ سے مرگی کا دورہ ہوتا ہو تو ایسے حالات میں کوپرم دوائی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ہلبرٹ لکھتے ہیں کہ مرگی کے دوروں کو کم کرنے میں جتنی کوپرم دوائی مفید نہیں ہے۔ مزمن اور سخت کیسوں میں یہ دوائی رہنمائی کرتی ہے۔ ڈاکٹر ہنکر بھی مرگی کے مرض میں کوپرم کے بہت مداح ہیں۔

خوراک : ۳x ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

آرجنٹم نائٹریکم : مرگی کی یہ بھی ایک دوائی ہے۔ زبردست علامت اس کی یہ ہے کہ مرض کا حملہ ہونے کے قبل چار یا پانچ روز مریض کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور دورہ کے بعد بے چینی اور ہاتھ کانپتے رہتے ہیں، بوجہ نقص حیض یا بباعث خوف جب مرگی کا دورہ ہوتا ہو تو یہ دوائی مفید ثابت ہوتی ہے۔ جب کہ یہ خاص علامت سرسراہٹ کی موجود ہو یعنی سرسراہٹ حملہ سے کئی گھنٹے قبل ہوتی ہو، دماغی علامات بھی خاص قابلِ غور ہیں مریض پست ہمت اور جلدی ہی خوف زدہ ہو جاتا ہو اور حوصلہ توڑ بیٹھتا ہو۔

خوراک : ۶x ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔

اوینیتھی : شاید میٹریا میڈیکا میں اور کوئی دوائی مرگی کے لیے اوینیتھی کروکاٹا سے بڑھ کر نہیں ہے خاص علامات حسب ذیل ہیں :-

یکا یک اور مکمل بے ہوشی کا طاری ہو جانا، سوجا ہوا نیلا چہرہ، منہ میں جھاگ پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ تشنج کے ساتھ کزاز۔ ٹانگیں اور بازو سرد ہو۔ ڈاکٹر ٹلکاٹ نے اپنا تجربہ اوینیتھی کروکاٹا کے متعلق یوں بیان کیا ہے۔ آپ مڈل ٹون سرکاری ہسپتال کے انچارج تھے۔

۱۔ دوروں میں ۴۰ سے ۵۰ فی صد تک کمی ہو جاتی ہے۔

۲۔ دوروں میں تشنج پہلے سے ہلکا ہو جاتا ہے۔

۳ ۔ دوروں سے قبل کے جوش اور جنونی اُکساہٹ میں کمی ہو جاتی ہے ۔
۴ ۔ بے خوابی ۔ ہذیان ۔ بڑبڑاہٹ اور دورے کے بعد کے جمود میں کمی ہو جاتی ہے اور مریض کے دورے کے بعد کی کمزوری جلد دور ہو جاتی ہے ۔
۵ ۔ جن مریضوں کا علاج اونینتھی سے کیا جاتا ہے ۔ان کے مزاج میں شک ۔وہم چڑچڑا پن اور دوسروں کی غلطیاں نکالنے کی عادت بہت کم ہو جاتی ہے ۔
۶ ۔ مریضوں کی تیمارداری آسان ہوتی ہے ۔

ڈاکٹر ڈوی صاحب بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ اونینتھی کروکاٹا سے مرگی کے دَورے کم ہو جاتے ہیں ۔آپ بجائے مدر ٹنکچر کے ۳x یا ۶x طاقت میں اس دوائی کو استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اونینتھی کروکاٹا نے مرگی کے بے شمار مریضوں کو شفا دی ہے ۔

خوراک : Q یا ۳x یا ۶x ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

سلیشیا : یہ بھی مرگی کی خاص ادویات میں سے ایک ہے ، بالخصوص خنازیری اور رکٹی بچے زیادہ مستفید ہوتے ہیں ، سرسراہٹ معدہ کے پیچھے سے شروع ہوتی ہے ۔ (بفو ۔نکس وامیکا) جب مرگی کے دوروں پر چاند کا خاص اثر ہوتا ہو تو سیلیشیا دوائی نافع ہوتی ہے ۔شبینہ مرگی نیز دورہ سے پہلے ٹھنڈک کا سا محسوس ہونا اور دورہ کے بعد گرم پسینہ کا آنا ۔اس دوائی کی خاص علامت ہے ۔شبینہ مرگی کی کوپرم بھی اعلیٰ دوائی ہے ۔مرگی کے دَورے نیا چاند نکلتے پر زیادہ ہوتے ہوں سخت قسم کے مزمن کیسوں میں یہ دوائی کلکیریا کے بعد استعمال کی جاتی ہے ۔اور خاص علامت اس کی یہ ہوا کرتی ہے کہ مریض کے جسم کا بایاں حصہ ٹھنڈا ہوا کرتا ہے ۔

خوراک : ۶x ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا : فتور ہاضمہ کی وجہ سے جب یہ مرض پیدا ہوا ہو تو نکس وامیکا دوائی کام آتی ہے اور ایک خاص علامت اس کی یہ بھی ہوا کرتی ہے کہ مریض کو چہرے پر چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہوئی ہیں ۔

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔

سائی کیوٹا وروسا : سانس بہت دقت سے آتا ہو ، کھواز ہو ، چہرہ نیلگوں

سرخ ہو، منہ میں جھاگ آوے اور گردن پیچھے کی جانب مڑ کر اکڑ گئی ہو۔ آنکھیں تاڑے لگی ہوں اور سخت نقاہت ہو۔

خوراک: ۳× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: ۶× یا ۳۰ ۔ خنازیری مزاج کے مریضوں کے لیے یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ کلکیریا کی مانند یہ دوائی بھی اُن کیسوں میں کام آتی ہے جو کہ بوجہ کثرتِ مجامعت یا چھانٹ کے دب جانے کے باعث پیدا ہوئے ہوں۔ تشنج کے بعد نقاہت بہت ہوتی ہو اور یوں بھی علاج کے دوران میں گاہے گاہے سلفر کی خوراک دینی مفید ہوا کرتی ہے۔

علاوہ ازیں ہائیوسائی مس ۔ سٹرامونیم ۔ بیلاڈونا ۔ اگاری کس، ہائیڈروسیانک ایسڈ کاسٹیکم، ہیپر سلف ۔ کالی میور ۔ کالی برومیٹم ۔ آرٹی میشیا ولگرس[۱] اور سولانم کاروغیرہ اپنی علاماتِ مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

حفظانِ صحت کا خاص خیال رکھنا چاہیے لیکن ورزش اتنی زیادہ نہیں کرنی چاہیے کہ جس سے تکان پیدا ہو۔ کیونکہ تکان مرگی کے حملہ آور ہونے کا باعث ہوتی ہے۔ مصروع مریضوں کو آرام کی بہت ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس لیے مریض لڑکوں یا لڑکیوں کو تین چار گھنٹے متواتر محنتِ دماغی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر خوف مایوسی۔ تشویش یا دیگر امور مرض کا باعث ہوں تو ان اسباب کو دُور کرنا لازمی ہوتا ہے۔ غذا مقوی اور وقتِ مقررہ پر تھوڑی مقدار میں دینی چاہیے۔ چونکہ بھوک اکثر زیادہ لگا کرتی ہے۔ اس لیے مناسب طریقہ اور مناسب وقت پر غذا دینی چاہیے۔ سرد پانی سے غسل اور بعدہٗ جسم کو خوب ملنا مفید ہوتا ہے۔ کثرتِ مجامعت سے پرہیز لازمی ہے۔

---

[۱] ایسنتھیم ۔ اتھوپا ۔ کمفر ۔ چائنا آرس ۔ سمی سی فیوگا ۔ پلمبم ۔ سورائنم ۔ سکیل کار۔ سیئنم ۔ سٹرامونیم ۔ زنکم پر بھی غور کریں۔

رعشہ

کوریا (CHOREA)

لرزنا ۔ کانپنا ۔ ارتعاش

اس مرض میں جسم کے ایک یا دو جانب اختیاری عضلات میں غیر منتظم حرکات ہوتی ہیں جو بالخصوص ہاتھ پاؤں اور چہرہ کے عضلات میں واقع ہوتی اور خواب کی حالت میں دفع ہو جاتی ہیں ۔

علامات مرض : جب مرض کا حملہ خفیف ہو تو مریض چلنے پھرنے میں تھوڑا لڑکھڑاتا ہے اور پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہے ۔ اگر کسی چیز کو اُٹھانے لگتا ہے تو ہاتھ کانپتا ہے ۔ جب مرض کا حملہ شدید ہو تو پہلے چہرہ کے عضلات پھڑکنے لگتے ہیں ۔ پھر بازو اور ٹانگ وغیرہ خود بخود عجب طرح سے حرکت کرتے ہیں اور بعض اوقات سارا جسم ہی ہلتا رہتا ہے ۔ بعض حالتوں میں مریض نہ تو کھڑا ہو سکتا ہے ۔ اور نہ ہی چل پھر سکتا ہے اور بمشکل بستر پر پڑا رہ سکتا ہے ۔ کھانا کھاتے وقت مریض کا ہاتھ جھٹکا کھا کر بجائے منہ میں جانے کے اُس کے سر پر چلا جاتا ہے ۔ لکنت اور ہکلا پن اس مرض کی خاص علامات ہیں ۔

اسباب مرض : یہ مرض عموماً بچوں کو زیادہ ہُوا کرتا ہے ۔ پانچ سال سے لے کر دس سال کی عمر کے بچوں میں یہ مرض عام ہے ۔ دس سے پندرہ سال کے بچے زیادہ مبتلا پائے گئے ہیں ۔ شیر خوار بچوں میں یہ مرض نہیں پایا جاتا بلکہ پانچ سال کی عمر سے پہلے شاید ہی کوئی کیس دیکھنے میں آتا ہو ۔ بیس سال سے زائد عمر کے اشخاص کو یہ مرض بہت ہی کم ہوتا ہے ۔ البتہ حاملہ مستورات اس شرط سے مستثنیٰ ہیں ۔ چند کیس ایسے بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ زائد از ساٹھ سالہ پیر بھی اس مرض میں مبتلا پائے گئے ہیں ۔ مگر وہ تمام کے تمام وجع المفاصل کے مریض تھے ۔ بمقابلہ مردوں کے مستورات اس مرض میں دگنی تعداد میں مبتلا ہوتی ہیں ۔ خوف ۔ دانت نکلنے ۔ کرم امعاء ۔ حلق درست رسی ، کی

بدعادت، فتور حیض ۔کمی خون، باؤ گولہ، ہسٹیریا اس مرض کے اسباب ہیں ۔ اکثر یہ مرض موروثی ہوا کرتا ہے ۔عصبی مزاج والدین یا باؤ گولہ والی عورت کی اولاد اس مرض میں مبتلا ہونے کے لیے زیادہ مستعد ہوتی ہے ۔وجع المفاصل اس مرض کا اکثر اوقات سبب ہوا کرتا ہے ۔جب ایک بچہ کسی مریض کو اس مرض میں مبتلا ہوا دیکھتا ہے تو یا تو اس کی نقل اتارنے سے یا کبھی ویسے ہی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ بالغ لڑکیوں میں پہلی بار حمل قرار پانا بھی اس کا سبب ہو سکتا ہے ۔کبھی نوجوان اور بوڑھے اشخاص بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔کثرتِ چائے نوشی اور شراب خواری سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے ۔

علاج

ایکونائیٹ : جب مرض کا باعث خوف یا سردی لگنا ہو اور خاص کر جب بخار بھی ہمراہ ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے ۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

اگاریکس : مرض کے شروع میں یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔سردی اور جھنجھناہٹ کا محسوس ہونا اور ٹانگوں کا لڑکھڑانا اس کی خاص علامات ہیں ۔

خوراک : ۲× یا ۳× ہر تین یا چار گھنٹہ کے بعد ۔

سمی سی فیوگا : جب اس مرض کا سبب وجع مفاصل ہو یا فتور حیض ہو تو یہ دوائی شفا دینے والی ہوتی ہے ۔

خوراک : θ یا ۱× ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

سائینا : جب کرم امعاء اس مرض کا باعث ہوں تو یہ دوائی شافی ہوتی ہے ۔

خوراک : ۱× یا ۳× دن میں چار مرتبہ ۔

فیرم فاس : حبس یا کمی خون کی وجہ سے اگر یہ عارضہ ہو تو یہ دوائی دینی چاہیئے ۔

خوراک :

اگنیشیا : ہسٹیریکل مزاج والی مستورات کو اگر رعشہ کا عارضہ ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

خوراک: ۲x یا ۳x دن میں تین مرتبہ۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل ادویات بھی اس مرض میں کام آتی ہیں۔ آرسینکم۔ بیلاڈونا۔ کوپرم۔ ہائیوسائی مس۔ فاسفورس۔ سٹرامونیم اور زنکم وغیرہ۔

ضروری ہدایات: مرض کے سبب کو معلوم کر کے پہلے اس کا علاج کریں۔ تبدیلی آب و ہوا بھی مفید ہے۔ چند یوم کے لیے بستر پر آرام کرنا بھی مفید ہوا کرتا ہے۔

غذا: نہایت لطیف اور زود ہضم دینی چاہیے۔ مثلاً دودھ، ساگودانہ۔ اراروٹ۔ فرنی۔ کھچڑی اور چنے کا شوربا وغیرہ۔

بے خوابی، نیند نہ آنا

(SLEEPLESSNESS INSOMNIA)

رات کو نیند نہ آنا۔ یہ اکثر کسی نہ کسی بیماری سے تعلق رکھتا ہے۔ جب کئی روز نیند نہ آوے تو دماغ میں خرابی واقع ہوتی ہے اور کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اسباب مرض: اس مرض کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً شدتِ بخار درد نفخ شکم۔ بدہضمی۔ قبض، رنج و غم، فکر و تردد۔ زیادہ چائے و قہوہ نوشی۔ جگر میں فتور۔ دلی جوش کثرت مطالعہ بعض امراض دماغ و دل، یرقان۔ کمی خون، جوڑوں کا درد۔ خون میں زیادہ جوش ہونا وغیرہ وغیرہ۔

علاج

مرض کے اصل سبب کو دُور کریں، چنانچہ اگر شدتِ بخار یا درد کی وجہ سے بیخوابی ہو تو ان کا مناسب علاج کرنے سے بے خوابی کو بھی آرام آجایا کرتا ہے اور اگر طبیعت میں جوش ہو اور اس کے باعث نیند نہ آتی ہو تو جوش کے اسباب کو دُور کر دینے سے نیند آجایا کرتی ہے۔ ادویات جو اس بیماری میں مفید ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:-

اکونا ئیٹ: آدھی رات کے بعد نیند نہ آنا۔ سخت فکر و تردد اور خون میں جوش کا زیادہ ہونا۔ یہ دوائی بچوں اور بوڑھوں کے لیے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد:

بیلا ڈونا: جب نیند کی خواہش ہو اور نیند نہ آئے۔ شام کے وقت نیند محسوس ہو لیکن نیند نہ آئے۔ دل میں کوئی غم، بے چینی اور جھوٹا ڈراؤنا خیال ہو اور بُرے بُرے خواب آتے ہوں اور بدیں وجہ نیند نہ آتی ہو چہرے اور دماغ میں خون کا جوش ہو چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کافیا: دل میں فکر، کسی امر کا خیال رہنے پر، یا بہت دنوں تک بیمار کی تیمارداری میں رہنے سے یا جاگتے رہنے سے، یا زیادہ خوشی کے باعث جب نیند نہ آئے تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: رات کو زیادہ دیر پڑھنے کے سبب سے بدہضمی کے باعث نیند نہ آوے۔ شام کو مریض سو جائے اور رات کو تین بجے اچھی طرح سو کر پھر جاگ اٹھے اور صبح پانچ بجے تک جاگتا رہے اور مابعد پانچ بجے سوئے اور پھر نیند بھر کر نہ آوے اور دل اداس نہ رہے۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

اگنیشیا: جب دل میں رنج ہو اور غم ہو۔ یا دل میں خوف یا غم اندر ہی اندر ہو اور باہر اس کا اظہار نہ کیا جائے تو ایسی حالت میں نیند نہ آنے پر اگنیشیا دوائی بہت نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم: آدھی رات کے بعد نیند نہ آنا۔ بے چینی نہایت زیادہ اور سخت عصبی اور جسمانی کمزوری۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: سر میں درد ہو اور طبیعت بھاری ہو، جگر میں فتور ہو، نیز بڑھاپے

میں جب نیند نہ آوے تو یہ دوائی دینی چاہیئے۔

خوراک: ۶x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

فیرم یا تھوجا: جب چائے کا زیادہ استعمال کرنے سے نیند نہ آئے تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کیموميلا: جب بچوں کو رات بھر بے چینی کے باعث نیند نہ آئے۔ تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

لائیکو پوڈیم: رات کو جاگتا رہے اور دن بھر سویا رہے، دل میں اُکساہٹ ہو۔

خوراک: ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

پیسی فلوران کارناٹا: جب علامات صاف نہ ہوں یا سمجھ میں نہ آویں۔ تو یہ دوائی تیس تیس قطرے نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر دن میں تین یا چار مرتبہ دینی چاہیئے۔ اس سے نیند خاطر خواہ آجاتی ہے۔

خوراک: ؤ کے تیس قطرے نصف چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر تین یا چار مرتبہ۔

سلفر: نیند کم و بیش آوے۔ جلدی اکھڑ جاوے اور پھر نیند نہ آوے۔

خوراک: ۳۰x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ایونیا سٹیوا مدر ٹنکچر کے ۱۵ قطرے نصف چھٹانک نیم گرم پانی میں ڈال کر رات کو سوتے وقت پی لیں، نیند آجائے گی[1]

ضروری ہدایات: شام کے وقت غسل کرنا۔ یا ٹھنڈے پانی سے بدن پونچھنا سونے کے کمرہ میں ہوا کی آمدورفت کا ہونا۔ زیادہ رات گزرے کھانا کھانے سے بچے

---

[1] اس کے علاوہ ہائیوسائمس۔ جلسی میم۔ کیناںس انڈیکا۔ کوکا۔ کمفورا مانو بروماٹیا بہت مفید دوائیں ہیں۔

رہنا ۔ سونے سے چند گھنٹے پہلے سے ہی دل مطمئن رکھنا صبح اُٹھنا ۔ مناسب محنت یا ورزش کرنا ضروری ہیں ۔ جن لوگوں کو رات کو نیند نہیں آتی ۔ ان کو تکیے پر نہ سونا چاہیے ۔ اگر نیند نہ آتی ہو تو کسی اچھی بات پر خوب دھیان دینے سے نیند آجائے گی ۔ اگر طبیعت میں کسی وجہ سے غیر معمولی جوش ہو تو اسباب جوش کو دور کر دینا چاہیے ۔ شام کو چائے یا قہوہ بالکل نہ پینا چاہیے سونے کے کمرے میں شور غل یا بو وغیرہ نہ ہونی چاہیے ۔ سوتے وقت گرم پانی سے پاشویہ کرنا ۔ مٹھی چاپی کرانا یا قصہ کہانی سننا ۔ سر پر تر کپڑا رکھنا یہ سب مفید تدابیر ہیں ۔ نیز روغن بادام یا خشخاش کا تیل سر پر ملنے سے بھی نیند آجایا کرتی ہے ۔

نوٹ : نیند لانے کے لیے ایلوپیتھک خواب آور ادویات کا استعمال بڑا مضر ہے اور نہ ہی افیون ، بھنگ ، کلورل ۔ شراب وغیرہ کو استعمال میں لانا چاہیے ۔ بعض ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایلوپیتھک ڈاکٹروں کی دیکھا دیکھی نمونیا ۔ تپ محرقہ وغیرہ میں رات کو نیند لانے کے لیے مریض کو خواب آور ادویات دے دیتے ہیں ۔ اس طرح سے ہومیوپیتھک دوائی کے اثر میں نقص واقع ہو کر نقصان ہوتا ہے جب علامات کے مطابق سوچ کر دوائی اصل مرض کے لیے دی جائے ۔ تو رات کو نیند خود بخود آجاتی ہے ۔

دیوانگی ، جنون ، پاگل پن

(INSANITY MELANCHOLIA)

عقل میں فتور آجانے کو دیوانگی کہتے ہیں ، جب انسان کی عقل میں فتور آجاتا ہے تو وہ واہی تباہی اور بے ہودہ باتیں کرنے لگتا ہے اور وہمی و وسواسی ہو جاتا ہے ۔ اس کے دل میں توہمات ، جھوٹے خیالات پیدا ہوتے رہتے ہیں ۔

علاماتِ مرض : مرض دیوانگی میں مبتلا ہونے سے پہلے مندرجہ ذیل علامات اکثر ظہور پذیر ہوتی ہیں ۔ مریض کا سر گھومتا رہتا ہے اور اکثر اس کو سر درد رہتا ہے خیالات پریشان رہتے ہیں ، طبیعت کاروبار میں نہیں لگتی ۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے ، دماغ میں ضعف اور تکان کا احساس ہوتا ہے ۔ مریض بے چین اور اداس

رہا کرتا ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی اور بدحواسی میں کٹتی ہے۔ پھر بعدہ جُوں جُوں مرض بڑھتا ہے مریض کا مزاج چڑچڑا ہوتا جاتا ہے۔اُس کا جوش اور غصہ بڑھ جاتا ہے۔ راتیں بے خوابی میں کٹتی ہیں اور پریشان خوابوں سے چونک کر اُٹھ بیٹھتا ہے اور تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔ اکثر تن بدن سے بے خبر ہو جاتا ہے اور خستہ حال رہتا ہے۔ بسبب ضعف حافظہ ایک بات کی بار بار تکرار کرتا ہے اور واہی تباہی باتیں کرتا رہتا ہے۔ اس کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے۔ کبھی جی متلاتا ہے۔ اور اُبکائیاں آتی ہیں۔ سر لگاتار چکراتا رہتا ہے اور متواتر دردِ سر کی شکایت رہتی ہے۔ کبھی حالتِ بیداری میں اسے خواب کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے

اسبابِ مرض: منشیات مثلاً چرس وغیرہ کا بکثرت استعمال۔ کثرتِ مے خواری۔ کثرتِ محنت دماغی۔ کثرتِ مباشرت، جلق کی بدعادت۔ مادہ آتشک صدمات وحوادث، صدماتِ عصبی، تکالیف خانگی، ملکی یا مذہبی خیالات میں مستغرق رہنا۔ نفسانی خواہشات کی زیادتی، فاقہ کشی۔ محتاجی۔ بعض امراض معدہ وجگر دماغ۔ مستورات میں رحم کے امراض۔ وضع حمل کی تکالیف وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ بعض امراض دماغی مثلاً مرگی وغیرہ کے بعد بھی دیوانگی ہو جایا کرتی ہے۔

علاج

بیلاڈونا: سب سے پہلی دوائی یہ ہے۔ غصہ، بے چینی، سردرد، پتلیاں پھیلی ہوئیں اور مریض نہایت تندمزاج۔ یہ اس کی علامات ہیں:۔

خوراک: ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

پلاٹینا: مریض خیال کرے کہ وہ تمام انسانوں سے بالاتر ہے اور کہے کہ وہ بہت دولت مند اور فاضل ہے۔ موت کا ڈر ہو، مستورات میں مجامعت کے لیے اُکساہٹ ہو یا نقصِ حیض ہو۔

خوراک: ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس: خیالات ایک مضمون سے جھٹ دوسرے مضمون کی طرف چلے

جائیں ۔شکی ۔باتونی ۔وسواسی ہو اور اس کو شکلیں نظر آئیں ۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

سٹرامونیم : یہ دوائی بیلاڈونا کے بہت مشابہ ہے ۔مریض بہت تند ہو، مارنے اور کاٹنے کی خواہش کرتا ہو ۔چوہے اور سانپ دیکھتا ہو ۔بڑا خوف زدہ ہو ۔

خوراک : ۳۰x یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

وراٹرم ایلبم : اس دوائی کی علامات سٹرامونیم کی علامات سے ملتی جلتی ہیں ۔ مریض چڑچڑا اور بے چین ہو ۔مذہبی جنون کے لیے وراٹرم بہت مفید دوائی ہے ۔نیز سلفر بھی ۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

اناکارڈیم : مریض کو ایسا معلوم ہو کہ اس کی دو ضمیریں ہیں ۔ایک اس کو ایک کام کرنے پر آمادہ کرتی ہے اور دوسری منع کرتی ہے ۔لعنت ملامت کرنے پر طبیعت کا رجحان ہو، حافظہ کمزور ہو ۔عورت خیال کرتی ہو کہ بچہ اُس کا اپنا نہیں ہے ۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

کلکیریا کارب : آنکھیں بند کرنے پر اُس کو بہت سی تصویریں نظر آتی ہوں ۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

آرم میٹلیکم : زندگی سے بیزار ہو ۔خودکشی کرنے کی کوشش کرتا ہو ۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم : ناامید ہو ۔مریض خیال کرتا ہو کہ کوئی شخص اُس کی پرواہ نہیں کرتا تمام دوست اُس کو چھوڑ گئے ہیں ۔حافظہ کمزور ہو ۔غصہ یا بحث مباحثہ سے مریض تند ہو جاتا ہے ۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

کینابس انڈیکا : وقت اور فاصلہ کے متعلق بہت دھوکا لگتا ہو، ایک منٹ سال کے برابر معلوم دیتا ہو اور تھوڑا سا فاصلہ بہت لمبا معلوم ہوتا ہو ۔مریض خیال کرتا ہو کہ وہ پھول رہا ہے اور اس کا جسم بہت بڑا ہو رہا ہے اور بے شمار گھنٹیوں کی آواز سن رہا ہے اور دُور کی آواز بھی اس کو بہت بھاتی ہو ۔

خوراک: ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
علاوہ ازیں اوپیم۔ کوکین۔ کالی برومیٹم۔ ہائیوسائیمس۔ کیمفر۔ نکس ماشکاٹا۔ کینتھرس آرجنٹم نائیٹریکم۔ گلونائین۔ سلفر۔ پلسٹلا۔ نائٹرک ایسڈ۔ سمی سی فیوگا۔ الیومینا۔ آیوڈین کلکیریا فاس۔ نیٹرم میور۔ نیٹرم کارب۔ سی پیا۔ سٹینم۔ تھوجا۔ اگنیشیا۔ فاسفورک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ لائیکوپوڈیم ساگاری کس۔ پلاڈیم۔ بیپ ٹیشیا۔ سٹافی سیگریا۔ کالو سنتھ۔ برائی اونیا۔ سلیشیا ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات: ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں کہ جس سے مریض کو نیند آجائے۔ مریض کو صاف ستھرے، سرد ہوادار اور تاریک کمرے میں رکھیں اور اس سے بڑی محبت اور خوش اسلوبی سے پیش آئیں اس کے ساتھ کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے اس کی طبیعت میں جوش پیدا ہو جائے۔ مریض کے سر پہ سرد پانی میں کپڑا تر کر کے یا برف رکھیں۔ ہر روز سرد پانی سے غسل کرائیں اور اس امر کا خیال رکھیں کہ مریض کو قبض نہ ہونے پائے۔ ثقیل اور نفخ پیدا کرنے والی غذائیں اور گرم اشیا نہ دیں۔ زود ہضم اور لطیف غذا مثلاً دودھ۔ چاول۔ کھچڑی۔ ساگودانہ۔ فرنی۔ آش جو وغیرہ دیں۔

سرکار کی طرف سے پاگل خانے بڑے بڑے شہروں میں بنے ہوئے ہیں۔ مناسب ہے کہ پاگل کو پاگل خانہ میں بھیج کر وہاں ہی اُس کا علاج کرائیں۔ کیونکہ وہاں خاطر خواہ حفاظت کی جاتی ہے۔ لاہور اور گدو (حیدر آباد سندھ) میں ایسے شفا خانے برائے امراض دماغی موجود ہیں۔

ہذیان۔ بہکنا۔ بڑانا
(DELIRIUM)

اس مرض میں قوائے عقلیہ میں فتور واقع ہوتا ہے، جس کا اظہار کلمات و حرکات سے ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض: شدید ہذیان میں مریض دیوانہ وار بہکنے لگتا ہے اور جن اشیاء کا وجود نہیں ہوتا اُن کی بابت باتیں کرتا اور اُن کو موجود بتلاتا ہے اور ہاتھوں اور چہرہ

سے ایسی حرکات کرتا ہے کہ دیکھنے والا جھٹ سمجھ جاتا ہے کہ اس کے قوائے عقلیہ میں فتور ہے۔ خفیف ہذیان میں گا ہے گا ہے مریض ایسی حرکات و گفتگو کرتا ہے۔ جو کہ ہر موقع کے لحاظ سے بالکل خلافِ عقل ہوتی ہیں اور کبھی کبھی درست باتیں بھی کرتا ہے۔

اسبابِ مرض : شدت کا بخار۔ سمیتِ خون۔ ضعفِ اعصاب۔ جنون۔ مالیخولیا اور دماغ کی ساخت میں نقص

علاج

بیلاڈونا : ہذیان میں سب سے پہلے جس دوائی کا خیال آتا ہے وہ بیلاڈونا ہے۔ شدید ہذیان ہو اور مریض با آواز بلند قہقہہ لگاتا ہو اور چیختا چلاتا ہو، دانتوں کو پیستا ہو اور چھپنے یا بھاگنے کی کوشش کرتا ہو۔ خوف اور تصورات سے پُر ہو غصّہ اور تندی بہت ہوں۔ چہرہ اور سر سُرخ ہو اور اُکساہٹ بہت ہو، بعض اوقات مریض کو گرنے کا خوف ہو۔ اور ہوا کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہو بعض اوقات مریض بے ہوشی میں پڑا رہتا ہو اور جب اس کو جگایا جائے تو ارد گرد کے اشخاص کو مارتا ہو اور مانند کتے کے بھونکتا ہو اور کاٹتا ہو اور نہایت ہی تند ہو۔

خوراک : ×۳ ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

ہایوسائی مس : یہ دوائی بیلاڈونا اور سٹرامونیم کے بین بین ہے۔ نہ تو بیلاڈونا کی مانند دماغ میں اجتماع خون زوروں پر ہوتا ہے اور نہ سٹرامونیم کی مانند مریض زیادہ تند و وحشی ہوتا ہے۔ روشنی سے نفرت ہوتی ہے اور مریض کو زہر خورانی کا ڈر لگا رہتا ہے۔ بستر پر بیٹھ کر وہ بہکتا اور بڑبڑاتا ہے اور اپنے ارد گرد وحشیانہ نگاہ سے دیکھتا رہتا ہے۔ اعصابی اُکساہٹ، بڑبڑانا چلانا، عضلات کا جھٹکنا بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ فرضی دشمن سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے اور بستر کے کپڑوں اور ہوا میں کسی چیز کو ہاتھوں کے ساتھ متواتر چننا رہتا ہے۔ یہ علامت ہایوسائی مس کی خاص ہے۔

خوراک : ×۳ ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

سٹرامونیم : ہذیان نہایت تند ہو۔ جنون بہت زوروں پر ہو اور نظام عصبی بہت بگڑا ہوا ہو۔ مریض روشنی چاہتا ہو اور اکیلا رہنا نہ چاہتا ہو۔ بلکہ اس کی خواہش

ہو کہ تیمار دار اس کے پاس بیٹھے رہیں - بکواس بہت کرتا ہو - قہقہہ لگاتا ہو - قسمیں کھاتا ہو التجا کرتا ہو - لعنت ملامت کرتا ہو اور گیت گاتا ہو - اُس کو بھوت دکھائی دیتے ہوں، روحوں سے گفتگو کرتا ہو اور ان کی آوازوں کو سنتا ہو، اکثر سر کو سرہانے پر سے اُٹھائے رکھتا ہو چہرہ چمکیلا اور سُرخ ہو اور اس کی شکل ڈراؤنی ہو اور اس کو ایسا معلوم ہوتا ہو کہ ہر ایک کونہ سے کئی اقسام کی اشیاء اُٹھ رہی ہیں اور اس کو ڈرا رہی ہیں -

خوراک : ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد -

وراٹرم ایلبم : بے چینی کاٹنے اور کپڑے پھاڑنے کی خواہش مثل بیلا ڈونا کے ہو لیکن وراٹرم ایلبم میں جلد جسم ٹھنڈی اور پسینہ بھی ٹھنڈا آتا ہے - مریض بڑا باتونی اور باآواز بلند بولتا ہے اور فرضی اشیاء سے خوف کھاتا ہے نیز پاگل پن یا اُکساہٹ کی حالت ہو اور اپنے گردونواح کے لوگوں کو بہت گالیاں نکالتا ہے -

خوراک : ۳× ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد -

فاسفورس : خفیف محرقی ہذیان میں جب کہ جریانِ خون بھی ساتھ ہو اور مریض بیزار، کاہل و سُست پڑا رہے - گفتگو کرنی نہ چاہے اور سوالات کا جواب بڑا آہستہ دے نیز جب کہ بے ہوشی کی حالت ہو اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ کئی ایک چہرے اس کی طرف گھور رہے ہیں - نیز کئی قسم کے خیال اُس کے دل میں ہوں - مثلاً وہ خیال کرتا ہو کہ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہے -

خوراک : ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد -

اگاری کس : ڈاکٹر بائنز ہذیان محرقی میں اس دوائی کے بڑے مداح ہیں - جبکہ مریض بستر پر اُٹھنے کی لگاتار کوشش کرتا ہو اور اس کا تمام جسم کانپتا ہو -

خوراک : ۱۰ ہر بیس یا بیس منٹ کے بعد -

لاکسس کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض بہت بولتا ہے، نیز اس کو زہر خوری کا ڈر رہتا ہو لیکن ہذیان خفیف قسم کا ہو اور نیچے کا جبڑا گر جاتا ہو - خاص علامت اس کی یہ ہے کہ مریض خیال کیا کرتا ہے کہ وہ انسانی طاقت سے کسی بالا طاقت کے زیر اثر ہے -

خوراک : ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

سمی سی فیوگا : مریضہ کو اس بہت کرتی ہے کبھی کسی مضمون پر کبھی کسی مضمون پر ۔ یعنی مضمون بدلتی رہتی ہو ۔ چوہوں اور چوہیوں وغیرہ کی تصویریں دیکھتی ہو ۔ جب کہ یہ ہذیان فتور حیض کی وجہ سے ہو تو شافی ہوتی ہے ۔

خوراک : ۵ کے پانچ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

بیپ ٹیشیا : مریض کو ایسا خیال ہو کہ اس کے جسم کے کئی ٹکڑے ہیں جو کہ اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہو ۔

خوراک : ۱×۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

تھوجا : مریض کو ایسا تصور ہو کہ اس کا جسم شیشے کا بنا ہوا ہے وہ بڑی احتیاط سے جسم کو حرکت دیتا ہو ۔ مبادا کہ یہ ٹوٹ جائے ۔

خوراک : ۵ یا ۱×۱ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

ایپ سن تھی ام : ہذیان میں مریض کو لگاتار حرکت کرنے کی خواہش لگی رہتی ہو ۔

خوراک : ۱×۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

ضروری ہدایات : شدید ہذیان میں سر پر برف کا رکھنا ضروری ہوتا ہے ۔ یا گل روغن میں ٹھنڈا پانی ملا کر اور اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھنا چاہیے ۔

فالج ۔ شل ہو جانا ۔ ادھرنگ

HEMIPLEGIA PARALYSIS PARAPLEGIA)

اس مرض میں جسم کے بعض حصص یا کوئی خاص حصّہ کی حس یا حرکت یا ہر دو ناقص یا زائل ہو جاتی ہیں ۔ جب یہ مرض سارے جسم میں ہو تو اسے ڈاکٹری میں "جنرل پیرے لے سس" یعنی فالج عام کہتے ہیں اور جب یہ مرض نصف جسم طولانی میں ہو تو اسے "ہمی پلجیا" کہتے ہیں لیکن جب یہ مرض کمر سے نیچے دھڑ میں ہو تو اسے انگریزی میں "پراپلجیا" کہتے ہیں اور جب صرف چہرہ مفلوج ہو تو اُسے "فی سی ایل پیرے لے سس" یعنی

لقوہ کہتے ہیں۔

علاماتِ مرض: بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مریض سویا ہوا صبح کو جب بیدار ہوتا ہے تو اس کو تھوڑا تھوڑا سر درد رہتا ہے بعدہٗ ایک دو مرتبہ قے آکر فالج یا ادھرنگ ہو جاتا ہے۔ چہرہ کے عضلات ماؤف ہو کر منہ کسی قدر ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ ماؤف جانب کے ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں۔ ماؤف ہاتھ خود بخود گر پڑتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور قبض رہتی ہے۔ ہوش و حواس میں بھی فرق پڑ جاتا ہے اور مریض کے لیے بدوں سہارے کے اُٹھنا بیٹھنا یا چلنا پھرنا محال ہو جاتا ہے۔ کبھی دفعتاً مرض سکتہ کے ساتھ ہی فالج ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: دماغ میں پھوڑا یا رسولی۔ مرگی۔ رعشہ۔ باؤ گولہ آتشک وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں اکثر یہ مرض سکتہ کی بیماری کے باعث ہوا کرتا ہے۔ کبھی نخاع کی خرابی سے مرض ہو جاتا ہے۔

علاج

لقوہ: برائٹا کارب۔ کاسٹی کم۔ بیلاڈونا۔ ایکونائیٹ وغیرہ۔

فالج عامہ: فاسفورس۔ برائیٹا کارب۔ مرکیورس کار۔ کاکیولس۔ کونیم۔ پلمبم۔ کاسٹی کم وغیرہ۔

آنکھ کے چھپّر کا فالج: جلسی میم۔ سپائی جیلیا۔ بیلاڈونا۔ سٹرامونیم وغیرہ

ادھرنگ (فالج نصف جسم طولانی) نکسوامیکا۔ آرنیکا۔ فاسفورس۔ کاسٹیکم۔

خناقی فالج: جلسی میم۔ کونیم۔

رنگ سازوں کا فالج: اوپیم۔ آیوڈیم۔ کوپرم میٹلیکم۔ آرسینکم۔ الیومن سٹینیم وغیرہ

رسٹاکس: جب کہ فالج۔ وجع المفاصل کے باعث ہو یا بھیگنے یا نمی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو نیز عصبی بخاروں اور ٹائیفس کے باعث فالج میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ اعضاء بہت سخت ہو گئے ہوں۔ یہ دوائی مزمن حالتوں میں خاص طور پر مفید

ہوتی ہے ۔ اگرچہ فالج بچگان کی شدید حالتوں میں بھی یہ ویسی ہی مفید ہوتی ہے ۔ (شدید فالج بچگان میں سلفر کو نہیں بھولنا چاہیئے)

عضلاتِ چشم اور چہرہ کے فالج میں جب کہ اس کا باعث مرطوب آب و ہوا اور ٹھنڈک ہو اور خاص کر وجع المفاصل مریضوں میں کاسٹیکم ویسے ہی مفید دوائی ہے جیسی کہ رسٹاکس ۔ اس حالت میں دونوں ہی مفید ادویات ہیں ۔

ڈلکامارا : بہت حالتوں میں رسٹاکس کے مشابہ ہے ۔ نچلے دھڑ کے فالج یا جب کہ مرطوب موسم میں یا نمدار زمین پر بیٹھنے سے فالج شروع ہوا ہو تو ڈلکامارا اور رسٹاکس دونوں ہی مفید ادویات ہیں ۔ لیکن مزمن مرض میں ڈلکامارا مفید نہیں ہوتی ۔

ٹھنڈک کے باعث فالج میں نیٹرم میور بھی ایک قیمتی دوائی ہے ۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

کاسٹیکم : ٹھنڈک کے باعث جب فالج ہو تو یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے ۔ خشک سرد موسم کی وجہ سے جب لقوہ کا عارضہ ہو تو کاسٹیکم دوائی بہت موثر ہوتی ہے ۔ ڈاکٹر کاپر دیٹ نے لقوہ کے بے شمار مریضوں کو کاسٹیکم ۳۰ سے شفا دی اور لقوہ کے علاج میں یہ دوائی مسلمہ طور پر مفید ہوتی ہے ۔ کسی خاص حصہ مثلاً زبان حنجرہ کے فالج میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔ سکتہ کے بعد جب کہ فالج کا عارضہ ہو جائے تو اس میں یہ دوائی کام آتی ہے ۔ آنکھ کے چھپر کے فالج میں بھی یہ دوائی نافع ہے ۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

براٗئٹا کارب : یہ لقوہ کی بہت اعلیٰ دوائی ہے اور نیز بوڑھوں کے فالج کی ڈاکٹر ہیز اس کے بڑے مداح ہیں اور ہارٹ مین تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ زبان کا فالج براٗئٹا کے بغیر درست ہو ہی نہیں سکتا ۔ لقوہ کے بعد جب کہ فالج ہو ۔ اور مریض اپنے آپ کو قائم نہ رکھ سکتا ہو ۔ نوجوان کے لقوہ میں جب کہ زبان بھی مبتلائے مرض ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے ۔

خوراک : ×۲ ہر دو گھنٹے کے بعد۔

جلسی میم : حرکتی فالج مکمل ہو۔ فالج خناقی اور فالج بچگان کی یہ ایک اعلیٰ ادویات میں سے ایک ہے ۔ فالج عضلاتِ چشم آنکھ کے چھپر کا فالج اور گفتگو بھی موٹی ہو گویا کہ زبان مفلوج ہے ۔ جذبات کے باعث فالج ہو۔ حلق کا فالج ہو۔ تمام کا تمام جسم کانپتا ہو۔

خوراک : ۵ یا ×۱ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کونیم : فالج پیری۔ شدید اُوپر کی جانب پڑھنے والا فالج یعنی فالج نیچے سے اُوپر کی جانب چڑھتا ہے ۔

خوراک : ×۳ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

آرجنٹم نائیٹریکم : فالج خناقی نیز فالج جسم طولانی کے لیے یہ ایک عمدہ دوائی ہے ۔

خوراک : ×۳ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا : نچلے دھڑ کا فالج ۔ ٹانگیں وزنی اور ران میں کھچاوٹ، پیری میں مثانہ کا فالج ۔ ہاضمہ کی خرابی اور مزاجِ مریض چڑچڑا

خوراک : ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ایکونائیٹ : قریباً ہر ایک قسم کے فالج کے لیے یہ ایک سرتاج دوائی ہے۔ جھنجھناہٹ اور سُن ہونا یہ اس کی مشہور علامات ہیں ۔ سرد ہوا لگنے کے باعث جب کہ لقوہ کا عارضہ ہو جائے اور ساتھ ہی ٹھنڈک محسوس ہو۔ خاص کر شدید حالات میں تو وہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ فالج جسم طولانی میں جب کہ جھنجھناہٹ ساتھ ہو تو دوائی نافع ہوتی ہے ۔

خوراک : ×۳ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ : ۱۔ فالج بوجہ ٹھنڈک میں رسٹاکس ۔ سلفر اور کاسٹیکم ، ادویات بھی کام آتی ہیں ۔

(۲) جھنجھناہٹ، کیناپس انڈیکا اور سٹافی سیگریا کی بھی علامت ہے۔
پلمبم: مفلوج عضو میں حس و حرکت نہ رہے۔ کمزوری از حد زیادہ ہو قبض کی شکایت ہو۔ پیٹ اندر کی طرف گھس گیا ہو۔ فالج سے پہلے مرزہ اور دماغ تشنج ہو۔
خوراک: ۳x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔
فاسفورس: فالج نخاع میں یہ دوائی کام آتی ہے۔
خوراک: ۶x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ایبوبینا۔ ہائیوسائی مس۔ کالی آیوڈائیڈ ۶x وغیرہ بھی کام آتی ہیں۔
ضروری ہدایات: مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں اور اسے اُٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں۔ قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔ غذا لطیف اور زود ہضم دیں۔ دودھ سب سے بہتر غذا ہے۔ مالش کرنا اور بجلی کا لگانا بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ انیما کرنا یا سمندر میں نہانا بھی مفید ہوتا ہے۔

بچوں کا فالج
(INFANTILE PARALYSIS)

یہ مرض چند ماہ سے لے کر چند سال کے بچوں کو حرام مغز (ریڑھ کا ستون) کے کسی حصہ کے سخت ہو جانے کے باعث ہو جایا کرتا ہے۔
علاماتِ مرض: اس مرض کا حملہ بخار یا تشنج سے شروع ہوتا ہے اور جب شدید علامات دور ہو جاتی ہیں تو بعد میں پتہ لگتا ہے کہ بچہ کا فلاں عضو شل ہو گیا ہے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رات کو بچہ بھلا چنگا سوتا ہے۔ صبح اُٹھنے پر اس کے ایک یا دونوں ہاتھ اور پاؤں مفلوج پائے جاتے ہیں، جن کی قوتِ حرکت تو بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ مگر قوت حس میں چنداں نقص واقع ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ عضلات مفلوجہ

کے نشوونما میں فتور پیدا ہونے سے وہ لاغر اور بیکار ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں اور پشت میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔

اسباب مرض: سردی کا لگنا مثلاً ٹھنڈے پتھر یا نمدار جگہ پر بیٹھنا یا لیٹنا۔ دانت نکالنا۔ پشت یا کمر پر چوٹ لگنا۔ معدہ یا انتڑیوں کی خرابی، پیٹ کے کیڑے۔ مرض چیچک اور خسرہ وغیرہ اس کے اسباب خیال کیے جاتے ہیں۔ رسولی یا غدود کا بڑھ جانا بھی اس مرض کا سبب ہو سکتا ہے۔

علاج

ابتدا میں ایکونائیٹ کی خوراکیں دینی چاہئیں۔ ایک یا دو روز کے بعد بیلاڈونا یا جلسی میم کا استعمال مفید ہو سکتا ہے۔ جب مرض کو بہت روز گزر چکے ہو تو نکس وامیکا یا فاسفورس کا استعمال فائدہ بخش ہو سکتا ہے۔ ہر حالت میں ماؤف عضو کو بڑی احتیاط کے ساتھ گرم رکھنا چاہیے یعنی گرم پانی میں غسل کرا کر اوپر اس کے روئی باندھ دینی چاہیے۔

ایکونائیٹ: مرض کی ابتدائی حالت میں جب کہ بوجہ سردی لگنے کے مرض پیدا ہوا ہو۔

خوراک: ۳x ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم: جسم کے نچلے دھڑ میں فالج، اعضاء کانپتے ہوں۔ کمزوری زیادہ ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: ہاضمہ بہت خراب ہو۔ مریض چڑچڑے مزاج کا ہو شراب اور گوشت کا عادی ہو، جب شراب پینے یا زیادہ کھانے کے بعد مرض ظاہر ہوا ہو یہ دوائی مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

برائیٹا کارب: خصوصاً سن رسیدہ آدمیوں کے مرض میں یہ دوائی مفید ہوتی

ہے - دماغی کمزوری بہت ہو - زبان کا فالج ہو - جس کی وجہ سے آواز نہ نکل سکے - مریض ہر وقت اپنے آپ کو تھکی ٹوٹی حالت میں پاتا ہو اور کوئی کام کرنے کو اس کا جی نہ چاہتا ہو۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم : پٹھوں کا فالج - سر میں درد خاص کر پچھلی ہڈی میں، بولنا مشکل ہو۔ زبان کانپتی ہو اور تمام جسم کانپتا ہو - عضو میں جھنجھناہٹ اور کونچن ہو۔

خوراک : ۵ یا ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس : خصوصاً بائیں طرف کا فالج یا فالج بائیں طرف ظاہر ہو کر دائیں طرف جا رہا ہو - شرابیوں کا فالج۔

خوراک : ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس : جب کہ اسہال وغیرہ کے آنے سے کمزوری بہت ہو گئی ہو اور فالج کا عارضہ ہو جائے تو یہ دوائی مفید ہوا کرتی ہے۔

خوراک : ۶x یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

پلم بم : عضو ماؤف میں حس و حرکت نہ رہے - کمزوری از حد قبض کی شکایت پیٹ اندر کی طرف چلا گیا ہو - فالج سے پہلے لرزہ اور دماغی تشنج ہو۔

خوراک : ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

کاسٹی کم : لقوہ و چہرہ کے فالج کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے - جب کہ ٹھنڈی ہوا سے یہ عارضہ پیدا ہوا ہو۔ ڈاکٹر کا پرویٹ نے کاسٹی کم ۳۰ کے ساتھ لقوہ کے بے شمار مریضوں کو شفا دی - کسی ایک عضو کے فالج کے لیے بھی یہ دوائی شافی ہوتی ہے - مثلاً زبان کا فالج یا حنجرہ کا فالج وغیرہ۔

خوراک : ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات : تازہ ہوا - کھلی جگہ میں ورزش اور نمکین پانی میں غسل کر کے جسم کی حالت عامہ کو مضبوط بنائے رکھنا چاہیے - جب کمزوری بہت ہو تو کوڈ لیور آئل کا استعمال بہت فائدہ بخش ہوتا ہے - مالش بھی بہت نفع دیتی ہے - زیادہ

خراب کیس میں بجلی کا لگانا بھی سودمند ہوتا ہے۔

دردِ عصبی۔پٹھوں کا درد

نیورلجیا

(NEURALGIA)

اس درد میں اعصابی سوزش و ورم وغیرہ نہیں ہوا کرتی اور بغیر کسی ظاہری سبب کے درد معلوم ہوتا ہے۔ اس قسم کا درد دفعتاً بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر وہ مفقود ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض: ابرو کا درد عموماً ادھیڑ عمر کے اشخاص کو زیادہ ہوا کرتا ہے یہ درد کبھی رخسارے میں کبھی ٹھوڑی یا نیچے کے جبڑے میں۔ کبھی پیشانی، ابرو، پپوٹے اور آنکھ کے ڈھیلے میں ہوتا ہے۔ کبھی درد ایسا تیز ہوتا ہے۔ مانو کہ کوئی چھری سے کاٹ رہا ہے یا نشتر لگا رہا ہے مارے درد کے مریض کی چیخیں نکل جاتی ہیں اور درد کے مقام کو مریض مارتا اور دباتا ہے کبھی درد کے ساتھ ماؤف عضلات اینٹھ بھی جاتے ہیں۔ جب مرض کا زور ہو تو دورہ درد بہت جلد ہوا کرتا ہے۔ مزمن مرض میں درد کا دورہ ہفتوں یا مہینوں کے بعد ہوا کرتا ہے۔

اسبابِ مرض: اس مرض کے کئی ایک اسباب ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً بکثرت رنج وغم و تفکرات، کثرتِ مباشرت، زہر ملیریا، کمیٔ خون، کمزوری، زیادہ محنت کرنا۔ عصبی خراش و عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا۔ سرد و گرم ہو جانا۔ بعض خاص امراض مثلاً گنٹھیا، آتشک۔ وجع المفاصل وغیرہ بعض دھاتی زہریں مثلاً پارہ، تانبا یا سیسہ کا زہر اور مستورات میں امراض خصوصاً ہسٹریا۔ دائمی قبض اور بدہضمی وغیرہ۔

اقسامِ مرض: اس مرض کی بلحاظ مقام درد کے چند قسمیں ہیں۔ مثلاً انٹریلجیا۔ یعنی آنتوں کی درد، گیسٹریلجیا یعنی دردِ معدہ، کارڈی ایلجیا یعنی دردِ دل، ہیپٹیلجیا

یعنی دردِ جگر، ٹک ڈولورو یعنی ابرو کی درد، انٹرکاسٹل، نیورلجیا یعنی پسلیوں کا عصبی درد، لمبےگو یعنی دردِ کمر شیاٹکا یعنی لنگڑی کا درد۔

پسلیوں کا درد : یہ درد عموماً بائیں جانب کی پانچویں یا چھٹی پسلی سے لے کر نویں پسلی تک ہوا کرتا ہے۔ کھانسنے یا چھینکنے یا سانس لینے سے درد میں زیادتی ہوتی ہے۔ مگر ماؤف مقام کو دبانے سے آرام معلوم ہوتا ہے۔

دردِ کمر : حرکت کرنے سے درد میں زیادتی ہوتی ہے اور نیز بوقتِ شب درد زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس کا مفصل بیان آئندہ دردِ کمر کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

علاج

ایکونائیٹ : چہرہ کے دردِ عصبی میں یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ خشک سرد ہوا کے باعث یا سردی لگنے کے سبب نوجوان اشخاص کو جب یہ عارضہ شروع ہو جائے تو ابتداء میں ایکونائیٹ جادو نما اثر دکھاتی ہے۔ نہ صرف عصب میں ہی لگاتار درد ہوتا رہتا ہے بلکہ ارد گرد کے حصص میں بھی درد ہوتا ہے، چہرہ سرخ اور سوجا ہوا، جھنجھناہٹ، تپکن اور دردیں ناقابلِ برداشت ہوں۔ مریض یہی کہے کہ دردیں مجھے ہلاک کر رہی ہیں۔ جب چہرہ سوجا ہوا ہو اور اس میں بائی کی دردیں ہوتی ہیں۔ تو بھی یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

ڈاکٹر باہر اور دیگر کئی ڈاکٹروں کا قول ہے کہ دردِ عصبی میں یہ دوائی اونچی طاقت میں زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

پلاٹیگو میجر : جب دردِ عصبی کبھی دانتوں میں اور پھر کانوں میں چلا جاتا ہو، تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔ کان کے دردِ عصبی میں یہ دوائی ازبس مفید ہے۔

خوراک : Q یا ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد، اس دوائی کو خارجی طور پر بھی درد کی جگہ پر ملتے ہیں اور کانوں میں بھی ڈالتے ہیں۔

کیمومیلا: جب، دردِ عصبی کے ہمراہ اکساہٹ وچڑچڑاپن بہت ہو۔ دردیں رات کو اور گرمی سے زیادہ ہوں اور ساتھ ہی چہرہ میں حرارت پیاس، سُرخی گرم پسینہ اور بے صبری بہت ہو تو یہ دوائی بہت مفید ہوا کرتی ہے۔ نچلی طاقتوں میں یہ دوائی زیادہ مؤثر نہیں ہوا کرتی۔

خوراک: ۳۰ ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

کالوسنتھ: ابتدائی حالت میں یہ دوائی بھی موثر ہوتی ہے، جب کہ یہ عارضہ نزلہ یا سردی لگنے یا جذبات کے بھڑکاؤ کے باعث پیدا ہوا ہو۔ ان دردوں کی خاص علامت یہ ہوا کرتی ہے کہ حرکت کرنے اور چھونے سے دردیں زیادہ ہوتی ہوں اور آرام کرنے یا بیرونی گرمی سے افاقہ ہوتا ہو۔ دردیں دَورہ کے ساتھ ہوتی ہوں اور اکثر بائیں پہلو میں لیکن دائیں طرف۔ کے رینگنی کی دردوں میں ہی یہ دوائی نافع ہوا کرتی ہے شکمی دردِ عصبی میں یہ دوائی سریع التاثیر ہوتی ہے۔ خصیتہ الرحم کے دردِ عصبی میں یہ دوائی بہت نافع ہوا کرتی ہے۔ کالوسنتھ کے دردوں کو آرام کرنے اور دباؤ سے آرام معلوم ہوتا ہے لیکن جونہی دباؤ کو ہٹایا جاوے تو دردیں پھر شروع ہو جاتی ہیں۔

خوراک: ×۶ یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سپائی جیلیا: چہرہ کے دردِ عصبی میں ڈاکٹر باہر صاحب اس دوائی کا درجہ سب سے اوّل شمار کرتے ہیں جب کہ دردیں بائی کی ہوں جھٹکے کے ساتھ ہوتی ہوں اور کاٹنے والی ہوں۔ نمی چھونے اور حرکت سے دردوں میں زیادتی ہوتی ہو۔ چھونے سے جسم میں تھرتھراہٹ سی ہوتی ہو، دردیں خاص وقتِ معینہ کے بعد ظہور پذیر ہوتی ہوں اور ساتھ ان کے دلی تشویش اور بے چینی ہوتی ہو یا درد کا حملہ ہونے سے پہلے دل کی دھڑکن شروع ہو جاتی ہو۔ درد کا مقام پیشانی کے اعصاب۔ خانہ چشم اور اوپر والے جبڑے کے دانتوں میں درد ہو، اکثر اوقات ایسا محسوس ہوتا ہو کہ آنکھیں بہت بڑی ہو گئی ہیں، درد آفتاب نکلنے کے وقت شروع ہو کر دوپہر تک بڑھتا رہے اور مابعد اس کے گھٹے۔

خوراک : ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سمی سی فیوگا : خانہ چشم کے اوپر والے مقام کے درد عصبی میں یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے لیکن عموماً یہ درد رحم کی خرابیوں کے باعث ہوا کرتا ہے عصبی مزاج والی مستورات کے چہرہ میں دردیں بعد دوپہر شروع ہوتی ہوں اور رات کو دردوں کا آرام ہوتا ہو۔ بائیں طرف کے پستان کے درد میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک : ۵ یا ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا : ڈاکٹر ہارٹ مین خانہ چشم کے اندرونی درد عصبی میں بیلاڈونا کے استعمال پر خاص زور دیتے ہیں، جب کہ درد کے ہمراہ آنکھوں میں پانی کی بہتات شام کے وقت دردیں نہایت شدید کاٹنے والی ہوتی ہوں اور نیم شب کے قریب بہت ہی شدید ہوتی ہوں - دردوں کا دورہ بہت دیر تک رہتا ہو - دردیں کن پٹیوں، کان اور پشت گردن کی طرف لہرزن ہوتی ہوں اور شور، حرکت، جھٹکا، چلنے اور سرد ہوا سے زیادہ ہوتی ہوں اور بالکل چپ چاپ پڑا رہنے اور گرمی سے دردوں کا افاقہ ہوتا ہو۔ چہرہ کے درد عصبی میں - چہرہ سوجا ہوا اور چمکیلا سرخ ہو اور دردیں خصوصاً نہایت شدید ہوں - دردیں یکایک شروع ہوتی ہوں اور فوراً ہی غائب ہو جاتی ہوں -

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

چائنا : درد معمولی سی حرکت سے ظاہر ہو جائے اور ناقابلِ برداشت حالت تک پہنچے، دورے کے ساتھ ہونے والے درد، چھونے سے درد میں زیادتی ہو لیکن زور کے ساتھ دبانے سے آرام معلوم ہو۔ مریض میں کمزوری کی حالت پائی جاتی ہو - جب ملیریا کا زہر اس عارضہ کا موجب ہو تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوا کرتی ہے -

خوراک : ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینیکم : خالص اعصابی درد جو پہلے جلنے کی مانند ہوتا ہے - مریض سخت بے چینی کی حالت میں اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتا ہو - درد، دردوں میں ظاہر ہو - ٹھنڈے پانی سے پہلے تو کمی ہو - لیکن بعد ازاں زیادتی ہونی شروع ہو جائے - مقام ماؤف پر ایسا محسوس ہو

گویا کہ گرم گرم جلتی ہوئی سوئیاں چبھوئی جارہی ہیں، درد رات، کو ناقابلِ برداشت ہو۔ آدھی رات کے بعد تکلیف زیادہ ہو۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

سلفر ادر چینی نم سلفیوریکم : ادویات بھی ملیریل درد عصبی میں مفید ہوا کرتی ہیں۔

سٹافی سیگریا : جب دانتوں کے خلا میں درد ہو یہ دوائی خاص کر بوڑھوں کے لیے جن کے دانت بہت سارے نکل چکے ہوں اور ان میں غضب کا درد شروع ہو گیا ہو مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ۶× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

مگنیشیا فاس : درد عصبی کی ایک خاص دوائی ہے۔ چہرہ کے درد عصبی میں یہ دوائی خاص طور پر شفا بخش ہوتی ہے۔ جب کہ دردیں وقفہ کے بعد اور بھالا مارنے کی سی ہوتی ہوں اور گرمی سے آرام معلوم ہوتا ہوں۔ گرمی سے درد کو آرام ہونا اس دوائی کی ایک خاص علامت ہے۔

خوراک : ۶× یا ۱۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر : دَورہ میں ظاہر ہونے والا درد جو دوپہر یا آدھی رات کے وقت ظاہر ہو۔ مزمن امراض میں جب مظہر دوائی اپنا پورا اثر نہ کر سکے یا پھنسیوں یا خارش والے مادہ کے اندر دب جانے کے بعد درد شروع ہو گئے ہوں تو یہ دوائی راہبر ہوا کرتی ہے۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

نیٹرم میور : جب کہ ساحل سمندر پر عصبی دردیں زیادہ ہوں، درد چشم دوپہر کو زیادہ ہوتے ہوں کونین کے زیادہ استعمال کرنے سے عصبی امراض پیدا ہو گئے ہوں۔

خوراک : ۱۲× یا ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

سیڈرن : عین الوقتی اس کی خاص علامت ہے۔ جب کہ دورہ مرض شام کو عین وقت پر ہوتا ہو۔ پپوٹوں کے اوپر خاص کر بائیں جانب دردیں زیادہ ہوتی ہوں۔

اور ساتھ ہی آنکھوں میں جلن ہوتی ہو ۔ جب ملیریائی بخار کی وجہ سے چہرہ، زبان اور دانتوں میں عصبی دردیں ہوتی ہوں تو یہ دوائی خاص طور پر زیادہ مؤثر ہوتی ہے ۔

خوراک : ۵ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

پلاٹینا : یہ ایک مفید دوائی ہے، جب کہ دردوں کے ساتھ کھچاوٹ ہو اور ماؤف مقام سن ہو آنکھوں سے پانی بہت بہتا ہو ۔ بوقتِ شب اور آرام کرنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو ۔ دردوں کے ساتھ کریل پڑتے ہوں اور ماؤف مقام میں سنسناہٹ اور جھنجھناہٹ ہو ۔ ناک کی جڑ یا جسم کے کسی دیگر حصہ میں ایسی دردیں ہوں مانو کہ شکنجہ میں کسے ہوئے ہیں ۔ دردیں بتدریج بڑھتی اور گھٹتی ہوں ۔ (سٹینم)

خوراک : ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد ۔

مرکیورس : جب دانتوں میں مرکبات / پارہ بھروانے کے باعث عصبی دردیں ہوتی ہوں اور بوقتِ شب دردوں میں زیادتی ہوئی ہو تو یہ دوائی کام آتی ہے ۔

خوراک : ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

میزیریم : جب دردیں پھیلتی ہوں اور گرمی سے زیادہ ہوتی ہوں اور ساتھ ہی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہو ۔ دردیں نیم شب کو زیادہ ہوتی ہوں ۔ آتشکی مریضوں اور نیز پارہ کے مریضوں کے لیے یہ ایک خاص دوائی ہے ۔ دورہ کے خاتمہ پر ماؤف مقام سن ہوتا ہو ۔ پسلیوں کے درد عصبی میں جب کہ آنکھ میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہو میزیریم ایک مفید دوائی ہے ۔ نیز بوسیدہ دانتوں کی وجہ سے جب اعصاب میں دردیں ہوتی ہوں تو یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

رے نن کیولس بلبوسس : درد پسلی کی یہ بھی ایک مفید دوائی ہے ۔ جب کہ تیز چبھن کی دردیں ہوتی ہوں، موسم کی ہر تبدیلی پر سینہ میں چبھن پڑتی ہوں، سینہ میں کسی کسی مقام پر درد ہوتا ہو ۔

دیگر ادویات جو سینہ کے درد میں کام آتی ہیں وہ یہ ہیں ۔

گال تھیریا - آرنیکا - سنی گا - سمی سی فیوگا وغیرہ

خوراک : ۱۲x یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

دیگر ادویات مثلاً ورببیکم - کلبیا - پلسٹلا - ایلیم سیپا - ہائی پریکم - پرونس اور کلکیریا کارب وغیرہ بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

خارجی علاج

جب درد نہایت شدید ہو اور اندرونی دوائی اس کو مطیع نہ کر سکے تو ایکونائیٹ کے لوشن کو لگانے سے اکثر فوری آرام ہو جاتا ہے۔ بارہ قطرے ایکونائیٹ مدر ٹنکچر کے ایک اونس پانی میں ڈال کر لوشن تیار کیا جاتا ہے اور گرم یا سرد پانی میں جیسا بھی مریض کو موافق ہو۔ کپڑے کو بھگو کر ماؤف مقام پر رکھتے ہیں یا بیلا ڈونا کو اسی طرح استعمال کرنا چاہیے پلانٹیگو میجر مدر ٹنکچر کو مذکورہ بالا طریقہ سے استعمال کرنے سے اکثر اوقات فوری آرام آجایا کرتا ہے۔ کلوروفارم لینی منٹ بھی خارجی استعمال کے لیے مفید ہے۔

ضروری ہدایات: مرض کے اصل سبب کو دریافت کر کے اس کو رفع کریں چنانچہ اگر کوئی دانت خراب ہو تو اس کو نکلوا دیں۔

خوراک کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ خوراک مقوی اور خاصی ہونی چاہیے۔ کوڈ لیور آئل - مکھن، بالائی اتنی مقدار میں استعمال ہونے چاہئیں، جتنی کہ معدہ برداشت کر سکے۔

ڈاکٹر ریڈکلف اس پر زیادہ زور دیتے ہیں کہ درد عصبی کے مریض کو مرغن غذا زیادہ استعمال کرنی چاہیے۔ کیونکہ روغن اس مرض میں بہت نفع کرتا ہے اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ درد عصبی کے مریضوں کو مرغن اغذیہ سے نفرت ہوتی ہے۔ لیکن اگر پلسٹلا دوائی کی چند خوراکیں دی جائیں تو یہ نفرت دور ہو جاتی ہے اور مریض بخوشی مرغن اغذیہ کھا لیتا ہے۔

دوسری ضروری احتیاط سردی سے محفوظ رہنا ہے۔ سرد اور مرطوب آب و ہوا

میں رہنا جب کہ پارچات ناکافی ہوں ۔ درد عصبی کے پیدا کرنے کا موجب ہوا کرتا ہے ۔ اس لیے اس سے بچنا چاہیئے ۔ گرم پارچات مثلاً فلالین وغیرہ زیادہ مفید ہوا کرتے ہیں نمکین پانی میں غسل کرنا اور غسل کے بعد جسم کو تولیے سے خوب ملنا اور باہر تازہ ہوا میں حسب ضرورت ورزش کرنا مفید ہوتے ہیں ۔ تبدیلی آب و ہوا بھی مفید ہے ۔ جو مریض بکثرت مشقت کرتے ہوں ان کے لیے آرام شفایابی میں بڑا مددگار ہوتا ہے ۔

تشنج اطفال، اُمّ الصبّیان، جمُوگا
(INFANTILE CONVULSIONS)

اس مرض میں تشنجی حرکات، بچوں میں ہوا کرتی ہیں، اور مریض کے جسم کے کل یا بعض غیر اختیاری عضلات، باری باری سے اور جلد جلد کھنچتے ہیں اور مریض کو قدرے بے ہوشی بھی ہوا کرتی ہے ۔

علاماتِ مرض : خفیف حالت میں بچے کے چہرے کے عضلات جھٹکتے ہیں اور سانس قدرے تکلیف سے آتا ہے اور آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں ۔

شدید کیسوں میں مریض یکایک بے ہوش ہو جاتا ہے اور اس کے سر، گردن، ٹانگوں اور بازوؤں کے عضلات اینٹھتے ہیں ۔ ہاتھ اور پاؤں کھنچے جاتے ہیں ۔ انگلیاں اور خاص کر انگوٹھے مڑ جاتے ہیں اور آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کی جانب کھنچ جاتے ہیں ۔ چہرہ اوّل سُرخ لیکن بعد میں نیلا ہو جاتا ہے ۔ ہونٹ نیلے پیلے ہو جاتے ہیں اور منہ سے جھاگ آتی ہے ۔ نبض تیز اور باریک چلتی ہے ۔ پیشاب اور پاخانہ بے اختیار نکل جاتے ہیں ۔ یہ علامات ایک یا دو منٹ تک رہتی ہیں، بعدہٗ یا تو آرام آجاتا ہے یا پھر نوبت مرض کی شروع ہوتی ہے اور اس طرح یہ علامات ایک یا دو منٹ کے لیے ملتوی ہو کر بار بار عود کرتی ہیں ۔ تاوقتیکہ مرض کی نوبت ختم نہ ہو جائے ۔ جب نوبت مرض رفع ہونے کو ہوتی ہے ۔ تو بچہ ایک لمبی سانس لیتا ہے اور تشنجی حرکات دور ہو جاتی ہیں ۔

اسباب امرض : ۱۔ نقصانِ ہاضمہ، ۲۔ دانت نکلنا، ۳۔ پیٹ کے کیڑے، ۴۔ کان کی ~~جڑبن~~ ۵۔ ضیق غلفہ ۔اس بیماری میں سپاری کا بالائی چمڑہ یعنی گھونگھٹ لمبا اور تنگ ہوجاتا ہے۔ بدیں وجہ وہ سپاری پر سے پیچھے کو ہٹ نہیں سکتا، ۶۔ رکٹس، ۷۔ سر میں اجتماعِ خون، ۸۔ پیدائشی آتشک بعض شدید امراض مثلاً چیچک، خسرہ، نمونیہ، شدید کھانسی اور تیز بخار میں بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے۔ چھانٹ کے دب جانے کی وجہ سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔

علاج

بیلاڈونا : خون کا دورہ بجانب سر ہو یا ورم دماغ کا عارضہ ہو، چہرہ گرم اور تمتماتا ہو۔ بچہ یکایک، نیند سے بیدار ہو کر چونک اٹھے اور ادھر ادھر وحشیانہ طور پر دیکھے۔
خوراک : ۱x کے دو قطرے ایک چمچہ بھر پانی میں ڈال کر فوراً دے دیں۔ اور اسی طرح سے ہر پندرہ منٹ کے بعد اس کی خوراک دُھراتے جائیں۔
کیموميلا : چہرے کے عضلات اور آنکھوں کے چھپروں کے عضلات میں تشنجی حرکات ہوں اور ایک، رخسارہ سرخ ہو اور دوسرا زرد، چڑچڑے مزاج کے بچوں کے لیے یہ دوائی نہایت موزوں ہوتی ہے۔ جب کہ ان کو نقصِ ہاضمہ ہو پاخانے سبز پانی پانی آتے ہوں۔ بچہ دانت نکال رہا ہو۔
خوراک : ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔
نکس وامیکا : جب ثقیل غذا یا ثقیل پھل کھانے کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو،
خوراک : ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔
کوپرم میٹیلیکم : جب کالی کھانسی کے عارضہ میں یہ مرض پیدا ہوجائے تو یہ دوائی شافی ہوا کرتی ہے۔
خوراک : ۶x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔
سائنا : جب پیٹ میں کرموں کی وجہ سے یہ عارضہ پیدا ہوا ہو۔

خوراک : ۲x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

جلسی میم : جب دماغی امراض کی وجہ سے یہ عارضہ پیدا ہُوا ہو۔

خوراک : ۲x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

سفلاٹنیم : جب پیدائشی سفلس ہو۔ تو اس کی چند خوراکیں دینی چاہئیں اس کے بعد جس دوائی کے علامات ہوں، وہ دینی چاہیے۔

خوراک : ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات : گلے وسینہ اور شکم کے کپڑوں کو ڈھیلا کر دیں اور بٹنوں کو کھول دیں۔ سر کو اُونچا رکھیں اور ٹھنڈے پانی کے چھینٹے چہرے پر ماریں اور تازہ ہوا کافی مقدار میں پہنچائیں۔ مریض کو گرم پانی میں بٹھا کر سر پر برف رکھیں یا سرد پانی میں تولیہ بھگو کر رکھیں۔

دردِ کمر

(LUMBAGO BACK ACHE)

اس درد کی کئی ایک وجوہات ہیں سخت مشقت، ٹھنڈ لگنا، جلق، کثرتِ مجامعت یا کمزوری عامہ، تکان لیکن زیادہ تر یہ مرض وجع المفاصل کی وجہ سے ہُوا کرتا ہے اور کبھی نقرس کے باعث۔

علاج

رسٹاکس : کمر درد سخت ہو مانو کہ کمر ٹوٹی جا رہی ہے۔ یہ علامت رسٹاکس کی خاص ہے۔ کمر کے اندرونی عضلات کے عوارض میں یہ دوائی کام آتی ہے۔ درد بہت ہو۔ اور اُٹھنے پر درد میں زیادتی ہو۔ مزمن کمر درد کے لیے یہ دوائی موزوں تر ہوتی ہے اور حاد (ایکیوٹ) کے لیے ایکونائیٹ جس کے دینے سے بہت جلدی آرام آجایا

کرتا ہے۔

ڈاکٹر باہر صاحب رسٹاکس اور آرنیکا کے مقابلہ میں انیٹم ٹارٹ کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ رسٹاکس کی یہ بھی علامت ہے کہ کمر درد کو دباؤ سے آرام ہو لیکن بستر میں حالت بدتر ہو۔ رسٹاکس کا مریض سخت بستر پر لیٹنا پسند کرتا ہے۔ پیچھے کی جانب جھکنے سے درد دل کا آرام ہوتا ہے۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نیٹرم میور کی بھی یہ علامت ہے کہ مریض کو سخت بستر پر لیٹنے سے درد کا آرام ہوتا ہے۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سٹافی سیگریا: دردیں مریض کو علی الصباح ہی بستر پر سے اُٹھ کر چلنے پھرنے کے لیے مجبور کرتی ہوں، کثرتِ مجامعت کے بعد درد۔

خوراک: Ø کا ایک قطرہ نصف اونس پانی میں ڈال کر دِن میں چار مرتبہ۔

نے فالی ام: مزمن کمر درد کی ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ لگاتار حرکت کرنے سے درد کی زیادتی ہو۔ چُپ چاپ رہنے سے آرام ہو۔ جتنا مرض زیادہ دیرینہ ہو اتنی ہی یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا فلوریکا: کمر درد کی یہ ایک مجرب دوائی ہے۔ کمر کے زیریں حصّہ میں جلن دار درد۔ حرکت کے آغاز میں درد زیادہ ہو، لگاتار حرکت کرنے سے درد کا آرام ہو۔ جب کھچاوٹ کے باعث درد ہو اور رسٹاکس کے استعمال سے فائدہ نہ ہوا ہو تو یہ دوائی شافی ہُوا کرتی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی فاس: جب آرام کرنے کے بعد چلنا پھرنا شروع کیا جائے تو درد کمر زیادہ ہو۔ بیٹھ کر اُٹھتے وقت ایسا معلوم ہو کہ کمر شل ہو گئی ہے۔

خوراک : ۳x یا ۶x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا : نخاع کے امراض کے باعث جب درد کمر شروع ہو جائے تو اس کے لیے یہ اعلیٰ دوائی ہے ۔رات کو بستر پر لیٹتے وقت درد زیادہ ہو ۔ بھالا مارنے کا سا درد ہو یا دکھن سی ہو اور کمر میں ٹیسیں بھی پڑتی ہوں ۔نکس وامیکا کی یہ خاص علامت ہے کہ پہلو بدلنے کے لیے مریض کو بیٹھ کر بدلنا پڑتا ہے ۔صبح کے کمر درد کے لیے یہ ایک عمدہ دوائی ہے ۔جتنی مدت مریض صبح کو بستر میں لیٹا رہتا ہے اتنا ہی درد زیادہ ہوتا رہتا ہے۔جب کثرتِ مجامعت کے باعث کمر درد شروع ہو گیا ہو تو نکس وامیکا اور سٹافی سیگریا دونوں کار آمد ہوتی ہیں ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اوکسالک ایسڈ : کمر میں سخت درد ہو ۔ پہلو بدلنے سے قدرے آرام ہو ایسا معلوم ہو کہ کمر ایسی کمزور ہو گئی ہے کہ جسم کو سہار نہیں سکتی ۔ دردوں کا خیال کرنے سے دردیں زیادہ ہوں ۔نقاہت محسوس ہو اور ماؤف اعضا سُن ہوں ۔

خوراک : ۶x ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

سیپیا : جب رحم کے نقائص کے باعث کمر میں درد ہو تو یہ دوائی مفید ہوا کرتی ہے ۔ چلتے پھرتے وقت کمزوری محسوس ہو ۔بیٹھنے پر زیادہ ہو۔ کمر میں یکایک درد کا ہو جانا ۔مانو کہ ہتھوڑا کسی نے کمر پر مار دیا ہے ۔کسی سخت چیز کے خلاف کمر کو دبانے سے آرام ہو۔

خوراک : ۶x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ایسی کیولس : جب چلنے پھرنے سے کمر درد زیادہ ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے کمر کے مقام پر سخت لگاتار دھیما دھیما درد ہوتا رہتا ہو ۔اور چلتے چلتے کمر رہ جاتی ہو۔ دورانِ حمل میں کمر درد کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔

خوراک : ۶x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

سمی سی فیوگا : مستورات کے کمر درد کی یہ ایک نادر دوائی ہے ، جب کہ رحم

کے امراض کے باعث کمر درد ہو۔ ڈاکٹر ارنڈ صاحب کا قول ہے کہ کمر درد اور کمر میں کوک پڑنے کے لیے سمی سی فیوگا ایک بہترین دوائی ہے۔

خوراک: ۵ کے پانچ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد

آرنیکا: جب سخت مشقت کرنے یا چوٹ آنے کے باعث کمر میں درد ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات: مریض آرام سے بستر پر لیٹا رہے اور سردی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے، مقام درد پر رسٹاکس اور برائی اونیا۔ مدر ٹنکچر ملا کر دن میں دو مرتبہ مالش کریں اور مقام درد پر سینک کریں، بعض اوقات السی کی گرم گرم پلٹس باندھنا یا رائی کا پلستر یا گلاس لگانا۔ تارپین کے تیل یا لینی منٹ آف ٹرپن ٹائین یا پٹرول کی مالش کرنا بھی مفید ہوا کرتا ہے۔ قبض کو دور کریں۔ اگر مرض کا دورہ بار بار ہوتا ہو اور مرض پرانا ہو گیا ہو تو مریض کو چاہیئے کہ وہ سردی سے اپنے آپ کو بالکل محفوظ رکھے۔

لنگڑی کا درد۔ ریگنی
عرق النساء
(SCIATICA)

یہ درد پیڑو کے بڑے عصب (نزد) میں ہوتا ہے جس کو انگریزی میں سیاٹک نرد کہتے ہیں، یہ درد سرین کے نیچے سے لے کر بیرونی ٹخنے تک محسوس ہوا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض: یہ درد آہستہ آہستہ شروع ہو کر شدید ہو جاتا ہے اور کاہے یکایک شروع ہو جاتا ہے۔ کولھے کے نیچے جانگ کی پچھلی طرف سے یہ درد شروع ہو کر ٹانگ میں ہوتا ہوا گھٹنے کی پچھلی طرف سے ٹخنے تک جاتا ہے۔

تشخیصی علامات: ۱۔ مریض ماؤف ٹانگ کو پھیلائے، پھر اس کو پیٹ کی طرف لائے ایسا کرنے سے سخت درد محسوس ہو، ۲۔ جب مریض کرسی پر ٹانگیں نیچے

لٹکائے، بیٹھا ہو۔ اگر گھٹنے کی پچھلی طرف کچھی (گڑھا) میں دبایا جائے تو مریض کو سخت درد محسوس ہو، ۳۔ مریض کھڑا ہونے کی حالت میں اپنا بوجھ تندرست ٹانگ پر ڈالتا ہے۔ اور ماؤف ٹانگ کو ڈھیلا رکھتا ہے، صرف پاؤں کے اگلے حصّہ پر بوجھ ڈالتا ہے اور ایڑی کو اونچا رکھتا ہے۔ تاکہ ماؤف عصب (NERVE) کو کھچاوٹ نہ ہو، ۴۔ ماؤف ٹانگ میں کڑل پڑتے ہیں۔

نوٹ: شیاٹیکا کی درد کا دورہ شدید۔ جب ایک ٹانگ میں ہو چکا ہو تو اسی ٹانگ میں اس مرض سے پیدا کرنے کے موجب ہوا کرتے ہیں سخت قبض، نمدار جگہ پر بیٹھنا یا سونا وغیرہ وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاج

کالوسنتھ: شیاٹیکا کی یہ ایک مشہور دوائی ہے اور نہایت خراب کیسوں میں بھی یہ مؤثر ہوتی ہے۔ دردیں بڑے عصب (شیاٹک نرو) میں ہوتی ہوں اور گھٹنے یا ایڑی تک جاتی ہوں۔ حرکت کرنے سے اور خصوصاً سردی لگنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو۔ درد وقفہ کے بعد ہوتا ہو اور بعدہٗ ماؤف مقام سُن اور کسی قدر مفلوج ہو جاتا ہو۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہو کہ ان کو لوہے کے بندھنوں سے جکڑا ہوا ہے یا شکنجہ میں کسا ہوا ہے۔ عضلات نہایت سخت تنے ہوئے اور اکڑے ہوئے ہوں۔ دایاں طرف خصوصاً مبتلائے مرض ہو اور چلنے پھرنے میں چبھن کی دردیں ہوتی ہوں۔ ابتدائی کیسوں میں یہ دوائی خصوصاً مفید ہوتی ہے، کولھے کے ارد گرد کھچاوٹ کا احساس ہو، دردیں یکایک شروع ہو جاتی ہوں اور یکایک ہی رفع ہو جاتی ہوں اُن میں جلن بھی ہوتی ہو۔ ٹھنڈک یا نمی سے اور بوقتِ شب دردیں زیادہ ہوتی ہوں اور مریض کسی حالت میں بھی ماؤف عضو کو آرام میں نہ رکھ سکتا ہو۔

خوراک: 6x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نی فالی ام (GNAPHALIUM) یہ دوائی کالوسنتھ کے بالکل مشابہ ہے۔

ڈاکٹر اکثر اس مرض میں اس کو اکسیر مانتے ہیں ۔ درد نہایت سخت ہوتی ہو اور ماؤف مقام سُن ہو ۔ لیٹنے سے حرکت کرنے سے قدم بقدم چلنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو ۔ لیکن مریض جب کرسی پر بیٹھے تو اُس کو درد کا آرام ہوتا ہو اور دردیں پاؤں کے انگوٹھوں تک پھیلتی ہوں ۔

خوراک : ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم : درد وقفہ کے بعد ہوتی ہو اور ہر شب کو عین وقت پر تیز ہوتی ہو اور ناقابلِ برداشت ہو ۔ زیادہ چلنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو لیکن آہستہ حرکت کرنے سے آرام ہوتا ہو ۔ سردی سے تکلیف زیادہ ہوتی ہو اور گرم مالش سے کسی قدر آرام ہوتا ہو ۔ دردیں خالص عصبی ہوں ۔ ورم وغیرہ نہ ہو ۔ لنگڑی کے درد میں آرسینکم ایک خاص معتبر دوائی ہے ۔ شیاٹیکا کے خالص درد عصبی میں کیمومیلا بھی ایک مفید دوائی ہے ۔ جب کہ دردیں ناقابل برداشت ہوں اور جُوں جُوں درد بڑھتی ہو مریض گرم ہوتا جاتا ہو ۔ نحیف اور سن رسیدہ بوڑھے مریضوں کے لیے آرسینکم ایک مفید دوائی ہے ۔

خوراک : ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

رسٹاکس : ابتدائی کیسوں میں یہ دوائی شاذ و نادر ہی کام آتی ہے ۔ لیکن جب یہ مرض دیرینہ ہو جائے تو یہ موثر ہوتی ہے ۔ دردیں پھاڑنے والی اور جلن والی ہوں ، آرام کرتے وقت تکلیف زیادہ ہوتی ہو ۔ لنگڑا ڈ ہو اور عضلات جھٹکتے ہوں قبض ہو جب درد کمر اور لنگڑی کا درد دونوں مل گئے ہوں ۔ تب یہ بہتر دوائی ہے مرض کا باعث بھیگنا یا بوجھ کو اُوپر اٹھانا مچکوڑنا اور کثرت مشقت ہو ۔ گرمی سے بہت آرام ہو ۔

خوراک : ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

برائی اونیا : بھالا مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں ۔ مالش سے اور سخت دبانے سے آرام معلوم ہوتا ہو ۔ جب شیاٹیکا کا عارضہ بوجہ وجع المفاصل ہو تو یہ دوائی

خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک : ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

لیڈم : جب شیاٹیکا کی دردیں اور وجع المفاصل کی دردیں ملی جلی ہوں تو یہ دوائی کام آتی ہے۔

خوراک : ۵ کے پانچ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد

روٹا : جب لنگڑی کا درد ابتدائے حرکت میں یا بیٹھے ہوئے اٹھنے پہ گولی مارنے کا سا ہوتا ہو اور مریض دوران درد میں متواتر چلنے پھرنے پر مجبور رہتا ہو۔ اور دردیں مرطوب یا ٹھنڈے موسم میں اور ٹکور کرنے سے زیادہ ہوتی ہوں۔

خوراک : ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد

کالی آئیوڈائیڈ : دردیں رات کو اور ماؤف مقام کے بل لیٹنے سے زیادہ ہوتی ہوں اور حرکت کرنے سے آرام ہو۔ جب پارہ کے زہر یا آتشکی زہر کی وجہ سے یہ عارضہ ہو تو یہ دوائی معاون ہوتی ہے۔

خوراک : ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فائی ٹولاکا : دردیں تیر مارنے کی سی اور پھاڑنے کی سی ہوں۔ حرکت سے زیادہ ہوں۔ آتشکی زہر کی وجہ سے دردیں ہوں۔

خوراک : ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالچیکم : دردیں دائیں جانب ہوں اور تیز گولی مارنے کی سی ہوں اور گھٹنوں تک جاتی ہوں۔ حرکت کرنے سے زیادہ ہوں۔ مریض کو چپ چاپ رہنا پڑتا ہو۔ دردیں فوری لگاتار اور ناقابلِ برداشت ہوں۔

خوراک : ۵ کے پانچ قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

امونیم میور : بیٹھے رہنے پر لنگڑی کا درد زیادہ ہو۔ چلنے پھرنے سے تھوڑا آرام ہو اور لیٹنے پر بالکل آرام ہو۔ بائیں کولھے میں درد ہو گویا کہ بندھن (TENDONS) بہت چھوٹے ہو گئے ہوں ٹانگیں کھچی ہوئی معلوم ہوتی ہوں جھٹکے دردناک ہوں اور

پاؤں سوئے ہوئے ہوں۔

خوراک: ۲× ہر دو گھنٹے کے بعد۔

پلسٹلا: جب وریدوں میں خون کا دورہ رُک گیا ہو تھکاوٹ اور بھاری پن محسوس ہوتا ہو۔ کبھی درد ایک مقام پر اور پھر فوراً ہی دوسرے مقام پر جا نمودار ہوتا ہو۔ جنگاسہ اور کولھے میں دُکھن ہو تو یہ دوائی کام آتی ہے۔ نقص رحم کی وجہ سے شیاٹیکا کی دردیں ہوتی ہوں۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹے کے بعد۔

ایکونائیٹ: ورمی شیاٹیکا میں جب کہ ٹھنڈ لگنے اور پسینہ کے دب جانے کی وجہ سے عارضہ پیدا ہوا ہو تو یہ دوائی کام آتی ہے۔ ماؤف مقام سُن ہوں اور ان میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہو۔ خاص کر پاؤں کے انگوٹھوں میں دردیں نہایت شدید ہوں اور خاص کر رات کو مریض بے چین ہو اور ماؤف عصب میں جھنجھناہٹ ہوتی ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹے کے بعد۔

بیلاڈونا: ورم بہت زیادہ ہو اور دردیں یکایک ظاہر ہوتی ہوں۔ سوزش عصب ہو اور شیاٹک نرو (عصب) نہایت ذکی الحس ہو، رات کو دردیں شدید ہوتی ہوں ماؤف مقام چھوا نہ سکتا ہو۔ ذرا سا چھونے یا ہوا کے جھونکے سے تکلیف بہت زیادہ ہو جاتی ہو۔ شدید بھالا مارنے کی سی دردیں بعد دوپہر یا شام کو ہوتی ہوں۔ مریض کو بار بار اپنی جگہ بدلنی پڑتی ہو۔ حرکت کرنے، شور، ٹکرانے یا چھونے سے تکلیف بہت بڑھ جاتی ہو۔ کپڑے کا چھونا بھی ناقابل برداشت ہو۔ عضو کو نیچے لٹکانے سے گرمی سے اور سیدھا بیٹھنے سے آرام ہوتا ہو۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹے کے بعد۔

نکس وامیکا: چونکہ اس دوائی کا اثر (SPINAL CORD) پر ہوتا ہے۔ اس لیے لنگڑی کے درد میں اکثر استعمال کی جاتی ہے۔ دردیں بجلی کی مانند ہوتی ہوں۔ نہایت شدید ہوں۔ مریض کو جگہ بدلنی پڑتی ہو۔ پاؤں میں دردیں جاتی ہوں۔ ماؤف

عضو سخت کڑا کھچا ہوا ہو۔ ماؤف مقام مفلوج اور ٹھنڈا ہو۔ ماؤف جانب کے بل لیٹنے سے اور گرم پانی کی ٹکور سے آرام ہو۔ قبض ہو اور مریض آرام پسند ہو۔

خوراک : ۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ ازیں گلونائین، پلمبم۔ کافیا۔ سلفر۔ فاسفورس۔ نیٹرم میور، میگنیشیا فاس۔ اور کالی فاس ادویات بھی اس مرض میں کام آتی ہیں۔ جب کہ ان کی علامات موجود ہوں۔

ضروری ہدایات

جو دوائی اندرونی دی جائے وہی دوائی خارجی طور پر روغن زیتون ملا کر ماؤف مقام پر ملنی چاہیے۔ مالش گرم کمرے میں کرنی چاہیے تاکہ ہوا کے جھونکوں سے بچاؤ رہے آرام اور گرمائش دونوں ہی ضروری ہیں۔ ماؤف مقام پر فلالین کا ٹکڑا رکھ کر اور اس پر دھوبی یا درزی کی گرم گرم لوہے کی استری رکھنا بہت مفید ہوا کرتا ہے۔ جنگاسہ کے اوپر فلالین کا ٹکڑا یا روئی رکھنا آرام دہ ہوتا ہے، مریض کو شراب وکباب سے پرہیز کرنا چاہیے اور اس قدر محنت نہیں کرنی چاہیے کہ جس سے تکان ہو جائے۔

باب ہشتم

امراضِ چشم یعنی آنکھ کی بیماریاں

آنکھ میں کچھ پڑ جانا

(FOREIGN BODY IN THE EYE)

جب کوئلہ، چونا، ریت، کنکر یا شیشہ کا ذرہ وغیرہ آنکھ میں پڑ جاتا ہے۔

تو آنکھ میں سخت خراش ہوتی ہے اور اس سے پانی جاری رہتا ہے۔ مریض آنکھ کھول کر نہیں دیکھ سکتا۔

علاج

۱۔ چھپر کو اُلٹا کر باریک سلائی وغیرہ کے ذریعہ غیر جنس فوراً نکال دینا چاہیئے اور پھر آئی باتھ گلاس "لے کر اس میں پانی بھر کر اس میں دو قطرے ایکونائیٹ مدر ٹنکچر (۵) کے یا آرنیکا (۵) کے ڈال کر بہ احتیاط تمام گلاس کو آنکھ پر جما دینا چاہیئے اور آنکھ کو پانی میں کھول کر رکھنا چاہیئے تاکہ اس لوشن سے آنکھ بالکل دھوئی جاسکے۔ اس طرح کرنے سے بعض اوقات چھوٹے چھوٹے ذرّے آنکھ سے نکل کر گلاس میں آجاتے ہیں۔

۲۔ جب اَن بُجھا چُونا آنکھ میں پڑ جائے تو کھانڈ پانی میں ملا کر اس کا گاڑھا سولیوشن بنالیں اور آنکھ میں ڈال دیں اور پھر صاف ستھرے پانی سے اس کو دھو ڈالیں یا سرکہ کے لوشن سے (ایک حصّہ سرکہ اور آٹھ حصّے پانی) آنکھ کو خوب دھو ڈالیں اور آنکھ دھونے کے بعد گلیسرین کے تین چار قطرے یا کسٹر آئیل کی دو تین بوندیں آنکھ میں ڈال دیں یا سرد پانی کی گدی آنکھ پر رکھیں۔

۳۔ اگر بارود آنکھ میں پڑ جائے تو باحتیاط اس کے ذرات آنکھ سے نکال دینے چاہیئے اور پھر آنکھ کو خوب دھو کر میٹھا تیل یا کسٹر آئیل کے دو چار قطرے ڈال دینے چاہئیں۔

۴۔ لوہے کا ذرہ اگر آنکھ میں پڑ گیا ہو اور دھونے سے نہ نکلتا ہو تو مقناطیس کو آنکھ کے قریب لے جائیں۔ ذرہ مذکور خود بخود کشش مقناطیس سے نکل آئے گا۔ اس کے بعد آنکھ کو ایکونائیٹ یا آرنیکا کے لوشن سے آئی باتھ گلاس "

لہ نوٹ: اس قسم کے گلاس انگریزی دوائی فروشوں کے ہاں سے مل سکتے ہیں۔

کی مدد سے دھو دینا چاہئیے۔

۵۔ اگر ایسڈ یا کاسٹک آنکھ میں پڑ جائے تو میٹھا تیل کے چند قطرے ڈال دینے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے

۶۔ اگر کسی دھات کا برادہ یا زنگ یا کوئی دوسری سخت چیز آنکھ میں پڑ جائے تو انڈے کی سفیدی ڈال دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

۷۔ اگر کوئی نوک دار چیز مثلاً شیشے کا ٹکڑا وغیرہ آنکھ میں گر جائے تو چھوٹے موچنے سے پکڑ کر اس کو نکال دینا چاہئیے اور اس کے بعد کیلنڈولا لوشن میں کپڑا تر کر کے آنکھ پر پٹی رکھنی چاہئیے۔ (کیلنڈولا مدر ٹنکچر کے دس قطرے اور پانی ایک اونس) [1]

آنکھ دکھنا، آشوب چشم

(CONJUNCTIVITIS OPHTHALMIA)

اس مرض میں پپوٹوں کی اندرونی اور آنکھ کے ڈھیلے کی اوپر کی لعاب دار جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ یہ مرض ہر موسم اور ہر عمر کے اشخاص میں پایا جاتا ہے لیکن بالعموم موسم بہار اور موسم خزاں میں عام ہوتا ہے۔ غریب بچے جن کی پرورش اچھی طرح سے نہیں ہوتی وہ اکثر اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ غذا اور صفائی نہایت ضروری ہیں۔

آشوب چشم کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ شدید یعنی حاد   ۲۔ مزمن یعنی دیرینہ

شدید آشوب چشم مزمن مرض میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔

[1] ایکونائیٹ ۶x کھانے سے بھی ذرہ باہر نکل جاتا ہے۔

علاماتِ مرض: ورم کی تمام صفات جس طرح سے اس مرض میں ملتی ہیں دوسری کسی جگہ ایسی آشکارہ نہیں ہوتیں، مثلاً گرمی، درد، سُرخی سوج وغیرہ شدید کیسوں میں درد ہمیشہ موجود ہُوا کرتا ہے۔ مریض شکایت کرتا ہے کہ آنکھ میں ریت کے دانے پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پپوٹوں کے نیچے شیشے کے ٹکڑے اِدھر اُدھر حرکت کر رہے ہیں۔

جھلی چمکیلی سرخ ہوتی ہے اور آنکھ روشنی کو بالکل برداشت نہیں کر سکتی۔ آنکھوں سے پانی بکثرت بہتا ہے اور صبح کے وقت پپوٹے پیپ (چیپڑ) کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔

اسبابِ مرض: زکام و نزلہ کا ہونا۔ تیز دھوپ یا شدت کی گرمی، سرد ہوا کا لگنا۔ آنکھ میں کچھ پڑ جانا۔ دھوئیں یا گرد و غبار کا آنکھوں میں پڑنا۔ شیر خوار بچوں میں دانت نکلنا اس مرض کے اسباب ہیں، لیکن بعض امراض کے ساتھ بھی آنکھیں دُکھنے لگ جاتی ہیں۔ مثلاً خسرہ۔ چیچک۔ خناق وبائی وغیرہ

علاج

گرم بورک لوشن سے دن میں کئی مرتبہ آنکھوں کو دھونا چاہیئے۔ اگر چیپڑ بہت ہو تو کیلنڈولا، مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے آدھ پاؤ پانی میں ڈال کر لوشن تیار کر کے اس کے ساتھ آنکھوں کو دھونا چاہیئے۔ دھو چکنے کے بعد بورک کی مرہم یا کیلنڈولا کی مرہم نچلے پپوٹے میں لگانی چاہیئے۔ اگر پپوٹے صبح کے وقت چپکے ہوئے ہوں تو ان کو زبردستی نہیں کھولنا چاہیئے۔ بلکہ لوشن سے تر کر کے کھولنا چاہیئے۔ اگر رات کو سوتے وقت مذکورہ بالا مرہم تھوڑی سی نچلے پپوٹے پر لگائی جائے تو پھر پپوٹے آپس میں نہیں جڑتے۔ سرد اور مرطوب ہوا سے بچنا چاہیئے اور اگر موسم تند ہو تو مریض کو ایک ہوا دار لیکن کسی قدر تاریک کمرے میں رکھنا چاہیئے اور آنکھوں کے اوپر سبز یا سیاہ کپڑے کا سایہ رکھنا چاہیئے یا آئی شیڈ لگائیں یا سیاہ چشمہ پہنیں اور آنکھوں کو بہت کم

استعمال کریں اور گندی آب و ہوا میں نہ جائیں، خوراک بالکل سادہ، زود ہضم اور مقوی کھائیں۔

ادویات جو اس مرض میں کام آتی ہیں یہ ہیں :-
اکونائیٹ، یوفریزیا۔ سلفر۔ اینٹیم ٹارٹ۔ مرکیورس کار۔ رسٹاکس وغیرہ وغیرہ۔
مذکورہ بالا ادویات کی مفصل تشریح اگلے مضمون "پیپ دار آنکھ دکھنا" کے تحت میں درج کی گئی ہے۔ وہاں مطالعہ فرمائیے۔

پیپ دار آنکھ دکھنا
(PURULENT CONJUNCTIVITIS)

پیدائشی آنکھ دکھنا
(OPHTHALMIA NEONATORUM)

سوزاکی آنکھ دکھنا
(GONORRHOEAL CONJUNCTIVITIS)

نوٹ : (۱) پیپ دار آنکھ دکھنا۔
(۲) پیدائشی آنکھ دکھنا (رمد مولودی)
(۳) سوزاکی آنکھ دکھنا (رمد سوزاکی)
یہ تینوں امراض درحقیقت ایک ہی بیماری ہے۔ جس کے یہ تینوں مختلف نام ہیں۔

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ آنکھ میں شدید سوزش ہو کر ایک دو روز میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر اس کا علاج فوراً نہ کرایا جائے تو آنکھ کے ضائع ہو جانے

کا ڈر ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض: آنکھ میں سُرخی اور ورم ہوتا ہے، پانی بہت نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے۔ پپوٹے متورم ہو جاتے ہیں۔ مریض آنکھ کو کھول نہیں سکتا کیونکہ روشنی اس کے لیے ناقابلِ برداشت ہوتی ہے۔ روشنی سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ پہلے دو چار روز تک آنکھ سے پانی نکلتا رہتا ہے لیکن پھر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور سُرخی زیادہ ہو جاتی ہے۔ درد شدت کا آنکھ میں ہوتا ہے اور یہ تکلیف ایک یا ڈیڑھ ماہ تک رہتی ہے۔ پھر تکلیف میں کچھ کمی واقع ہونے لگتی ہے اور مرض پُرانا ہو جاتا ہے۔ اگر مناسب علاج نہ کرایا جائے تو اکثر قرنیہ گل کر آنکھ اندھی ہو جاتی ہے۔

اسبابِ مرض: نوزائیدہ بچوں کی آنکھوں میں بوقتِ ولادت کے اندامِ نہانی کا زہر لگ جاتا ہے جس سے پیدائش کے تیسرے دن میں ماؤف آنکھ مبتلائے مرض ہو جاتی ہے جس حاملہ عورت کو سوزاک کا عارضہ ہو اُس کے بچے کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات دایہ کے غلیظ ہاتھوں سے سوزاک کا مواد نوزائیدہ بچہ کی آنکھوں میں لگ جاتا ہے۔ یہ مرض بچوں اور جوانوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ رمد سوزاکی یعنی سوزاکی آنکھ دُکھنا جوانوں کو زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سوزاکی زہر ہاتھوں یا رومال وغیرہ کے ذریعہ آنکھوں میں پہنچ جاتا ہے۔

مرض کے روک تھام کی تدابیر

۱۔ دورانِ حمل میں حاملہ کا علاج کرائیں۔ تاکہ مرض لیکوریا (سیلان الرحم) کا اس کو آرام آجائے۔

۲۔ ایک فی صدی والا سلورنائٹریٹ نوزائیدہ بچہ کی آنکھ میں ڈالیں تاکہ مادہ سوزاک زائل ہو جائے۔

علاج

بیلاڈونا: درد، سُرخی اور سوجن کنپٹیوں میں دھڑکن کا درد، رخسارے تمتماتے

ہوئے آنکھیں چمکیلی اور روشنی کے ناقابلِ برداشت ۔ یہ اس کی خاص علامات ہیں ۔

خوراک : بارہ قطرے مدر ٹنکچر (Ø) کے ایک چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر ایک ایک چمچہ دوائی کا ہر ایک گھنٹہ کے بعد دیتے جائیں اور جب مرض کا زور کم ہو جائے تو ہر تین یا چار گھنٹہ کے وقفہ پر دیں ۔

نوٹ : اکثر ایکونائیٹ اور بیلاڈونا باری باری سے دی جاتی ہیں ۔ جب کہ بخار بھی ساتھ ہو یا ایکونائیٹ کی دو خوراکیں پہلے دے کر اس کے بعد بیلاڈونا دوائی حسبِ ہدایت مذکورہ بالا استعمال کرائیں ۔

ایکونائیٹ : آشوبِ چشم ہو نبض تیز ، جلد جسم خشک ، پیاس ہو ۔ جب سرد ہوا اس مرض کا باعث ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے ، مرض کے ابتدا میں دینے سے اور ساتھ کیلنڈولہ اور بورک لوشن کا بیرونی استعمال کرنے سے مریض کو جلد از جلد افاقہ ہو جاتا ہے ۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

مرکیورس سالو : آشوبِ چشم ہو اور آغاز میں پانی آنکھوں سے بکثرت نکلتا ہو جو کہ بعد میں پیپ اور کیچڑ میں تبدیل ہو جاتا ہے ۔ پلکیں چیپڑ سے باہم چپک جاتی ہوں اور آنکھوں میں جلن دار گرمی اور بوجھ محسوس ہوتا ہو اور حرکت کرنے سے یا آنکھ کو چھونے سے درد میں زیادتی ہوتی ہو ۔ بخار زیادہ نہ ہو مگر خارش اور جلن بہت ہو ۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

یوفریزیا : نزلی آشوبِ چشم ہو اور ساتھ ہی آنکھوں سے بکثرت آنسو بہتے ہوں ۔ روشنی برداشت نہ ہو سکتی ہو اور نزلہ کے باعث ناک کی جھلیاں بھی متورم ہو گئی ہوں ، نزلہ ورم میں جب کہ آنکھوں سے پانی بکثرت بہتا ہو (یہ علامت اس دوائی کی خاص ہے) ، تو یہ دوائی اکثر اوقات بدوں امداد دیگر دوائی اکیلی ہی شفا بخش ثابت ہوتی ہے ۔

خوراک : ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس کار : جب نہایت شدید آشوب چشم ہو اور روشنی سے ڈر لگتا ہو یا آنکھ میں خونی نقطہ ہو تو اس دوائی کے دینے سے بہت جلد آرام آجاتا ہے ۔

خوراک : ۱x ، ۲x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرجنٹم نائیٹریکم : یہ دوائی بچوں کے پیدائشی آشوب چشم میں بہت مفید ہوتی ہے ۔مزمن کیسوں میں بھی یہ دوائی کام آتی ہے ۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فائی ٹولاکا ۔ آنکھوں میں خارش ہو اور گیس کی روشنی سے خارش زیادہ ہوتی ہو ۔مزمن آشوب چشم میں جب کہ ساتھ ہی وجع المفاصل کے درد ہوتے ہوں ۔ یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔پپوٹوں پر سرخی ، ل نیلگوں سوزش ہو ۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم : بھینگا پن ہو ۔مریض کو روشنی مرغوب ہو ۔خانہ چشم میں عصبی دردیں ہوتی ہوں ۔

خوراک : ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

پلسٹلا : پلکیں جڑی ہوئی ہوں ' آنسو بکثرت خارج ہوتے ہوں اور ڈھیلوں میں عصبی دردیں ہوتی ہوں ۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکیم : کمزور عصبی مریضوں میں شدید آشوب چشم ہو ۔خاص کر جب کہ رطوبت کوڑی خارج ہوتی ہو ۔جلن دار کاٹتی ہوئی اور چبھن کی دردیں آنکھوں میں ہوں ۔ روشنی سے تکلیف ہوتی ہو ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

فاسفورس : یہ دوائی مزمن اور ضدی کیسوں میں جب کہ اور ادویات ناکام ثابت ہوئی ہوں کام آتی ہے ۔روشنی اور گرمی ناقابلِ برداشت ہوں اور آنکھوں میں

خارش ہوتی ہو۔ یکایک آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہو۔ سیاہ دھبے اُڑتے ہوئے معلوم ہوتے ہوں اور لیس دار چیپڑ نکلتا ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نائیٹرک ایسڈ: پیپ دار آشوب چشم ہو۔ پپوٹے سُرخ اور متورم ہوں۔ لیسدار پیپ یا چیپڑ خارج ہوتی ہو۔ آنکھوں میں جلن ہو، روشنی سے ڈر لگتا ہو، رات کو آنکھیں چپک جاتی ہوں۔ آنکھوں کے پاس کے حصص اور استخوان میں دردیں ہوتی ہوں۔ جب زہر آتشک کے باعث مرکبات پارہ کے استعمال سے آشوب پیدا ہوئی ہو تو یہ دوائی بہت کار آمد ہوتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ہیپر سلف: مذکورہ بالا علامات میں جیسا کہ نائیٹرک ایسڈ میں مذکور ہوئی ہیں یہ دوائی بھی کام آتی ہے اور نائیٹرک ایسڈ کے بعد دینے سے فائدہ کرتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا: جب چوٹ آنے کے باعث آنکھوں میں ورم ہو گیا ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ خارجی طور پر آرنیکا مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے آدھی چھٹانک پانی میں ڈال کر اس سے آنکھ کو دھونا اور بعدہٗ اس لوشن میں کپڑے کا ایک ٹکڑا بھگو کر آنکھ کے اوپر رکھنا چاہیئے اور پٹی باندھ دینی چاہیئے۔

ضروری ہدایات

آشوب چشم میں مرض کے سبب کو جان کر اُس کو دُور کرنا چاہیئے جو مریض زیادہ گنجان اور گندی جگہ میں اور شہروں میں رہتے ہیں اُن کو باہر گاؤں میں کچھ عرصہ کے لیے چلا جانا چاہیئے جہاں اُن کو تازہ اور صحت بخش ہوا مل سکے۔ آنکھوں کو بار بار شیر گرم پانی سے دھونا چاہیئے۔ اور مریض کو ایک کھلے ہوا دار کمرے میں رکھنا چاہیئے غذا سادہ اور مقوی دینی چاہیئے۔

قریب نظری

(MYOPIA)

اس مرض میں مریض کو دُور سے بخوبی دکھائی نہیں دیتا لیکن نزدیک سے بخوبی دکھائی دیتا ہے ۔

اسبابِ مرض : یہ مرض ناقص روشنی میں باریک بینی کا کام کرنے سے یا گاہے عصبی کمزوری کی وجہ سے ہو جاتا ہے اور کبھی یہ مرض پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی موروثی ۔

علاج

بہت سے کیسوں میں مناسب عینک ہی اس کا علاج ہے ۔ آنکھوں کا امتحان کسی تجربہ کار ڈاکٹر سے کرا کر اس کی ہدایت کے بموجب عینک خرید کرنی چاہیئے اور ناکافی روشنی میں یا رات کے وقت کسی قسم کا باریک کام نہیں کرنا چاہیئے ۔ ادویات جو اس مرض میں زیادہ کام آتی ہیں وہ یہ ہیں :-

اگاری کس ۔ بیلاڈونا ۔ یوفریزیا ۔ جلسی میم ۔ فائی سوسٹگما ۔ فاسفورس پلوکارپس

موتیابند ۔ نزول الماء

(CATARACT)

اس مرض میں لینز یعنی آنکھ کا موتی یا اس کا غلاف یا دونوں ہی مکدر یعنی دھندلے ہو جاتے ہیں ۔

علاماتِ مرض : آنکھ کو بغور دیکھنے سے پُتلی کے پیچھے خاکستری مائل یا نیلگوں سفیدی مائل یا عنبریں رنگ کی شے دکھائی دیتی ہے ۔ آنکھ میں اٹروپین ڈالنے سے پُتلی پھیل جاتی ہے ۔ اُس وقت یہ شے بخوبی نظر آتی ہے ۔ یہ شے کیا ہے؟

یہ درحقیقت آنکھ کا موتی ہے جو کہ دُھندلایا ہُوا ہے۔ مریض کی بینائی رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک چیز قد میں ڈبل دکھائی دیتی ہے۔ آنکھوں کے آگے جالا سا معلوم ہوتا ہے اور نئے چاند کو دیکھنے سے بجائے ایک کے زیادہ چاند دکھائی دیتے ہیں اور چراغ کی شعاع کے گرد حلقہ پڑا ہُوا نظر آتا ہے۔

اسبابِ مرض: ذیابیطس، امراضِ گردہ، بڑھاپا، آتشک، مرگی، تشنج آنکھ پر چوٹ لگنا نیز بجلی کے صدمہ سے یہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔

علاج

بہت سے کیس ہومیوپیتھک ادویات اندر کھلانے سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ابتداء میں کلکیریا فلوریکا ×۱۲ دن میں دو مرتبہ پندرہ دن تک استعمال کرائیں اگر اس سے بہتری ہوتی نظر نہ آئے تو اس کو چھوڑ کر کینابس انڈیکا ×۳ استعمال کرائیں۔ فلورک ایسڈ ×۶ بھی مفید ہوتا ہے اور اس طرح سے کاسٹی کم۔ کونیم۔ کالچی کم۔ فاسفورس۔ سیکیل اور سلیشیا بھی مفید ادویات ہیں۔

سینیریریا میری ٹیما: θ دو قطرے آنکھ میں تین مرتبہ روزانہ ڈالا کریں۔ چند دِنوں میں ہی فائدہ نظر آجاتا ہے اور تین ماہ تک استعمال کرنے سے مکمل صحت ہو جاتی ہے یہ نہایت مجرب دوائی ہے۔

اگر موتیا بند کا کیس اتنا ترقی یافتہ ہو چکا ہے کہ مذکورہ بالا ادویات اس کے دور کرنے میں ناکام ثابت ہوتی ہوں تو پھر آپریشن کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سبز موتیا بند

(GLAUCOMA)

اس مرض میں آنکھ کا ڈھیلا بوجہ اجتماعِ رطوبت یا اجتماعِ خون تن کر سخت ہو

جاتا ہے اور رفتہ رفتہ نظر ناقص یا زائل ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں موتیا بند کی رنگت سبز ہوتی ہے۔

علاماتِ مرض: چراغ کے گرد حلقہ نظر آتا ہے۔ اور کبھی کبھی آنکھ کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے اور بینائی روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔

شدید گلاکوما میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ آنکھ میں سُرخی ہوتی ہے اور بعض کیسوں میں کن جنکیٹوا متورم ہو جاتا ہے اور قرنیہ کے گرد سُرخ حلقہ دکھائی دیتا ہے اور قیئں آتی ہیں، مزمن گلاکوما میں درد کی شکایت خفیف ہوتی ہے یا کبھی درد ہوتا ہی نہیں۔

اسباب مرض: جب آنکھ کے ڈھیلا میں بعض وجوہات سے رطوبت کی پیدائش اور جذب میں طبعی مناسبت نہیں رہتی اور نقص واقع ہو جاتا ہے تب یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ناسور وغیرہ بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علاج

بیلاڈونا: روشنی ناقابلِ برداشت ہو۔ آنکھیں اور چہرہ سُرخ ہوں۔ جب گلاکوما یعنی سبز موتیا بند کے پیدا ہو جانے کا ڈر ہو۔ سر درد ہو۔ آنکھوں کے سامنے چمکیلی چنگاریاں اُڑتی دکھائی دیتی ہوں اور وزن اور دباؤ محسوس ہو، یہ دوائی مضبوط دموی مزاج کے مریضوں کے لیے خصوصاً مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

چائنا: بینائی دھندلی، بینائی یکایک کم ہو جائے۔ کمزوری عامہ بہت ہو جب اخراجِ خون یا پیپ کا دیر تک مریض شکار رہ چکا ہو یا مرضعہ دیر تک بچہ کو دودھ پلاتی رہی ہو۔ چائنا اور بیلاڈونا باری باری سے دی جا سکتی ہیں۔

خوراک: ۳x ہر تین گھنٹے کے بعد۔

فاسفورس: جب پتلیوں اور آنکھوں کی رنگت قدرتی ہو اور دور کی اشیاء دھندلی دکھائی دیتی ہوں۔ آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے دکھائی پڑتے ہوں اور بینائی کم ہو۔ یہ دوائی بوڑھے اور کمزور اشخاص کی کمزوری نظر میں نافع ہوتی ہے۔ جب غلط کاریوں کے باعث یہ عارضہ وقوع پذیر ہوا ہو تو فاسفورس دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورک ایسڈ: یہ دوائی بھی انہی حالتوں میں کام آتی ہے۔ جو کہ فاسفورس کے بیان میں مذکور ہیں۔

خوراک: ۱× یا ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: بینائی میں وقفہ کے بعد نقص واقع ہوتا ہو۔ سر درد ہو۔ جب مکان کے اندر بیٹھا رہنے، دماغی محنت زیادہ کرنے، بدہضمی یا نشوں کے استعمال کا مریض عادی رہا ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس کار: پتلی سکڑ گئی ہو۔ بینائی دھندلی ہو، روشنی سے ڈر لگتا ہو اور آگ کی چمک آنکھوں کو نہ بھاتی ہو۔ یہ دوائی اور بھی مظہر ہوتی ہے۔ جب کہ مریض میں سلی یا آتشکی مادہ موجود ہو۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم: روشنی بہت بھاتی ہو (بیلا ڈونا کے برعکس) ایک ایک کے دو دو نظر آتے ہوں۔ بصارت صاف نہ ہو اور خانہ چشم میں درد ہوتا ہو جب کثرتِ محنت یا بکثرت کونین نوشی کے باعث بینائی میں نقص واقع ہوا ہو تو یہ دوائی سودمند ہوتی ہے۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

یوفریزیا: آنکھوں سے پانی بکثرت خارج ہوتا ہو۔ نیز جب کہ گلاکوما کا

عارضہ نزلہ کے باعث شروع ہوا ہو۔

خوراک: ۵ یا ۱x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا: آنکھ کے ڈھیلے پڑھتے وقت دکھتے ہوں۔ کمزوری نظر بوجہ بیرونی صدمہ کے ہو یا بوجہ نقصِ ہاضمہ ہو اور آنکھ کی پتلی سکڑی ہوئی ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

دھند۔ غبار
(AMBLYOPIA)

اس مرض میں نظر روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اگر یہ مرض ترقی کرتا جائے تو آخیر میں نظر جاتی رہتی ہے۔

علاماتِ مرض: نظر روزانہ کم ہونے لگتی ہے اور رفتہ رفتہ اتنی گھٹ جاتی ہے کہ مریض اپنے روزمرہ کے کام کرنے سے بھی رہ جاتا ہے۔ سرخ اور سبز رنگ میں پہچان نہیں کر سکتا اور اسی طرح سے زرد اور نیلے رنگ کی شناخت بھی جاتی رہتی ہے۔ روشنی سے طبیعت گھبراتی ہے۔ نیند کم آتی ہے اور سر میں قدرے درد رہتا ہے۔

اسبابِ مرض: کثرتِ شراب خوری، کثرتِ چائے نوشی، کثرتِ مجامعت تمباکو یا سیگار و سگرٹ زیادہ پینا۔ سر پر چوٹ لگنا۔ خون کا اخراج جسم سے زیادہ ہو کر کمزوری کا باعث ہونا۔ مرض ہسٹریا وغیرہ اور کبھی کونین کا زیادہ استعمال کرنے سے یہ عارضہ ہو جاتا ہے اور کبھی یہ مرض پیدائشی بھی ہوتا ہے۔

علاج

اصل سبب کو معلوم کر کے اس کو دور کریں۔ منشیات اور تمباکو سگریٹ

وغیرہ سے قطعی پرہیز کریں۔

چائنا: جب مرض بوجہ اخراج خون یا بوجہ اخراج رطوبات زندگی مثلاً منی وغیرہ پیدا ہو۔

خوراک: ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ایسڈ فاس: کثرتِ مجامعت کے باعث جب یہ عارضہ ہو جائے۔

خوراک: ۱x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا اور فاسفورس: جب شراب نوشی یا تمباکو نوشی کے باعث یہ عارضہ پیدا ہو۔

خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

روٹا: جب آنکھوں سے زیادہ کام لینے کے باعث یہ عارضہ ہوا ہو۔

خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

سینٹونائنیم: جب باریک بینی کا کام کیا گیا ہو اور آنکھوں کے آگے رنگ دکھائی دیتے ہوں۔

خوراک: ۳x ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

اندھاپن، نظر کا یکایک جاتے رہنا

(AMAUROSES)

اس مرض میں بینائی آہستہ آہستہ یا دفعتہً زائل ہو جاتی ہے۔

علامات مرض: جیسا کہ اوپر ذکر آیا ہے۔ کبھی بینائی دفعتہً زائل ہو جاتی ہے اور کبھی رفتہ رفتہ کمزور ہو کر جاتی رہتی ہے۔ کبھی نظر دھندلی ہو جاتی ہے اور گاہے ایک چیز کی دو چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور کبھی مریض کو ایک شے کا نصف حصّہ دکھائی دیتا ہے۔ اندھیرے میں مریض کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اس لیے وہ

اندھوں کی مانند چلتا ہے۔

اسباب مرض: سر پر چوٹ آنا، دماغ یا نخاع میں پھوڑا یا رسولی یا آتشکی زہر کا موجود ہونا خناق وبائی سوزش گُردہ سر چکر، سر میں درد، کِرم امعاء اعصابی کمزوری بکثرت شراب دتمباکو نوشی۔ بعض سمیات کے زہر کا جسم میں موجود ہونا۔ کبھی گرم وسرد ہو جانا۔ مستورات میں حبس حیض وغیرہ۔

علاج

ایکونائیٹ: موسم گرما میں سر دغسل کرنے سے یکایک اندھاپن ہو جانا۔
خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم: یکایک نظر کا زائل ہو جانا۔
خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا: چمکیلی اشیاء کی چمک کے باعث نظر جاتے رہنا۔ اندھراتا
خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: بکثرت شراب یا تمباکو نوشی کے باعث نظر کا کم ہو جانا۔
خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: نکس وامیکا کے بعد فاسفورس کا استعمال مفید ہوا کرتا ہے مریض کو مختلف رنگ دکھائی دیتے ہوں۔ پڑھتے وقت حرف سرخ نظر آتے ہوں۔
خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ہیپر سلف: موم بتی کی روشنی میں مریض اچھی طرح نہ دیکھ سکے۔ پڑھتے وقت نظر دھندلی پڑ جائے۔ روشنی سے ڈر لگے۔
خوراک: ۶× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔

فیرم میٹیلیکم اور پلم بم ایسٹی کم وغیرہ ادویات بھی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

رتوندا۔ اندھراتا۔ شبکوری

(HEMERALOPIA)

اس مرض میں مریض کو اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہ مرض بھی موروثی ہوتا ہے۔ کبھی کمزوری یا تیز دھوپ کی شعاع یا تکان وغیرہ کے سبب سے ہو جایا کرتا ہے۔

علاج

مریض کو تیز دھوپ میں نہیں جانا چاہیئے اور غذا مقوی کھانی چاہیئے۔ کونیم اور نکس وامیکا ادویات کا استعمال اس میں مفید ہُوا کرتا ہے۔

بھینگاپن

(STRABISMUS SQUINT)

اس مرض میں ایک آنکھ کی دُھری دوسری آنکھ کی دُھری کے متوازی نہیں ہوتی۔
اسبابِ مرض: امراض معدہ و امعاء خصوصاً کرم امعاء دانت نکالنا۔ خوف وغصہ۔ سر میں پانی جمع ہوجانا۔ بخار۔ گوہانجنی۔ ضعفِ بصارت۔ کمزوری، بعض اوقات بھینگے پن کی نقل اُتارنے سے یہ مرض ہوجاتا ہے۔

علاج

بیلاڈونا ×۲، ہائیوسائمس ×۳، سائیکلیمن ×۳، سائنا ×۳، سپائی جیلیا ×۳، ایلیومن ×۶، ایلیومینا ×۶، جلسی میم ×۳، سٹرامونیم ×۲۔ یہ ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں۔

آنکھ کے ترمرے

(MUSCEVOLITANTES OF THE EYE)

اس مرض میں سیاہ رنگ کے ذرات یا مکھی کے پر کی مانند ترمرے آنکھوں کے آگے اُڑتے دکھائی دیا کرتے ہیں۔

اسبابِ مرض: کثرت باریک بینی۔ قریب نظری۔ دھندلی روشنی میں کام کرنا۔ خراب آب و ہوا میں رہنا۔ ناکافی نیند۔ حمیات مثلاً تپِ محرقہ یا ٹائیفس، نقص ہاضمہ، وہم وسواس تفکرات خانگی اور رنج و غم وغیرہ۔

علاج

مرض کے اصل سبب کو دُور کریں اگر آنکھوں سے کام لیا گیا ہو تو اُن کو آرام دیویں۔ روزمرہ کے کاروبار کو کم کر دیں۔ کھُلی ہوا میں حسب دلخواہ ورزش کریں یا سمندری سیر کریں غذا مقوی اور باقاعدہ کھایا کریں۔ ٹھنڈے پانی سے آنکھوں کو کئی مرتبہ دھویا کریں اور اگر ترمرے بہت تنگ کرتے ہوں تو عینک پہن لیں۔ اس سے کسی قدر آرام رہے گا۔

ادویات: ہائیو سائمس، بیلاڈونا۔ کاکیولس۔ کونیم۔ مرکیورس کار اور زنکم وغیرہ اس مرض میں کام آتی ہیں۔

باہتی۔ سُلاق

(BLEPHARITIS INFLAMMATON OF THE EYE LIDS)

یہ مرض بچوں میں عام پایا جاتا ہے۔ اس میں پپوٹوں کے کناروں میں ورم ہو کر پلکوں کے بال گر جاتے ہیں۔ صاف ستھرے بچوں کی نسبت گندے بچے اس مرض

میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں ۔

علاماتِ مرض : پپوٹے دُکھتے ہیں اور پپوٹوں کے کنارے متورم ہوکر سُرخ ہوجاتے ہیں اور ان میں درد و جلن ہوتی ہے ۔ نیز لیسدار رطوبت نکلتی ہے ۔ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پلکوں کی جڑ میں ہوجاتی ہیں اور پھر وہاں زخم بن کر کھرنڈ بندھ جاتے ہیں ۔ پلکیں باہم چپک جاتی ہیں ۔ خصوصاً صبح کو زیادہ چپکی ہوئی ہوتی ہیں ۔ پپوٹوں کے کنارے سُرخ موٹے اور گول ہوکر پلٹ جاتے ہیں اور آنکھوں سے پانی آتا رہتا ہے ۔ جب یہ مرض پرانا ہوجائے تو پھر شفایابی مشکل ہوجاتی ہے ۔

اسبابِ مرض : آنکھوں کا غلیظ رہنا پلکوں میں جوئیں پڑ جانا ۔ گرد و غبار اور دھوئیں وغیرہ کی خراش ۔ مختلف امراض مثلاً خسرہ اور سُرخ بخار وغیرہ اس مرض کے اسباب ہُوا کرتے ہیں ۔

علاج

ایکونائیٹ : جب کہ یہ مرض سردی لگنے کے باعث پیدا ہُوا ہو اور بخار بھی ہو ۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

بیلاڈونا : پپوٹوں کے کنارے چمکیلے سرخ ہوں ۔ روشنی سے خوف لگتا ہو ۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

ایپس : سوج بہت ہو اور اس میں ڈنک مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

رسٹاکس : پپوٹوں کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے دانے ہوں ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد

ہیپر سلف : جب دانوں میں پیپ پیدا ہوجائے ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

یوفریزیا: پیپ آنکھوں سے بکثرت خارج ہوتی ہو۔ پپوٹوں کے کنارے بہت متورم ہوں۔

خوراک: ۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد

نوٹ: یوفریزیا مدر ٹنکچر کے دس قطرے ایک اونس پانی میں ڈال کر لوشن بنالیں اور اُس سے ہر تین گھنٹہ کے بعد پپوٹوں کو دھوئیں۔

ضروری ہدایات: پپوٹوں کے کناروں پر سے تمام کھرنڈ باحتیاط اُتار کر صاف کرلیں اور پھر اُن پر مرہم کیلنڈولا یا مرہم بورک ایسڈ یا مرہم ییلو اکسائیڈ آف مرکری لگائیں۔

انجن ہاری۔ پھیری۔ گوہانجنی

(HORDIOLUM STYE ON THE EYE LID)

اس مرض میں پپوٹے کے کنارے پر چھوٹی پھنسی نکل آتی ہے۔ جس میں درد ہوتا ہے۔ یہ پھنسیاں بار بار نکلا کرتی ہیں۔

علاماتِ مرض: پپوٹوں کے کنارے پہلے متورم اور سخت ہوجاتے ہیں اور اُن پر ایک یا زیادہ پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ پھنسی میں پیپ پڑجاتی ہے اور درد بھی ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ پھنسیاں یکے بعد دیگرے نکلتی رہتی ہیں۔

اسبابِ مرض: خون کی خرابی، بدہضمی۔ گندی آب و ہوا اور خراب غذا۔ یہ مرض خنازیری مزاج کے اشخاص میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کبھی آنکھوں سے زیادہ کام لینے سے بھی گوہانجنی نکل آتی ہے۔

علاج

پلسٹلا اور سٹافی سیگریا: اس مرض میں یہ دونوں ادویات مشہور عالم ہیں۔ اندر

بھی دی جاتی ہیں اور گوہانجنی کے اوپر بھی لگائی جاتی ہیں۔پلسٹلا مستورات کو شافی سیگریا مردوں کے لیے موزوں ہوتی ہے لیکن زیادہ موزوں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر دوادویات باری باری سے مریض کو دی جائیں۔

خوراک: ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ایکونائیٹ: جب ورم اور درد کے ساتھ بے چینی بھی موجود ہو۔

خوراک: ۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ: ابتداء میں ایکونائیٹ اور پلسٹلا باری باری سے دینے سے گوہانجنی بڑھ نہیں سکتی بلکہ غائب ہوجاتی ہے۔

ہیپر سلف: مزمن مرض میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۱× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: جب مرض کا حملہ بار بار ہوتا ہو۔یعنی گوہانجنیاں بار بار نکلتی ہوں تو سلفر کی ایک خوراک صبح اور ایک رات کو چند دنوں تک استعمال کرنے سے گوہانجنیوں کا نکلنا بند ہوجاتا ہے۔

خوراک: ۳× صبح اور شام

کلکیریا اور **سلفر:** یہ دونوں ادویات پھنسیوں کے بار بار نکلنے کی حالت میں بہت مفید ہوتی ہیں اور خاص کر کمزور مریضوں میں ان کے استعمال کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

کلکیریا ۲× صبح اور شام سات دن استعمال کریں۔ اس کے بعد دو تین روز کوئی دوائی استعمال نہ کریں بعدہٗ سلفر[1] کی ایک خوراک صبح اور ایک شام کو سات دن تک استعمال کریں اور علیٰ ہذالقیاس۔

---

[1] کلکیریا کارب کے بعد سلفر استعمال کرنا مناسب نہیں۔البتہ سلفر کے بعد کلکیریا کارب استعمال ہو سکتا ہے۔

ضروری ہدایات : بورک ایسڈ یا کیلنڈولا لوشن کو گرم کرکے اس کی ٹکور کریں ۔ اگر پھنسی پک گئی ہو تو کسی صاف سوئی کی نوک سے سوراخ کرکے پیپ نکال دیں اور پھر بورک لوشن سے خوب دھوڈالیں ۔

ککرے، روہے

(GRANULAR LIDS)

اس مرض میں پپوٹے کے اندر چھوٹے چھوٹے سرخ دانے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک شدید یعنی حاد، دوسرا مزمن یعنی پرانا ۔

علاماتِ مرض : بالائی پپوٹے اور کبھی دونوں پپوٹوں کی اندرونی سطح پر چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے دانے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ آنکھ میں خارش ہوتی ہے اور اس میں ہر وقت پانی بھرا رہتا ہے ۔ ماؤف پپوٹا بھاری ہو جاتا ہے اور روشنی مریض کو بری لگتی ہے ۔ صبح اٹھتے وقت پلکیں رطوبت سے چپکی ہوئی ہوتی ہیں ۔

اسبابِ مرض : کثیفت آب و ہوا، خراب غذا، دھواں ۔ گرد و غبار، خراش دار ادویات کا استعمال آنکھوں میں ریت وغیرہ پڑ جانا ۔ یہ سب اس کے اسباب ہیں ۔

علاج خارجی

صبح و شام آنکھوں کو بورک لوشن سے دھونا چاہیے (بورک ایسڈ دس گرین اور نیم گرم پانی ایک اونس) دھونے کے بعد پپوٹوں کو الٹا کر ان پر سلور نائٹریٹ لوشن (پانچ گرین سلور نائٹریٹ اور ایک اونس آبِ مقطر) بذریعہ برش یا روئی کے پھوہے کے لگانا چاہیے اور پھر سالٹ لوشن (دس گرین نمک ایک اونس پانی) سے دھوڈالیں اور اس طرح کرنے سے شدید روہوں کو آرام آجاتا ہے ۔ یوفریزیا

مدر ٹنکچر پانچ قطرے اور آب مقطر ایک اونس ملا کر اس سے دو مرتبہ آنکھوں کو دھوئیں اور مندرجہ ذیل ادویات اندرونی طور پر استعمال کریں

علاج اندرونی

ایکونائیٹ ۳x آرسینکم ۳x بیلاڈونا ۳x، یوفریزیا ۵ مرکیورس آیوڈائیڈ ۶x فائی ٹولاکا ۳x سینگونیریا ۳x اور سلفر ۶x یہ ادویات اس مرض میں مفید ہوتی ہیں [1]

ناخونہ

(PTERYGIUM)

اس مرض میں پردہ ملتحمہ یعنی آنکھ کی جھلی پر ایک سرخ پردہ پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی یہ پردہ بڑھ کر تمام قرنیہ پر پھیل جاتا ہے جس سے بصارت میں فرق آجاتا ہے

اسبابِ مرض: آنکھ میں ریت، گرد و غبار پڑنے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ آشوبِ چشم یا زخم قرنیہ کے بعد بھی یہ مرض اکثر ہو جاتا ہے۔

علاج خارجی: سلفیٹ آف کاپر (توتیا) ناخونہ پر لگائیں۔

علاج اندرونی: رٹینیا ۱x استعمال کرائیں [2]

---

[1] آرجنٹم نائٹریکم ۱۰۰۰ کی ایک خوراک بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

[2] اس کے علاوہ کینابس سٹیوا۔ سلفر۔ زنکم اور ٹیلوریم بھی مفید ہیں۔

جالا - پھُلی

(OPACITY OF THE CORNEA)

قرنیہ میں زخم ہونے کے بعد آنکھ میں سفید نشان باقی رہ جاتا ہے جس کو پنجابی میں پھولا کہتے ہیں۔

اسبابِ مرض: ککروں یا پڑبال سے قرنیہ پہ دائمی خراش رہنا یا قرنیہ میں سوزش ہوکر زخم بن جانا۔

علاج اندرونی

مندرجہ ذیل ادویات میں سے جو دوائی زیادہ موزوں ہو استعمال کرائیں۔

۱۔ یوفریزیا: ×۱ ہر چھ گھنٹہ کے بعد

۲۔ میگنیشیا کارب: ×۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد

۳۔ کلکیریا کارب: ×۶ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

۴۔ کینا لبس سٹیوا: ×۱ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

۵۔ سلیشیا: ×۶ ہر چھ گھنٹے کے بعد۔

علاج خارجی

یوفریزیا مدر ٹنکچر کے ۵ قطرے ایک اونس پانی میں ڈال کر لوشن بنالیں اور اس کو دن میں دو یا تین مرتبہ آنکھ میں ڈالیں یا ییلو آئنٹمنٹ یعنی زرد مرہم ۲ ڈرام سے چار گرین فی اونس والی، دن میں دو تین مرتبہ آنکھ میں لگائیں۔

آنکھ میں خُونی نقطہ

(ECCHYMOSIS)

آنکھ پر چوٹ لگنے، کھانسنے یا چلّانے یا زور سے قے کرنے سے پردہ کے نیچے کوئی رگ پھٹ کر ذرا سا خُون بہ جاتا ہے۔ جو سیاہی مائل رنگ کا ایک سُرخ نقطہ یا دھبہ معلوم ہوتا ہے۔

علاج

اوّل تو یہ نقطہ خود بخود جذب ہوجاتا ہے۔ وگرنہ مندرجہ ذیل ادویات اندرونی اور خارجی طور پر استعمال کرائیں۔

آرنیکا ۳×، ہمامیلس ۵، ایلڈمیور ۳۰، رسٹاکس ۳× اور روٹا ۳×

خارجی استعمال

مذکورہ بالا ادویات کی مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے لے کر ایک اونس پانی میں ملالیں اور اس میں روئی یا کپڑے کا ٹکڑا تر کرکے آنکھ پر رکھیں۔

باب نہم

کان کی بیماریاں

(AFFECTIONS OF THE EARS)

کان میں کچھ پڑ جانا

(FOREIGN BODY IN THE EAR)

بعض اوقات کان میں کوڑی، کنکر، پنسل کا ٹکڑا یا کوئی کیڑا وغیرہ پڑ جاتا ہے۔

بعض اشخاص کو یہ عادتِ بد ہوتی ہے کہ ماچس کی تیلی یا کسی تنکے کے ساتھ کان کو کریدتے رہتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اندر ٹوٹ جاتا ہے۔ کان کو بغور ملاحظہ کریں اگر کوئی شے نزدیک ہی دکھائی دیتی ہو تو چھوٹے موچنے یا باریک سلائی سے اس کو باہر نکال لیں اگر ایسا ممکن نہ ہو تو بذریعہ پچکاری کان کو اچھی طرح سے دھو ڈالیں۔ ایسا کرنے سے پچکاری کے پانی کے ساتھ ہی وہ غیر جنس چیز بھی خارج ہو جائے گی۔ اگر پھر بھی نہ نکلے۔ تو گلیسرین کے چند قطرے کان میں ڈال دیں۔ دو ایک روز کے بعد وہ چیز خود بخود خارج ہو جائے گی۔

جب کان میں پانی پڑ جائے تو بلاٹنگ پیپر کی بتی بنا کر کان میں پھرائیں یا خالی پچکاری سے کھینچ کر نکال لیں۔ یا کاغذی بتی وغیرہ سے ناک کو کھجائیں یا نسوار لیں۔ اکثر ایسا کرنے سے غیر شے کان سے نکل جاتی ہے۔ اگر کوئی کیڑا کان میں پڑ گیا ہو تو ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کان میں ڈال دیں۔ کیڑا فوراً ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد گرم پانی کی پچکاری کریں۔ وہ نکل جائے گا۔ ایسی صورت میں میٹھا تیل ڈالنا بھی کان میں مفید ہوتا ہے۔

کان درد
(EAR ACHE-OTALGIA)

اکثر یہ درد عصبی ہوا کرتا ہے۔ اور کبھی کبھی سوزش یا ورم بھی پایا جاتا ہے۔ درد کی ٹیسیں چہرے اور پیشانی تک جاتی ہیں اور مریض سخت بے چینی کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔

اسبابِ مرض: کسی دانت کا بوسیدہ ہو جانا۔ سردی لگنا۔ مرض وجع المفاصل وغیرہ۔

نوٹ: جب یہ درد عصبی ہوتا ہے تو اس میں ورم یا بخار کی شکایت نہیں ہوتی،

علاج خارجی

۱۔ او پیم مدر ٹنکچر اور گلیسرین: ہموزن ملا کر چند قطرے کان میں ڈالیں۔ درد کا آرام ہو جائے گا۔

۲۔ پلانٹیگو: مدر ٹنکچر کے چند قطرے گرم پانی میں ملا کر کان میں ڈالیں اور اسی طرح سے آدھا آدھ گھنٹہ کے وقفہ پر ڈالتے جائیں۔ حتیٰ کہ درد بند ہو جائے۔

۳۔ مولین آئیل: کے تین یا چار قطرے کان میں ڈالیں اور اسی طرح سے ہر ایک گھنٹہ کے بعد ڈالتے جائیں۔ حتیٰ کہ درد بند ہو جائے۔

۴۔ اگر کان میں درد بوجہ سردی لگنے کے ہو تو ایکونائیٹ ۱x کے تین چار قطرے ہر پندرہ منٹ کے بعد ڈالتے جائیں۔ جلدی آرام آ جائے گا۔

۵۔ اگر کان میں ورم ہو۔ سرخ اور گرم ہو تو بیلا ڈونا مدر ٹنکچر کے چند قطرے گلیسرین میں ملا کر کان میں ڈالیں اور اسی طرح سے ہر نصف گھنٹہ کے بعد ڈالتے جائیں جلدی درد کا آرام آ جائے گا۔

۶۔ پلسٹلا ۲x کے چار یا پانچ قطرے کان میں ڈالیں۔ کان درد کی یہ بھی بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔

ضروری ہدایات: دانت کا بغور ملاحظہ کریں۔ اگر کوئی دانت خراب ہو تو اس کو نکال دیں۔

نوٹ اندرونی طور پر کھانے کے لیے یہ ادویات حسب علامات دی جا سکتی ہیں۔ ایکونائیٹ بیلا ڈونا۔ کیپسیکم۔ کیمو میلا۔ فیرم فاس۔ ہیپر سلفر۔ مرکیورس۔ پلانٹیگو۔ سلفر۔ پلسٹلا اور وربیسکم۔

کان بہنا
(OTORRHOEA)

جب کان کی بیرونی نالی کی جھلی میں ورم ہو جاتا ہے۔ تو کان سے پیپ بہنے لگتی ہے۔

علامات مرض: ابتدا میں کان کی نالی متورم ہو کر سُرخ ہو جاتی ہے۔ کان میں درد ہوتا ہے اور گاہے خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بوجہ تکلیف کے نیند نہیں آتی اور تین روز کے بعد گاڑھی رطوبت برنگِ زرد خارج ہونے لگتی ہے جو آخرکار پیپ میں بدل جاتی ہے۔

اسباب مرض: بچوں میں دانت نکلنا۔ مرض خنازیر۔ غیر جنس چیز کا کان میں پڑ جانا۔ سردی، بدہضمی اور بعض جلدی امراض کے باعث یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاج خارجی

۱۔ ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کے چند قطرے ماؤف کان میں ڈال دیں۔ اُبل کر پیپ باہر آجائے گی۔ پھر کان کو اچھی طرح سے صاف کر لیں اور اس میں مولین آئیل دن میں چار پانچ مرتبہ ڈالیں۔ اسی طرح سے روزانہ کیا کریں۔ کچھ عرصہ کے بعد کان بہنا بند ہو جائے گا۔

۲۔ ہائیڈروجن پر آکسائیڈ: ماوف کان میں ڈال کر صاف کر لیں اور ایک اونس رکٹی فائیڈ سپرٹ میں پانچ گرین یعنی اڑھائی رتی بورک ایسڈ ڈال کر دوائی تیار کر لیں اور یہ دوائی صاف کردہ کان میں دو مرتبہ روزانہ ڈالیں۔

۳۔ اگر کان سے بہت بدبودار پیپ بہتی ہو۔ تو پہلے اس کو ہائیڈروجن پر آکسائیڈ ڈال کر صاف کر لیں اور پھر اس میں ایکی نیشیا ۵ مدر ٹنکچر دو حصے اور تھوجا مدر ٹنکچر ۵ ایک حصہ ملا کر چار پانچ قطرے ڈالیں۔ دن میں دو تین مرتبہ۔

علاج اندرونی

پلسٹلا اور سلفر دو مشہور ادویات ہیں، ڈاکٹر جوسٹھ صاحب ایم ڈی مندرجہ ذیل طریق پر ان کو استعمال کیا کرتے تھے۔

اوّل پلسٹلا ۳× روزانہ دو بار چھ دن تک، پھر چار روز ناغہ، بعدہٗ سلفر ۳۰ کی دو خوراکیں روزانہ چھ روز تک پھر آٹھ روز ناغہ۔ اسی طرح سے پلسٹلا اور سلفر استعمال کرایا کرتے تھے اور اس طرح استعمال کرنے کے بعد اگر کامیابی نہ ہوتی تھی، تو پھر سلیشیا ۶× اور ۳۰ کا استعمال کرایا کرتے تھے۔

نوٹ: مرض خسرہ کے بعد جب کان بہنا شروع ہو جائے تو پلسٹلا ۳× سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

کیپسی کم: جب کان سے خون اور پیپ ملی ہوئی بہتی ہو۔

خوراک: ۶× دن میں تین مرتبہ۔

مرکیورس سال: جب گاڑھا خون آلودہ اور بدبودار مواد خارج ہو اور کان کے آس پاس کے غدود سوجے ہوئے اور دکھتے ہوں اور اس جانب کے سر اور چہرہ میں پھاڑنے والی دردیں ہوتی ہوں، نیز جب مرض چیچک کے بعد کان کے بہنے کا عارضہ ہو جائے تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ہیپر سلف: پیپ اور خون کان سے بہتا ہو۔ جب کہ مریض نے پارہ بہت کھایا ہے۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

ایسڈ میور: جب سرخ بخار کے بعد کان بہنے کا عارضہ ہو، تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۶× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم البم : نحیف مریضوں کے لیے جبکہ جلانے والی رطوبت خارج ہوتی ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳x یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ

کاسٹیکم : کان بہتا ہو اور اس کے پیچھے پھنسیاں ہوں

خوراک : ۳x ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

دیگر ادویات کلکیریا ۔ نائٹرک ایسڈ ۔ آیوڈیم ۔ آرم میٹیلیکم ۔ مرکیورس آیوڈائیڈ کالی ہائیڈراڈیکم بھی کام آتی ہیں ۔

کان کا ورم

(OTITIS MEDIA)

اس مرض میں کان کا پردہ وغیرہ متورم ہوجایا کرتا ہے ۔

علاماتِ مرض : کان میں درد، بہرا پن اور کسی قدر بخار ہوتا ہے، کان کی اندرونی نالی اور پردہ سرخ اور متورم ہوجاتے ہیں ۔ پچکاری کرنے سے تکلیف ہوتی ہے ۔ اگر مرض بڑھ جاوے تو درد نہایت ہی شدید ہوتا ہے اور کبھی یہ ورم دماغ کی جانب بڑھ کر مریض کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے ۔

اسبابِ مرض : سردی لگنا ۔ کان میں زور سے پچکاری کرنا ۔ عصبی خراش نزلہ وجع المفاصل، نقرس، خنازیر اور سرخ بخار وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں ۔

علاج

ابتدا میں ایکونائیٹ ۳ اور بیلاڈونا ۳ نہایت مفید ادویات ہیں ۔ باری باری سے پندرہ منٹ کے وقفہ پر دیتے جانا چاہیے ۔

پلسٹلا : مرض خسرہ کے بعد ورم کا عارضہ ہوگیا ہو ۔ کان میں ٹیس مارنے کی

سی اور پھاڑنے کی سی دردیں ہوتی ہوں۔

خوراک: ۲x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس سال: دردیں دانتوں تک پھیلتی ہوں اور گرم کمرہ میں زیادہ ہوتی ہوں یا جب کہ مرض چیچک کے بعد ورم کان کا عارضہ ہو گیا۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

علاج خارجی

۱۔ پلانٹیگو: مدر ٹنکچر ⊙ اور گرم پانی مساوی وزن ملا کر ہر دس منٹ کے بعد کان میں ڈالتے جائیں اس سے ورم بھی کم ہو گا' اور درد کو بھی آرام ہو گا۔

۲۔ پانچ گرین (۲½ رتی) کونین اور پانچ گرین کاربالک ایسڈ' ایک ڈرام گلیسرین میں ڈال کر دوائی تیار کر لیں اور اس کو کان میں بار بار ڈالیں۔ درد کو آرام ہو جائے گا۔

کان کا میل
(WAX IN THE EAR)

علاماتِ مرض: مریض کو اونچا سنائی دینے لگتا ہے اور مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں' کان کو بخوبی دیکھنے سے اس میں میل بخوبی دکھائی دیتی ہے۔

علاج

کان میں پچکاری شیر گرم پانی کی کرائیں۔ اگر پچکاری سے درد شروع ہو جائے تو پھر پچکاری بند کر دیں' بادام روغن یا گلیسرین کے چند قطرے گرم گرم کان میں ڈالیں یا دس گرین سوڈا بائی کارب ایک اونس پانی یا گلیسرین میں ملا کر اور گرم کر کے کان میں

بوقت شام ڈالیں۔ اس سے میل نرم ہو جائے گی اور بآسانی نکل جائے گی۔

کان کی جلن دار پھنسیاں

(ECZEMA OF THE EARS)

اس مرض میں کان کے اندر اور باہر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جلن، درد اور خارش کی شکایت ہوتی ہے۔

علاج اندرونی

بیلاڈونا۔ پلسٹلا: جب کہ مرض بہت شدید نہ ہو۔
رسٹاکس اور وراٹرم ورائیڈ: آبلہ دار پھنسیوں کے لیے۔
گریفائیٹس: کان کے پیچھے پھنسیوں کے لیے۔
آرسینکم یا سلفر: مزمن مرض میں کام آتی ہیں۔

علاج خارجی

باحتیاط کان کو پچکاری سے دھو کر صاف کر لیں اور پھر خشک کر لیں۔ پھنسیوں پر باریک میدہ چھڑک دیں۔ تاکہ خراش نہ ہو اور نمی بھی چوس لے۔

کان بجنا

(TINNITUS)

بعض امراض مثلاً بدہضمی۔ قلت خون۔ کمزوری، رنج وغم اور کونین وغیرہ کے کثرت استعمال سے کان میں کئی قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ دور قوت سماعت

میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔

علاج

مرض کے اصل سبب کو دور کریں۔ اگر خشکی کی وجہ سے کان بجتے ہوں تو بادام روغن یا روغن کدو یا روغنِ گل یا عورت کا دودھ کان میں ڈالیں اور سر پر بھی ان روغنوں کی مالش کریں اور مندرجہ ذیل ادویات میں سے حسبِ حال استعمال کریں۔

چائنا۔فاسفورس۔سلفر۔اکونائیٹ۔مرکیورس۔نکس وامیکا۔فاسفورک ایسڈ۔فیرم فاس۔سلیشیا اور بیلاڈونا۔

بہرا پن

(DEAFNESS)

کان میں میل بھر جانے۔سخت سردی لگنے۔ضعف دماغ، نقرس، وجع المفاصل آتشک، چیچک، سرخ بخار وغیرہ امراض کے باعث یا توپ وغیرہ کی آواز یا بجلی کی کڑک سے یا دیگر کسی بلند آواز سے کان پر صدمہ پہنچ کر قوتِ سماعت ناقص اور کبھی بالکل زائل ہو جاتی ہے اور کبھی کانوں میں مختلف اقسام کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

علاج

اگر بہرا پن کان میں میل بھر جانے کی وجہ سے ہو تو میل خارج کریں اور گلیسرین کے چند قطرے ماؤف کان میں ڈالتے رہے اور پھر شیر گرم پانی سے پچکاری کریں میل باہر نکل جائے گی اور بہرا پن کا آرام آجائے گا۔

۱۔ اگر کان اور حلق کی درمیانی نالی (جس کو انگریزی میں یوسٹے کین ٹیوب کہتے

ہیں ۔) میں نقص واقع ہونے کی وجہ سے بہرا پن کا عارضہ ہو، تو سی پیا نہایت ہی اعلیٰ دوا ہے اور اس کے استعمال سے اکثر شفا ہو جاتی ہے ۔

خوراک : ۲x یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ ۔ نیز ایسی حالت میں آیوڈیم اور ہیپر سلف اور مرکیوریس ادویات بھی کام آتی ہیں ۔

۲ ۔ اگر بہرا پن کا عارضہ کمزوری عامہ کی وجہ سے ہو تو فاسفورس ۔ چینیم سلف آیوڈیم ۔ ایسڈ فاس ۔ کاکلس ۔ (جب دل کی دھڑکن بھی ساتھ ہو) پٹرولیم ۔ سپنجیا اور آرسینکم ادویات کام آتی ہیں ۔

۳ ۔ اگر بہرا پن کا عارضہ ٹھنڈ کے لگنے کی وجہ سے ہو تو ایکونائیٹ ۔ کالی میور ۔ وسکم البم ۔ منگنم ایسڈ ۔ پلسٹلا ۔ مرکیورس ۔ کالی ہائیڈرا ڈیکم ، ڈلکامارا اور بلاڈونیا ادویات کام آتی ہیں ۔

۴ ۔ اگر بہرا پن کا عارضہ رطوبت کے اخراج کے رک جانے کے باعث یا جسم پر چھاجن نمودار ہو کر گم ہو جانے کی وجہ سے ہو تو سلفر ۔ ہیپر سلف اور آرم ادویات کام آتی ہیں

۵ ۔ اگر بہرا پن کا عارضہ غدود گلو کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہو، تو مرکیوریس آیوڈائیڈ ۔ کالی ہائیڈرا ڈیکم ۔ مرکیورس کار ۔ اور آیوڈیم ادویات کام آتی ہیں ۔

۶ ۔ اگر بہرا پن کا عارضہ چوٹ کی وجہ سے ہو تو آرنیکا دوائی مفید ہوتی ہے ۔

۷ ۔ اگر بہرا پن کا عارضہ عصبی کمزوری کی وجہ سے ہو تو لاکسس، ناجا ۔ بیلاڈونا ۔ امبرا گریسیا ۔ اگنیشیا ۔ گریفائیٹس ۔ لیڈم ۔ میوراٹک ایسڈ ۔ چینیم سلف اور چائنا وغیرہ ادویات کام آتی ہیں ۔

۸ ۔ اگر خنازیر کی وجہ سے ہو تو سلفر اور اتھیاپس مرک کام آتی ہیں ۔

باب دہم

ناک کی بیماریاں

AFFECTIONS OF THE NOSE

ناک میں کچھ پھنس جانا

(FOREIGN BODY IN THE NOSE)

بعض اوقات ناک میں مٹر یا چنے کا دانہ یا بٹن وغیرہ پھنس جاتا ہے۔ یا کبھی کوئی جونک یا کیڑا وغیرہ ناک میں چلا جاتا ہے۔

علاج

ناک کا ملاحظہ بغور کریں۔ اگر کوئی شے نظر آتی ہو تو با احتیاط تمام باریک موچنے سے پکڑ کر نکال دیں یا گرم پانی میں تھوڑا نمک ملا کر مخالف جانب کے نتھنے میں پچکاری کریں لیکن مریض کو چاہیے کہ اپنے منہ کو اچھی طرح سے بند کرے۔ یا مخالف نتھنے کو دبا کر زور سے ناک سنکے، دو تین بار ایسا کرنے سے اکثر غیر جنس یا شے باہر نکل جاتی ہے۔ اگر کوئی کیڑا یا جونک ناک میں چلی گئی ہو تو پہلے ذرا سا کلوروفارم سونگھا کر وہیں ہلاک کر دیں وہ یا تو خود بخود خارج ہو جائے گا یا مذکورہ بالا تدابیر سے اس کو خارج کر دیں۔

زکام اور نزلہ

CORYZA COLD IN THE HEAD CATARRh RHINITTS

اِس مرض میں ناک کی اندرونی لعاب دار جھلی متورم ہو جاتی ہے اور ناک بہتی ہے ۔ یہ چھوت دار متعدی امرض ہے ۔

علاماتِ مرض : ابتدا میں طبیعت سست رہتی ہے اور پیشانی پر چکر ان و بوجھ ہوتا ہے ۔ سر میں کبھی تھوڑا درد ہوتا ہے ۔ چھینکیں آتی ہیں اور ناک سے پتلا جلتا ہوا پانی بہنے لگتا ہے ۔ پانی کی خراش سے ناک کے کنارے درد کرتے ہیں اور سرخ ہو جاتے ہیں ۔ چونکہ آنسوؤں کی نالی میں بھی سوزش ہو جاتی ہے ۔ اس کے باعث آنکھوں میں کسی قدر سرخی بھی ہو جاتی ہے ۔ حلق میں کسی قدر درد ہوتا ہے ۔ حلق اندر سے سرخ اور متورم ہو جاتا ہے اور نگلتے وقت کسی قدر درد ہوتا ہے ۔ جب مرض کا حملہ شدید ہو تو ہوا کی نالیوں میں خراش ہو کر کھانسی ہونے لگتی ہے اور خفیف سا بخار بھی ہو جاتا ہے ۔ نبض تیز چلتی ہے ۔ زبان میلی ہوتی ہے ۔ پیاس بہت لگتی ہے اور بھوک ماری جاتی ہے ۔ قبض ہوتی ہے اور پیشاب قلیل مقدار میں برنگ سرخ آتا ہے ۔ ایک یا دو دن کے بعد رطوبت ناک سے گاڑھی آنے لگتی ہے اور خارش بھی زیادہ ہوتی ہے ۔ اس طرح چار پانچ روز تکلیف بنی رہتی ہے ۔

اسبابِ مرض : یہ ایک متعدی مرض ہے ۔ جس کا باعث ایک خوردبینی کیڑا مانا گیا ہے جس کو زکام کا کیڑا کہتے ہیں ، سرد ہوا میں چلنا پھرنا ، نمدار زمین پر بیٹھنا ۔ ٹھنڈ لگنا ، پانی میں بھیگ جانا ۔ رات کو دیر تک سردی میں رہنا ۔ گرم سرد ہو جانا ۔ گرم گرم کھانا کھا کر اوپر سے سرد پانی پینا یا کسی غیر جنس کا ناک میں خراش کرنا اس مرض کے اسباب مؤیدہ ہیں

نوٹ : جب مرض کا حملہ بار بار ہو تو مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے ۔ بعض خاندانوں میں زکام کا عارضہ موروثی چلا آتا ہے ۔

علاج

ایکونائیٹ : جب ٹھنڈی ہوا کے باعث یکایک زکام ہو جائے اور لرزہ کے ساتھ بخار ہو جائے تو ایکونائیٹ ایک مفید دوائی ہے ۔ جب زکام کے ساتھ کھانسی بھی ہو تو یہ دوائی مظہر ہوا کرتی ہے ۔ جونہی کہ مریض کو زکام کا شک ہو جائے اُسی وقت یہ دوائی فوراً استعمال کرنی چاہیئے ۔ ناک سے ابھی تک نزلہ تو گرنا شروع نہ ہوا ہو لیکن اجتماع خون کے باعث ناک سوج کر گرم خشک اور بند ہو گیا ہو ۔ ناک میں کھجلاہٹ اور جلن ہوتی ہو اور دھڑکن کا پیشانی میں سر درد ہوتا ہو ۔ نیز چھینکیں بھی آتی ہوں ۔ کھلی ہوا میں ان تمام علامات کو آرام معلوم ہوتا ہو ۔

خوراک : ۳x ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد ۔

فیرم فاس : ایکونائیٹ کی مانند یہ دوائی بھی ابتداء میں کام آتی ہے ۔ جب کہ آناً فاناً علامات بہت شدید نہ ہو گئی ہوں نیز بے چینی اور تشویش بھی موجود نہ ہو ۔

خوراک : ۳x یا ۶x ہر ایک گھنٹہ کے بعد

آرسینکم : موسم سرما کے زکام میں یہ دوائی خصوصاً مفید ہوتی ہے ۔ جب کہ پتلا پانی نتھنوں سے گرتا ہو اور اوپر والے ہونٹ کو جلا دیتا ہو اور باوجود اس پانی کے گرنے کے بھی ناک بند محسوس ہوتی ہو پیشانی میں دھیما دھیما دھڑکن کا درد ہوتا ہو اور چھینکیں آتی ہوں ۔ روشنی سے نفرت ہو اور کھلی ہوا میں جانے سے نہ چھینکوں کا آرام ہوتا ہو اور نہ خراش جلن کا ۔

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم آیوڈائیڈ: جب ناک اور حلق میں جلن بہت زیادہ ہو۔ تو بجائے آرسینکم البم کے آرسینکم آیوڈائیڈ مفید تر ہوتی ہے۔

خوراک: ۳x یا ۱۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ایلیم سیپا: زکام کی بہترین ادویات میں سے یہ ایک ہے۔ علامات اس کی حسب ذیل ہیں:۔

رطوبت بکثرت، پتلی اور تیز خراش دار نکلتی ہو اور ساتھ ہی ناک اور آنکھوں میں جلن سی ہوتی ہو۔ آنکھیں سُرخ ہوں اور روشنی برداشت نہ کر سکتی ہوں اور چھپروں کے کنارے جلتے ہوں، نتھنوں سے پتلا پانی متواتر بہتا رہتا ہو۔ جو کہ اُوپر کے ہونٹ کو جلا دیتا ہو اور ساتھ ہی لگاتار چھینکیں آتی رہتی ہوں، ایلیم سیپا کی یہ خاص علامت ہے کہ جب مریض کھُلی ہوا میں جاتا ہے۔ تو نزلہ بند ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ گرم کمرہ میں واپس آتا ہے۔ تو پھر نزلہ بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ دوائی ابتدا میں دینی زیادہ مفید ہوتی ہے اور اگر نزلہ کے ساتھ گلا پھاڑ کھانسی بھی ہو تو یہ دوائی اور بھی زیادہ مُوثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۲x یا ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

یوفریزیا: جب ناک سے پانی بہتا ہو، چھینکیں آتی ہوں اور آنکھوں سے پانی بھی بہتات کے ساتھ چلتا ہو۔ آنکھ سے بہنے والا پانی تیز اور خراش پیدا کرنے والا ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرم ٹری فائیلم: نزلہ بہت تیز ہو جو کہ نتھنوں اور ہونٹوں کو زخمی کر دیتا ہو۔ ناک اور آنکھوں سے زرد و تیز رطوبت نکلتی ہو، پیاس تو لگتی ہو لیکن پینے سے حلق میں درد ہوتا ہو نتھنے زخمی ہو گئے ہوں اور مریض یہی چاہتا ہو کہ ناک کو اُنگلی سے کریدتا رہے۔ غنودگی ہو اور چھینکوں کی طرف رجحان ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم: یہ بھی نزلہ کی ایک خاص دوائی ہے۔ جبکہ سر پھٹا ہو۔ جلد جسم گرم اور ساتھ ہی ٹھنڈ بھی لگتی ہو۔ مریض سست اور کمزور ہو۔ سردی کمر کے اُوپر نیچے دوڑتی ہو اور ناک سے پتلا پانی نکلتا ہو اور چھینکیں بھی آتی ہوں۔ جلسی میم کی یہ خاص علامت ہے کہ مریض آگ سینکنے کی بڑی زبردست خواہش کرتا ہے۔ موسم گرما کے زکام میں یہ دوائی خاص طور پر موثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: ناک بند اور ناک کی جڑ کے قریب بوجھ سا معلوم ہو۔ نزلہ یا تو بالکل نہ گرتا ہو۔ اگر گرتا بھی ہو تو بہت کم اور چھاتی بھی بہت گھٹی ہوئی ہو۔ گرم کمرے میں تکلیف اور کھلی ہوا میں آرام معلوم ہوتا ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد

مرکیورس: چھینکیں متواتر آتی رہتی ہوں۔ ناک دُکھتی ہو۔ ناک سے گاڑھی رطوبت خارج ہوتی ہو۔ گرمی اور جاڑا باری باری سے لگتے ہوں۔ پسینہ بہت آتا ہو لیکن تکالیف کو بڑھا دیتا ہو۔ رات کے وقت تمام علامات میں زیادتی ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا: سونگھنے کی طاقت زائل۔ ناک کا نزلہ گاڑھا اور بدبودار۔ سر بھاری شام کو یا گرم کمرے میں تکلیف زیادہ ہوتی ہو۔ جب نزلہ پک گیا ہو تو یہ دوائی کام آتی ہے۔ ابتدا میں یہ دوائی نہیں دی جاتی۔ پلسٹلا کے مریض کو نہ تو چھینکیں آتی ہیں اور نہ ہی تیز رطوبت خارج ہوتی ہے۔ بلکہ موٹی گاڑھی زرد پیپ کے مانند رطوبت نکلتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹے بعد۔

کیمفر: جب زکام شروع ہونے سے پہلے جاڑہ لگ رہا ہو اور ناک بند اور خشک ہو۔ جب مریض سانس اندر کھینچے تو ہوا بہت ٹھنڈی محسوس ہو۔ اس دوائی کے تین چار قطرے مصری یا پتاشے پر تین چار مرتبہ دینے سے یا دوائی سونگھانے سے

بیماری ابتداء میں ہی رُک جاتی ہے۔

خوراک: مدر ٹنکچر کے تین یا چار قطرے مصری یا پتاشہ پر ڈال کر ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد تین یا چار مرتبہ۔

کالی آیوڈائیڈ: خنازیری مزاج والے یا جن مریضوں نے پارہ کا استعمال بہت زیادہ کیا ہو۔ اُن کو جب بکثرت پتلا پانی ناک سے گرتا ہو آنکھیں جلتی ہوں اور ان سے پانی بہتا ہو تو یہ دوائی مفید ہُوا کرتی ہے۔

خوراک: ۵ یا ۱× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

نیٹرم میور اٹیکم: بارہ ٹشو ریمیڈیز میں سے نیٹرم میور نزلہ کی ایک خاص دوائی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۶× ہر تین گھنٹے کے بعد۔

ضروری ہدایات: رات کو سوتے وقت گرم پانی میں پاؤں ڈبو رکھو پھر اُن کو پونچھ کر خشک کر لو اور اُوپر سے لپیٹ دو اور گرم گرم چائے یا گرم پانی یا کوئی اور گرم چیز پی کر سو جاؤ۔ زکام رُک جائے گا۔ لیکن اگر زکام ابتداء میں نہ رُکے تو پھر مریض کے لیے ضروری ہے کہ مرض کے شدید ہونے کی صورت میں دو یا تین روز گھر سے باہر نہ نکلے، کیونکہ آب و ہوا کی یکایک تبدیلی مفید نہیں ہوتی۔ غذا نرم اور زود ہضم ہوتی چاہیے۔

نکسیر پھوٹنا

(EPISTAXIS)

اگرچہ یہ عام طور پر ایک معمولی بیماری سمجھی جاتی ہے لیکن جب یہ مرض ترقی پذیر ہو جائے تو پھر اس کے روکنے کی تدابیر کرنی پڑتی ہیں، البتہ جب تھوڑی سی نکسیر پھوٹے تو بدوں علاج کے ہی آرام آ جایا کرتا ہے۔

علامات مرض: نکسیر آنے سے پہلے پیشانی میں بوجھ اور دباؤ ہُوا کرتا ہے۔ عموماً ایک ہی نتھنے سے خون آیا کرتا ہے اور بعض اوقات دونوں نتھنوں سے قطرہ قطرہ یا دھار بندھ کر خون بہتا ہے۔ بعض اوقات خون ناک کے اندرونی راستہ سے حلق یا معدہ میں گر جاتا ہے اور پھر بذریعہ مُنہ خارج ہوتا ہے۔ بعض اشخاص غلطی سے اس خون کو پھیپھڑوں سے آنا منسوب کرتے ہیں۔ کمزور اشخاص کو اگر دیر تک خون بہتا رہے تو مریض کے تلف ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

اسباب مرض: ناک یا سر پر چوٹ یا ضرب کا آنا۔ زیادہ مشقت اور کھانسنے وغیرہ سے سر میں اجتماعِ خون ہو کر بذریعہ نکسیر کے خارج ہوجانا۔ آتشک، زہر، سکتہ اور بڑھاپا بھی اس کے اسباب ہیں۔ دموی مزاج کے اشخاص بوجہ کثرتِ خون اکثر اس مرض میں مبتلا رہتے ہیں۔ نیز شدید انیمیا یعنی خرابی خون میں نکسیر پھوٹ آیا کرتی ہے جن مستورات کا حیض رُک جاتا ہے یا تھوڑا بے قاعدہ آتا ہے۔ ان کو بھی نکسیر بہتی ہے۔ ایسی حالت میں اس کو حیض کا بدل کہتے ہیں جن بچوں کے پیٹ میں کیڑے ہوتے ہیں اور وہ متواتر نوچتے رہتے ہیں۔ ان کو اکثر نکسیر آیا کرتی ہے۔

علاج

ملی فولیم: اس مرض کی ایک مشہور دوائی ہے۔

خوراک: مدرٹنکچر کے تیمی سے ۵ قطرے نصف اونس پانی میں ڈال کر ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا: جب ناک یا سر پر چوٹ یا صدمہ آنے کی وجہ سے نکسیر آئے۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

بیلاڈونا: جب سر میں اجتماعِ خون ہو۔ سر درد ٹپکن کا ہو اور چہرہ سُرخ ہو۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

برائی اونیا: جب صبح اُٹھنے پر چمکیلا سُرخ خون آئے۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد لیکن جب مرض کا آرام ہو تو وقفہ کے

دوران میں تین مرتبہ روزانہ یہ دوائی استعمال کرنی چاہیے۔

نکس وامیکا: جب بوقتِ صبح جما ہوا خون ناک سے خارج ہو۔

خوراک: ۲× ہر پندرہ منٹ کے بعد وقفہ کے دوران میں دن میں تین مرتبہ بطور حفظ ماتقدم۔

کروکس: جب سیاہ خون ڈورے دار خارج ہو۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

فاسفورس: جب خون بکثرت اور بمقدار کثیر خارج ہوتا رہتا ہو۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ یا نیم گھنٹہ کے بعد۔

ہیمامیلس: جب سیاہ رنگ کا خون بکثرت پانی کی طرح خارج ہوتا ہو۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ یا آدھ گھنٹہ کے بعد۔

فیرم فاس: جب بوجہ انیمیا بار بار نکسیر پھوٹ آتی ہو اور بظاہر اس کا کوئی سبب معلوم نہ ہوتا ہو۔

خوراک: ۳×، ۵ گرین دن میں تین مرتبہ۔

کاربو ویجی: جب پیری میں نکسیر بار بار آئے۔

خوراک: ۳× ہر چار گھنٹے کے بعد۔ لے

ضروری ہدایات: پیشانی گردن یا پُشت پر سرد پانی یا برف لگائیں اور بازوؤں کو سر کے اوپر اٹھا رکھیں۔ ایسا کرنے سے عموماً نکسیر رک جاتی ہے۔ اگر باوجود ان تمام تدابیر کے خون جاری رہے تو کپڑے کا چھوٹا سا ٹکڑا ہیما میلس مدر ٹنکچر میں تر کرکے ماؤف نتھنے میں رکھیں یا بیس قطرے ہیما میلس مدر ٹنکچر کے ایک اونس پانی میں ڈال کر لوشن بنا لیں اور ماؤف نتھنے میں اس لوشن کی نسوار چڑھائیں۔ اگر نتھنوں میں خون کے چھیچھڑے ہوں تو ان کو پہلے نکال لیں۔ مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں اور کمرہ بھی زیادہ گرم نہ ہو۔ سب سے پہلے معالج ناک کے نتھنوں کو بغور دیکھے اور ایک چمچہ نمک ڈیڑھ پاؤ نمک ڈیڑھ پاؤ پانی میں ڈال کر بذریعہ پچکاری اس

لے اس کے علاوہ تھلیسپی برسا۔ ٹریلیم اور ارٹیکا یورنس بھی عمدہ دوائیں ہیں

لوشن سے نتھنوں کو دھوئے اور تمام چھیچھڑوں کو باہر نکال دے۔ بہت سے کیسوں میں تو اتنا کرنے سے ہی خون رک جاتا ہے۔ اگر خون زیادہ نہ آتا ہو تو ناک مضبوط انگوٹھے اور انگلی کے ساتھ پکڑے رکھیں نکسیر بند ہو جائے گی۔

دموی مزاج کے اشخاص کو اکثر بحالتِ شدید بخار یا سخت سر درد نکسیر پھوٹ نکلتی ہے۔ اس کو فوراً بند نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس صورت میں اجتماعِ خون دماغ یا سوزشِ دماغ کا قدرتی علاج ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر خون بکثرت آوے تو پھر علاج ضروری ہوا کرتا ہے۔ اگر بدون کسی مرض کے دموی مزاج والے اشخاص کو نکسیر آتی رہتی ہو تو ان کو لازم ہے کہ وہ اعتدال کی زندگی بسر کریں۔ منشیات سے پرہیز کریں ٹھنڈے پانی سے بار بار منہ دھوئیں اور غسل کریں اور کھلی ہوا میں روزانہ تھوڑی ورزش کیا کریں، زیادہ ورزش اور سرنگوں رہنا نقصان دہ ہوتے ہیں۔ اگر کمزور اشخاص کو بار بار نکسیر پھوٹے تو یہ بہت ہی نقصان دہ ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو مقوی غذا دینی چاہیئے اور فیرم فاس اور چائنا ادویات دینی چاہئیں۔ تبدیلی آب و ہوا بھی مفید ہوا کرتی ہے۔

ناک سے بدبو آنا پینس

OZAENA

اس مرض میں ناک کے نتھنوں میں پپڑیاں جم جاتی ہیں اور ناک سے بڑی بدبو آتی ہے۔

اسباب مرض: عموماً یہ مرض پرانے زکام کے باعث ہوتا ہے۔ کبھی آتشک یا چیچک یا خسرہ کے سبب سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے، ناک پر چوٹ لگنا یا ناک میں کسی چیز کا پھنس جانا یا زخم ہو جانا، یہ بھی اس مرض کے اسباب میں خنازیری مزاج کے اشخاص عموماً اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

علاج

آرم میٹیلیکم : ناک کے اوپر درد نتھنوں میں گرمی اور دکھن، زردی مائل سبز بدبودار رطوبت خارج ہو۔ آتشکی مریضوں کے لیے یہ دوائی خاص طور پر مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ۶× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

آیوڈیم : بدبو بہت ہو اور ناک کے پردہ میں زخم ہو خنازیری مزاج کے مریضوں کے لیے یہ دوائی موزوں تر ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

مرکیوریس بن آیوڈائیڈ : بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہو، ناک کی دیوار اور ناک کی استخوان کھائی جا رہی ہوں۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

نائیٹرک ایسڈ : آتشکی پینس ہو اور نیز جب کہ مریض نے پارہ بہت زیادہ مقدار میں استعمال کیا ہو۔

خوراک : ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : بدبودار مواد ہو، مرض سخت صورت اختیار کیے ہوئے ہو خاص کر جب کہ مریض بہت کمزور ہو چکا ہو۔

علاوہ ازیں سینگونیریا۔ ہیپامیلس۔ زنکم میٹیلکم۔ سائی کلے من یبلسی میم فائی ٹولاکا اور سٹکٹا ادویات بھی کام آتی ہیں۔

نوٹ : نتھنوں کو ہانڈری فلوئیڈ کے سلیوشن سے دھونے سے ناک کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔

جب ناک میں سے بو آئے مانند

۱۔ خون کے تو نکس وامیکا۔ سلیشیا۔ سورنیم۔

۲۔ گندھک کے تو آرسینکم کلکیریا کارب، گریفائیٹس۔ نکس وامیکا۔

۳۔ جلے ہوئے سینگ کے پلسٹلا۔سلفر۔

۴۔ چونے کے، کلکیریا کارب

۵۔ خراب انڈے کے، کلکیریا کارب

۶۔ بارود کے۔کلکیریا کارب

۷۔ کستوری کے۔ اگنیس کاسٹس

۸۔ دیرینہ زکام کے۔گریفائٹیس۔پلسٹلا۔سلفر

۹۔ دھوئیں کے۔سلفر

۱۰۔ پیشاب کے، گریفائٹیس

۱۱۔ کھٹی بدبو کے، ایلیومن۔بیلاڈونا۔

۱۲۔ میٹھی بو کے۔آرم۔نائٹرک ایسڈ۔سلیشیا۔

ضروری ہدایات : نتھنوں کو خوب اچھی طرح سے صاف رکھنا چاہیے اور ایک چمچہ بھر نمک کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں ڈال کر لوشن تیار کر کے اس سے ناک کے نتھنوں کو بذریعہ پچکاری یا نسوار دان میں کئی مرتبہ دھونا چاہیے۔مریض کو لطیف اور مقوی غذا دینی چاہیے اور اس کو صاف وستھری آب و ہوا میں رکھنا چاہیے۔

ناک کے کیڑے

(VERMESNASI)

اس مرض میں مریض کی ناک سے پہلے سخت بدبودار اور خون آمیز مواد خارج ہوتا ہے۔پھر کیڑے بھی خارج ہوتے ہیں۔

اسباب مرض : جو مریض پینس کے پرانے عارضہ میں مبتلا ہوتے ہیں بہ سبب گندے رہنے کے ان کی ناک میں مکھیاں گھس کر انڈے دے جاتی ہیں جن سے یہ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔موسم گرما و برسات میں گندے اشخاص میں یہ مرض پایا جاتا ہے۔

علاج

نیم میر گرم پانی لے کر اس میں روغن تارپین نصف چھٹانک ملالیں اور اس سے صبح و شام ناک میں پچکاری کریں اور پھر باریک موچنے کے ساتھ با احتیاط ناک سے کیڑے نکال دیں۔ بعدہ ایک رتی پھٹکڑی ایک چھٹانک پانی میں ملا کر ناک میں پچکاری کریں۔

ناک کی بواسیر

(POLYPUSNASI)

اس بیماری میں ناک کے نتھنوں میں مسّے پیدا ہوجاتے ہیں۔

علامات مرض: مریض کی آواز میں غنغنانے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے اور مریض اپنے منہ کو سانس لینے کے لیے کھلا رکھتا ہے۔ سیال اشیاء کو نگلنا مشکل ہوتا ہے۔ ناک باہر کی جانب سے بڑھ جاتی ہے اور نتھنوں کو بغور دیکھنے سے بواسیری مسّے نظر آتے ہیں۔ یہ مسّے سفید زردی مائل نرم ہلیلہ یا ریشہ دار سخت سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ مریض کو اکثر زکام کی شکایت رہتی ہے۔ کبھی ناک سے خون بھی بہتا ہے۔ جس نتھنے میں مسّہ ہو۔ اُس نتھنے سے سانس نہیں لیا جا سکتا۔ اگر مسّہ بہت بڑھ جائے تو نتھنا اُبھر کر چہرے کو بدشکل بنا دیتا ہے۔

علاج

تھوجا۔ سینگونیریا۔ فاسفورس۔ کالی بائی کرومیکم۔ مرکیورس آیوڈائڈ کلکیریا کارب اور ادیم وغیرہ اس مرض میں کام آتی ہیں۔ اندر بھی دی جاتی ہیں اور اُوپر بھی وہی لگائی جاتی ہیں۔

قوت شامہ کا زائل ہو جانا

(SENSE OF SMELL LOST)

یہ مرض کسی دوسرے مرض خاص کر مزمن زکام کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

علاج

ابتدا میں ایکونائیٹ ۱x یا ۲x دینی چاہیے۔ بعدہٗ پلسٹلا مرکیورس۔ سلفر۔ کالی بائی کرومیسکم۔ کالی آیوڈائیڈ۔ جلسی میم۔ سی پیا۔ کلکیریا کارب میں سے جس دوائی کی علامات موجود ہوں وہ دینی چاہیے۔

باب یازدہم

امراض آلاتِ تنفس

AFFECTIONS OF THE RESPIRATORY ORGANS.

خنجرہ[1] یعنی نرخرہ کی سوجن اور ہوا کی نالی کی سوجن

(LARYNGITIS AND TRACHITIS)

اس مرض میں نرخرہ اور ہوا کی نالی کی لعاب دار جھلی متورم ہو جاتی ہے اور اس

---

[1] حلق میں سانس کا راستہ، یہ درحقیقت آواز کا آلہ ہے جو ہوا کی نالی کے اوپر زبان کی جڑ کے نیچے ہوتا ہے۔ اس کا اوپر کا حصہ مثلث اور چوڑا لیکن نیچے کا حصہ گول اور تنگ ہوتا ہے۔ اس کے سامنے کے کنارے کے درمیان ایک ابھار ہوتا ہے جسے کنٹھ کہتے ہیں۔

میں گاڑھی رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مرض: یہ مرض عموماً نزلہ سے پیدا ہوتا ہے اس کی ابتدائی علامات بخار اور آواز کا بھدا پن ہیں اور ایک خاص قسم کی کتے کھانسی ہوتی ہے۔ نوجوانوں کے لیے تکلیف دہ تو ضرور ہوتا ہے۔ لیکن مہلک نہیں ہوتا لیکن جب اس مرض کا باعث جراثیم سل یا آتشکی زہر ہو تو یہ مہلک بھی ثابت ہوتا ہے مگر بچوں میں یہ مرض ایک یا دو روز کے بعد اور بعض اوقات یکایک خوفناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ عموماً رات کے وقت یہ مرض ترقی پذیر ہو جاتا ہے اور کھردری کھانسی کے دورے ہوتے ہیں جو کہ نیند میں مخل ہوا کرتے ہیں۔ اندر سانس لیتے وقت اور کھانستے وقت گھنگرو بولنے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جیسے کہ کوئی چوزہ بول رہا ہے یا کتے کا بچہ بھونک رہا ہے اور ساتھ ہی حنجرہ میں کسی قدر تشنج پڑتے ہیں اور اگرچہ بچہ سانس بڑی کوشش سے لیتا ہے۔ تاہم اس کے چہرے اور شکل کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہوا کی ناکافی مقدار اس کے پھیپھڑوں میں داخل ہو رہی ہے۔ چند منٹ تک مرض کا دورہ رہنے کے بعد پھر چند گھنٹوں کے لیے آرام آجاتا ہے۔ نبض تیز اور باریک چلتی ہے۔ بھوک اور پیاس ماری جاتی ہیں اور تکلیف بہت ہوتی ہے۔

اسباب مرض: گرم سرد ہو جانا۔ سردی لگنا۔ بارش میں بھیگنا۔ زیادہ گرم غذا کھانا یا گرم پانی پینا۔ گرد و غبار کا حلق میں پہنچ کر خراش پیدا کرنا۔ پاؤں بھیگنا۔ بری یا ناکافی غذا کھانا۔ خاص کر ماں کا دودھ چھوڑنے کے بعد بچہ کو مناسب غذا کا نہ ملنا یا کافی پارچات کا میسر نہ ہونا۔ ترش اشیاء کا کھانا۔ زیادہ زور سے بولنا یا چلانا۔ حنجرہ پر چوٹ لگنا۔ زکام اور شدید کھانسی کا ہونا، یہ سب اس کے اسباب ہیں اور بعض بچوں کو خسرہ۔ چیچک۔ زکام وبائی و سرخ باد وغیرہ امراض کے بعد بھی یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے اور گاہے ورم گلو پھیل کر حنجرہ تک چلا جاتا ہے اور اس مرض کو پیدا کرتا ہے۔

علاج

۱۔ ابتداء میں ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا۔ سپنجیا۔ اینٹم ٹارٹ

۲۔ حتمی مرض میں برومیم۔ آیوڈیم۔ سپنجیا۔ کالی بائی کروم۔ حیکم۔ ہیپر سلف۔

تشریح العلامات

ایکونائیٹ: بخار ہو۔ حنجرہ میں تشنج ہو اور سانس بدقت آوے۔ بچوں کے ورم حنجرہ میں ایکونائیٹ سے بڑھ کر آغاز مرض میں اور کوئی دوائی نہیں ہے جبکہ بخار ٹھنڈک اور جلد جسم خشک ہو اور آواز بھرا گئی ہو اور مریض مارے کھانسی کے جاگ اٹھتا ہو۔ گھبراتا ہو اور اندوہگین و سخت تشویش میں ہو۔ بیلا ڈونا میں خشکی۔ کھجاوٹ اور حنجرہ میں دکھن موجود ہوتی ہیں اور حلق کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔

بخار تیز ہوتا ہے اور بولتے وقت درد ہوتا ہے اور آواز بھدی پڑ جاتی ہے۔ ڈاکٹر ونیس کا دعویٰ ہے کہ اگر فیرم فاس دوائی ابتدا میں دی جائے تو یقیناً ورم کو کم کر دیتی ہے اور مرض کی ترقی کو روک دیتی ہے۔ ڈاکٹر مے ووفرزلی سوزش حنجرہ گلو میں ایسی کیوس کو بہت مفید بتلاتے ہیں۔ ڈاکٹر موگن کا قول ہے کہ فیرم فاس آواز کو بحال کرنے میں سب ادویات میں سے بڑھ کر موثر ہوتی ہے۔ گویوں کا گلا جب بیٹھ جاتا ہے تو فیرم فاس آواز کو ٹھیک کر دیتی ہے۔

خوراک: ۱× یا ۳× ہر دس پندرہ منٹ یا نیم گھنٹہ کے بعد۔

اگر کوئی دوسری دوائی بھی مظہر ہو تو ایکونائیٹ اور وہ دوائی باری باری دی جاتی ہے۔

سپنجیا: جب کھانسی خشک سخت کھردری اور بھونکنے کی مانند ہو، یا کھانسی میں سے سیٹی بجنے کی سی آواز پیدا ہوتی ہو اور سانس بڑی دقت سے آتا ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ کھانسی میں غوطہ آنا بھی اس دوائی کی علامت ہے۔

خوراک: ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

آیوڈیم: ایکونائیٹ کے بعد یہ دوائی بہت ہوتی ہے جبکہ بخار، جلد جسم خشک، کھانسی خشک اور سانس لینے میں بہت تکلیف ہو سکھانسی میں بہت تکلیف ہو۔ کھانسی کی علامات سپنجیا اور آیوڈیم سے ملتی جلتی ہیں۔ لیکن مریض جب بہت کمزور ہو تو آیوڈیم کو سپنجیا پر ترجیح دینی چاہیے۔ دوائی

بیمار کو سونگھائی بھی جاتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

برومیم : نرخرہ میں سوزش ہو، ہوا کی نالیوں میں سوجن اور غائت درجہ کا اجتماع خون ہو۔ ہوا کی نالیوں کے اوپر کے حصے ماؤف ہوں۔ بچہ اپنے گلے کو پکڑتا ہو اور بڑا اندرہ گین دکھائی دیتا ہو۔ خشک کھانسی، مانند جھیڑ کی کھانسی کے ہو گرمی سے مرض میں زیادتی ہو۔ جب بخار ہو اور جلد جسم نرم و خشک ہو تو یہ دوائی اور ایکونائیٹ باری باری سے دینی چاہئیے۔ حتیٰ کہ مریض رو بصحت ہو جائے۔ جب بخار اتر جائے لیکن تشنج ہوا کی نالیوں میں موجود ہوں تو برومیم اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

خوراک : ۱× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

ہیپر سلف : تر کھانسی ہو اور متواتر غرغر کی آواز پیدا ہوتی ہو۔ مریض بلغم باہر نکالنے کے لیے بہت کوشش کرتا ہو مگر بے سود، جب خشک سرد ہوا کے باعث بچوں میں ورم حنجرہ کی شکایت پیدا ہو جائے۔ کھانسی ہو اور آواز بھدی ہو۔ صبح کے وقت تکلیف زیادہ ہو۔ خفیف ہوا کا جھونکا بھی مریض کو بہت برا لگتا ہو۔ حلق دکھتا ہو اور خشک ہو تو ہیپر سلف نافع ہوتی ہے۔ ڈاکٹر مچل کا کہنا ہے کہ ہیپر سلف مزمن ورم حنجرہ میں تمام ادویات سے زیادہ مؤثر دوائی ہے۔

خوراک : ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس : شام کو آواز کا بھرا جانا اور حلق میں خشکی اور دکھن کا زیادہ ہونا۔ یہ فاسفورس کی خاص علامات ہیں۔ بولنے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ تھک جاتا ہے۔ آواز کھردری اور بھدی ہوتی ہے۔ تھوک بہت کم آتی ہے۔ بولنے سے کھانسی پیدا ہوتی ہے۔ فاسفورس کی دکھن حلق میں ہوتی ہے لیکن کاسٹیکم کی دکھن سینہ کی ہڈی کے زیر ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ : جب مریض کو کمزوری بہت ہو اور آرسینکم کی علامات بھی پائی جائیں

توفاسفورس ۶x اور کاسٹی کم ۶x ادویات باری باری سے دی جاتی ہیں۔

اپی کاک: جب ٹھنڈ کی وجہ سے گلا بیٹھ گیا ہو تو یہ دوائی سودمند ہوتی ہے۔

خوراک: ۶x یا ۳ ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

کالی بائی کرومیکم: موٹی گاڑھی لیس دار اور ڈورے دار زردی مائل بلغم بشکل خارج ہوتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات: مریض کو گرم کمرے میں آرام سے لٹائے رکھیں اور اس کمرے میں کھولتے ہوئے پانی کی ایک پتیلی انگیٹھی پر رکھیں، تاکہ پانی کی بھاپ سے کمرے کی ہوا گرم اور مرطوب رہے اور اگر کھولتے ہوئے پانی میں چند قطرے ٹنکچر آیوڈین یا کالی بائی کرومیکم کے ڈال دیئے جائیں تو اور بھی زیادہ مفید ہوتا ہے۔ جب مرض کا حملہ شدید ہو تو مریض کو گفتگو کرنے اور حقہ نوشی سے باز رکھیں۔ شدید کیسوں میں بعض ڈاکٹر حلق میں دس گرین والا کاسٹک ٹچ کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ سلور نائٹریٹ دس گرین اور پانی مقطر (ایک اونس) کا لوشن ٹچ کیا جاتا ہے۔

تشنج حنجرہ، نرخرہ کی اینٹھن، جھوٹا خناق

(LARYNGISMUS STRIDULUS)

اس مرض میں حنجرہ میں تشنج ہو کر مریض کا دم بند ہونے لگتا ہے۔ یہ مرض پہلی رات کو ہوتا ہے اور اس کا دورہ چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ مرض زیادہ تر بچوں کو ہوتا ہے اور خاص کر دانت نکالنے کے زمانہ میں، نیز عصبی اور ہسٹیریکل مزاج کے نوجوانوں کو بھی ہوتا ہے۔

علامات مرض: یہ مرض زیادہ تر رات کو یکایک ہو جاتا ہے۔ بچہ اندر سانس نہیں کھینچ سکتا۔ بڑی جدوجہد کرتا ہے۔ ہانپتا ہے اور سانس اندر کھینچتے وقت بانگ مرغ کی سی آواز پیدا ہوتی ہے اور تھوڑی دیر کے لیے بچہ

بھلا چنگا ہو جاتا ہے لیکن پھر کسی وقت مرض کا دورہ ہو جاتا ہے ۔ یا کسی وقت دَم بند ہو جاتا ہے ۔ حنجرہ کے بند ہو جانے سے کوئی آواز نہیں پیدا ہو جاتی بچہ پر غشی طاری ہو جاتی ہے اور اس کا رنگ زرد اور کسی قدر نیلگوں ہو جاتا ہے ۔ اور بچہ ہانپتا ہے اور سانس لینے کے لیے بہت جد و جہد کرتا ہے ۔ یہ حالات چند سیکنڈ رہ کر تشنج کا دورہ ختم ہو جاتا ہے ۔ حنجرہ کھل جاتا ہے اور ہوا سیٹی بجنے کی سی آواز پیدا کرتی ہوئی یا بانگِ مرغ کے چیخنے کی سی آواز کے ساتھ اندر داخل ہوتی ہے اور تب مریض کا رنگ جو کہ پہلے زرد اور نیلگوں ہو گیا تھا، اب بحال ہو جاتا ہے ۔ اس مرض کے ہمراہ ہاتھوں اور پاؤں کے انگوٹھوں میں بھی کھچاوٹ ہو جاتی ہے اور وہ اندر کی طرف مڑ جاتے ہیں، جب مرض کا حملہ شدید ہو تو ایک ہی رات میں کئی دَورے ہوتے ہیں، دورہ جتنی دیر تک رہے اُسی قدر شدید ہوتا ہے اور دم گھٹ کر مریض کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے ۔ اس مرض میں نہ تو بخار ہوتا ہے اور نہ ہی نگلنے اور بولنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے اور نہ ہی دَورے سے پہلے یا پیچھے کھانسی ہوتی ہے ۔

اسباب مرض : بعض خاندانوں میں یہ مرض موروثی ہوتا ہے ۔ خصوصاً رکٹی بچے (ایسے بچے کہ جن کی ہڈیاں کمزور ہوں) اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں کمزور اور نازک بچے جو خراب آب و ہوا میں رہتے ہوں اور جن کو اچھی غذا میسّر نہ آتی ہو یا ایسے بچے جن کو بدہضمی ہو اور جن کے پیٹ میں کیڑے ہوں، یا ایسے بچے جو کہ دانت نکال رہے ہوں اور اُن دِنوں میں وہ خوف کھا جائیں یا کوئی شئے اتفاقیہ اُن کے حلق میں اٹک جاوے تو ان کو اس مرض کا دورہ ہو جاتا ہے ۔ جن مستورات کو ہسٹیریا یا مرگی کی شکایت ہوتی ہے ۔ وہ عموماً اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہیں ۔ یہ مرض تین سال کی عمر تک کے بچوں کو نسبتاً زیادہ ہوا کرتا ہے ۔

اسباب مؤیدہ : خفیف اُمور اس مرض کے پیدا کرنے کا باعث ہو سکتے ہیں ۔ مثلاً سرد ہوا کا ایک جھونکا ۔ ٹھنڈک ۔ اُگتے ہوئے دانت کی خراش، بدہضمی، قبض اسہال وغیرہ وغیرہ ۔

تشخیص مرض: اس مرض میں اور ورم حنجرہ یا خناق میں امتیازی علامات یہ ہیں اس مرض میں سانس اندر کھینچتے وقت بانگِ مرغ کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ نیز نہ ہی کھانسی اور نہ ہی بخار موجود ہوتے ہیں۔ مرض یکایک حملہ آور ہوجاتا ہے۔ اور ایک منٹ میں انتہائی درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

علاج

دورانِ مرض میں ایکونائیٹ۔ سمبوکس۔ جلسی میم۔ بیلاڈونا۔ اپی کاک۔ سپنجیا کالی بائی کرومیکم۔ کیوپرم میٹیلیکم کام آتی ہیں۔
دورانِ وقفہ میں فاسفورس۔ سپنجیا۔ کاربوویجی۔ ہیپر سلف اور سلفر وغیرہ

تشریح العلامات

ایکونائیٹ: حنجرہ میں تشنج، سانس میں تکلیف اور بخار کی علامات شدید حالت میں پندرہ یا بیس منٹ کے وقفہ پر اس کی خوراک دینی چاہیے۔ خناق کاذب میں ایکونائیٹ نہایت ہی مؤثر دوائی ہے اور اکثر کیسوں میں یہ اکیلی ہی شافی ہوا کرتی ہے۔ ایکونائیٹ سپنجیا کو باری باری سے بھی دیتے ہیں۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

جلسی میم: مرض کا حملہ گاہے گاہے شدید ہوجاتا ہے اور ایکونائیٹ دینے سے مکمل صحت نہ ہوتی ہو تو یہ دوائی دی جاتی ہے۔

خوراک: ۱x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: جب کہ مرض کے بعد کھانسی ہوتی ہو اور چھاتی دکھتی ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سمبوکس: چہرہ سرخ گرم ہو اور سوتے وقت جلد جسم گرم ہوتی ہو۔ ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہوں۔ جاگنے پر چہرے اور جسم پر بکثرت پسینہ آتا ہو اور بیداری میں لگاتار پسینہ آتا رہتا ہو۔ لیکن دورانِ نیند میں جلد جسم پھر خشک ہوجاتی ہو۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

بیلاڈونا: چہرہ سرخ۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئیں اور سر درد۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

اپی کاک: بلغم سینے میں کھڑکتا ہو اور قیئں آتی ہوں۔ ہوائی نالیوں میں جلن وخراش ہو۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

سپنجیا: آواز بھدی ہو اور سانس میں آرہ چلنے کی سی آواز پیدا ہوتی ہو۔

خوراک: ۳× ہر دس منٹ کے بعد

علاوہ ازیں کیوپرم میٹیلیکم ۶× کلورل ۱× کلکیریا ۶× اگاریکس ۳× اور اگنیشیا ۲× ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں

ضروری ہدایات: جوں ہی مرض کا دورہ شروع ہو۔ مریض کو اٹھا کر گرم پانی میں بٹھلا دیں اور حلق پر گرم پانی میں کپڑا بھگو کر اور نچوڑ کر ٹکور کریں۔ کمرہ ہوادار ہو۔ بعض اوقات سرد پانی کا چھینٹا چہرہ یا سینہ پر یا ریڑھ کے ستونوں پر دینے سے سانس جاری ہو جاتا ہے۔ جوں ہی مرض کا دورہ دور ہو۔ مریض کو لپیٹ کر بستر پر لٹا دیں، تازہ اور صاف ہوا ازبس ضروری ہے۔ کاڈ لیور آئیل کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر مرض کا دورہ دیر تک رہے تو باحتیاط کلوروفارم یا ایمل نائٹریٹ سونگھائیں۔ اگر کوئی دانت مسوڑھے میں پھنسا ہوا ہو تو مسوڑھے کو نشتر کریں۔

خون تھوکنا۔ نفث الدم
(HAEMOPTYSIS)

اکثر تو اس مرض کا باعث مادہ سل ہوتا ہے۔ یعنی جن مریضوں کو پھیپھڑوں کی سل ہوا کرتی ہے۔ وہ اکثر خون تھوکا کرتے ہیں۔ لیکن دیگر امراض مثلاً پھیپھڑوں کی سوزش یعنی نمونیا یا پھیپھڑوں کا مردار پڑ جانا یا امراضِ دل یا حلق یا حنجرہ یا ہوا کی نالیوں میں سے خون آیا کرتا ہے، زیادہ ورزش کرنے زور سے چلانے یا کھانسنے یا کسی پہاڑ

پر چڑھنے یا شدت کی گرمی کے باعث بھی مریض خون تھوکا کرتا ہے ۔ کبھی مستورات میں خونِ حیض بند ہو کر اس مرض کی شکایت ہو جایا کرتی ہے ۔ یعنی وہ خون تھوکنے لگتی ہیں ۔ یہ مرض اکثر دموی اور خنازیری مزاج کے اشخاصِ کو ہوا کرتا ہے ۔

علاماتِ مرض : حلق میں خراش سینہ تنا ہوا اور بوجھل محسوس ہوتا ہے ۔ دم لینے میں تکلیف ہوتی ہے اور کھانسی کے ہمراہ تھوک میں خون خارج ہوتا ہے لیکن اگر پھیپھڑے میں کوئی باریک شریان پھٹ جاوے تو مریض یکبارگی بہت سا خون تھوکتا ہے ۔ جس کے باعث بعض اوقات اس کی موت واقع ہو جاتی ہے ۔

تمیز : معدہ سے جو خون بذریعہ قے خارج ہوتا ہے ، وہ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اس میں گرمی محسوس ہوتی ہے ۔ لیکن جو خون پھیپھڑوں سے آتا ہے وہ سُرخی مائل ہوتا ہے اور اس میں غذا کی آمیزش نہیں ہوتی ۔

علاج

آرنیکا : جب بوجہ چوٹ آنے یا صدمہ کے یہ مرض پیدا ہو ۔ خون برنگِ سیاہ منجمد اور بمقدار کثیر خارج ہو ۔

خوراک : مدر ٹنکچر کے بیس قطرے ایک پاؤ پانی میں ڈال کر ایک چمچہ بھر کر ہر پانچ منٹ کے بعد دیتے جائیں ۔ حتیٰ کہ خون آنا رُک جائے ۔

ایکونائیٹ : تشویش ، بے چینی ، خون سُرخ اور جھاگ دار بمقدار کثیر معہ مسلسل کھانسی کے سینہ کی ہڈی کے زیرین گرمی محسوس ہو اور ایسا معلوم ہو جیسا کہ چھاتی میں ابلتا ہوا پانی بھرا پڑا ہے ۔ چہرہ سُرخ ، آنکھیں چمکیلی ۔ نبض بھرپور اور سخت ہو ۔ اگر بخار کی حرارت بھی ساتھ ہو تو یہ ایکونائیٹ کی قیمتی علامت سمجھنی چاہیے ۔

خوراک : مدر ٹنکچر (θ) کے بیس قطرے ایک پاؤ پانی میں ڈال کر اس میں سے چمچہ بھر کر ہر پانچ منٹ کے بعد دیتے جائیں حتیٰ کہ خون آنا بند ہو جائے ۔

اپی کاک اور میلی فولیم : اس مرض میں یہ دونوں ادویات نہایت ہی قابلِ اعتبار مانی گئی ہیں ۔ یہ دونوں ادویات باری باری سے دی جاتی ہیں ۔ جب

سینے میں اُبلنے کا احساس ہو اور خون بکثرت خارج ہو تو اس کو اپی کاک کی علامت سمجھنی چاہئیے۔

خوراک: اپی کاک 3x اور ملی فولیم 3x طاقت میں بھی موثر ہوتی ہیں لیکن بعض معالج ملی فولیم کو مدر ٹنکچر میں استعمال کرتے ہیں۔

لیڈم: یہ دوائی مذکورہ بالا ادویات کے مقابلہ میں بہت کم مستعمل ہے۔ لیکن جب اس کی علامت مخصوصہ موجود ہو تو یہ کارآمد ہوتی ہے۔ شدید دورے کی کھانسی ہو اور ساتھ ہی حلق میں خراش ہو۔ بمقدار کثیر چمکیلا، سرخ اور جھاگ دار خون خارج ہو۔

خوراک: θ کے دس یا بیس قطرے نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر پلائیں اور اسی طرح سے ہر پانچ منٹ کے بعد دیتے جائیں۔ بعض ڈاکٹر صاحبان اس دوائی کو 6x میں زیادہ مفید بتلاتے ہیں۔

فیرم ایسٹی کم: جب کھانسی سخت اور سینہ کی ہڈی کے زیرین سخت خراش ہو خون بوقت صبح آئے اور مریض کا چہرہ گرم اور سرخ ہوجائے، سر درد اور سخت نقاہت بھی اس دوائی کی علامات ہیں۔

خوراک: 1x ہر دس منٹ کے بعد۔

اکلفا انڈیکا: سل مریضوں کے خون تھوکنے میں یہ دوائی نہایت کارآمد ہے پہلے خشک تکلیف دہ کھانسی آئے اور بعد میں مریض خون تھوکے۔

خوراک: بیس قطرے θ کے ایک پاؤ پانی میں ڈال کر دوائی بنالیں، اور چمچہ دوائی ہر ایک یا دو گھنٹے کے بعد پلاتے جائیں۔

ہمامیلس: جب خون سیاہ رنگ کا آئے۔ وریدی خون کی یہ ایک خاص دوائی ہے۔ ہمامیلس سل مریضوں کے نفث الدم میں کام نہیں آتی، امراض دل کی وجہ سے جب مرض ہو یا سخت بخاروں میں نفث الدم کی شکایت ہو تو یہ دوائی کام آتی ہے۔

خوراک: θ کے پانچ قطرے نصف اونس پانی میں ڈال کر ہر دس یا پندرہ منٹ کے بعد۔

نکس وامیکا: نفث الدم کی یہ بھی ایک دوائی ہے، جب مریض سل میں مبتلا ہو۔ خون جاگنے پر یا بوقت صبح خارج ہوتا ہو، سیاہ چمکیلا ہو اور اگر بواسیر کے دب جانے کی وجہ سے بار بار ملتا ہو تو یہ دوائی اور بھی زیادہ موثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد

چائنا: خون کے خارج ہونے سے جو کمزوری واقع ہوئی ہو اس کے دُور کرنے کے لیے یہ دوائی بہت موثر ہوتی ہے، کانوں میں بھنبھناہٹ اور ضعف اس کے خاص علامات ہیں، جب نفث الدم کا عارضہ ہر تیسرے روز ہُوا کرتا ہو تو یہ دوائی اور بھی زیادہ موثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سیلنی شیلو: حیض بند ہو جانے کی وجہ سے پھیپھڑوں سے خون خارج ہو، مرض سل کی ابتدا میں تکلیف دہ کھانسی کے ہمراہ خون آتا ہو۔ ابتدا میں خشک کھانسی ہو لیکن بعدہٗ زرد بلغم بکثرت خارج ہو۔ سینہ میں زخم نما درد ہو۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ پلسٹلا۔ رسٹاکس۔ سنامیونم۔ کاربوویجی۔ کاکلس۔ برنیم فاسفورس ادویات بھی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات: اس مرض میں مریض کے لیے جسمانی و دماغی آرام ضروری ہُوا کرتا ہے۔ اگر مریض کے تھوک یا بلغم میں صرف خون کی لس موجود ہو اور زیادہ خون نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ کوئی زور کا کام نہ کرے لیکن اگر مریض خون زیادہ تھوکتا ہو تو اسے بالکل آرام سے بستر میں لٹائے رکھیں اور اس کے سر کے نیچے سرہانہ رکھیں تاکہ سر کسی قدر اونچا رہے اور اسے بولنے یا حرکت کرنے نہ دیں اور اگر ہو سکے تو اسے برف کے ٹکڑے چوسائیں، جب مریض رو بصحت ہو تو اسے آہستہ آہستہ چلنے پھرنے اور کام کاج کرنے کی اجازت دیں۔ مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔

غذا: صرف تھوڑا سا دودھ یا دودھ چاول، ساگودانہ یا دودھ اور آش جو یا ڈبل روٹی دودھ، پتلی کھچڑی وغیرہ نرم اور ہلکی غذا دیں۔

پرہیز: گرم اشیاء۔ لال مرچ و گرم مصالحہ۔ گوشت و شراب وغیرہ سے قطعی پرہیز لازم ہے۔

دمہ - ضیق النفس

(ASTHMA)

یہ ایک تشنجی مرض ہے ۔جس میں پھیپھڑے کی باریک ہوائی نالیوں اور ڈایافرام کے عضلہ میں تشنج ہو کر تنگی تنفس کے دورے شروع ہو جاتے ہیں اور سانس میں سیٹی بجنے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے اور سینہ کے گرد بڑی خوفناک کھچاوٹ محسوس ہوتی ہے ، دمہ کے ہر ایک دورہ کے خاتمہ پر کم و بیش بلغم مریض باہر نکالتا ہے۔

علامات مرض : دمہ کا دورہ عموماً رات کو ہوتا ہے اور خصوصاً نیم شب کے بعد صبح تک نیند سے مریض یکایک چونک اٹھتا ہے ۔گویا کہ اس کا دم گھٹنے لگا ہے اور وہ جھٹ بستر سے اٹھ بیٹھتا ہے اور کئی مختلف حالتیں اختیار کرتا ہے ۔کھلی کھڑکی کے پاس جا کر اپنے بازوؤں کے سہارے آگے کی جانب جھک جاتا ہے اور گردن، کمر اور سینہ کے تمام عضلات پر زور دیتا ہے ۔تاکہ سانس آسانی سے آسکے اور سانس بلند آواز کے ساتھ آتا ہے اور مریض سانس لینے کے لیے جدوجہد کرتا ہے ۔مریض کے چہرے پر نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی بھاری مصیبت میں مبتلا ہے، آنکھیں ابھر آتی ہیں ۔جلد جسم ٹھنڈی اور چکنی نبض چھوٹی اور کمزور پسینہ کے بڑے بڑے قطرے پیشانی اور چہرے پر دوڑتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں ۔ مریض اپنے معالج کی طرف نہایت بے صبری کے ساتھ دیکھتا ہے اور اس کی شکل سے آشکارا ہوتا ہے ۔گویا کہ وہ بڑی بھاری مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لیے سخت بیتاب ہے ۔آخر کار کچھ وقت تک یعنی ایک گھنٹہ سے لے کر تین گھنٹہ تک بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ عرصہ مرض کا دورہ رہ کر تخفیف شروع ہوتی ہے ، کھانسی کے ہمراہ بلغم خارج ہوتی ہے ۔اور دورہ ختم ہو جاتا ہے اور مریض گہری نیند میں سو جاتا ہے ۔ دورہ کے ہمراہ بخار نہیں ہوا کرتا ۔لیکن قبل از دورہ ہاضمہ میں نقص عموماً ہوا کرتا ہے ۔

اسبابِ مرض: نقصِ ہاضمہ، موسم کی یکایک تبدیلی زہریلے اور خراش پیدا کرنے والے ذرات کا براستہ سانس اندر چلا جانا یا گندھک، تیزاب گندھک یا کلورائین کے انجرات کا آلاتِ تنفس کے ساتھ ٹکرانا اس مرض کے پیدا کرنے کے اسباب ہوتے ہیں کبھی نقرس اور آتشک کے سبب سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ جب ایک مرتبہ اس مرض کا حملہ ہو جائے پھر ہاضمہ میں نقص ہونے سے مرض کا دورہ بآسانی ہو جایا کرتا ہے۔ اکثر تو یہ مرض موروثی ہوا کرتا ہے۔ کالی کھانسی یا خسرہ کے بعد یہ مرض بچوں کو بھی ہو جایا کرتا ہے رحم و خصیتہ الرحم کے بعض امراض، مرض باؤگولہ، حمل وغیرہ نیز دل و پھیپھڑوں کے بعض امراض اور دماغی عوارض مثلاً غم و غصہ، مایوسی، ڈر اور خوف وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں۔ ناک کے امراض مثلاً ناک کی بواسیر وغیرہ اور حلق و حنجرہ کے امراض بھی دمہ کے مرض کو پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

علاج

۱۔ **دمہ کے دوران میں:** بلاٹا اور نٹیالس، ایکونائیٹ، اپی کاک، کیورم لوبیلیا۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ، نیٹرم سلف دیں۔ ایمل نائٹریٹ کو سونگھاتے بھی ہیں۔

۲۔ **بچوں کا دمہ:** سمبوکس۔ اپی کاک، جلسی میم وغیرہ۔

۳۔ **جب دمہ کا عارضہ بوجہ چھانٹ دب جانے کے ہو:**
گریفائٹیس۔ سلفر۔ زنکم وغیرہ۔

۴۔ **مزمن دمہ:** آرسینکم۔ نکس وامیکا۔ سلفر۔ آرجنٹم نائٹریکم کالیکولس پلمبم۔ کالی بائیڈراڈیکم وغیرہ۔

تشریح العلامات ادویات

اپی کاک: دمہ کی یہ مشہور دوائی ہے بخصوصاً تشنجی دمہ کی جب کہ سینہ پر بہت بوجھ اور تشویش ہو، یکایک کوتاہ دمی ہو جائے، دم گھٹنے لگے، حرکت کرنے سے تکلیف زیادہ ہو اور کھانسی کے ہمراہ قے آئے، کھانسی لگاتار ہو۔ سینہ بلغم

سے پتہ معلوم ہو۔ لیکن بلغم خارج نہ ہوتا ہو۔ بازو اور ٹانگیں، سرد پسینہ سے تربتر ہوں۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد، دورۂ مرض کے دوران میں۔

لوبیلیا: چھاتی پر بہت دباؤ ہو اور سینہ میں بہت کمزوری معلوم ہو اور یہ کمزوری معدہ سے اُٹھتی ہوئی محسوس ہو۔ معدہ میں گولہ کا احساس ہو۔ ابکائیاں آئیں منہ میں رالیں بہت پیدا ہوں، اور قبل از دورۂ مرض تمام جسم میں چبھن پڑتی ہو۔ برنکیل دمہ میں یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔ سانس نہایت تکلیف کے ساتھ آتا ہو اور اِدھر اُدھر حرکت کرنے سے تھوڑا آرام ہوتا ہو۔ پیشانی کے آر پار ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک درد کا ہونا نیز ریڑھ کے ستون میں درد کا ہونا۔ یہ بھی اس دوائی کی مفید علامات ہیں۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

آرسینکم: جب مرض کا دورہ نیم شب کے بعد ہوتا ہو۔ مریض نہایت متفکر اور بے چین ہوتا ہو اور دم گھٹنے کے ڈر کے مارے وہ لیٹ نہ سکتا ہو، اگر مریض کو کبھی اُونگھ بھی آجاتی ہو تو سینہ میں دُکھن و جلن دار دردوں کے باعث جاگ اُٹھتا ہو جب مرض پُرانا ہو چکا ہو۔ کوتاہ دمی ہمیشہ رہتی ہو اور مریض عمر رسیدہ ہو تو یہ دوائی خاص طور پہ نافع ہوتی ہے۔ اپی کاک کے بعد آرسینکم کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ خاص کر جب کہ مریض بہت کمزور ہو اور اُس کے سینہ میں جلن رہتی ہو۔ ڈاکٹر ہیوبر اور جولسٹھ دمہ کے مرض میں آرسینکم کا درجہ سب ادویات سے افضل مانتے ہیں۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد دورانِ دورہ میں اور ہر چھ گھنٹہ کے بعد دوران وقفہ مرض میں۔

نکس وامیکا: نقص ہاضمہ کی وجہ سے دمہ کا دورہ ہوتا ہو۔ ڈکار آنے سے تھوڑا آرام ہو۔ مریض کو اپنے پوشیدنی پارچات ڈھیلے کرنے پڑتے ہوں، یہ دوائی اس وقت بھی کارآمد ہوتی ہے، جب کہ مریض کافی یا شراب بہت استعمال کرتا رہا ہو، چڑچڑی اور صفراوی مزاج والے مریضوں کو یہ دوائی نفع کرتی ہے۔ سینہ

کے زیریں حصّہ میں کھچاوٹ کا احساس ہونا۔ نکس وامیکا کی ایک قیمتی علامت ہے۔
جب نقصِ ہاضمہ کی وجہ سے دمہ کا دورہ ہو اور دورہ صبح کے وقت ہوتا ہو۔ مریض کو اُٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہو۔ لیکن تشویش موجودہ ہو تو زنجی بر مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک: ×۱ ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

گرنڈیلیا: تجربہ شاہد ہے کہ تر دمہ اور شدید نزلی دمہ میں یہ دوائی بہت فائدہ مند ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ہلبرٹ فرماتے ہیں کہ اگر اس دوائی کی مدرٹنکچر کے پانچ یا دس قطرے ہر ایک گھنٹہ کے وقفہ پر مریض کو پلائے جائیں تو بڑا افاقہ ہوتا ہے۔

کالی بائی کروميکم: جب مرض کا حملہ صبح تین یا چار بجے کے درمیان ہوتا ہو مریض کو سانس لینے کے لیے اُٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہو اور آگے کی جانب جھکنے سے تھوڑا آرام ہوتا ہو اور ڈورے دار بلغم لیس دار ہوتی ہے لیکن آرسینکم میں لیس دار نہیں ہوتی۔ کالی کاربونیکم اور کالی فاس ادویات بھی دمہ کے مرض میں مذکورہ بالا علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

خوراک: ×۶ ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

نیٹرم سلف: دمہ کی یہ بھی ایک مجرب دوائی ہے۔ مرطوب موسم میں تکلیف کا زیادہ ہونا' اس دوائی کی مشہور علامت ہے۔ دمہ تر ہو اور سینہ میں بلغم کھڑکھڑاتی ہو۔ دمہ کے ہر دورہ کے بعد اجابت کا ہونا اس دوائی کی آزمودہ علامت ہے۔ مرض کا دورہ صبح چار یا پانچ بجے کے قریب ہوتا ہو اور ساتھ ہی کھانسی اور چپکیلی تھوک نکلتی ہو بلغم سبزی مائل اور بمقدار کثیر آتی ہو۔ دوسری علامتِ مخصوصہ نیٹرم سلف کی یہ ہے کہ دورانِ دورہ میں مریض اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے سینہ کو تھام لیتا ہے۔

خوراک: ×۳ یا ×۶ ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

اینٹیم ٹارٹ: یہ دوائی دمہ کے عارضہ میں ایلوپیتھک ڈاکٹر کسی نہ کسی شکل میں اکثر استعمال کرتے ہیں۔ اس دوائی کی خاص علامت سینہ میں بلغم کا کھڑکھڑانا ہے۔ لیکن اپی کاک کی نسبت بلغم کی آواز ذرا نرم اور دھیمی ہوتی ہے۔ چھاتی بلغم

سے پُر معلوم ہوتی ہے جس کو مریض باہر نکالنے کے ناقابل ہوتا ہے۔ کوتاہ دمی بہت ہوتی ہے اور مریض کو اُٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے اور بوقتِ صبح تین بجے کے قریب مرض کا دورہ دم گھٹنے والا ہوتا ہے۔ اینٹم ٹارٹ بچوں اور بوڑھوں کے لیے خصوصاً مفید ہوتی ہے اس دوائی کی ایک علامتِ مخصوصہ یہ ہے کہ مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ سانس لینے کے لیے کافی ہوا اس کو میّسر نہیں ہوتی۔

خوراک: ۶× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

ماسکس: نہایت ہی تشویش اور بڑا سخت ڈر اور دم گھٹنے کا احساس، یہ اس دوائی کی علامات ہیں۔ نہایت ذکی الحس مریضوں کے لیے جو کہ عصبی مزاج کے ہوں اور جن کو تشویش اور اُکساہٹ انتہائی درجہ کی رہتی ہو، یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۶× ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

بلاٹا اورنٹیالس: دمہ کی یہ ایک مشہورِ عالم دوائی ہے، خواہ مرض شدید ہو اور خواہ مزمن، ہر دو حالتوں میں یہ دوائی اکثر کیسوں میں جادو نما اثر دکھلاتی ہے۔ خاص کر مضبوط مریضوں کے لیے یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے، مرض دمہ میں اس دوائی کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

خوراک: جب مرض کا زور ہو، تو اس دوائی کے مدرٹنکچر کے دو یا تین قطرے نصف چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد دیتے ہیں اور مرض کی خفیف حالت میں دن میں تین یا چار مرتبہ یہ دوائی استعمال کی جاتی ہے۔

جب مرض کا دورہ ختم ہو چکا ہو اور دوسرے دورے کے آغاز تک اس دوائی کی ۶× یا ۳۰ کی ایک یا دو خوراکیں یومیہ دیتے رہنا چاہیے۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ ہائی پیرکم۔ ایمبرا گریشیا۔ لائیکو پوڈیم۔ کاربو ویجی ہائیڈرو سیانک ایسڈ، ورائٹرم اور کروٹن ٹگ ادویات بھی اپنی اپنی علامات مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

نوٹ: مزمن مرض میں بیسی لائینم ۲۰۰ یا ۲۰۰ کے تین یا چار قطرے ہفتہ میں ایک مرتبہ استعمال کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

ضروری ہدایات: جب مرض کا دورہ ہو۔ تو گرم پانی میں مریض کے

ہاتھ اور پاؤں ڈوبنا، اکثر بہت جلدی آرام دہ ثابت ہوتا ہے، دورہ کے آغاز میں دھتورہ کے سگریٹ پینا بعض حالتوں میں جادو نما اثر دکھلاتے ہیں لیکن جن کیسوں میں ان کے پینے سے آرام نہ ہو، ان کو ایکونائیٹ یا مدر ٹنکچر کے انجرات اندر لینے سے یقینی فائدہ ہوتا ہے۔ سلفر۔ ٹرپن ٹائن یا نمک کو گرم پانی میں ڈال کر ان کے انجرات لینے بھی مفید ہوتے ہیں، گرم گرم کافیہ (قہوہ) کا پینا جس میں دودھ اور شکر شامل نہ ہوں، بعض کیسوں میں نہایت مفید ہوتا ہے۔ سانس کو اندر اور باہر روکنا جتنی دیر کہ وہ روکا جا سکے۔ اکثر تشنج کو کم کرتا ہے۔ سخت کیسوں میں کلوروفارم کا سونگھانا بھی آرام دہ ہوتا ہے بلاٹنگ پیپر (سیاہی چوس کاغذ) کے چند ٹکڑوں کو نائٹریٹ آف پوٹاش کے سولیوشن میں بھگو کر اور خشک کر کے ایک طشتری میں رکھ کر ان کو جلاتے ہیں اور مریض کو اس کی دھونی دیتے ہیں۔ اس سے بھی مرض کا حملہ رک جاتا ہے۔ یا مذکورہ بالا سیاہی چوس کاغذ کے ٹکڑوں کو جلا کر کمرے میں اس کا دھواں پھیلا دیتے ہیں اور اس میں سانس لینے سے مریض کو بہت جلدی افاقہ ہو جاتا ہے۔ تازہ ہوا کی آمد و رفت کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور کھڑکیاں، روشن دان کھلے رہنے چاہئیں۔ اگر مریض کو قبض ہو تو گرم پانی اور صابن کی پچکاری کریں یا گلیسرین سپازی ٹری مقعد میں رکھیں۔ ایمل نائٹریٹ کی تین چار بوندیں رومال پر ڈال کر سونگھانا بھی مفید ہوتا ہے۔ مریضانِ دمہ کو سرِ شام ہی رات کا کھانا کھا لینا چاہیے۔ کیونکہ کھانا کھانے کے بعد جلدی سو جانا مفید نہیں ہوتا۔ بلکہ تین چار گھنٹوں کے بعد سونا چاہیے۔ سردی سے محفوظ رہنا چاہیے اور گیلی جگہ پر نہ سونا چاہیے۔

ہر قسم کی ثقیل اور نفخ پیدا کرنے والی اغذیہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ پیٹ بھر کر بھی نہیں کھانا چاہیے۔ جس غذا سے دورہ ہو جاتا ہو۔ اس کو ترک کر دینا چاہیے۔

جب مرض گردہ یا دل دمہ کا سبب ہو تو اس کا مناسب علاج کرنا چاہیے۔ اور اسی طرح سے اگر رحم یا خصیۃ الرحم کا کوئی عارضہ اس مرض کا باعث ہو تو اس کو دور کریں اور اسی طرح سے ناک کی بیماری وغیرہ اگر دمہ کا باعث ہو تو اس کا خاص خیال رکھیں، اگر کوئی خاص پیشہ یا کام اس بیماری کا موجب ہو تو اس کو ترک کر دیں۔

شدید کھانسی۔ برانکائیٹس

(ACUTE BRONCHITIS CHRONIC BRONCHITIS)

اس مرض میں پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں میں ورم نزلی ہو جاتا ہے۔ جب اس قسم کا ورم پھیپھڑوں میں ہوا کی نہایت چھوٹی چھوٹی نالیوں کے (جن کو انگریزی میں کیپلری کہتے ہیں) اندر ہو جاوے تو اسے کیپلری برانکائیٹس (نہایت شدید کھانسی) کہتے ہیں۔

علاماتِ مرض : ا۔ شدید کھانسی (ACUTE BRONCHITIS)

کے علامات حسبِ ذیل ہیں :-

ابتداء میں بخار، سردرد، کاہلی، تشویش، آواز کا بھدا پن۔ کھانسی، حرارت اور سینہ کی دُکھن و دیگر ٹھنڈ کے علامات موجود ہوتے ہیں۔ شروع میں بلغم پیدا نہیں ہوتا لیکن بعد میں بہت پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ سینہ میں اور خاص کر بالائی حصہ میں جکڑن محسوس ہوتی ہے اور سانس تیز اور بوجھل آتا ہے اور اس میں سیٹی بجنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ کھانسی نہایت شدید ہوتی ہے جو ابتداء میں خشک ہوتی ہے لیکن بعدہٗ اس میں لیس دار اور جھاگ والا بلغم نکلتا ہے۔ بعض اوقات خون آمیز ہوتا ہے۔ پھر بلغم موٹا، زرد اور پیپ نما ہو جاتا ہے لیکن اُس کا رنگ زنگاری نہیں ہوتا جیسا کہ نمونیہ میں ہُوا کرتا ہے۔ اگرچہ اس کے ہمراہ خون کی رُس اکثر ملی ہوتی ہے نبض تیز لیکن کمزور چلتی ہے۔ حرارتِ جسم بڑھ جاتی ہے اور شدید کیسوں میں ۱۰۵ درجہ تک ہو جاتی ہے۔ پیشانی اور آنکھیں دُکھتی ہیں اور کھانسنے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ زبان گندی ہوتی ہے اور پیشاب بمقدار خفیف اور گہری رنگت کا آتا ہے۔

رو بصحت ہونے کی حالت میں بیماری چوتھے اور آٹھویں یوم کے درمیان گھٹنی شروع ہو جاتی ہے۔ سانس ذرا آسانی سے آنے لگتا ہے اور بلغم زیادہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور جھاگ آنی بند ہو جاتی ہے اور مریض بتدریج صحت یاب ہوتا جاتا ہے

یا مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جب مرض مہلک ہو تو مریض ٹھنڈے پسینہ میں تربتر رہتا ہے، اُس کے رخسارے اور ہونٹ زرد اور نیلگوں ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور دم گھٹنے لگتا ہے اور بلغم اتنا پیدا ہوتا ہے کہ مریض کے دم کو روک دیتا ہے۔ یہاں تک کہ مریض میں کھانس کر باہر نکالنے کی طاقت نہیں رہتی۔ آخر کار نہایت ضعف اور بے ہوشی کی حالت میں مریض رحلت کر جاتا ہے۔

۲- مزمن برانکائیٹس یعنی مزمن کھانسی پیری میں زیادہ ہوا کرتی ہے معمولی کیسوں میں تھوڑی تھوڑی کھانسی رہا کرتی ہے۔ سانس چھوٹا آتا ہے اور بلغم بکثرت نکلتا ہے۔ لیکن بخار بالکل نہیں ہوتا۔ بوڑھوں کو موسم سرما میں جو کھانسی ہوا کرتی ہے۔ وہ اسی مزمن برانکائیٹس کا نمونہ ہوا کرتی ہے۔ بعض اوقات مزمن کھانسی شدید کھانسی میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔ خاص کر جب کہ مرض کا ٹھیک تدارک نہ کیا گیا ہو۔ بار بار کھانسنے کا نتیجہ یہ ہوا کرتا ہے کہ ہوا کی نالیاں تن جاتی ہیں اور پھول کر ہوا بھر جاتی ہے اس مرض کو انگریزی میں (امفائی سی ما) کہتے ہیں اور ہوا کی نالیوں میں گڑھے پڑ جاتے ہیں، مارے کھانسی کے مریض رات کو سو نہیں سکتا نیز سوتے وقت اور صبح اُٹھتے وقت کھانسی اور بھی زیادہ ہوا کرتی ہے۔

اسباب مرض: سردی لگنا، اس مرض کا عام سبب ہوا کرتا ہے۔ سرد ہوا۔ تیز آندھی، موسم کا یکایک تبدیل ہو جانا۔ ناکافی پارچات، بولنے اور گانے کے بعد حلق اور گردن کا دیر تک ننگا رہنا وغیرہ۔ بعض پیشے بھی اس مرض کے پیدا کرنے کے سبب ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً بھوسہ جمع کرنے والے، سنگتراش۔ معمار۔ یا رُوئی دُھننے والے وغیرہ بعض امراض مثلاً خسرہ۔ انفلوائنزا۔ تپ محرقہ۔ وجع المفاصل۔ امراضِ قلب۔ آتشک۔ نقرس اور دیرینہ ورم گردہ کے باعث بھی کھانسی ہو جاتی ہے۔ کسی جلدی مرض کے یکایک گم ہو جانے کی وجہ سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ مستورات میں خون حیض کا آتے آتے بند ہو جانا بھی اس مرض کے پیدا ہو جانے کا موجب ہوتا ہے۔ سگریٹ بھی اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔

علاج

۱۔ شدید کھانسی (ایکیوٹ برانکائیٹس) میں ایکونائیٹ، اینٹم ٹارٹ۔ کالی بائی کرومیکم۔ برائی اونیا، فاسفورس، اپی کاک۔

۲۔ مزمن کھانسی : اینٹم ٹارٹ (جب کہ بلغم بہت ہو) کالی بائی کرومیکم (سخت لیسدار بلغم) کاربوویجی یا آرسینکم (سخت نقاہت) امونیم کارب (لگاتار کھانسی) مرکیورس (پیپ دار بلغم) سلیشیا، فاسفورس، سلفر، کاکٹس، نائٹرک ایسڈ وغیرہ۔

۳۔ بچوں میں کھانسی : ایکونائیٹ، فاسفورس، برائی اونیا، پلسٹلا (تر کھانسی) اپی کاک (تشنجی کھانسی) اینٹم ٹارٹ (سینہ میں بلغم کا اجتماع)

۴ : مندرجہ ذیل ادویات بھی بعض اوقات کام آتی ہیں۔ بیلاڈونا۔ کونیم سنی گا۔ سپنجیا۔ آیوڈیم، اوپیم وغیرہ۔

تشریح العلامات

ایکونائیٹ : اس مرض کی ابتداء میں یہ دوا کام آتی ہے اور یہاں اس دوائی کو دیگر اسی قسم کی ادویات سے امتیاز کرنا لازمی ہوتا ہے، پسینہ کا آنے آتے رک جانا، ٹھنڈ لگنا۔ خشک سرد ہوا کے جھونکوں یا ٹھنڈ لگ کر زکام کا ہو جانا چھینکوں کا بکثرت آنا، ٹھنڈک، بے آرام، خواب، بھری ہوئی سخت نبض اور بے چینی و تشویش، یہ سب اس دوائی کی علامات مخصوصہ ہیں۔

جب مذکورہ بالا اسباب و علامات موجود ہوں تو ایکونائیٹ موثر ہوا کرتی ہے لیکن عام طور پر معالج کو اسی وقت طلب کیا جاتا ہے جب کہ یہ ابتدائی علامات گزر چکی ہوں۔ ایکونائیٹ محض اسی وقت کارآمد ہوتی ہے جب کہ ورم کسی خاص جگہ پر مقامی نہ ہو گئی ہو گئی ہو۔ ڈاکٹر پوپ صاحب فرماتے ہیں کہ ایکونائیٹ کے دینے سے اکثر اوقات برانکائیٹس کا دورہ کمی میں ہو جاتا ہے۔

اگر مریض کو کاہلی اور جسمانی کمزوری بہت ہو اور نبض بھری ہوئی رواں چلتی ہو

اور اجتماع خون بھی کم ہو تو ایکونائیٹ کے بعد جلسی میم کی باری آتی ہے۔ بعض اوقات یہ تجویز کرنا کہ کونسی دوائی ان دونوں میں سے دی جائے مشکل ہوا کرتا ہے۔

فیرم فاس کو بھی خیال میں رکھنا چاہئیے۔ خاص کر بچوں کی شدید کھانسی میں یہ مرض جلدی روک دیتی ہے، فیرم فاس کا درجہ ایکونائیٹ اور جلسی میم کے بین بین ہوتا ہے۔ اس میں ایکونائیٹ کی نسبت بے چینی اور تنی ہوئی نبض کم ہوتی ہے اور جلسی میم کی نسبت غنودگی اور روان نبض بھی کم ہوتی ہے۔ یہ دوائی اس وقت زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ جب کہ ہر تھوڑی ٹھنڈ بھی تکلیف زیادہ کر دیتی ہو۔ کھانسی چھوٹی چھوٹی اور خشک آتی ہو۔ پھیپھڑوں میں دکھن ہو اور سانس بوجھل آتا ہو۔

وراٹرم ورائیڈ شدید کیسوں میں کام آتی ہے۔ جب کہ ابتدا میں حرارت بخار بہت تیز ہو۔ نبض بھری ہوئی سخت اور تیز چلتی ہو اور مریض کے جسم پر ہاتھ لگانے سے بڑی گرمی محسوس ہوتی ہو۔

ایکونائیٹ اور وراٹرم ورائیڈ میں یہ فرق ہے کہ ایکونائیٹ کی مانند بے چینی اور تشویش وراٹرم ورائیڈ میں موجود نہیں ہوتیں۔

خوراک : ۲× یا ۳× ہر پندرہ منٹ یا نصف گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا : شدید کھانسی بھی برانکائیٹس کے ہمراہ شدید بخار۔ چھوٹی خشک لگاتار اور تکلیف دہ کھانسی جو کہ رات کو لیٹنے پر زیادہ ہو، سانس بے قاعدہ اور تیز چلتا ہو۔ بلغم نہ آتی ہو اور اگر تھوڑی بہت آتی بھی ہو تو بعض اوقات اس میں خون کی لس موجود ہوتی ہو۔ سینہ پر اور بدن درد کے ہو۔ اگرچہ بچہ کھانستے وقت چلاتا ہی کیوں نہ ہو، جلد جسم گرم اور تری پر ہو۔ ایکونائیٹ یا وراٹرم ورائیڈ کی مانند خشک ہو۔ غنودگی کی طرف طبیعت راغب رہتی ہو۔ مریض سوتا نہ ہو لیکن نیم خوابی میں آنکھیں لیتا ہو اور اکثر چونک اٹھتا ہو۔ جب کھانسی تشنجی ہو اور بچہ ہر دورہ کے بعد چلاتا ہو تو پہلے بیلاڈونا کو آزما لو۔ پھر اگر ضرورت ہو تو دوسری دوائی کی طرف توجہ کرو۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا : اگرچہ اس دوائی کا استعمال برانکائیٹس میں اکثر کیا جاتا ہے

لیکن منظر یہ گاہے گاہے ہوتی ہے، جب کھانسی بہت شدید ہو اور کھانسنے سے سر اور جسم کے دُور دُور کے حصّے دُکھتے ہوں، کھانستے وقت مریض اپنے ہاتھوں سے سینہ کو دبائے رکھتا ہو۔ تاکہ درد کا آرام رہے، سینہ کی ہڈی پر بہت دباؤ ہو۔ کوتاہ دمی ہو اور خشک کھانسی ہو اور کھانسی معدہ سے اُٹھتی ہوئی معلوم ہوتی ہو۔ کھانے کے بعد کھانسی زیادہ ہوتی ہو اور تھوک نہ نکلتا ہو یا بہت کم نکلتا ہو، ہوا کی بڑی نالیوں میں خراش کی وجہ سے کھانسی پیدا ہوتی ہو اور ہوا کی نالی اور سینہ کئی مقامات پر دکھتا ہو۔ جب پہلوؤں میں چبھن کی دردیں ہوتی ہوں، تو یہ برائی اونیا کی ایک بڑی بھاری علامت ہوا کرتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا سے جب مریض گرم کمرے میں جاتا ہو تو کھانسی زیادہ پیدا ہوتی ہو۔

ڈاکٹر ہوگلز فرماتے ہیں کہ جب سینہ کو ٹھنڈ لگ جائے تو ایکونائیٹ کے بعد برائی اونیا ایک نہایت ہی بڑھیا دوائی ہے۔ جب کھانسی تر ہو جائے، بلغم بکثرت موٹا اور پیپ آمیز خارج ہوتا ہو تو پلسٹلا دوائی مفید ہوتی ہے لیکن اگر اُبکائیاں اور قیئیں ساتھ آتی ہوں تو اپی کاک دینی چاہیے۔ اگر مریض کا جگر ماؤف ہو اور اس کو خسرہ یا کالی کھانسی کے بعد برانکائیٹس کا حملہ ہو جائے تو چیلی ڈونیم دوائی نہایت مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: یہ دوائی نازک مزاج لمبے، پتلے، سلی مزاج کے مریضوں کے لیے خاص کر موزوں ہوتی ہے۔ جب کہ مرض کا زور زیادہ نہ ہو اور کیس لمبا ہو چکا ہو۔ کھانسی دورہ کے ساتھ ہوتی ہو اور سینہ کی ہڈی کے زیرین درد ہوتا ہو۔ سینہ کے اُوپر کے حصّہ میں دم گھٹنے کا دباؤ ہو اور ساتھ ہی حلق میں کھچاوٹ، آواز بھدی اور بلغم ہوا کی نالیوں میں کھڑکھڑ کرتا ہو۔ خون آمیز یا پیپ دار تھوک آتی ہو جس کا ذائقہ نمکین یا میٹھا ہو۔ سو کر اُٹھنے کے بعد مریض کی حالت اچھی ہو۔ سانس تنگی سے آتا ہو اور نمونیا کا ڈر ہو۔

رومیکس: میں سینہ کی ہڈی کے اُوپر گڑھا ہوتا ہے۔ اس میں خراش ہوتی ہے اور سانس میں ذراسی تبدیلی آنے سے کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ کھانسی کو

روکنے کے لیے مریض کو گرم ہوا میں سانس لینا پڑتا ہے ۔ فاسفورس میں کھانسی کھانے کے بعد زیادہ ہوتی ہے اور اس کی بھاری علامت سینہ میں دکھن کا ہونا ہے کھلی ہوا میں جانے سے کھانسی زیادہ ہوتی ہے ۔ یہ بات برائی اونیا کے برعکس ہے گفتگو کرنے یا آواز نکالنے سے کھانسی زیادہ ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ہیپر سلف ؛ جب کھانسی تر ہو جائے اور بلغم کھڑکھڑ کرے، تھکاوٹ محسوس ہو اور دم گھٹے تو یہ دوائی کام آتی ہے ۔ ہیپر سلف کی بیر قیمتی علامت ہے کہ کھانستے کھانستے مریض کا دم گھٹتا ہے اور غوطہ آتا ہے ۔ مرض کا زور جب کم ہوتا ہے تو یہ دوائی کام آتی ہے ۔

خوراک : ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

کالی کاربونیکم : جب پھیپھڑوں کی نہایت چھوٹی نالیوں میں شدید کھانسی ہوتی ہو اور کوتاہ دمی و غوطہ والی کھانسی کے ساتھ سینہ میں تیز چبھن کی دردیں ہوتی ہوں تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

خوراک : ۶× یا ۱۲× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

مرکیورس : یہ دوائی ورمی حالت میں کام آتی ہے، جب کہ ہوا کی نالیوں میں سوزش ہو اور نزلہ سینہ میں گرتا ہو ۔ حلق سے لے کر سینہ کے درمیان تک تمام جگہ دکھتی ہو ۔ خشک لگاتار کھانسی ہوتی ہو، جو کہ مریض کو بہت کمزور کر دیتی ہو، تھوک پتلی پانی کی مانند یا رالیں یا زرد پیپ دار بلغم نکلتا ہو ۔ بخار ہو اور کبھی ٹھنڈ لگتی ہو اور کبھی گرمی ۔ ٹھنڈا پانی پینے کو دل چاہتا ہو ۔ لیکن سرد اشیاء پینے سے کھانسی زیادہ ہوتی ہو ۔ لیس دار پسینہ آتا ہو اور پسینہ آنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو ۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

کالی بائی کرومیکم : سخت لیس دار بلغم نکلتا ہو اور بلغم کو اگر کھینچا جائے تو لمبی رسی بن جاتی ہو ۔

ڈاکٹر ہیوگس کا فرمان ہے کہ جب مرض کا دورہ لمبا ہو جائے تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔ نیز جب بلغم کا رنگ نیلگوں ہو اور بوقت صبح کھانسی زیادہ تکلیف دہ

ہو اور معدہ میں کساوٹ ہو تو یہ دوائی دینی چاہیئے۔

خوراک : ×۲ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

انٹیم ٹارٹ : یہ دوائی برانکائیٹس کے ابتداء اور نیز مرض کے آخری درجہ میں کام آتی ہے، چھوٹے بچوں یا بوڑھوں کی شدید کھانسی میں نہایت مفید ہوتی ہے۔ سینہ میں سیٹی بجنے کی سی آواز پیدا ہوتی ہو اور بلغم کھڑکتا ہو لیکن باہر نہ نکلتا ہو۔ بچہ غنودگی میں پڑا رہتا ہو اور سانس لینے کے لیے بہت کوشش کرتا ہو اور کھایا پیا قے کر چھوڑتا ہو۔

خوراک : ×۳ یا ×۶ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

اپی کاک : بلغم سینہ میں کھڑکتا ہو اور کھانسی بہت ہو مریض بلغم تھوڑا خارج کرتا ہو۔ شیر خوار بچوں کی شدید کھانسی میں یہ ایک بہت بڑھیا دوائی ہے۔ اپی کاک اور انٹیم ٹارٹ میں یہ فرق ہے کہ انٹیم ٹارٹ کا مریض بہت کمزور ہوا کرتا ہے لیکن اپی کاک میں ایسی حالت نہیں ہوتی۔ تشنجی کھانسی ہو۔ بلغم کا اجتماع بہت ہو۔ اُبکائیاں اور قیئیں آتی ہوں اور سانس لینے میں تکلیف ہو۔ اپی کاک دینے سے بلغم تیلا پڑ جاتا ہے اور آسانی سے باہر نکل آتا ہے۔ برائٹا کارب کی بھی یہ علامت ہے کہ بلغم سینہ میں بہت کھڑکھڑ کرتا ہے۔ لیکن مریض اس کو باہر نہیں نکال سکتا۔ امونیم کاسٹی کم میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے کہ کھانسی لگاتار ہوتی ہے اور پھیپھڑوں میں بلغم جمع ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر گوڈون صاحب فرماتے ہیں کہ جب بلغم بہت برنگ زرد اور پیپ نما خارج ہوتا ہو تو انٹی مونیم آیوڈم مفید ہوتی ہے۔ انٹی مونیم آسینکم بھی ایک نہایت مفید دوائی ہے اور جب کھانسی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہو تو یہ دوائی دی جاتی ہے۔

خوراک : ×۳ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

سلفر : جب برانکائیٹس کا مرض پرانا ہو گیا ہو اور خطرناک صورت اختیار کر چکا ہو۔ یہ دوائی بعض اوقات شاندار نتائج پیدا کرتی ہے۔ بلغم بکثرت موٹا۔ پیپ نما خارج ہوتا ہو اور دم گھٹنے والی کھانسی ہو۔

خوراک : ×۳ یا ۳۰ ہر تین گھنٹے کے بعد۔

بالسم پیرو : برونکائٹیل نزلہ میں جب کہ بلغم بکثرت پیپ نما اور بہ آواز بلند نکلتا ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ×۱ ہر ایک گھنٹے کے بعد۔

بیسی لائینم : جب مریض کو بار بار ٹھنڈ لگتی ہو۔ ابھی ایک حملہ ختم نہ ہونے پایا ہو کہ دوسرا آگھیرتا ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک : ۳۰ یا ۲۰۰ دن میں ایک یا دو مرتبہ۔

کاربو ویجی : پیری کی کھانسی میں یہ دوائی نافع ثابت ہوتی ہے۔ جب کہ بلغم بکثرت زرد اور بدبودار نکلتا ہو، کوتاہ دمی ہو اور سینہ میں بلغم بہت کھڑکتا ہو اور جلن ہوتی ہو۔ بڑھاپے کی کھانسی تکلیف دِہ ہو اور بلغم چمٹ جاتا ہو۔ مریض سانس لیتے وقت یا ہلنے جلنے پر سینہ میں درد کی شکایت کرتا ہو۔

خوراک : ×۶ یا ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹے کے بعد۔

سِلا : مزمن کھانسی میں جب کہ سینہ میں چبھن پڑتی ہو۔ بلغم شفاف یا پیپ نما نکلتا ہو۔ بعض اوقات بآسانی اور بعض اوقات تکلیف سے خارج ہوتا ہو۔

خوراک : ×۱ ہر ایک گھنٹے کے بعد۔

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے آرسینکم، لاکسس۔ نکس وامیکا۔ رسٹاکس ڈلکامارا۔ وراٹرم البم ادویات بھی اپنی علامات مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات : شدید کھانسی میں غذا ہلکی اور سیال ہونی چاہیے مثلاً آش جو۔ دلیا۔ مونگ کی دھوئی ہوئی دال یا یخنی وغیرہ مرض کے اصل سبب کو رفع کرنا چاہیے اور مریض کو مناسب آب و ہوا میں رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی مریض اس قسم کا کام کرتا ہو کہ جس سے وہ گرم سرد ہو جاتا ہو۔ یا خراش دار ذرات و بخارات اس کی ہوائی نالیوں میں جا کر خراش پیدا کرتے ہوں تو اس کو ایسا کام چھوڑ دینا چاہیے اور کوئی دوسرا کام اختیار کرنا چاہیے۔ چونکہ سردی کے موسم میں کھانسی اکثر

ہُوا کرتی ہے۔ اس لیے مریض کو حتیٰ الامکان سردی سے بچنا چاہئیے۔ سرد پانی اور سرد غذا سے پرہیز اور گرم کپڑے پہننے چاہئیں، ایسے مریض کو خشک گرم آب و ہوا میں رہنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر مریض کو معمولی سردی لگنے سے کبھی کھانسی ہو جایا کرتی ہو تو اس کو چاہئیے کہ بعد از غروبِ آفتاب اپنے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اگر سینہ میں جکڑن محسوس ہو یا سانس دِقت سے آتا ہو، تو ایسی حالت میں سینہ پر سینک دینا یا گرم گرم پلٹس باندھنا مفید ہوتا ہے۔ اور جب سینہ میں درد ہوتا ہو تو ماؤف مقام پر ٹنکچر آیوڈین لگانا یا تارپین کے تیل کی مالش کرنا مفید ہوتا ہے۔ پُرانی کھانسی کے مریضوں کو لازم ہے کہ بوقت صبح ٹھنڈے پانی سے غسل نہ کیا کریں، جن مردوں کو موسم کی یکایک تبدیلی فوراً اثر کر جاتی ہو۔ ان کو لمبی داڑھی رکھنی مفید ہوتی ہے۔ سگریٹ سے پرہیز لازم ہے۔ یہ سرطان پیدا کرتا ہے۔

دردِ سینہ۔ فاسد پلوریسی۔ ذات الجنب غیر خالص

(PLEURODYNIA)

اس مرض میں سینہ کے عضلات میں درد ہوتا ہے۔ اس لیے یہ مرض نقرس کی قسم میں سے ہے، اکثر سینہ کی ایک طرف درد ہُوا کرتا ہے۔ گہرا سانس لینے اور سینہ کو حرکت دینے سے درد زیادہ ہوتا ہے۔

عِلاج

اس مرض کی مشہور ادویات برائی اونیا۔ نکس وامیکا۔ سمی سی فیوگا۔ رنن کیولس بلبوسس۔ کالچی کم۔ آرنیکا اور پلسٹلا ہیں۔

تشریح العلامات

برائی اونیا: جب حرکت کرنے اور باہر سانس نکالتے وقت درد زیادہ

ہو اور سینہ کے اوپر دبانے سے آرام ہو اور خصوصاً ماؤف پہلو کے بل لیٹنے سے افاقہ ہو۔

خوراک: ۵ یا ۱×ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

کس وامیکا: جب مریض ماؤف پہلو کے بل لیٹ نہ سکتا ہو۔

خوراک: ۵ یا ۱× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد

سمی سی فیوگا: یہ دوائی مستورات میں خصوصاً نافع ہوتی ہے۔ جب کہ نقاہت معدہ سے شروع ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ یا ۱× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

رے نن کیولس بلبوسس: جب درد نہایت سخت ہو اور مارے درد کے مریض حرکت نہ کر سکتا ہو۔ دردیں حرکت کرنے سے اور دبانے سے زیادہ ہوں۔ جب سینہ کی دائیں جانب میں درد ہو تو یہ دوائی اور بھی زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ یا ۱× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

کالیجیکم: نقرس کی یہ خاص دوائی ہے۔ اس لیے اس مرض میں بھی یہ نافع ہوتی ہے۔ جب کہ مندرجہ ذیل علامات موجود ہوں۔ بھالا مارنے کی سی اور پھاڑنے والی دردیں ہوں۔ حرکت کرنے، سانس لینے اور دبانے سے تکلیف زیادہ ہو۔

خوراک: ۵ یا ۱× ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا: دردیں چوٹ آنے کی مانند ہوتی ہوں۔ حرکت کرنے اور دبانے سے زیادہ ہوں۔

خوراک: ۵ یا ۱× ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا: حرکت کرنے سے اور ماؤف پہلو کے بل لیٹنے سے دردوں کا افاقہ ہوتا ہو۔

خوراک: ۱× یا ۳× ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات: جائے ماؤف پر گرم گرم پلٹس باندھیں یا فلالین کے ٹکڑے کو گرم پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر ماؤف مقام پر رکھیں اور ٹکور کریں۔

غذا: ہلکی اور زود ہضم کھائیں۔

کھانسی

(COUGH)

کھانسی کی وجہ دراصل ہوا کی نالیوں کی لعاب دار جھلی کی سوزش ہے، لیکن عام طور پر معمولی کھانسی کئی ایک دیگر وجوہات سے بھی ہو جاتی ہے۔

مختلف علامات کے لحاظ سے اس مرض کے چند اقسام ہیں:۔

۱۔ سردی کی کھانسی WINTER COUGH

اس قسم کی کھانسی موسم سرما میں عموماً بوڑھے اشخاص کو ہوجایا کرتی ہے اور چند روز رہ کر خود بخود معدوم ہوجاتی ہے لیکن کبھی بد پرہیزی کی وجہ سے یہ مدامی ہو جاتی ہے اور جب موسم سرما آتا ہے تو زیادہ ہوجایا کرتی ہے۔

۲۔ خشک کھانسی: DRY BRONCHITIS

اس قسم کی کھانسی میں یا تو بلغم بالکل ہی نہیں نکلتا اور اگر نکلتا ہے تو بہت ہی کم۔

۳۔ بہت بلغم والی کھانسی: BRONCHORREA

اس قسم کی کھانسی میں تیلا لیسدار اور چمکیلا بلغمی مادہ کثرت خارج ہوتا ہے۔

اسباب: گرد و غبار و دھواں۔ بعض امراضِ قلب، امراض گردہ، جوڑوں کا درد۔ سِل۔ آتشک وغیرہ یہ اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔ سردی کے دنوں میں یہ مرض کئی ایک اشخاص کو اور خصوصاً بوڑھوں کو ہوجاتا ہے۔

علاج

ایکونائیٹ: خشک کھانسی جو ٹھنڈی اور خشک ہوا لگنے کی وجہ سے پیدا ہوئی

ہو۔ رات کو زیادہ پیاس اور ساتھ ہی زیادہ بے چینی بھی ہو۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : کھانسی خشک ہو اور زیادتی رات کے وقت ہو۔ چھاتی گھٹی ہوئی معلوم ہو۔ کھانسی کی وجہ سے مریض نیند سے جھٹ جاگ اٹھتا ہو۔ گھبراہٹ۔ بے چینی پیاس لیکن تھوڑا تھوڑا پانی پیا جائے۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب : کھانسی کے ساتھ ہی گلے میں خراش سی معلوم ہو۔ گویا کہ کسی جانور کا پر اٹکا ہوا ہے، یا حلق میں مٹی لگ گئی ہے خوراک کھانے یا پانی پینے کے بعد کھانسی زیادہ ہو۔ زینہ چڑھنے پر سانس پھول جائے اور دم لینے کے لیے بیٹھنا پڑے۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر : آواز بھاری گلے میں خشکی۔ گلے میں کچھ رینگتا ہوا معلوم ہو۔ سینہ میں دکھن، سینہ میں بلغم کی خرخراہٹ، رات کے وقت زیادہ بہت سی بلغم خارج ہو دبلے پتلے آدمی، جو جھک کر چلیں، اُن کے لیے خاص کر مفید ہے۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی کارب : کھانسی کے ساتھ چھاتی گھٹی ہوئی معلوم ہو۔ زیادتی عموماً رات کے دو یا تین بجے ہوا کرتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ چھاتی میں درد اور چبھن۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا : خشک کھانسی، صبح جاگنے کے بعد یا بستر پر سے اٹھنے کے بعد یا حرکت کرنے سے زیادہ ہو، ابتدا میں تھوڑی بلغم نکلے۔ لیکن بعد ازاں کھانسی بالکل خشک ہو۔ گرم کمرے کے اندر داخل ہونے سے کھانسی زیادہ ہو۔

خوراک : ۱۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا : خشک کھانسی رات کو زیادہ ہو، سونے سے جگا دے۔ سینہ میں دکھن بچے کھانستے وقت رونے لگیں، چہرہ گرم اور سرخ ہو، ایسا معلوم ہو کہ حلق میں گرد پھر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے گلے میں سرسراہٹ پیدا ہو۔ گہرا سانس لینے

سے زیادتی ہو، سانس میں دقت ہو۔

خوراک: ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سانٹنا: خشک کھانسی جو جھٹکوں میں ہو یا لگاتار جاری رہے، ایسے بچوں کو جنہیں پیٹ کے کیڑوں کی شکایت ہو، بچہ ہمیشہ ناک کو انگلی سے کھجلاتا رہتا ہو۔ پیشاب سفید ہو۔

خوراک: ۱× یا ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس: خشک کھانسی، لیکن ساتھ ہی ایسا معلوم ہو کہ بلغم خارج ہو، یا بلغم تھوڑا اوپر آتا ہو اور پھر واپس چلا جاتا ہو۔ نرخرے میں خراش سی ہو اور ذرا سا دباؤ پڑنے سے زور کے ساتھ کھانسی اٹھے اور دم گھٹنے لگے، مریضہ گلے کے بٹن کھول دیتی ہے کیونکہ ذرا سے دباؤ سے کھانسی ہونے لگتی ہے۔ سو کر اٹھنے کے بعد زیادتی ہو۔ گلے کے غدودوں کی مزمن سوزش ہو۔

خوراک: ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: جب کھانسی کے ساتھ نمونیا بھی ہو یا عموماً ایسی خشک کھانسی جو گلے یا سینہ میں خراش کی وجہ سے پیدا ہو۔ پڑھنے بولنے، ہنسنے یا پانی پینے سے تکلیف زیادہ ہو جائے شام کے وقت سینہ کسا ہوا معلوم ہو۔ جن مریضوں کا رجحان تپ دق کی طرف ہو۔ ان کو یہ دوائی خاص طور پر مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

کاسٹی کم: جب کھانسی کے ساتھ پیشاب بھی خارج ہو جائے کھانسی عموماً صبح کے وقت زیادہ ہو۔ ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ہو۔ سینہ میں کساوٹ اور تناؤ سا محسوس ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ریومیکس: تشنجی کھانسی جس میں بلغم مشکل کے ساتھ خارج ہوتی ہو۔ سینہ کی ہڈی اور ٹریکیا کے مقام پر دکھن سی محسوس ہو اور زیادتی ٹھنڈی ہوا سے پیدا ہو جاتی ہو۔

خوراک: ۱× یا ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا: خشک کھانسی کا حملہ رات کے وقت ہو۔ مریض جب بستر پر

اُٹھ کر بیٹھے تو کم ہو جائے لیکن لیٹنے پر پھر زیادہ ہو۔ کھانسی دن میں تر اور رات کو خشک یا تر کھانسی جس میں زرد یا سفید رنگ کا بلغم نکلے۔ شام کے بعد تکلیف بڑھتی شروع ہو جاتی ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: خشک کھانسی جس کے ساتھ سخت درد بھی ہو اور ایسا معلوم ہو کہ سر کی کھوپڑی بوجہ درد پھٹ جائے گی۔ پاخانہ کی نہ رفع ہونے والی حاجت بنی رہتی ہو۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

کاربو ویجی: بوڑھے آدمیوں کی کھانسی جن کے ناخن نیلے پڑ گئے ہوں اور ٹانگیں ٹھنڈی رہتی ہوں۔ مزمن کھانسی بوجہ کمزوری بلغم خارج نہ ہو سکتا ہو۔

خوراک: ۲× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات: مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے اس کو رفع کرنا چاہیے۔ اگر مریض کوئی ایسا کام یا پیشہ کرتا ہو کہ جس سے خراشدار انجرات یا ذرات اس کی ہوائی نالیوں میں جا کر خراش پیدا کرتے ہیں۔ تو مریض کو یہ کام چھوڑ کر کوئی اور کام اختیار کر لینا چاہیے۔ سردی سے مریض کو محفوظ رکھیں۔ ہاضمہ کا خیال رکھیں اور قبض نہ ہونے دیں اور مریض کو مناسب آب و ہوا میں رہنا چاہیے جو کہ اس کی طبیعت کے موافق ہو۔ سگریٹ سے پرہیز لازم ہے ورنہ کینسر (سرطان) لاحق ہو سکتا ہے۔

باب دوازدہم

امراضِ قلب یعنی دل کے امراض

(AFFECTIONS OF THE HEART)

دل کے غلاف کی سوجن ورم حجاب القلب

(PERICARDITIS)

وجع المفاصل اور گنٹھیا زیادہ تر اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں یعنی گنٹھیا کے باعث دل کے غلاف میں اکثر سوجن ہو جایا کرتی ہے اور بعض اوقات تپِ محرقہ یا عفونتی بخار یا سل یا سرطان یا ورم گردہ وغیرہ اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

علاماتِ مرض: دل کے مقام پر درد اور دل دھڑکن اس کی علامات ہیں سینہ جکڑا ہوا اور سانس لینے میں تکلیف بہت محسوس ہوتی ہے۔ مرض کے ابتدا میں گاہے بخار کی شکایت بھی ہو جایا کرتی ہے اور بعض اوقات سر درد تشنج یا بے ہوشی وغیرہ میں سے کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے۔

علاج

ایکونائیٹ۔ برائی اونیا۔ سپائی جیلیا۔ ڈیجی ٹیلس۔ کالچیکم۔ ورائٹرم ورائیڈ۔ لاکسس اور ناجا وغیرہ کام آتی ہیں۔

ادویات کی علامات کی تشریح آگے کی گئی ہے۔ دیکھئے صفحہ ۶۴۸ تا ۶۵۲

دل کی اندرونی جھلّی کی سوجن

(ENDOCARDITIS)

اس مرض میں دِل کی اندرونی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مرض: اس مرض کی بھی وہی علامات ہیں جو کہ ورم حجاب القلب کے بیان میں درج کی گئی ہیں۔ یعنی دل کا دھڑکنا، سردرد، بے ہوشی اور تشنج وغیرہ۔ مریض ضعف محسوس کرتا ہے۔ مقامِ قلب پر درد ہوتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ گھبراہٹ حددرجہ بڑھ جاتی ہے اور بخار بھی ساتھ ہوتا ہے سانس لیتے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے اور سرد پسینہ آتا ہے اور کبھی مریض پر بے ہوشی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: اس مرض کے بھی وہی اسباب ہیں جو کہ ورم حجاب القلب کے یعنی وجع المفاصل اور عفونتی بخار وغیرہ بعض اوقات زیادہ زور کا کام کرنے یا بوجھ اُٹھانے سے دِل پر بہت زور پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں اس مرض کے ہو جانے کا امکان ہوتا ہے۔

علاج

اس میں بھی تقریباً وہی ادویات کارآمد ہیں جو کہ دل کے غلاف کی سوجن میں کام آتی ہیں۔ مفصل تشریح آگے کی گئی ہے۔ دیکھئے صفحہ ۶۴۸ تا ۶۵۷

دِل کی سوجن۔ وَرمِ قلب

(MYOCARDITIS)

اس مرض میں مقام دل پر بوجھ اور درد ہوتا ہے اور بے چینی محسوس ہوتی

ہے - دل اپنا کام بخوبی سرانجام نہیں دے سکتا کیونکہ بوجہ ورم اس کے فعل میں خلل واقع ہوتا ہے - بخار، بے ہوشی اور سخت نقاہت ہو جایا کرتے ہیں یہ امراض اکثر مہلک ثابت ہوتا ہے -

علاج

دل کے غلاف کی سوجن میں جن ادویات کا ذکر کیا گیا ہے وہی ادویات یہاں بھی کام آتی ہیں مفصل تشریح مندرجہ ذیل ہے -

تشریح العلامات الادویات

ڈیجی ٹیلس - امراضِ دل میں یہ دوائی خاص اثر رکھتی ہے اور مرض دل کا شاید ہی کوئی مریض ہوگا کہ جس کو ڈیجی ٹیلس کی ضرورت نہ پڑتی ہو لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس دوائی کا استعمال بعض اوقات اندھا دُھند کیا جاتا ہے اس کی علامات خاص ہیں جو کہ مختصراً نیچے درج کیے جاتے ہیں -

خفیف محنت سے نبض تیز چلتی ہو لیکن کمزور چلتی ہو - یعنی نبض تیز، بے قاعدہ اور رُک رُک کر چلتی ہو - نبض کا بے قاعدہ اور رُک رُک کر چلنا ڈیجی ٹیلس کی خاص علامت ہے - ایسا معلوم ہو کہ دل میں خون ساکن ہو گیا ہے - بایاں بازو کمزور اور سن ہو اور جلد جسم کا رنگ نیلگوں ہو گیا ہو، مریض کو یہ خوف رہتا ہو کہ اگر اس نے ذرا حرکت کی تو دل اپنا فعل بند کر دے گا - سینہ میں ایک قسم کی بے چینی رہتی ہو -

جلسی میم میں اس کے برعکس علامت پائی جاتی ہے - مریض سوتے سوتے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور وہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ اُس کا دل ٹھہر جائے گا - اس لیے وہ حرکت کرنے پر مجبور ہوتا ہے تاکہ حرکت کرنے سے دل کی حرکت قائم رہے -

امراض دِل میں بائیں بازو کا سن ہونا اور بھی کئی ایک ادویات کی علامت ہے - مثلاً ایکونائیٹ - کلمیا - رسٹاکس اور پلسٹلا کی - ڈیجی ٹیلس کو استعمال کرتے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے - ڈیجی ٹیلس کی اور بھی کئی علامات ہیں - مثلاً

بے خوابی، خوف، گہرا سانس لینا۔ تنفس کی رفتار سست۔ خشک کھانسی۔ دم گھٹنے والے دورے، جب امراضِ دل کے باعث استسقاء عامہ ہو۔ نبض کمزور اور پیشاب تھوڑا آتا ہو۔ عضلات دل کے ورم میں ڈیجی ٹیلس بہت کارآمد دوائی ہے یعنی جب کہ یکایک ورم قلب یا قلب کی اندرونی جھلی کی سوجن کا عارضہ پیدا ہو گیا ہو اور نیز مذکورہ بالا علامات ڈیجی ٹیلس کی موجود ہوں۔ ڈیجی ٹیلس کے استعمال سے جو ظاہرا فائدہ نظر آتا ہے وہ یہ ہوتا ہے کہ دل کا فعل درست ہو جاتا ہے اور پیشاب بھی زیادہ مقدار میں آتا ہے۔

خوراک: ⓪ یا ×۱ کے تین قطرے ہر چار گھنٹے کے بعد۔

کاکٹس گرینڈی فلورس: امراض دل میں ڈیجی ٹیلس سے اُتر کر دوسری دوائی کاکٹس ہے۔ اس کی مشہور مخصوص علامت یہ ہے۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا دل لوہے کے بند میں جکڑا ہوا ہے۔ جو کہ کبھی ڈھیلا ہوتا ہے اور کبھی کسا جاتا ہے، یہ علامت مریض کے دل کی ہر وقت موجود رہتی ہو۔ دیگر علامات یہ ہیں، سینہ میں دکھن اور کھچاوٹ، دردیں بائیں بازو میں گولی مارنے کی سی ہوتی ہوں۔ نبض تیز اور سخت چلتی ہو۔ ورم قلب یعنی دل کی سوجن اور ورم حجابُ القلب، یعنی دل کے غلاف کی سوجن میں یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے دل کی وجع المفاصلی دردوں میں یہ دوائی زیادہ تر موثر ہوتی ہے، اس دوائی کے استعمال سے ورم کم ہو جاتا ہے اور دل کا فعل مضبوط ہو جاتا ہے۔

درد دل یعنی وجع: تقلب کے عارضہ میں کاکٹس مفید ہوتی ہے۔ یہ دوائی سخت دل کی دھڑکن میں بھی کام آتی ہے۔

خوراک: ⓪ یا ×۱ کے چار قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کلمیا لیٹی فولیا: یہ دوائی دل کے بڑھ جانے کی شکایت میں خصوصاً وجع المفاصل کے بعد کارآمد ہوتی ہے۔ امراض دل میں اس کی علامت مخصوصہ بائیں بازو کا سن ہو جانا ہے۔ دل میں درد، تشویش، کسی قدر کوتاہ دمی، دل کی دھڑکن اور معدہ کی طرف سے دل کی جانب دباؤ۔ یہ اس کی علامات ہیں، دل کا فعل بے قاعدہ ہو اور ہر تیسری یا چوتھی بیٹ (BEAT) رک جاتی ہے۔ گولی

مارنے کی سی دردیں سینہ میں سے کندھے کی ہڈی تک جاتی ہوں ۔ جب مقام دِل پر خارجی ادویات استعمال کرنے سے دردِ دل دب گیا ہو۔ اور دیگر امراض قلب پیدا ہوگئے ہوں تو کلمیا نہایت اعلیٰ دوائی ثابت ہوتی ہے۔ کلمیا میں بھی نبض کی رفتار سست ہوتی ہے۔ لیکن اتنی سست نہیں ہوتی ۔ جتنی کہ ڈیجی ٹیلس میں شدید وجع القلب کی کلمیا ایک خاص دوائی ہے ۔

خوراک : ۵ کے پانچ قطرے ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

سپائی جیلیا : دردِ دل کی یہ بھی ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔ ورم قلب اور ورم حجابُ القلب میں یہ دوائی سب ادویات کی سرتاج دوائی ہے ۔ گولی مارنے کی سی دردیں ۔ دِل کی جانب سے کمر میں جاتی ہوں یا دِل سے بازو اور سینہ کے اُوپر اور ریڑھ کی ہڈی کے نیچے تک جاتی ہوں ' بازو کی یا جسم کی تھوڑی سی حرکت سے بھی دھڑکن بڑھ جاتی ہو' مقام دِل پر ہاتھ رکھنے سے غرغر کی آواز محسوس ہوتی ہو ۔ نبض رُک رُک کر چلتی ہو اور دل کی بیٹ کے مطابق نہ چلتی ہو ۔ بازو یا ہاتھوں کو تھوڑی سی حرکت دینے سے بھی مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہو۔ جب دِل میں عصبی دردیں ہوتی ہوں تو سپائی جیلیا ایک بہتر دوائی ثابت ہوتی ہے ۔

دِل کی اندرونی جھلّی کی سوجن میں سپائی جیلیا ایک شافی دوائی ہوتی ہے اور دردِ دل میں یہ نہایت مؤثر ثابت ہوتی ہے ۔

خوراک : ۵ یا ۱×۱ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

سمی سی فیوگا : امراض دِل میں یہ دوائی بھی اکثر کام آتی ہے ' پیشانی پر سر درد کا ہونا یا ایسا محسوس ہونا کہ سر کی چوٹی اُڑ جائے گی ۔ یہ اس کی علامت ہے۔ بائیں پستان کے زیریں اور نیز بائیں بازو میں درد ہونا یہ بھی اس کی علامت ہے۔

خوراک : ۵ کے پانچ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ایکونائیٹ : جو امراضِ دِل میں خاص اثر رکھتی ہیں' ان میں سے ایک دوائی ایکونائیٹ بھی ہے ۔ بائیں بازو کا سُن ہونا اور نیز انگلیوں میں جھنجھناہٹ مقام دل میں اجتماعِ خون ہو ۔ تشویش ، دباؤ اور دِل کی دھڑکن ہو ' چلنے پھرنے سے تکلیف زیادہ ہو ۔ بھالا مارنے کی چبھن پڑتی ہوں ۔ نیز شدید درد کے دورے

ہوتے ہوں، دل کی سوجن اور حجاب القلب کی سوجن میں جب کہ سوزش کے ہمراہ بخار ہو اور ذہنی تشویش از حد ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۱ x کے تین قطرے ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

گلونائین: مقامِ دِل بھرا ہوا محسوس ہو۔ تیز دردیں ہوتی ہوں، دل تھرتھراتا ہو اور سخت بجتا ہو۔ گویا کہ سینہ پھٹ جائے گا۔ سانس تکلیف سے آتا ہو، اور دردیں تمام اطراف میں پھیلتی ہوں۔ یہاں تک کہ بازوؤں میں بھی درد ہوتا ہو۔ مریض سرا اور بخار رکھتا ہو اور سر درد تپکن کا ہو۔

خوراک: ۳x کے چار قطرے ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس: دل کی وجع المفاصلی دردوں میں یہ دوائی کام آتی ہے۔ زیادہ مشقت کرنے سے بایاں بازو اور کندھا سُن ہو گئے ہوں اور دکھتے ہوں۔ برسات میں بھیگنے یا نمی کے باعث ورم حجاب القلب یا ورمِ قلب کا عارضہ ہو گیا ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا: دل کی جھلیوں کے امراض میں برائی اونیا واقعی ایک مشہور دوائی ہے۔ وجع المفاصل کے باعث جب ورم حجاب القلب ہو نیز چبھن کی دردیں ہوتی ہوں تو یہ دوائی خصوصاً نافع ہوتی ہے۔ بخار نہایت شدید پیشانی یا کن پٹیوں میں درد اور حرکت کرنے سے چبھن زیادہ ہوتی ہو۔ مقامِ دل میں کرچل کا پڑنا حرکت کرنے یا اُٹھنے اور یہاں تک کہ بازو کو اُٹھانے پر بھی تکلیف کا زیادہ ہو جانا یہ برائی اونیا کی خاص علامات میں سے ہے۔ دل شدت سے اور بسُرعت بجتا ہو۔

خوراک: ۳x کے چار قطرے ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

کنو لیریا: امراض دل میں یہ دوائی بھی نہایت کارآمد ہے، امراضِ بطونِ دل میں جب کہ پیشاب تھوڑا، استسقاء اور کوتاہ دمی بہت ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے زیادہ سگریٹ نوشی یا تمباکو نوشی کے باعث جب دل میں تکلیف ہو جائے یعنی دل کے مقام کے آس پاس بے قراری سی ہو تو یہ دوائی دینی چاہیئے۔

خوراک: Q کے پانچ سے دس قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

کراٹیگس آکسی کینتھا: یہ دوائی بھی امراضِ دل میں بہت مفید ہے۔

جب فعلِ دل کمزور اور بے قاعدہ ہو۔ نبض کمزور اور رُک رُک کر چلتی ہو اور ایسا احساس ہو گویا کہ دل اپنی حرکت بند کر دے گا۔ جب بوجہ کمیٔ خون دل کی دھڑکن وغیرہ کے مراض پیدا ہوں تو یہ دوائی کام آتی ہے، شدید امراض کے دوران میں جب دل کے فیل ہو جانے کا ڈر پیدا ہو تو یہ دوائی اکثر اوقات اکسیر ثابت ہوتی ہے۔

خوراک : ۵ پانچ سے پندرہ قطرے ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس : جب دل کی دھڑکن ہو اور مقامِ دل میں کھچاوٹ محسوس ہو تو اس دوائی کو نہیں بھولنا چاہیے۔ چھاتی پر خفیف دباؤ بھی مریض برداشت نہ کر سکتا ہو۔ نبض چھوٹی اور کمزور چلتی ہو۔

خوراک : ۳۰ کے تین قطرے دن میں دو یا تین مرتبہ۔

للیم ٹگرنیم : جب دل میں درد ہو۔ گویا کہ دل شکنجہ میں کسا ہوا ہے جس کے باعث مریض یکایک چونک اٹھتا ہو۔ دل بہت پھڑپھڑاتا ہو اور غشی ہو۔ دل میں اکساہٹ عصبی دل کی دھڑکن نیز بائیں پہلو کے بل لیٹنے سے افاقہ ہونا اور حرکت کرنے سے تکلیف کا زیادہ ہونا۔ اس کی علامات ہیں۔ مستورات میں جب امراضِ رحم کی وجہ سے دل کی دھڑکن اور دیگر امراضِ دل پیدا ہو گئے ہوں تو للیم ٹگرنیم ایک نہایت مفید دوائی ثابت ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ کے چار قطرے ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : یہ دوائی بھی امراضِ دل میں اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔ لاکسس کی مانند آرسینکم بھی امراضِ دل کے آخری درجوں میں کام آتی ہے۔ جب کہ مرض روبہ ترقی ہو۔ فعلِ دل بے قاعدہ ہو۔ یا نبض تیز اور کمزور ہو۔ جب خسرہ یا سرخ بخار کے دب جانے کے بعد دل کے غلاف میں یا اندرونی جھلی میں سوجن ہو جائے تو یہ دوائی خاص طور پر مفید ہوتی ہے، پاؤں سوجے ہوئے۔ آنکھیں پھولی ہوئیں اور بے چینی موجود ہو۔ رات کو لیٹنے وقت اور خاص کر نیم شب کے بعد دم گھٹتا ہو اور سخت کوتاہ دمی ہوتی ہو۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ کے تین قطرے ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

کالمن سونیا : امراضِ دل میں کالمن سونیا کا اثر بھی قابلِ تعریف ہے۔ خاص

کہ جبکہ مریض کو مرض بواسیر کی شکایت بھی ساتھ ہو۔ یا امراضِ دل اور بواسیر کی شکایت باری باری سے ہوتے ہوں۔ بواسیر کے دب جانے کے باعث جب امراضِ دل پیدا ہو جائیں۔ دل میں اکساہٹ بہت ہو۔ سینہ پر اور بوجھل ہو۔ تنفس دِقت کے ساتھ آتا ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ کے پانچ سے دس قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: جب مریض کو ایسا محسوس ہو کہ بہت سا خون دل میں جمع ہو گیا ہے جس کے باعث دل دھڑکن اور سانس لینے کے لیے ہانپنا پڑتا ہو اور ایسا محسوس ہوتا ہو کہ دل بہت بڑا ہو گیا ہے اور سینہ میں سما نہیں سکتا۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ کے چار قطرے ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ سٹرکنیا۔ کافین۔ کوپر۔ ایسی ٹیکم۔ فائی ٹولاکا فاسفورس۔ اوکسالک ایسڈ۔ گریفائٹس۔ کالی بائیڈرانڈیکم۔ لائیکوپس۔ الیس کیلپ یاس وغیرہ ادویات بھی اپنی اپنی علاماتِ مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

دردِ دل اگر گرمی کے موسم میں ہو تو مقامِ درد پر برف لگائیں۔ ایک تھیلی یا جراب میں کٹی ہوئی برف کو بھر کر مقامِ درد پر رکھیں اور اگر موسم سردی کا ہو تو مقامِ درد پر گرم پلیٹس باندھیں۔ یا پوست خشخاش کے جوشاندہ سے ٹکور کریں۔ مقامِ درد پر خالی گلاس لگانا بھی بعض حالتوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

غذا: لطیف اور زود ہضم دیں۔ ثقیل غذا سے پرہیز کریں۔ دودھ میں تدرے سوڈا واٹر یا لائم واٹر ملا کر پلاتے رہیں۔

دردِ دل ۔ وجع القلب

(ANGINA PECTORIS)

اس مرض میں دل میں تشنج ہو کر درد کے یکا یک سخت دورے شروع ہو جاتے ہیں ۔ دم گھٹنے لگتا ہے اور جلن محسوس ہوتی ہے اور نہایت سخت تشویش اور موت کا ڈر ہوتا ہے ۔ یہ مرض عمر رسیدہ اشخاص کو زیادہ ہُوا کرتا ہے ۔

علاماتِ مرض : درد یکا یک مقامِ دل میں شروع ہو جاتا ہے اور سینہ کے کسی حصّہ تک نیز کندھے اور بازو تک اس کی چانگیں پڑتی ہیں ۔ مریض کو غشی ہو جاتی ہے اور اس کو یہی اندیشہ ہوتا ہے کہ ابھی اس کی موت آئی سو آئی ، دل کی دھڑکن اور کوتاہ دمی سخت ہوتی ہیں ۔ مریض کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے اور پسینہ سے اس کا جسم تر بتر ہو جاتا ہے ۔ چند منٹوں تک اور بعض اوقات کئی گھنٹوں تک مرض کے دورے ہوتے رہتے ہیں اور ایک دورہ دوسرے دورے سے سخت ہُوا کرتا ہے ۔ حتیٰ کہ آخری دورہ سے موت واقع ہو جاتی ہے ۔

اسبابِ مرض : یہ مرض بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو زیادہ ہُوا کرتا ہے اور عموماً چالیس پنیتالیس برس کی عمر کے بعد ہُوا کرتا ہے ۔ بالعموم نقرسی مزاج کے اشخاص اس مرض میں زیادہ مبتلا ہُوا کرتے ہیں ۔ زیادہ ورزش کرنا ۔ گرم سرد ہو جانا زیادہ غم و رنج ۔ شراب خوری ۔ پیٹ میں نفخ اور قبض ۔ بدہضمی اور بعض امراضِ قلب اس کے اسباب ہیں ۔

عِلاج

امیل نائٹریٹ : مرض کے نہایت شدید کیسوں میں یہ دوائی دی جاتی ہے اور عموماً سونگھائی جاتی ہے ۔ یہ دوائی بہت جلد آرام دہ ثابت ہوتی ہے

خوراک : ۲x مدر ٹنکچر کے تین یا چار قطرے رومال پر ڈال کر سونگھاتے ہیں یا امیل نائٹریٹ کے کیپ سول کو رومال میں توڑ کر سونگھاتے ہیں ۔

گلونائین: یہ دوائی بھی اس مرض میں بہت آزمودہ ہے اس کی بڑی بھاری علامت یہ ہے کہ جسم کے ہر ایک حصّہ میں شرائین تڑپتی ہیں۔ مقام دل بھرا ہوا معلوم ہو اور تیز دردیں دل کے مقام سے تمام اطراف کو جاتی ہوں۔ سانس بوجھل ہو۔ دل پھڑپھڑاتا ہو اور سکڑا ہوا محسوس ہوتا ہو۔

خوراک: ۳× کے چار قطرے ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

کرائیگس: بائیں طرف سینہ میں یکایک غضب ناک دردیں شروع ہو کر مقام دل اور بائیں بازو تک پھیلتی ہوں۔ مریض زندگی سے مایوس ہو۔

خوراک: Q مدر ٹنکچر کے پانچ سے دس قطرے ایک اونس پانی میں ملا کر پلائیں اور اسی طرح سے دن میں پانچ چھ مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ دیتے جائیں۔

سمی سی فیوگا: دردیں تمام سینہ میں پھیلتی ہوں اور ایسا محسوس ہو کہ بائیں بازو کو کسی نے باندھ دیا ہے۔

خوراک: Q کے پانچ قطرے ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

سپائی جیلیا: وجع القلب کی یہ بھی ایک مفید دوائی ہے' دردیں گردن اور بازوؤں تک پھیلتی ہوں۔ نبض بے قاعدہ چلتی ہو۔ غشی کا ڈر ہو۔ دل کی دھڑکن ہو۔ مقام دل میں تیز چبھن کی دردیں ہوتی ہوں۔ نبض کمزور اور بے قاعدہ چلتی ہو یا برعکس اس کے بھری ہوئی اور مضبوط چلتی ہو، تھوڑی سی حرکت کرنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو۔

خوراک: Q کے تین قطرے یا ۳× کے چار قطرے دن میں چار مرتبہ۔

کوپرم: دردِ دل کی یہ بھی ایک مجرب دوائی ہے۔ نبض کی رفتار سست ہو جب کہ ڈل پڑتے ہوں اور دم کشی ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک: ۶× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

ایکونائیٹ: جب ٹھنڈ کی وجہ سے دل میں درد شروع ہو۔ تشویش اور گھبراہٹ بہت زیادہ ہوں۔ ٹھنڈک ہو۔ دردیں سر سے لے کر تمام اطراف میں جاتی ہوں۔ ماؤف مقام سُن ہو اور اس میں جھنجھناہٹ ہو۔

خوراک: ۳× کے چار قطرے ہر پانچ یا دس یا پندرہ منٹ کے بعد۔

آرسینکم: مزمن کیسوں میں یہ دوائی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ خاص کر

مرض کے دورے کو روکنے میں۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ دن میں دو یا تین مرتبہ۔

کلیمیا لیٹی فولیا : دردیں کندھے کی ہڈی تک جاتی ہوں اور گولی مارنے کی سی ہوتی ہوں۔ معدہ سے دل پر دباؤ پڑتا ہو۔ جب تمباکو نوشی سے دردِ دل کا عارضہ پیدا ہو گیا ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک : ۵ یا ۳× کے چار قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

میگنیشیا فاس : دردِ دل کے دوران میں یہ دوائی گرم پانی میں دینے سے اکثر جلدی آرام کر دیتی ہے اور دورے کی میعاد کو کم کر دیتی ہے۔ چھاتی سکڑتی ہوئی محسوس ہو اور دردیں دل سے تمام اطراف میں جاتی ہوں۔

خوراک : ۶× ٹری ٹیوریشن کے پانچ گرین گرم پانی میں ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

کالکس : جب ایسا محسوس ہو کہ دل کو لوہے کے بندوں میں جکڑا ہوا ہے تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ سینہ کسا ہوا اور سانس تکلیف سے آتا ہو۔

خوراک : ۵ یا ۳× کے تین قطرے ہر پندرہ منٹ یا نیم گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ : تمباکو نوشی کی وجہ سے جب مقامِ دل میں درد ہوتا ہو۔ تو کلمیا لیٹی فولیا اور سپائی جیلیا کے علاوہ نکس وامیکا۔ ٹناقی سی گیریا اور سبکیم ادویات بھی مفید ہوتی ہیں مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ برائی اونیا۔ ڈیجی ٹیلس۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔ آرم میٹیلیکم۔ کافیا کرڈا۔ سلیم مگری نم۔ وراٹرم۔ کمبوکس وغیرہ ادویات بھی اپنی اپنی علاماتِ مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات : مریض کو فوراً بستر پر لٹا دیں اور اس کے گلے اور چھاتی کے بٹن کھول دیں اور دریچے کھول دیں۔ تاکہ تازہ ہوا کافی مقدار میں کمرے میں آتی جاتی رہے اور امیل نائٹریٹ۔ مدر ٹنکچر کے چار پانچ قطرے رومال پر ڈال کر سونگھائیں یا انگریزی دوائی فروشوں کے ہاں نائٹریٹ آف امائیل کے کیپ سول فروخت ہوتے ہیں۔ ایک کیپ سول جس میں پانچ قطرے دوائی ہوتی ہے ایک رومال میں توڑ توڑ کر سونگھائیں، دل کے مقام پر گرم گرم پلٹس کو باندھیں یا گرم پانی کی ٹکور کریں قبض ہو تو حقنہ کریں، بیلاڈونا پلاسٹر دل کے مقام پر لگائے رکھنے سے اکثر مرض کا دورہ رک

جاتا ہے۔ مرض کے وقفہ کی حالت میں مریض کو چائے۔ قہوہ۔ تمباکو۔ شراب اور تمام ثقیل اور نفخ پیدا کرنے والی اغذیہ سے پرہیز کرنا چاہیئے اور تمام ایسے اسباب جو کہ مرض کے دورہ کے باعث ہوں، مثلاً جوش و غصہ وغیرہ ان سے مریض کو بچنا چاہیئے۔ اگر مرض کے دورہ کے وقت مریض کی ٹانگیں اور بازو ٹھنڈے ہو جائیں تو گرم پانی کی بوتلیں بھر کر ٹانگوں اور بازوؤں میں رکھنی چاہئیں۔

دِل دھڑکن، دھڑکا، ہولِ دِل اختلاجِ قلب

(PALPITATION)

اِس مرض میں دل زور زور سے دھڑکتا ہے اور دِل کی دھڑکن سینہ پر بخوبی محسوس ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دِل ڈوبا جاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور کبھی بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اس مرض کا حملہ چند منٹوں سے لے کر چند گھنٹوں تک رہتا ہے۔

اسباب مرض: کثرتِ مجامعت، جلق، بکثرت چائے، تمباکو یا شراب نوشی۔ نفخ شکم۔ بدہضمی، رنج و غم۔ فکر و تردد اور کثرت محنتِ دماغی و جسمانی کمزوری خون کی خرابی وغیرہ اس کے اسباب ہیں اور نیز بعض امراضِ دل اور امراضِ عصبی مثلاً ہسٹیریا۔ رعشہ، مرگی، مالیخولیا اور جنون وغیرہ بھی اس مرض کے اسباب ہیں۔

عِلاج

مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے اس کا مناسب علاج کرنا چاہیئے۔

ایکونا ئیٹ: معمولی سے جوش کے بعد بھی دِل زور زور سے دھڑکتا ہو اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ دِل فیل ہوا چاہتا ہے۔ جاڑہ لگنا شروع ہو جاتا ہو اور ہاتھ پاؤں میں جھنجھناہٹ سی محسوس ہوتی ہو۔ چہرہ پر اجتماع خون ہو جاتا ہو۔

خوراک: ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

بیلا ڈونا: معمولی سی حرکت کے بعد بھی دھڑکی ہو جاتی ہو۔ سر کی طرف خون زیادتی کے ساتھ دَورہ کرنا شروع کر دیتا ہو اور شور و روشنی کو مریض برداشت نہ کر سکتا ہو۔

خوراک: ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

ڈیجی ٹیلس: بغیر کسی خاص سبب کے دل کی حرکت میں بے ترتیبی ہو۔ مریض نہ تو چل پھر سکتا ہو اور نہ ہی لیٹ سکتا ہو۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: جب دھڑکن بوجہ بدہضمی کے ہو۔ خوراک کھانے کے بعد پیٹ میں ہوا زیادتی کے ساتھ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہو اور قبض کی بھی شکایت ساتھ ہو۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا: مستورات میں جب بدہضمی کی شکایت ہو اور معدہ میں غیر معمولی اُکساہٹ پائی جائے۔ اس میں اکثر اسہال کی شکایت ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

اگنیشیا: عصبی مزاج والے مریضوں کو رات کو سوتے وقت دھڑکے میں زیادتی ہو جاتی ہو اور مریض سو نہ سکتا ہو۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سپائی جیلیا: جب دھڑکے کے ساتھ ہی کاٹنے والی تیز دردیں ہوتی ہوں خصوصاً دِل کے مقام پر تو یہ دوائی شافی ہوتی ہے۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ماسکس: عصبی دل کی دھڑکن میں یہ دوائی نہایت مفید ہوتی ہے۔ خاص کر ہسٹیریا کی دِل دھڑکنوں میں، جب مرض کا زور ہو تو اس دوائی کو استعمال کرنے سے دِل دھڑکن کا بہت جلد آرام آ جاتا ہے۔

خوراک: ۲× ہر پندرہ منٹ کے بعد اس دوائی کو سونگھانا بھی مفید ہوتا ہے۔

کافیا: عصبی مزاج کے اشخاص کی دل دھڑکن کی یہ بھی ایک خاص دوائی ہے۔ دل دھڑکن غضب کی ہو اور مقام دل میں گولی مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں، اگر ساتھ ہی پیشاب بھی زیادہ آتا ہو اور مریض کے دِل میں تشویش بھی پائی جاتی ہو تو یہ دوائی اور بھی زیادہ مظہر ہوتی ہے۔

خوراک: ×۶ جب مرض کا زور ہو تو اس دوائی کی خوراک ہر دس منٹ کے بعد دینی چاہیے اور وقفہ میں ایک خوراک صبح اور ایک شام کو۔

نکس ماشکاٹا: ہسٹیریکل مریضوں کے لیے یہ بھی ایک اعلیٰ دوائی ہے جب کہ دل کی دھڑکن کے ساتھ غشی کا بھی ڈر ہو۔

خوراک: ×۶ ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

کاکٹس: جب دِن رات دِل دھڑکتا رہتا ہو۔ چلنے پھرنے سے زیادہ دھڑکتا ہو اور مقام دل میں کھچاوٹ سی محسوس ہو تو یہ دوائی بہت مفید ثابت ہوتی ہے نیز جب دورانِ حیض میں دل کی دھڑکن بہت بڑھ جائے تو کاکٹس کو نہیں بھولنا چاہیے۔

خوراک: ۵ یا ×۳ یا ×۶ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سمی سی فیوگا: دھڑکن کے ساتھ جب معدہ کے ڈوبنے کا احساس ہو اور بڑی سخت بے چینی اور بے خوابی ہو۔

خوراک: ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نیٹرم میور: جب دِل کی دھڑکن بوقتِ شب بستر میں لیٹنے پر یا کھانا کھانے کے بعد زیادہ ہوتی ہو۔

خوراک: ×۶ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے ٹبیکم۔ آیوڈیم اور سلفر بھی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات: جب دل کی دھڑکن شدید ہو تو مریض کو چند منٹ تک چپ چاپ لیٹے رہنا چاہیے۔ اگر نفخ اور بدہضمی کے باعث یہ عارضہ ہو تو مریض کو کئی گھنٹوں تک بالکل غذا نہ دیں اور اس کے بعد لطیف غذا یعنی دودھ۔ یخنی یا مونگ کی دال کی کھچڑی دیں۔ کثرتِ محنت، کثرتِ مباشرت

اور زیادہ دماغی محنت کرنے سے قطعی پرہیز کریں ۔ نیز تمباکو چائے اور شراب سے بھی قطعی پرہیز لازم ہے ۔ مریض کے لیے تازہ ہوا نہایت مفید ہوا کرتی ہے ۔

دِل کا غوطہ کھا جانا

(CARDIAC INTERMISSION)

اس کی خاص ادویات سپائی جیلیا ۔کاکٹس ۔سی پیا ۔کاربو ویج ۔ چائنا اور سٹروفینتھس ہیں ۔

سپائی جیلیا : نبض رُک رُک کر چلتی ہو ۔ دِل پھڑ پھڑاتا ہو اور مقام دِل میں غضب ناک ، دردیں ہوتی ہوں ۔ جب ساتھ ہی بدہضمی اور کھٹے ڈکار اور اُبکائیاں بھی آتی ہوں اور معدہ پر بوجھ پڑا ہوا ہو تو اس دوائی کو نہیں کو نہیں بھولنا چاہیے ۔

• **خوراک** : ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد

کاکٹس : بدہضمی کی یہ ایک بڑی اعلےٰ دوائی ہے ۔ ہاضمہ کمزور ، مقام معدہ پر بہت بوجھ ، دباؤ اور کھانا کھانے کے آٹھ یا دس گھنٹہ کے بعد غذا قے کر دینا ۔ شرائین میں تپکن نبض رُک رُک کر چلتی ہو ۔ یعنی بیچ میں غوطہ مار جاتی ہو تشویش ہو اور مقام دِل میں درد ہو ۔

خوراک : ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

چائنا : نبض کے رُک رُک کر چلنے یعنی بیچ میں غوطہ کھانے کے عارضہ میں یہ دوائی خاص اثر رکھتی ہے اور اگر ساتھ ہی مندرجہ ذیل علامات موجود ہوں تو یہ اور بھی زیادہ مُؤثر ہوتی ہے ۔ تھوڑا سا ناشتہ کرنے کے بعد بھی معدہ پُر معلوم ہو نفخ بہت ہو ۔

سی پیا : بدہضمی ۔ معدہ میں جلن ، ڈکار ، اُبکائیاں ، معدہ میں تپکن ، کھانا کھانے کے بعد دِل کا گم ہو جانا ، یہ اس کی علامات ہیں ۔

خوراک : ۶× یا ۱۲× ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

کاربو ویج : بدہضمی کے ہمراہ درد قولنج ۔ نبض کا غوطہ مار جانا ۔ خاص کر کھانا کھانے اور بیٹھنے کے بعد ۔ یہ اس کی خاص علامات ہیں ۔

خوراک : ۳۰ ہر دو گھنٹے کے بعد ۔
سٹرو پھینتھس اور نیٹرم میور بھی بعض اوقات اس مرض میں مفید ثابت ہوتی ہیں ۔

غشی ۔ غش آنا

(SYNCOPE FAINTING

اس مرض میں دل کا فعل عارضی طور پر بند ہو جاتا ہے ۔

علاماتِ مرض : چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے ۔ نبض نہایت کمزور چلتی ہے ۔ سانس بھی بہت آہستہ آہستہ آتا ہے ۔ جسم سرد پسینے (تریلی) سے تربتر ہو جاتا ہے ۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے ۔ ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جاتے ہیں اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے ، کچھ عرصہ یہ حالت رہ کر مریض ایک ٹھنڈا سانس بھرتا ہے اور ہوش میں آجاتا ہے اور اس وقت قے آجاتی ہے کبھی یکایک غشی طاری ہو کر مریض فوراً مر جاتا ہے ۔ جب اس مرض کا حملہ خفیف ہوتا ہے ۔ تو اس وقت پیشانی پر ذرا سا سرد پسینہ آجاتا ہے ۔ نبض کمزور چلتی ہے اور مریض کا جی مچلاتا ہے ۔

اسبابِ مرض : یکایک کسی بہت خوشی کی خبر سننا یا سخت غم و رنج کی خبر سننا ۔ چوٹ یا زخم یا اور کسی باعث سے جسم سے خون کا بکثرت خارج ہو جانا ۔ نقاہت اور رنج و غم اس کے اسباب ہیں ۔

تشخیصِ مرض : اس غشی میں اور اس غشی میں جو کہ دماغ میں خون کی زیادتی سے ہوتی ہے جس کو طب میں قوما کہتے ہیں تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ دل کی غشی میں مریض کے چہرے کا رنگ زرد نبض اور سانس نہایت کمزور اور جسم سرد پسینہ (تریلی) سے تربتر ہوتا ہے ۔ مگر دماغ کی غشی یعنی قوما میں مریض کی آنکھیں یا چہرہ سرخ ۔ نبض بھری ہوئی

اور سانس خراٹے سے آتا ہے۔ غشی میں خون کی کمی مریض کے دماغ میں ہوتی ہے لیکن مرض لقوہ میں خون کی زیادتی دماغ میں ہوتی ہے۔

علاج

مریض کو آرام سے بستر پر کمر کے بل لٹائے رکھیں اور اس کا سر، باقی جسم سے تھوڑا نیچا رکھیں۔ تاکہ خون سر کی جانب بآسانی جاسکے۔ اور ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مریض کے منہ پر دیویں۔ تھوڑی سی وسکی[۱] یا برانڈی یا بہت تھوڑی افیون پانی میں گھول کر مریض کو پلا دیں اور جب غشی کا دورہ دور ہو جائے تو پھر اصل مرض کا علاج کریں۔

نوٹ: غشی کی حالت میں مریض کے سر کو باقی جسم سے نیچا رکھنا چاہیئے اونچا ہرگز نہ رکھنا چاہیئے ورنہ موت واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۱؎ گولڈ ڈراپس GOLD DROPS ۔ ڈوایاکارڈ ۔ ڈلماکارڈ وغیرہ بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

باب سیزدہم

منہ، زبان اور حلق کے امراض

AFFECTIONS OF THE MOUTH TONGUE AND THROAT

ہونٹ کے چھالے

(HERPS LABIALIS)

اس مرض میں عموماً نیچے کے لب پر چند چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ اُن کی سطح سُرخ اور قدرے متورم ہوتی ہے اور ان میں پہلے شفاف رطوبت ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں یہ رطوبت پیپ بن جاتی ہے یا زرد مواد میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ دانوں میں سے رطوبت نکل نکل کر جم جاتی ہے اور کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ یہ دانے عموماً ہونٹوں پر اور کبھی کبھی چہرے پر بھی ہوتے ہیں۔

اسبابِ مرض: معدے یا جگر یا دِل کی خرابی کی وجہ سے یہ دانے نکل آتے ہیں، سردی لگنا اور مقامِ لب پر خراش کا ہونا بھی اس کے اسباب ہیں۔ بعض اوقات کئی قسم کے بخاروں کے بعد بھی یہ دانے نکل آیا کرتے ہیں۔

عِلاج

رسٹاکس۔ کرہ وٹی ٹگلیم۔ مرکیورس۔ آرسینکم۔ ہیپر سلف اور گریفائٹس وغیرہ۔

ضروری ہدایات: چھالوں پر بورک ایسڈ چھڑکنا مفید ہوتا ہے۔ مریض کو غذا لطیف اور زود ہضم دینی چاہیے۔

مُنہ آنا۔ مُنہ کی سوزش

STOMATITIS INFLAMMATION OF THE MOUTH

اس مرض میں منہ کی اندرونی جھلی سُرخ اور متورم ہوجاتی ہے۔ مُنہ سے بہت رالیں نکلتی ہیں اور تھوک بہت پیدا ہوتا ہے، یا برعکس اس کے مُنہ خشک ہوتا ہے کھانے اور چبانے میں بہت تکلیف ہوتی ہے سانس سے بدبُو آتی ہے اور آخر کار منہ میں چھوٹے چھوٹے زخم ہوجاتے ہیں۔

اسباب مرض: کمزور بچوں کو ٹھنڈ لگ جانا۔ دانت نکالنا۔ بدہضمی وغیرہ اور دیگر ایسے بخاروں کا ہونا کہ جن میں جسم پر دھبے پڑ جاتے ہیں اور دانے نکل آتے ہیں۔ زیادہ گرم غذا کھانا یا مصالحہ دار چیزوں کا کھانا۔ سگار یا سگریٹ بکثرت پینا کسی بوسیدہ دانت کا مُنہ میں خراش کرنا۔ یہ سب اس کے اسباب ہیں۔ نیز پارہ کے مرکبات کیلومل یا دار چکنا کے زیادہ استعمال سے بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے۔

عِلاج

کالی کلوریکم: سانس بہت بدبودار، تالو اور رخسارے کی اندرونی لعابدار جھلی میں زخم۔ کالی کلوریکم اس مرض کی ایک خاص دوائی ہے۔ جب یہ مرض زیادہ مصالحہ دار اشیاء کے کھانے یا بہت گرم غذا کھانے اور بکثرت تمباکو نوشی سے ہوا ہو تو یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۱x ٹرائی ٹیوریشن (سفوف) ہر تین گھنٹے کے بعد، چار رتی کلوریٹ آف پوٹاش کو دو چھٹانک پانی میں ڈال کر اس سے زخموں کو صاف کرتے ہیں یا غرارے کرتے ہیں۔

بیلاڈونا: مُنہ کی اندرونی جھلی متورم، سُرخ اور جلتی ہوئی گرم ہو۔ مُنہ بہت خشک ہو۔ گاڑھا تھوک نکلتا ہو۔

خوراک: ۲x یا ۳x ہر ایک گھنٹے کے بعد۔

مرکیورس : رالیں بہت نکلتی ہوں اور غدود متورم ہو گئے ہوں ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ایسڈ نائٹریکم : جب پارہ کے بکثرت استعمال کے بعد یہ مرض پیدا ہوا ہو ۔ یا معدہ میں صفرا کی زیادتی کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

خوراک : ۱x ہر دو گھنٹہ کے بعد

چائنا : کمزوری کو دُور کرنے کے لیے جب کہ مرض کا زور کم ہو گیا ہو تو یہ دوائی دی جاتی ہے ۔

خوراک : ۵ مدر ٹنکچر کے ایک دو قطرے دن میں تین یا چار مرتبہ ۔

غرارے : ٹینک ایسڈ ایک ڈرام اور پانی ایک پاؤ ، دونوں کو ملا کر غرارے کریں بہت جلدی آرام ہو جائے گا ۔

ضروری ہدایات

مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے دُور کریں ۔ اگر کسی سبب سے منہ میں خراش ہوتی ہو تو اس سبب کو دُور کرنا چاہیے ۔ اگر غذا میں بد پرہیزی کی وجہ سے یہ عارضہ ہو تو اس کو درست کرنا چاہیے ۔ مریض کو غذا صرف دودھ یا دودھ میں سوڈا واٹر ملا کر کچھ عرصہ تک دینا چاہیے اور جُوں جُوں مرض کا آرام ہوتا جائے توں توں اس کے مطابق غذا دیتے جانا چاہیے ۔ گلیسرین میں تھوڑا بورکس یا بورک ایسڈ ملا کر منہ میں لگانا چاہیے ۔

منہ کے چھالے

(APHTHAE THRUSH)

اس مرض میں بے شمار چھوٹے چھوٹے چھالے منہ میں مسوڑھوں ، زبان اور لبوں پر رخساروں کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اُن کا رنگ سفید یا خاکستری ہوتا ہے

اور یہ چھالے بعض اوقات خوراک کی تمام نالی کی لعاب دار جھلی پر پھیل جاتے ہیں۔ جب اُن کی سفیدی اُتر جاتی ہے تو نیچے سے خاکستری رنگ کے چھوٹے چھوٹے زخم نمودار ہو جاتے ہیں جن کے کنارے تنگ اور سُرخ ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض: جیسا کہ اُوپر ذکر آیا ہے، یہ چھوٹے چھوٹے چھالے یا سفید نقاط مُنہ کی اندرونی جھلی کے ہر ایک حصّہ میں نمودار ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ اتنے گنجان ہوتے ہیں کہ زبان، مسوڑھوں، تالو یہاں تک کہ حلق وغیرہ کی تمام سطح پر تہہ کا تہہ جم جاتا ہے۔ بخار ہوتا ہے اور نگلتے وقت درد ہوتا ہے۔ متصلہ غدود بھی بعض اوقات متورم ہو کر درد کرتے ہیں۔ شدید کیسوں میں یہ مرض امعا تک پھیل جاتا ہے اور بہت اسہال آتے ہیں۔

اسبابِ مرض: زیادہ تر شیر خوار بچے جن کی پرورش ماں کے دودھ سے نہ ہوئی ہو یا ماں کا دودھ ہی خراب ہو یا ویسے ہی بہت کمزور ہوں، اس مرض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ کئی ایک امراض مثلاً خسرہ، تپ محرقہ، تپ دق وغیرہ کے دوران میں بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ کبھی کبھی یہ مرض بڑھاپے میں بھی ہو جاتا ہے۔ اُس وقت یہ موت کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ قوتِ زیست کی سخت کمزوری کی علامت ہوا کرتی ہے۔

علاج

بوریکس: اس مرض کی ایک خاص دوائی ہے اور بسا اوقات شافی ہوتی ہے۔

خوراک: ۲ × ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ: دو رتی بوریکس نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر ایک لوشن بنالو اور اس میں کاربالک ایسڈ کے تین یا چار قطرے ملا لو اور نرم برش سے چھالوں پر ہر دو تین گھنٹہ کے وقفہ پر لگاتے جاؤ یا پندرہ رتی کے قریب بوریکس نصف چھٹانک گلیسرین میں ملا لو اور اس کو دو یا تین گھنٹہ کے وقفہ پر لگاتے جاؤ آرام ہو جائے گا۔

مرکیوریس: تنفس بدبودار ہو۔ رالیں بہت بہتی ہوں ۔اسہال آتے ہوں ۔ سیاہ رنگ کے بوسیدہ ہوگئے ہوں۔

خوراک: ۶x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم: جب چھالے پھیل کر معدہ اور امعاء تک پھیل گئے ہوں ۔سیاہ رنگ کے ہوں۔ بدبو آتی ہو اور بڑے اسہال بہت شدید آتے ہوں۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: جب چھالے دب چکے ہوں تو سلفر کی چند خوراکیں دینے سے مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا ڈر نہیں رہتا ۔نیز سلفر کی خوراک گاہے گاہے دوسری منظرہ دوائی کے دوران میں دیتے جانا چاہیئے۔

خوراک: ۳x یا ۳۰ دن میں تین یا چار مرتبہ۔

برائی اونیا یا نکس وامیکا: جب بدہضمی ہو۔ منہ خشک ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

اینٹم ٹارٹ: جب منہ میں چھالے ہوں اور بچہ دودھ قے کر دیتا ہو۔

خوراک: ۶x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات: تازہ ہوا، مناسب غذا اور صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے ۔منہ کو صاف رکھیں اور مندرجہ ذیل طریقے منہ کو صاف کرنے کے اختیار کریں ۔

۱۔ ایک چمچہ بھر پانی میں پانچ قطرے کانڈیز فلوئیڈ کے ڈال کر لوشن بنالو ۔یا

۲۔ بورکس ایک رتی اور پانی نصف چھٹانک ملا کر لوشن بنالو۔ یا

۳۔ ایک رتی پوٹاشیم کلوریٹ ایک اونس پانی میں ملا کر لوشن بنالو۔

مذکورہ بالا تینوں لوشنوں سے کسی ایک لوشن میں صرف روئی تھوڑی سی بھگو کر یا ایک ٹکڑا کپڑے کا بھگو کر بچہ کے منہ کے اندر پھیر کر منہ کو صاف کریں اور منہ کو صاف کرنے کے بعد گلیسرین نصف چھٹانک میں دس یا پندرہ رتی بورکس حل کر کے منہ میں بذریعہ برش یا روئی کی پھریری کے دن میں دو یا تین مرتبہ لگائیں، یا پھول کی ہوئی پھٹکری پانچ رتی نصف چھٹانک

پانی میں ملاکر بذریعہ برش یا روئی کی پھریری کے صبح اور شام منہ میں لگائیں اور اگر اس سے جلد آرام آتا نظر نہ آئے تو پھول کی ہوئی پھٹکڑی کو بہت باریک پیس کر روئی کی پھریری کے ساتھ زخموں پر چھڑکیں، جوان مریضوں کی حالت میں۔

۱۔ ڈیڑھ پاؤ پانی میں ایک بہت چھوٹی چمچی کانڈیز فلوئیڈ کو ڈال کر، یا

۲۔ بیس رتی بوریکس ڈیڑھ پاؤ پانی میں ملاکر، یا

۳۔ تیس رتی پوٹاشیم کلوریٹ ایک پاؤ پانی میں ملا کر اس سے کلیاں اور غرارے کریں۔ یا

۴۔ سلور نائٹریٹ کی بتی سے بڑی ہوشیاری کے ساتھ زخموں کو ٹچ کریں۔ اگر بچہ کی ماں کا دودھ خراب ہو تو بچہ کو گائے یا بکری کا دودھ پلائیں اور ماں کا دودھ چھڑا دیں یا ماں کو ہائیڈرو کوٹائیل Q کے دس قطرے صبح، دس قطرے دوپہر اور دس قطرے شام کو نصف چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر پلائیں۔ دودھ صاف ہو جائے گا۔ صفائی عامہ کا اس مرض میں بہت خیال رکھنا چاہیئے۔

منہ کی سڑن۔ آکلہ

CANCRUM GANGRENOUS STOMATITIS

اس مرض میں شدید سوزش ہو کر منہ کے اندر سڑن پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مرض عموماً دو سے لے کر چھ برس تک غریب اور محتاج لوگوں کے بچوں کو جن کی پرورش خاطر خواہ نہیں ہوتی، ہو جایا کرتا ہے۔ خاص کر نمدار اور گیلی جگہوں پر رہنے والوں کو کبھی یہ مرض خسرہ کے بعد بھی ہو جایا کرتا ہے۔ عموماً موسمی بخار وغیرہ کے بعد یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات مرض: سوزش عموماً مسوڑھوں کے شروع ہوتی ہے مسوڑھے سفید پلپلے اور دانتوں سے پرے ہٹ جاتے ہیں۔ زخم پھیل کر تمام مسوڑھوں حتیٰ

کہ جبڑوں تک پھیل جاتا ہے اور جوں جوں مرض ترقی کرتا جاتا ہے رخسارے اور ہونٹ بھی سوجتے جاتے ہیں اور ماؤف جگہ سخت ہو جاتی ہے ۔ دانت جھڑنے لگتے ہیں اور سانس بدبو دار ہو جاتا ہے، جبڑے کے نیچے والے غدود متورم ہو جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں ۔ شدید کیسوں میں ماؤف مقام بڑی سرعت سے گلنا شروع ہو جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ چند دنوں کے عرصہ میں ہی ہونٹ، رخسارے، غدود، تالو، زبان بلکہ نصف چہرہ گل سڑ جاتا ہے ۔ دانت جھڑ جاتے ہیں ۔ بڑا غضب ناک بدبو دار تھوک آتا ہے ۔ جبڑے کی ہڈی مُردار پڑ جاتی ہے اور نہایت ضعیف ہو کر مریض مر جاتا ہے ۔

علاج

اس مرض میں مرکیورس ۔ ایسڈ میور ۔ ایسڈ نائٹرک ۔ آرسینکم ۔ کالی کلوریکم اور لاکسس وغیرہ ادویات کام آتی ہیں ۔

مرکیورس : یہ دوائی ابتدائے مرض جب کہ منہ کے اندر زخم ہوں جن کی سطح خاکستری اور کنارے سُرخ ہوں، رخسارے اور ہونٹ سوجے ہوئے اور لعابِ دہن خونی اور سخت متعفن آتا ہو، مفید ہوتی ہے ۔ مرکیورس ڈلس مفید تر ہے ۔

خوراک : ۱x ٹرائی ٹیوریشن ہر دو یا تین گھنٹے کے بعد ۔

(نکتہ) اگر مریض پہلے پارہ کے مرکبات یعنی کیلومل وغیرہ استعمال کر چکا ہو تو پھر مرکیورس نہیں دینا چاہیے ۔

نوٹ : ایک مریض کو ڈاکٹر ہوگس نے مرکیورس سال اور میوریاٹک ایسڈ کی خوراکیں باری باری دینے سے شفا دی تھی ۔

ایسڈ میور : جب کسی شدید مرض یعنی خسرہ کے بعد یہ مرض پیدا ہوا ہو تو مفید ہوتی ہے ۔

خوراک : ۲x ہر دو گھنٹے کے بعد ۔

ایسڈ نائٹرک : جب پارے کے بے جا استعمال کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

خوراک: ×۱ یا ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم: مرکیوریس کے استعمال کے بعد جبکہ مرض ترقی یافتہ ہوگیا ہو۔ نہایت متعفن اور خونی لعاب دہن نکلتا ہو۔ پیاس اور نقاہت پیدا ہوں۔ تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک: ×۳ ٹری ٹیوریشن ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس: جب چہرہ بہت زیادہ متورم ہو اور سوجا ہوا ہو۔ نقاہت اور ضعف بہت ہو۔ مرض بہت ترقی یافتہ ہو چکا ہو۔ حالتِ مریض خطرناک ہو تو اس دوائی کو آرسینکم پر ترجیح دینی چاہیے۔

خوراک: ×۳ ٹری ٹیوریشن یا ×۶ ڈائی لیوشن ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

کالی کلوریکم: یہ دوائی بھی اس مرض میں بہت نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ×۳ ٹری ٹیوریشن ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد اور اس دوائی کا سفوف بھی ماؤف مقام پر چھڑک سکتے ہیں۔

ضروری ہدایات: بڑی احتیاط سے رخسارے کے اندر کا داغ یا زخم

۱۔ خالص کاربالک ایسڈ سے یا نائیٹرک ایسڈ سے جلا دینا چاہیے۔ لیکن تیزاب لگاتے وقت اتنی احتیاط کر لینی لازم ہے کہ آس پاس کا گوشت جل نہ جائے۔ زخم کو جلانے کے بعد ایک ڈرام کارڈ بیز فلوئیڈ کو ایک پاؤ پانی میں ملا کر اس سے غرارے کرا کر منہ کو صاف کر لیں۔

۲۔ دو رتی پر مینگنیٹ آف پوٹاش کو ایک پاؤ پانی میں ڈال کر اس سے بار بار منہ کو صاف کرتے رہیں۔ یعنی تھوڑی سی روئی لے کر اور اس لوشن میں بھگو کر اس سے بار بار منہ کو صاف کرتے رہیں۔

۳۔ ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کے چار پانچ قطرے زخم پر چھڑک کر اس کو صاف روئی کی پھریری سے صاف کریں اور اسی طرح سے دن رات میں چار مرتبہ زخم کو صاف کریں۔ اگر منہ سے بہت بدبو آتی ہو تو مقام ماؤف کانڈیز فلوئیڈ سے صاف کر کے بعد میں تھوڑا یوکلپٹس آئیل لگا دیں۔ ڈاکٹر توستھ ایم۔ ڈی تحریر فرماتے ہیں کہ بعض ڈاکٹر اس مرض میں ایسڈ بھی زخموں پر لگاتے رہے اور گرم لوہے سے بھی داغتے رہے لیکن کبھی کوئی اچھا نتیجہ برآمد نہیں

ہُوا - وہ فرماتے ہیں کہ آرسنک سولیوشن (آرسنک ۵ ایک حصّہ اور پانی سو حصّہ) زخم پر لگائیں اور آرسنک ×۱ ٹری ٹیوریشن (سفوف) زخم پر چھڑک دیں - یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

مریض کو شروع مرض سے ہی مقوی غذا دینی چاہیئے یعنی دودھ - انڈے - شوربہ - یخنی وغیرہ -

تھوک بہت آنا - بکثرت لعاب دہن

(PTYALISM SALIVATION)

اس مرض میں منہ میں بہت تھوک پیدا ہوتا ہے اور مریض کو بار بار تھوکنا پڑتا ہے - یہاں تک کہ بولنا اور کھانا پینا بھی مریض کے لیے مشکل ہو جاتا ہے اور مریض لاغر ہوتا جاتا ہے -

اسباب مرض : زبان یا منہ کا چھل جانا - منہ میں زخم، آکلہ، گوشت خورہ سوزش زبان - منہ میں خراش کا ہونا خرابی معدہ، یہ اس کے موٹے موٹے اسباب ہیں - دردنیم سر کی وجہ سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے - ایام حمل میں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے - بعض امراضِ حلق - مرض کن پیڑا - آتشکی امراض دہن اور سکربوٹی یہ سب اس کے اسباب ہیں -

علاج

مرکیورس سال : مسوڑھے اور منہ دکھتے ہوں نیز ایام حمل میں جب تھوک بہت آتا ہو - تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے -

خوراک : ×۶ ہر چار گھنٹے کے بعد -

آیوڈیم : پارہ کے بکثرت استعمال کرنے کے بعد جب یہ عارضہ ہو گیا ہو یہ دوائی نافع ہوتی ہے - نیز ایام حمل میں اس عارضہ میں مرکیورس سال کے استعمال

کے بعد یہ دوائی دی جاتی ہے ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نائٹرک ایسڈ : پارہ کے بکثرت استعمال کے باعث جب یہ عارضہ ہوگیا ہو۔ نیز آیوڈیم ناکام ثابت ہو تو یہ دوائی دی جاتی ہے ۔

خوراک : ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

آئیرس ورسی کولر : جب اس مرض کے ہمراہ عصبی سر درد بھی ہو تو یہ دوائی دینی چاہئیے ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ایلیم سٹائیوا : کھانا کھانے کے بعد منہ میں تھوک بہت پیدا ہوتا ہو۔

خوراک : ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

جبرنڈی : عصبی کمزوری کی وجہ سے تھوک بہت آئے ۔

خوراک : ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

جب تھوک بکثرت آئے اور کڑوا ہو تو آرسینکم ۔ سلفر ۔ تھوجا

〃 〃 خونی ہو تو ۔ کالی آیوڈائیڈ ۔ میگنیشیا کارب ، مرکیورس نیٹرم میورس نائٹرک ایسڈ ۔ نکس وامیکا ۔ سلفر ۔

〃 〃 سرد ہو تو ایسافوٹیڈا ۔ رسس ٹس

〃 〃 جھاگ دار ہو تو کینتھرس ۔ برائی اونیا ۔ ڈیجی ٹیلس

〃 〃 روئی کی مانند ہو تو لاکسس ۔ نکس ماسکاٹا ۔ پلسٹلا

〃 〃 جھاگ دار سبزی مائل ہو تو سکیل

〃 〃 سرخ جھاگ دار ہو تو بیلاڈونا ۔

〃 〃 تیل نما ہو تو کوپے با ۔

〃 〃 موٹا گاڑھا ہو تو کاربو و یجی ۔ کالی بائی

〃 〃 نمکین ہو تو سلفر

〃 〃 کڑوا کھٹا ہو تو کلکیریا کارب ۔ اگنیشیا

〃 〃 صابون نما ہو تو برائی اونیا ۔

جب تھوک میٹھا ہو تو ڈیجی ٹیلس۔ پلسٹلا۔ سبائنا۔

〃 زرد ہو تو جلسی میم۔ کالی بائی کرومیکم۔ رسٹاکس۔

〃 سوتے ہوئے سرہانہ رالوں سے تربتر ہو جائے تو مرکیورس

〃 رالیں سرہانہ پر پڑ کر زرد رنگ کا داغ دیں تو نائیٹرک ایسڈ

ضروری ہدایات: ۵۔رتی پھٹکڑی تین چھٹانک پانی میں ملا کر اس سے غرارے کرائیں۔

غذا: چپاتی یا خمیری روٹی چنا کے رس یا شوربہ کے ساتھ کھانا چاہیئے۔

دانت درد۔ دانت کا درد

(TOOTHACHE ODANTALETA)

اس مرض میں ماؤف دانت میں سخت درد ہوتا ہے۔قریبی سوڑھے متورم ہو جاتے ہیں۔کبھی چہرہ اور رخسارے بھی سوج جاتے ہیں۔

اسباب مرض: دانت کا بوسیدہ ہونا اور اس میں سوراخ کا ہو جانا۔ یکایک موسم میں تبدیلی آجانا۔ بدہضمی صحت عامہ کا خراب ہو جانا۔ دانتوں کا صاف نہ رکھنا۔ دانت کی جڑ میں ورم ہو جانا۔ ترش، میٹھی یا سرد چیزوں کا کثرت سے استعمال کرنا۔ پارہ کا زیادہ استعمال کرنا۔ گنٹھیا وغیرہ یہ سب اس کے اسباب ہیں ایام حمل میں مستورات کو اکثر دانت درد کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔

علاج

۱۔ دانت درد جب سردی یا ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے ہو۔ ایکونائیٹ۔ بیلاڈونا کیمومیلا۔ ڈاکامارا۔ مرکیورس۔ گلونائین۔

۲۔ دانت درد جب بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ہو۔ کریوزوٹ۔ سٹافی سیگریا۔ بیلاڈونا۔ مرکیورس، سلیشیا۔ اینٹم کروڈم۔ فاسفورس۔ نکس وامیکا ایکونائیٹ کیمفر۔

۳ - دانت درد جب بدہضمی کی وجہ سے ہو - برائی اونیا ۔نکس وامیکا ۔پلسٹلا
۴ - دانت درد جب عصبی ہو - بیلاڈونا ۔کیمومیلا ۔نکس وامیکا ۔کافیا ۔اگنیشیا ۔آرسینکم ۔
۵ - دانت درد جب گنٹھیے کی وجہ سے ہو - کیمومیلا ۔مرکیورس ۔سمی سی فیوگا ۔برائی اونیا ۔
۶ - بچوں میں دانت درد - ایکونائیٹ ۔کیمومیلا ۔بیلاڈونا ۔سلیشیا ۔
۷ - ایام حمل میں مستورات کو دانت درد - بیلاڈونا ۔نکس وامیکا ۔کافیا ۔کیمومیلا ۔سی پیا ۔سٹافی سگریا اور کریوزوٹ ۶x

دانت درد کی مشہور ادویات : پلانٹیگو ۔مرکیورس ۔کریوزوٹ اور گلونائین ۶x

تشریح العلامات لادویات

ایکونائیٹ : جب درد یکا یک شروع ہوگیا ہو اور بے چینی خوف اور گھبراہٹ بھی ساتھ ہوں، درد کی زیادتی کی وجہ سے مریض پاگل سا ہوگیا ہو۔

خوراک : ۱x یا ۲x ٹنچر یا لوشن کے چار یا پانچ قطرے صاف روئی کے چھوٹے سے پھوئے (پنجابی تونبہ) پر ڈال کر یہ پھُریرا مقام ماؤف میں رکھنا چاہئے اور دوائی کو باہر نہیں تھوکنا چاہئیے یا ۱x یا ۲x ٹری ٹیوریشن لے کر ماؤف مقام پر ملنا چاہئیے اور باہر تھوکنا نہیں چاہیے - بلکہ دوائی اندر جانی چاہیے - اس طرح سے ہر نصف گھنٹہ کے بعد دوائی دہرانی چاہئیے ۔

بیلاڈونا : دانتوں میں چیرنے والے درد جو کئی ایک دانتوں تک پھیلتے ہوں اور کسی خاص دانت کو نہ بتا سکتا ہو - درد ادھر اُدھر جھٹکوں میں تبدیل ہوتا رہتا ہو - مُنہ لال ہو اور مسوڑھے متورم ہوگئے ہوں اور گرم ہوں اور شب کو درد کی زیادتی ہوتی ہو ۔

خوراک : ۲x یا ۳x بطرز مذکورہ بالا جیسا کہ ایکونائیٹ میں بیان ہوا ہے -

مرکیورس : پُرانے اور گلے سڑے دانتوں میں جب درد ہو اور کئی ایک

دانتوں میں ایک ساتھ درد ہو۔ یعنی دانتوں کی لڑی میں درد ہو۔ تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک : ×۲ بطرز مذکورہ بالا

کافیا : جب منہ میں ٹھنڈا پانی لینے سے درد کا آرام ہو۔

خوراک : ×۲ یا ×۳ بطرز مذکورہ بالا۔

کلکیریا کارب : جب ٹھنڈا پانی پینے یا سرد ہوا لگنے سے درد شروع ہو جائے۔

خوراک : ×۲ بطرز مذکورہ بالا۔

کریوزوٹم : جب ابتداء میں ہی دانت بوسیدہ ہو گئے ہوں اور سیاہ پڑ گئے ہوں

خوراک : ×۳ بطرز مذکورہ بالا۔

میگنیشیا فاس : جب دانتوں میں رگیشہ کا (یعنی عصبی) درد ہو۔

خوراک : ×۶ یا ×۱۲ بطرز مذکورہ بالا۔

پلانٹیگو میجر : دانت درد کی یہ ایک بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔ اسّی فیصدی حالتوں میں صرف اسی دوائی کے دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ جب کسی دوائی کے علامات صاف طور پر آشکارا نہ ہوں تو پلانٹیگو میجر ×۲ یا ×۳ بطرز مذکورہ بالا جیسا کہ ایکونائیٹ کے بیان میں مذکور ہوا۔ استعمال کرنی چاہیئے۔ پلانٹیگو میجر کی Q مدر ٹنکچر ماؤف مسوڑھوں پر یا درد والے مقام میں رخساروں پر ملنے سے درد کا آرام آجایا کرتا ہے۔ جس طرف کا دانت درد ہو اس طرف کے کان میں اس دوائی کی مدر ٹنکچر کے چند قطرے ٹپکانے سے دانت درد کا آرام آجایا کرتا ہے۔ دانت درد اور کان درد ایک ساتھ ہوں۔

سٹافی سیگریا : حاملہ عورت کے دانت درد کے لیے یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے نیز جب دانت سیاہ ہو گئے ہوں، کھائے جا رہے ہوں۔ چھونے سے بڑا درد ہوتا ہو یا ٹھنڈی اشیاء کے پینے سے درد میں زیادتی ہوتی ہو۔

خوراک : Q یا ×۲ بطرز مذکورہ بالا جیسا کہ ایکونائیٹ میں مذکور ہوا۔ ہر ایک

گھنٹہ کے بعد۔

کیموملا: جب دانت میں درد کی زیادتی گرم اشیا کے کھانے یا پینے سے ہوتی ہو۔ جب مریض رات کو بستر میں گرم ہو تو درد ناقابلِ برداشت ہو۔

خوراک: ۱× یا ۳× بطرز مذکورہ بالا۔

سلیشیا: جب دانتوں کی جڑوں میں پھوڑے ہو گئے ہوں اور ناسور ہو گئے ہوں۔ گرم غذا کھانے سے درد بہت ہو، یا ٹھنڈی ہوا منہ میں لینے سے درد میں زیادتی ہو۔ رات کے وقت درد زیادہ ہو اور دانت ہلتے ہوئے معلوم ہوں۔

خوراک: ۳× یا ۶× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

میگنیشیا کارب: حاملہ کے دانت درد کے لیے یہ ایک خاص دوائی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۶× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سی پیا: بقول ڈاکٹر لی ورٹ حاملہ عورت کے دانت درد کے لیے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۶× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سپائی جیلیا: بوسیدہ دانتوں میں جب دردیں پھاڑنے والی ہوتی ہوں اور جبڑے کی ہڈی تک دردیں جاتی ہوں۔ ٹھنڈے پانی سے بوسیدہ دانتوں میں جھٹکے کی دردیں ہوتی ہوں۔ کھانے یا تمباکو نوشی یا لیٹنے سے درد شروع ہو جاتا ہو۔ اور مارے شدتِ درد کے مریض کو بستر پر سے اٹھنا پڑتا ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرنیکا: دانت نکلوانے کے بعد جب خون جاری رہے اور درد ہوتی ہو یا مصنوعی دانت لگوانے سے ورم ہو گئی ہو یا دانت کو بھروانے سے درد پیدا ہو گئی ہو، تو ایسے حالات میں یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔ دُکھن کا احساس ہونا اس کی خاص علامت ہے۔

خوراک: ۱× یا ۳× ہر تیس منٹ یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

REPERTORY

ریپرٹری

بلحاظ وقت کے

دانت درد رُک رُک کر ہوتا ہو: بیلاڈونا۔کلکیریا۔کیمومیلا۔کافیا۔برائی اونیا۔مرکیورس۔نکس وامیکا۔پلسٹلا۔رسٹاکس۔سلیشیا۔سٹافی سیگریا۔سلفر۔

دانت درد لگاتار رات دن رہتا ہو: بیلاڈونا۔کلکیریا۔نیٹرم میور۔سلیشیا۔سلفر۔

دانت درد بستر میں زیادہ ہو: انیٹم کروڈم۔مرکیورس۔

دانت درد شام کو ہو: پلسٹلا۔

دانت درد رات کو ہو: انیٹم کروڈم۔بیلاڈونا۔برائی اونیا۔کلکیریا کاسٹیکم۔ہیپرسلف۔ہائیوسائی مس۔اگنیشیا۔مرکیورس۔نکس ماشکاٹا۔نکس وامیکا فاسفورس۔پلسٹلا۔رسٹاکس۔سٹائی سیگریا۔سلفر۔

دانت درد ہر تیسرے روز ہوتا ہو: کیمومیلا۔نیٹرم میور۔

〃 〃 ساتویں 〃 〃: آرسینکم۔فاسفورس۔سلفر

〃 ہر موسم بہار میں ہوتا ہو: ایکونائیٹ۔بیلاڈونا۔برائی اونیا کلکیریا۔کاربوویجی۔ڈلکامارا۔لاکسس۔نیٹرم میور۔نکس وامیکا۔پلسٹلا۔رسٹاکس سلیشیا۔سلفر۔

دانت درد میں زیادتی ہوتی ہو

بوقتِ شب: کلکیریا کارب۔گریفائٹیس۔مرکیورس۔

قبل ازطوفان: روڈوڈنڈرن۔

ٹھنڈی ہوا میں: کلکیریا کارب۔ہائیوسائی مس۔نکس وامیکا۔

کھلی ہوا میں: کونیم۔نکس وامیکا۔

کھاتے وقت : کالی کارب ۔ نیٹرم کارب ۔ زنکم ۔
کھا چکنے کے بعد : کیمو میلا ۔ کالی کارب

دانت درد میں کمی واقع ہوتی ہو

ٹھنڈا پانی پینے سے : برائی اونیا ۔
گرم " : لائیکو پوڈیم ۔ نکس وامیکا ۔ سلفر
دانتوں کو ایک دوسرے کے اوپر دبانے سے : آرسینکم ۔ چائنا ۔ کافیا ۔

دانت درد شروع ہو جایا کرتا ہو

ٹھنڈی خوراک کھانے یا ٹھنڈا پانی پینے سے : کلکیریا کارب ۔ کاربو ویجی کیمو میلا ۔
گرم غذا کھانے سے : کیمو میلا ۔ کافیا ۔ نکس وامیکا ۔ پلسٹلا ۔

ضروری ہدایات

دانتوں کی حفاظت : دانتوں کا فعل جسم میں ایک نہایت ضروری فعل ہے ۔ اس لیے اس کو درست حالت میں رکھنا بڑا ضروری ہے ۔ روزانہ دانتوں کو داتن یا برش سے صاف کرنا چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد کلی کر کے دانتوں کو صاف کر دینا چاہیے اور رات کو سوتے وقت بھی اچھی طرح سے کلی کر کے سونا چاہیے ۔ بہت گرم کھانا اور پینا درست نہیں ہے ۔ کیونکہ اس عادت سے دانت جلدی خراب ہو جاتے ہیں ۔ نیز دانتوں کو بہت زیادہ سردی پہنچانا بھی درست نہیں یعنی برف وغیرہ کا چبانا دانتوں کو خراب کرتا ہے ۔ پان اور تمباکو کی زیادہ عادت سے اور نیز شراب نوشی سے دانت خراب ہو جاتے ہیں ۔ اس لیے ان عادات کو ترک کر دینا چاہیے ۔ سگریٹ بھی دانتوں کے لیے مضر ہے ۔

جب بوسیدہ دانت کا سوراخ بڑا ہو تو کسی ہوشیار دندان ساز سے اس کو بھروا دینا چاہیے ۔ لیکن بھرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ سوراخ مذکورہ میں سوزش یا

پیپ نہ ہو۔ اگر سوزش یا پیپ ہوگی تو بھروانے سے اور بھی زیادہ تکلیف بڑھ جائیگی۔

دانت نکلوانا : عام مقولہ ہے کہ جب دانت درد ہو تو دانت کو نکلوا دینا چاہیئے لیکن یہ روایت درست نہیں ہے۔ بذریعہ علاج جب تک ماؤف دانت کے اچھا ہو جانے کی اُمید ہو، تب تک، اُسے ہرگز نکلوانا نہیں چاہیئے بلکہ مناسب علاج کرانا چاہیئے تاکہ درد وغیرہ موقوف ہو جائے۔

نوٹ : اب تو بڑے بڑے ایلوپیتھک ڈاکٹر بھی یہ رائے رکھتے ہیں کہ جب تک دانت علاج وغیرہ سے درست ہو سکتا ہے۔ تب تک اس کو نکلوانا نہیں چاہیئے۔ لیکن ہومیوپیتھک ڈاکٹر تو شروع سے ہی بآوازِ بلند پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جسم پر کبھی بھی چاقو نہ چلاؤ۔ یعنی آپریشن وغیرہ نہ کراؤ۔ جب تک کہ ادویات سے درست ہونے کی توقع ہو، چونکہ ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا میں ہر ایک مرض کے لیے بے شمار ادویات درج ہیں اس لیے ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو علاج میں مایوسی نہیں ہوا کرتی۔ بشرطیکہ ماؤف مقام کی قوتِ زیست (VITALITY) موجود ہو۔

بعض مریض شدتِ درد سے بیتاب ہو کر مضبوط دانت نکلوانے پر بضد ہوتے ہیں لیکن یہ اُن کی بھول ہے مضبوط دانت کو نکالتے وقت بعض اوقات وہ ٹوٹ جاتا ہے اور نہایت تکلیف کا موجب بنتا ہے منہ سوج جاتا ہے اور درد بڑھ جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مضبوط دانت کو کھینچتے وقت جبڑے کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے جو کہ نہایت ہی تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ مضبوط داڑھ نکالتے وقت آنکھ کو بھی صدمہ پہنچتا ہے۔ اس لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ تاوقتیکہ ہر قسم کا علاج بے سود ثابت نہ ہو جائے تب تک دانت کو نہ نکلوایا جائے جن اشخاص کو سکروی کی بیماری ہو انہیں حتی الوسع دانت نہیں نکلوانا چاہیئے کیونکہ ایسے اشخاص میں اور بعض اوقات دموی مزاج کے اشخاص میں دانت نکالنے کے بعد بہت زیادہ خون خارج ہوتا ہے اور بعض اوقات مریض کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں ایسے اشخاص کے دانت نکالنے کی اگر اشد ضرورت پڑ جائے تو دانت نکالنے والے کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے اگر دانت نکالنے کے بعد خون بند نہ ہوتا ہو تو تھوڑی سی صاف

روئی لے کر اور آرنیکا یا کیلنڈولا Q کے چار یا پانچ قطرے اس پر ڈال کر ماؤف مقام میں رکھیں اور آرنیکا ۱× یا ۲× کی چند خوراکیں بھی مریض کو اندر دیویں یا روئی کی بھریری پر تھوڑی سی سفوف پھٹکڑی چھڑک کر ماؤف مقام پر ٹھونس دیں۔

غذا: مریض کو ہلکی یعنی دودھ فرنی یا ساگودانہ وغیرہ دیں۔ گرم اغذیہ اور مصالحہ سے پرہیز لازم ہے۔

مسوڑھوں کا پھوڑا

(GUM BOILS)

اس مرض میں خانۂ دانت میں ایک چھوٹا سا پھوڑا ہوتا ہے جس کا منہ مسوڑا میں جا بنتا ہے اور بعض اوقات رخسار میں جا نکلتا ہے۔

علاماتِ مرض: ماؤف دانت میں درد جو کہ جبڑے تک پھیلتی ہے۔ گرمی، ورم۔ یہ اس کے علامات ہیں۔ تکلیف بعض اوقات بہت ہوا کرتی ہے۔ اور بمقابلہ دن کے رات کو زیادہ ہوتی ہے اور عموماً کم وبیش بخار بھی ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض: بوسیدہ دانت میں خراش کا ہونا، عموماً اس مرض کا سبب ہوا کرتا ہے بعض اوقات سردی لگنے سے بھی پھوڑا بن جاتا ہے۔

علاج

مرکیورس: مسوڑا متورم اور لگاتار دکھتا ہوا و لعابِ دہن بکثرت نکلتا ہو جن اشخاص کو یہ مرض بار بار ہو جاتا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ یہ دوائی بطورِ حفظ ماتقدم دن میں روزانہ دو مرتبہ ایک یا دو ہفتہ کے لیے استعمال کر چھوڑیں۔

خوراک: ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ایکونائیٹ: ابتدائے مرض میں اگر اس دوائی کا استعمال کرایا جائے تو وہ مرض کو روک دیتی ہے اور بیماری بڑھنے نہیں پاتی۔ مرکیورس اور ایکونائیٹ اس مرض میں باری باری سے دیتے ہیں جب کہ بخار بھی ساتھ ہو۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بلاڈونا: تپکن کا سر درد، چہرہ تمتایا ہوا اور شور و روشنی برداشت نہ ہو سکتے ہوں۔ اس دوائی کو اور مرکیورس کو باری باری سے بھی دیتے ہیں۔

خوراک: ۳× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: نچلے جبڑے کے دانت جب بوسیدہ ہوگئے ہوں اور اُن کے مسوڑھوں پر پھوڑے ہو گئے ہوں تو یہ ایک نہایت اعلیٰ دوائی ثابت ہوتی ہے۔

خوراک: ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ہیپر سلف: جب مسوڑے کے پھوڑے میں پیپ بھر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک: ۱× یا ۳× کی خوراکیں دینے سے پیپ جلد بھر کر پھوڑا ایک جائے گا۔ لیکن اگر یہ مطلوب ہو کہ پیپ پیدا ہی نہ ہو تو پھر اس دوائی کی اونچی طاقت کی خوراکیں ہر تین یا چار گھنٹہ کے بعد دینی چاہئیں۔ یعنی ۳۰ یا ۲۰۰ کی طاقت۔

سلیشیا: جب پھوڑا پھٹ چکا ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے، چونکہ یہ دوائی مرکیورس کے متضاد ہوتی ہے اس لیے اس دوائی کو فوراً ہی مرکیورس کے بعد نہیں دینا چاہیے۔

خوراک: ۳× ہر تین یا چار گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: جب مرض مزمن ہو چکا ہو۔ تب یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ نیز اس دوائی کی خوراکیں دیگر مناسب علاج کے دوران میں گاہے گاہے دی جاتی ہیں۔ تاکہ منظہرہ دوائی اپنا پورا اثر کر سکے۔

خوراک: ۶× یا ۳۰ ہر تین یا چار گھنٹہ کے بعد۔

علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے کلکیریا فلوریکا ۲× یا ۳× بھی مفید دوائی ہے جب کہ پھوڑا سخت ہو۔

ضروری ہدایات

گرم گرم ٹکور کرنا اور پلٹس باندھنا مفید ہوتا ہے بعض اوقات دانت نکلوانا

اور پھوڑے پر نشتر لگوانا بھی، درد سے فوراً نجات دیتا ہے۔

زبان کی سوجن، ورم اللسان

(GLOSSITIS)

شروع مرض میں زبان میں درد ہوتا ہے اور گرم ہوتی ہے پھر یکایک متورم ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ اتنی سوج جاتی ہے کہ منہ سے باہر نکلنے لگتی ہے۔ منہ سے پانی بہت جاتا ہے اور مریض کے لیے کھانا، نگلنا یا بولنا دشوار ہوتا ہے اور سانس رک جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کبھی گردن کی رگیں بھی پھول جاتی ہیں۔ بے چینی اور بخار ہوتا ہے اور کبھی بسبب سوزش زبان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

اسبابِ مرض: زبان پر زخم آنا۔ معدے یا آنتوں کی خرابی دانتوں کی خرابی، بعض شدید امراض مثلاً شدید بخار۔ چیچک، خنازیر وغیرہ فساد آتشک مرکباتِ پارہ کا استعمال گرم گرم کھانا کھانا یا تیز مصالحہ دار چیزیں کھانا۔ زیادہ کڑوا تمباکو پینا۔ یہ سب اس کے اسباب ہیں۔

علاج

اکونائیٹ اور مرکیورس: یہ دونوں ادویات اس مرض میں شافی ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ اس مرض کا باعث مرکبات سیماب (پارہ) کا استعمال نہ ہو۔ یہ دونوں ادویات ایک دوسرے کے بعد باری باری سے دی جاتی ہیں۔

خوراک: اکونائیٹ ۳×، مرکیورس ۶× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا اور ہیپر سلف: جب یہ مرض پارہ کے بکثرت استعمال کی وجہ سے ہو تو یہ دونوں ادویات یکے بعد دیگر باری باری سے دینی جائیں

خوراک: ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

ایسڈ نائٹرک اور کاربو ویجی بھی مفید ادویات ہیں، جب کہ مرض کا باعث مرکبات سیماب کا استعمال ہو۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

ایپس : اگر سوجن بہت زیادہ ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

کینتھرس : اگر زبان جھلس گئی ہو یا جل جانے کی وجہ سے سوج گئی ہو، تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد

اکسالک ایسڈ : جب زبان سوج گئی ہو۔ چھل گئی ہو یا اوپر کی جھلی اتر گئی ہو تو یہ دوائی دینی چاہیے۔

خوراک : ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ : جوں جوں مرض میں افاقہ نظر آئے توں توں دوائی دینے کے وقفہ کو لمبا کرتے جانا چاہیے۔ یعنی دوائی کی خوراک نسبتاً دیر دیر سے دینی چاہیے۔

ضروری ہدایات : ہر قسم کی خراش کو رفع کریں اور قبض کو دور کرنے کے لیے اینما کریں۔ نیز مرض کے اصل سبب کو دریافت کر کے مناسب علاج کریں۔

غذا : مریض کو سرد اور پتلی دینی چاہیے۔ مثلاً دودھ، آش جو وغیرہ، گرم اور مصالحہ دار اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

زبان کا پھٹنا۔ شقاق اللسان
(CRACK FISSURE OF THE TONGUE)

اس مرض میں زبان کئی جگہوں پر پھٹ جاتی ہے۔ کھانے اور بولنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

اسباب مرض : معدہ کی خرابی۔ پان میں زیادہ چونا کھانا، تیز مصالحہ دار غذائیں کھانا۔ ترش اشیاء۔ مثلاً چٹنی، اچار وغیرہ کا بکثرت استعمال کرنا اور بدہضمی وغیرہ

علاج

بیلاڈونا : زبان پھٹی ہوئی خشک اور سرخ ہو۔
خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
آرم ٹری فائیلم : زبان پھٹی ہوئی اور درد کرتی ہو اور اس میں سے خون نکلتا ہو۔
خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
رس وی نی ناٹا : زبان میانہ میں پھٹی ہوئی ہو۔
خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ اسے لینتھس، ایپس، آرسینکم۔کن ڈیورانگو فلورک ایسڈ۔لائیکو پوڈیم۔رسٹاکس۔سپائی جیلیا۔مرکیورس۔سلفر، وراٹرم۔ نائیٹرک ایسڈ بھی اپنی اپنی علاماتِ مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔
ضروری ہدایات : زیادہ مصالحہ دار ترش اور نمکین چیزوں سے نیز چونا کھانے سے پرہیز کریں۔ زبان پر بورو گلیسرین لگاویں (بورک ایسڈ ۴ رتی اور گلیسرین ایک اونس یعنی آدھی چھٹانک ملا کر)
غذا : سردیں۔ دودھ۔ساگودانہ۔فرنی وغیرہ۔

زبان کا فالج
(PARALYSIS OF THE TONGUE)

کاسٹیکم : اس مرض کی خاص دوا ہے۔
خوراک : ۶x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
ڈلکا مارا : زبان مفلوج ہو۔سوجی ہوئی اور سخت ہو۔مریض زبان باہر نہ نکال سکتا ہو۔
خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

جلسی میم : زبان بہت موٹی محسوس ہو اور مریض بمشکل بول سکتا ہو۔
خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

زبان کے دیگر امراض و علامات

چباتے وقت یا بولتے وقت زبان دانتوں کے نیچے آکر کٹ جاتی ہو
کاسٹیکم ۔ اگنیشیا ۔ پٹرولیم ۔ فاسفورک ایسڈ ۔ لاکسس

زبان پر چھالے ہوں : امونیم میور ۔ ایپس ۔ آرسینکم ۔ گریفائیٹس ۔ نیٹرم میور ۔ نائیٹرک ایسڈ ۔ تھوجا ۔ زنکم ۔ لاکسس۔

زبان جلتی ہو : آرسینکم ۔ کاسٹی کم ۔ لاکسس ۔ مرکیورس کار ۔ فاسفورک ایسڈ ۔ سلفر۔

زبان ٹھنڈی ہو ۔ بیلاڈونا ۔ کاربو ویجی ۔ کیمفر ۔ ویراٹرم ایلبم

زبان کی نوک ٹھنڈی ہو : کالچی کم ۔ کوپرم میٹیلیکم ۔

زبان خشک ہو : اکونائیٹ ۔ آرسینکم ۔ آرجنٹم نائٹریکم ۔ اے لینتھس ڈلکامارا ۔ لائیکوپوڈیم ۔ میوراٹک ایسڈ ۔ نکس ماسکاٹا ۔ پائی لوکارپس، رسٹاکس ۔ سلفر ۔ ویراٹرم ایلبم وغیرہ۔

زبان خشک ہو بوقتِ صبح : نکس ماسکاٹا ۔ پلسٹلا ۔ رسٹاکس ۔ سلفر ۔
معلوم ہو لیکن حقیقتاً خشک نہ ہو : نیٹرم میور ۔

زبان وزنی ہو : بیلاڈونا ۔ لاکسس ۔ میوراٹک ایسڈ ۔ کاربو ویجی ۔

زبان پر دانتوں کے نشانات ہوں ، آرسینکم ۔ مرکیورس ۔ پوڈوفائیلم

زبان خارش کرتی ہو : ایلومنا ۔ سلفر۔

زبان پلپلی ۔ لمبی اور چوڑی ہو : ہائیڈراسٹس ۔ کریوزوٹ ۔ مرکیورس پوڈوفائیلم

زبان حرکت کرتی رہتی ہو، اندر اور باہر ہو ؛ کوپرم ایسی ٹیٹ ۔ لائیکو پوڈیم ۔ سلفر

زبان باہر نکالنے پر اندر باہر حرکت کرتی ہو : لاکسس

زبان نیچے لٹکی ہوئی ہوئی ہو: لائیکو پوڈیم ۔ سٹرامونیم ۔
زبان سن ہو: ایکونائیٹ ۔ اگاری کس ۔ امبرا گریشیا ۔ کالچی کم ۔ جلسی میم ۔ نیٹرم میور ۔ نکس ماشکاٹا ۔
نگلتے وقت زبان کی جڑ میں درد ہوتا ہو: فائی ٹولاکا ۔
زبان کے نیچے گلٹی ہو جس کو انگریزی میں رے نولا کہتے ہیں: امبرا گریشیا ککیریا کارب ۔ مرکیورس ۔ میزیریم ۔ نائیٹرک ایسڈ
گلٹی نیلگوں ہو: تھوجا
زبان لرزتی ہو: اگاری کس، ایپس، بیلاڈونا ۔ جلسی میم ۔ ہیلی بورس لاکسس ۔ لائیکوپوڈیم ۔ مرکیورس ۔
زبان لرزتی ہو اور نوکیلی ہو: میمی سی فیوگا ۔

زبان کی رنگت

سیاہ: آرسینکم ۔ کاربو ویجی ۔ چائنا ۔ کینتھرس ۔ لاکسس ۔ مرکیورس ۔ فاسفورس ۔ وراٹرم ورائیڈ
نیلگوں: آرسینکم ۔ ڈیجی ٹیلس ۔
بھوسلی: آرسینکم ۔ بیپ ٹیشیا ۔ بیلاڈونا ۔ برائی اونیا ۔ کرو ٹیلس ۔ کالی فاس ۔ لاکسس ۔ رسٹاکس ۔ سلیشیا ۔
بھوسلی میانہ میں: بیپ ٹیشیا ۔ کالی بائی کرومیکم، پائی روجی نیم ۔
سبز: میگنیشیا کارب ۔ نیٹرم سلف ۔ نائیٹرک ایسڈ ۔ رسٹاکس ۔
سرخ: ایپس ۔ آرسینکم ۔ بیلاڈونا ۔ ہائیوسائی مس ۔ کالی بائی کرومیکم لاکسس مرکیورس ۔ پوڈو فائیلم ۔ رسٹاکس ۔ انٹم ٹارٹ ٹارم ٹری فائیلم ۔
ارغوانی سرخ ہو: کروٹیلس
چمکیلی سرخ ہو: لاکسس ۔ نکس وامیکا ۔ ٹیری بن تھینا ۔
سرخ لکیریں ہوں: انٹم ٹارٹ
میانہ سرخ ہو: آرجنٹم نائٹریکم ۔ آرسینکم ۔ انٹم ٹارٹ، وراٹرم وردائیڈ ۔

کنارے سُرخ ہوں : آرسینکم ۔ بیلاڈونا ۔ سانُنا ۔ رسٹاکس ۔ وراٹرم ایلبم ۔
نوک سُرخ ہو : آرجنٹم نائٹریکم ۔ ایپس ۔ آرسینکم ۔ فانی ٹولاکا ۔ وراٹرم ایلبم ۔
نوک پر تکونی شکل کی سُرخی ہو : رسٹاکس
سُرخ دھبے ہوں : مرکیورس
سفید ہو : ایتھم کروڈم ۔ برائی اونیا ۔ بسمتھ ، کاربالک ایسڈ ۔ چائنا ۔ ڈیجی ٹیلس ۔ کالی میور ۔ مرکیورس ۔ نکس وامیکا ۔ پٹرولیم ۔ پلسٹلا ۔
زبان سفید ہو اور نقشہ کی مانند اُس پر لکیریں ہوں : نیٹرم میور ۔
زرد ہو : چائنا ۔ جیلی ڈونیم ۔ کالونسنتھ ، برائی اونیا ، کالی بائی کرومیکم پینڈرا ۔ مرکیورس ۔ نکس وامیکا ، وراٹرم ایلبم ۔
ہلکی زرد ہو : ہائی ڈراسٹس ۔ کالی سلف ۔ پلسٹلا ۔
جڑ میں زرد ہو : کالی بائی کرومیکم ۔ مرکیورس ۔ نکس وامیکا ۔
میانہ میں زرد ہو : بیپ ٹیشیا ۔ وراٹرم وراُیڈ

زبان کا ذائقہ

ذائقہ ندارد ہو : ایلومینیا ۔ آئرس ورسی کولر ، لائیکوپوڈیم ، نیٹرم میور پلسٹلا ۔ سلیشیا ۔
ذائقہ کڑوا ہو : کارڈوس مریانس ، کیمومیلا ۔ جیلی ڈونیم ، نیٹرم سلف ۔ نکس وامیکا ۔ پلسٹلا ۔ سلفر ۔
ذائقہ کڑوا بوقتِ صبح : کلکیریا کارب ۔ نکس وامیکا
ہر چیز کا ذائقہ تلخ ہو : ایکونائیٹ ۔ برائی اونیا ۔ کالونتھ
تالو متواتر کڑوا ہو : پلسٹلا ۔ برائی اونیا ۔ کالی سلف ۔ سلفر
خونی ہو : اپی کاک ۔ نکس وامیکا ۔ للیم ٹگری نم ۔
خونی بوقتِ صبح ہو : سلیشیا ۔
چاک نما ہو : نکس ماسکاٹا ۔

تانبا نما ہو: بسمتھ۔ کوپرم میٹلیکم۔ کالی بائی کرومیکم، نیٹرم میورئیکس وائیکا۔ فائی ٹولاکا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ زنکم۔

ذائقہ گندہ ہو: فلورک ایسڈ۔ کالی فاس۔

چکنا ہو: ایسا فوٹیڈا۔ کاسٹیکم۔ پلسٹلا۔ ویلریانا۔ ایسی کیولس۔ کیوپے با

پیاز نما ہو: ایتھوزا

نمکین ہو: کاربوویجی۔ چائنا۔ سائی کلیمن۔ آیوڈیم۔ مرکیوریس۔ فاسفورس۔ پلسٹلا۔ سی پیا۔ زنکم۔

صابون نما ہو۔ آیوڈیم۔

میٹھا ہو: ایلیومینیا۔ ڈیجی ٹیلس۔ مرکیورس۔ ایسڈ نائیٹرک، فاسفورس۔ پلسٹلا۔ سلفر۔ سٹینم۔

کوّا گرنا۔ کوّا پھولنا

ELONGATION OF THE UVULA-UVULA SWOLLEN

اس مرض میں کوّا ڈھیلا اور لمبا ہو کر نیچے کو لٹک جاتا ہے۔ جس کے باعث گلے میں خراش پیدا ہوتی ہے۔ اور بار بار خشک کھانسی ہوتی ہے۔ یہ کھانسی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب کہ مریض کمر کے بل لیٹتا ہے۔

اسبابِ مرض: حلق کی سوزش یا حلق کی خراش اس کا سبب ہے نیز گاؤٹ (نقرس) یا وجع المفاصل (جوڑوں کا درد) کی وجہ سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

علاج

مرکیورس کار: جب کوّا سوجا ہوا ہو۔ متورم یا پھولا ہوا ہو۔

خوراک: ۶x ہر ۲ گھنٹہ کے بعد نیز مرکیورس کار ۳x ٹری ٹیوریشن (سفوف) کو برش پر لگا کر کوّے پر لگاتے ہیں۔

ہائیوسائی مس: کوّا پھولا ہوا ہو۔ جس سے خراش دار کھانسی آتی ہو۔ لیٹنے پر

زیادہ تکلیف ہوتی ہو۔

خوراک : ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

البیومن : کوا گر گیا ہو۔ ڈھیلا ہو اور حلق میں خراش ہوتی ہو۔

خوراک : ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کوے کے گرنے میں برومیم ۔ کلکیریا کارب ۔ آیوڈیم ۔ لاکسس ۔ لائیکو پوڈیم، سلیشیا اور سلفرا دویات بھی کام آتی ہیں۔

کوے کے پھولنے (مانند تھیلی) میں بیپ ٹیشیا ، کالی بائی کرومیکم اور رسٹاکس ادویات کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

پانی میں دس گرین پھٹکری فی اونس کے حساب سے ڈال کر اس سے غرارے کرتے ہیں، نیز کوے پر ٹنکچر آیوڈین لگانا بھی مفید ہوتا ہے۔ جب کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ تو کوے کو تھوڑا سا کٹوا دیتے ہیں۔ اگر مریض کمزور ہو۔ تو اس کو غذا مقوی دینی چاہیے۔

حلق کی سوجن ۔ درد گلو ۔ لیکچراروں کا درد گلو

(PHARYNGITIS SORE THROAT)

شدید سوجن میں خفیف لرزہ لگ کر بخار ہو جاتا ہے اور گلو درد کرتا ہے پیاس لگتی ہے ۔ اگر کوا بھی مبتلائے مرض ہو، تو بار بار حلق میں خراش ہو کر کھانسی اٹھتی ہے ۔ مریض بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہے ۔ کیونکہ اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس کے گلے میں اٹکی ہوئی ہے ۔ آواز بیٹھ جاتی ہے ۔ حلق کے اندر دیکھنے پر جھلی متورم اور سرخ پائی جاتی ہے ۔ بلغم بکثرت خارج ہوتی ہے ۔ منہ کا ذائقہ خراب اور سانس سے بدبو آتی ہے ۔ اگر ورم کان کی اندرونی نالی کی طرف بڑھ جائے ۔ تو مریض بہرا ہو جاتا ہے ۔

اسباب مرض ۔ سوزش حلق، خناق، کسی خراشدار شے سے یا گرد و غبار کا گلے میں چلا جانا ۔ بہ آواز بلند چلا چلا کر بولتے رہنا ۔ سردی کا لگ جانا ۔ بعض اوقات بکثرت شراب نوشی یا سگریٹ نوشی سے یہ مرض ہو جاتا ہے ۔ نیز بدہضمی آتشک، نقرس اور سل کی وجہ سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے ۔

علاج

مرض کے ابتدا میں یا شدید مرض میں ایکونائیٹ ۔ بیلاڈونا ۔ مرکیورس ناجا، ایپس، آیوڈیم، کالی بائی کرومیکم، فائی ٹولاکا اور مرکیورس سیانیٹس کام آتی ہیں ۔

مزمن سوزش گلو میں ۔ ہائیڈراسٹس ۔ کلکیریا فاس ۔ مرکیورس ۔ الیومینا کالی بائی کرومیکم ۔ آرسینکم ۔ برومیم ۔ براٹیا کارب ۔ کیپ سی کم ۔ اگنیشیا ۔ لاکسس ۔ آرنیکا ۔ ایسی کیولس ۔ فائی ٹولاکا ۔ ارجنٹم نائٹریکم کاربو ویج کام آتی ہیں ۔

لیکچراروں کے دردِ گلو میں ۔ فائی ٹولاکا ۔ مرکیورس ۔ آیوڈائیڈ آرم ۔ آرنیکا اور بیلاڈونا وغیرہ ادویات کام آتی ہیں ۔

ایکونائیٹ ۔ جب کہ ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے یہ مرض ہو گیا ہو اور بخار بھی ساتھ ہو ۔ بے چینی اور گھبراہٹ بہت ہو ۔

خوراک ۔ ۳x ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد ۔

بیلاڈونا ۔ حلق خشک اور جلتا ہو ۔ چمکیلا و سرخ ہو حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہو ۔ نگلنا دشوار ہو، چہرہ تمتماتا ہوا اور گرم ہو ۔ بیلاڈونا کی یہ بھی مخصوص علامت ہے کہ مریض کو پانی پینے سے نفرت ہوتی ہے ۔

خوراک ۔ ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

نوٹ : ڈاکٹر جوسٹھ ایم ڈی لکھتے ہیں کہ مزمن مرض میں اگر بیلاڈونا اور سلفر باری باری سے چار یوم تک استعمال کرائے جائیں اور پھر چار دن تک کوئی دوائی نہ دی جائے ۔ بعدہٗ چار یوم کے لیے پھر دونوں ادویات

مذکورہ بالا استعمال کرائی جائیں اور اسی طرح سے یہ علاج کچھ عرصہ تک جاری رکھا جائے تو بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور بیلا ڈونا ۱۲× اور سلفر ۳۰۔ استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

مرکیورس ۔ یہ بھی ایک بڑی اعلیٰ دوائی ہے ۔ حلق خشک اور بہت دُکھتا ہو۔ مریض بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہو ۔ غدود گلو متورم ہوں اور درد کرتے ہوں۔ حلق دُکھتا ہو۔ جلتا ہو سُرخ اور متورم ہو۔ یہ دوائی مرض کی شدید اور مزمن ہر دو حالتوں میں کام آتی ہے ۔ بدبو دار تنفس اس کی خاص علامت ہے۔

مرکیورس کار ۔ کوّا سوجا ہُوا ہو ۔ جلن بہت ہوتی ہو ۔ گلا گھٹا جاتا ہو۔ خشک اور سخت ہو ۔ بیرونی گلا اور غدود بہت متورم ہو۔

مرکیورس پراٹو آیوڈائیڈ ۔ غدود بہت سُوجے ہوئے ہوں اور حلق میں موٹا گاڑھا بلغم بہت جمع رہتا ہو۔ زبان کی جڑ پر زرد فرجی ہو اور سرا اور کنارے زبان کے سُرخ ہوں ، مزمن مرض میں یہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے ۔ جب کہ ورم تو کم ہو لیکن بلغم بہت کم نکلتا ہے ۔

مرکیورس بن آیوڈائیڈ ۔ اس مرض میں یہ دوائی بھی پراٹو آیوڈائیڈ کے مشابہ ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ دوائی شدید کیسوں میں اور مرکیورس پراٹو آیوڈائیڈ مزمن کیسوں میں کام آتی ہے ۔ مزمن ورم غدود میں بھی یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے ۔

خوراک : مذکورہ بالا ادویات ۳× یا ۶× میں عموماً استعمال کی جاتی ہیں شدید حالتوں میں ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد خوراک دہرائی جاتی ہے اور مزمن حالتوں میں ہر چار گھنٹہ کے بعد خوراک دی جاتی ہے ۔

فائی ٹو لاکا ۔ حلق کا رنگ سیاہ ہو اور غدود سیاہی مائل سُرخ ہوں دُکھتے ہوں اور نگلنے پر زبان کی جڑ میں درد ہوتا ہو اور ساتھ ہی کمر اور اعضاء بھی دُکھتے ہوں ۔ مزمن کیسوں میں یہ دوائی موزوں تر ہوتی ہے ۔ جب کہ حلق کو بلغم سے صاف کرنے کی خواہش لگاتار موجود ہو ۔ یا ایسا محسوس ہو کہ حلق میں ایک گرم گولا پڑا ہے ۔ گرم اشیاء پینے سے تکلیف زیادہ ہو جاتی ہو ، اکثر حلق کی

دائیں جانب مبتلائے مرض ہوتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

گریفائیٹس ۔مزمن دردِ گلو میں جب کہ حلق میں ڈھیلے کا احساس ہو۔ یہ دوائی دی جاتی ہے۔

خوراک ۔ ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

بیپ ٹیشیا ۔ یہ دوائی دردِ گلو میں مفید ہوتی ہے۔ جب کہ حلق میں زخم ہوں اور بڑی سخت بدبو آتی ہو۔ تعفن کی موجودگی اس دوائی کی خاص علامت ہے۔

خوراک : ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی میور ۔ حلق کی سوجن میں یہ دوائی اعلیٰ ادویات میں سے ایک ہے غدود سوجے ہوئے اور متورم اور ان پر پھونسلے یا سفید رنگ کے دھبے موجود ہوں۔ نقص ہاضمہ کی وجہ سے جب حلق دکھتا ہو اور اس میں زخم ہو گئے ہوں تو یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

خوراک ۔ ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی بائی کرومیکم ۔ دردِ گلو۔ غدود متورم اور حلق میں زخم ہوں جن سے پیپ نما مواد خارج ہوتا ہو۔ زبان کی جڑ کی رنگت زرد ہو اور حلق میں لیسدار تھوک جمی رہتی ہو اور نیز کان کی اندرونی نالی میں درد ہوتا ہو۔ خشکی، جلن اور دکھن اور کھرچنے کا احساس گویا کہ حلق میں کوئی چیز چپٹی ہوئی ہے۔ یہ بھی کالی بائی کرومیکم کی علامات ہیں۔

خوراک ۔ ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا فاس ۔ بقول ڈاکٹر کوپر حلق کی چھوٹی چھوٹی رسولیوں کے لیے جن کو انگریزی میں TONSUS کہتے ہیں۔ یہ ایک اکسیر دوائی ہے۔

خوراک ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

گوائیکم ۔ حلق کی سادہ سوجن میں جب کہ دائیں جانب تکلیف زیادہ ہو غدود سوجے ہوئے اور حلق اتنا خشک ہو کہ مریض کو نگلنے کے لیے منہ کو تر کرنا

چڑھتا ہو۔ یہ دوائی قریباً اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ بیلاڈونا میں حلق زیادہ خشک اور سُرخ ہوتا ہے۔ ڈنگ مارنے کی سی دردیں حلق میں ہوتی ہوں۔ حلق اور گردن دُکھتے ہوں اور بولتے وقت مریض اپنی گردن کو سہارا دیتا ہو۔

خوراک: ۱x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اس دوائی کے غرارے بھی کرلتے ہیں۔ یعنی چند قطرے مدر ٹنکچر کے پانی میں ملا کر اس سے غرارے کرتے ہیں۔

لاکسس - حلق میں ڈھیلے کا احساس ہو۔ جو کہ نگلتے وقت نیچے جاتا ہوا محسوس ہو۔ لیکن پھر اُوپر آجاتا ہو۔ حلق میں کھچاوٹ ہو اور سانس لینا مشکل ہو۔ سو کر اُٹھنے پر تکلیف زیادہ ہوجایا کرتی ہو۔ خالی نگلتے وقت درد ہوتا ہو اور سیال اشیاء نگلتے وقت ناک کے راستہ نکل جاتی ہوں اور باہر کی جانب سے حلق کا چھونا ناقابلِ برداشت ہو۔

خوراک: ۶x ہر د[illegible]ٹہ کے بعد۔

کینتھرس - حلق [illegible] تورم ہو اور اس میں شدید کھچاوٹ محسوس ہوتی ہو اور ایسا محسوس ہوتا ہو کہ حلق میں آگ رکھی ہوئی ہے۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ایپس - حلق میں ڈنگ مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں۔ پھولا ہوا ہو۔ اور رنگت اُس کی چمکیلی ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کیپ سی کم - مے خواری اور بکثرت تمباکو نوشی کی وجہ سے جب گلا دکھتا ہو۔ جلن ہوتی ہو اور کوا بھی گر گیا ہو اور رنگت سیاہی مائل سُرخ ہو اور سردی تکلیف میں زیادتی پیدا کر دیتی ہو۔ تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔

خوراک: ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ہیپر سلف - جب حلق میں ایسی دردیں ہوں، گویا کہ کوئی لکڑی کا ٹکڑا یا مچھلی کا کانٹا چبھو رہا ہے۔ یا ایسا محسوس ہوتا ہو۔ گویا کہ حلق میں ڈھیلا پڑا ہے۔ متورم غدودوں اور حلق کے پھوڑے میں جب پیپ پڑنے کا اندیشہ ہو تو یہ

دوائی کارآمد ہوتی ہے۔
خوراک ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
نیٹرم میور - حلق میں بال کا احساس ہو۔ کوّا ڈھیلا ہو گیا ہو اور ایسا محسوس ہو کہ حلق میں کچھ ٹھونسا گیا ہے۔ تمباکو پینے والوں کے دردِ گلو میں یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔
خوراک ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
نکس وامیکا - تمباکو پینے والوں، شراب پینے والوں، واعظوں اور لیکچراروں کے دردِ گلو میں یہ دوائی بھی اکثر مظہر ہوتی ہے۔ چھوٹی خشک کھانسی ہوتی ہو۔ آواز بھرا گئی ہو اور گلا بالکل بیٹھ گیا ہو۔
خوراک ۶x یا ۱۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
فیرم فاس - گلا خشک، سرخ متورم اور درد کرتا ہو۔ گویوں اور لیکچراروں کے دردِ گلو کی یہ بھی ایک اعلیٰ دوائی ہے۔
خوراک ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
آیوڈیم - دردِ گلو کی جب کہ گلا متورم ہو۔ یہ بھی ایک اعلیٰ دوائی ہے۔
خوراک ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ جلسی میم - سینیگا - سینگونیریا - الیومینا - نائٹرک ایسڈ - ارجنٹم نائٹریکم - اگنیشیا - ولیریانہ - کالی کارب - پلسٹلا - امونیم میور - نیٹرم آرس - آرسینکم - آرم - اینٹم ٹارٹ - سی پیا وغیرہ ادویات بھی اپنی علامات مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

اگر سردی لگنے سے یہ شکایت پیدا ہو گئی ہو تو گرم پانی یا جوشاندہ پوست میں فلالین کا ٹکڑا بھگو کر اس کے ساتھ گلے پر سینک کریں اور اگر کسی اور مرض کے دوران میں یہ بیماری ہو گئی ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ سیگار نوشی یا حقہ یا مے خواری کی عادت کو ترک کر دیں۔ ترش ثقیل - قابض - نفاخ اور گرم مصالحہ دار اشیاء

سے پرہیز لازم ہے -

غذا - مریض کو دودھ، ساگودانہ، ارارروٹ، مونگ کی دال کا پانی، پتلی کھچڑی - آش جَو اور یخنی وغیرہ دینی چاہئیں -

گویوں، اور لیکچراروں کو جب درد گلو کا عارضہ ہو جائے اور حلق میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو کر تکلیف کا موجب ہوں تو اُن کو اپنا کام کاج چھوڑ کر آرام کی زندگی بسر کرنی چاہیئے اور حقہ نوشی کی عادت کو ترک کر دینا چاہیئے -

ہر روز غسل اور تازہ ہوا میں ہواخوری کرنی چاہیئے اور مذکورہ بالا ادویات میں سے مناسب حال دوائی استعمال کرنی چاہیئے اور غذا زود ہضم اور مقوی کھانی چاہیئے -

گلے پڑنے ۔ حلق کی گلٹیوں کا متورم ہو جانا

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے :-

۱- شدید ۲- مزمن

۱- شدید مرض کی علامات حسب ذیل ہیں، جاڑا لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے اور ٹمپریچر ۱۰۳ - ۱۰۴ بلکہ ۱۰۵ تک پہنچ جاتا ہے - حلق متورم ہو کر درد کرتا ہے اور درد کی ٹیسیں کانوں تک جاتی ہیں - غدود گلو سرخ، متورم اور بڑھ جاتے ہیں باہر کی جانب نچلے جبڑے کے زیرین - ہاتھ لگانے سے غدود بڑھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، سر درد کرتا ہے - کمر اور اعضا دکھتے ہیں - زبان گندی اور سانس بدبودار آتا ہے - بعض اوقات کوا بھی ساتھ ہی متورم ہو جاتا ہے اور بڑھ کر زبان کی جڑ میں خراش پیدا کرتا ہے - نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے - چار پانچ یوم تک شدید علامات بنی رہتی ہیں - بعدہٗ ورم تحلیل ہونے لگتا ہے اور ہفتہ عشرہ میں آرام ہو جاتا ہے - یا برعکس اس کے پیپ پڑ کر پھوڑا بن جاتا ہے، جو بہت تکلیف کا سبب ہوتا ہے -

۲- مزمن مرض - شدید مرض کا حملہ بار بار ہونے کے بعد اکثر یہ مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے - غدود بڑھے رہتے ہیں - آواز بھدی، سانس بدقت اور باآواز بلند خصوصاً سوتے وقت نکلتا ہے - تھوڑی سی بدپرہیزی یا موسم کی یکایک تبدیلی سے مزمن مرض شدید صورت اختیار کر لیتا ہے -

اسباب مرض - بارش میں بھیگنا، سردی لگنا اور متعفن و بدبودار جگہوں میں رہنے اور سانس لینے سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ سلی مزاج پارہ کا زیادہ استعمال بھی اس کے اسباب ہیں۔ یہ مرض بچپن اور جوانی میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔

بعض اوقات بعض متعدی امراض کے جراثیم ان غدودوں کے ذریعہ جسم میں داخل ہوتے ہیں جس کے باعث یہ غدود متورم اور ماؤف ہو جاتے ہیں وجع المفاصل اور نقرس کے سبب سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

برائٹا کارب - بقول ڈاکٹر ہوگس - یہ دوائی اس مرض میں نہایت ہی مجرب ہے۔ خواہ مرض نرم ہو۔ خواہ سخت، یہ ہر حالت میں مفید پڑتی ہے۔

خوراک : ۶× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا فاس - مزمن حالت میں یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ خاص کر خنازیری مزاج والے بچوں کے لیے۔ کلکیریا آیوڈاٹا بھی ایسی حالت میں مفید ہوتا ہے۔

خوراک : ۲× یا ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ایکونائیٹ و فیرم فاس - یہ دونوں ادویات ابتدائی حالت میں مفید ہوا کرتی ہیں۔ ایکونائیٹ جبکہ تیز بخار ہو۔ بے چینی اور گھبراہٹ ہو اور پیاس کی زیادتی ہو اور فیرم فاس جبکہ گھبراہٹ خوف اور بے چینی زیادہ نہ ہوں اور نزلہ کی شکایت بھی ہو۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا - جب ایکونائیٹ یا فیرم فاس کا وقت گزر چکا ہو تو بیلاڈونا دوائی نہایت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ سُرخی اور سُوج اس کی علامات ہیں، نگلنے میں سخت دقت ہوتی ہے۔

خوراک : ۲× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فائٹولاکا - جب حلق سیاہی مائل نیلگوں ہو۔ غدود گلو بڑھے ہوئے اور نیلگوں ہوں۔ حلق میں غضب کی خشکی اور جلن ہوتی ہو۔ زبان کی جڑ میں درد ہوتا ہو اور نگلتے وقت درد کانوں تک پھیلتا ہو۔

خوراک : Q یا ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اس دوائی کے مدر ٹنکچر کے چند قطرے گلیسرین میں ملا کر روئی کے ساتھ حلق

من بھی نگلتے ہیں۔

گوائیکم ۔ مرض کے ابتدا میں یہ ایک خاص دوائی ہے۔خاص کر جب کہ نزلی علامات بھی ساتھ ہوں۔اس کی علامات مخصوصہ یہ ہیں۔شدید جلن، سردرد، حلق گرم کمر اور اعضا میں سردی اور دکھن۔

خوراک ×۱ بار بار اس دوائی کی خوراکیں دہرانے سے بیماری کو جلدی آرام آجاتا ہے۔

ہیپر سلف ۔ جب حلق میں تیر مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں یا کانٹا چبھنے کی سی اور تیکن بہت پڑتی ہو۔گویا کہ پھوڑا بن رہا ہے۔چھوا نہ جا سکے۔ دردیں کانوں تک گولی مارنے کی سی ہوتی ہوں۔

خوراک ×۲ یا ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلیشیا ۔ جب پھوڑا پھٹ جائے اور درست ہونے میں نہ آتا ہو خاص کر رکٹی بچوں میں تو یہ دوائی مفید پڑتی ہے۔ناسور میں یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک ×۳ یا ×۶ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس ۔ ابتدا میں یہ دوائی شاذونادر ہی کام آتی ہے لیکن جب یہ مرض بہت بڑھ گیا ہو۔پیپ پڑ گئی ہو۔سوج بہت ہو۔تمام حلق گہرا سرخ ہو۔لیکن غدود بہ نسبت حلق کے سیاہی پر ہوں، لعاب دہن لعبیدار نکلتا ہو تنفس بدبودار، درد بمقابلہ بیلاڈونا کے کم ہو لیکن صحت عامہ زیادہ خراب ہو حلق میں سے سانس بدقت نکلتا ہو اور ڈنک مارنے کی سی دردیں ہوں۔فاسد جھلی غدود اور حلق پر جم جاتی ہو۔

خوراک : ×۳ یا ×۶ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

لاکسس ۔ جب سوزش بائیں طرف سے شروع ہو اور دائیں طرف کو جائے۔ماؤف مقام سیاہ ہوں۔سوزش بہت ہو اور مریض چھونا تک گوارا نہ کر سکے، نگلتے وقت دردیں، حلق سے کانوں تک جاتی ہوں۔گرم اشیاء کے استعمال سے تکالیف بڑھتی ہوں۔

خوراک ۔ ×۳ ہر تین گھنٹہ کے بعد

کالی میور ۔ یہ دوائی اس مرض میں مجرب ہے اور اس عارضہ میں کوئی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ حاد اور مزمن دونوں حالتوں میں یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔ جب کہ سوجن بہت ہو ۔

خوراک : ۶ × ٹری ٹیوریشن (سفوف) ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ضروری ہدایات

شروع مرض میں برف کا چوسنا اور برف کا گلے پر لگانا یا سرد پانی کی گدی رکھنا بعض اوقات فائدہ مند ہوتا ہے اور حرارت و درد کو تسکین بخشتا ہے لیکن اگر موسم سرد ہو تو مریض کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہیے ۔ اس کو زیادہ ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہیے اور گرم پانی میں فلالین کا ٹکڑا بھگو کر اور نچوڑ کر گلے کے گرد باندھ دینا چاہیے اور اس ترکیب سے بار بار گلے کو سینکنا چاہیے ۔ یا گرم گرم پلٹس کو گلے پر باندھنا چاہیے ۔ گرم پانی کے ابخرات کا مریض کے حلق میں پہنچانا بھی مفید ہوتا ہے ۔ اگر اس گرم پانی میں چار پانچ قطرے ایکونائیٹ یا بیلاڈونا ⓠ کے ڈال کر ابخرات گلے کے اندر پہنچائے جائیں تو اور بھی زیادہ مفید ہوتا ہے ۔ بعض کیسوں میں گرم کچی لسی (آدھ پاؤ گرم دودھ اور ایک پاؤ گرم پانی) کے بار بار غرارے کرنے مفید ہوتے ہیں اور اگر اس گرم کچی لسی میں چار پانچ رتی پھٹکڑی ملا کر غرارے کیے جائیں تو اور بھی مفید ہوتا ہے ۔

۲ ۔ نیز گرم کچی لسی میں گوائیکم ⓠ کے پانچ سات قطرے ڈال کر دن میں تین چار مرتبہ غرارے کرنے بھی فائدہ بخش ہوتے ہیں ۔

۳ ۔ گوائیکم ریزن لازنج (قرص ٹکیہ) منہ میں ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد ڈال کر چوستے رہیں ۔ شدید کیسوں میں مریض کو باہر نہیں نکلنا چاہیے اور اگر کمرے کی ہوا خشک سرد ہو تو کمرے میں کوئلوں کے اوپر پانی کی کیتلی بھر کر رکھ دیں ۔ اس سے پانی کے ابخرات کمرے میں پھیل جائیں گے ۔ مزمن مرض میں اگر بہرا پن کا شبہ پیدا ہو جائے یا ناک میں رکاوٹ پیدا ہونے کا ڈر ہو جائے تو پہلے مناسب علاج کرائیں ۔ ہومیوپیتھک ادویات کا باقاعدہ اور مناسب علاج اس مرض کو دور کر

دیتا ہے۔ لیکن اگر کسی کیس میں باوجود مناسب علاج کے بھی آرام ہوتا نظر نہ آئے تو پھر غدودوں کو کٹوانے یا آپریشن کرانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

غذا ۔ مریض کو شدید مرض میں ساگودانہ، دودھ، آش جَو، مونگ کی دال کا پانی اور کھچڑی وغیرہ دینی چاہیئے۔ اگر مریض کمزور ہو تو کاڈ لیور آئیل مریض کو پلائیں۔ اس مرض کے مریض کو ساحل سمندر کی آب و ہوا بہت مفید ہوتی ہے۔

باب چہاردہم

معدہ اور انتڑیوں کی بیماریاں امراض معدہ و امعاء

معدہ کی سوجن، ورم معدہ

(GASTRITIS)

اس مرض میں معدہ کی اندرونی لعاب دار جھلّی میں ورم ہو جاتا ہے اور اس سے سفید رطوبت بکثرت پیدا ہوتی ہے اور کبھی کبھی اس پر چھوٹے چھوٹے زخم بھی ہو جاتے ہیں۔ جن سے خون نکلتا ہے۔

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے:-

۱۔ شدید ورم معدہ ۲۔ مزمن ورم معدہ۔

۱۔ شدید ورم معدہ ۔ شدید ورم معدہ کا عارضہ کم و بیش ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ جلن دار دردیں ہوں اور دبانے سے زیادہ ہوتی ہوں۔ ٹھنڈے پانی کی لگاتار پیاس ہو لیکن نہ ہی غذا اور نہ ہی پانی معدہ میں ٹھہرتا ہو۔ لگاتار جی متلاتا رہتا ہو۔ زبان میلی ہو اور ذائقہ خراب ہو۔ بدہضمی۔ غشی نقاہت اور تشویش وغیرہ موجود ہوں اور اکثر خفیف بخار بھی ساتھ ہوا کرتا ہے۔ لیکن جب مرض بہت شدید ہو تو بخار بھی تیز ہو جاتا ہے۔ ۱۰۴° کا

بخار ہو جاتا ہے۔ قے میں پہلے تو ناہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے اور پھر بلغم خارج ہوتا ہے جس میں گاہے خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے۔ فم معدہ پر دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب بمقدار خفیف اور سُرخ رنگ کا آتا ہے اور اس میں تلچھٹ بکثرت تہ نشین ہوتی ہے مریض کا دِل ڈوبا جاتا ہے اور عموماً مروڑ کے ساتھ پتلے پتلے دست آتے ہیں۔

اسباب مرض: تیز قسم کی شراب پینا۔ خراب سخت گوشت کھانا۔ یا خراب قسم کی مچھلی کھانا۔ کچا یا گلا سڑا میوہ کھانا۔ یا کچی سبزی مثلاً گاجر یا مولی کھانا۔ یا خراب ثقیل یا باسی اور متعفن غذا کھانا۔ یہ اس کے اسباب ہیں۔ نیز کسی جلانے والے زہر مثلاً سنکھیا یا تیزاب یا دار چکنا اور نیز کاسٹک سوڈا وغیرہ کھا جانے سے معدہ میں شدید ورم ہو جاتا ہے۔ بعض بخاروں مثلاً تپ محرقہ پرسوت کے بخار اور دیگر عفونتی بخاروں میں بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

۲۔ معدہ کی مزمن سوجن کے علامات یہ ہیں۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد ہی معدہ میں دھیما دھیما درد اور بوجھ اور بعض اوقات ترش پانی یا بلغم کا بذریعہ قے خارج ہونا۔ زبان میلی یا اُوپر سے میلی اور کنارے سُرخ۔ مریض اکثر معدہ میں جلن کی شکایت کیا کرتا ہے۔ نفخ۔ پیاس۔ ہاتھ اور پاؤں کا جلنا۔ قبض اور نہایت رنگین پیشاب کا آنا اور پیشاب میں بکثرت تلچھٹ تہ نشین ہونا یہ سب اس کی علامات ہیں۔ اس مرض میں عموماً جگر، دل اور گردے بھی مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں اور یہ مرض اکثر شرابیوں میں زیادہ دیکھنے میں آتا ہے اس کے اسباب بھی خراب غذا کا کھانا، زیادہ چائے نوشی یا ٹھنڈی اشیاء کا پینا۔ جب کہ معدہ گرم ہو۔ صدمہ یا چوٹ کا آنا، دائمی قبض کی شکایت کا ہونا ورزش جسمانی نہ کرنا اور ایک ہی مقام پر بیٹھے رہنا۔ رنج وغم اور فکر و تردد کا ہونا۔ دانتوں کا خراب ہونا۔ جسم میں آتشک یا نقرس یا وجع المفاصل کا زہر موجود ہونا وغیرہ وغیرہ ہیں۔ شدید ورم معدہ کے بعد اکثر مزمن ورم معدہ کا عارضہ ہو جایا کرتا ہے۔

علاج

شدید ورم معدہ : ایکونائیٹ - آرسینکم، فاسفورس، کینتھرس، کیمفر کالی نائٹریکم وغیرہ -

مزمن ورم معدہ : نکس وامیکا - آرسینکم، فاسفورس - مرکیورس کار انیٹم کروڈم - آرجنٹم - نائٹریکم - برائی اونیا اور تھوجا وغیرہ -

ایکونائیٹ - ابتدائے مرض میں یہ دوائی کام آتی ہے جب کہ علامات نہایت شدید ہوں - بخار ہو - معدہ میں دردناک ٹھنڈک محسوس ہوتی ہو یا معدہ میں اور خوراک کی نالی میں حلق تک جلن ہوتی ہو - ہچکی آتی ہو - ترش پانی منہ میں آتا ہو - پانی پینے کے بعد فوراً ہی قے آجاتی ہو، قے میں خون ملا ہوا آتا ہو اور تشویش بے ہوشی اور بے قراری بہت ہو -

خوراک : × ۳ یا × ۶ ہر دو گھنٹہ کے بعد -

آرسینکم - یہ دوائی مرض شدید اور مزمن ہر دو حالتوں میں کام آتی ہے اس کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں - تیز جلن دار درد دل پہ ایسا دباؤ گویا کہ کچلا جا رہا ہے - غشی موت کا خوف، تشنجی ہچکی - اُبکائیاں اور تشویش وغیرہ، غذا کا قے ہو جانا اور قے میں بلغم یا خون کا آنا - قیبوں کے ساتھ اسہال کا آنا - جب معدہ میں زخم بھی پڑ گئے ہوں، تو یہ دوائی سود مند ہوتی ہے -

خوراک : × ۳ یا × ۱۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد -

فاسفورس - یہ دوائی بھی ہر دو شدید و مزمن حالتوں میں کام آتی ہے معدہ میں درد، ڈکار، منہ میں پانی اُبکائیاں، غشی، قے میں خوراک خوردہ اور صفرا کا خارج ہونا - قے آنا - یہ سب اس کی علامات ہیں - معدہ کا بڑھ جانا بھی اس کی علامت ہے -

خوراک : × ۳ یا × ۱۲ یا × ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد -

کینتھرس - معدہ میں جلن دار دردیں، بعض اوقات گولی مارنے کی سی دردیں - ڈکار - جی متلانا - ترشی - قے - جلن - خونی قے یا قے میں فاسد جھلی کے چھیچھڑے خارج ہونا -

خوراک: ۶× یا ۱۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کیمفر۔ معدہ میں درد اور دباؤ۔ گرمی اور جلن کا احساس۔ جی متلانا، صفراوی قے آنا اور قے کے ہمراہ چہرہ پر سرد پسینہ یعنی تریلی کا آنا۔

خوراک: Q یا ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا۔ مزمن ورم معدہ کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے خاص کر جب کہ مرض کا باعث شراب خوری ہو۔ جن مریضوں کو دائمی قبض رہتی ہو۔ ان کے لیے بھی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالی نائٹریکم۔ معدہ میں درد، ٹھنڈک۔ ابکائیاں، قے اور خون آلود قے کا آنا۔

خوراک: ۶× یا ۱۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اینٹم کروڈم۔ معدہ میں درد، ٹھنڈک، ابکائیاں، قے اور خون آلودہ قے کا آنا۔

خوراک۔ ۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

تھوجا۔ جب بکثرت چائے نوشی کے باعث یہ عارضہ پیدا ہوا ہو تو تھوجا کی چند خوراکیں دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

خوراک: Q کے پانچ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نیز برائی اونیا۔ ارجنٹم نائٹریکم اور مرکیورس وغیرہ ادویات بھی اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

نوٹ: جب اس مرض کا باعث زہروں کا کھانا یا کاسٹک سوڈا وغیرہ کا نگلنا ہو تو اس کا مناسب علاج کرنا چاہیے۔ (دیکھو سمیات زہروں کے بیان میں)

ضروری ہدایات

اس مرض میں اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ معدہ کو کلی آرام ملے اور غذا کا بوجھ معدہ پر نہ پڑے، لہذا شدید مرض میں کسی قسم کی غذا ایک دو روز تک مریض کو نہیں دینی چاہیے۔ البتہ پینے کے لیے برف سے سرد کیا ہوا پانی یا سوڈا واٹر گھونٹ

گھونٹ دینا چاہیئے یا برف کے ٹکڑے چوسنے کے لیے دیں - جب مرض کا زور کم ہو جائے تو دودھ اور سوڈا واٹر ملا کر بھی دے سکتے ہیں - رفع درد کے لیے گرم پانی کی بوتل سے مقامِ معدہ پر سینک دیں یا گرم گرم پلٹس باندھیں - رفع قبض کے لیے گرم پانی اور صابن کا انیما کریں - مریض کو جب آرام ہو تو پھر رفتہ رفتہ اس کو لطیف اور زود ہضم غذا دینے لگیں - ثقیل ترش اور تیز مصالحہ دار اشیاء کا کھانا پینا چند یوم کے لیے ترک کر دیں -

زخم معدہ

ULCER OF THE STOMACH GASTRIC ULCER

اس مرض میں معدہ کی دیوار پر ایک یا دو یا زیادہ زخم ہوتے ہیں -

علاماتِ مرض : اس مرض میں بدہضمی کم و بیش موجود ہوتی ہے اور عموماً کھانا کھانے کے بعد شدت کا درد ہوتا ہے - جس سے مریض بعض اوقات بیتاب ہو جاتا ہے - اس درد کی شدت ایک آدھ گھنٹہ تک رہتی ہے حتیٰ کہ مریض کھائی ہوئی غذا کو قے کر دیتا ہے اور اکثر کھانا کھانے کے ایک یا دو گھنٹہ کے بعد قے ہو جایا کرتی ہے اور اس میں ناہضم شدہ غذا کے ٹکڑے اور خون ملا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کسی بڑی شریان کے معدہ میں پھٹ جانے سے خالص خونی قے آتی ہے کبھی زخم معدہ پھٹ کر معدہ میں سوراخ ہو جاتا ہے اور غذا پردۂ صفاق میں چلی جاتی ہے اور مریض کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے -

اسبابِ مرض : یہ مرض مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے - خاص کر ایسی مستورات کو کہ جن کو ماہواری خون جاری نہ ہوتا ہو اور بجائے اس کے خونی قے آتی ہو - اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں - پرانا ورم معدہ پھٹ کر زخم بن جاتا ہے یا پرانی بدہضمی کے باعث معدہ میں زخم ہو جاتا ہے - نیز ایسے پیشے والے کو بھی جس سے عضلاتِ شکم پر زور پڑے - یہ مرض ہو جایا کرتا ہے - مثلاً جوتے سینے والے وغیرہ

علاج

اس مرض کی موٹی موٹی ادویات آرجنٹم نائٹریکم - کریوزوٹ - کالی بائی کرومیکم

آرسینکم، فاسفورس ۔پلم بم ۔یورے نیم ۔نائٹریکم، ہمامیلس ۔اپی کاک اور ہائیڈراسٹس ہیں۔

آرجنٹم نائٹریکم ۔مقام معدہ میں درد بہت ہو اور بوقتِ شب درد کو قے آنے سے آرام ہو۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کریوزوٹ : یہ اس مرض کی مشہور دوائی ہے اور قے کو آرام دینے میں یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کالی بائی کرومیکم ۔معدہ میں شدید درد خصوصاً بوقتِ شب یا تھوڑی سی غذا کھانے کے بعد قے ہوجاتی ہو اور قے میں خون ملا ہوا آتا ہو۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم ۔مقام معدہ میں جلن والی دردیں ہوتی ہوں ۔مریض ہر شے خوردہ قے کر چھوڑتا ہے ۔قے میں خون آتا ہو۔ زبان خشک اور سرخ ہو اور پیاس کی زیادتی ہو۔ نقاہت بہت ہو۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس ۔ مقام معدہ میں پھاڑنے والی دردیں ہوتی ہوں، قے، خونی قے نیز ہچکی کے ہمراہ خوردہ غذا کا پھر منہ میں واپس آنا ۔اس کی علامات ہیں ۔

ڈاکٹر گوسٹھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس مرض (زخم معدہ) میں یہ دوائی اتنی مفید نہیں پائی گئی جتنی کہ آرسینکم اور کالی بائی کرومیکم مفید پائی گئی ہیں۔

خوراک : ۳× یا ۶× یا ۱۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

پلم بم ۔ شدید قبض، قے، ہچکی، یہ اس کی علامات ہیں ۔

خوراک : ۶× یا ۳۰ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

یورے نیم نائیٹریکم ۔ڈاکٹر ہیوگس اور ڈاکٹر ڈرکس ڈریل اس دوائی کو اس مرض میں بہت مفید بتلاتے ہیں ۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر چھ گھنٹہ کے بعد

ہمامیلس اور اپی کاک ۔ خونی قیوں کو روکنے کے لیے یہ دونوں ادویات

باری باری سے ہر پندرہ یا بیس منٹ کے وقفہ پر دی جاتی ہیں۔

خوراک: ہمامیلس ۵ اور اپی کاک ×۱ ٹرائی ٹیوریشن ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

نوٹ: ابتدائے مرض میں کالی بائی کرومیکم یا آرجنٹم نائٹریکم سے علاج شروع کریں۔

اگر مرض بہت ترقی یافتہ ہو چکا ہو اور جلن دار دردیں اور پیاس موجود ہوں تو آرسینکم استعمال کریں۔

کالی بائی کرومیکم مرض کی شدید حالت میں اور آرسینکم مزمن حالت میں نہایت اعلیٰ ادویات ہیں۔ کریازوٹ رفع قے کے لیے دی جاتی ہے۔

ضروری ہدایات

اس مرض میں یہ نہایت ضروری ہے کہ مریض کو چند یوم کے لیے کسی قسم کی غذا کھانے کو نہ دیں۔ صرف ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ دیتے رہیں یا دودھ میں لائم واٹر ملا کر اور اسے خوب سرد کر کے تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیتے رہیں۔ جب مرض میں تخفیف ہو جائے تو پھر پتلا اراروٹ یا ساگو دانہ دودھ میں پکا کر یا دودھ اور آش جو ملا کر یا سادہ شوربا دیں۔ جریان خون و درد کو روکنے کے لیے معدہ پر برف رکھیں۔ برف مریض کو بار بار چوسنے کے لیے دیں۔

سرطانِ معدہ

CANCER OF THE STOMACH GASTRIC ULCER

اس مرض میں مقام معدہ پر برچھی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ دبانے سے یا کھانا کھانے سے یہ درد اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر قیئں آتی ہیں۔ جن میں کینسر کے ٹکڑے اور خون خارج ہوتا ہے۔ مریض روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔

یہ مرض مستورات کو زیادہ ہوتا ہے یہ مرض موروثی بھی ہے۔ نیز معدہ کی پرانی سوزش بھی اس کا سبب ہوتی ہے۔

علاج

مندرجہ ذیل ادویات آرام دہ ثابت ہوتی ہیں۔ نکس وامیکا۔ گریفائیٹس۔

آرسینکم - کاربوویجی - میزیریم اور امونیم میور -

غذا : مریض کو دودھ، آش جو، یخنی اور شوربا وغیرہ دیں اور شراب سے قطعی پرہیز لازم ہے -

خونی قے - قے الدم

HAEMATEMESIS

اس مرض میں ابتدا میں جی متلاتا ہے - معدہ میں جلن یا درد محسوس ہوتا ہے اور کبھی خون شدت کی قے کے ساتھ آتا ہے اور کبھی ویسے ہی آجاتا ہے - کبھی اس میں بلغم ملا ہوا ہوتا ہے اور کبھی غذا کے ساتھ ملا ہوا آتا ہے اور کبھی خالص خون ہی آتا ہے - یہ خون کبھی پتلا آتا ہے اور کبھی گاڑھا - مقدار بھی اس کی ایک جیسی نہیں ہوتی - کبھی مقدار میں بہت تھوڑا آتا ہے اور کبھی بہت زیادہ خون آنے سے مریض کی جان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے -

اسباب مرض : ورم معدہ، زخم معدہ - سرطان معدہ، لڑکیوں میں ہسٹیریا اور صغرا لکبد (جگر کا چھوٹا ہو جانا) خراش پیدا کرنے والی سمیات کا نگل جانا حلق - ناک - منہ اور پھیپھڑوں سے آمدہ خون کا نگل جانا اور پھر اس کا قے ہو جانا - خون حیض کا بند ہو جانا - مرض سکروی وغیرہ -

تشخیص : معدہ سے خون آنے (قے الدم) اور پھیپھڑوں سے خون آنے (نفث الدم - خون تھوکنا) میں تشخیص کیا کرتے ہیں - امتیازی علامات حسب ذیل ہیں :-

معدہ سے خون آنے کی علامات	پھیپھڑوں سے خون آنے کی علامات
۱ - خون کا رنگ عموماً سیاہ ہوتا ہے -	۱ - خون اکثر چمکیلے سرخ رنگ کا خارج ہوتا ہے -
۲ - خون قے کے ہمراہ آتا ہے -	۲ - خون عموماً کھانسی کے ہمراہ آتا ہے
۳ - خون کے ہمراہ اکثر غذا ملی ہوئی آتی	۳ - خون عموماً جھاگ دار ہوتا ہے

معدہ سے خون آنے کی علامات	پھیپھڑوں سے خون آنے کی علامات
ہے ۔	اور اس میں تھوک مِلا ہُوا ہوتا ہے اور کوتاہ دمی ہوتی ہے ۔
۴ ۔ جی متلاتا ہے ۔ اُبکائیاں آتی ہیں اور معدہ میں تکلیف محسوس ہوتی ہے ۔	۴ ۔ خون آنے کے قبل سینہ میں درد ہوتا ہے اور کوتاہ دمی ہوتی ہے ۔
۵ ۔ پاخانہ میں بھی خون مِلا ہُوا آتا ہے ۔ اور یہ سیاہ کول تار کی مانند ہوتا ہے ۔	۵ ۔ خون پاخانہ میں خارج نہیں ہوتا ۔ سوائے اس حالت کے کہ خون مریض کے منہ میں آ کر نگلا گیا ہو ۔ اور خوراک کی نالی میں چلا گیا ہو ۔

علاج

اس کا علاج بھی تقریباً وہی ہے جو کہ زخم معدہ کے بیان میں درج کیا گیا ہے وہاں سے دیکھ لیں ۔ مثلاً ایکونائیٹ ۔ ہمامیلس ۔ چائنا ۔ آرسینکم ۔ فیرم ۔ آرنیکا اور اِپی کاک ادویات بہت مستعمل ہوتی ہیں ۔ ہمامیلس کا درجہ اس مرض میں سب سے اوّل و اعلیٰ ہے ۔ نیز چائنا اور فیرم فاس کمزوری اور خون کی کمی کو دُور کرنے کے لیے بہت مفید ادویات ہیں ۔ جب کسی صدمہ کے باعث یا سخت محنت و مشقت کرنے کی وجہ سے خون کی قے آئے تو آرنیکا دوائی مفید ثابت ہوتی ہے ۔

ضروری ہدایات

مریض کو آرام سے بستر پر چت لٹا دیں اور اُس کو بالکل حرکت نہ کرنے دیں سر اور کندھے تھوڑے اُونچے رہنے چاہئیں ۔ اگر کوئی کپڑا یا گریبان کسا ہُوا ہو تو اُس کو ڈھیلا کر دینا چاہیئے ۔ مریض کے پاس زیادہ گفتگو ۔ ہجوم ۔ شور یا گھبراہٹ نہیں ہونے چاہئیں ۔ مریض کا کمرہ ٹھنڈا اور ہوادار ہونا چاہیئے ۔ برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نگلنے کے لیے مریض کو دینے چاہئیں اور برف کو کوٹ کر اور کسی رومال ، تھیلی یا جراب میں ڈال کر اُسے مقام معدہ پر رکھنا چاہیئے کیونکہ

خون کے بند کرنے میں یہ بہت مددگار ہوا کرتی ہے ۔ اگر مریض کو غشی آجائے ، تو زیادہ خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے ۔ کیونکہ اس سے بھی اکثر خون طبعی طور پر بند ہو جایا کرتا ہے ۔ اگر مریض کو قبض ہو تو گرم پانی اور صابن کی پچکاری کر کے قبض کو رفع کریں یا گلیسرین سپازے تری متعدد میں رکھیں ۔

غذا : بہتر تو یہ ہے کہ مریض کو کسی قسم کی غذا براستہ منہ نہ دیں ، بلکہ بذریعہ حقنہ غذائی اس کی پرورش کریں اور جب چوبیس گھنٹے تک قے نہ آئے تو اس کو گھونٹ گھونٹ سرد پانی اور دودھ دیں اور پھر رفتہ رفتہ زود ہضم اور لطیف غذا کھانے کی اجازت دیں ۔

متلی اور قے

RETCHING VOMITING

جی کا متلانا یا قے آنا ۔ یہ کسی نہ کسی مرض کی ایک علامت ہے لیکن یہ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں ۔ بعض قسم کے بخاروں میں قئیں آیا کرتی ہیں اور اکثر معدہ یا انتڑیوں یا جگر یا گردوں یا دماغ یا نخاع یا رحم کی بعض بیماریوں میں متلی اور قئیں ہوا کرتی ہیں ۔

اسباب مرض : نامناسب یا بہت زیادہ یا نامرغوب غذا کھانا یا معدہ میں خراش یا سوزش یا تشنج کا ہونا یا معدہ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا یا معدہ کا دب جانا اس مرض کے عام اسباب ہیں ۔ کبھی زور کی کھانسی سے بھی قے آجایا کرتی ہے ۔ بعض نازک مزاج اشخاص کا کسی بدمزا یا کڑوی چیز کے چکھنے سے یا کسی بدبودار چیز کے سونگھنے سے جی متلانے لگتا ہے اور قے آجاتی ہے ۔ بعض امراض دماغی مثلاً دماغ پر چوٹ آنا ۔ دماغ کے پردوں کی سوزش ۔ دماغ کا ہل جانا اور دماغ کے چکرانے کی وجہ سے بھی قے آجاتی ہے ۔ جہاز یا ریل کی تیز رفتاری بھی بعض اوقات جی متلانے اور قے لانے کا سبب ہوا کرتی ہے ۔ بعض شدید قسم کے دردوں مثلاً شدید درد گردہ اور درد جگر وغیرہ میں بھی جی متلانے لگتا ہے اور قئیں آتی ہیں ۔ ہرنیا (فتق) کے مرض میں انتڑی کے پھنس جانے کی وجہ سے شدید قئیں آتی ہیں ۔ شراب

افیون ۔ تمباکو وغیرہ کے زہر جب خون میں مِل کر مرکز دماغی کو محرک کر دیتے ہیں ۔ تب بھی قیئں آتی ہیں ۔ اسی طرح سے کلورو فارم کا زہر بھی خون میں مِل کر مرکز دماغی پر جب اثر کرتا ہے تو جی متلانے اور قیئں لانے کا موجب ہُوا کرتا ہے ۔ بعض سمیات مثلاً سنکھیا وغیرہ معدہ میں خراش و سوزش پیدا کر کے قے لانے کا باعث ہُوا کرتے ہیں ۔ ایام حمل میں بھی مستورات کا دِل متلایا کرتا ہے اور قیئں آیا کرتی ہیں ۔

انجام مرض : بعض شدید امراضِ دماغی مثلاً مرگی وغیرہ میں جب جی متلائے اور قیئں آئیں تو یہ اچھی علامت نہیں سمجھی جاتی لیکن برخلاف اس کے حمل یا ہسٹیریا کے دوران میں قیئوں کا آنا کوئی خطرے کی علامت نہیں ہوتی ۔ اگر قے کے آنے سے آرام محسوس ہو ۔ جی کا متلانا اور چھاتی و معدہ کا بوجھ اور سر درد کم ہو جائیں تو اس کو اچھی علامت سمجھنا چاہیئے ۔ لیکن برعکس اس کے اگر قے آنے سے قبل کی تکالیف میں کمی واقع نہ ہو بلکہ اُلٹی تکالیف زیادہ ہو جائیں تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے ۔

علاج

مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے اُس کا علاج کریں ۔ اگر زیادہ کھانے پینے یا ثقیل اور نامرطوب غذا کے کھانے کی وجہ سے جی متلاتا ہو اور قیئں آتی ہوں اور قدرت کا منشاء ہو کہ معدہ ایسی نامرغوب و ثقیل اغذیہ سے خالی ہو جائے تو ایسی صورت میں قدرت کو مدد دینا لازم ہُوا کرتا ہے ۔ چنانچہ گرم گرم پانی پی کر اور حلق میں پَر یا اُنگلی ڈال کر خراش کرنی چاہیئے تاکہ اچھی طرح سے قے آجائے اور معدہ خالی ہو جائے ۔ ایسی حالت میں مریض کو پھر کھانے یا پینے کے لیے کچھ دیر تک نہیں دینا چاہیئے ۔

مندرجہ ذیل ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں ، مرض کا اصل سبب معلوم کر کے اور علاماتِ مرض کو دھیان میں رکھ کر اس کے مطابق دوائی کا انتخاب کر کے مناسب دوائی دیں ۔

اپی کاک ۔ متلی اور قے اس کی خاص علامات ہیں ۔ قے آنے سے پہلے

جی بہت متلائے اور اُبکائیاں آئیں ۔ زبان صاف ہو، اکثر اوقات کھانا کھانے کے بعد متلی اور قے ہو۔ قے کا رنگ سبز یا سیاہ ہو۔ ساتھ ہی اسہال بھی آتے ہوں ۔

خوراک : ۲× یا ۳× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد ۔

اینٹیم کروڈم ۔ زبان پر سفید فر کا جما ہونا ۔ اس دوائی کی خاص علامت ہے کھانے یا پینے کے بعد فوراً مریض قے کر دے ۔ جب معدہ لدا ہوا ہو اور ناقابلِ ہضم یا مرغن غذا کھائی گئی ہو یا موسم گرما کی گرمی کے باعث قے آنی شروع ہو گئی ہو تو یہ دوائی مؤثر ہوا کرتی ہے ۔

خوراک : ۲× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

ایتھیوزا ۔ بچوں کی قے میں یہ ایک بڑی عجیب دوائی ہے ۔ جبکہ بچہ بڑے بڑے پھیکڑوں میں دُودھ قے کو چھوڑتا ہو اور قے کرنے کے بعد نڈھال ہو جاتا ہو ۔ بچہ کو بھوک لگتی ہو اور کھانے یا دودھ پینے کے بعد بڑے زور سے قے آ جاتی ہو اور بچہ نڈھال ہو جاتا ہے ۔

خوراک : ۲× یا ۳× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد ۔

فاسفورس ۔ قے کے مزمن عارضہ میں جبکہ اس کا باعث بدہضمی ہو تو یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے ۔ ٹھنڈے پانی کی بہت پیاس ہو ۔ لیکن جونہی یہ پانی معدہ میں گرم ہو جاتا ہو تو فوراً قے ہو کر باہر نکل جاتا ہو اور پیاس کی شدت ہو ۔ سرطان معدہ کے باعث جب خونی قے آتی ہوں تو فاسفورس دوائی مفید ہوتی ہے ۔

خوراک : ۶× یا ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد ۔

آئرس ورسی کولر ۔ منہ اور معدہ میں جلن، کھٹے ذائقہ کی قے اور ایسی کھٹی قے جو دانتوں کو کھٹا کر دے اور ساتھ ہی سخت سر درد ہو ۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

بیلاڈونا ۔ یہ دوائی اس وقت خصوصاً موزوں ہوتی ہے ۔ جبکہ دماغ زیرِ اثر ہو اور بدیں وجہ قے آتی ہو ۔

گلونائین بھی ایسے حالات میں مفید ہوا کرتی ہے ۔

خوراک : ۳× ہر نصف گھنٹہ کے بعد ۔

بسمتھ۔ خوراک کھانے کے بعد فوراً ہی قے ہو جائے اور ساتھ ہی جلن دار درد ہو۔

خوراک : ۲x یا ۳x ہر دو گھنٹے کے بعد۔

کریو زوٹ ۔ ثقیل غذا کے کھانے اور معدہ میں عرصہ تک ویسے ہی پڑے رہنے کی حالت میں قے کا آنا اس دوائی کی علامت ہے ۔ جب ماسوائے معدہ کے دیگر کسی اعضاء میں خراش ہونے کی وجہ سے قئیں آتی ہوں ۔ تب بھی یہ دوائی سودمند ہوتی ہے ۔

سل ۔ سرطان یا امراضِ گردہ نیز مرض ہسٹیریا کی وجہ سے جب قئیں آتی ہوں تو بھی یہ دوائی نافع ہوتی ہے قے کی مزمن مرض میں یہ دوائی شافی ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳x ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب ۔ مریض دودھ پینے کے بعد فوراً ہی قے کر چھوڑے اور دودھ پھٹا ہوا اور پھیکڑوں میں باہر نکلے ۔

خوراک ۔ ۳x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

اپو مارفین ۔ دماغی مرکز میں حرکت پیدا ہونے کی وجہ سے جب قے آئے ۔ اور قے مقدار میں بہت زیادہ اور یکایک بدوں جی متلانے کے آجائے تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔ [1]

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کاربالک ایسڈ ۔ نفاخ بدہضمی میں مریض قے کر چھوڑتا ہو ۔ دائیں آنکھ کے اوپر درد عصبی ہوتا ہو ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کاکیولس انڈیکس ۔ جہاز میں سفر کرنے سے جب قے آئے تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

---

[1] بحری جہاز، کار یا بس پر سفر کرتے ہوئے جی متلائے اور قے ہونے لگے تو یہ دوا بہت مفید ہوتی ہے ۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
فیرم میٹیلیکم۔ جب کمزوری بہت ہو اور بوجہ کمیٔ خون معدہ اپنا فعل پورے طور پر سر انجام دینے سے قاصر رہتا ہو اور اس لیے مریض کھایا پیا قے کر چھوڑتا ہو تو یہ دوائی کارآمد ہوتی ہے۔
خوراک: ۳x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔
اُیوڈیم۔ مریض سوکھتا جاتا ہو اور غذا ہضم نہ کر سکتا ہو۔
خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
مرکیورس سال۔ شیر خوار بچّہ جب دودھ یکایک قے کر چھوڑتا ہو۔
خوراک: ۶x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
آرسینکم۔ سوزش معدہ ہو اور معدہ پانی برداشت نہ کر سکتا ہو۔ معدہ میں خراش بہت ہو۔ زبان سرخ ہو۔ اسہال آتے ہوں اور نقاہت بہت ہو، معدہ اور حلق میں جلن ہوتی ہو، ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہوں۔ جب سرطان معدہ یا معدہ کے دیگر شدید مرض کے باعث قیٔں آتی ہوں، تو یہ دوائی بہت جلدی آرام دہ ثابت ہوتی ہے۔
خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔
زنکم۔ مریض غذا کو یکایک بدون جی متلانے کے قے کر چھوڑتا ہو اور کمزور ہوتا جاتا ہو۔
خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
سیکیل۔ مزمن مرض میں جبکہ گندے ڈکار بھی ساتھ آتے ہوں اور مریض گندہ مادہ قے کرتا ہو تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔
خوراک: ۳x ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔[1]

---

[1] کاریالس میں سفر سے متلی اور قے کی شکایت ہونے پر پٹرولیم یا ٹوبیکم استعمال کریں۔

ریپرٹری

قے کا رنگ سیاہ ہو۔ آرجنٹم نائیٹریکم۔ آرسینکم۔ کروٹیلس۔ ہائیوسائی مس اپی کاک، فاسفورس نکس وامیکا۔ سیکیل۔ ورا ٹرم۔ کیڈمیم سلف
قے خونی ہو۔ ایکونائیٹ، آرنیکا۔ آرسنک کینتھرس۔ کوکین ۲x۔ فیرم فاس۔ ہمامیلس۔ ہائیوسائی مس۔ اپی کاک۔ فاسفورس سٹینم۔ وراٹرم البم سیکیل۔
نیلگوں ہو۔ آرسینکم۔ کوپرم
خاکستری ہو۔ آرسینکم۔ بسمتھ۔ کونیم۔
پاخانہ منہ کے راستہ قے ہو۔ اوپیم۔ آرسینکم۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا سلفر۔ پلم بم۔ پائروجینیم۔ ریفینس۔
قے جھاگدار ہو۔ ایکونائیٹ۔ پوڈوفائیلم۔ وراٹرم البم۔ کریازوٹ
قے کا رنگ سبز ہو۔ ایکونائیٹ۔ آرسینکم۔ چیلیڈونیم۔ اپی کاک۔ مرکیوریس نیٹرم سلف۔ وراٹرم البم۔
قے گرم ہو۔ پوڈوفائیلم
قے سفید ہو۔ ایتھوزا۔ آرسینکم۔ کالچی کم۔ مرکیورس کار۔ وراٹرم
قے کا رنگ زرد ہو۔ آرسینکم۔ کالوسنتھ۔ کالی بائی کرومیکم۔ ٹیری بن تھینا۔
چمکیلی زرد اور کڑوی۔ کالی بائی کرومیکم

ضروری ہدایات

برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چوسنے سے اکثر اس مرض کا آرام آجایا کرتا ہے بعض کیسوں میں دودھ اور سوڈا واٹر مساوی مقدار میں ملا کر تھوڑا تھوڑا مریض کو دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

حاملہ کی متلی اور قے

VOMITING OF THE PREGNANCY

حمل کے ابتدائی ایام میں بعض مستورات کا صبح کے وقت جی متلاتا رہتا ہے

اُبکائیاں اور قیئیں آتی رہتی ہیں اور یہ بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ خاص کر نازک مزاج عورتوں کے پہلے حمل میں یہ صحت پر بہت بُرا اثر ڈالتی ہیں۔

علاماتِ مرض۔ صبح بستر پر سے اُٹھتے وقت مریضہ کو اُبکائیاں اور قیئیں شروع ہو جاتی ہیں اور بعض کو بستر پر سے اُٹھنے کے تھوڑی دیر بعد۔ حمل قرار پانے کے فوراً ہی بعد یہ علامات ظہور پذیر ہوتی ہیں اور ان کو حمل کی ابتدائی علامات میں سے سمجھا جاتا ہے لیکن عموماً حمل قرار پانے کے دو یا تین ہفتہ کے بعد یہ علامت شروع ہُوا کرتی ہے اور تین یا چار ہفتہ تک لگاتار یا کم و بیش رہتی ہے اور بعض عورتوں میں بچہ جننے تک یہ علامت بنی رہتی ہے۔

اسبابِ مرض: مرکز دماغی پر فعل انہضام کا زیادہ اثر پڑنے کی وجہ سے قوائے ہاضمہ میں موازنہ نہیں رہتا اور اس لیے معدہ میں گڑبڑ ہونے کی وجہ سے یہ مرض ظہور پذیر ہوتا ہے۔ امیر گھرانے کی اور جسمانی محنت کم کرنے والی مستورات میں یہ بہت پایا جاتا ہے۔ تھوڑی بہت متلی اور قے حاملہ کے لیے کسی حد تک مفید بھی ہُوا کرتی ہے۔ رحم کا کم و بیش اپنی جگہ سے ہل جانا یا رحم کا خروج جو کہ اکثر ایام حمل میں وقوع میں آتا ہے اس علامت کے پیدا کرنے کا موجب کسی حد تک ہوتا ہے۔ جب متلی اور قے دن کے آخری حصّہ شام کو آئیں جبکہ مریضہ لیٹی ہوئی نہ ہو تو اس کا موجب رحم کا اپنی جگہ سے ہل جانا یا خروجِ رحم ہی سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ جب مریضہ کو چت لٹا کر رحم کو اپنی اصلی جگہ پر لایا جائے تو پھر متلی اور قے کا آرام ہو جاتا ہے۔ جب متلی اور قے تکلیف دہ ثابت ہو اور بہت عرصہ تک جاری رہے، تو اس وقت اس کا علاج کسی تجربہ کار معالج سے کرانا چاہیئے۔ رات کے وقت متلی یا قے کا آنا زیادہ تکلیف دہ اور خطرناک سمجھنا چاہیئے۔

علاج

اینٹم کروڈم۔ آرسینکم۔ کاکولس۔ کونیم۔ کوپرم سلف، اپی کاک، کالی بائی کرومکیم۔ کریازوٹ۔ لائیکوپوڈیم۔ نکس وامیکا۔ پٹرولیم۔ پلسٹلا۔ ٹیبیکم۔ ورائٹرم۔ اوپیم وغیرہ ادویات زیادہ مستعمل ہوتی ہیں۔

تشریح العلامات

اپی کاک : معدہ میں بہت بے چینی ہو۔ قے میں ناہضم شدہ غذا۔ یا پت یا بلغم جاری ہوتی ہو اور قبض نہ ہو۔ یعنی پاخانے آتے ہوں تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔

خوراک :x۳ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم ۔ کھانے یا پینے کے بعد قے ہو جاتی ہو۔ لگاتار ہوتی ہو اور مریضہ کمزور و لاغر بہت ہو۔

خوراک ۔ x۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کریوزوٹ ۔ اس مرض میں یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اور شاذ و نادر ہی ناکام ہوتی ہے۔

خوراک ۔ x۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا ۔ قے کے ہمراہ سر چکر بھی ہوں اور مزاج چڑچڑا ہو۔ منہ میں پانی بہت آتا ہو۔ ہچکی آتی ہو اور مقام معدہ پر بوجھ پڑا ہوا محسوس ہوتا ہو۔ قبض ہو جن مستورات کا رنگ کالا ہوتا ہے ان کے لیے یہ دوائی خاص طور پر مفید ہوتی ہے۔

خوراک ۔ x۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پٹرولیم ۔ لگاتار ابکائیاں آئیں اور ڈکار آئیں۔

خوراک ۔ x۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹیلا ۔ زبان سفید اور تر ہو اور پاخانے بھی آتے ہوں ۔ مریضہ کا رنگ خوب صورت ہو۔

خوراک ۔ x۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ٹبیکم ۔ سارا دن ہی دل خراب ہوتا ہے لیکن قے نہ آئے۔

خوراک ۔ x۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا فلوریکا ۔ نفخ بہت ہو اور متلی یا قے آئے۔

خوراک: ۳x سفوف کے ۵ گرین ہر چھ یا آٹھ گھنٹہ کے بعد ہے

ضروری ہدایات

تازہ ہوا - غذا کی باقاعدگی - دل شاد، یہ نہایت ضروری ہیں - غذا لطیف اور زود ہضم دینی چاہیے - اگر مریضہ گرم غذا قے کر چھوڑتی ہو - تو اس کو ٹھنڈی غذا دینی چاہیے - تھوڑا دودھ اور سوڈا ملا کر دینا چاہیے اور اگر مریضہ اس کو بھی ہضم نہ کر سکتی ہو - تو برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چوسنے کے لیے دینے چاہئیں -

پیٹ کا درد - درد معدہ - پیٹ کا مروڑ پیٹ کا شدید درد - کلیجہ جلنا

HEARTBURN GASTRIC CRAMP GASTRODYINA. CARDIAGIA GASTRALGIA

اس مرض میں پیٹ میں درد ہوتا ہے اور یہ درد اکثر عصبی ہوتا ہے - اور درحقیقت یہ بدہضمی کی ایک علامت ہے کبھی پیٹ میں مروڑ پڑتے ہیں اور درد دَورہ کے ساتھ ہوتا ہے -

علاماتِ مرض - اس درد کا دورہ عموماً رات کو ہوتا ہے - فم معدہ میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے - کھانا کھانے کے بعد عموماً یہ درد ہو جایا کرتا ہے پیٹ میں نفخ و مروڑ اور جلن کی شکایات ہوتی ہیں - جی متلاتا ہے - ڈکاریں آتی ہیں اور اکثر قے ہو جاتی ہے - کبھی یہ درد خالی معدہ ہُوا کرتا ہے اور کھانا کھانے سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے -

جب یہ مرض شدید ہو تو مقامِ معدہ پر سخت درد ہوتا ہے اور مریض مارے

لے سمفاری کارپس ریسی موسا (SYMPHORICARPUS RACEMOSA)
۲x یا ۳x یا ۲۰۰ حاملہ کی قے کے لیے بہترین دوا ہے

درد کے لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور مقام معدہ کو دباتا ہے۔ اس قسم کا درد خالی معدہ میں صبح کے وقت عموماً ہوا کرتا ہے۔

اسباب مرض۔ اس قسم کا درد زیادہ تر ہسٹیریا اور باؤگولہ کے امراض میں ہوا کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مستورات اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہیں ایام حمل میں بھی اس کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ بد ہضمی اور قبض وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں۔ نیز بکثرت چائے کا استعمال اور تمباکو نوشی کے باعث بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ زیادہ فکر و غم، کثرت محنت دماغی، سستی و کاہلی بھی اس کے اسباب ہیں۔ نقرس اور سمیت ملیریا کی وجہ سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ ثقیل غذا کا کھانا۔ معدہ میں ترشی کا زیادہ پیدا ہو جانا۔ خالی پیٹ، سرد پانی پینا یہ بھی اس کے اسباب میں سے ہیں۔

علاج

نکس وامیکا۔ درد نہایت شدید ہو۔ ایسا محسوس ہو کہ مقام معدہ کسی پنجہ کی گرفت میں آیا ہوا ہے۔ درد بوقتِ صبح یا شام یا کھانا کھانے کے بعد ہوتا ہو۔ معدہ کو چھونے سے درد زیادہ ہو۔ معدہ میں جلن ہوتی ہو۔

خوراک: ۵ یا ×۱ یا ×۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اگنیشیا۔ اس کی بھی وہی علامات ہیں جو کہ نکس وامیکا کی ہیں۔ ہسٹیریکل مزاج کی مستورات کو یہ دوائی موزوں تر ہوتی ہے۔

خوراک: ×۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کیموميلا اور بیلاڈونا۔ جب درد ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہو تو یہ دونوں ادویات نہایت موزوں ہوتی ہیں۔ معدہ میں سخت مروڑ پڑتے ہوں اور برچھی مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں۔ دردیں ناقابلِ برداشت ہوں اور مارے دردوں کے مریض کی چیخیں نکل جاتی ہوں۔

خوراک: ×۱ یہ دونوں ادویات اکٹھی باری باری سے دی جاتی ہیں مثلاً بیلاڈونا ×۱ کی خوراک پہلے اور پھر دس منٹ کے بعد کیموميلا ×۱ کی خوراک اور علیٰ ہذالقیاس اور جوں جوں آرام ہوتا جاتا ہے توں توں خوراکیں بھی زیادہ وقفہ کے بعد دی جاتی ہیں

آرسینکم ۔ معدہ میں سخت جلن ۔ دبانے والی دردیں ہوتی ہوں، پیاس، تشویش اور غشی کی حالت ہوتی ہو ۔ درد کا رات کو ہونا اور ساتھ ہی اسہال بھی آنے اس دوائی کی اعلیٰ علامت ہے ۔ سمیت ملیریا اگر اس درد کا موجب ہو تو یہ دوائی شافی ہوا کرتی ہے ۔

خوراک : ۳× یا ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

آرجنٹم نائٹریکم ۔ اس مرض میں یہ دوائی بھی نہایت موثر ہوتی ہے ۔ کھانا کھانے کے دوران میں دردیں ہوتی ہوں یا رات کو ہوتی ہوں اور ساتھ ہی دست بھی آتے ہوں ۔

خوراک : ۳× ٹری ٹیوریشن ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

پلمبم اور اوپیم ۔ دردیں سخت ہوتی ہوں اور دبانے سے آرام ہوتا ہو ۔ قے آنے کے بعد عموماً درد کا آرام آجاتا ہے ۔ قبض نہایت سخت ہو ۔

خوراک : ۱۲× یا ۳۰ ۔ ان دونوں ادویات کی خوراکیں بھی باری باری سے ہر دو گھنٹہ کے بعد دی جاتی ہیں ۔ ڈاکٹر جو سٹھ صاحب کا تجربہ ہے کہ اگر پلمبم ۳۰ کی تین خوراکیں دن میں دی جائیں اور اوپیم ۱۲× کی ایک خوراک شام کو دی جائے تو نہایت ہی تسلی بخش نتائج پیدا کرتی ہیں ۔

بیلاڈونا ۔ ہسٹیریکل مزاج کی مستورات کے دردِ معدہ میں یہ دوائی بعض اوقات مؤثر ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳۰× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ویراٹرم البم ۔ درد نہایت شدید ہو اور سرد پسینہ (تریلی) سے مریض تربتر ہوتا جاتا ہو ۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

کالوسنتھ ۔ درد معدہ کی یہ بھی ایک قیمتی دوائی ہے ۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ مارے دردوں کے مریض دوہرا ہوتا جاتا ہو یا ٹانگوں کو اکٹھا کرکے پیٹ میں سکیڑتا ہو ۔

خوراک : ۵ یا ۱× ہر نیم گھنٹہ کے بعد ۔

اوکسالک ایسڈ ۔ درد معدہ ہو ۔ کھانا کھانے کے بعد افاقہ ہوتا ہو نیز یہ

اشیاء کا نیا اور شراب کے استعمال سے درد زیادہ ہوتا ہو معدہ کو ذرا چھونے سے غضب ناک درد ہونے لگتا ہے۔

خوراک: ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بسمتھ۔ دھیمی دھیمی درد ہوتی ہو اور پیشانی بھی دُکھتی ہو۔

خوراک: ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فیرم فاس۔ کمیٔ خون یا مجُس کی وجہ سے معدے میں درد ہوتا ہو۔

خوراک: ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالچی کم۔ نقرس کی وجہ سے اگر درد ہوتا ہو تو یہ دوائی مددگار ہُوا کرتی ہے۔

خوراک: Q کے پانچ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

جب درد شدید ہو تو گرم پانی میں فلالین کے ٹکڑے کو بھگو کر اور نچوڑ کر مقام معدہ پر ٹکور کرنی چاہیے اور اگر درد خفیف ہو تو روئی کو گرم کر کے معدہ پر ٹکور کرنی چاہیے۔ اگر ثقیل غذا یا کھانا کھانے کے بعد درد ظاہر ہوتا ہو تو آدھ سیر گرم پانی میں نیم چھٹانک نمک ملا کر مریض کو پلائیں اور حلق میں اُنگلی یا پَر سے خراش کریں تاکہ قے ہو جائے۔ کثرتِ شراب خوری، چائے نوشی اور تمباکو نوشی اور زیادہ شیریں و ترش اشیاء کھانے سے پرہیز کرائیں۔

بھوک کا مر جانا۔ بھوک کا کم ہو جانا

ANEREXIA-APPETITE LOST-APPETITE DEPRAVED

اس مرض میں یا تو غذا کی خواہش بالکل ہی نہیں ہوتی، یا بہت ہی کم ہوتی ہے مریض کا دل غذا کھانے کو نہیں چاہتا اور بعض اوقات اُس کو غذا سے نفرت ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض: بد ہضمی، زیادہ کھا جانا۔ خصوصاً گھی اور تیل والی مرغن اغذیہ کا زیادہ کھا جانا۔ بکثرت شراب نوشی۔ عصبی کمزوری۔ یہ سب اس کے اسباب

ہیں۔ نیز سرطانِ معدہ یا زخم معدہ میں مزمن یا شدید ورم بھی اس کے اسباب ہیں۔

علاج

چائنا۔ فیرم۔ ایسڈ فاس نکس وامیکا ×۱۔ آرسینکم۔ مرکیورس۔ اگنیشیا۔ پلسٹلا یورے نیم نائٹریکم وغیرہ ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں۔
مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کرنا چاہیے۔

بھوک بہت لگنا۔ بھوک کا ہوکا

BULMIA-BULINS APPETITE EXCESSIVE

اس مرض میں بھوک بہت لگتی ہے، اِدھر مریض نے کھایا اُدھر بھوک پھر لگ گئی۔ اگر مریض کچھ نہ کھائے تو اُس کا دل ڈوبا جاتا ہے۔ مریض سست اور پژمردہ رہتا ہے۔

اسباب مرض: بچوں میں پیٹ کے کیڑے۔ مریض ذیابیطس۔ معدہ میں خراش وغیرہ کا ہونا۔ شدید امراض کے بعد بھی اکثر بھوک بہت زیادہ لگا کرتی ہے۔

علاج

سائنا (پیٹ میں کرموں کی وجہ سے بھوک لگتی ہو) چائنا۔ ایسڈ فاس اور آیوڈیم (بیماری سے اُٹھنے کے بعد) مرکیورس۔ سلیشیا۔ کلکیریا کارب۔ جلیسی میم وغیرہ ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں۔

اگنیشیا۔ جب معدہ میں خلا محسوس ہو اور کمزور ہو۔
خوراک: ۳× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔
سمی سی فیوگا۔ معدہ ڈوبا جاتا ہو۔
خوراک: ۳× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔
رسٹاکس۔ اصل بھوک نہ لگتی ہو۔ لیکن جھوٹی بھوک بہت لگتی ہو۔
خوراک: ۳× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

نوٹ: اس مرض کے مریض کو لازم ہے کہ بہت پیٹ بھر کر نہ کھایا کرے بلکہ غذا تھوڑی تھوڑی اتھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد کھایا کرے۔

بدہضمی

DYSPEPSIA

اس مرض میں ہاضمہ میں نقص ہو جاتا ہے۔ معدہ کا فعل انہضام درست نہیں رہتا لیکن اس کی ساخت میں کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

علاماتِ مرض: مقام معدہ میں کم و بیش درد کا ہونا۔ یا بوجھ ہونا۔ ڈکاروں کا آنا۔ غذا کا منہ میں واپس آنا اور بعض اوقات قے ہو جانا۔ قبض یا اسہال۔ کبھی کبھی خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں البیومن خارج ہونے لگتی ہے اور مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے۔ بعض اوقات پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے اور شکم بہت تن جاتا ہے۔ مریض کو بہت بے چینی ہوتی ہے۔ ڈکار بے ذائقہ اور باآواز بلند آتے ہیں اور دیر تک آتے رہتے ہیں۔ مریض کو اپنے پارچات ڈھیلے کرنے پڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اسبابِ مرض: بے وقت کھانا اور زیادہ کھا جانا۔ خصوصاً ثقیل مرغن یا کچی غذا کھانا۔ کھانے کے ساتھ پانی بہت پی جانا۔ جلد جلد غذا کھانا اور اچھی طرح سے نہ چبانا۔ ایک ہی قسم کی غذا بہت مدت تک کھاتے رہنا۔ رطوباتِ ہاضمہ کا کم و بیش پیدا ہونا یا ناقص ہونا۔ جگر و پنکریاس کی رطوبات میں نقص واقع ہونا اور اسی طرح سے انتڑیوں کی رطوبات متناقص یا کم و بیش پیدا ہونا۔ کثرت مطالعہ ورزش و سیر نہ کرنا۔ تازہ ہوا کا نہ کھانا۔ زیادہ شراب نوشی۔ تمباکو نوشی یا چائے نوشی کرنا۔ رنج و غم زیادہ کرنا۔ خون کی خرابی۔ نیز امراض نقرس اور وجع المفاصل میں بھی بدہضمی کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ جس میں خون کی کمی کا ہونا یا عصبی کمزوری بھی اس کے اسباب ہیں۔ پائیوریا۔ مسوڑھوں کا پھوڑا اور دانتوں کا گل سڑ جانا بھی اس کے اسباب میں سے ہیں۔

علاج

نکس وامیکا ۔ ضعف معدہ کے لیے مجرب دوا ہے جب کھانے پینے کی بد پرہیزی، شراب خوری، دماغی محنت زیادہ کرنے اور جسمانی ریاضت نہ کرنے کی وجہ سے ضعف معدہ ہو جائے ۔ نفخ اور قبض کی شکایت ہو، بد ذائقہ کے ڈکار آتے ہوں ۔ سر درد صبح جاگتے ہی شروع ہو جاتا ہو ۔ یہ دوائی خصوصاً ان اشخاص کے لیے زیادہ مفید ہوتی ہے جو گھر کی چار دیواری میں زیادہ بیٹھے رہتے ہوں یا جو زیادہ دماغی کام کرنے والے ہوں جن کو بواسیر کی بھی شکایت ہو۔

خوراک: ×۱ یا ×۳ ہر دو گھنٹہ ۔

گریفائیٹس ۔ ڈاکٹر جوسلم صاحب نکس وامیکا اور گریفائیٹس باری باری سے دینے کی سفارش کرتے ہیں ۔ نکس وامیکا کی ایک خوراک بوقت صبح گریفائیٹس کی بارہ بجے دن کے بعد نکس وامیکا کی چار بجے شام اور گریفائیٹس رات کو سوتے وقت ان کے تجربہ میں یہ علاج نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔

خوراک: ×۱۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

پلسٹلا: جب مرغن اور ثقیل چیزیں بکثرت کھانے سے بدہضمی پیدا ہو گئی ہو ۔ اس کے لیے یہ خاص دوائی ہے ۔ جب معدہ کے اندر بلغم بکثرت پیدا ہو ۔ منہ کا ذائقہ خراب سا رہتا ہو ۔ غذا بہت دیر میں ہضم ہو اکثر غذا معدہ میں سڑ جاتی ہو اور معدہ میں بہت ترشی پیدا ہو ۔ سینہ جلتا ہو کھٹی ڈکاریں آتی ہوں منہ میں پانی بھر آتا ہو ۔ اکثر دست آتے ہوں تو ایسی حالت میں یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔

خوراک: ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

برائی اونیا ۔ منہ میں خشکی، ذائقہ تلخ ۔ غذا کھانے کے بعد معدہ میں پتھر کی مانند بوجھ معلوم ہوتا ہو ۔ معدہ کے اوپر ہاتھ سے دبانے سے درد ہو ۔ قبض ہو، دستے پڑ گئے ہوں اور گرمی کے موسم میں یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہو، گہرا سانس لینے سے فم معدہ میں درد ہو ۔ سر درد جس میں حرکت کرنے سے زیادتی ہوتی ہو ۔ طبیعت چڑچڑی ہو ۔

خوراک: ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

چائنا ۔ جب بدہضمی کے باعث دست آتے ہوں اور غذا ویسی کی ویسی پاخانہ میں نکل جاتی ہو ۔ کثرتِ اخراجِ منی یا جسم کی کوئی رطوبت زیادہ نکل جانے کے سبب سے ضعف معدہ ہو گیا ہو ۔ پیٹ بھرا ہوا ہو ۔ ڈکاریں بہت آتی ہوں لیکن ڈکار آنے سے ذرا بھی آرام نہ ہوتا ہو ۔ پیٹ میں از حد اپھارہ پیدا ہو ۔ دست بغیر درد کے اور پتلے ہوں ۔ بھوک بھی اچھی ہو ۔ کمزوری روز بروز افزوں ہو ۔

خوراک : ۲ × ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

آرسینکم ایلبم ۔ جو لوگ برف زیادہ پیا کرتے ہیں اور اُن کو ضعفِ معدہ کا نقص ہو جاتا ہے ۔ اُس کے دفعیہ کے لیے آرسینکم مجرب دوا ہے ۔ ضعیف القویٰ آدمیوں کے مزاج ضعفِ معدہ میں جب کہ معدہ میں جلن رہتی ہو اور ترش مادہ قے ہوتا ہو ۔ سرد چیزیں کھانے سے دست آجاتے ہوں اور گرم چیزیں مزاج کے موافق ، اور معدہ کے اوپر ہاتھ سے دبانے سے درد ہوتا ہو ۔

خوراک : ۲ × یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

لائیکوپوڈیم ۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں بوجھ معلوم ہو ۔ ایک لقمہ کھاتے ہی پیٹ بھر جائے پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہو اور اپھارا نچلے حصہ میں ہو ۔ قبض ۔ پاخانہ کم سخت اور بدقت خارج ہو ۔ پیشاب میں سرخ ریگ خارج ہو ۔

خوراک : ۳۰ × دن میں تین مرتبہ ۔

اینٹی منی کروڈم ۔ خوراک سے نفرت اور بھوک میں کمی ہو ۔ زبان پر سفید فرجمی ہو ۔ مانو کہ سفیدی کی ہوئی ہے ۔ ڈکاریں خوراک خوردہ ذائقہ کی آتی ہوں ۔ قبض اور اسہال باری باری سے ہوتے ہوں ۔

خوراک : ۲ × ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

کاربوویجی : جب مرض دیرینہ ہو ۔ معدہ اور انتڑیوں کے اوپر کے حصہ میں اپھارہ بہت ہو ۔ مریض کمزور ہو ۔ ڈکاریں آنے سے قدرے آرام معلوم ہو ۔ ہلکی غذا بھی ناموافق بیٹھتی ہو ۔ جلن اور کھٹی ڈکاریں آتی ہوں ۔ بوڑھے آدمیوں کے لیے یہ دوائی خاص طور پر مفید ہوا کرتی ہے ۔

خوراک : ۲ × یا ۶ × ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

کلکیریا کارب - بچوں اور مستورات کے ضعفِ معدہ میں بہت نافع ہے اور بلغمی اور خنازیری مزاج کے آدمیوں کے ضعفِ معدہ کے لیے یہ خاص دوائی ہے۔ جب معدہ میں بہت ترشی پیدا ہو۔ مریض کو سرد چیزیں بہت مرغوب ہوں اور گرم چیزوں سے بہت نفرت ہو اور مرغن غذا ہضم نہ ہو سکتی ہو۔ دودھ ناموافق پڑتا ہو۔ سفید رنگ کے اور کھٹے دست آتے ہیں۔

خوراک: ×۳ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر - معدہ میں ترشی بہت پیدا ہو۔ قریب گیارہ بجے صبح کے معدہ میں خلا کا احساس ہو اور کھانے کی زبردست خواہش ہو۔ صبح اُٹھتے ہی دست آ جائے جگر میں حرارت ہو یا قبض اور بواسیر ہو۔ اس دوائی کو صبح بغیر کسی چیز کے کھانے کے دینا چاہیئے اور بعدازاں شام کو نکس وامیکا۔

خوراک: ×۳ یا ۳۰ صبح کے وقت۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ براُنیا کارب۔ لائکس پیلم۔ سی پیا۔ نیٹرم میور۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۔ اپی کاک۔ سپائی جیلیا۔ کالکس۔ اگنیشیا۔ آرجنٹم نائٹریکم۔ ایبس نگرا۔ کاربالک ایسڈ۔ ایسڈم سلفیوریکم وغیرہ ادویات بھی اپنی اپنی علاماتِ مخصوصہ کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

شراب۔ سرکہ۔ مکھن۔ گھی۔ تیل و دیگر مرغن اغذیہ وغیرہ۔ مٹھائی وغیرہ سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ غذا مریض کو زود ہضم اور لطیف کھانی چاہیئے اور خوب چبا چبا کر کھانی چاہیئے۔ دودھ اور تھوڑی سبز ترکاری اُبلے ہوئے آلو۔ یا اُبلے ہوئے انڈے تھوڑی مقدار میں کھانے چاہئیں۔ چائے۔ حقہ اور پان تمباکو کا بھی کم استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر مریض کا کلیجہ جلتا ہو تو کھانے میں نمک اور گرم مصالحہ بہت کم استعمال کرنا چاہیئے لیکن اگر کلیجہ نہ جلتا ہو اور بدبودار ڈکاریں آتی ہوں تو کھانے میں گرم مصالحہ اور نمک ذرا تیز ڈال کر کھانا چاہیئے اور پانی کم پینا چاہیئے اور ورزش کرنا۔ صبح وشام سیر کرنا۔ ہر روز سرد یا نیم گرم پانی سے غسل کرنا۔ دانتوں کو داتن سے صاف کرنا

اور منہ کو پانی سے صاف کرنا یہ نہایت ضروری ہیں، نیز کثرتِ مطالعہ وکثرت شغل نیز فکر و تردد وغیرہ سے آزاد رہنا چاہیئے۔ کھانا کھانے کے بعد ایک گھنٹہ تک آرام کرنا اور مجامعت سے پرہیز کرنا۔ یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

کلیجہ کا جلنا اور کھٹی ڈکاروں کا آنا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ معدہ میں ترشی بہت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لیے ایسی حالت میں کھٹی اور شیریں اشیاء سے پرہیز لازم ہے اور نمک اور گرم مصالحہ بھی کم کھانا چاہئیے۔ اگر برخلاف اس کے بدبودار اور پھسی ڈکاریں آتی ہوں۔ پیٹ بوجھل ہو۔ طبیعت میں کاہلی و سستی بہت ہو لیکن کلیجہ نہ جلتا ہو تو ایسی صورت میں نمک ذرا تیز کھانا چاہئیے۔

انتڑیوں کی سوجن

(ENTERITIS)

اس مرض میں آنتوں میں سوزش ہو جاتی ہے اور بلغمی یا صفراوی رنگ کے آبی اسہال آتے ہیں جو بڑے بدبودار ہوتے ہیں۔ پیٹ میں تھوڑا درد بھی ہوتا ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو سردی لگ کر بخار چڑھ جاتا ہے۔ زبان سرخ اور خشک ہوتی ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے اور درد بھی بہت ہوتا ہے۔

اسباب مرض: سخت اور ناہضم ہونے والی غذا کا آنتوں میں جمع ہو کر خراش کرنا۔ آنتوں پر چوٹ آنا۔ یا زخم ہونا۔ رسولی سخت پاخانہ کا سدے بن کر پھنس جانا۔ پیٹ کو سردی لگنا اور بعض امراض مثلاً سوزش جگر۔ ہیضہ۔ سِل و عفونتی بخاروں میں بھی آنتوں میں سوزش ہو جایا کرتی ہے۔

علاج

اسہال (دست) کے بیان میں جو علاج و ضروری ہدایات درج کی گئی ہیں۔ ان کا بغور مطالعہ کر کے مناسب علاج کرنا چاہئیے۔ دیکھئے صفحہ ۲۶؎

اسہال ۔ دست

(DIARRHOEA)

اس مرض میں چھوٹی انتڑیوں کے فعل میں بعض اسباب سے فتور آجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بار بار پتلے پاخانے آتے ہیں ۔ بعض اوقات پاخانہ کی مقدار میں تو کوئی زیادتی نہیں ہوتی ۔ مگر حاجت بار بار ہوتی ہے ۔

علاماتِ مرض : جی متلانا ۔ نفخ ۔ انتڑیوں میں قراقر اور مروڑ' بعدہ' پتلے پاخانے آتے ہیں ۔ جو کبھی لیسدار صفراوی یا خونی یا مٹیانے رنگ کے یا جھاگ دار ہوتے ہیں' زبان میلی ہوتی ہے۔ تنفس میں بُو آتی ہے اور ترش ڈکاریں آتی ہیں موسم گرما کے اسہال خصوصاً صفراوی ہوتے ہیں ۔ پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے ٹانگوں میں کڑل پڑتے ہیں اور سخت نقاہت ہوتی ہے ۔

اسبابِ مرض : کھانے پینے میں بد پرہیزی، زیادہ کھا جانا' یا ثقیل یا باسی یا زیادہ مصالحہ دار چیزوں کا کھانا ۔ کچے میووں کا کھانا یا گلی سڑی سبزیاں اور گلے سڑے میوے ۔ مرغن اور پر تکلف غذا ۔ گلا سڑا یا بیمار جانور کا گوشت کھانا ۔ یہ سب اس کے اسباب ہیں ۔ گندے پانی کے استعمال سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔ موسموں کی تبدیلی یعنی موسم گرما کی گرمی، موسم خزاں کے گرم دن اور سرد راتیں اکثر مرض اسہال کو پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں ۔ پسینہ کے یکایک رک جانے یا بحالت پسینہ غسل کرنے سے بھی اسہال کا عارضہ پیدا ہو جایا کرتا ہے ۔ زیادہ فکر و غم، فکر و تردد اور غصہ کرنے سے بھی دست آنے لگتے ہیں ۔ کئی ایک امراض مثلاً تپ محرقہ ۔ اسہال، تپ دق اور سل وغیرہ میں بھی اسہال آنے لگتے ہیں اور مریض ہیضہ کے آغاز میں بھی اسہال آیا کرتے ہیں' اور انتڑیوں میں ورم یا زخم یا خراش یا سدہ یا کرم وغیرہ کا ہونا' نیز بار بار تیز جلاب لینا' یہ سب اس کے اسباب میں سے ہیں ۔ بعض حاملہ مستورات کو حمل کے دوسرے یا تیسرے مہینے بجائے قے کے دست آنے لگتے ہیں ۔

اقسامِ مرض

اس مرض کی موٹی موٹی قسمیں حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ خراشدار دست (IRRITATIVE DIARRHOEA) زیادہ منقیات یا خراش کرنے والی یا گندی اشیاء کے کھانے یا پینے سے ۔

۲۔ سوزشی یا ورمی اسہال (CONGESTIVE INFLAMMATORY) چھوٹی انتڑیوں کی لعاب دار جھلی میں اجتماعِ خون یا سوزش یا ورم کی وجہ سے ۔

۳۔ صفراوی دست (BILIOUS DIARRHOEA) گرم موسم کی وجہ سے

۴۔ سنگرہنی یا اسہال مزمنہ (DIARRHOEAL LIENTERICIA SPRUS) انتڑیوں کی از حد کمزوری کی وجہ سے ۔

۵۔ خونی دست (BLOODY DIARRHOEA) معدے میں زخم ۔ انتڑیوں میں ورم یا اُن میں زخم یا سرطان یا بواسیر وغیرہ کی وجہ سے ۔ نیز بعض مستورات کو خون ماہواری کے رُک جانے سے خونی دست آنے لگتے ہیں ۔

عِلاج

ڈاکٹر جے بی بیل صاحب نے جو کتاب اسہال پر لکھی ہے اس میں تقریباً ایک سو چالیس ادویات کا ذکر کیا ہے ۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہومیوپیتھی میں دست کا اتنا بھاری ذخیرہ ہے کہ اس میں مایوسی کا بہت کم امکان ہے ۔ ورنہ کوئی نہ کوئی دوائی ضرور کارگر ہو جاتی ہے اور یہی ہومیوپیتھی کی بڑی بھاری فضیلت ہے ۔ یہاں صرف چند ادویات کا ذکر کرتے ہیں ۔

آرسینکم ۔ جب اسہال کا مریض ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو اسہال کا نام سنتے ہی آرسینکم اور ویراٹرم البم ہر دو ادویات جھٹ سامنے آ جاتی ہیں ۔ ان ہر دو ادویات کی امتیازی علامات حسب ذیل ہیں ۔

آرسینکم	ویراٹرم البم
۱۔ پاخانہ مقدار میں تھوڑا تھوڑا	۱۔ پاخانہ مقدار میں بہت زیادہ

آرسینکم	ویراٹرم ایلبم
۲۔ بے چینی، تفکر اور درد کے برداشت کرنے کی ناقابلیت۔ ۳۔ پیاس بہت زیادہ، لیکن تھوڑی تھوڑی مقدار میں اور بار بار ۴۔ نقاہت اور کمزوری بمقابلہ دستوں کے بہت زیادہ ہو۔	۲۔ نہ بے چینی، نہ تفکر اور نہ ہی درد کے برداشت کرنے کی ناقابلیت ۳۔ پیاس زیادہ لیکن مریض بہت بہت پانی پیئے اور ٹھنڈے پانی کی طلب ہو۔ ۴۔ پاخانہ پھر چکنے کے بعد نقاہت بہت ہو لیکن اتنی زیادہ نہ ہو جتنی زیادہ مقدار میں دست آتے ہوں۔

آرسینکم کی چار موٹی موٹی علاماتِ اسہال یہ ہیں :۔

۱۔ تھوڑی مقدار میں پاخانہ کا آنا۔

۲۔ پاخانہ کا سیاہ رنگ ہونا۔

۳۔ گندی بدبودار پاخانہ آنا۔

۴۔ پاخانہ کے بعد سخت نقاہت کا ہونا۔

اور بڑی بھاری علامت مبرز میں جلن کا ہونا ہے۔ پاخانہ سیاہی مائل زرد لیسدار یا خونی آتا ہو۔ اکثر اوقات پاخانہ سیاہی مائل سبز اور بہت بدبودار آتا ہو اسہال کی زیادتی بوقتِ شب اور کھانے پینے کے بعد ہوتی ہو۔ کھانا کھانے کے بعد پاخانہ کا جھٹ آجانا۔ یہ چائنا۔ فیرم اور آرسینکم ہرسہ ادویات کی علامت ہے جب اسہال ٹھنڈی غذا کھانے، برف پینے یا آئس کریم کھانے سے یا باسی و گندی سڑی غذا کھانے سے پیدا ہوئے ہوں تو آرسینکم دوائی مؤثر ہوا کرتی ہے۔

خوراک : ×۳ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ویراٹرم ایلبم کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں :۔

۱۔ بڑے کھلے اور بمقدار کثیر آبی دست جو کہ بہت زور سے خارج ہوں۔

۲۔ دست آنے سے پہلے شکم میں درد

۳۔ پاخانہ آنے کے بعد کمزوری بہت زیادہ ہو۔

۴۔ ٹھنڈا پسینہ یا تریلی کا آنا اور جسم کا بالعموم ٹھنڈا و نیلا ہونا۔

وراٹرم البم کے اسہال آبی ہوا کرتے ہیں اور ایسے جیسے چاولوں کی پیچھ ہوا کرتی ہے ۔ دست آنے سے پہلے بہت سخت درد ہوتا ہے اور یہ درد بعض اوقات دست آتے وقت بھی ہوتا رہتا ہے، جب دست آچکتا ہے تو درد بند ہو جاتا ہے ۔ دستوں کے ہمراہ اکثر اوقات جی بھی متلاتا رہتا ہے ۔ ٹانگوں اور اوروں میں بعض اوقات کڑل بھی پڑتے ہیں ۔

جٹروفا دوائی کے اسہال بھی آبی اور بمقدار کثیر ہوتے ہیں اور بہت زور کے ساتھ نکلتے ہیں اور وراٹرم کی مانند مریض ٹھنڈا ٹھار ہوا کرتا ہے ۔ لیکن امتیازی فرق یہ ہے کہ جٹروفا کے اسہال کے ساتھ ہوا بہت خارج ہوتی ہے ۔ کڑل کوپرم میں بھی ہوتے ہیں لیکن کوپرم میں ٹھنڈا پسینہ نہیں ہوتا ۔ وراٹرم کی یہ بڑی قیمتی علامت ہے کہ مریض کو ٹھنڈے پانی کی طلب بڑی زبردست ہوتی ہے اور وہ بہت بہت مقدار میں پانی پینا چاہتا ہے ۔

خوراک : ۳× یا ۶× یا ۱۲× یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹے کے بعد ۔

چائنا ۔ جب کہ اسہال بلا درد کے آتے ہوں اور زرد رنگ کے ہوں ۔ یا اسہال میں نا ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہو اور کھانا کھانے کے بعد فوراً پاخانہ آ جاتا ہو ۔ جب کسی شدید مرض کے بعد اسہال آنے شروع ہو جائیں تو چائنا دوائی مفید ہوتی ہے ۔ موسم گرما کے اسہال کے لیے یہ ایک عمدہ دوائی ہے ۔ نیز پھل کھانے کے بعد جب اسہال آنے شروع ہو جائیں تو ان کے لیے یہ ایک قیمتی دوائی ہے پیری میں اسہال مزمنہ کے لیے یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔

خوراک : Q یا ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

آئرس ورسی کولر ۔ اسہال جن میں کہ مقعد اور مبرز میں پاخانہ جلنے کے بعد جلن ہو ۔ قے میں کھٹا، بدمزہ مادہ بہت خارج ہو اور منہ اور حلق میں بھی جلن ہو ۔ سر درد کی شکایت ہو ۔

خوراک : ۱× ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

سلفر کے اسہال خاص صفت رکھتے ہیں ۔ دستوں کی حالت تبدیل ہوتی رہتی ہو ۔ زرد ۔ آبی ۔ لیسدار نیز خنازیری مزاج والے بچوں کے اسہال میں کچی غذا

نکل جاتی ہو۔ صبح چار یا پانچ بجے کے قریب دست ، زور کرتا ہو اور مریض کو جگا دیتا ہو اور اس کو بہت جلدی ٹٹی میں جانا پڑتا ہو۔ علی الصباح کے لیے کئی ایک ، اور بھی ادویات ہیں ۔ مثلاً برائی اونیا اُن میں سے ایک ہے لیکن برائی اونیا کا امتیازی نشان یہ ہے کہ مریض بستر پر سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور ذرا اِدھر اُدھر حرکت کرتا ہے تب اس کو پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے ۔ دوسری دوائی نیٹرم سلف ہے ۔ اس میں پاخانہ تو صبح کو آتا ہے لیکن ہوا بہت خارج ہوتی ہے اور جب مریض صبح کے وقت بستر پر سے اُٹھ کر اپنے پاؤں کے اوپر کھڑا ہوتا ہے تب پاخانہ آتا ہے ۔ رومیکس ایک اور دوائی ہے جس کی صبح والی علامت سلفر سے ملتی جلتی ہے لیکن اس میں کھانسی بھی ساتھ ہوتی ہے ۔ پوڈو فائیلم ایک اور دوائی ہے جو کہ اس صفت میں شاید سلفر سے بہت زیادہ مشابہ ہے ، پوڈو فائیلم کی بھی یہ علامت ہے کہ مریض بستر پر سے اُٹھ کر پاخانہ جانے کی بہت جلدی کرتا ہے اور اُس کے پاخانوں کی حالت بھی بہت تبدیل ہوتی رہتی ہے لیکن اس میں جگر دُکھن ضرور موجود ہوتی ہے اور بعض اوقات دست سارا دن ہی آتے رہتے ہیں ۔

سلفر کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ مبرز اور مقعد میں دکھن اور خارش ہوتی رہتی ہے ۔ دست تیز آتے ہیں اور چمڑے کو جلا دیتے ہیں ۔ سلفر کا پاخانہ بدبودار ہوتا ہے اور پاخانہ کی بُو اس کے جسم سے آتی رہتی ہے ، دست اور قبض باری باری سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور اگر مریض کو بواسیر کا عارضہ بھی ہو تو سلفر دوائی کی یہ خاص علامت سمجھنی چاہئیے ۔ خارش دب جانے سے جب دست پیدا ہو جائیں تو یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ایلوز ۔ پاخانہ کی حاجت لگاتار بنی رہتی ہو اور ساتھ ہی ہوا بھی بہت خارج ہوتی رہتی ہو ۔ خاص علامت اس دوائی کی یہ ہے کہ بے چینی ، کمزوری اور عضلات مقعد کے متعلق بہت بے یقینی ۔ مریض ہوا خارج کرنے سے اس لیے ڈرتا ہے کہ مبادا ہوا کے ساتھ دست نکل جائے ۔ یہ حالت اکثر بچوں میں دیکھی جاتی ہے جب وہ ہوا خارج کرتے ہیں تو اس کے ساتھ پاخانہ بھی نکل جاتا ہے ۔

ایلوز میں بھی مانندِ سلفر کے یہ علامت پائی جاتی ہے کہ مریض بستر پر سے اُٹھ کر ٹٹی میں جانے کی بہت جلدی کرتا ہے۔ کچھ کھانے کے بعد دست آجاتا ہے۔ مقعد کے عضلات کی کمزوری ایلوز کی مانند فاسفورک ایسڈ میں بھی پائی جاتی ہے یعنی ریح خارج کرتے وقت پاخانہ بھی ساتھ نکل جاتا ہے۔ ایلوز میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے کہ پیشاب کرتے وقت پاخانہ بھی ساتھ نکل جاتا ہے۔

بواسیری مسے پاخانہ کے ساتھ پھول جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں، پاخانہ کا رنگ زرد اور لسی کی مانند آبی ہوتا ہے اور قبل پاخانہ کے شکم کے نچلے حصّہ اور ناف کے اردگرد بڑا سخت درد ہوتا ہے۔

ایلوز کی ضروری علامات یہ ہیں :-

۱۔ پاخانہ پانی پانی اور اُس میں ڈھیلے۔

۲۔ شکم کے نچلے حصّے میں پاخانہ کے پیشتر اور دوران میں سخت درد ہوتا ہے۔ پاخانہ آچکنے کے بعد درد موقوف ہوجاتا ہے۔

۳۔ پاخانہ آچکنے کے بعد نہایت کمزوری ہوتی ہے اور پسینہ آتا ہے۔

خوراک : x ۱ یا x ۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

پوڈوفائیلم ۔ اس میں بھی دست علی الصباح آیا کرتا ہے۔ دست آبی زرد بہت مقدار میں اور زور سے نکل جاتے ہیں اور بلا درد کے ہوتے ہیں اور یہ حالت صبح تین بجے سے لے کر نو بجے تک رہتی ہے اور پھر دن بھر میں دست نہیں آتے بلکہ معمولی پاخانہ آتا ہے۔ پوڈوفائیلم کی یہ ایک خاص علامت ہے کہ پاخانہ پھرنے کے بعد شکم اور مقعد میں بہت سخت کمزوری کا احساس رہتا ہے۔ پاخانہ آنے کے قبل کانچ (ڈھنڈری) نکل آتی ہے، دانت نکلنے کے زمانہ میں جب بچہ کو دست آئیں اور ساتھ ہی دماغی علامات بھی موجود ہوں تو یہ دوائی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ بعض اوقات سر درد اور دستوں کا عارضہ باری باری سے ہوتا ہے۔

پوڈوفائیلم اور مرکیورس کی چند علامات مشابہ ہیں، دونوں میں جگر ماؤف ہوتا ہے دونوں میں زبان پر دانتوں کے نشانات پائے جاتے ہیں لیکن مرکیورس میں کونتھنا بہت پڑتا ہے جو کہ پوڈوفائیلم میں نہیں ہوتا۔

پوڈوفائیلم کی خاص علامات مندرجہ ذیل ہیں :-

۱- علی الصباح اسہال کا آنا -

۲- آبی یا مانند لئی اور زرد نا ہضم شدہ غذا کے اسہال آنا اور ان کا زور کے ساتھ نکل جانا -

۳- بلا درد کے اسہال آنا -

۴- پاخانہ آنے کے بعد مقعد میں کمزوری کا محسوس ہونا -

شیر خوار بچوں کو جو کہ کمزور ہوں اور جن کو بڑی سخت قبض رہتی ہو - ان کو یہ دوائی ×۳ میں بڑا نفع کرتی ہے -

خوراک : ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد -

مرکیورس کار - پاخانہ کے وقت کو تھنا مرکیورس کی خاص علامت ہے - اور یہ علامت مرکیورس سالو کی بجائے مرکیورس کار میں واضح طور پر ملتی ہے - مرکیورس کار پیچش میں ایک خاص دوائی ہے - جب اسہال چپچپے اور خونی آتے ہوں اور اُن کے ساتھ کوتھنا اور مروڑ بہت پڑتے ہوں اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہو کہ ابھی پاخانہ اور آئے گا اور بار بار حاجت ہوتی ہو اور اس کو زور لگانا پڑتا ہو تو ایسے حالات میں مرکیورس کار ایک بڑی اعلیٰ دوائی ہے - جگر میں بھی دکھن ہوتی ہو - زبان پیلی (ڈھیلی) اور اس پر دانتوں کے نشانات پائے جاتے ہوں اور پاخانہ آنے سے پہلے بہت زوردار حاجت ہوتی ہو - پاخانہ آنے کے بعد کانچ بھی نکل آتی ہو -

خوراک : ×۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد -

کلکیریا - معدہ و امعاء کی شکایات میں کلکیریا کو فراموش نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کھٹے بدبودار اور ناہضم شدہ اسہال کی یہ ایک بڑی اعلیٰ دوائی ہے - اسہال مزمنہ کے لیے یہ بہترین ادویات میں سے ایک ہے جن بچوں کی چندیا کی ہڈیاں آپس میں نہ جُڑی ہوں اور وہ دانت نکال رہے ہوں اور ان کو اسہال کا عارضہ ہو تو کلکیریا کارب ایک اعلیٰ دوائی ہے - موٹے بچوں کو یہ بڑی موزوں پڑتی ہے - خنازیری اور رکٹی بچوں کے اسہال میں یہ اکثر کام آتی ہے -

خوراک : ۳× یا ۶× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد

فاسفورس ۔مزمن اسہال کی یہ خاص دوائی ہے ۔ اسہال علی الصباح بدوں درد کے سبز آنوں ملے ہوئے آتے ہیں اور اکثر کچی غذا نکل جاتی ہو ۔ یہ دوائی اکثر لمبے اور دُبلے پتلے اشخاص جن کی چھاتی کمزور ہو اور جن کا مزاج سلی ہو ۔مفید ہوتی ہے ۔ جب کہ دست کھلا اور زور سے نکل جاتا ہو اور اس میں سفید ساگودانہ کے سے اجزا تیرتے ہوں ۔ ٹھنڈا پانی پینے کی زبردست خواہش ہو ۔ لیکن جونہی یہ پانی معدہ میں گرم ہو جاتا ہو تو قے کے ذریعہ سے باہر نکل جاتا ہو ۔ مقعد کھلی رہے گویا مفلوج ہو گئی ہے ۔

خوراک ۔ ۳× یا ۳۰ دن میں تین یا چار مرتبہ ۔

فیرم ۔ ایسے مریض کہ جن میں کمی خون ہو ۔ کچا ۔ پتلا پاخانہ بدوں درد کے نکل جاتا ہو ۔ بھوک بدستور رہو ۔ کھانے کے بعد خوراک فوراً ہی بذریعہ قے باہر نکل جاتی ہو ۔

خوراک ۔ ۳× ۔ ہر ایک گھنٹہ کے بعد ۔

پلسٹلا ۔ اسہال جن کی وجہ مرغن غذا کی زیادتی ہو ۔ متلی اور ڈکاریں آئیں ۔ ذائقہ خراب ہو ۔ رنگت ہمیشہ تبدیل ہوتی رہے ۔ کوئی دو پاخانے آپس میں نہ ملیں ۔ دست رات کو پھل یا بالائی کھانے سے زیادہ آئیں ۔ مریض ٹھنڈی اور تازہ ہوا کو زیادہ پسند کرے ۔ منہ سوکھتا ہو لیکن پیاس ندارد ۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد ۔

ضروری ہدایات

قابض ادویات دیکر اسہال کو بند کرنا بعض اوقات بُرے نتائج پیدا کرتا ہے ایک علامت کو تو آرام آجاتا ہے لیکن دیگر کئی علامات جاگ اٹھتی ہیں اور تکلیف کا موجب ہوتی ہیں ۔ جب اسہال آنے سے طبیعت میں فرحت اور سبکی معلوم ہو تو اُن کو روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے ۔ کیونکہ قدرت کا دیگر امراض کو شفا دینے کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے ۔ دانت نکالنے کے ایام میں بچوں کو دست آنے یا زیادہ کھا جانے کی وجہ سے اکثر بذریعہ اسہال قدرت تکالیف کو دُور کرتی ہے گر پیٹ میں ناہضم شدہ غذا یا فاسد مادہ خراش کرتا ہو ۔ تو بعض اوقات بذریعہ

انیما یا خفیف مسہل اس کو خارج کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے ۔ مریض کے جسم کو گرم رکھیں اور اُس کو آرام دیں ۔ جب مرض شروع ہو تو چوبیس گھنٹوں تک مریض کو کسی قسم کی غذا نہ دیں ۔ صرف جوش دے کر سرد کیا ہوا پانی یا پھاڑے ہوئے دُودھ کا پانی اور البومن[1] واٹر یعنی انڈے کی سفیدی کا پانی تھوڑا تھوڑا دیں ۔ بعدازاں گائے کا تازہ دودھ جوش دے کر سرد کیا ہوا دے سکتے ہیں یا دُودھ میں لائم واٹر ملا کر دیں ۔ اگر دودھ نفخ پیدا کرتا ہو تو اس کی بجائے ساگو دانہ یا ارارروٹ پانی میں پکا کر یا مونگ کی دال کا پانی دیں ۔ بعدازاں دہی چاول ، دال شوربہ چاول ۔ کھچڑی اور دُودھ ڈبل روٹی بھی دے سکتے ہیں ، اسہال مزمنہ یا سنگرہنی میں غذا کے متعلق نہایت احتیاط لازم ہے ۔ ہر قسم کی ٹھوس غذا مریض کو نقصان دہ ہوتی ہے ۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ مریض کو صرف دُودھ ہی کچھ عرصہ تک پلاتے رہیں ۔ گائے کا عمدہ تازہ دودھ لے کر اور اس کو جوش دے کر سرد کر لیں اور ذائقہ کے لیے تھوڑی سی کھانڈ یا مصری ملا لیں اور سرد کرنے کے بعد اس میں سے نیم پاؤ کے قریب پلاتے جائیں اور جب تک مرض کو بالکل آرام نہ ہو جائے تب تک مریض صرف دُودھ ہی پیئے ۔ کیونکہ ٹھوس غذا کھانے سے مرض کے عود کر آنے کا اندیشہ ہوتا ہے جن مریضوں کو یہ دُودھ ہضم نہ ہوتا ہو اُن کو دُودھ میں لائم واٹر یعنی چُونے کا پانی ملا کر دیں ۔ اگر دُودھ بالکل موافق نہ آتا ہو تو بجائے دُودھ کے چنے کا یا گوشت کا ہلکا شوربا یا یخنی پکا کر دیا کریں ۔

شدید مرض میں مریض کو پورا پورا آرام دیں اور شکم میں سخت درد ہونے کی حالت میں روئی گرم کر کے پیٹ پر باندھیں یا فلالین یا کھدر کا ٹکڑا گرم پانی میں بھگو کر اور نچوڑ کر اس سے شکم پر ٹکور کریں ، اکثر رفع درد کے لیے یہ عمل نہایت مفید

---

[1] البومن واٹر یعنی انڈے کی سفیدی کا پانی بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے :-
دو تازہ انڈوں کی سفیدی لے کر نصف سیر تازہ صاف پانی میں ڈال دیں اور اس کو خوب ہلا دیں تاکہ سفیدی پانی میں حل ہو جائے پھر اس میں ذائقہ کے لیے تھوڑی کھانڈ یا مصری یا نمک ڈال دیں ۔ بچوں کو جب سبز دست آتے ہوں اور ان کو کوئی چیز ہضم نہ ہوتی ہو تو یہ پانی ہضم ہو جاتا ہے ۔

ثابت ہوتا ہے۔ مریض کے ہاتھ، پاؤں اور شکم کو گرم رکھیں۔

نفخ شکم - اپھارہ - پیٹ اپھرنا

(FLATULENCE)

اس مرض میں اکثر ناہضم شدہ غذا کے متعفن ہونے سے شکم میں ریح پیدا ہو کر پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ نیز بعض امراضِ جگر ورم اور گنٹھیا و امراضِ معدہ و امعاء وغیرہ بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ عصبی مزاج کے اشخاص اکثر اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ نفخ شکم کے ساتھ اکثر غشی و جی متلانا، دل دھڑکن اور دیگر کئی تکلیف دہ علامات شامل ہو جاتی ہیں۔

عِلاج

کاربالک ایسڈ - نفخ شکم ہو۔ ڈکاریں آتی ہوں یا مریض گہرا سانس لیتا ہو۔
خوراک: ۳× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

کاربو ویجی: معدہ تنا ہوا۔ زور نفخ کا اُوپر کی طرف ہو۔ دم تکلیف سے آتا ہو یا تیز دردیں سینہ میں ہوتی ہوں اور قبض نہ ہو۔ ڈکار سے افاقہ ہوتا ہو۔
خوراک: ۶× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

لائیکو پوڈیم - اپھارہ شکم کے نچلے حصّہ میں ہو۔ دباؤ نیچے کی جانب ہو اور قبض ہو۔
خوراک: ۶× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

لاکسِس: نفخ شکم ہو۔ پیٹ میں درد ہوتا ہو اور ڈکار آنے سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہو۔
خوراک: ۱۲× ہر چھ گھنٹے کے بعد۔

نکس وامیکا - نفخ اور بدہضمی ہو۔ ہر ایک چیز کھائی پی ہوئی ہوا میں تبدیل ہو جاتی ہو۔
خوراک: ۳× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

کیمومیلا - نفخ شکم ہو اور ڈکار آنے سے افاقہ ہوتا ہو۔
خوراک: Q کے ایک یا دو قطرے گرم پانی میں ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

علاوہ ازیں آرجنٹم نائٹریکم - کلکیریا فلوریکا - کالن سونیا - منتھا پیپریٹا - کالچی کم اور سلفر وغیرہ ادویات بھی کام آتی ہیں -

ضروری ہدایات

شیریں نشاستہ دار اغذیہ نیز میوہ جات - چائے - لسی - شوربہ اور سبزی ترکاری سے پرہیز کریں - اور شکم پر گرم پانی کی بوتل سے سینک کریں یا گرم روئی اوپر باندھیں غذا کے ہمراہ پانی کم پیا کریں - البتہ غذا کے ایک یا دو گھنٹہ کے بعد پانی پی لیا کریں - ہینگ کو گائے کے پیشاب میں رگڑ کر اور تھوڑا گرم کر کے پیٹ پر لیپ کرنے سے اپھارہ دُور ہو جاتا ہے -

درد قولنج - قولنج

(COLIC)

اس مرض میں بڑی آنت کے عضلاتی ریشے سکڑتے یا اینٹھتے ہیں اور شکم میں سخت تشنجی درد ہوتا ہے -

علاماتِ مرض: ناف کے گرد نہایت سخت درد ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انتڑی کو کوئی مروڑ رہا ہے یا بل دے رہا ہے - پیٹ کو دبانے سے آرام معلوم ہوتا ہے - مریض ٹانگوں کو پیٹ کے ساتھ سکیڑتا ہے اور مارے درد کے دوہرا ہوا جاتا ہے - کبھی شکم کے بل پڑا رہتا ہے اور کبھی فرش پر لوٹتا ہے اور نہایت جانکنی کی حالت میں ہوتا ہے - عموماً قبض ہوتی ہے اور اکثر پاخانہ جانے کی حاجت بار بار ہوتی ہے - لیکن خارج بہت کم ہوتا ہے یا صرف ہوا ہی خارج ہوتی ہے - بخار نہیں ہوتا اور نہ ہی ابتدا میں نبض تیز ہوتی ہے - البتہ بعد میں تشویش کی وجہ سے تیز ہو جایا کرتی ہے - درد ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب آنت کے عضلات مادہ براز یا جمع شدہ ہوا کو نیچے کی طرف دھکیلتے ہیں اور نیچے کا حصہ سکڑا ہوا ہوتا ہے تو اس وقت غضب کی لہر کی درد پڑتی ہے -

اسبابِ مرض: غذا میں غلطی یعنی ثقیل اغذیہ یا ترش پھلوں کا کھانا - ٹھنڈے پاؤں کا بھیگنا - کرم امعاء اور قبض وغیرہ اس کے اسباب ہیں -

تشخیص مرض : درد قولنج کو (۱) درد گردہ (۲) ورم امعاء (۳) دردِ معدہ سے تشخیص کرنے کے لیے امتیازی علامات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ چنانچہ

۱۔ دردِ گردہ مقامِ گردہ سے اٹھتا ہے اور درد کی ٹیسیں رانوں اور فوطوں تک جاتی ہیں اور پیشاب تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہے۔

۲۔ ورم امعاء میں بخار ہوا کرتا ہے لیکن درد قولنج میں بخار نہیں ہوتا۔

۳۔ درد معدہ مقام معدہ پر ہوتا ہے۔ لیکن درد قولنج ناف کے آس پاس ہوتا ہے۔

علاج

کالوسنتھ : گنٹھیا اور وجع المفاصل کے مزاج والے مریضوں کے لیے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے جب کہ کاٹنے والی دردیں ہوتی ہوں اور مریض دوہرا ہوا جاتا ہو۔ یا شکم کو کسی سخت چیز سے دبائے رکھتا ہو۔ درد قولنج ہوا کے رکنے سے ناہضم شدہ غذا یا سردی کے باعث یا غصہ کے سبب سے پیدا ہوا ہو۔ اسہال آتے ہوں اور قبل دورانِ اسہال کے درد ہوتا ہو اور ہوا کے خارج ہونے یا پاخانہ آنے سے درد کو آرام آتا ہو۔ دردِ حیض اور دردِ مثانہ کے لیے بھی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ کالوسنتھ عصبی دردِ قولنج میں مفید ہوتی ہے اور جب درد کی وجہ سوزش ہو تو پھر یہ مفید نہیں ہوتی۔

خوراک : ۳ یا ۶ کے پانچ قطرے تک فی خوراک ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

اکونائیٹ : مریض کے دوہرا ہونے کی علامت اکونائٹ میں بھی ملتی ہے جب بوجہ سوزش کے درد قولنج ہو تو یہ دوائی مؤثر ہوا کرتی ہے۔ مریض دوہرا ہونے کے لیے تو مجبور ہوتا ہے لیکن ایسا کرنے سے اس کو آرام معلوم نہیں ہوتا۔

ویراٹرم ایلبم ۔ جب مریض مارے درد کے دوہرا ہوا جاتا ہو اور آرام کی خاطر وہ چلنے پھرنے پر مجبور ہوتا ہو۔ ٹھنڈا پسینہ (تریلی) پیشانی پر آتا ہو شکم تنا ہوا اور قبض ہو۔

خوراک : ۶× ہر نصف گھنٹہ کے بعد۔

ڈایاسکوریا ۔ جب درد ناف کے پاس ہوتا ہو اور متواتر لگاتار ہوتا رہتا ہو اور درمیان میں کبھی بہت تیز ہو جاتا ہو اور بجائے دوہرا ہونے کے جسم کو اکڑانے

سے آرام معلوم ہوتا ہو۔

صفرادی وجع المفاصلی اور اعصابی دردوں میں یہ دوائی کام آتی ہے۔ درد سینہ اور کمر کی جانب پھیلی ہوں جب بدہضمی ہو اور ساتھ ہی درد قولنج بھی ہو تو یہ دوائی بہت ہی مفید ہوا کرتی ہے۔ جب مارے درد کے مریض کو پیچھے کی جانب جھکنا پڑے اور اس سے اس کو کچھ آرام معلوم ہو تو یہ دوائی مؤثر ہوا کرتی ہے۔

خوراک: دو چھٹانک پانی میں بیس سے لے کر چالیس قطرے مدر ٹنکچر کے ڈال دیتے ہیں اور ہر نصف گھنٹہ کے بعد اس میں سے ایک چمچہ بھر دوائی مریض کو دی جاتی ہے۔

نکس وامیکا: جب درد قولنج کا عارضہ بدہضمی کے باعث ہو پاخانہ جانے کی حاجت بار بار ہو۔ لیکن خارج نہ ہو یا بہت تھوڑا خارج ہوتا ہو۔ مریض چڑچڑی طبیعت کا ہو۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہو۔ قے ہونے سے پیٹ میں درد کو تھوڑی دیر کے لیے آرام ہو جائے شکم سخت ہو اور اندر کو گھسا ہوا۔ پھولا ہوا نہ ہو۔ کھانے میں بے احتیاطی کے سبب درد۔ معلوم ہو کہ آنتیں پتھروں کے درمیان کچلی جا رہی ہیں قے کے ذریعے بہت کم مادہ خارج ہو۔ یا کچھ بھی خارج نہ ہو لیکن مریض کو ایسا معلوم ہو کہ بہت کچھ نکلے گا اور نکلے کچھ بھی نہ، بواسیری مزاج والوں کے لیے یہ دوائی خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۱×، ہر نصف گھنٹہ کے بعد۔

کیمومیلا۔ یہ دوائی بچوں اور مستورات کے درد قولنج میں موزوں تر ہوا کرتی ہے۔ جب درد قولنج کے ساتھ ہی رخسارے گرم، چہرہ سرخ اور پسینہ آتا ہو۔ جب درد قولنج غم و غصہ کے باعث پیدا ہوا ہو۔ گرمی پہنچانے سے اور بوقتِ شب درد زیادہ ہوتا ہو اور نفخ بھی ساتھ ہو تو یہ دوائی ضرور دینی چاہیے۔

خوراک: ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا۔ شیر خوار بچوں کے درد قولنج میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ بچہ پیچھے کی جانب جھکتا ہے اور چلاتا ہے اور رودۂ مستقیم جس کو انگریزی میں ٹرانس ورس کولن کہتے ہیں۔ مانند گدی کے پھول گیا ہو۔ درد کے ساتھ پیٹ میں تشنج ہو اور ایسا معلوم ہو کہ پیٹ کے اندر گولا سا بن گیا ہے۔

خوراک: ۱x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

پلمبم: جب درد شکم تمام اطراف میں پھیلتا ہو۔ شکم کی دیواریں اندر کی جانب کھچی ہوئی ہوں۔ ٹانگوں میں کڑل پڑتے ہوں اور بڑی سخت قبض ہو۔ لیکن نفخ نہ ہو شکم مانند پتھر کے سخت ہو اور ایسا محسوس ہو۔ گویا کہ شکم کی دیواریں رسی سے بندھی ہیں۔ کمر کی طرف کھچی جا رہی ہیں۔ مالش کرنے اور سخت دبانے سے آرام معلوم ہوتا ہو۔

خوراک: ۳x سفوف کے دو سے لے کر چھ گرین تک ہر ایک یا دو گھنٹہ کے وقفہ پر۔

کاکیولس: جب نفخ کے ساتھ درد قولنج ہو اور رات کو درد زیادہ ہو، ہوا کے خارج ہونے سے کوئی آرام نہ ہوتا ہو کیونکہ ریح پھر پیدا ہو جاتی ہے۔ دائیں پہلو میں درد ہوتا ہو اور آگے کی جانب جھکنے سے زیادہ ہوتا ہو۔ قبض بھی ساتھ ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

اگنیشیا۔ ہسٹریکل مزاج والے اشخاص کو جب درد قولنج کا حملہ ہوتا ہے جو کہ نیند سے جگا دیتا ہو اور غم کرنے سے درد قولنج پیدا ہوتا ہو۔ تو ایسی حالت میں یہ دوائی مفید ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا۔ جب درد زیادہ نہ ہو۔ پیٹ میں چبھن سی پڑتی ہو۔ حرکت سے زیادتی ہو۔ کھانا کھانے کے دو تین گھنٹہ کے بعد درد شروع ہو اور آہستہ آہستہ خود بخود آرام ہو جائے۔ قبض بھی ساتھ ہو۔

خوراک: ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا۔ جب مٹھائی یا مرغن غذا کھانے سے درد قولنج ہو اور ساتھ ہی سردی لگتی ہو۔ شکم میں گڑگڑ کی آواز پیدا ہوتی ہو۔ ہسٹیریا کی مریض عورت اور حاملہ عورت کے پیٹ درد میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔ جب کہ پیشاب کی حاجت بار بار ہو۔

خوراک ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

مگنیشیا کارب : دردِ قولنج میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔جب کہ سبز لیسدار پاخانے پھل یا سبزی کھانے کے بعد آتے ہوں اور مریض مارے درد کے دوہرا ہوا جاتا ہو۔

خوراک : ۲× سفوف پانچ سے لے کر دس گرین تک گرم پانی کے ہمراہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد[1]

ضروری ہدایات

فلالین کے ٹکڑے کو گرم کر کے شکم پر لپیٹیں یا گرم پانی کی پچکاری یعنی انیما (حقنہ) کریں۔اس سے اکثر بہت جلدی آرام آجایا کرتا ہے۔ہر قسم کی سبزیات و نفاخ اغذیہ سے پرہیز لازم ہے۔جن اشخاص کو یہ مرض لگا ہے بگا ہے ہوجایا کرتا ہے ان کو لازم ہے کہ وہ شکم کے گرد فلالین کا ٹکڑا باندھے رکھیں نیز پاؤں کو حتیٰ الوسع بھیگنے نہ دیں۔

سیسہ سے قولنج

(LEADCOLIC)

اس مرض میں شکم میں درد ہوتا ہے۔پیٹ اندر کی طرف کھچا ہوتا ہے اور مسوڑھوں پر اکثر ایک نیلی لکیر پڑجاتی ہے۔

اسباب مرض : سیسہ کے برتنوں میں کھانا پینا۔رنگ سازی۔سیسہ کے برتن بنانا یا حروف بنانا۔کیمیا زیٹری کرنا۔ایسے مکان میں جس میں تازہ رنگ کیا گیا ہو سونا۔یہ سب اس کے اسباب ہیں۔

علاج

اوپیم ۱× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

الیومن ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

الیومینا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

---

[1] ان کے علاوہ کاسٹیکم سٹیفی سیگریا۔اپی کاک۔اوپیم۔کوپرم۔کوپرم آرس اور سٹینم بھی اپنی علامات کی موجودگی میں مفید ہیں۔

بیلاڈونا ۔ پلاٹینم ۔ پوڈوفائیلم اور ایڈ سلف ادویات بھی کام آتی ہیں۔

نوٹ : ڈاکٹر ایس جونز ایم ڈی لکھتے ہیں کہ پھٹکڑی پسی ہوئی ۵ رتی پانی ملا کر جوان مریض کو ہر دو گھنٹہ کے بعد دیتے جائیں ۔ حتیٰ کہ آرام ہو جائے ۔

ضروری ہدایات

جو لوگ اس مرض کا شکار ہوں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنا پیشہ بدل دیں ۔ دورہ مرض میں پیٹ پر گرم ٹکور کریں یا سینک کریں ۔ نیز گرم پانی اور صابن کی پچکاری کریں۔

ہچکی آنا

(HICCUP　HICCOUGH)

ہچکی درحقیقت ایک علامت ہے ۔ جو کئی ایک امراض میں بطور پیچیدگی کے پیدا ہو جاتی ہے ۔ بعض حالات میں یہ ایک خطرناک علامت ہوا کرتی ہے ۔ جب حجاب حاجز[1] (ڈایافرام) میں تشنج ہو کر سکڑتا ہے، تو ہچکی آتی ہے ۔ یہ مرض عموماً معدہ کے فتور سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات شکم کے دیگر امراض کے باعث بھی ۔

اسباب مرض : بچوں کو زیادہ کھانا کھا جانے یا ان کے معدہ میں دودھ کے زیادہ پھٹ جانے اور اپھارہ وغیرہ ہو جانے سے ہچکی آنے لگتی ہے ۔ لیکن نوجوانوں اور بوڑھوں کو بوجہ بدہضمی کے یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے ۔ جگر کے فعل میں سستی و کلیجہ جلنا وغیرہ اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں ۔

علاج

جن سنگ : ہچکی کی یہ ایک خاص دوائی ہے ۔ ڈاکٹر بورک فرماتے ہیں کہ

[1] ڈایافرام ۔ سینہ و شکم کا درمیانی پردہ ۔ یہ ایک عضلاتی و غشائی پردہ ہے جو سینہ و شکم کے درمیان آڑے طور پر واقع ہے اور آلاتِ تنفس کو آلاتِ غذا سے جدا کرتا ہے یعنی دل اور پھیپھڑے اس کے اوپر ہوتے ہیں اور جگر و معدہ وغیرہ اس کے نیچے ۔

ہچکی کے ہر ایک کیس میں یہ دوائی شافی ہوتی ہے اور اگر کسی کیس میں ناکام بھی ہو جائے تو پھر نکس وامیکا ۳× استعمال کرنی چاہیئے۔

خوراک: ۵ سے دس قطرے نصف اونس پانی میں ملا کر ہر بیس یا تیس منٹ کے بعد۔

کوپرم بھی ایک خاص دوائی ہچکی کی ہے۔ دم چڑھنا، ڈکار آنا۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ (قراقر) درد شکم اور قئیوں کا آنا۔ یہ کوپرم کی خاص علامات ہیں۔ کوپرم میٹیلیکم کی بجائے کوپرم آرسینی کم بعض ڈاکٹروں کے نزدیک زیادہ موزوں ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

ہائیوسائی مس۔ یہ دوائی کوپرم سے دوسرے درجہ پر ہے۔ غذا کھانے کے بعد ہچکی کا شروع ہو جانا۔ کلیجہ جلنا۔ پیاس، جی متلانا اور گندے ڈکاروں کا آنا اس دوائی کی خاص علامات ہیں۔ جب آپریشن کرانے کے بعد ورم ہو جائے تو ہائیوسائی مس خاص طور پر مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا جب بدہضمی قابض یا ثقیل غذا کے کھانے اور اس کے بعد سرد پانی پینے سے یہ عارضہ شروع ہو جائے، معدہ میں کھٹائی زیادہ ہو۔ کلیجہ میں جلن ہو اور بدبودار ڈکار آئیں تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ تمباکو نوشی کے بعد اگر یہ عارضہ پیدا ہو تو نکس وامیکا دوائی شافی ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر دس منٹ کے بعد۔

اگنیشیا: عصبی مزاج والے مریضوں کی ہچکی میں یہ دوائی شافی ہوا کرتی ہے۔ جبکہ بعد دوپہر اور کھانے کے بعد ہچکی شروع ہو۔ تمباکو نوشی سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو۔ جب ہچکی کا حملہ گاہے گاہے ہوتا ہو اور رنج و غم یا کسی امر میں مایوسی ہونے کے باعث یہ عارضہ ہوتا ہو تو اگنیشیا مؤثر ہوا کرتی ہے۔ ہسٹریکل مزاج کی مستورات کو جب ہچکی کا حملہ ہو جائے تو یہ دوائی فوراً اپنا اثر دکھلاتی ہے۔

خوراک: ۲× ہر دس منٹ کے بعد۔

کاکیولس: جب نکس وامیکا مظہر ہو۔ لیکن وہ شفا دینے سے قاصر رہے تو

یہ دوائی اونچی طاقت میں دی ہوئی فائدہ کرتی ہے۔ جب ہیضہ کے بعد یہ مرض شروع ہو جائے تو یہ دوائی نفع کرتی ہے۔

خوراک: ۶x یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ

سائی کیوٹا: جبکہ ہچکی بآوازِ بلند آتی ہو اور بڑی خطرناک صورت اختیار کیے ہوئے ہو۔ شکم ہوا سے پُر ہو اور جلتا ہو۔ بڑی سخت قیئیں آتی ہوں اور پیاس لگتی ہو اسہال آتے ہوں تو یہ دوائی مؤثر ہوا کرتی ہے۔ مرض ہیضہ کے بعد جب ہچکی شروع ہو جائے تو سائی کیوٹا شافی ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر دس منٹ کے بعد۔

بیلاڈونا: جب ڈکار اور ہچکی ملے جلے آتے ہوں ہچکی بہت سخت ہو اور تنگیٔ تنفس ہو۔ شکم میں گڑگڑاہٹ ہو اور رات کو مرض کا زور ہوتا ہو۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

کاربوویج: ہچکی کئی گھنٹوں بلکہ کئی روز سے جاری ہو شکم تنا ہوا ہو تھوڑی سی غذا کھانے سے دست آ جاتے ہوں۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

علاوہ مذکورہ ادویات کے سائی کلیمن، نیٹرم میور، لاکسس، رٹینہیا۔ ہائیڈرو سیانک ایسڈ اور سلفیورک ایسڈ بھی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

بسا اوقات سرد پانی یا برف کا پانی یا سیاہ مرچ کو حقہ میں رکھ کر پینا یا ناریل کا پانی پینا۔ ہچکی کو آرام دیتا ہے جب ہچکی کا عارضہ زیادہ کھانے کے باعث پیدا ہو تو غذا کو باقاعدہ کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ خفیف قسم کی ہچکی میں ایک لمبی سانس بھر کر ایک دو منٹ تک دم بند رکھنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

قبض

(CONSTIPATION)

یہ مرض عام ہے۔اس کی زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔اس مرض میں پاخانہ خشک سیاہی مائل۔متعفن مقدار میں تھوڑا اور بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے اور بہت دیر لگتی ہے۔بعض اوقات رفع حاجت کے وقت زیادہ زور لگانے اور سخت براز کی وجہ سے خون یا آنوں بھی آجاتی ہیں۔شکم میں کم و بیش نفخ ہو جاتا ہے کیونکہ پاخانہ کے زیادہ عرصہ تک انتڑیوں میں رُکے رہنے کی وجہ سے شکم میں متعفن ریح پیدا ہو جاتی ہے۔مریض سُست رہتا ہے۔اکثر سر درد کی شکایت بھی رہتی ہے۔مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔اور دل زیادہ دھڑکتا ہے۔

اسبابِ مرض: ثقیل اغذیہ کا کھانا۔میدہ والی چیزیں یا زیادہ خشک غذا کا کھانا اور سبزیاں نہ کھانا۔تازہ ہوا میں ہواخوری نہ کرنا۔چائے زیادہ پینا اور کثرتِ حقّہ نوشی، بیئر یا شراب کا بکثرت استعمال، ترا شیاء کا زیادہ استعمال کرنا۔بعض اوقات اپنے معمول پر پاخانہ نہ پھرنا۔کمر میں پیٹی یا کمر بند کو کس کر باندھنا۔نیز بعض امراض مثلاً بواسیر۔موٹاپا۔بعض عصبی امراض نیز بعض امراضِ رحم یہ سب اس کے اسباب ہیں۔اکثر بار بار جلاب لینے سے بھی آنتیں کمزور پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنا فعل بخوبی سرانجام نہیں دے سکتیں۔

نوٹ: ۱۔جو اشخاص دماغی محنت بہت کرتے ہیں اور ورزش یا سیر کم کرتے ہیں ان کی انتڑیوں کے پٹھے کمزور پڑ کر دائمی قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۔مستورات بہ نسبت مردوں کے اس مرض میں زیادہ مبتلا پائی جاتی ہیں خصوصاً حاملہ مستورات کو قبض زیادہ ہوا کرتی ہے اور اکثر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ دائمی قبض کی وجہ سے مستورات کے رحم اپنی جگہ سے ٹل جاتے ہیں۔

اقسامِ مرض: قبض دو قسم کی ہوتی ہے، ایک عارضی، دوسری دائمی یا پرانی قبض۔

علاج

نکس وامیکا: پاخانہ تھوڑا تھوڑا لیکن بار بار آئے اور ہر وقت حاجت بنی

رہے اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ ہر بار پاخانہ تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے دماغی کام کرنے والے یا گوشت یا شراب کے زیادہ استعمال کرنے والے آدمیوں کے لیے یہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے۔ نیز طلبا اور دیگر گھر کے اندر رہنے والے اشخاص کے لیے یہ دوائی موزوں تر ہوتی ہے جب کاہلی اور سُستی کے باعث قبض کا عارضہ پیدا ہو گیا ہو۔ مثلاً پاخانہ کو روک رکھنا اور رفع حاجت کے لیے ٹٹی میں نہ جانا۔ ورزش کرنا اور سُستی میں پڑا رہنا۔ تو ایسے حالات میں یہ دوائی دافع قبض ہوا کرتی ہے۔ جی متلانا۔ سر درد، نیند ٹھیک طرح نہ آنا۔ یہ علامات بھی اکثر قبض کے ساتھ شامل ہوا کرتی ہیں، لیکن جب پاخانہ جانے کی حاجت ہی پیدا نہ ہو تو ایسی حالت میں یہ دوائی مفید نہیں ہوتی۔

خوراک: ×۱ کے چار قطرے یا ×۱ کے سفوف پانچ گرین بوقت شام جب قبض رفع ہو جائے تو کلی شفا کے لیے ×۳ طاقت استعمال کرنی چاہیے۔

برائی اونیا: پاخانہ لبا۔ سخت اور خشک، گویا کہ جلا ہوا ہے۔ یہ برائی اونیا کی خاص علامت ہے۔ پیاس زیادہ اور منہ خشک ہو۔ سر درد بھی ساتھ ہو۔ جگر کے مقام پر درد ہو۔ پاخانہ کی حاجت بالکل پیدا ہی نہ ہو۔ اُن اشخاص کے لیے جو کہ طبعاً وجع المفاصل طبیعت کے ہوں۔ یہ دوائی زیادہ موزوں ہوتی ہے۔

خوراک: ×۳ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

ہائیڈراسٹس: جب قبض سخت ہو اور حاجت نہ ہوتی ہو اور معدہ دکلیجہ گرتے جا رہے ہوں تو یہ دوائی دی جاتی ہے۔

خوراک: ۵ مدر ٹنکچر کے ایک یا دو قطرے نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر بوقت صبح۔

اناکارڈیم: جب ایسا احساس ہو کہ مقعد میں ڈاٹ ٹھونس دیا گیا ہے اور وہ دُور نہیں ہوتا تو یہ دوائی مؤثر ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اوپیم: انتڑیوں کی حرکت بالکل بند ہو۔ اُن کی جھلی خشک ہو، اور قطعی حاجت نہ ہو۔ پاخانہ چھوٹی انتڑیوں میں زیادہ دیر تک جمع رہے اور سخت سُدے جم گئے ہوں اور اگر پاخانہ آئے بھی تو چھوٹی چھوٹی سخت خشک گولیاں خارج ہوں، جیسا کہ پلم بم۔

یں ہوا کرتی ہیں۔ لیکن پلمبم میں کم و بیش پاخانہ جانے کی حاجت ہوا کرتی ہے اور اوپیم میں بالکل نہیں۔

خوراک: ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: اُن اشخاص کے لیے مفید ہوتی ہے جنہیں بواسیر کی شکایت ہو۔ پاخانہ کی حاجت بار بار ہو اور ایسا معلوم ہو کہ رودۂ مستقیم میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے۔ نکس وامیکا شام کو اور سلفر صبح کو۔

خوراک: ۲× ٹرائی ٹیوریشن صبح کے وقت۔

لائیکو پوڈیم: پیٹ کے نچلے حصّہ میں اپھارا زیادہ ہو۔ پاخانہ سخت ہو اور مشکل سے آئے۔ کھٹا سا پانی منہ میں جمع ہو جاتا ہو۔ پیشاب سُرخ رنگ کا ہو۔ جس میں لال سی ریگ موجود ہو۔

خوراک: ۶× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

پلمبم: قبض کے ساتھ سخت درد ہو۔ ایسا معلوم ہو کہ پیٹ کو رسی کی مانند کوئی چیز اندر کو کھینچ رہی ہے اور مقعد گھٹی ہوئی معلوم ہو۔ ایسا محسوس ہوتا ہو کہ مبرز اُوپر کی جانب کھنچی ہوئی ہے۔ سیاہ ڈھیلوں کی شکل میں پاخانہ خارج ہو۔ انتڑیوں میں مینگنے جم گئے ہوں۔

خوراک: ۲× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس: تپ دق کے مزاج والے آدمی جو لمبے اور پتلے اور دُبلے ہوں۔ پاخانہ تیلا۔ لمبا اور سخت کتے کے پاخانہ کی مانند آتا ہو۔ ساتھ ہی اس کے جلن بھی ہوتی ہو۔

خوراک: ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ایلومینا: جب پاخانہ بھیڑ کے پاخانہ کی مانند آتا ہو اور نرم پاخانہ بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہو۔

خوراک: ۶× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

کالن سونیا: قبض کو رفع کرنے میں یہ دوائی بھی نہایت معتبر ہے خاص کر حاملہ مستورات کی قبض کشائی میں یہ دوائی استعمال کی جاتی ہے۔

خوراک: Q کے پانچ قطرے دن میں دو مرتبہ [1]

[1] اس کے علاوہ نیٹرم میور

مفید امدادی ذرائع

۱- جو اشخاص جلاب پینے کے عادی ہوں اور اس عادت کو ترک کرنے سے خوف کھاتے ہوں اُن کو لازم ہے کہ سلفر ۵ کے دو قطرے بوقتِ شب سوتے وقت لے لیا کریں۔

۲- صبح کو اُٹھتے وقت ٹھنڈے پانی کا گلاس پی جانا اور اگر ٹھنڈا پانی موافق نہ ہو تو گرم پانی پی لینا اکثر مفید ہوتا ہے اور پاخانہ لاتا ہے۔

۳- ہائیڈراسٹس ۵ کے تین قطرے ایک پاؤ پانی میں مُنہ نہار صبح پی لینے سے قبض کشائی ہو جاتی ہے۔

۴- ٹھنڈے پانی یا نیم گرم پانی میں کپڑا بھگو کر رات کے وقت پیٹ کے اُوپر لپیٹنا قبض کشائی میں مددگار ہوتا ہے۔

ضروری ہدایات

کھانا وقت پر کھانا چاہیئے گوشت کم، سبزی ترکاری اور پکے ہوئے پھل بکثرت کھانے چاہئیں۔ چنانچہ آم۔ آڑو۔ زرد آلو۔ کشمیری ناشپاتی۔ آلو بخارا آلوچہ۔ انگور۔ امرود۔ انجیر۔ سنگترہ۔ خربوزہ یہ پھل عادی قبض کے رفع کرنے میں مفید ہوتے ہیں۔ مگر سیب اور بہی قابض گنے گئے ہیں۔

گیہوں کے موٹے یا اَن چھانے آٹے کی روٹی کھانا دافع قبض ہے اور دائمی قبض کے مریضوں کو تو ہمیشہ چکی کے موٹے آٹے کی روٹی کھانی چاہیئے۔ میدہ یا باریک آٹے کی روٹی یا پوری کچوری۔ حلوا اور مٹھائی وغیرہ ثقیل ہونے کے باعث قبض پیدا کرتی ہیں جن اشخاص کو عادتی قبض ہو ان کو چاول بھی کم کھانے چاہئیں، کیونکہ چاولوں میں اجزائے نشاستہ بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ قابض ہوتے ہیں۔

کھانے کے ساتھ بہت پانی نہیں پینا چاہیئے۔ کیونکہ زیادہ پانی پینے سے معدہ کی رطوباتِ ہاضمہ محلول ہو کر پتلی ہو جاتی ہیں اور فعل ہضم بخوبی سرانجام نہیں پا سکتا اور اس لیے کھانا بخوبی ہضم نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے کھانے کے ساتھ پانی بالکل نہ پینا بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ خشک غذا بھی بخوبی ہضم نہیں ہو سکتی

اس لیے کھانے کے ہمراہ پانی تھوڑا ضرور پینا چاہیے اور بہت نہیں پینا چاہیے۔
بعض اشخاص کے اندر خشکی زیادہ ہوا کرتی ہے۔ ان کو گھی یا مکھن وغیرہ معمول کی نسبت زیادہ کھانے چاہئیں، کیونکہ غذا میں روغن کی کمی کی وجہ سے قبض ہو جایا کرتی ہے۔
شراب منشیات اور بہت مصالحہ دار غذا اور بے وقت کھانا۔ یہ سب ترک کرنے چاہئیں، کثرت سیگرٹ یا تمباکو نوشی سے بھی انتڑیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور جن اشخاص کو دائمی قبض کی شکایت ہو، ان کو چاہیے وہ کچھ عرصہ تک روزانہ بذریعہ انیما قبض رفع کر لیا کریں اور مناسب ہومیوپیتھک دوائی کا بھی استعمال جاری رکھیں۔ اس طرح کرنے سے ان کی عادتی قبض دور ہو جائے گی۔ دودھ اور پانی مساوی ملا کر حقنہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ مثلاً چھ چھٹانک دودھ میں چھ چھٹانک گرم پانی ملا دیں اور اس سے پچکاری کیا کریں اور اگر اس میں ایک ڈرام خالص گلیسرین یا تھوڑا سا خالص شہد ملا کر پچکاری کریں تو سخت سے سخت قبض بھی رفع ہو جاتی ہے۔
پیٹ پر مالش کرنا بھی دائمی قبض کو دور کرنے میں مددگار رہتا ہے۔
مالش کرنے کا طریقہ بڑی انتڑی کی وقوع کے مطابق ہونا چاہیے۔ یعنی پہلے دائیں کولھے سے نیچے سے اوپر کو اور پھر پسلیوں کے پاس ناف سے اوپر سیدھا دائیں سے بائیں اور پھر اوپر سے نیچے کو مالش کرنا چاہیے۔
بعض اشخاص کی انتڑیاں سخت ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کو قبض کشا ادویات کی ضرورت ہوا کرتا ہے۔

اندھی آنت کی سوجن

(TYPHLILITIS APPENDICITIS)

اس مرض میں اندھی آنت میں ورم ہو جاتا ہے۔ جی متلاتا اور قیئیں آتی ہیں طبیعت بے قرار رہتی ہے اور ساتھ ہی خفیف بخار بھی ہوتا ہے۔ حرارت عموماً ۹۹ سے ۱۰۰ درجہ تک رہتی ہے۔ نبض کی رفتار تیز ہوتی ہے اور مرض کی زیادتی کے ساتھ یہ بھی بڑھتی جاتی ہے۔ درد کا حملہ یکایک سارے پیٹ میں ہو جاتا

ہے۔ اور خصوصاً مقامِ ماؤف میں، پھر وہ درد شکم کے دائیں جانب ایک مقام میں (جس کو انگریزی میں (ILIAC FOSSA) یعنی مقامِ اتحاد بڑی و چھوٹی انتڑیاں کہتے ہیں) ٹھہر جاتا ہے۔

زبان مریض کی مَیلی اور پیٹ پھولا ہُوا ہوتا ہے، بستر پر مریض اپنی دائیں ٹانگ کو ڈھیلا اور اُوپر اُبھار رکھتا ہے کیونکہ اس سے اس کو ماؤف مقام پر کھچاوٹ نہ ہونے کے باعث آرام رہتا ہے۔ بعض حالتوں میں اندھی آنت کی سوزش پھوڑے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اسبابِ مرض: کرم امعاء یا دائمی قبض کا ہونا، اندھی آنت میں سخت شدہ یا کسی میوہ کی گٹھلی اور چھلکا کا پھنس جانا وغیرہ وغیرہ، نیز امراض دانت، ناک، حلق وغیرہ کے جراثیم پیٹ میں داخل ہو کر اس مرض کے پیدا کرنے کا موجب ہُوا کرتے ہیں۔ یہ بیماری پندرہ سال سے لے کر تیس سال کی عمر میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

علاج

ایکونائیٹ، بیلاڈونا، کالوسنتھ، مرکیورس، سال یا مرکیورس کار۔ رسٹاکس۔ برائی اونیا۔ لائیکوپوڈیم۔ نکس وامیکا، ہیپر سلف۔ سلیشیا۔ کلکیریا۔ ڈائی سکوریا اور سلفر۔ یہ ادویات اس مرض میں زیادہ مستعمل ہوتی ہیں اور گاہے گاہے مندرجہ ذیل ادویات کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ امونیم۔ بیپ ٹیشیا۔ کالچی کم۔ کروٹیلس۔ ایکی نیشیا جن سنگ۔ لاکسس، نیٹرم سلف۔ پلم بم۔ فیرم فاس، اگنیشیا، کاربوویج وغیرہ۔

ضروری ہدایات

مریض کو بڑے آرام سے بستر پر چپ چاپ پڑا رہنا چاہیئے اور اُس کو مسہل نہیں دینا چاہیئے۔ مقام درد پر سینک کریں یا مریض کو گرم پانی کے ٹب میں بٹھلائیں یا گرم گرم فلیش

لے آرسی نیکس Q یا ۳x دینے سے اکثر درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ اگر چند گھنٹے میں درد کو آرام نہ ہو تو سرجن سے مشورہ کرنا اچھا ہے۔

مقامِ درد پر باندھیں ، گرم پانی اور صابن کا انیما (حقنہ) کرنا بھی مفید ہوتا ہے - اگر مریض کو قیئیں آتی ہوں تو برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چوسانے سے اکثر آرام آجاتا ہے -

پیٹ کے کیڑے
(INTESTINAL WORMS)

انسان کی انتڑیوں میں کئی قسم کے کیڑے پائے جاتے ہیں ، لیکن مشہور تین قسمیں ہیں - جن کا مختصر ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے -

۱- چُرنے ، چمونے ، سوتی کیڑے (THREADWORMS)

۲- کیچوے - حیات (ROUND WORMS)

۳- کدودانے (TAPEWORMS)

اب ہر ایک کا مختصر بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے -

۱- چرُنے یا سوتی کیڑے : ہر ایک کیڑا ½ سے لے کر ایک انچ تک لمبا ہوتا ہے اور یہ سب سے چھوٹا کرم ہے جو کہ انسان کی انتڑیوں میں پایا جاتا ہے - یہ کیڑے تعداد میں بہت پائے جاتے ہیں اور بالعموم مقعد میں زیادہ رہتے ہیں - سفید باریک دھاگے کی مانند ہوتے ہیں اور بہت جلدی اِدھر اُدھر حرکت کرتے پھرتے ہیں کبھی یہ کیڑے آنتوں یا معدہ میں چلے جاتے ہیں اور کبھی مقعد سے مقام سیون کے راستے چھوٹی لڑکیوں کے اندامِ نہانی میں چلے جاتے ہیں - لیکن جب بچوں کو بازاری دودھ یا شیرنی یا دیگر غذا دی جائے ، تب یہ پیدا ہوجاتے ہیں - بڑے بچوں اور نوجوانوں میں بھی پائے جاتے ہیں - یہ کرم مندرجہ ذیل علامات پیدا کرتے ہیں - مقعد کے آس پاس خارش یا جلن خصوصاً شام کو زیادہ - بھوک کا بہت لگنا یا کم ہے کمی اشتہا و بدبودار تنفس ناک کو کریدنا - دانت پیسنا - رفع حاجت کے وقت بہت زور لگانا - بیخوابی اور کم و بیش بے چینی ، پاخانہ بار بار پھرنے اور زور لگانے کی وجہ سے کانچ نکل آیا کرتی ہے اور یہ علامات چرنوں کے رفع ہوجانے کے بعد بھی عرصہ تک جاری رہتی ہیں -

۲- کیچوے یا حیات : یہ کرم لمبائی میں مختلف ہوتے ہیں چار انچ سے لے کر

۱۵ یا ۱۶ ۔ انچ تک لمبے ہوتے ہیں اور ½ انچ تک موٹے ہوتے ہیں، اس کرم کے منہ میں چھوٹے چھوٹے دانت ہوتے ہیں، یہ کرم عموماً انسان کی چھوٹی آنتوں میں رہتا ہے ۔ عموماً ایک یا دو ہوتے ہیں اور کبھی کبھی زیادہ بھی ہوتے ہیں ۔ لیکن کبھی دیگر آنتوں میں یا معدے یا مقعد یا مجری البول یا حنجرہ اور ناک کی طرف یا عورت کی اندام نہانی میں بھی چلے جاتے ہیں جب یہ کیڑا معدہ میں پہنچتا ہے ۔ تو بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے ۔ پتہ میں بھی پایا گیا ہے ۔ اور نیز براستہ خوراک کی نالی یہ حلق میں بھی پہنچ جاتا ہے کبھی براستہ خوراک کی نالی یہ ہوا کی نالی میں بھی چلا جاتا ہے ۔ جہاں کہ یہ دم گھٹنے سے ہلاکت کا باعث ہوتا ہے ۔ یہ کرم عموماً تین سے لے کر دس برس کے بچوں میں زیادہ پایا جاتا ہے ۔ اور ایسے بچے جن کی پرورش درست طریقے پر نہ کی گئی ہو ۔ یہ کرم مندرجہ ذیل موٹی موٹی علامات مریض میں پیدا کرتا ہے ۔ شکم میں درد اور سوجن ۔ کمی اشتہار ۔ بدبودار سانس لیسدار پاخانے ۔ ناک کو نتھنا ۔ خارش مقعد اور بعض اوقات اسہال مزمنہ جو کہ رات کو زیادہ آتے ہیں اور بدبودار اور تھوڑی مقدار میں آتے ہیں ۔ ناک کو نتھنا بہت پڑتا ہے اور اکثر کانچ نکل آتی ہے ۔ نیز عصبی علامات مندرجہ ذیل پائے جاتے ہیں ۔ چہرے کا رنگ زرد ۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئیں ۔ سر چکر، نیند بے آرام، اور دانتوں کو پیسنا ۔ تشنج اور رعشہ وغیرہ وغیرہ

۲ ۔ کدو دانہ : اس کرم کی لمبائی ایک سے پچاس گز تک دیکھی گئی ہے اور یہ کرم انسان کی چھوٹی آنتوں میں رہتا ہے اور شاذ و نادر معدہ میں بھی چلا جاتا ہے اور عموماً یہ ایک ہی ہوتا ہے ۔ اس کا سر آنت کی دیوار میں چمٹا ہوتا ہے اور یہ بڑھتا رہتا ہے ۔ بعض اوقات اس کا ٹکڑا اکٹ کر پاخانہ میں خارج ہو جاتا اور جب تک اس کا سر نہ نکل جائے یہ بڑھتا رہتا ہے ۔

علامات جو اس کرم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں ۔ عموماً یہ ہیں ۔ شکم میں بوجھ اور درد شکم مقام ناف میں بڑھا ہوا، بھوک بہت زیادہ، ناک اور مقعد میں بالعموم خارش ۔ سستی اور کاہلی اور بعض اوقات ٹانگوں میں کرل ۔

علامات عامہ : ہر ایک کرم کے بیان میں مختلف علامات جو کہ یہ مریض میں پیدا کرتا ہے، دی گئی ہیں وہاں ملاحظہ کر لیں ۔ ذیل میں موٹی موٹی مشترکہ علامات درج کی

جاتی ہیں، مریض کا شکم عموماً پھولا رہتا ہے اور سخت ہوتا ہے اور اس میں گاہے درد ہونے لگتا ہے۔ چہرہ پھولا ہوا اور زرد جلد جسم خاکستری پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ ناک کو مریض کریدتا ہے اور اس میں خارش ہوتی ہے اور مریض کو بار بار پاخانہ جانے کی حاجت ہوتی ہے۔ مگر بے سود، اور کبھی اسہال آتے ہیں اور بہت زور لگانا پڑتا ہے دست برنگ سیاہ لیسدار اور بدبودار آتے ہیں۔ سانس میں بُو آتی ہے۔ خاص کر صبح کے وقت اور بعض اوقات سوتے ہوئے مریض کے منہ سے رالیں ٹپکتی رہتی ہیں، بھوک بہت لگتی ہے اور بھوک مرجاتی ہے اور مریض بچہ بالکل کچھ نہیں کھاتا۔ مقعد سے آنوں نکلتی رہتی ہے۔ اور چھوٹی لڑکیوں کے اندام نہانی سے بھی آنوں خارج ہوتی ہے۔ بعض اوقات پیشاب بڑی تکلیف اور درد سے آتا ہے اور پیشاب کا رنگ سفید دودھیا ہوتا ہے۔ عصبی علامات بے چینی سوتے سوتے چونک اٹھنا۔ دانت پیسنا خشک چھوٹی خراشدار یا تشنجی کھانسی کا ہونا۔ گہری آہیں بھرنا۔ ہچکی وغیرہ۔ بعض بچوں کو تشنج ہوتے ہیں۔

اسبابِ مرض: سبزی، ترکاری، ساگ پات، میوہ جات اور گندے پانی کے ذریعہ کرموں کے انڈے انسان کے پیٹ میں پہنچ کر کرم بن جایا کرتے ہیں۔ گندے گوشت کے کھانے سے کدو دانہ پیدا ہوجایا کرتا ہے۔ غذا کے اچھی طرح ہضم نہ ہونے اور نہ ہی تحلیل ہونے کے باعث آنتوں میں آنوں بہت پیدا ہوتی رہتی ہے اور وہاں ہی سڑنے لگتی ہے اور کرموں کے پیدا کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے۔ نیز ایک مریض سے دوسرے مریض میں کرم چلے جاتے ہیں خصوصاً جبکہ ایک ہی بستر میں بیمار بچہ کے ساتھ دوسرے بچے سوتے ہوں۔ گندی جگہ پر ننگے پاؤں پھرنے سے بھی پیٹ میں کیڑے ہوجاتے ہیں۔

علاج

کرموں کا جسم سے خارج کرنا ہی کافی و دائمی علاج نہیں ہے بلکہ ہاضمہ کا درست کرنا بھی ویسا ہی ضروری ہے تاکہ کرموں کو نشو و نما پانے کا مصالحہ ہی نہ مل سکے۔

سائنا: مریض بچہ بیزار چڑچڑا زرد رو اور آنکھوں کے گرد حلقے ہوں اور رات کو دانت پیستا ہو اور تشنج ہونے کی طرف طبیعت کا رجحان رہتا ہو۔ بھوک بہت لگتی

ہو یا برعکس اس کے بالکل ہی نہ لگتی ہو۔ ناک کو نوچتا ہو اور سوتے سوتے چیخ اٹھتا ہو ہاتھ اور پاؤں جھٹکتے ہوں اور پیشاب دودھیا ہو۔ بعض بچوں کو ابکائیاں اور قیئں بھی آتی ہیں اور شکم میں درد ہوتا ہے۔

خوراک: ۱× یا ۲× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سپائی جیلیا: بھینگا پن، ہاتھ اور پاؤں کا جھٹکنا۔ چہرہ کا زرد ہونا۔ آنکھوں کے گرد نیلگوں حلقوں کا ہونا۔ غشی۔ جی مچلانا اور ناف کے ارد گرد درد کا ہونا، یہ سب اس کی علامات ہیں۔

خوراک: ۲× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

اس دوائی کے مدر ٹنکچر کے چند قطرے رومال پر ڈال کر سونگھنے سے اکثر تشنج رک جاتے ہیں جو کہ کرموں کی وجہ سے ہوں۔

سینٹو نائین: تمام قسموں کے لمبے اور بڑے کرموں کے لیے یہ دوائی بہت مفید مانی گئی ہے۔ (لیکن بعض ڈاکٹر اس سے اختلاف رائے رکھتے ہیں)

خوراک: ۲× ٹری ٹیوریشن ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

شینم: ڈاکٹر ہنی من کے فرمان کے بموجب یہ دوائی کرموں کو ایسا بے حس و حرکت کر دیتی ہے کہ مسہل دینے سے وہ بڑی آسانی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اس کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں، زرد اور اندر کو دبا ہوا چہرہ اور آنکھیں اور ان کے گرد نیلگوں حلقے طبیعت کاہل و سست، سانس بدبودار تھوڑا تھوڑا بخار، مریض معدے کے بل لیٹنا پسند کرتا ہے۔

خوراک: ۲× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کلاڈیم: جب کرم مقام سیون پر سے ہوتے ہوتے چھوٹی لڑکیوں کی اندام نہانی میں پہنچ کر خارش کریں اور جلق مارنے کی طرف طبیعت کو راغب کریں تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ یا ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ٹیوکریم: چرنوں کی بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔ جب کہ مقعد میں وہ بہت خراش پیدا کرتے ہوں۔ ڈاکٹر ہیوگس مدر ٹنکچر یا ۱× مفید بتلاتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے

کہ یہ دوائی کبھی فیل (ناکام) نہیں ہوتی۔
خوراک: ۵ کے پانچ قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔
سائی کیوٹا: جب کرموں کی وجہ سے تشنج ہوں تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔
خوراک: ۱x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
اگنیشیا: نرم مزاج و ذکی الحس بچوں کے لیے یہ دوائی موزوں تر ہوتی ہے۔ مقعد میں سخت خارش ہونے کی وجہ سے تکلیف بہت ہو، کانچ نکلتی ہو، چڑچڑاپن اور پست ہمتی ہو۔
خوراک: ۱x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
انڈی گو: یہ دوائی بھی چرنوں کے لیے بہت اعلےٰ ہے، جبکہ مریض بچہ مغموم ہو اور مقام ناف میں سخت درد ہوتا ہو۔ نیز کرموں کے باعث تشنج ہوتے ہوں
خوراک: ۱x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
کلکیریا کارب: جب دیگر مناسب دوائی دینے سے کرم رفع ہو چکے ہوں تو آئندہ کے لیے کلکیریا کی چند خوراکیں دے چھوڑنی چاہئیں تاکہ پھر کرم پیدا نہ ہوں۔ جن بچوں کے مزاج میں کرموں کیلئے موروثی رغبت ہوتی ہے۔ اُن کے لیے یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔
خوراک: ۶x دن میں دو مرتبہ
کوپرم آکسی ڈیٹم نائیگرم: ڈاکٹر زدخی صاحب اپنے ساٹھ سالہ تجربہ کے بعد یہ فرماتے ہیں کہ یہ دوائی ہر قسم کے کرموں کو دفع کرتی ہے۔ چرنوں بلکہ کدو دانہ کو بھی وہ اس دوائی کو ۱x میں دیا کرتے تھے اور یہ دوائی اور نکس وامیکا باری باری سے چار یا پانچ مرتبہ دیتے تھے اور یہ علاج چار ہفتوں تک جاری رکھتے تھے پس اس علاج سے کدو دانہ بھی دفع ہو جاتا تھا۔ بدوں کسی قسم کی مریض کو تکلیف ہونے کے۔
خوراک: ۱x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
فائی لکس ماس۔ کدو دانہ کو دفع کرنے کی یہ خاص دوائی ہے اور اس کو حسب ذیل طریقہ پر استعمال کرنا چاہیے۔ اوّل مریض بارہ گھنٹہ تک فاقہ کرے اور بعدہٗ اس دوائی کے ساٹھ قطرے ایک اونس پانی میں ڈال کر پی جائے اور اس کے دو گھنٹہ بعد مریض ایک اونس کیسٹر آئل پی لے۔ کدو دانہ دفع ہو جائے گا اور پاخانہ میں اس کو بغور دیکھے

کہ آیا کدو دانہ کا سر خارج ہو گیا ہے یا کہ نہیں۔ اگر خارج نہ ہوا ہو تو بہتر ہے کہ فائی لکس ماس Q مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے ہر آٹھ گھنٹہ کے وقفہ پر مریض دو یا تین ماہ تک لگاتار استعمال کرتا رہے۔ [1]

پمپ کن کے بیج (کالشی پھل کے بیج) کدو دانہ کو دفع کرنے کے لیے یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ ایک یا ڈیڑھ چھٹانک بیج لے کر ابلتے ہوئے پانی میں ڈال کر صاف کر لیں اور اوپر کا چھلکا اتار کر بیج کا اندر کا گودا نکال کر اس میں دودھ یا بالائی ملا کر رگڑ لیں اور بوقتِ صبح منہ نہار مریض کو کھلا دیں اور اس کے دو گھنٹہ کے بعد کیسٹر آئیل پلا دیں۔

ارٹیکا یورنز: جبکہ چرنوں کے باعث مقعد میں سخت خارش ہوتی ہو۔ اور خصوصاً بوقتِ شب۔

خوراک: ۱x ہر چھ گھنٹہ کے بعد

اینٹم کروڈم: یہ دوائی انتڑیوں کو درست کرتی ہے۔ بدیں وجہ کرم نشو و نما نہیں پا سکتے۔

خوراک: ۳x دن میں دو یا تین مرتبہ۔

سلفر: جب کرم رفع ہو جائیں تو طبیعت کو بحال کرنے کے لیے اس دوائی کی چند خوراکیں مریض کو دینی چاہئیں۔

خوراک: ۳x دن میں دو مرتبہ۔

نوٹ: کلکیریا کارب کے دینے سے بھی یہی مطلب حل ہو جاتا ہے۔

ضروری ہدایات

مریض کو مقعد کے اندر روزانہ سرسوں کا تیل لگانا چاہیے۔ اس سے خارش بھی کم ہو جاتی ہے اور کرموں کے انڈے بھی نشو و نما نہیں پا سکتے۔ مٹھائی، چینی و کھانڈ وغیرہ اور نیز مکھن وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔ کھانے میں نمک زیادہ استعمال کرنا

---

[1] کمالا (KAMALA) کدو دانوں کی بہترین دوا ہے۔ خوراک نصف ڈرام سے دو ڈرام تک مدر ٹنکچر۔

چاہیئے۔ نیز خراب پانی اور خراب میوہ جات وخراب گوشت اور ان دھوئی سبزی ترکاری کھانے سے پرہیز لازم ہے۔

انتڑی میں بل پڑجانا

(ILLEUS INTUSSUSCEPTION).

اس مرض میں انتڑی کا بالائی حصہ اس کے زیریں حصہ کے اندر چلا جاتا ہے اور اس میں بل پڑ جاتا ہے۔ شکم میں نہایت سخت درد ہوتا ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے اور مقام ماؤف پر ایک ابھار سا پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض سخت نڈھال ہوتا ہے۔ قیئیں آتی ہیں۔ اور بالآخر قے میں پاخانہ خارج ہونے لگتا ہے اور پاخانے کا براستہ منہ خارج ہونا ہی اس مرض کی تشخیصی علامت ہے۔ مریض کو قبض بہت سخت ہوا کرتی ہے۔ انتڑیوں میں سوزش یا زخم یا سرطان امعاکی وجہ سے بھی انتڑیوں کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور اس مرض کے پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

علاج

بیلاڈونا۔ پلم بم۔ اوپیم۔ نکس وامیکا۔ کالوسنتھ اور تھوجا وغیرہ ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

اس مرض میں جلاب ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ گرم پانی سے حقنہ (انیما) کرنا مفید ہوتا ہے لیکن جب مرض ترقی یافتہ ہو جائے اور درد اور نفخ نہایت سخت ہوں، تو عمل جراحی کسی ہوشیار اور تجربہ کار ڈاکٹر سے کرائیں۔

ورم صفاق / پیٹ کی آبدار جھلی کی سوجن

(PERITONITIS)

اس مرض میں پیٹ کی آب دار جھلی (یہ جھلی دیوارِ شکم کی اندرونی سطح پر ہوتی ہے اور تمام احشاء شکم کو ملفوف کرتی ہے) میں ورم ہو جاتا ہے۔ کبھی ساری جھلی (صفاق) مبتلائے مرض ہو جاتی ہے اور کبھی کوئی خاص حصہ ہی، پہلے درد کسی خاص

حصہ شکم میں شروع ہوتا ہے اور پھر تمام پیٹ میں ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے کا چھو جانا بھی درد کو زیادہ کر دیتا ہے۔ ذرا سی حرکت کرنے یا چھونے سے درد زیادہ ہونے لگتا ہے۔ بخار ہوتا ہے اور پیٹ تن جاتا ہے اور مریض اپنی ٹانگوں کو شکم کی جانب سکیڑتے رکھتا ہے۔ جی متلاتا ہے اور اُبکائیاں آتی ہیں۔ قبض ہوتی ہے۔ ہچکیاں آنے لگتی ہیں۔ نبض نہایت باریک اور تیز چلتی ہے۔ نقاہت بہت ہوتی ہے اور سرد پسینے (تریلی) بکثرت آتے ہیں اور بالآخر مریض سخت نقاہت کے عالم میں انتقال کر جاتا ہے۔

اسباب مرض: پیٹ پر ضرب آنا اور اس میں زخم آجانا۔ معدے یا آنت کا نکل جانا۔ جگر کے پھوڑے کا پھٹنا۔ سردی لگنا۔ بعض امراض مثلاً تپ محرقہ چیچک، وجع المفاصل و نقرس۔ مزمن مرض گردہ وغیرہ میں یہ مرض ہو جایا کرتا ہے زچگی میں بھی اکثر یہ مرض ہو جاتا ہے۔ نیز رحم اور خصیۃ الرحم کے امراض بھی بعض اوقات اس مرض کے پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

علاج

اکونائیٹ: جب سردی لگنے کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو علامات یہ ہیں۔ بخار کا یکایک تیز ہو جانا اور صفاق میں شدید درد ہونا۔ بے چینی اور تشویش کا ہونا۔

خوراک: ۱x یا ۲x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

فیرم فاس بھی مفید دوائی ثابت ہوتی ہے۔ جب کہ مرض بوجہ سردی لگنے کے پیدا ہوا۔ لیکن بے چینی و تشویش جو کہ اکونائیٹ کا خاصہ ہیں موجود نہ ہوں۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

برائی اونیا۔ جب پیٹ میں چبھن کی دردیں ہوتی ہوں اور ہلنے جلنے اور دبانے سے درد بہت بڑھ جاتا ہو۔ شکم پھولا ہوا گرم اور ذکی الحس ہو۔ قبض ہو اور پیاس کی زیادتی ہو۔ لیکن اگر اسہال آتے ہوں تو برائی اونیا مؤثر نہیں ہوتی۔

خوراک: ۳x ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد۔

بیلاڈونا۔ شکم مانند ڈھول کے پھولا ہوا ہو۔ چھونا بالکل برداشت نہ ہو سکتا

ہو۔ یہاں تک کہ مریض کپڑے کا چھونا بھی گوارا نہ کر سکتا ہو۔ جسم سخت گرم ہو اور خاص کر شکم تو مارے حرارت کے جلتا ہو۔ دماغ زیر اثر ہو اور ہذیان ہو۔ روشنی، اُونچا بولنا اور خفیف حرکت بھی ناقابلِ برداشت ہوں۔ بے چینی بہت ہو اور مریض کروٹیں بدلتا لیکن چین نہ آتا ہو۔ اُبکائیاں لگاتار آتی ہوں اور قئیں آتی ہوں۔

خوراک: ۱× یا ۲× ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

مرکیورس: جب ورم میں رطوبت بھرنی شروع ہو گئی ہو۔ شکم تنا ہوا ہو اور پسینے آتے ہوں، بیلاڈونا کے بعد یہ دوائی فائدہ کرتی ہے۔ رات کو مرض کا زور ہو۔ ٹھنڈے پانی کی طلب ہو۔ شکم میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہو اور اسہال آتے ہوں۔ بخار میں سردی لگنا۔ پسینہ کا بار بار آنا۔ مگر اس سے بخار یا دیگر کسی علامت میں افاقہ نہ ہونا بلکہ اُلٹا تکلیف کا بڑھ جانا۔ یہ مرکیورس کی خاص علامت ہے۔

خوراک: ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

رسٹاکس: بخار تیز۔ زبان خشک، زبان کا سُرخ، تیز چلد، جسم خشک اور نقاہت بہت ہو۔ یہ اس کی علامات ہیں، یہ دوائی مرض کے ابتدا میں کام نہیں آتی بلکہ برائی اونیا کے بعد کام آتی ہے۔ جب کہ قبض کے بعد اسہال آنے شروع ہوئے ہوں۔ جب مریض میں تپ محرقہ کی سی علامات پیدا ہو گئی ہوں۔ تو یہ دوائی مفید تر ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

ٹیری بن تھینا: جب گردے بھی ساتھ ہی مبتلائے مرض ہو جائیں اور مقام گردہ میں شدید دردیں ہوں۔ پیشاب تھوڑا اور خون آمیز آتا ہو یا پیشاب بالکل ہی رُک گیا ہو۔ شکم سخت تنا ہوا ہو۔ کمزوری اور نقاہت بہت ہوں تو یہ دوائی نافع ہوتی ہے۔

خوراک: ۲× یا ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ لاکسس، ایپس، کالوسنتھ، آرسینکم، آیوڈائیڈ اور آرسینکم البیم بھی کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

مریض کو چپ چاپ بستر پہ بڑے آرام سے لٹائے رکھیں اور اگر مریض برداشت

کر سکتا ہو تو مقامِ درد پر سینک دیں یا جوشاندۂ پوست کی ٹکور کریں یا السی کی گرم گرم پلٹس باندھیں یا پیٹ کے اوپر بیلا ڈونا۔ گلیسرین لگا کر اوپر سے گرم فلالین سے ڈھانپ دیں۔ بعض اوقات سینک کرنے کی بجائے پیٹ پر برف رکھنا مفید ہے اس سے قیئوں کا آنا رک جاتا ہے۔

غذا: مریض کو دودھ میں سوڈا یا لائم واٹر ملا کر آش جو، شوربا، یخنی، ساگودانہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیتے رہیں اور پیاس کی شدت میں برف کے ٹکڑے چوسنے کے لیے دیں۔

شقاق المقعد، مقعد کا پھٹنا

(FISSURE OF THE RECTUM OR ANUS)

اس مرض میں مقعد کے کنارے پر ایک لمبا شگاف یعنی زخم ہو جاتا ہے اور اس میں سخت درد اور جلن ہوتی ہے۔ خصوصاً رفع حاجت کے وقت یہ مرض بواسیر کے ہمراہ ہو جاتا ہے اور مستورات بہ نسبت مردوں کے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہیں۔

علاج

نائیٹرک ایسڈ ۶x۔ گریفائیٹس ۶x۔ ایسی کیولس ۳x۔ ریٹنہیا ۳x ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں۔

علاج خارجی

مرہم کیلنڈولا یا مرہم ہمامیلس یا مرہم ایسی کیولس شگاف کے اوپر لگائیں۔ گرم پانی کا انیما بھی گاہے گاہے کریں تاکہ انتڑیوں کا فعل درست ہو جائے۔

مقعد کی خارش

(PRURITIS ANAL ITCHING OF THE ANUS)

اس مرض میں مقامِ مقعد میں پہلے میٹھی میٹھی خارش ہوتی ہے، لیکن بعد میں نہایت شدید اور ناقابلِ برداشت ہو جاتی ہے۔ رات کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ اور

خصوصاً جب کہ مریض بستر میں گرم ہوتا ہے۔ مارے خارش کے نیند نہیں آتی۔ بعض اوقات مقعد چھل جاتی ہے۔ یا پھٹ کر اس میں زخم ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: چرنے یا سوتی کیڑے، بواسیر، ناسور مقعد، شقاق المقعد کانچ کا نکلنا یعنی خروج مقعد، مسّے اگزیما (جلن دار پھنسیاں) سیلان اندام نہانی۔ بدہضمی۔ افیون کھانے کی عادت، پاخانہ کا مقعد میں رکا رہنا۔ یہ سب اس کے اسباب ہیں۔ اکثر امراضِ جگر۔ یا امراض انضمام کے ساتھ خارش مقعد بھی ایک علامت ہوا کرتی ہے۔ ایام حمل میں بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

علاج

سلفر ایسڈ نائیٹرک، لائیکوپوڈیم، ایتھم کروڈم، اگنیشیا۔ الیومینا۔ آرسینکم اور نیٹرم میور ادویات اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں۔ جب چرنوں کی وجہ سے خارش ہوتی ہو تو سانٹنا ۳x دن میں چار مرتبہ دیں۔

خارجی علاج

مرہم ہمامیلس۔ مرہم کیلنڈولا۔ مرہم ایسی کیولس یا مرہم مولین آئل جائے ماؤف پر ملیں، نیز کاربالک ایسڈ کے پانچ قطرے ایک اونس پانی میں ملا کر ماؤف مقام پر لگائیں اس سے عموماً بہت جلدی آرام ہو جاتا ہے۔ قبض ہو تو انیما کریں۔

خروج المقعد کانچ نکلنا۔ ڈھونڈری نکلنا
(PROLAPSUS ANI-FALLING OF THE BOWEL)

یہ مرض بچوں میں زیادہ پایا جاتا ہے اور گاہے نوجوان اور بوڑھے بھی اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پہلے تو رفع حاجت کے وقت ہی کانچ نکلتی ہے لیکن آہستہ آہستہ عضلۂ مقعد اتنا ڈھیلا پڑ جاتا ہے کہ کھانسنے یا زور سے ہنسنے سے بھی کانچ نکل آتی ہے اور بعض اوقات اس پر زخم ہو جاتے ہیں اور رفع حاجت کے وقت سخت درد ہوتا ہے

اسبابِ مرض: دائمی قبض، پرانے اسہال۔ پیچش، بار بار مسہل لینا۔ کرم امعاء۔ سنگِ مثانہ اور عضلۂ مقعد کا کمزور ہونا کمزوری عامہ۔

علاج

اگنیشیا: یہ دوائی اس مرض میں اکثر اکسیر ثابت ہوتی ہے اور خاص کر چھوٹے بچوں کیلئے اس کی علامات یہ ہیں، پاخانہ جانے کی بار بار حاجت لیکن بے سود۔ کونتھنا۔ پاخانہ بمشکل خارج ہونا۔ خارش اور ہر اجابت کے ساتھ کانچ نکلنا۔

خوراک: ۳× دن میں تین مرتبہ، دو یا تین یوم دیں، بعدہٗ ایک خوراک صبح اور ایک شام کو۔

فیرم فاس: جب ضعف اور بدہضمی کی وجہ سے کانچ نکلتی ہو تو یہ دوائی سود مند ہوتی ہے۔

خوراک: ۳× یا ۶× دن میں تین مرتبہ۔

نکس وامیکا: قبض ہو اور رفع حاجت کے وقت کونتھنا پڑتا ہو اور کانچ نکل آتی ہو۔

خوراک: ۳× دن میں تین مرتبہ۔

مرکیورس: کانچ نکلتی ہو اور خارش ہوتی ہو اور زرد آنوں خارج ہوتی ہو۔ سہال ہوں۔ شکم سخت اور پھولا ہوا ہو۔

خوراک: ۳× دن میں تین مرتبہ۔

پوڈوفائیلم: ہر اجابت کے ساتھ کانچ نکل آتی ہو۔ دست آتے ہوں۔ کونتھنا پڑتا ہو اور دست بدبودار ہوں، چھینکنے سے کانچ نکل آتی ہو۔ دانت نکالنے کی اکساہٹ ہو۔

خوراک: ۶× دن میں تین مرتبہ۔

میوریاٹک ایسڈ: پیشاب کرتے وقت بھی کانچ نکل آتی ہو۔

خوراک: ۶× ہر چار گھنٹے کے بعد۔

دیگر ادویات لائیکو پوڈیم۔ سلفر۔ گمبوجیا۔ کلکیریا کارب۔ ایلوز۔ سی پیا۔ آرسینکم انڈی کو۔ ایسی کولس اور برائی اونیا بھی کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

دو باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اوّل کانچ کا اندر داخل ہونا اور دوسرا

اصل سبب کو دُور کرنا ۔ کانچ کو بڑی احتیاط سے انگلی سے اُوپر کر دینا چاہیئے ۔ مریض بچے کو بہت دیر تک کو نتھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے ۔ ٹھنڈے پانی سے آب دست کرنا اور نہانا طاقت بخشتا ہے ۔

غذا : سادہ اور مقوی دینی چاہیئے ۔

ناسُورِ مقعد

(FISTULA IN ANUS)

اس ناسور کا ایک مُنہ تو اماً زیرین میں ہوتا ہے اور دوسرا مُنہ مقعد کی بیرونی سطح پر کھلتا ہے ۔ پہلے مقعد کے اندر پھوڑا ہوتا ہے اور پھر وہ پھیلتا ہُوا بیرونی سطح مقعد پر آجاتا ہے ۔ یہ مرض اکثر سِلّی مریضوں میں پایا جاتا ہے ۔

علاماتِ مرض : شروع میں مقعد کے پاس، ایک سخت اُبھار سا مانند چھوٹی گولی کے محسوس ہوتا ہے جو کہ بڑھتا جاتا ہے ۔ اور سخت درد کرتا ہے ۔ مقام مقعد متورم اور سُرخ ہو جاتا ہے، بعدہٗ اس میں جلدی ہی مادہ بننا شروع ہو جاتا ہے ۔ مریض رفع حاجت کے وقت درد کی شکایت کرتا ہے اور بعض اوقات پاخانہ کے ہمراہ خون کی لس بھی آجاتی ہے ۔ پھوڑے کے پھٹ جانے سے مریض کو بڑا آرام محسوس ہوتا ہے ۔ سخت بدبودار مواد خارج ہوتا ہے اور ورم کم ہو جاتا ہے لیکن مقعد کے نزدیک ایک چھوٹا سا سوراخ رہ جاتا ہے ۔ جس سے گاہے گاہے پتلا مادہ خارج ہوتا رہتا ہے اور اس مقام کو دبانے سے سخت جگہ محسوس ہوتی ہے ۔ اسی کو ناسور مقعد کہتے ہیں ۔ ناسور کا بیرونی منہ اکثر اتنا باریک ہوتا ہے کہ وہ نظر بھی نہیں آتا اور بعض اوقات وہ چھپا ہُوا ہوتا ہے ۔

علاج

سلیشیا ۶x ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد اندر دیتے جائیں اور کیلنڈولا لوشن (ایک ڈرام کیلنڈولا ۔ مدر ٹنکچر اور دو اونس آبِ مقطر) کے ساتھ صاف کرتے رہیں اور علاج کچھ عرصہ جاری رکھیں ۔

سِلّی مریضوں کو چوتھے یا ہر ساتویں دن بیسی لائنیم ۲۰۰ کی بھی ایک خوراک دیتے

رہنا چاہیئے۔ نیز کلکیریا فاس ۲x چار گرین ہر آٹھ گھنٹہ کے وقفہ پر نیز کلکیریا فلوریکا اور کاسٹیکم ۶x لائیکوپوڈیم ہکس وامیکا اور سلفر بھی کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایت: جائے ماؤف پر گرم گرم ٹکور کرنی چاہیئے۔

بواسیر

(PILES HAMORRHOIDS)

اس مرض میں مقعد کے اندر اور امعاء زیریں کے منہ پر تھیلی کی شکل کے مسّے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُس میں خون جمع رہتا ہے، جس کی وجہ سے تکلیف و درد اور بعض اوقات سوزش اور خارش بھی ہوتی ہے، کئی دفعہ خون بھی خارج ہوتا ہے۔ مٹر کے دانے سے لے کر اخروٹ کے برابر مسّے ہوا کرتے ہیں۔

اقسامِ مرض: اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اندرونی یا خونی بواسیر۔ دوسری بیرونی یا بادی بواسیر، اندرونی مسّوں سے خون آتا ہے اور بیرونی بواسیر میں خون نہیں آتا مگر درد بہت ہوتا ہے۔

علاماتِ مرض: خارش، جلن، بوجھ اور درد کی شکایت، مارے ڈر کے مریض رفع حاجت کے لیے نہیں جاتا۔ کیونکہ اس کو سخت درد ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کو قبض ہو جاتی ہے اور مرض زیادہ ترقی کر جاتا ہے۔ خون کبھی تو پاخانہ کے ساتھ ملا ہوا خارج ہوتا ہے اور کبھی پاخانہ کے بعد قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے۔ اور کبھی اتنا خارج ہوتا ہے کہ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اندرونی مسّے مقعد سے باہر نکل کر کبھی کبھی اس قدر متورم ہو جاتے ہیں کہ پھر وہ مقعد کے اندر داخل نہیں ہو سکتے اور بڑی سخت تکلیف کا موجب ہوتے ہیں، اگر مرض کو جلدی آرام نہ آئے تو بوجہ اخراجِ خون مریض کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے اور وہ بہت لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: عیاشانہ زندگی بسر کرنا، کھانا، پینا، اچھا لیکن ورزش نہ کرنا اور بیٹھا رہنا، کثرتِ میخواری اور نیز مصالحہ دار چیزیں کھانا۔ عارضی قبض کا رہنا جگر کے فعل کا سست ہونا۔ زیادہ کس کر پیٹی باندھنا۔ گیلی جگہ پر بیٹھنا، بار بار تیز جلاب لینا جھڑنے یا سُوتی کپڑے مستورات میں ایامِ حمل میں رفع حاجت کے وقت یا پیشاب کرتے

وقت بہت زور لگانا۔ کبھی یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔

علاج

نکس وامیکا: بادی بواسیر (جبکہ خون نہ آتا ہو) کے لیے نکس وامیکا اور سلفر ہر دو بڑی مفید ادویات ہیں، جو مریض زیادہ تر گھر کے اندر ہی بیٹھے رہتے ہوں اور ورزش نہ کرتے ہوں یا جو زیادہ تر عیش وعشرت میں اپنا وقت گزارتے ہوں اور قبض کا شکار رہتے ہوں۔ یعنی پاخانہ کی حاجت تو ان کو لگاتار بنی رہتی ہو۔ لیکن پاخانہ پورے طور پر خارج نہ ہوتا ہو یا شراب و کباب کے زیادہ عادی ہوں تو ایسے اشخاص کی بواسیر میں یہ دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔ مقعد میں جلن، ڈنگ مارنے کا سا درد اور سکڑاؤ کا احساس رہتا ہو اور کمر بھی دکھتی ہو مسّے اس قدر خارش کرتے ہوں کہ رات کو مریض نہ سو سکتا ہو اور ٹھنڈے پانی کے لگانے سے کسی قدر آرام معلوم ہوتا ہو، اُن کے لیے یہ دوائی موزوں پڑتی ہے، خونی بواسیر میں یہ دوائی اُس وقت کام دیتی ہے۔ جبکہ پاخانہ کی حاجت لگاتار ہو اور بار بار رفع حاجت کرنے پر بھی پاخانہ کھل کر نہ آتا ہو اور ایسا محسوس ہوتا ہو کہ کچھ نہ کچھ باقی رہ گیا ہے۔

خوراک: ۳x دن میں تین یا چار مرتبہ

سلفر: بواسیر کی ہر ایک قسم کے لیے یہ دوائی مجرب خیال کی جاتی ہے مخصوصاً مزمن حالت کے لیے خونی بواسیر میں جبکہ خون کا آنا رُک گیا ہو اور مسّے بہت بھر گئے ہوں اور درد کرتے ہوں یا خون کے رُک جانے کے باعث سر بوجھل اور جگر میں بے چینی سی محسوس ہوتی ہو اور ساتھ ہی قبض بھی ہو اور مقعد میں خارش ہوتی ہو تو ایسے حالات میں یہ دوائی شافی ثابت ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۳x دن میں تین یا چار مرتبہ۔

نوٹ: بہت سے ڈاکٹروں کا یہ تجربہ ہے کہ اگر سلفر ۳x کی ایک خوراک علی الصباح اور نکس وامیکا کی ایک خوراک شام کو سونے سے چند گھنٹے پہلے دی جائیں اور اس طرح سے کچھ عرصہ کے لیے دوائی جاری رکھی جائے تو یہ ایک شافی طریقہ ہوا کرتا ہے۔

ہملیس: خونی بواسیر کی یہ ایک دوائی ہے جبکہ قبض کی شکایت موجود نہ ہو۔

خوراک: ۵ یا ۱x کے پانچ قطرے ہر چار گھنٹے کے بعد۔

ایسی کیولس : خون یا تو بالکل ہی خارج نہ ہوتا ہو۔ یا اگر ہوتا بھی ہو تو تھوڑا لیکن مقعد اور مبرز میں سخت درد ہوتا ہو۔ کمر درد ہو۔ قبض کی سخت شکایت ہو اور چلنے سے سخت تکلیف ہو اور کانچ نکلتی ہو، اس کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کی مقعد میں چھوٹی چھوٹی چھڑیاں بھری پڑی ہیں۔

خوراک : ۵ یا ۱x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : جلن از حد، ایسا معلوم ہو۔ گویا گرم گرم سوئیاں مقعد کے اندر چبھوئی جارہی ہیں۔ کمر درد نا قابل برداشت ہو۔ کمزوری از حد زیادہ ہو۔ ماؤف مقام پر سینک کرنے سے آرام اور تسکین ہو۔

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کالن سونیا : ڈاکٹر برڈ صاحب فرماتے ہیں کہ سخت قسم کی بواسیر میں جبکہ خون لگاتار آتا رہتا ہو۔ کالن سونیا سے بڑھ کر اور کوئی دوائی نہیں ہے وہ اس کو مدر ٹنکچر میں برتنے کی سفارش کرتے ہیں۔ مستورات کی بواسیر میں یہ دوائی خاص اثر رکھتی ہے خاص کر حاملہ مستورات کی بواسیر میں جبکہ خارش ایک خاص علامت ہو۔ کالن سونیا کی یہ بھی ایک خاص علامت ہے کہ قبض اور مقعد میں ایسا احساس ہو۔ گویا چھوٹی چھوٹی چھڑیاں بھری پڑی ہیں۔ جب بواسیر کا خون رک کر دل میں درد ہونا شروع ہو گیا ہو تو کالن سونیا ایک بڑی اعلیٰ دوائی ثابت ہوتی ہے۔

خوراک : ۵ یا ۱x کے پانچ قطرے ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ایلوز : بواسیر کی یہ بھی ایک خاص دوائی ہے جو اس وقت مظہر ہوتی ہے جبکہ انگوروں کے گچھے کی مانند مسّے لٹکے ہوئے ہوں اور ان سے خون بمقدار کثیر اور بار بار نکلتا ہو اور ٹھنڈے پانی سے آرام معلوم ہوتا ہو۔ مقعد میں بہت جلن ہوتی ہو۔ اسہال کی طرف طبیعت کا میلان ہو اور عضلات مبرز بیاثر ہو۔ کالن سونیا میں طبیعت کا میلان قبض کی طرف ہوتا ہے اور ایلوز میں دستوں کی طرف۔

خوراک : ۵ یا ۱x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

مندرجہ بالا ادویات اس مرض میں عام اور مشہور ہیں، ان کے علاوہ مندرجہ ذیل ادویات بھی گاہے گاہے کام آتی ہیں۔ جب کہ ان کی علامات موجود ہوں۔ پلسٹلا۔ اگنیشیا

رہے ٹینیا، کیپ سی کم ۔ میور آٹک ایسڈ، گریفائیٹس، لائیکو پوڈیم رسی پیا ۔ ورسبیکم ۔
سلفیورک ایسڈ، پیرڈسے لی نم وغیرہ [1]

خارجی استعمال

ہمامیلس : مدر ٹنکچر کے تیس قطرے تین چھٹانک پانی میں ڈال کر لوشن تیار کیا جاتا
ہے اور اس کے ساتھ صبح اور شام مسّوں کو دھویا جاتا ہے اور نیز رات کے وقت کپڑے
کا چھوٹا سا ٹکڑا اس لوشن میں بھگو کر مسّوں کے اوپر رکھا جاتا ہے یا تھوڑا سا مقعد کے
اندر داخل کیا جاتا ہے ۔ اگر مسّوں میں جلن دخارش ہوتی ہو تو مولین آئیل کی مرہم
لگائی جاتی ہے ۔ (مولین آئیل ایک ڈرام ۔ دسیلین ایک اونس)

ضروری ہدایات

مریض کو کافی ۔ مرچ ۔ گرم مصالحہ ۔ منشیات ۔ مصالحہ دار اور ثقیل اغذیہ اور
نیز شراب وغیرہ سے پرہیز لازم ہے، زیادہ گوشت خوری بھی منع ہے ۔ سبزیاں اور
پکے ہوئے پھل، نرم اور زود ہضم غذا کھانی چاہیئے ۔ صبح اٹھتے وقت اور رات کو سوتے
وقت پانی کا گلاس پی لینا چاہیئے ۔ سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں سرد، گیلی یا سرد جگہ
پر متواتر بیٹھنا، یا روئی یا پروں کی گدی کو کرسی وغیرہ پر رکھ کر لگاتار بیٹھنا مضر ہے ۔
جب بواسیری مسّوں میں سخت درد ہوتا ہو ۔ تو جوشاندہ پوست کی ٹکور کرنا
یا مقعد پر پلٹس باندھنا مفید ہوتا ہے ۔ جب مسّے باہر نکلے ہوئے ہوں، تو اُن پر ہمامیلس
یا ایسی کیولس کی مرہم لگانا بھی مفید ہوتا ہے ۔

فتق ۔ ہرنیا ۔ آنت اترنا

(HERNIA RUPTURE)

اس مرض میں آنت کا کوئی حصّہ اپنی اصلی جگہ سے ہٹ کر کسی قدرتی یا اتفاقی

---

[1] ملی فولیم ۔ بلا درد سُرخ چمکدار خون آنے میں مفید ہے ۔

سوراخ کے راستہ باہر کو اُبھرتا ہے اور وہاں سوج ہو جاتی ہے۔

اقسامِ مرض

ہرنیا کی موٹی موٹی قسمیں یہ ہیں :-

۱- امبلی کل ہرنیا : ناف کے مقام پر ایک چھوٹا سا اُبھار پیدا ہو جاتا ہے اور یہ عموماً شیر خوار بچوں میں ہوتا ہے۔

۲- انیگوائینل ہرنیا : اس میں انتڑی جنگاسہ والی ناف کے راستہ اُتر کر فوطوں میں آجاتی ہے۔ یہ مرض مردوں میں زیادہ ہُوا کرتا ہے

۳- فیمرل ہرنیا : اس میں انتڑی کنج ران کے راستہ نیچے اُتر آتی ہے۔ یہ مرض عموماً عورتوں میں زیادہ ہُوا کرتا ہے۔

۴- ری ڈیوس ایبل ہرنیا : یعنی وہ دبنے والا فتق جو دبانے سے اپنی اصلی جگہ پر واپس جا سکے۔

۵- اِرری ڈیوس ایبل ہرنیا : یعنی نہ دبنے والا فتق جو دبانے سے اپنی اصلی جگہ پر واپس نہ جا سکے۔

۶- سٹرینگولیٹیڈ ہرنیا : یعنی پھنسا ہُوا فتق۔ یہ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے پیٹ میں نفخ اور قولنج سا درد ہوتا ہے۔ قیئں آتی ہیں، پاخانہ جانے کی حاجت بار بار ہوتی ہے مگر کچھ خارج نہیں ہوتا اور قیئوں کے راستہ براز خارج ہونے لگتا ہے۔

مریض کو پیاس بہت لگا کرتی ہے اور اس کی زبان خشک اور بھونسلی ہوتی ہے اور نبض باریک اور تیز چلتی ہے۔

اسبابِ مرض : شکم کی دیواروں کا بہ سبب کسی مرض، چوٹ یا پیدائشی کمزور ہونا۔ زیادہ زور کا کام کرنا مثلاً زیادہ بوجھ اٹھانا۔ اجابت کے وقت بہت زور لگانا یا پیشاب کرتے وقت بہت کونتھنا۔ نیز سنگِ مثانہ، مرض استسقا اور حمل وغیرہ۔

علاج

آنت کو اپنی اصلی جگہ پر لانے کے لیے ذرا بھی دیر نہیں لگانی چاہیے۔ مریض کو

اس طرح سے لٹائیں کہ اس کے کولہے اونچے رہیں اور آہستہ آہستہ آنت کو اصلی جگہ پر واپس کریں۔ رشیر گرم پانی کی پچکاری (انیما)، حقنہ کرنا بھی بہت حالتوں میں مفید ثابت ہوتا ہے اگر اس سے بھی آرام نہ ہو تو ایک تختہ پر مریض کو اس طرح لٹا دیں کہ اس کی ٹانگیں اور کولہے اس کے سر کی نسبت بہت اونچے ہوں اور اس حالت میں ایک آدمی مریض کو پکڑے رکھے اور دوسرا آدمی ابھار کو بہت آہستہ آہستہ دبائے۔ آنت اپنی اصلی جگہ پر واپس چلی جائے گی اور گڑگڑ کی آواز پیدا ہوگی۔ جب آنت اپنی اصلی جگہ پر آجائے تو اوپر پٹی (ٹرس) باندھ دینی چاہیے۔ تاکہ پھر آنت گرنے نہ پائے۔

نوٹ: مختلف قسم کی بنی ہوئی پیٹیاں مختلف قسم کے فتق کے لیے انگریزی دوا فروشوں کے ہاں مل سکتی ہیں۔

اگر مذکورہ بالا تدابیر ناکام ثابت ہوں تو پھر ہوشیار سرجن کی مدد لیں۔

نکس وامیکا ۱× اور **ایکونائیٹ** ۱× باری باری سے ہر پندرہ یا بیس منٹ کے وقفہ پر دینے سے درد وغیرہ کا بہت آرام ہوتا ہے۔

رکتی بچوں کو کلکیریا کارب ۶× یا سلیشیا ۶× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد دیتے رہنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ انگوئینل ہرنیا میں ایسی کیولس ۱× ہر چار گھنٹہ کے بعد دینے سے درد کا افاقہ ہوتا ہے۔

نوٹ: پیٹی لگانے سے شروع میں تھوڑی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مگر دو چار روز میں یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سارا دن پیٹی لگائے رکھنا چاہیے مگر رات کو سوتے وقت پیٹی کو اتار دینا چاہیے اور صبح کو چارپائی سے اٹھنے سے پیشتر ہی یعنی لیٹے ہوئے پیٹی لگا لینی چاہیے۔

باب پانزدہم

امراضِ جگر و طحال

(تلّی)

☆ ☆ ☆

جگر کا بڑھ جانا۔ جگر میں خون جمع ہونا۔ ورمِ جگر

HEPATITIS CONGESTION OF THE LIVER

SIMPLE ENLARGEMENT OF THE LIVER

علاماتِ مرض: دائیں جانب پسلیوں کے نیچے گرانی محسوس ہوتی ہے خاص کر کھڑا ہونے کے وقت اور ماؤف مقام کو دبانے سے تھوڑا درد ہوتا ہے۔ مریض کا چہرہ زرد اور پھیکا پڑ جاتا ہے۔ زبان پر میل جم جاتی ہے۔ قبض ہوتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے، بعض اوقات جی متلاتا ہے۔ قئیں آتی ہیں، سر درد اور کاہلی اور پست ہمتی ہوتی ہے۔ نبض عموماً سُست اور بے قاعدہ چلتی ہے۔

اسبابِ مرض: یکایک سردی لگ جانا۔ تیز مصالحہ دار غذا کھانا، بہت زیادہ کھانا، زیادہ گوشت کھانا، کثرتِ مے خواری غم اور غصہ۔ سورج کی گرمی میں سخت جسمانی محنت کرنا۔ آرام کی اور عیاشانہ زندگی بسر کرنا اور ورزش نہ کرنا۔ ملیریا کا زہر۔ جگر پر چوٹ لگنا۔ صفراوی پتھری اور مستورات میں فتورِ حیض۔

عِلاج

اس مرض کا علاج اور یرقان کا علاج اکٹھا درج کیا جاتا ہے۔ عِلاج درج کرنے سے پہلے یرقان کا مختصر بیان مندرجہ ذیل ہے۔

یرقان

JAUNDICE-ICTERUS

یرقان بذاتِ خود مرض نہیں۔ بلکہ بعض امراضِ جگر یا بعض دیگر امراض کی ایک علامت ہے۔

علاماتِ مرض: سب سے پہلے آنکھوں کی رنگت زرد ہونے لگتی ہے۔ اُس کے بعد ناخن اور پھر چہرہ اور گردن اور آخیر میں سارے دھڑ۔ ٹانگوں اور بازوؤں کی رنگت بھی زردی مائل یا زرد ہو جاتی ہے۔ پیشاب کا رنگ بھی زرد یا گہرا براؤن ہو جاتا ہے اور کپڑے پر داغ دیتا ہے۔ پاخانہ سفید یا خاکستری رنگ کا آتا ہے۔ قبض سُستی و کاہلی، تشویش۔ درد معدہ۔ تلخ ذائقہ اور عموماً بخار کم و بیش ہوتا ہے۔ بعض اوقات خاص کر بچوں کو ناہضم شدہ غذا کے پاخانے آتے ہیں۔ پست ہمتی اور نقاہت موجود ہوتی ہیں اور نبض کی رفتار سست ہوتی ہے۔ آنکھوں اور پیشاب کی رنگت کا زرد ہونا ہی اس امر کی کافی دلیل ہے کہ مریض یرقان کے مرض میں مبتلا ہے۔ اگر پیشاب میں تھوڑا سا نائٹرک ایسڈ (تیزاب شورا) ملایا جائے تو اس کی رنگت گہری سبز ہو جاتی ہے۔ کبھی مریض کو ہر ایک چیز زرد نظر آتی ہے، جب صفرا کی نالی میں صفراوی پتھری پھنس جاتی ہے تو تکلیف بہت بڑھ جاتی ہے درد ٹھیر ٹھیر کر ہوتا ہے اور اکثر قے اور ہچکی بھی ساتھ ہوتی ہے۔

اسبابِ مرض: صفراوی نالیوں کا بند ہو جانا اور صفرا کا خون میں جذب ہو جانا لیکن بعض امراض میں صفرا کی نالیاں بند نہیں ہوتیں لیکن یرقان کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے تپ زرد اور فاسفورس کے زہر میں اور نیز بعض امراضِ جگر۔ بدہضمی، دائمی قبض اور کبھی سردی و غم و رنج بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ بعض بخاروں میں کونین کیلومل وغیرہ کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے بھی یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

شدید یرقان میں: ایکونائیٹ۔ مرکیورس۔ نکس وامیکا۔ ہائیڈراسٹس ۵ قطرے ۵ کے فی خوراک۔

مزمن یرقان میں : چیلی ڈونیم - پوڈوفائیلم، چائنا - ڈیجی ٹیلس - آرسینکم - فاسفورس - نائٹرک ایسڈ وغیرہ -

صفراوی پتھری میں : ایکونائیٹ ، کلکیریا ۳۰ بربریس ۵ بیلاڈونا نیز گرم ٹکور -

(ورم جگر یا جگر کے بڑھ جانے اور یرقان کا مشترکہ علاج)

تشریح العلامات ادویہ

برائی اونیا : جب شکم کے دائیں پہلو میں چبھن کا درد ہوتا ہو تو سب سے پہلے برائی اونیا دوائی خیال میں آنی چاہیے - اگرچہ دائیں طرف کے چبھن کے لیے اور بھی ادویات ہیں مثلاً چیلی ڈونیم اور کالی کارب، لیکن برائی اونیا کی خاص علامات جگر کے یہ ہوتی ہیں - جگر پھولا ہوا اور متورم، حرکت کرنے سے درد زیادہ اور دائیں پہلو پر لیٹنے سے آرام - کیونکہ ایسا کرنے سے جائے ماؤف کو سانس لیتے وقت حرکت کم کرنی پڑتی ہے - یرقان کی یہ بڑی اعلیٰ دوائی ہے جب کہ غصہ کی وجہ سے یہ عارضہ پیدا ہوا ہو[1] منہ کا ذائقہ کڑوا اور پاخانہ سخت اور خشک آتا ہو اور اگر پاخانے نرم، گدلے دار اور بمقدار کثیر آتے ہوں اور ساتھ ہی شکم میں درد بھی ہوتا ہو -

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد -

مرکیورس : ذرا سا چھونے سے بھی جگر بہت دکھتا ہو اور جگر کے مقام میں دھیما دھیما درد ہوتا ہو اور مریض دائیں پہلو نہ لیٹ سکتا ہو - جگر بڑھ گیا ہو - جلد جسم اور آنکھیں زرد ہو گئی ہوں -

پت کی عدم موجودگی کے باعث یا تو پاخانوں کا رنگ مٹیالا ہو گیا ہو اور زردی مائل سبز صفراوی اسہال مروڑ کے ساتھ آتے ہوں - زبان پر زردی مائل سفید فرجمی ہو اور زبان پر دانتوں کے نشانات موجود ہوں - سانس بدبودار اشتہا ندارد اور پست ہمتی بہت ہو - جب کونین کے ناجائز استعمال کے باعث یرقان کا عارضہ ہو جائے اور بخار بھی موجود ہو تو مرکیورس دوائی بہت مفید ہوتی ہے -

---

[1] کیمومیلا میں بھی یہی علامت ہے -

جب جگر کا فعل سست پڑ گیا ہو تو مرکیورس دوائی بہت بڑی کار آمد ہوتی ہے۔
بچوں کو جب یرقان کا عارضہ پیدا ہو گیا ہو تو مرکیورس بہت مفید ہوتی ہے۔
ڈاکٹر کاپر ویٹ کا قول ہے کہ مرکیورس ڈلس ۲x نزلی یرقان کے لیے ایک نہایت ہی مؤثر دوائی ہے۔

خوراک: ۱x یا ۲x ہر دو گھنٹے کے بعد۔

پوڈوفائلم: امراض جگر کی یہ ایک خاص دوائی ہے، یہ دوائی اُس وقت مفید ہوتی ہے جبکہ جگر کا فعل سست ہو، یا جگر کی مزمن سوزش ہو اور اسہال آتے ہوں۔ جگر بڑھ گیا ہو اور درد کرتا ہو۔ چہرہ اور آنکھیں زرد ہوں اور منہ کا ذائقہ بہت بُرا ہو۔ زبان پر دانتوں کے نشانات پائے جاتے ہوں۔ اگر قبض ہو تو مٹی رنگے پاخانے آتے ہوں۔ پوڈوفائیلم کی ایک اور علامت یہ ہے کہ مریض جگر کے مقام کو اپنے ہاتھ کے ساتھ متواتر ملتا رہتا ہے۔

خوراک: ۱x۵ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

چیلی ڈونیم: امراضِ جگر کی یہ بھی ایک خاص دوائی ہے۔ جگر کے مقام میں دکھن اور چبھن کی دردیں ہوتی ہوں۔ لیکن چیلی ڈونیم کی خاص علامت یہ ہے کہ دائیں کندھے کی ہڈی کے نیچے دردیں ہوتی ہیں جو کہ چھاتی معدہ یا پہلوؤں تک جاتی ہیں۔ جگر متورم ٹھنڈک، بخار، یرقان، زبان پر زرد فر، ذائقہ کڑوا اور ترش دسیلی چیزیں مثلاً اچار اور سرکہ پینے کو دل کرتا ہے۔ اسہال بمقدار کثیر اور چمکیلے، زرد آتے ہوں اور اُن کا رنگ مٹیالہ ہوتا ہو۔ گال سٹون (پتہ کی پتھری) کے خارج کرنے میں یہ دوائی مددگار ہوتی ہے احساس کا بننا بھی مسدود ہو جاتا ہے۔ نزلی یرقان کے لیے تو یہ ایک بالکل کافی دوائی ہے۔

خوراک: ۵ کے ۵ قطرے دن میں چار مرتبہ۔

ڈیجی ٹیلس: جب یرقان کا عارضہ امراض دل کے باعث پیدا ہوا ہو۔ تو ڈیجی ٹیلس ایک اعلیٰ دوائی ثابت ہوتی ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ غنودگی کڑوا ذائقہ دُکھن، جگر کا بڑھ جانا اور درد کرنا۔ جب یرقان کا عارضہ بہت خراب صورت اختیار کر چکا ہو اور نبض بے قاعدہ اور رُک رُک کر چلتی ہو اور طاقت آنا فانا زائل ہو

جاتی ہو تو یہ دوائی بہت سودمند ہوتی ہے۔

خوراک : ۵ یا ۱× ہر تین گھنٹہ کے بعد

نکس وامیکا : جب زیادہ مے خوری، زیادہ چٹ پٹی و مصالحہ دار چیزیں استعمال کرنے یا کونین یا مسہلات کے باعث جگر میں نقص واقع ہو گیا ہو تو ایسے حالات میں نکس وامیکا دوائی کو جھٹ خیال میں لانا چاہیئے۔ جگر سوجا ہوا سخت اور چھونے سے درد کرتا ہو۔ کپڑے کو کس کر پہننے سے بھی تکلیف معلوم ہوتی ہو۔ بعض اوقات جگر میں درد بھی ہوتا ہو۔ جب غصہ کے باعث یرقان کا عارضہ ہو گیا ہو تو بھی نکسوامیکا دوائی کام آتی ہے۔ اگرچہ اس عارضہ میں کیمومیلا کا درجہ برتر ہے جو کہ عصبی مزاج والی زود رنج مستورات کے جگر صفرا کے لیے بڑی اعلیٰ دوائی ہے۔ شرابیوں کے بڑھے ہوئے جگر میں نکسوامیکا کے علاوہ سلفر۔ لاکسس، فلورک ایسڈ، آرسنک اور سامونیم میوریاٹیکم ادویات بھی کام آتی ہیں۔

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

لائیکوپوڈیم : اس دوائی کا اثر جگر پر بہت قوی ہوتا ہے۔ مقام جگر چھونے سے دکھتا ہو اور اس میں "تناوٹ" کا احساس ہو گویا کہ ایک رسی کمر کے گرد بندھی ہوئی ہے۔ دردیں دھیمی دھیمی اور دکھن نما ہوتی ہوں لیکن تیز اور بھالا مارنے کی سی دردیں نہ ہوتی ہوں جیسی کہ چیلی ڈونیم میں پائی جاتی ہیں۔ تھوڑی سی غذا کھانے سے بھی معدہ پُر ہو جاتا ہو۔ یرقان کی علامات پورے طور پر واضح نہ ہوں۔ لیکن رنگت زردی مائل پیلی سی ہو گئی ہو۔

خوراک : ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نیٹرم سلف : بارہ ٹشو ریمیڈیز (انوسومہ بارہ اکسیریں) میں سے امراض جگر کیلئے یہ ایک خاص دوائی ہے۔ سوزش جگر میں یہ دوائی بہت نافع ہوتی ہے۔ جب کہ چھونے سے درد کرتا ہو اور اس میں تیز بھالا مارنے کی سی دردیں ہوتی ہوں۔ مریض بائیں پہلو نہ لیٹ سکتا ہو اور نہ ہی اس مقام پر کپڑے کا چھونا تک برداشت کر سکتا ہو۔

خوراک : ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

کارڈوس مریانس : یہ دوائی یرقان میں بہت مؤثر ہوا کرتی ہے جبکہ

دھیما دھیما سر درد ہو۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہو۔ زبان سفید اور سرے پر سے سُرخ، اُبکائیاں آتی ہوں اور سبز رنگ کا پانی مریض قے کرتا ہو۔ مقام جگر بھرا ہوُا معلوم ہو۔ پاخانے صفراوی آتے ہوں اور پیشاب سنہری رنگ کا آتا ہو۔ مقام معدہ اور دایاں پہلو چھُونے سے درد کرتے ہوں۔

ڈاکٹر برنٹ صاحب کا قول ہے کہ جب سینہ کی ہڈی کے حصّہ زیرین کے اُوپر ایک سیاہ براؤن دھبہ موجود ہو تو اس کو کارڈو آس کی ایک بھاری علامت سمجھنی چاہئیے جب جگر کی خرابی کے باعث جلد جسم پر چھوٹے چھوٹے دھبے نمودار ہو جائیں۔ تو ان کو کارڈو آس کی ایک علامت خاص سمجھنا چاہئیے۔ وبائی زکام کے بعد جب صفرا کا زور ہو جائے تو کارڈو آس دوائی شفا بخش ہوتی ہے۔

خوراک: ۵ کے ایک سے لے کر بیس قطرے تک دن میں تین مرتبہ۔

ہائیڈراسٹس کی علامات ذائقہ کڑوا، عدم اشتہا، زبان پر زرد فرجی ہوئی اور زرد پیشاب، جب جگر کا فعل دیر سے سُست چلا آتا ہو تو یہ دوائی مؤثر ہوُا کرتی ہے۔ قبض بھی ساتھ ہوُا کرتا ہے۔

خوراک: ۵ کے دو سے پانچ قطرے دن میں دو یا تین دفعہ۔

سلفر: یہ دوائی جگر کے مزمن امراض میں کارآمد ہوتی ہے۔ جب کہ جگر میں بہت درد اور دکھن ہو۔

نکس وامیکا کے بعد اگر سلفر دی جائے تو شفا کو تکمیل تک پہنچانے میں مددگار ہوُا کرتی ہے۔ پارہ کے ناجائز استعمال سے جب جگر میں عارضہ پیدا ہو جائیں تو اکثر سلفر مددگار ہوُا کرتی ہے۔ جب اسہال بے رنگ آتے ہوں یا یرقان۔ یا استسقاء شکم کا عارضہ زوروں پر ہو تو سلفر دوائی مؤثر نہیں ہوُا کرتی، بلکہ یہ علامات اس کے مخالف ہیں۔

خوراک ۱x ۳ یا ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

چائنا: جب کثرتِ مجامعت کے باعث یرقان کا عارضہ ہو جائے تو یہ دوائی شافی ہوُا کرتی ہے۔

خوراک: ۱x یا ۳x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ٹراکساکم : یہ جگر کی ایک مجرب دوائی ہے ۔اس کے علامات حسب ذیل ہیں ۔ زبان پر نقشہ کی مانند لکیریں اور منہ کا ذائقہ کڑوا ۔کھانا کھانے کے بعد سردی محسوس ہو ۔ جگر کے مقام میں درد اور دکھن اور صفراوی اسہال ۔

خوراک : ۵ ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

چیونینتھس : یہ بھی یرقان کی ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔جب کہ سردرد ہو ۔زبان میلی ہو ۔جی متلاتا ہو اور اشتہا بالکل ماری گئی ہو، صفراوی پتھری کے لیے یہ ایک بہت اعلیٰ دوائی گنی گئی ہے ۔یرقان اور درد جگر اس کی علامات ہیں ۔جب جگر میں دورہ خون بہت سست ہو اور اس کے باعث کئی دیگر علامات پیدا ہو جائیں تو ایسے حالات میں یہ ایک بہتر دوائی ہے ۔

خوراک : ۵ کے پانچ قطرے دن میں تین مرتبہ ۔[1]

ضروری ہدایات

آرام اور تبدیلی آب و ہوا بہت مفید ہوتی ہے ۔مریض دماغی و جسمانی محنت سے پرہیز کرے اور منشیات وغیرہ سے قطعی طور پر پرہیز لازم ہے ۔مقام جگر پر ٹکور کرنا ازبس ضروری ہے اس سے درد کو افاقہ ہو جاتا ہے اور صفرا کی نالیوں کے کھلنے میں مدد ملتی ہے ۔مریض کو دودھ میں سوڈا وائٹر یا آش جو ملا کر دیں اور جب مرض گھٹنے لگے تو ساگودانہ یا پتلی کھچڑی یا یخنی وغیرہ تھوڑی تھوڑی دیں، لیکن مرض اور نشاستہ دار اغذیہ پوری صحت ہونے پر دیں ۔

دردِ جگر صفراوی قولنج ۔صفراوی پتھریاں

HEPATIC COLIC BILIAR COLIC BILIARY CALCULI

نوٹ : صفراوی پتھریاں کیونکر بنتی ہیں ۔

پتہ میں صفرا کے منجمد ہونے یا کسی کرم وغیرہ کے اس میں چلے جانے سے صفراوی تہیں اس پر جم کر کنکریاں بن جاتی ہیں جن کی جسامت ماش یا چنے کے دانہ کے برابر ہوتی ہے اور گول یا نوک دار ہوتی ہیں ۔تعداد بھی ان کی مختلف ہوتی ہے کبھی ایک آدھ

[1] ۵ (PTELEA) ٹی لیا بھی امراضِ جگر کی مفید دوا ہے ۔

کبھی دس بیس اور کبھی سینکڑوں اور اُن کی ساخت میں کولسٹرین صفراوی رنگ مگنیشیا چونا۔ سوڈا اور پوٹاش وغیرہ اجزاء موجود ہوتے ہیں۔

جب کوئی کنکری پتہ سے نکل کر اُس کی نالی میں آتی ہے تو سخت درد ہوتا ہے جسے دردِ جگر یا وجع الکبد کہتے ہیں اور ڈاکٹری میں ہیپٹک کولک کہتے ہیں۔

علاماتِ مرض: شدت کا درد یکایک دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے ہونے لگتا ہے اور اتنا سخت ہوتا ہے کہ مریض مارے درد کے لاچار ہو جاتا ہے اور درد کی ٹیسیں پشت، شکم اور دائیں کندھے تک جاتی ہیں کبھی، شدت درد سے مریض بیہوش ہو جاتا ہے اور جب تک پتھری پتہ میں واپس نہ چلی جائے یا ڈیوڈی نم دبارہ انگشتی آنت) میں نہ جا گرے تب تک درد ہوتا رہتا ہے اور اگر یہ پتھری نالی میں پھنس کر صفرا کی نالی کو بند کر دے تو یرقان کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض کا جی متلاتا ہے اور کبھی ہچکیاں آتی ہیں۔ قبض کی شکایت ہوتی ہے اور مریض سخت اندوہگین اور نڈھال ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض: دائمی قبض، پتہ کی سوزش و دیگر امراضِ جگر۔ اس مرض کو پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں، نیز زیادہ گوشت کھانا یا زیادہ شراب پینا، سُست اور عیاشانہ زندگی بسر کرنا، ورزش نہ کرنا، یہ سب اس کے اسباب ہیں۔

علاج

ککیریا کارب × ۳ بربیرس ولگیرس Q ایکونائیٹ، بیلاڈونا، سلیشیا، سلفر، ہیپر سلف، ڈیجی ٹیلس، کیمومیلا، آرسینکم، برائی اونیا۔ ڈایاسکوریا۔ چیلی ڈونیم پوڈوفائلم وغیرہ ادویات کام آتی ہیں۔ ان ادویات کا مفصل حال و تشریح ورمِ جگر اور یرقان کے علاج میں مطالعہ فرمائیں۔

ضروری ہدایات

مقام درد پر جوشاندہ پوست کی ٹکور کریں یا گرم گرم السی کی پلٹس باندھیں۔ یا گرم پانی بوتل میں بھر کر سینک دیں۔ اگر مریض کو بار بار قیئیں آتی ہوں تو برف کے ٹکڑے چوسنے کے لئے دیں۔ اگر قبض ہو تو اُسے فوراً بذریعہ انیما رفع کریں۔

پینے کے لئے سوڈا واٹر یا دودھ اور سوڈا واٹر ملا کر دیں، روغن بادام کا استعمال

کرائیں۔ تازہ میوہ جات نیز سبزیوں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ شراب دنشاستہ دار اغذیہ سے پرہیز لازم ہے۔

جگر کا سکڑ جانا۔ جگر کا چھوٹا ہو جانا

(CIRRHOSIS OF THE LIVER)

اس مرض میں جگر سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اس کے اصلی ذرات زائل ہو جاتے ہیں۔

علامات مرض: مریض کے دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے درد ہوتا ہے۔ اس کے ہاضمہ میں فتور ہوتا ہے۔ کبھی جی متلاتا ہے اور ابکائیاں آتی ہیں۔ کبھی خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے۔ قبض۔ نفخ شکم کی تکلیف رہتی ہے۔ اور جلد جسم خشک ہوتی ہے مریض روز بروز لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے۔ کبھی اس مرض کے ساتھ استسقاء یا یرقان کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔

اسباب مرض: نقص ہاضمہ، کثرتِ شراب نوشی، تیز مصالحہ دار چیزوں کا کھانا پیٹ کے کیڑے۔ زہر ملیریا۔ مرضِ آتشک اور شدت کی گرمی وغیرہ

علاج

۱۔ فاسفورس ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

۲۔ آرسینیکم آیوڈائڈ ۲x ٹری ٹیوریشن دو گرین کھانا کھانے کے بعد۔

۳۔ چائنا ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

۴۔ آرم میوریٹیکم ۳x سفوف دو گرین ہر چار گھنٹہ کے بعد۔ [1]

ضروری ہدایات

اس مرض میں دودھ نہایت اعلیٰ غذا ہے۔ دودھ میں سوڈا یا آش جو بھی ملا کر دے سکتے ہیں۔ نیز مونگ کی دال کا پانی بھی دے سکتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ مریض سبزی ترکاری بھی استعمال کر سکتا ہے۔ شراب سے قطعی پرہیز لازم ہے۔ تیز گرم مصالحہ۔ نمک،

---

[1] اس کے علاوہ کارڈوکس میریانس۔ ہیموڈائم۔ سلائیکوپوڈیم۔ مرکیوریس۔ ناٹرمیم ایکیائیکم بھی اس مرض کی مفید ادویات ہیں۔

اچار، لال مرچ، چٹنی، چائے، گوشت وغیرہ سے بھی پرہیز کریں۔ اگر مریض کو قئیں آئیں تو اُسے ایک دِن رات کسی قسم کی غذا نہ دیں اور اس کو بالکل آرام سے لٹائے رکھیں برف چوسنا یا برف سے سرد کیا ہُوا دُودھ تھوڑا تھوڑا دینا قئیوں کو روکتا ہے۔ گرم پانی اور صابن کا انیما بھی کریں۔

تلی کا بڑھ جانا۔ عظم الطحال

ENLARGEMENT OF THE SPLEEN

اس مرض میں تلی بڑھ جاتی ہے۔ مریض کا پیٹ کسی قدر بڑھا ہُوا معلوم ہوتا ہے پیٹ کے بائیں طرف ٹٹولنے سے بڑھی ہوئی تلی بخوبی معلوم پڑتی ہے۔ مریض کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے اور اس کا رنگ پھیکا اور وہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔

اسباب مرض: ملیریائی یا موسمی بخاروں میں تلی عموماً بڑھ جاتی ہے اور ملیریا کا زہر تلی میں سرایت کر جاتا ہے۔ لیکن کبھی تلی کی ساخت میں خرابی ہونے کی وجہ سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

علاج

سیانوتھس: اس مرض میں اس دوائی کا درجہ سب ادویات سے افضل ہے اور اس مرض میں یہ اکسیر مانی گئی ہے۔ جب مقام طحال میں درد ہوتا ہو اور چبھن پڑتی ہو تو بھی یہ دوائی شافی ہوتی ہے۔

خوراک: Q کے پانچ سے پندرہ قطرے دن میں تین مرتبہ

نیٹرم میور: طحال بڑھی ہوئی ہو اور خواہ اس میں چبھن کی دردیں بھی ہوتی ہوں تو بھی یہ دوائی مؤثر ہوتی ہے۔ مریض کمزور ہو اور ملیریا بخار کا شکار رہا ہو۔ اگر مریض نے کونین بہت کھائی ہو تو یہ دوائی خاص طور پر نافع ہوتی ہے۔ مریض نمک کی بہت خواہش کرتا ہو۔

خوراک: ۱۲x یا ۳۰ دن میں دو مرتبہ

نوٹ: نیٹرم میور ۱۲x یا ۳۰ کی دو خوراکیں صبح بارہ بجے سے پہلے اور بارہ بجے کے بعد سیانوتھس کی دو خوراکیں دینا بہتر علاج ثابت ہوتا ہے۔ نیز مرکیوریس بن آیوڈائڈ

چائنا۔فیرم۔گرینڈیلیا۔ارے نیاٹایاڈی ما۔آرنیکا میلینتھس وغیرہ ادویات بھی کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

تبدیلی آب و ہوا صاف اور کھلی ہوا، اچھی غذا کھانا اور قبض نہ ہونے دینا۔یہ سب ضروری ہیں۔باہر تلی پر سیانوتھس کی مالش کرنا یا ٹنکچر آیوڈین لگانا مفید ہوتا ہے۔

نوٹ: یہ مرض آہستہ آہستہ دور ہوتا ہے۔اس لیے اس کا علاج تین یا چار ہفتہ تک بلکہ بعض اوقات زیادہ عرصہ تک جاری رکھنا پڑتا ہے۔

باب شانزدہم

امراض گردہ و مثانہ

گردہ کی سوجن۔برائیٹس ڈیزیز

NEPHRITIS BRIGHTS DISEASE

اس مرض میں گردے کی ساخت میں نقص واقع ہو کر سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔اس کے ساتھ ہی استسقاء اور پیشاب میں البومن بھی خارج ہونے لگتی ہے۔جب یہ مرض مزمن صورت اختیار کر جاتا ہے تو گردہ کی ساخت میں دیرینہ نقص واقع ہو کر اس کے ذرات چربی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

نوٹ: یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے:-

۱۔ شدید ۲۔ مزمن

گردہ کی شدید سوجن کی علامات حسب ذیل ہیں:-

۱۔ مریض کے ہاتھ پاؤں، تیز چہرہ پھول جاتا ہے اور تمام جسم سوج جاتا ہے بخار لرزہ سے چڑھ جاتا ہے۔نبض تیز اور سخت چلتی ہے۔جلد خشک اور کھردری ہوتی ہے۔اور پیاس کا غلبہ ہوتا ہے، سر درد کرتا ہے اور ساتھ ہی معدہ میں نقص

واقع ہو کر جی متلاتا اور اُبکائیاں آتی ہیں ۔ اگر دونوں گُردے مرض میں مبتلا ہو جائیں تو سارا جسم پھُول جاتا ہے چہرہ اور پپوٹے تو اس قدر پھُول جاتے ہیں کہ آنکھیں بیچ میں چھُپ جاتی ہیں ۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے لیکن پیشاب تھوڑا تھوڑا بدبُودار نہایت رنگین یا دھواں نما خارج ہوتا ہے جس میں بکثرت البومن خارج ہوتی ہے ۔ جب مرض کا حملہ شدید ہو تو پیشاب بالکل ہی نہیں آتا ۔ شکم میں پانی بھر جاتا ہے اور استسقاء کا عارضہ ہو جاتا ہے ۔ جب مرض گھٹنے لگتا ہے تو استسقاء کم ہوتا جاتا ہے اور پیشاب صاف آنے لگتا ہے اور اُس میں البومن نہیں آتی، برعکس اس کے اگر اس مرض کے ساتھ مرض یورے میا (سمیت بول) یا مرض نمونیا وغیرہ ہو جائیں تو مرض بہت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور اکثر ہلاکت کا باعث ہوتا ہے ۔

۲۔ گُردے کی پُرانی سوجن کی علامات (مزمن برائیٹس ڈیزیز) کمزوری جلد کا رنگ زرد، پیشاب جانے کی حاجت بار بار اور خصوصاً بوقتِ شب زیادہ مختلف اعضاء میں درد ہوتا ہے ۔ مریض کا چہرہ پھیکا اور پھُولا ہُوا ہوتا ہے ۔ بھُوک مر جاتی ہے، کھٹے ڈکار آتے ہیں اور جی متلاتا ہے ۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے باوجود اس بات کے کہ غذا میں کوئی بدپرہیزی معلوم نہیں ہوتی ۔ پیشاب کا وزنِ مخصوص معمول کی نسبت کم ہوتا ہے ۔ مرض کی ابتدا میں البومن بہت خارج ہوتی ہے ۔ لیکن بعد میں بہت گھٹ جاتی ہے اور پیشاب بھی مقدار میں کم آتا ہے ۔ مرض کی ابتداء میں پیشاب بہت سیاہ یا دھواں نما ہوتا ہے لیکن بعد میں زرد ہو جاتا ہے ۔ مزمن ورم گردہ کی دو ذیلی اقسام یہ ہیں ۔

۱۔ جب کہ یہ عارضہ شدید ورمِ گردہ کے بعد ہو گیا ہو ۔

۲۔ جب کہ مرض مزمنہ ابتدا سے ہی چُپ چاپ شروع ہو گیا ہو ۔

اوّل الذکر میں استسقاء خاص علامت ہُوا کرتی ہے ۔ مریض روز بروز کمزور و لاغر ہوتا جاتا ہے ۔ پاؤں اور ٹخنے سُوج جاتے ہیں اور مرض جب بہت ترقی یافتہ ہو جاتا ہے تو استسقاء کا عارضہ بہت نمایاں ہوتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ اس مرض میں استسقاء کوئی لازمی علامت نہیں ۔ بعض اوقات استسقاء نہیں ہوتا اور مریض سمیت بول

کی وجہ سے راہیٔ ملکِ عدم ہوتا ہے۔ سمیت بول کے علامات ہذیان تشنج اور بے ہوشی ہیں اور بے ہوشی کے عالم میں ہی مریض فوت ہو جاتا ہے۔

اسبابِ مرض: شدید ورم گردہ کا باعث حمیات خصوصاً سرخ بخار۔ ٹھنڈا لگنا یا بھیگنا اور شراب وغیرہ ہیں۔ آتشک اور سل وغیرہ امراض بھی اس کا سبب ہوتے ہیں۔ مزمن برائیٹس ڈیزیز کے اسباب بھی غذا میں بدپرہیزی، منشیات کا استعمال بھیگنا اور نقرس ہوتے ہیں۔ اکثر ضعیفی میں نقرسی مزاج کے اشخاص کو یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ اس لیے انگریزی میں اس کو گاؤٹی کڈنی (نقرسی گردہ) بھی کہتے ہیں۔ سمیت سیسہ کے باعث بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ رنگ ساز اور دیگر سیسہ کا کام کرنے والے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ کبھی ورم مثانہ یا دل کے بعض امراض یا آتشک یا ملیریا بخار کے بعد بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ حاملہ عورتیں بعض اوقات اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ رحم کا بوجھ گردوں پر پڑ کر اس مرض کے پیدا کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ یہ مرض موروثی ہوتا ہے خصوصاً ایسے کنبہ میں کہ جس میں نقرس کی شکایت ہو۔

عِلاج

بیلاڈونا: ابتدائی حالت میں جبکہ بخار شدید ہو اور سر کی طرف اجتماعِ خون ہو۔

خوراک ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ایپس: جب گردہ کی سوجن کی وجہ سے استسقا ہو گیا ہو۔ پیاس نہ ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کینتھرس: پیشاب بالکل بند ہو۔ یا قطرہ قطرہ اور دقت و درد کے ساتھ خارج ہوتا ہو۔

خوراک ۱x یا ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم: ہر دو حاد اور مزمن حالتوں کے لیے جب کمزوری و نقاہت زیادہ ہو گئی ہو۔ پیاس بار بار لیکن تھوڑی مقدار میں پانی مریض پیتا ہو۔ پیشاب میں البومن بھی خارج ہوتی ہو۔ بے چینی۔ استسقاء اور اندرونی جلن ہو۔

خوراک ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس: دورانِ حمل میں جب گردہ کی سوجن واقع ہو اور پیپ پڑ جانے کا اندیشہ ہو۔ پسینہ زیادہ اور تکلیف زیادہ رات کو ہو۔

خوراک ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فیرم میٹیلیکم: چہرہ زرد۔ کمیٔ خون، خوراک کھانے کے بعد قے ہو جائے۔ یا ناہضم شدہ حالت میں ہی خارج ہو جائے۔ نکسیر پھوٹے۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ٹیری بن تھینا: یہ دوائی بھی اس مرض میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ گردوں میں اجتماعِ خون بہت ہو۔ کمر میں دھیمی دھیمی درد ہوتی ہو اور یہ درد پیشاب کی نالیوں تک جاتی ہو۔ پیشاب سیاہ دھواں نما آتا ہو۔ استسقاء ہو اور پیشاب میں خون اور البومن بکثرت خارج ہوں۔ جب یہ عارضہ سُرخ بخار کی وجہ سے ہو تو یہ دوائی خاص طور پر مُؤثر ہوتی ہے۔ نقاہت بہت ہو۔ لیکن آرسینکم کی طرح بے چینی نہ ہو۔

خوراک۔ ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

دیگر ادویات ایکونائیٹ (ابتدا میں)، جیلی ڈیم، سلفر، فائی ٹولاکا، اپوسائنم، نکس وامیکا، کریوزوٹ، نائٹرک ایسڈ، فیرم، ادیم، ڈیجی ٹیلس، کنولیریا، ایسڈ فاس، پلمبم، کالچی کم وغیرہ ادویات بھی کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

غذا مریض کو صرف دُودھ ہی دینی چاہیئے۔ ڈاکٹر سمتھ کا قول ہے کہ جب کوئی دوائی کارگر نہ ہوتی ہو تو صرف دُودھ کی غذا ہی مرض کو دُور کرنے میں کامیاب ہوتی ہے[1]۔ دُودھ میں آش جو بھی ملا کر دیا جا سکتا ہے۔ اگر دودھ سے مریض کو نفرت ہو تو اُسے دہی اور چھاچھ بھی دے سکتے ہیں۔ پھر دُودھ میں ساگودانہ بھی پکا کر دے سکتے ہیں لیکن شراب و کباب انڈے اور گوشت سے قطعی پرہیز لازم ہے۔ مرض کی شدید حالت میں گرم حمام میں غسل کرنا یا گرم بھپارہ دینا مفید ہوتا ہے تاکہ پسینہ آ کر استسقاء میں کمی واقع ہو اور نیز بذریعہ پسینہ خون کا زہریلا مادہ خارج ہو جائے۔ اگر پانی

[1] دُودھ مکھن نکلا ہوا دینا چاہیئے۔

میں ایک کمبل یا چادر کو بھگو اور نچوڑ کر اُس میں مریض کو گردن تک لپیٹ دیں اور اُوپر اُس کے ایک یا دو کمبل لپیٹ دیں۔ پسینہ پندرہ بیس منٹ میں کھل کر آجائے گا اُس کے بعد مریض کے جسم کو فوراً خشک کر دیں اور اُس کے اُوپر کمبل ڈال دیں۔

تازہ ہوا خوری کرنا۔ لیکن محنت اور تھکاوٹ سے بچنا لازمی ہے مریض کے جسم پر مالش کرنا اور پھر گرم پانی میں تولیہ بھگو اور خوب نچوڑ کر اُس سے جسم کو ملنا مفید ہوتا ہے۔ مریض کو چُپ چاپ آرام سے بستر پر پڑا رہنا چاہیئے۔ پورا آرام اس مرض میں خاص ضروری ہے۔ پانی بہت پینا چاہیئے۔ دودھ (مکھن نکلا ہوا) استعمال کریں۔

دردِ گُردہ و پتھری۔ سنگ مثانہ و پیشاب میں کنکر آنا

(RENAL COLIC CALCULUS OF STONE IN THE BLA-DDER AND GRAVEL)

اس مرض میں گردہ یا مثانہ کے اندر ریگ یا پتھری پیدا ہو جاتی ہے جب پیشاب کی حالت غیر معمولی ہو جاتی ہے تو اس کی تہہ میں معدنی قسم کا تلچھٹ بیٹھ جایا کرتا ہے یہ معدنی ذرات جو پیشاب میں تہہ نشین ہوتے ہیں کبھی تو یہ الگ الگ پڑے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس کو ریگ مثانہ یا ریگ گُردہ کہتے ہیں اور کبھی ان ذراتِ بول کے باہم ملنے سے کنکریاں یا پتھریاں بن جاتی ہیں۔

بعض خاندانوں میں پتھری اکثر پائی جاتی ہے اور بعض ملکوں میں یہ عام ہُوا کرتا ہے۔ مثلاً ہنگری۔ پاکستان و ہند اور چین پتھری کا مرض مرد و زن ہر دو میں پایا جاتا ہے کنکریاں یا پتھریاں اکثر گردوں اور مثانہ میں ہی بنا کرتی ہیں اور وہاں ہی اکثر پائی جاتی ہیں جو پتھریاں گُردہ میں بنتی ہیں وہ براستہ یوری ٹر (حالب) گُردہ سے مثانہ میں آجایا کرتی ہیں اور مثانہ سے پیشاب کے ساتھ باہر نکل جاتی ہیں اور کبھی کبھی گُردہ میں یہ پتھریاں اتنی بڑی ہو جاتی ہیں کہ یوری ٹر (گُردہ و مثانہ کی درمیانی نالی) میں سے گزر نہیں سکتیں اور یا مثانہ میں آن پر معدنی اجزا تہہ بر تہہ جم کر ایک بڑی پتھری بنا دیتے ہیں اور یہ پتھری وہیں رہ جاتی ہے، کبھی تو ایک ہی پتھری ہوتی

ہے اور اُس کے خارج ہو جانے کے بعد دوبارہ پتھری نہیں ہوتی لیکن بعض مریضوں میں وقتاً فوقتاً سینکڑوں پتھریاں پیشاب میں خارج ہوتی رہتی ہیں۔

نوٹ: جب پتھری یوریٹر کی راہ گردہ سے نکلتی ہے تو نوبت بہ نوبت تشنجی درد ہوتا ہے اور اس کو درد گردہ کہتے ہیں۔ یہ درد جنگاسہ سے مثانہ، خصیہ یا ران تک جاتا ہے، اُبکائیاں اور قے کپکپاہٹ اور کولیپس اور سرد پسینہ (تریلی) ہمراہ ہوتے ہیں۔ پیشاب کی حاجت بکثرت ہوتی ہے۔ اور تھوڑا خون آمیز پیشاب خارج ہوتا ہے اور یہ درد نوبت بہ نوبت رہتا ہے۔ حتیٰ کہ پتھری مثانہ میں پہنچ جاتی ہے یا بعض اوقات ایک یا دو مرتبہ درد ہو کر پھر مفقود ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پتھری گردہ میں ہی ایک مقام پر بیٹھ جاتی ہے۔ جب پتھری گردہ میں پڑی رہے تو وہاں بوجھ سا محسوس ہوتا رہتا ہے۔

سنگ مثانہ: اکثر اوقات تو گردے کی پتھری مثانہ میں آجاتی ہے اور وہاں یہ قد میں بڑھ جاتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی یہ پتھری مثانہ میں ہی پیدا ہو جاتی ہے۔

بچوں میں پتھری: بعض اوقات بچوں کے مثانہ میں پتھری بن جاتی ہے۔ اس کی علامات یہ ہوا کرتی ہیں۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے یا بے اختیار نکلتا رہتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت سخت درد ہوتا ہے۔ بعض اوقات پیشاب میں پیپ اور خون ملے ہوئے آتے ہیں۔ بیمار بچہ حشفہ کے گھونگھٹ کو متواتر کھینچتا رہتا ہے۔ جس کے باعث گھونگھٹ بڑھ جاتا ہے۔

علامات سنگِ مثانہ: سنگِ مثانہ کی چار موٹی موٹی علامات یہ ہیں:-

۱۔ پیشاب کا بار بار آنا۔ خاص کر دن میں جب کہ مریض حرکت کرتا رہتا ہو اور رات کو کم۔ جب کہ آرام میں ہوتا ہو۔ مثلاً گھوڑے کی سواری کرنے سے پیشاب بار بار آتا ہے۔

۲۔ پیشاب کرتے وقت اور پیشاب کرنے کے بعد قضیب میں درد ہوتا ہے اور چند منٹوں تک متواتر پیشاب کی حاجت بنی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ نیا پیشاب مثانہ میں جمع ہو کر تھوڑی تسکین کا موجب بنتا ہے۔ کیونکہ اس سے پتھری مثانہ کی گردن کے اندر والی جھلی سے الگ ہو جاتی ہے۔

۳۔ پیشاب میں پیپ خارج ہوتی ہے۔

۴۔ گاہے گاہے خون بھی تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ یہ تمام علامات حرکت کرنے سے زیادتی اختیار کرتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بہ نسبت شب کے دن کے وقت زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور جس وقت تک مثانہ میں سوزش واقع نہیں ہوتی اس وقت تک چپ چاپ پڑا رہنے میں آرام رہتا ہے۔ کبھی یکایک پیشاب بند ہو جاتا ہے اور مثانہ کے منہ پر پتھری کے آ جانے کے باعث حبسِ بول کی بیماری ہو جاتی ہے۔ آہستہ آہستہ مثانہ کی ورم شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ پیشاب کھاری ہو جاتا ہے اور پتھری قد میں بڑھ جاتی ہے ایسی حالت میں آرام سے پڑا رہنا کوئی آرام نہیں دے سکتا، اور مریض شب و روز تڑپتا رہتا ہے۔ جب مرض زیادہ ترقی پر ہوتا ہے تو صحت اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور سوزش گردوں تک پہنچ جاتی ہے۔

علاج

اس مرض میں جو ادویات زیادہ مفید ہوتی ہیں اُن کے نام یہ ہیں، ایسڈ فاس۔ نکس وامیکا۔ اکسالک ایسڈ، لائیکوپوڈیم، کینابس۔ بربرس جابسی میم۔ کینتھرس۔ نیٹرم کارب، پوڈوفائیلم۔ مرکیورس۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا کارب۔ ملیفیا۔ نائٹرک ایسڈ۔ پلسٹلا۔ سلفر وغیرہ وغیرہ۔

چند ادویات کی علامات کی تشریح

نکس وامیکا: جب درد دائیں طرف کے گردہ سے شروع ہو کر نیچے خصیہ کی طرف جاتا ہو۔ مریض کو پیشاب اور پاخانہ کی حاجت بار بار ہوتی ہو۔ مزاج چڑچڑا۔ شراب خوری کے عادی اشخاص کے لیے یہ بہت مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک: × ۱ یا × ۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بربریس ولگیرس: بائیں طرف کا درد گردہ، کمر اور کولھے کے جوڑوں میں شدید دردیں ہوں۔ معمولی سی تھکاوٹ کی وجہ سے دردوں میں کافی زیادتی ہو جاتی ہو۔ یہ دوائی اس مرض میں نہایت مؤثر ہوتی ہے۔

خوراک: Q یا ×۱ ہر ایک یا نیم گھنٹہ کے بعد۔

لائیکوپوڈیم: پیشاب سے پہلے کمر میں سخت درد ہو۔ خصوصاً دائیں طرف سرخ رنگ کی ریگ کا اخراج۔ زیادتی شام چھ بجے سے لیکر آٹھ بجے تک۔ پیٹ میں ہوا بہت ہوتی ہو۔ دردوں کے درمیان میں دینے سے پتھری کی پیدائش رک جاتی ہے۔

خوراک: ۳x ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب: پتھری پر اس کا اثر قابلِ تعریف ہے۔ اور پتھری کے باعث جو درد ہوتا ہے۔ اس کو بھی یہ دوائی رفع کرتی ہے، درد گردہ میں اس دوائی کا اثر مجرب مانا گیا ہے۔

خوراک ۳x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

جن مریضوں کو ریگ یا سنگ گردہ و مثانہ کا عارضہ ہو۔ ان کو لازم ہے کہ وہ اعتدال و آرام کی زندگی بسر کریں غذا وقت معینہ پر کھائیں اور زیادہ مرغن و ثقیل اشیا سے اور زیادہ گوشت خوری سے پرہیز کریں۔ اور ہاضمہ کو ٹھیک رکھیں۔ شراب وغیرہ سے تو قطعی پرہیز لازم ہے۔ جب مزاج میں یورک ایسڈ کا غلبہ ہو یا پیشاب میں ریگ برنگِ سرخ آتی ہو تو ایسی حالت میں شراب و کباب اور گوشت وغیرہ کا استعمال نہایت غیر مفید ہوا کرتا ہے۔ سبزیاں اور نباتات وغیرہ کا کھانا زیادہ مفید ہوا کرتا ہے۔ کھلی ہوا میں دل پسند ورزش کرنا اور خالص پانی، یا سوڈا واٹر کا زیادہ استعمال مریض کے لیے مفید ہوا کرتا ہے اور اکسالک ایسڈ کا غلبہ ہو۔ یعنی پیشاب میں اکسالک ایسڈ کے ذرات یا ریگ موجود ہو تو ایسے مریضوں کو سبزی ترکاری سے پرہیز کرانا چاہیے۔ کیونکہ سبزیات میں اکسالک ایسڈ زیادہ ہوا کرتا ہے۔

مزید ادویات کی تشریح

مندرجہ ذیل ہے

پتھری کا مرض ہمارے ملک میں عام ہے۔ ڈاکٹر دولت سنگھ نے اس سلسلے میں صرف چار ادویہ کی تشریح کی ہے جو میرے خیال میں ناکافی ہے اس لیے مزید چند اہم ادویات کی تشریح پیشِ خدمت ہے۔ (رفاعی)

آرجنٹم نائٹریکم : مثانے اور کمر کے نچلے حصے میں درد ۔ پیشاب کی یکایک خواہش پیشاب میں جلن ۔ پیشاب کے ساتھ خون آئے ۔ اگر کینتھرس ناکام رہے تو یہ دوا دینی چاہیے

اپی جیا : پیشاب میں بلغم (آنوں) ۔ پیپ ۔ یورک ایسڈ اور بھورے رنگ کی باریک ریت خارج ہو ۔ پیشاب کرتے وقت عنق مثانہ میں جلن اور بعد میں اینٹھن ۔

اوسیمم کینم : دائیں گردے اور مثانے میں درد ۔ پیشاب میں مشک کی سی بو یا خوشبو ۔ سرخ یا زرد ریت تہ نشین ہو جائے ۔ تھوڑی دیر کے بعد شدید قسم کی قے ۔

ایکوی زے ٹم : دائیں گردے کی گہرائی میں درد جو شکم کے نچلے حصے کو جائے ۔ ساتھ ہی پیشاب کی شدید حاجت ہو ۔

پریرا بریوا : پیشاب کی مسلسل حاجت ۔ پیشاب سیاہ ۔ بلغم اور خون ملا اس میں سے امونیا کی تیز بو آئے ۔ پیشاب کرتے ہوئے رانوں میں درد جو پاؤں کے پنجوں اور تلووں تک جائے ۔ مثانہ میں اور کبھی کبھی کمر میں بھی شدید درد ۔

ٹوبیکم : حالب (پیشاب کی نالی) میں شدید درد ۔ ٹھنڈا پسینہ اور شدید متلی ۔ مریض بار بار پیٹ پر سے کپڑا ہٹائے ۔ پیٹ ننگا کرنے سے کچھ سکون ہو ۔

ڈائسکوریا : داہنے کولھے کی ہڈی کے بالائی ابھار پر ایک چھوٹے سے مقام پر پاگل کر دینے والا درد جو داہنی ٹانگ ۔ داہنے خصیتے اور مثانے تک پھیلے ۔ سرد پسینہ ۔ پیشاب کی بار بار حاجت ۔

سارسپریلا : خون آمیز پیشاب ۔ مقدار میں کم ۔ پیشاب کے اختتام پر شدید درد دائیں گردے سے نیچے کو جائے ۔ بچہ پیشاب کرتے ہوئے چیخے ۔

کوکس کیکٹی : گردے سے مثانے تک برچھی لگنے کے سے درد ۔ گہرے رنگ کا گاڑھا پیشاب ۔ سرخ یا سفید رسوب تہ نشین ہو جائے ۔ پیشاب کی حاجت ۔

کینتھرس : خون آمیز پیشاب ۔ شدید درد کے ساتھ قطرہ قطرہ نکلے ۔ درد والی جگہ پر چھونا برداشت نہ ہو ۔

پیشاب میں ریگ آنا

(URINARY SAND RENAL SAND URINARY DEPOSITS)

پیشاب میں دو طرح کی ریگ خارج ہُوا کرتی ہے ۔ایک سُرخ رنگ کی جس میں یوریا اور یورک ایسڈ ہُوا کرتے ہیں اور یہ شکایت اُن لوگوں کو ہُوا کرتی ہے ۔جو کثرت سے گوشت وغیرہ کھاتے ہیں اور ورزش نہیں کرتے ، دوسری قسم یعنی زرد یا سفید ریگ کی شکایت عموماً غربا کے اُس طبقہ میں پائی جاتی ہے جو بوجہ غریبی اچھی خوراک نہیں کھاتے اس حالت میں جہاں بھی مریض پیشاب کرتا ہے وہ جگہ سفید ہو جاتی ہے ۔اکثر اوقات بدہضمی بھی اس مرض کی وجہ ہُوا کرتی ہے ۔

علاج

لائیکو پوڈیم : جب پیشاب میں سُرخ رنگ کی ریگ پائی جائے ۔بدہضمی کی شکایت ہو اور پیٹ ہر وقت پھولا رہتا ہو ، قبض ہو ۔

خوراک × ۳ ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔

ارٹیکا یورنز ۔جب لائیکو پوڈیم سے فائدہ نہ ہو تو یہ دوائی مفید ہوتی ہے ۔

خوراک : Q یا × ۱ ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

فاسفورک ایسڈ : جب سفید رنگ کی رطوبت اور ریگ سفیدی مائل خارج ہوتی ہو ۔کمزوری بہت ہو ۔

خوراک : × ۳ یا ۳۰ یا ۲۰۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

گریفائیٹس : جب پیشاب کچھ دیر تک رکھا جائے تو اُس میں سفیدی ظاہر ہونے لگے ۔پیشاب کی بُو تیز اور تُرش ہو ۔

خوراک : × ۶ یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

بنزائیک ایسڈ : پیشاب از حد بودار اور گھوڑے کے پیشاب کی مانند اس سے بو آتی ہو ۔رنگت بہت گہری ہو ۔

خوراک : × ۳ ہر ایک گھنٹے کے بعد ۔

چائنا : گہرے رنگ کی دانہ دار ریگ پیشاب کے نیچے تہ نشین ہو جاتی ہو ۔

خوراک: ۱x یا ۲x یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

ہاضمہ کی خرابی کو دور کریں۔ غذا مریض کو مناسب مقدار میں اور وقت معینہ پر دیں۔ زیادہ میٹھی اور روغنی اغذیہ سے پرہیز لازم ہے، سبزی ترکاری کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ منشیات سے سخت پرہیز لازم ہے جس قدر مریض پانی پئیے اسی قدر مفید ہوتا ہے کیونکہ اس سے پیشاب زیادہ پیدا ہو کر ریگ وغیرہ کے خارج ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔

پیشاب میں البومن آنا۔ بولِ زلالی

(ALBUMINURIA)

اس مرض میں پیشاب کے ساتھ البومن[1] خارج ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ خود کوئی مرض نہیں، بلکہ یہ بعض امراضِ گردہ مثلاً حاد مزمن، ورم گردہ، گردہ میں پتھری اور رسولی وغیرہ کی ایک علامت ہے۔

علاماتِ مرض: اس مرض کا مریض روز بروز کمزور و لاغر ہوتا جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ کبھی قبض اور کبھی دست آنے لگتے ہیں، دِل دھڑکتا ہے اور جسم کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے اور آخر کار مریض مرضِ استسقاء میں مبتلا ہو جاتا ہے مریض کو بوقتِ شب کئی بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔

اسباب مرض: کمئ خون۔ بعض بخاروں مثلاً سرخ بخار، خناق وغیرہ نیز دورانِ حمل میں بھی یہ عارضہ ہو جایا کرتا ہے۔ بعض سمیات بھی اس مرض کو پیدا کرتی ہیں مثلاً کینتھرائیڈس، تارپین کا تیل۔ سنکھیا۔ فاسفورس اور مارفیا کا زیادہ استعمال، بدہضمی، ایسی غذا بکثرت کھانا کہ جس میں البومن کا مادہ بہت ہو۔ مثلاً انڈے وغیرہ، سرد پانی میں غسل کرنا۔

---

[1] البومن وہ مادہ ہے جو کہ حیوانات و نباتات کی ساخت میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ انڈے کی سفیدی خالص البومن ہے اور یہی مادہ ہے جو کہ اعضاء و عضلات و استخوان وغیرہ کی ساخت کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

تشخیص: ا۔ پیشاب کو شیشے کی نلی میں ڈال کر گرم کرنے سے سفید مادہ جم جائے۔
۲۔ اگر ڈائیلیوٹ ایسی ٹک ایسڈ کو پیشاب میں ڈالا جائے تو سفید مادہ حل نہ ہو بلکہ قائم رہے۔
۳۔ مقطر پانی کو گلاس میں بھر لیں اور اس میں مریض کے پیشاب کا ایک قطرہ ڈال دیں۔ اگر یہ سفید حلقہ سا بنا دے تو سمجھیں کہ پیشاب میں البومن موجود ہے۔ یہ سادہ اور آزمودہ ٹیسٹ ہے۔

علاج

آرسینکم۔ بربرس ولگیرس، کالی میور × ۲ کلمیا۔ مرکیورس کار، فاسفورس ٹیری بن تھینا۔ لائیکو پوڈیم۔ ہیلونائنز اور اپوسائی نم وغیرہ ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

ا۔ مرض کے اصل سبب کو دریافت کریں اور اس کے مطابق اس مرض کا علاج کریں۔ اگر غذا وغیرہ کی بد پرہیزی کی وجہ سے یہ عارضہ ہو تو اس کی اصلاح کریں۔
۲۔ کثرتِ شراب خوری کی وجہ سے جب یہ عارضہ ہو تو شراب کا استعمال قطعاً بند کر دیں۔
۳۔ اگر غم و رنج اور فکر و تردد کی وجہ سے یہ بیماری ہو تو اصل سبب کو دور کریں۔
۴۔ اگر جلق مارنے یا کثرتِ مجامعت کے باعث یہ عارضہ ہو جائے تو مریض کو جلق کی بد عادت ترک کر دینے کی سخت فہمائش کریں اور مریض کو جماع سے پرہیز کرنے کی سخت تاکید کریں۔
۵۔ اگر مریض محنتِ جسمانی بہت کرتا ہو اور اس کی وجہ سے یہ عارضہ ہو، تو مریض کو آرام کرنے کی ہدایت کریں۔
۶۔ اگر انڈے یا گوشت وغیرہ کے بکثرت استعمال کی وجہ سے یہ بیماری ہو تو ان چیزوں سے پرہیز کرائیں، نیز مٹھائی، زیادہ گرم مصالحہ اور لال مرچ سے بھی پرہیز لازم ہے۔ سبزی، ترکاری اور دودھ، روٹی بہت عمدہ اغذیہ ہیں۔
۷۔ اگر بخاروں کی وجہ سے پیشاب میں البومن خارج ہو تو بخار کا مناسب علاج

کریں اور اس کی بعد کی کمزوری کو رفع کرنے کے لیے زود ہضم اور لطیف غذا دیں۔ نیز مناسب دوائی مثلاً آرسینکیم اور چائنا وغیرہ استعمال کرائیں۔

۸۔ حاملہ عورت کو جب یہ عارضہ ہو جائے تو اس کی غذا کا خاص خیال رکھیں اور اس کو آرام دیں اور مذکورہ بالا ادویات میں سے جو دوائی مناسب حال ہو دیں۔

حبسِ بول، پیشاب کا رُک جانا، پیشاب کا مشکل سے آنا

(DYSURIA RETENTION OF URINE)

اس مرض میں پیشاب مشکل سے آتا ہے یا بالکل بند ہو جاتا ہے اس کی تین مختلف حالتیں ہوتی ہیں :-

۱۔ ڈائی سوریا (DYSURIA) یعنی پیشاب کا مشکل سے آنا۔

۲۔ سٹرینگوریا (STRANGORIA) یعنی پیشاب کا رُک رُک کر آنا۔

۳۔ ایس کیوریا (ISCURIA) یعنی پیشاب کا پیدا نہ ہونا۔

یہ بیماری کئی ایک امراض کی علامت ہوا کرتی ہے۔ بہت دردناک ہوتی ہے اور بعض حالتوں میں تو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں، حبس بول یا تو مثانہ کی رگوں اور پٹھوں کے شل ہو جانے کے باعث پیدا ہو جاتا ہے، یا دیگر کئی خارجی رکاوٹیں پیشاب کے اخراج کو روک دیتی ہیں۔ مثلاً پیشاب ہرنیا کے دباؤ خصیوں اور فوطوں کی سوزش یا مقعد میں پاخانہ کے جمع ہو جانے کے باعث رُک جاتا ہے۔ عورتوں میں رحم یا خصیتہ الرحم کے امراض یا مرض باؤ گولہ کے باعث پیشاب میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے۔ پتھری وغیرہ کے سبب سے بھی پیشاب کی نالی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ یا سٹرکچر یا غدۂ قدامیہ کی سوزش یا حشفہ کے گھونگھٹ کے بند ہو جانے یا کھچاوٹ کے باعث پیشاب بند ہو جایا کرتا ہے۔ جب پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے تو مقام سیون میں بہت بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔ بول کی حاجت بار بار ہوتی ہے لیکن مریض خواہش کو پورا نہیں کر سکتا۔ دردیں گردوں سے سپاری تک جاتی ہیں۔ چلنے پھرنے یا کھانسنے یا کرسی پر سے اُٹھنے کے وقت، زیادہ ہو جاتی ہیں۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ فکر اور بے چینی اس کے ہمراہ ہوتی ہیں۔

پیشاب خارج کرنے کی تمام کوشش بے سود ہوا کرتی ہے ۔ جی متلاتا ہے اور چھاتی پر بوجھ پڑا ہوا محسوس ہوتا ہے ۔ چہرہ اور آنکھیں سرخ، دِل کی دھڑکن تیز۔ پسینہ اور قیئیں آنی شروع ہو جاتی ہیں ۔ جب مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے ۔ تو یہ پھیل جاتا ہے اور پیٹ میں اپھارہ سا معلوم ہوتا ہے ۔ جب پیشاب کی رکاوٹ اس درجہ تک پہنچ جائے اور اگر جلدی پیشاب خارج نہ ہو ۔ تو یہ خون میں جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے اور سمیّت بول کے باعث شدت کا بخار اور بے ہوشی آ گھیرتی ہیں ۔

عِلاج

اگر حبسِ بول پیشاب کو زیادہ دیر روکے رکھنے کے باعث پیدا ہوا ہو تو کیتھی ٹر (سوا) ایک مرتبہ داخل کرنے سے یہ مشکل حل ہو جاتی ہے ۔ ٹھنڈے پانی کی پٹی باندھنا جس سے مثانہ فوراً سکڑ جائے، یہ بھی ایک مفید علاج ہوا کرتا ہے ۔ جب مثانہ مفلوج ہو جائے تو کیتھی ٹر (سوا) استعمال کرنا چاہیے ۔ بلکہ چوبیس گھنٹہ تک مثانہ میں رکھنا چاہیے ۔ دیگر رکاوٹیں کا بھی مناسب علاج کرنا چاہیے ۔ گرم پانی کی ٹکور اور گرم پانی میں کولھے تک بیٹھنا بھی مفید ہوا کرتا ہے ۔

مندرجہ ذیل ادویات اکثر اس مرض میں مفید ثابت ہوتی ہیں ۔

ایکونائیٹ : یہ دوائی نہایت مفید ہے جب کہ مثانہ میں بوجھ ہو، جنگاسہ میں دردیں ہوں ۔ پیشاب کے نیچے کونی تلچھٹ بیٹھتی ہو اور مثانہ کی گردن میں گرمی محسوس ہو ۔ پیشاب کی خواہش متواتر بنی رہتی ہو اور خاص کر جبکہ بخار بھی ساتھ ہو ۔

خوراک : ۳x کے ۵ قطرے ایک چھٹانک پانی میں ہر ایک یا دو گھنٹہ کے وقفہ پر بموجب حالات دینا چاہیے ۔

کینتھرس : پیشاب کی تشنجی رکاوٹ، مثانہ میں درد، پیشاب کرنے کی فوری اور بے سود کوشش ساتھ ہو ۔ یا پیشاب قطرہ قطرہ اور درد سے آتا ہو ۔

خوراک : ۳x ڈائی لیوشن کے ۳ قطرے ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد ۔

کینابس : جب پیشاب کی رکاوٹ بہت ہو اور حبس البول بوقتِ شب واقع ۔ یا پیشاب تھوڑا اور خونی آئے اور قطرہ قطرہ خارج ہو ۔

خوراک : مدر ٹنکچر کے ۲ قطرے ہر دوسرے یا تیسرے گھنٹے کے بعد۔
نکس وامیکا : یہ ایک نہایت مفید دوائی ہے۔ خاص کر جب کہ تمام مغز کے ستون کا نچلا حصّہ ماؤف ہو جس کے باعث پیشاب کی بے سود حاجت بنی رہے مثانہ میں درد ہو اور اُس میں تشنجی رکاوٹ ہو، پیشاب قطرہ قطرہ خارج ہو۔
خوراک : ۱x ڈائی لیوشن کے چار قطرے ہر تیسرے گھنٹہ کے بعد۔
پلسٹلا : جب پیشاب میں بے قرار کرنے والی دردیں ہوں۔
خوراک : ۱x ڈائی لیوشن کے ۳ قطرے ہر ایک یا دوسرے گھنٹہ کے بعد۔
سلفر : یہ دوائی ان حالتوں میں دی جاتی ہے۔ جب کہ پیشاب رُک چکا ہو اور اگر تھوڑا آئے بھی، تو زور لگانے سے بہت درد کے ساتھ آئے اور بعض اوقات اس میں خون مِلا ہُوا ہو۔
خوراک : ۳x ڈائی لیوشن کے ۳ قطرے ہر دوسرے گھنٹے کے بعد۔
کیمفر : یہ دوائی اُن حالتوں میں زیادہ مفید ہُوا کرتی ہے۔ جب کہ گردن مثانہ کے تشنج کے باعث حبس البول ہُوا ہو اور یا یہ کینتھرائیڈس کا پلستر لگانے سے پیدا ہو گئی ہو۔
خوراک : مدر ٹنکچر کے دو قطرے کھانڈ یا مصری پر ڈال کر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔
کلیمیٹس : جب کہ حبس البول سٹرکچر کے پیدا ہونے کے باعث پیدا ہُوا ہو۔ گرمی تھوڑی جلن اور درد ہمراہ ہوں۔
خوراک : ۱x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر دوسرے گھنٹہ کے بعد۔
اوپیم : جب کہ ہسٹریکل مریضوں میں پیشاب رُک جائے یا ہسٹریا کے حملہ کے بعد حبس البول کا مرض پیدا ہو جائے تو یہ دوائی مفید پڑتی ہے۔
خوراک : ۱x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر دوسرے گھنٹے کے بعد۔[لف]

لف اس کے علاوہ سیبل سرولاٹا Q تین سے تیس قطرے یا ۲x بہت مفید ثابت ہُوا ہے۔ سولی ڈاگو ورگا Q بھی بعض اوقات حیرت انگیز کام کرتا ہے۔

ضروری ہدایت

مریض کو گرم پانی میں بٹھانا مفید ہوتا ہے۔

سَلسَل بول۔ بے ارادہ پیشاب نکل جانا

(INCONTINENCE OF URINE OR ENURESIS)

اس مرض میں پیشاب بلا ارادہ اور بے اختیار خارج ہوتا رہتا ہے۔ یہ مرض خطرناک نہیں ہے۔ لیکن تکلیف دہ بہت ہے۔

یہ مرض اکثر بڑھاپے میں زیادہ ہوا کرتا ہے اور نوجوانوں میں یا بچوں میں بھی ہوجاتا ہے، جس کا باعث کمزوری یا مثانہ کے عضلہ کا شل ہوجانا ہے۔ پیشاب بدل رک تھام کے قطرہ بہ قطرہ گرتا رہتا ہے اور کبھی البومی نیریا یا ذیابیطس کے سبب سے بھی یہ شکایت ہوجایا کرتی ہے۔ پیشاب کے ترش ہوجانے سے مثانہ میں خراش کا ہونا۔ یا مثانہ میں پتھری کا ہونا بھی اس مرض کا سبب ہوا کرتا ہے۔

بچوں میں گھونگھٹ کا لمبا ہونا یا سپاری میں خراش یا ورم کا ہونا یا مقعد میں چمونوں کی موجودگی کے باعث خراش کا ہونا۔ یا کانچ نکلنا۔ ہاضمہ میں نقص یا رات کو سردی لگنا وغیرہ بھی اس کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

علاج

رات کو دو تین مرتبہ بچوں کو اٹھا کر پیشاب کروانا چاہیئے تاکہ پیشاب کرنے کی باقاعدہ عادت پڑ جائے، جو بچے اس مرض میں مبتلا ہوں، ان کو سونے سے پہلے بہت تھوڑا کھانا پینا چاہیئے اور ان کو پیشاب کر کے سلانا چاہیئے۔ پہلو کے بل سونا مناسب ہوا کرتا ہے۔ پشت کے بل سونا بہت نقصان دہ ہے، روزانہ پیٹ کو ٹھنڈے تولیہ سے ملنا مفید ہوتا ہے۔

ایکونائیٹم: جب یہ مرض ہسٹیریا کے مزاج والی مستورات میں واقع ہو۔ یا خوف یا ٹھنڈ سے پیدا ہو۔ پیشاب پیلا اور پتلا پانی کی مانند آتا ہو۔

خوراک: ۲x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ایک چمچہ بھر پانی میں ہر دو یا تین گھنٹہ بعد

پیٹرولیم: پیشاب کا رنگ سُرخی مائل براؤن ہو اور بدبودار ہو۔
خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد۔
بیلاڈونا۔ خنازیری مزاج والوں کے لیے جن کو سر درد ہوتا ہو۔ پاؤں ٹھنڈے اور گاہے گاہے ناک سے خون بہتا ہو یہ دوائی بہت مفید ہے۔
خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے دو قطرے ہر تین گھنٹہ کے بعد۔
سی پیا۔ مرض کا زور شب کے اوّل حصّہ میں ہو اور پیشاب کرنے کی خواہش بکثرت اور بے سود ہو۔
خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ایک چمچہ بھر پانی میں ڈال کر ہر آٹھویں گھنٹہ کے بعد۔
سلفر: جب مریض کے جسم پر اکثر پھنسیاں نکلتی رہتی ہوں اور وہ خنازیری مزاج کا ہو اور دن کے وقت پیشاب کرنے کی خواہش متواتر بنی رہتی ہو۔
خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے تین قطرے صبح اور شام
سانٹا یا سپائی جیلیا۔ جب مرض کا باعث چنونوں کی موجودگی ہو تو ان ادویات میں سے کوئی ایک دینی چاہیئے۔
خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے دو قطرے ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔
جلسی میم: مثانہ کا ڈھیلا پڑ جانا۔ یا شل ہو جانا اور پیشاب کا شب و روز بے اختیار نکلتے رہنا۔
خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد۔
مولین آئیل: یہ اس مرض کے لیے ایک خاص و آزمودہ دوائی ہے۔
خوراک: ۵ یا ۱x دن میں چار مرتبہ۔
مذکورہ بالا ادویات کے علاوہ کاسٹی کم۔ کینتھرس۔ نکس وامیکا۔ کونیم۔ ایسڈ فاس۔ پوڈوفائیلم۔ کلکیریا کارب۔ نائٹرک ایسڈ۔ ادیپم۔ لائیکو پوڈیم۔ ایسڈ بنزائیکم۔ ٹیری بن تھینا۔ سلیشیا اور کیمومیلا وغیرہ ادویات اپنی اپنی علامات کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں۔

ضروری ہدایات

چونکہ یہ ایک عارضہ ہے۔ اس لیے مریض بچوں کو جسمانی سزا دینے سے کچھ فائدہ

نہیں ہوا کرتا، یہ علاج ہی سے ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اس مرض کا تدارک کرنے سے پہلے سبب کا معلوم کرنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ دن کے وقت پیشاب روکنے کی مشق کرنی چاہیئے۔ تمام نمکین تیز اور ترش اشیاء کا کھانا۔ بیئر، شراب، چائے اور کافی کا پینا ممنوع ہے۔ گوشت بھی حتی الوسع کم کھانا چاہیئے۔ پھل بھی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا چاہیئے اور ایسی کوئی غذا نہیں کھانی چاہیئے جو نفخ پیدا کرنے کا باعث ہو۔ سہ پہر اور سوتے وقت کے درمیان گرم اشیاء نہیں کھانی چاہئیں۔ سادہ پانی پینے کے لیے ایک اچھی چیز ہے۔ ٹھنڈا صاف پانی یا لعاب دار اشیاء کا استعمال پیشاب کی ترشی کو کم کرنے میں مددگار ہوا کرتا ہے۔ مریض کو کھلی ہوا میں سیر کرنی چاہیئے اور ٹھنڈا پانی استعمال کرنا چاہیئے۔

بول الدم۔ خونی پیشاب آنا

(HAEMATURIA)

اس مرض میں پیشاب خون آمیز آیا کرتا ہے۔

علاماتِ مرض: کبھی خون پیشاب سے قبل اور کبھی ما بعد آتا ہے، اور کبھی پیشاب کے ساتھ ملا ہوا آتا ہے اور کبھی خالص خون ہی بجائے پیشاب کے آتا ہے۔ بعض کمزور اشخاص میں جب خونی پیشاب آنے کا سبب شدت کی سردی ہو۔ تو پہلے مریض کو جاڑا معلوم ہوتا ہے وہ کانپتا ہے، پھر کم و بیش خون پیشاب کے ساتھ آتا ہے۔

اسبابِ مرض: گردہ مثانہ میں پتھری کا ہونا شدید ورم گردہ، گردہ میں رسولی۔ مادۂ سل کا موجود ہونا۔ چوٹ لگنا۔ غدۂ قدامیہ (پراسٹیٹ گلینڈ) و نائزہ کے بعض امراض۔ بعض خراش دار ادویات مثلاً ٹرپن ٹائن یا کینتھرائیڈس کاربالک ایسڈ وغیرہ استعمال کرنا۔ بواسیر کے خون کا یکایک بند ہو جانا۔ بعض عورتوں کو بجائے خونِ حیض کے پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ کبھی سخت سردی لگنے سے خونی پیشاب جاری ہو جاتا ہے۔ رنج و غم وغیرہ یا دلی صدمات بھی اس شکایت کے پیدا کرنے کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ بعض بخاروں میں بھی کبھی کبھی خونی پیشاب

آجایا کرتا ہے - مثلاً ملیریا وغیرہ -

نوٹ: ۱ - اگر خون گردے سے آئے تو کمر میں نہایت شدید درد ہوا کرتا ہے اور سردی بھی لگتی ہے - تشویش اور حاجت پیشاب ساتھ ساتھ ہوتی ہیں - رانوں میں بہت ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے اور اگر خون مثانہ سے آئے تو مریض کو شکم کے نچلے حصے میں درد ہوتا ہے - آلاتِ بول اور مقعد میں گرمی اور خراش ہوتی ہے، درد مقام سیون سے حشفہ تک جاتا ہے - اور خون آمیز پیشاب آتا ہے - جب نائزہ سے خون آتا ہے - تو خون خالص خارج ہوتا ہے - پیشاب کے ساتھ ملا ہوا نہیں آتا اور خون آنے سے پیشتر پیشاب کی حاجت مجبور نہیں کرتی - جب پیشاب کے ہمراہ پیپ ملی ہوئی ہو تو معاملہ بہت خطرناک ہوا کرتا ہے اور اس کے ٹھیک کرنے میں بہت ہوشیاری اور تجربہ کاری درکار ہوتی ہے -

۲: یہ مرض اکثر بڑھاپے میں ہوا کرتا ہے - مستورات کی نسبت مرد اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں - بعض کیسوں میں تو خون بہت کم آتا ہے - لیکن بعض میں اتنا زیادہ خون آتا ہے کہ مریض کی جان خطرے میں پڑ جاتی ہے -

علاج

ایکونائیٹ: جب مریض دموی مزاج کا ہو - یا مرض کا باعث بیرونی اثرات ہوں -

خوراک: ۱×ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ایک چھٹانک پانی میں ہر تیسرے گھنٹے کے بعد -

کینتھیرس: جبکہ پیشاب درد اور تکلیف سے آئے - شکم کے نچلے حصہ میں کاٹنے والی اور تشنجی دردیں ہوں - پیشاب کے ہمراہ خون ملا ہوا آئے یا خون اور پیپ یا صرف خون ہی نائیزہ سے متواتر خارج ہوتا رہے -

خوراک: ڈائی لیوشن کے چار قطرے ہر تین گھنٹے کے بعد -

میز یریم - ہمامیلس: اس عارضہ میں یہ دونوں ادویات بڑی ضروری ہیں - جب درد خفیف ہو اور خون شاذ و نادر ہی منجمد ہوتا ہو - تو میز یریم دوائی نہایت مفید پڑتی ہے - لیکن جب اجزائے خون بکثرت ہوں اور خون کا جوش مقام ماؤف کی طرف

زیادہ ہو اور پیشاب کرنے کی حاجت بہت ہو۔ تو ہمامیلس دوائی بہت مفید ہوتی ہے۔
خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ہر تیسرے گھنٹے کے بعد۔
نکس وامیکا۔سلفر۔کلکیریا کارب: یہ ادویات نہایت مفید ہوتی ہیں جبکہ مریض کا باعث بواسیر کا دب جانا یا بکثرت شراب نوشی اور کمر میں بہت درد ہو اور نائیزہ میں جلن ہو۔ کلکیریا کی خاص علامت یہ ہے کہ خون بوٹیوں میں خارج ہوتا ہے۔
خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
یہ تینوں ادویات اگر باری باری سے دی جائیں تو اثر نہایت مفید رہتا ہے۔
پلسٹلا: یہ دوائی مستورات کے لیے مفید ہے۔ جبکہ خون سیاہ بوٹیوں میں خارج ہو۔ مردوں کے لیے بھی یہ دوائی تجویز کی جا سکتی ہے۔ جب کہ ناف کے ارد گرد ایسا محسوس ہو جیسے کوئی چیز کاٹ رہی ہے، درد کمر تک پھیلتا ہو اور نائیزہ میں جلن ہوتی ہو۔
خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے پانچ قطرے ہر تیسرے گھنٹے اور اگر اس کے بعد کلکیریا کارب دیا جائے تو نتیجہ اعلٰے برآمد ہوتا ہے۔
مرکیورس: یہ دوائی نہایت مفید پڑتی ہے جبکہ پیشاب نیند میں خارج ہو جاتا ہو اور اکثر احتلام بھی ساتھ ہو جاتا ہو۔
خوراک: ۶x ڈائی لیوشن کے تین قطرے دن میں دو مرتبہ۔
کلیمیٹس: یہ دوائی مفید ہوتی ہے۔ جبکہ پیپ خارج ہو۔ پیشاب کرنے کے آغاز میں جلن ہو۔
خوراک: ۱x ڈائی لیوشن کے تین قطرے ہر تیسرے گھنٹے بعد۔
ہیپر سلف: یہ دوائی اس وقت زیادہ مفید ہوتی ہے۔ جبکہ نائیزہ یا مثانہ کی رطوبتی جھلی بہت متورم ہو اور اس میں سے سبز یا زرد رنگ کا مواد خارج ہو اور پیشاب کا رنگ سرخ یا براؤن ہو۔
خوراک: ۳x ڈائی لیوشن کے ۵ قطرے ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔
یُوا ارسی[1]: جب کہ پیشاب کیچڑ کی مانند پیپ دار آئے، خون آمیز ہو اور خواہ نہ ہو

---

[1] (UVA – URSI)

خوراک: × مدر ٹنکچر کے چار قطرے ہر چھ گھنٹہ کے بعد

اری جیرن: ڈاکٹر ہمپل صاحب فرماتے ہیں کہ بول الدم کے عارضہ میں اری جیرن کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔ خون چمکدار سرخ۔

خوراک: ۵ کے ۵ قطرے دن میں چار مرتبہ۔

ضروری ہدایات

شراب و گوشت وغیرہ سے پرہیز لازمی ہے اور جو باتیں خواہش نفسانی کو بھڑکانے والی ہوں تو ان کو ترک کر دینا چاہیے۔ اگر مرض کا باعث بواسیر کا دب جانا یا حیض کے خون کا نہ آنا ہو تو مریض کو لازم ہے کہ کھلی ہوا میں ورزش کیا کرے۔

سمیت بول پیشاب کا زہر چڑھنا

(UREMIA)

اس مرض میں خون زہر آلودہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پیشاب کے زہریلے مادے اس میں جذب ہو جاتے ہیں۔ ہذیان، تشنج اور بے ہوشی وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علامات مرض: پیشاب کی بدبو مریض کے سانس سے آنے لگتی ہے اور غنودگی۔ ہذیان اور بے ہوشی ہوتی ہے۔ طرح طرح کی تشنجی حرکات ظاہر ہوتی ہیں سر چکراتا ہے اور اس میں بہت سخت درد ہوتا ہے۔ پیشاب بہت ہی تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔

اسبابِ مرض: پیشاب کا پیدا ہی نہ ہونا اور پیشاب کے زہریلے اجزاء کا اس میں جذب ہو جانا۔ مثانہ میں پیشاب کا رکا رہنا امراضِ گردہ۔ گردوں اور مثانہ کی درمیانی نالیوں میں رکاوٹ کا ہونا۔

علاج

کاربالک ایسڈ: ۲× ہر پندرہ منٹ کے بعد دیں، اگر اس سے کوئی آرام نظر نہ آئے تو اوپیم ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد دیں یا ارٹیکا یورنز ۵ کے پانچ قطرے ہر چار گھنٹہ کے بعد دیں۔ اگر تشنج ہوتے ہوں تو کیوپرم ایسی ٹیٹ ۲× ہر پندرہ منٹ کے بعد دیں۔

ضروری ہدایات

گردہ کے مقام پر سینک دیں، گرم غسل دیں یا گرم چادروں میں لپیٹیں، تاکہ خوب کھل کر پسینہ آجائے گرم گرم پلٹس باندھیں۔ نیز گرم پانی کے ساتھ انیما کریں۔
غذا: مریض کو سوائے دُودھ کے اور کچھ نہ دیں۔

خراش و جلن مثانہ۔ تشنج مثانہ۔ پیشاب کا تکلیف سے آنا

(IRRITABILITY OF THE BLADDER AND SPASM OF BLADDER STRANGUARY)

اِس مرض میں پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے، چنانچہ ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد پیشاب کرنا پڑتا ہے۔ پیشاب مقدار میں تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور جلن دُکھن یا تشنجی دردیں۔ پیشاب کرتے وقت ہوتی ہیں اور یہ دردیں مثانہ میں اور بعض اوقات قضیب کے سرے تک بلکہ رانوں تک جاتی ہیں۔ ابتدا میں تو پیشاب میں چنداں طبعی تبدیلی نہیں ہوتی لیکن جب مرض دیرینہ ہو جائے تو پیشاب کے ہمراہ پیپ یا گاڑھی رطوبت خارج ہوتی ہے (نزلہ مثانہ)
مریض پیشاب کو روک نہیں سکتا اور اگر روکے بھی تو پیڑو میں درد ہونے لگتا ہے۔ یہ عارضہ بچوں میں بعض اوقات کرموں کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔
نوٹ: بحالتِ صحت ایک شخص دن رات میں پانچ چھ مرتبہ پیشاب کرتا ہے اور عموماً رات کے وقت اس کو جاگ کر پیشاب کرنے کی ضرورت نہیں ہُوا کرتی لیکن جب مثانہ میں کسی قدر سوزش ہو تو مثانہ کی تعابدار جھلی متورم ہونے کی وجہ سے زیادہ نہیں پھیل سکتی۔ اس لیے جب پانچ یا چھ اونس بلکہ اس سے بھی کم مقدار میں پیشاب مثانہ میں جمع ہو جاتا ہے تو پیشاب خارج کرنے کی حاجت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ بحالتِ تندرستی بدوں کسی تکلیف کے مثانہ پندرہ یا سولہ اونس پیشاب اپنے اندر رکھ سکتا ہے۔
اسبابِ مرض: سوزشِ مثانہ، پتھری، سوزاک اور نقرس، ہسٹیریا وغیرہ بدہضمی نظامِ عصبی کی خرابی، چرنے یا سُوتی کیڑے یا پیشاب میں زیادہ ترشی کا پیدا

ہو جانا۔ یا کسی خراشدار مادہ کا خارج ہونا۔ مستورات میں رحم کا ٹل جانا۔ یا ایام حمل وغیرہ۔

علاج

ایپس: پیشاب جانے کی حاجت بار بار ہو اور خفیف جلن ہوتی ہو۔
خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
کینتھرس: حاجت لگاتار ہو۔ لیکن پیشاب کے صرف چند قطرے خارج ہوں جلن دار ہو۔
خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔
بربریس: مجری البول میں جلن دار کاٹنے والی دردیں دورانِ پیشاب میں یا پیشاب کرنے کے بعد ہوتی ہوں۔ حاجت بار بار ہوتی ہو۔
خوراک: ۵ کے پانچ قطرے ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔
ٹیری بن تھینا: مقام گردہ، مثانہ اور پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہو اور دقت سے آتا ہو۔
خوراک: ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔
کوپے با: بوڑھی مستورات کے مجری البول اور گردن مثانہ میں جلن و خراش ہوتی ہو۔
خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
فیرم فاس: پیشاب بار بار آتا ہو اور خصوصاً دن کے وقت۔
خوراک: ۶x سفوف کے ۵ گرین ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔
نکس وامیکا: نقرسی یا شرابی اشخاص کے مثانہ میں خراش ہوتی ہو اور بار بار پیشاب کرنے کی اور پاخانہ جانے کی حاجت ہوتی ہو۔ لیکن بہت تھوڑا یا بالکل ہی نہ آتا ہو۔
خوراک: ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
سینے گا: سوتے وقت پیشاب بے اختیار نکل جاتا ہو۔
خوراک: ۳x ہر چھ گھنٹے کے بعد۔
بیلاڈونا: سوتے وقت پیشاب خواہ دن کو اور خواہ رات کو خارج ہوتا رہتا ہو۔
خوراک: ۱x ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔
کاسٹی کم: کھانسنے یا چھینکنے پر پیشاب بے اختیار نکل جاتا ہو۔

خوراک : ۳× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

لائیکوپوڈیم : جب کہ پیشاب میں سُرخ ریگ بہت خارج ہوتی ہو اور مثانہ میں خراش ہو۔

خوراک : ۶× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

کیمفر : ناگہانی دردناک حاجت پیشاب کی ہو جاتی ہو۔

خوراک : Q کے دو قطرے ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

ضروری ہدایات

کولھے تک گرم پانی میں بیٹھنا مفید ہوتا ہے، مرض کے اصل سبب کو دریافت کرکے اُس کے مطابق اس کا علاج کریں۔

مثانہ کی سوجن، ورمِ مثانہ

(INFLAMMATION OF THE BLADDER)

۱۔ مثانہ کی شدید سوجن کا عارضہ شاذ ونادر ہی ہُوا کرتا ہے۔ سوزاک، پتھری یا صدمہ یا چوٹ یا کسی اوزار کا مثانہ میں داخل کرنا۔ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ گاہے سردی لگنے یا بھیگنے سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علاماتِ مرض : مقامِ مثانہ میں عموماً درد، گرانی، دبانے سے تکلیف اور سخت خراش ہوتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت تشنجی دردیں ہوتی ہیں بہت زور لگانا پڑتا ہے اور بعض اوقات پیشاب کے ہمراہ مادہ یا پیپ خون آمیز خارج ہوتی ہے۔ جب شدید ورمِ مثانہ ہو تو بخار بھی ساتھ ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سوزش پیشاب کی نالیوں گردوں یا رحم تک بھی پھیل جاتی ہے اور مریض نڈھال ہو جاتا ہے اور بحالت ہذیان راہیٔ ملکِ عدم ہو جاتا ہے۔

۲۔ مثانہ کی پُرانی سوجن (مثانہ کی مزمن ورم) یہ مرض عام ہے اور بعض اوقات یہ شدید مرض کا نتیجہ ہُوا کرتی ہے۔ یا پتھری، امراضِ غدّہ قدامیہ (پراسٹیٹ گلینڈ) سٹرکچر وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے اور سُوئے کے دخول کے بعد یہ ورم اکثر باقی رہ جاتی ہے۔ مثانہ میں خراش رہتی ہے۔ باقی علامات وہی ہوتی ہیں جو کہ شدید ورمِ مثانہ میں

اُوپر درج کی گئی ہیں، بحرف، فرق یہ ہے کہ علامات زیادہ شدید نہیں ہوتیں، پیشاب میں بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے۔

علاج

شدید ورم مثانہ میں اکونائیٹ، کینتھرس، ڈلکامارا وغیرہ۔

مزمن سوزش مثانہ میں کینتھرس، پلسٹلا، بنزایک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ اور چمافیلا وغیرہ۔

چند ادویات کی علامات کی تشریح

کینتھرس: جب مرض شدید ہو اور پیشاب آہستہ آہستہ خارج ہوتا ہو اور پیشاب قطرہ قطرہ جلن تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا ہو۔

خوراک: ×۳ کے ۵ قطرے ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

پلسٹلا: جب رات کے وقت پیشاب خود بخود نکل جاتا ہو۔

خوراک: ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بنزایک ایسڈ: پیشاب سے گھوڑے کے پیشاب کی مانند بو آتی ہو۔

خوراک: ×۲ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

اکونائیٹ: ابتدائی حالت میں جبکہ تکلیف بہت زیادہ ہو اور سوزشی علامات ابھی تازہ ہوں۔

خوراک: ×۳ ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

چمافیلا: جب دیگر ادویات ناکام ثابت ہوں، تو یہ دوائی شافی ہوتی ہے۔

خوراک: θ کے پانچ قطرے ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

مقام مثانہ پر گرم گرم ٹکور کرنا اور شدید کیسوں میں کمر کے بل چپ چاپ لیٹے رہنا۔ گرم ہپ باتھ (کولھے تک گرم پانی میں بیٹھنا) شکم پر بھیگی ہوئی پٹی باندھنا۔ مثانے کا دھونا۔ یہ سب امور مفید ہیں لیکن مثانہ کے دھونے کا عمل ایک ہوشیار ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے، شراب، کباب، سرخ مرچ و گرم مصالحہ، اچار، چٹنی اور مٹھائی سے پرہیز کرائیں اور دُودھ۔ آشِ جو۔ ساگودانہ وغیرہ غذا دیں۔

باب ہفدہم

جلد۔ بال اور ناخن کے امراض

جلد کا سُرخ ہو جانا

(ERYTHEMIA)

اس مرض میں جلد جسم سُرخ ہو جاتی ہے اور ورم یا اُبھار نہیں ہوتا شروع مرض میں بے چینی اور اعضاء شکنی ہوتی ہے۔کبھی تھوڑا بخار بھی ساتھ ہو جاتا ہے۔ نہ تو خاص خارش ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ جلن ہوتی ہے۔

اسباب مرض: پُرانی بدہضمی، کھانا کھانے کے بعد جلد سُرخ ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ تمتماتا ہے۔ گرم ہوا یا تیز دھوپ۔کسی حصّہ جسم کی جلد کا باہم رگڑ کھانا وغیرہ۔

علاج

بیلاڈونا: ایک خاص دوائی ہے۔نیز ایکونائیٹ، ایپس، رسٹاکس، کالی بائی کرومیکم۔نکس وامیکا۔برائی اونیا۔نیگانم سیفرم۔آرسینکم، زنکم کیولس بلبومسس ادویات کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

کھُلی ہوا میں روزانہ ورزش کیا کریں، کھانا چبا چبا کر کھائیں۔

غذا سادہ کھائیں اور جلد جسم کو صاف رکھیں، اگر تیز دھوپ یا لُو لگنے سے یہ مرض ہو تو تازہ مکھن یا بادام روغن یا ویزلین جلد پر ملیں اور دُھوپ و لُو سے جسم کو محفوظ رکھیں۔

پِتی اُچھلنا۔پِتی چھپاکی

(URTICARIA, NETTLE-RASH)

اس مرض میں گول گول سُرخی مائل یا سفید دھبے تمام جسم پر نمودار ہو جایا کرتے ہیں

اور ان میں شدت کی خارش اور جلن ہوتی ہے اور پھر وہ غائب بھی جلدی ہو جاتے ہیں لیکن پھر وہ ظاہر ہو جایا کرتے ہیں اور اسی طرح سے چند یوم مریض کو تنگ کرتے رہتے ہیں ۔ لیکن جب مرض پرانا ہو جائے، تو مہینوں اور برسوں تکلیف بنی رہتی ہے ۔ شدید مرض میں خفیف بخار بھی عموماً ہو جایا کرتا ہے ۔

اسبابِ مرض : بدہضمی غذا میں بدپرہیزی، گرم یا تیز اغذیہ، مثلاً نمکین گوشت یا مچھلی وغیرہ کا کھانا ۔ ترش پھل کھانا بچوں میں دانت نکالنا ۔ بعض ادویات مثلاً کوپیبا یا روغن تارپین وغیرہ کا استعمال کرنا ۔ بعض اشخاص میں کسی خاص قسم کی غذا یا اشیاء کے کھانے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔ مثلاً بعض میں آم یا بینگن وغیرہ کے کھانے سے بعض امراضِ رحم یا دیگر امراض کے سبب سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اور بہت عرصہ تک تکلیف دیتا رہتا ہے ۔ ٹھنڈ کا لگنا ۔ بھیگنا ۔ یکایک موسم کا تبدیل ہو جانا ۔ اس مرض کے اسبابِ موئیدہ ہیں ۔ نئی تحقیق کے مطابق اس کا سبب الرجی ہے ۔

علاج

۱ ۔ سادہ مرض میں ایپس ۔ ارٹیکا یورنز ۔ ایکونائیٹ، کلورل ہائیڈریٹ

۲ ۔ بدہضمی کی وجہ سے ۔ اینٹم کروڈم ۔ نکس وامیکا ۔ پلسٹلا

۳ ۔ ٹھنڈ کی وجہ سے ایکونائیٹ ۔ ڈلکامارا

۴ ۔ دیرینہ مرض میں آرسینکم ۔ چینینم سلفٹ ۔ ایپس ۔ سلفر ۔ کلورل ہائیڈریٹ نیٹرم میور ۔

نوٹ : اس مرض میں ارٹیکا یورنز ایک نہایت معتبر دوائی ہے ۔ یہ ۵ یا ×۳ طاقت میں ہر چار گھنٹہ کے بعد دینی چاہیئے ۔

ضروری ہدایات

گرم پانی میں بیٹھنا بہت مفید ہوتا ہے ۔ لیموں کے ٹکڑے کاٹ کر جسم پر ملنے سے جلن اور گرمی کو آرام آ جایا کرتا ہے ۔ سادہ غذا کھانا اور خشک و معتدل آب و ہوا میں رہنا چاہیئے ۔ جسم کو صاف ستھرا رکھنا چاہیئے ۔ ثقیل اغذیہ سے پرہیز کریں

مُہاسے - کیل
(ACNE PIMPLES)

اس مرض میں چھوٹے نوکیلے دانے چہرے گردن یا سینے پر پیدا ہو جاتے ہیں - جب یہ دانے پک جاتے ہیں - تو اُن میں سے کیل نکل آتے ہیں اور تھوڑی سی پیپ بھی خارج ہوتی ہے - جب چکناہٹ پیدا کرنے والے غددوں کی رطوبت بند ہوجاتی ہے تو یہ کیل نکل آتے ہیں -

اسباب مرض : جوانی میں یہ مرض زیادہ ہُوا کرتا ہے - خون کی خرابی یا نقصِ ہاضمہ کی وجہ سے یہ بیماری ہُوا کرتی ہے - نیز گرم اغذیہ کا کھانا اور قبض رہنا بھی اس کے اسباب ہیں - کبھی خون بواسیر کے یکایک بند ہو جانے سے بھی یہ عارضہ ہو جایا کرتا ہے - حیض میں نقص ہوجانے کی وجہ سے جوان عورتوں کو کیل نکل آیا کرتے ہیں اور ایامِ حمل میں بھی یہ مرض ہوجایا کرتا ہے، جو نوجوان مشت زنی کی بدعادت میں بتلا ہُوا کرتے ہیں اور اُن کا ہاضمہ بوجہ عصبی کمزوری کے خراب ہوجاتا ہے - اُن کو بھی یہ مرض تنگ کرتا رہتا ہے -

بعض ڈاکٹروں کا یہ قول ہے کہ یہ ایک متعدی مرض ہے اور ایک شخص سے دوسرے کو لگ جاتا ہے اور اس کا سبب ایک خاص قسم کے جراثیم ہوتے ہیں - جو نوجوان گھٹیا قسم کے صابن منہ پر ملتے رہتے ہیں - اُن کو بھی منہ پر کیل نکل آیا کرتے ہیں -

عِلاج

بیلاڈونا : دموی مزاج کے اشخاص کو جب سُرخ کیل تنگ کرتے ہوں تو یہ دوائی شافی ہوتی ہے -

خوراک : ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد -

پلسٹلا : نوجوان مستورات کے لیے یہ دوائی مفید ہوتی ہے - جبکہ ماہواری ایام میں نقص ہو اور چہرہ زرد ہوتا ہوے اور ہتھیلیاں گرم رہتے ہوں -

خوراک : ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد -

فاسفورک ایسڈ : کمزور اشخاص کے لیے ۔
خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد ۔
ہائیڈروکوٹائیل : جب یہ مرض خون کی خرابی کی وجہ سے ہو یا جب کہ مستورات کے ماہواری خون میں بے قاعدگی ہو ۔
خوراک Ø کے دس قطرے نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر دن میں دو مرتبہ یا ۳× ہر چھ گھنٹے کے بعد ۔

ضروری ہدایات

مرض کے اصل سبب کو معلوم کر کے اس کو دور کریں ، اگر ہاضمہ کی خرابی یا قبض کی وجہ سے ہو تو اس کا مناسب علاج کریں ۔ عورتوں میں ماہواری ایام کو درستی پر لائیں ، سرخ مرچ اور گرم مصالحہ کم کھائیں ، تازہ ہوا اور صاف پانی اور صاف ستھرا رہنا ۔ یہ سب ضروری ہیں ۔ ٹھنڈے پانی میں غسل بھی مفید ہوتا ہے منہ پر دہی کی بالائی ملنا بھی مفید ہوتا ہے ۔

مزید ادویات کی تشریح

(از ڈاکٹر خورشید احمد خان ایم۔اے)

آرسنک آئیوڈیٹم : کیل سخت ۔ جڑ سخت ۔ نوک میں پیپ یا مواد بھرا ہوا گاڑھی زرد رطوبت نکلے ۔
آرسنک برومیٹم : چہرے پر سرخ رنگ کے کیل (ACNE ROSACEA) جن کی زیادتی موسم بہار میں ہو ۔ بنفشی رنگ کے ابھار ۔
آرم میوریٹر فلیٹم : کیل جن میں خارش ہو خصوصاً ان مستورات کے لیے جن میں جنسی تکالیف اور حیض کی خرابیاں موجود ہو
انٹی مونیم ٹارٹ : ضدی قسم کے کیل جن میں پیپ پڑنے لگے ۔
انٹی مونیم کروڈم : زبان سفید ۔ معدہ خراب ۔ پیاس ۔ چہرے پر چھوٹے چھوٹے سرخ دانے ۔ جیسے کیڑوں کے ڈنک مارنے سے ابھر آتے ہیں ۔
بربرس ایکوی فولیم : جلد کھردری ۔ خشک ۔ چھلکے اتریں ۔

بووسٹا: کریم پوڈر وغیرہ کے استعمال سے کیل نکلے ہوں جن کی زیادتی موسم گرما میں ہو۔

جگلنس ریجیا: چہرے کے کیل ایسی مستورات کے جن کو ماہواری میں سیاہ لوتھڑے آتے ہوں اور ماہواری جلد ہو جاتی ہو۔ پیٹ پھولا ہوا ہو۔

تھوجا: سائیکوٹک مزاج، مسّے نکلیں کھجلی کرنے سے تکلیف میں زیادتی۔ جلد خشک۔

سلفر: مزمن تکلیف۔ جلد سخت اور کھردری۔ پانی سے زیادتی ACNE PUNCTATA)

سلفر آئیوڈیٹم: ACNE ROSACEA ضدی مرض

سنگونیریا: مستورات کے لیے خصوصاً مفید ہے۔ قلت حیض۔ دورانِ خون بے قاعدہ۔

کالی برومیٹم: جنسی بے اعتدالی کی وجہ سے پیدا شدہ تکلیف۔ کیل سخت۔ اعصابی مستورات کے لیے۔

کلکیریا پکراٹا: چہرے کی ہڈیوں پر جہاں گوشت کم ہو اگر بار بار پھنسیاں نکل آئیں تو یہ دوا مفید ہوتی ہے۔

کلکیریا سلف: کیلوں سے پیپ خارج ہوتی ہو۔

کلکیریا کارب: مستورات جن کا رجحان فربہی کی طرف ہو۔ جنسی خرابیاں ہوں۔

کاربوانیملس: تانبے کے رنگ کے سرخی مائل دانے۔

لاپا آرکیٹم: یہ بھی نوجوان لڑکیوں کے چہرے اور گردن پر کیل۔ پمپلز وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

لیڈم پال: چہرے اور رخساروں پر سرخ کیل۔ چھیڑنے پر ڈنک لگنے کا سا درد ہو۔

نکس وامیکا: جلد سرخ اور دھبوں والی۔ مرغن غذا اور چٹ پٹی اشیاء کے شوقین۔

نیٹرم میور: چہرہ ہر وقت چکنا رہے۔ نمکین اشیاء کی خواہش قبض ہو۔

یوجینیا جمبوس : عام کیل ۔ سخت کیل ۔ سرخ کیل ۔ کیل کے اردگرد والی جگہ میں درد ہو۔

خارش ۔ سوکھی کھجلی

(PRURIGO)

اس مرض میں جسم پر شدت کی خارش ہوا کرتی ہے ۔ جلد جسم خشک اور کھردری ہوتی ہے اور جسم پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں متفرق طور پر کھجلانے لگتی ہیں اور مریض کو سخت کھجلی ہوتی ہے کھجلاتے کھجلاتے چمڑہ چھل جاتا ہے اور لہو نکل آتا ہے نیند خراب ہو جاتی ہے اور مریض سخت دق ہوتا ہے ۔

اسباب مرض : خون کی خرابی ۔ نقص ہاضمہ ، غلیظ و میلا کچیلا رہنا فعل جگر کا درست نہ ہونا ۔ مستورات میں ماہواری ایام کی خرابی اور ایام حمل وغیرہ ۔

علاج

سلفر : یہ مشہور دوائی ہے ۔ شدت کی کھجلی ، جلد جسم خشک ، پیاس ، رات کو بستر میں کھجلی زیادہ ۔ یہ دوائی اس مرض میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔

خوراک : ۱۲× یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

آرسینیکم : کھجلی کے ساتھ جلن ہو ۔ مریض سخت کمزوری محسوس کرتا ہو ۔ مزمن مرض میں یہ دوائی نافع ہوتی ہے ۔

خوراک : ۳× یا ۱۲ دن میں تین مرتبہ

ہائیڈرو کوٹائیل : یہ اعلیٰ درجہ کی مصفیٔ خون دوائی ہے ۔ کھجلی نہایت شدید ہو ۔ بلکہ ناقابل برداشت ہو ۔

خوراک : θ کے دس قطرے صبح ، دس قطرے دوپہر اور دس قطرے شام نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر ۔

دیگر ادویات : لائیکوپوڈیم ۔ رسٹاکس ۔ رومیکس کرس پس ، میزیریم کاربوویجی ۔ اپوسائی نم ۔ ریڈیم ۔ بعض اوقات اس مرض میں جادو کا اثر دکھاتی ہے ۔

ضروری ہدایات

غذا صحت بخش اور باقاعدہ وقت پر کھائیں تازہ ہوا میں سیر کریں ۔ روزانہ سرد یا نیم گرم پانی سے غسل کریں ۔ جسم کو صاف ستھرا رکھیں ۔ منشیات، مٹھائی اچار اور ثقیل اغذیہ سے پرہیز کریں ۔ جب کھجلی نہایت شدید ہو تو میزیریم دوائی ایک حصّہ اور پانی دس حصّے ملا کر لوشن تیار کریں اور کھجلی کے مقام پر ملیں ۔ اس سے بعض اوقات فوری آرام ہو جاتا ہے ۔ مرہم یا دیگر کسی تیز دوائی کو جسم پر نہیں ملنا چاہیئے کیونکہ اس سے کھجلی کا مادہ دب جاتا ہے اور یہ زہر کسی اور مقام پر جا نمودار ہوتا ہے اور زیادہ خطرناک امراض کے پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے اگر مستورات میں ماہواری ایام کی خرابی ہو تو اُس کا مناسب علاج کریں، میٹھے تیل کی مالش بھی مفید ہوتی ہے ۔

پھاجن ۔ نار فارسی ۔ ایکزیما

(ECZEMA)

اس مرض میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بہت تعداد میں پیدا ہو جاتی ہیں اور اُن میں شدت کی خارش درد اور جلن ہوتی ہے، مقام ماؤف بہت سُرخ ہو۔ ہو جاتا ہے تیسرے یا چوتھے روز ان پھنسیوں میں رطوبت بھر جاتی ہے اور پھٹ کر یہ رطوبت بطور کھرنڈ یا پپڑیوں کے جم جاتی ہے اور ان کھرنڈوں کے نیچے ایک پتلی رطوبت مثل پانی کے پیدا ہونے لگتی ہے ۔ یہ مرض سر پر بہت ہوتا ہے اور بعض اوقات، چہرہ پر بھی شیر خوار بچوں سے لے کر بوڑھوں تک یہ مرض ہو جاتا ہے ۔

اسباب مرض : سخت سردی یا سخت گرمی عام جسمانی کمزوری نقص ہاضمہ امراض نقرس و وجع المفاصل، مقامی خراش، بچوں میں پیٹ کے کیڑے یا دانت نکالنا اس مرض کے اسباب ہیں ۔ یہ مرض بعض اوقات موروثی بھی ہوتا ہے، نوجوانوں میں کثرتِ کار ۔ فکر و اندیشہ اور بے قاعدگی غذا سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔

علاج

چنی نم سلف، رسٹاکس، کینتھرس، میزیریم۔ سلفر، پٹرولیم، بیلاڈونا۔ کورڈن ٹنگلیم، ہیپر سلف۔ کلکیریا کارب۔ اولی انڈر۔ ایوبینیا۔ گریفائیٹس ایسڈ نائٹرک، سلیشیا۔ نکس وامیکا۔ لائیکوپوڈیم اور ہائیڈرو کوٹائیل وغیرہ

ضروری ہدایات

مقام ماؤف کو بہت صاف ستھرا رکھنا چاہیئے۔ سرد یا نیم گرم پانی سے دھونا چاہیئے اور پھر کوردن ٹنگلیم × ۲ یا ۳ ڈائی لیوشن بنا کر اس کے اوپر لگانا چاہیئے اکثر تو ایک ہی مرتبہ یا زیادہ سے زیادہ دو تین مرتبہ لگانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

کاربالک ایسڈ کی مرہم (ایسڈ کاربالک بیس قطرے، ویزلین ایک اونس) لگانا مفید ہوتا ہے۔ خارش کا بھی آرام ہو جاتا ہے اور صحت بھی جلدی ہو جاتی ہے۔ بسمتھ کی مرہم (بسمتھ ایک ڈرام، ویزلین دو اونس) بھی جلن کو دور کرنے میں سریع التاثیر ہوتی ہے۔ مقام ماؤف پر کپڑوں کی رگڑ نہیں لگنی چاہیئے کمزور بچوں اور نوجوانوں کو کاڈلور آئیل استعمال کرنا چاہیئے۔ شراب، کباب گوشت، انڈے، لہسن، پیاز، سرخ مرچ گرم مصالحہ اور بینگن نیز ترش اور میٹھی اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ دودھ ایک عمدہ غذا ہے نیز ٹھنڈی سبزی ترکاری مثلاً ٹنڈے یا مونگ کی دھلی ہوئی دال وغیرہ مفید ہیں۔

چنبل، الپرس سورائیس

(PSORIAS)

اس مرض میں چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے ابھار جلد پر پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ ابھار آہستہ آہستہ بڑھتے جاتے ہیں اور بہت سے مل کر ایک جال سا بنا دیتے ہیں۔ ان میں خارش بہت ہوتی ہے۔ جو کہ مریض کو تنگ کرتی ہے۔

اسبابِ مرض: نقص ہاضمہ، غلیظ وگندہ رہنا، کثرتِ شراب خوری، امراض

نقرس، وجع المفاصل یا آتشک وغیرہ، زیادہ دماغی محنت کرنا - ناکافی اور خراب غذا کھانا - تشویش و فکر بھی اس کے اسباب ہیں -

علاج

ہائیڈرو کوٹائل : ۵ دس قطرے صبح، دس دوپہر اور دس شام کو نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر -

مرکیورس - آیوڈیم - ایسڈ نائٹرک - آرس، سلفر، لائیکو پوڈیم نیکس جوگلانز - کالی ہائیڈراڈیکم، پٹرولیم، ایسڈ کاربالک - آرسینکیم وغیرہ ادویات کام آتی ہیں -

ضروری ہدایات

ماؤف مقام کو گرم پانی سے دھو کر صاف ستھرا رکھنا چاہیئے اور اس کے اوپر کرائی ساروبی نم کی مرہم (ایسڈ کرائی سارو بی نم نصف ڈرام - ویزلین دو اونس) دن میں ایک مرتبہ لگائیں - یہ چمبل کو دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے ہاضمہ کو درست کریں - مقوی غذا کھائیں اور تازہ ہوا میں سیر کریں -

آبلے - چھالے

(PEMPHIGIUS KUPIA)

اس مرض میں جسم پر بڑے بڑے چھالے پیدا ہو جاتے ہیں جو آبی رطوبت سے پُر ہوتے ہیں - چھالے پھٹ کر رطوبت نکل جاتی ہے اور وہاں پر باریک کھرنڈ جم جاتے ہیں - ان میں جلن اور درد تو کم ہوتی ہے لیکن مریض کمزور ہوتا جاتا ہے -

اسبابِ مرض : جن بچوں کے والدین کو آتشک کا مرض ہو اُن کی ہتھیلیوں اور تلوؤں پر آبلے پیدا ہوتے رہتے ہیں، نیز جسم کا میلا کچیلا رکھنا۔ نقص ہاضمہ، سورج کی گرمی - تشویش اور فکر و رنج و غم وغیرہ اس مرض کے اسباب ہوتے ہیں -

علاج

کالی ہائیڈرا ڈیکم، آیوڈیم۔ ایسڈ نائٹرک، مرکیورس۔ آرم میٹیلیکم نیز رسٹاکس وغیرہ ادویات کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

مریض کو غذا مقوی اور زود ہضم دیں۔ تازہ ہوا میں رکھیں اور جسم کو صاف رکھیں۔

جھائیں۔ چھائیں۔ سیاہ داغ

(FREKLES LENTIGO CHLOASMA)

اس مرض میں سیاہی مائل داغ یا چھوٹے چھوٹے بھورے رنگ کے داغ چہرے پر اور ہاتھوں کی پشت پر واقع ہوتے ہیں اور چہرے کی خوبصورتی کو بگاڑ دیتے ہیں۔

اسباب مرض: سورج کی دھوپ، گرمی اور مستورات میں ماہواری خون میں نقص نیز حمل وغیرہ۔

علاج

ایسڈ نائٹرک۔ سمی سی فیوگا۔ سی پیا۔ نیٹرم میور۔ سلفر۔ گریفائیٹس اور فاسفورس وغیرہ۔

ضروری ہدایات

مرض کے اصل سبب کو رفع کریں۔ عورتوں میں ماہواری ایام کو درست کریں۔ سمی سی فیوگا Q اندرونی دینی مفید ہوتی ہے۔ سورج کی گرمی اور دھوپ سے چہرے کو محفوظ رکھیں اور چہرے کو صاف ستھرا رکھیں۔ تازہ ہوا خوری کرنا مفید ہے۔ اگر ہاضمہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کریں۔

برص۔ سفید داغ۔ پھلبہری

(LEUCODERMA)

اس مرض میں سفید داغ جلد جسم پر جابجا پڑ جاتے ہیں اور عموماً چہرے، یا

ہاتھوں پر زیادہ ہُوا کرتے ہیں، شروع میں چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ بڑھ جاتے ہیں۔

اسبابِ مرض : یہ مرض موروثی ہوتا ہے۔ نیز عصبی کمزوری دمرض بالچر اور مرض آتشک بھی اس کے اسباب ہیں۔ یہ بات بھی عام مشہور ہے کہ مچھلی کھانے کے بعد اگر فوراً دُودھ پی لیا جائے تب بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

علاج

ہائیڈروکوٹائیل : اس مرض میں نہایت مفید و آزمودہ ہے۔ یہ دوائی کچھ مدت تک استعمال کرنی چاہیئے۔ تب اس کا نمایاں اثر معلوم ہوتا ہے۔

خوراک : Q کے پندرہ قطرے صبح اور پندرہ قطرے شام کو نصف چھٹانک تازہ پانی میں ڈال کر۔

نیز ہائیڈروکوٹائیل کی مرہم بھی داغوں پر لگانی چاہیئے۔

آرسینیکم سلفیوریٹم فلیوم : یہ دوائی بھی اس مرض میں مشہور ہے۔ خاص کر جب کہ زہر آتشک اس مرض کا سبب ہو۔

خوراک : ۳× کے تین گرین دو مرتبہ روزانہ۔

اٹن - گٹہ - چنڈی

(CORNS CLAVUS)

اس مرض میں تنگ جُوتا پہننے یا رگڑ یا دباؤ کی وجہ سے پاؤں کے کسی حصہ اور عموماً انگھوٹھے یا چھوٹی اُنگلی کے جوڑ وغیرہ کی جِلد سخت ہوجاتی ہے اور چلتے وقت درد ہوتا ہے۔

عِلاج

فیرم پکری کم : ۳× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

ایسڈ نائٹرک : ۱× ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

مقامی عِلاج

۱۔ مرہم ہائیڈراسٹس رات کے وقت اوپر ملیں (ہائیڈراسٹس Q ایک ڈرام

ویزلین ایک اونس)

۲۔ ایسڈ سلی سالک ایک حصہ اور پانی پانچ حصہ ملا کر رات کو سوتے وقت چنڈیوں پر لیپ کیا کریں ۔ دو یا تین رات لگانے سے بہت آرام آجائے گا ۔

ضروری ہدایات

تنگ جوتا پہننا ترک کر دیں ۔ نیز سخت دیسی جوتا بھی نہیں پہننا چاہیے بلکہ نرم و ملائم پہننا چاہیے ۔

مسّے ۔ وارٹس

(WARTS)

چہرے یا ہاتھ وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے مسے مانند نوکیلے دانوں کے نکل آتے ہیں، اور اکثر یہ دانے مثل گوبھی کے پھول کے ہوتے ہیں ۔ عموماً یہ بچوں میں پائے جاتے ہیں ۔ عام طور پر یہ الگ الگ ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات گنجان ہوتے ہیں اس صورت میں ورم پیدا ہوجاتا ہے ۔

اسبابِ مرض : مادہ آتشک بھی اس کا سبب ہے ۔ نیز اور بھی کئی اسباب سے یہ دانے پیدا ہوجاتے ہیں ۔

علاج

تھوجا : مسّوں کی خاص دوائی ہے ۔

خوراک : ۲x ہر چار گھنٹے کے بعد ۔ تھوجا Q صبح اور شام مسّوں پر لگانی بھی چاہیے ۔

نیز ایسڈ نائٹرک ۔ کلکیریا کارب ، فیرم پکرک کم ۔ سلفر ۔ کاسٹی کم ۔ انٹیم ٹارٹ کالی میور ۔ نیٹرم میور اور سی پیا بھی اس مرض میں کام آتی ہیں ۔

بوائی پھٹنا

(CHAPPED HANDS CHILBLAINS)

پاؤں کا کوئی نہ کوئی مقام سردی کے دنوں میں سرد ہوا یا گرد وغبار یا دیگر کسی نمداشدار شے کے لگنے سے پھٹ جاتا ہے اور سخت درد کا باعث ہوتا ہے ۔

علاج

پٹرولیم ۔ اگاری کس، رسٹاکس وغیرہ ادویات کام آتی ہیں

علاج مقامی

مرہم کیلنڈولا (کیلنڈولا Q ایک ڈرام، ویزلین ایک اونس) بوائیوں پر لگانی چاہیئے ۔

ضروری ہدایات

ہاتھ اور پاؤں کو سردی اور گرد وغبار سے محفوظ رکھنا چاہیئے ۔ رات کو سوتے وقت گرم پانی سے پاؤں اور ہاتھوں کو دھو کر تولیہ سے خوب خشک کر لینا چاہیئے ۔

بدبودار پسینہ آنا

(BROMIDROSIS)

اس مرض میں مریض کو جس قدر پسینہ پیدا ہوتا ہے وہ بدبودار ہوتا ہے ۔ پسینہ پیدا کرنے والی غدودوں کے فعل میں فتور آجانے کی وجہ سے پسینہ میں بو پیدا ہو جاتی ہے ۔ بعض اوقات اتنا بدبودار ہوتا ہے کہ مریض کسی جلسے یا مجلس میں بیٹھنے کے قابل نہیں رہتا ۔

علاج

سلفر ۔ سائلیشیا وغیرہ ادویات اس مرض میں کام آتی ہیں ۔

ضروری ہدایات

کاربالک سوپ اور گرم پانی سے جائے ماؤف کو دھو کر خشک کر لیں اور پھر اس کے اوپر ٹنکچر آیوڈین لگائیں ۔

بھوسی ۔ بفا
(SEBORRHEA)

اس مرض میں چکناہٹ پیدا کرنے والے غدودوں کی رطوبت جلد پر جھلی کی مانند جم جاتی ہے اور بھوسی کی مانند اُترتی ہے ۔ یوں تو سارے جسم پر یہ مرض ہو سکتا لیکن سر پر اکثر ہُوا کرتا ہے اور گنج پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے ۔ یہ مرض عموماً کمی خون یا جسم کی کمزوری کی وجہ سے ہُوا کرتا ہے ۔

علاج

۱۔ آرسینیکم ۳× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔
۲ ۔ بفو ۶× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔
۳۔ گریفائیٹس ۶× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔
۴۔ لائیکوپوڈیم ۶× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔
۵ ۔ نیٹرم میور ۶× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔
۶ ۔ پیلم بم ۳۰ ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔
۷۔ سٹافی سیگریا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔
۸۔ سی پیا ۶× ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد۔
۹ ۔ سلفر ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد۔
۱۰۔ آیوڈیم ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

ان میں سے ایک یا دوسری دوائی حسبِ علامات اندر کھلائیں ۔

ضروری ہدایات

گلیسرین سوپ سے جائے ماؤف کو خوب دھوئیں اور جلد کو خوب صاف کریں ۔ تاکہ بھوسی کا نام نہ رہے اور اس کے اوپر زیتون کا تیل مل دیں ۔
مرہم سلفر اُوپر لگائیں ۔

بال جھڑنا۔ بال گرنا۔ بالچر
(BALDNESS, ALOPECIA)

اس مرض میں سر کے بال کبھی کبھی تھوڑے اور کبھی سارے گر جاتے ہیں۔ یہ مرض کبھی موروثی ہوتا ہے۔ بعض شدید امراض مثلاً بعض قسم کے بخار، آتشک مرض سل یا سر کی جلد داد یا بفا وغیرہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علاج

سی پیا ۲x بہت مفید دوائی ہے۔
فلورک ایسڈ ۶x اور فاسفورک ایسڈ ۱x بھی کام آتی ہیں۔

ضروری ہدایات

۱۔ جائے ماؤف کو خوب صاف ستھرا رکھیں اور بن آیوڈائیڈ آف مرکری ایک گرین اور ویزلین دو اونس ملا کر مرہم تیار کریں اور ہفتہ میں ایک مرتبہ لگائیں۔
۲۔ سلے نیو۔ دوائی تیار شدہ بورک اینڈ ٹیفل امریکہ کے کارخانہ سے آتی ہے وہ جائے ماؤف پر روزانہ لگانی چاہیئے نہایت مفید دوائی ہے۔ یہ دوائی ہومیوپیتھک سٹوروں سے مل سکتی ہے۔
مریض کی صحت کا خاص خیال رکھیں اور اس کو مقوی اور زود ہضم غذا دیں نیز تازہ ہوا اور ورزش کا بھی خاص خیال رکھیں۔

بسہری۔ بلٹوہا (پنجابی)
(ONYCHEA)

اس مرض میں ناخن کی جڑ اور اس کے ارد گرد کے مقام میں ورم ہو جاتا ہے اور سخت درد ہوتا ہے۔ ناخن کے نیچے زخم بن جاتا ہے اور اگر ناخن کو دبایا جائے تو نیچے سے مواد خارج ہوتا ہے اور بالآخر ناخن انگلی سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور خراب زخم نیچے سے نکل آتا ہے۔

اسباب مرض: ضرب یا چوٹ آنا۔ امراض آتشک اور خنازیر۔ جلن دار

پھنسیوں، چمبل یا داد کے مواد کا ناخن میں سرائت کر جانا وغیرہ وغیرہ -

علاج

سلیشیا ×۶ ہر چھ گھنٹے کے بعد - [1]

مقامی علاج

۱- کیلنڈولا Q دو ڈرام میں آدھ پاؤ پانی ملا کر لوشن تیار کر لیں اور اس سے ناخن کو دھوئیں، یا

۲- بورک ایسڈ، ایک ڈرام، ایک چھٹانک پانی میں حل کر کے اس سے ناخن کو دھوئیں -

چھوتدار خارش - چھوتدار کھجلی

(ITCH-SCABIES)

یہ ایک چھوتدار مرض ہے جلد پر جا بجا پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان میں سخت خارش ہوتی ہے - ابتداء میں ان پھنسیوں کے اندر شفاف رطوبت ہوتی ہے - لیکن کچھ دنوں کے بعد پیپ بن جاتی ہے اور پھٹ کر وہاں زردی مائل کھرنڈ بن جاتے ہیں -

اسباب مرض: اس بیماری کا باعث ایک باریک کرم ہوتا ہے اور یہ مرض ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ جاتا ہے - مریض کے کپڑے پہننے سے اس مرض کی چھوت تندرست شخص کو لگ جاتی ہے -

علاج

سلفر ×۳ یا ۳۰ ہر چار گھنٹے کے بعد اور اگر ضرورت ہو تو سلفر کے بعد سورائنم ۳۰ کی چند خوراکیں ہر آدھ گھنٹے کے بعد مریض کو کھلائیں -

---

[1] اس مرض میں جب شدید درد اور بے چینی ایسی ہو کہ مریض سو نہ سکے - راتیں ٹہل ٹہل کر گزارے - جائے ماؤف نیلی ہو گئی ہو تو ٹیرنٹولا کیوبنسس جادو کا کام کرتا ہے -

ضروری ہدایات

جسم کو صاف ستھرا رکھیں۔ کاربالک صابن سے دھوئیں اور پھر بدن کو خشک کر کے اس کے اوپر زیتون کا تیل مل دیں یا آئیل آف لونڈر لگائیں۔ روزانہ دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے پہنیں۔ کپڑے روزانہ تبدیل کریں۔

داد۔ قوبا۔ دھدری

(RINGWORM)

یہ ایک چھوت والا مرض ہے اور عموماً گردن، پشت وغیرہ مقامات پر ہوتا ہے۔

علامات مرض: ابتدا میں جلد سرخ ہو کر وہاں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ پھوٹ کر اور کھرنڈ بن کر جھڑ جاتے ہیں اور ان کی شکل گول رشل چھلوں کے ہو جاتی ہے۔ جن کے کنارے تھوڑے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ مرض پھیلتا جاتا ہے۔ اور وہاں پر شدت کی خارش ہوتی ہے۔

اسباب مرض: اس مرض کا سبب ایک خاص قسم کا کرم ہے۔

علاج

اگر دھدری سر میں ہو یا ایسے مقام میں ہو جہاں کہ بال ہوں تو بال کٹوا کر جائے ماؤف کو صاف کر لیں اور صابن سے خوب دھو ڈالیں اور اس پر تھوڑا سا کاڈلیور آئیل (روغن ماہی) مل دیں اور یہ عمل ہر چوتھے روز کرنا چاہیئے۔

بیسی لائینم: ۳۰ یا ۲۰۰ کی ایک خوراک ہر ساتویں دن دینی چاہیئے۔

سلفر: نقص ہاضمہ ہو۔ ترشی ہو، جی متلاتا ہو۔ بھوک مر گئی ہو۔ رات کو بے چینی رہتی ہو، سر گرم اور پاؤں ٹھنڈے رہتے ہوں۔

خوراک: ۶x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

سی پیا: سلفر کے بعد یہ دوائی بھی استعمال کی جاتی ہے۔

خوراک: ۶x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نیز داد کو بالوں سے پاک کر کے اور صابن و پانی سے خوب دھو کر اور خشک

کر کے اُس پر سی پیا ۲x اسفوف میں تھوڑا پانی ملا کر اور لئی سی بنا کو ہر رات کو داد پر لگانا چاہیئے -

کلکیریا کارب : دموی مزاج والے مریضوں کو یہ دوائی سودمند ہوتی ہے - جب کہ پاؤں ٹھنڈے اور بھیگے ہوئے محسوس ہوں -

خوراک : ۳۰ صبح اور شام

کرائی سوفانک ایسڈ : ۴۰ گرین ویزلین ایک اونس میں ملا کر مرہم تیار کر لیں اور رات کو ایک مرتبہ داد پر لگا دیں - چند دِنوں میں ہی داد کا نام و نشان نہیں رہے گا - اس مرض کی یہ ایک اکسیر دوائی ہے -

آرسینکم - جبکہ کمزوری اور نقاہت بہت ہو -

خوراک : ۳x ہر آٹھ گھنٹے کے بعد -

انجیر کے درخت کا دودھ دھدری پر لگائیں - دو تین مرتبہ لگانے سے بالکل آرام ہو جاتا ہے -

ویزلین میں انجیر کا دودھ حل کر کے دھدری پر چند مرتبہ لگائیں، آرام ہو جائیگا -

گنج

(FAVUS)

یہ ایک چھوت دار مرض ہے، اکثر سر میں ہی ہوتا ہے اور گاہے عضو تناسل فوطوں، رانوں یا کندھوں پر بھی ہو جاتا ہے -

علاماتِ مرض : بال خود بخود اس مرض میں گر جاتے ہیں اور جلد ننگی ہو جاتی ہے - کھجلی ہوتی ہے اور بالوں کی جڑوں میں چھوٹے چھوٹے چھلکے پیدا ہو کر وہاں کھرنڈ بن جاتے ہیں اور چوہوں کی سی بو مقامِ ماؤف سے آتی ہے - اگر اس مرض کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو برسوں یہ مرض نہیں جاتا -

علاج

کھرنڈوں پر پلٹس باندھیں اور بار بار پلٹس لگائیں تاکہ چھلکے دور ہو جائیں اور

سلفیورک ایسڈ کے لوشن (سلفیورک ایسڈ ایک حصّہ اور مقطر پانی تین حصّہ) سے جائے ماؤف کو تر رکھیں۔ اگر دو ہفتہ یہ علاج کرنے پر ناکامی ہو تو کوراسوبلی میٹ ایک حصّہ اور آب مقطر پانچ گنا ملا کر سولیوشن تیار کریں اور روزانہ صبح اور رات کو جائے ماؤف پر لگائیں۔

سی پیا : ۶× ہر چھ گھنٹے کے بعد دیں۔

کوڈ لور آئیل : کمزور بچوں کو پلائیں۔

میڈ ہورنیم : ۲۰۰ کے چار قطرے ہر ساتویں یا پندرہویں دن مریض کو استعمال کرائیں، جب کہ سخت بدبو آتی ہو۔

ڈاکٹر فریڈک صاحب لکھتے ہیں کہ گنج کا کامیاب علاج اکیس ریز ہے۔

جوئیں پڑنا

(PEDICULOSIS LICE)

سر یا کپڑوں میں جوئیں پڑ کر بڑی تکلیف کا موجب ہوتی ہیں۔ خارش کرتی ہیں اور خون کو چوستی ہیں۔ یہ ایک متعدی مرض ہے، ایک شخص سے دوسرے شخص کو چمٹ جاتی ہیں۔ نیز میلا کچیلا رہنے سے بھی جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج

سب سے مقدم بات صاف ستھرا رہنا ہے اور بالوں کو کتروا کر سر کو کاربالک صابن یا مرکری سوپ سے خوب دھوئیں، چونکہ مستورات کا بال کٹوانا غیر مرسوم اور نامناسب معلوم ہوتا ہے اس لیے پیرافین یا پٹرولیم سے بالوں کو تر کر کے اوپر ایک دو مرتبہ ایسا کرنے سے جوئیں مر جائیں گی۔ اگر کپڑوں میں جوئیں پڑ گئی ہوں تو کپڑوں کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں جوئیں مر جائیں گی۔

سٹافی سیگریا Ø ایک یا دو چمچہ بھر چھ اونس پانی میں ملا کر اس سے سر یا جسم کے دیگر بالوں والے حصّے جہاں کہ جوئیں ہوں، تر کریں اور چند بار ایسا کرنے سے جوئیں مر جائیں گی۔ یہ ایک نہایت ہی مجرب علاج ہے۔ نیز سٹافی سیگریا ۳۰ کی چند خوراکیں مریض کو استعمال بھی کرائیں۔ [1]

[1] علاوہ ازیں کاربالک لنڈورم کیوکرس سوداتم و نکامائنہ بھی مفید ادویات ہیں۔

تل ۔ چاند گرہن کے نشانات

(NAEVUS MOLES, MOTHER'S MARK)

یہ تل مختلف سائز کے ہوتے ہیں، پن کے سرے کے برابر بھی ہوتے ہیں اور بہت بڑے بھی ہوتے ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ ماں کے رحم میں ہی بچہ کے جسم پر تل پیدا ہو جاتے ہیں ۔ کئی قسم کی کہاوتیں ان کے متعلق رائج ہیں ۔ بعض لوگ چاند گرہن سے ان کا تعلق بتاتے ہیں ۔

علاج

۱۔ تھوجا ×۱ یا ۳۰ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔ نیز تھوجا Ø صبح اور شام تل کے مقام پر لگائیں ۔

۲۔ کلکیریا کارب : ×۶ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

۳۔ فاسفورس : ×۳ یا ×۶ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

۴۔ لائیکو پوڈیم : ×۶ ہر چھ گھنٹہ کے بعد بھی دی جاتی ہیں ۔

باب ہژدہم

فصل اوّل

امراض متعلقہ جرّاحی

(SURGICAL DISEASES)

سوجن ۔ ورم ۔ سوزش

(INFLAMMATION)

جس جگہ پر چوٹ لگے یا کسی اور وجہ سے سوزش پیدا ہو جائے تو سب سے پہلے

اس مقام پر خون جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں اس جگہ کا دورانِ خون رُک جاتا ہے اور اگر کچھ دیر تک یہی کیفیت رہے تو وہاں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ حصہ مر کر پڑ جاتا ہے۔ سوزش کی وجوہات بہت سی ہیں۔ مثلاً کمزوری، قلت خون۔ مقامی چوٹ کی وجہ سے اجتماع خون، خون میں کسی زہریلے مادہ کا پیدا ہو جانا۔ مقامی طور پر کسی زہریلے مادہ کے لگنے سے۔ گرمی سردی سے یا کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے سوزش ظاہر ہو پڑتی ہے۔

سوزش دو طرح کی ہوتی ہے، ایک حاد یعنی وہ حالت جبکہ کسی سبب سے دفعتاً سوزش ظاہر ہو اور جلد جلد بڑھتی جائے۔ مقام سُرخ ہو اور دوسری خفیف،

علاج

مقامی سوزش کے ظاہر ہونے کے چوبیس گھنٹہ تک سرد اشیاء کا استعمال خارجی طور پر کرنا چاہیئے اور اس عمل سے اکثر اوقات سوزش رُک جاتی ہے۔ لیکن اگر بہت زیادہ دیر تک سردی کا استعمال رکھا جائے تو مواد جلد پیدا ہو جاتا ہے اور مقامِ ماؤف کے سڑنے کا اندیشہ بھی ہو جاتا ہے۔ اس لیے جب مواد بننا شروع ہو تو اس کے بعد ہرگز سردی کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس کے بعد سینک وغیرہ کے ذریعہ گرمی پہنچانی چاہیئے اور اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ سردی یا گرمی حالات کے موافق دینی چاہیئے۔ نہ کہ تھوڑی سردی کے بعد فوراً گرمی اور نہ گرمی کے بعد سردی شروع کرنی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے سخت نقصان کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔

اندرونی علاج

ایکونائیٹ: جب سوزش تیزی کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہو اور اس کی وجہ سرد خشک ہوا کا لگنا ہو۔ مریض بے چینی کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔ نبض تیز۔ پیاس زیادہ مقامِ ماؤف میں درد کی تکلیف اُٹھنے پر زیادہ ہوا کرتی ہے۔ ابتدائے مرض میں یہ دوائی زیادہ مفید ہوا کرتی ہے۔

خوراک: ۱×۱ یا ۳× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا : سوجن کے ساتھ مقام ماؤف ازحد سرخ ہو اور ٹپکن کا درد ہو۔ اجتماعِ خون بہت زیادہ ہو۔ جلد خشک اور گرم سوجن والے مقام پر جلن محسوس ہوتی ہو۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

فیرم فاس : سوزش کی ابتدائی حالت کے لیے پیشتر اس کے کہ مواد بننا شروع ہو۔ مریض کمزور اور اسے کمی خون کی شکایت ہوا کرتی ہے۔

خوراک : ۳x ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

بال توڑ۔ پھنسی

(BOIL)

اسے بال توڑ بھی کہتے ہیں اور شروع ہونے سے پہلے مقام ماؤف پر جلن سی معلوم ہوتی ہے جس کے بعد ایک سرخ رنگ کا ابھار سا ظاہر ہوجاتا ہے جس میں کھجلی ہوتی ہے اور کچھ دیر بعد درد بھی شروع ہوجاتا ہے اور مواد پیدا ہوکر یہ مقام اونچا ابھار کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بالآخر چوٹی کے مقام سے پھنسی پھوٹ جاتی ہے اور مواد خارج ہوجاتا ہے۔ جب پھنسی سخت قسم کی ہو، یا بہت سی جگہ گھیرتی ہو تو ساتھ ہی بخار بھی بہت تیز ہوجاتا ہے اور ورم اور درد بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

علاج

بیلاڈونا : جب سوزش ابتدائی حالت میں ہو اور ابھار میں پیپ نہ پڑی ہو۔ درد سخت جھٹکوں میں ہوتا ہو۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سلیشیا : مواد بن چکا ہو اور خارج بھی ہو رہا ہو۔ پھنسی کے اندر انگور لانے کے لیے یہ دوائی نہایت مفید ہوا کرتی ہے۔ ابتدائی علامات کے بعد جب مواد ابھی بننا شروع ہو۔ تو اس دوائی کی اونچی طاقت اس عمل کو روک دے گی۔

خوراک: ×۲ یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ہیپر سلف: اُن حالتوں کے لیے جبکہ پیپ بن چکی ہو اور اس کا اخراج مطلوب ہو۔ تو اس دوائی کی نیچی طاقت کم وقفہ کے بعد دوہرانے سے پھنسی پھٹ جاتی ہے اور مواد باہر نکل جاتا ہے۔

خوراک: ×۲ یا ۳ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: جب پھنسیاں متواتر اکٹھی ظاہر ہوں یعنی جب ایک کو آرام آئے تو دوسری نکل پڑے اور علیٰ ہٰذا القیاس ×۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

آرنیکا: پھنسیوں کے ظاہر ہونے کو روکتا ہے۔

خوراک: ×۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ہزار چشم۔ کاربنکل شب چراغ

(CARBUNCLE)

یہ ایک قسم کا زہریلا پھوڑا ہوتا ہے۔ جو عموماً پیٹھ یا گردن پر نکلتا ہے اس کے بڑے اسباب مرض ذیابیطس اور مزمن ورم گردہ ہوا کرتے ہیں۔ اس میں سوزشِ جلد اور اس کے نیچے کی ساخت میں پھیل جاتی ہے۔ علاوہ ذیابیطس کے دیگر خونی یا ساختی نقائص بھی اس مرض کا باعث ہوا کرتے ہیں، مقام ماؤف کی جِلد پہلے بہت سُرخ ہو جاتی ہے اور سوزش اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ ورم کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اس میں جلن از حد ہوتی ہے۔ جب پھوڑا پھٹتا ہے تو اس میں بہت سے سوراخ دکھائی دیتے ہیں۔ جس سے پتلی پیپ یا لیس دار مادہ خارج ہوتا ہے۔ کبھی یہ سوراخ چھلنی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور کبھی تمام سوراخوں کی بجائے صرف ایک غار ہی دکھائی دیتا ہے۔ جلن، درد اور ٹیس پڑنے کی شکایت از حد ہوا کرتی ہے۔ مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔

نوٹ: عام ڈاکٹروں کا یہ خیال بہت حد تک غلط ہے کہ کاربنکل کا علاج صرف اپریشن ہے۔ ہومیوپیتھک ادویات اندرا استعمال کرنے سے نہایت اچھے نتائج پیدا ہوتے ہیں اور کسی قسم کا خطرہ بھی نہیں ہوتا۔ عملِ جراحی سے جان کا خطرہ ہوتا

ہے - چونکہ یہ بیماری بوجہ سمیت خون پیدا ہوتی ہے - اس لیے اس کا علاج بھی اندرونی ہونا چاہیے - مقامی طور پر کانٹ چھانٹ کرنا بیماری کے بڑھنے کا سبب ہوا کرتا ہے -

علاج

آرسینی کم : جلن نہایت سخت، ایسا معلوم ہو گویا گرم گرم کوئلے رکھے ہوئے ہیں یا جلد کے نیچے اُبلتا ہوا پانی بہ رہا ہے - بے آرامی زیادہ، مریض مایوسی کی حالت میں ہوا کرتا ہے - کمزوری درد کی تکلیف خصوصاً آدھی رات کے بعد زیادہ - گرمی پہنچانے یا سینک دینے سے مریض کو درد کا آرام معلوم ہوتا ہے -

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر چار گھنٹے کے بعد -

این تھریک سائنیم : ایسی سخت جلن ہو کہ مریض جس سے نڈھال ہو جائے دماغی خرابی ظاہر ہو پڑے یا بدبودار مواد بننا شروع ہو گیا ہو - جب آرسینک مواتر دینے کے بعد بھی جلن میں ذرا تخفیف معلوم نہ ہو، تو یہ دوائی مددگار ہوا کرتی ہے -

خوراک : ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹے کے بعد -

بیلاڈونا : سوجن بہت زیادہ، مقام ماؤف از حد سرخ ، اجتماع خون، درد جس میں تپکن پائی جائے - سر درد سخت، نیند نہ آئے -

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد -

لاکسس : کمزوری بہت ہو جائے اور خون زہر آلود ہو جائے - پھوڑا نیلا آسمانی رنگت کا ہو - چھونے سے سخت درد ہو، یہاں تک کہ پٹی کا لگانا بھی مشکل ہو -

خوراک : ۶x ہر ایک گھنٹہ کے بعد -

سلیشیا : جب مواد بننا شروع ہو گیا ہو یا ناسور بن گیا ہو یا بعد میں جو ورم باقی رہ جائے - اس کو دور کرنے کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہے -

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر دو یا تین گھنٹے کے بعد -

ہیپر سلف : پھوڑے کے مقام پر یا اس کے گرد نیش زنی کے درد ہوں، سرد ہوا نا قابلِ برداشت - جاڑا بہت لگتا ہو - درد بہت زیادہ، معمولی سا چھونا بھی ناگوار معلوم ہو - اگر مواد بننا شروع نہیں ہوا تو اونچی طاقت میں دینے اور

جلد جلد نہ دہرانے سے تمام سوزشی مادہ تحلیل ہو جاتا ہے لیکن جب پیپ پڑ جائے تو اس کے اخراج کے لیے بھی طاقت جلد جلد دوہرانی پڑتی ہے۔ جب پیپ گاڑھی زردی مائل سبز رنگ کی ہو۔

خوراک: ۳x یا ۳۰، ایک گھنٹہ یا چار گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: جب زخم جلد جلد بھرنے میں نہ آئے، یا ایک کے بعد دوسرا پھوڑا نکل آئے۔ جلن ازحد، مریض کو پھوڑے پھنسیوں کی شکایت عام رہتی ہو۔

خوراک: ۳x یا ۳۰ دن میں تین مرتبہ۔

رسٹاکس: پھوڑے کے گرد جلن اور کھجلی، بے چینی بہت زیادہ، متواتر حرکت کرنے سے آرام معلوم ہو۔ ابتدائے مرض میں جب بخار بھی ساتھ ہو۔

خوراک: ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

زخم۔ گھاؤ

(ULCER)

اصلی زخم میں درد یا تو بالکل نہیں یا بہت تھوڑا ہوتا ہے اور اس کی سطح ہموار اور سرخی مائل ہوا کرتی ہے۔ انگور جو زخم پر آتا ہے یکساں ہوا کرتا ہے اور مواد بھی معمولی مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ اگر یہ کیفیت ہو تو سمجھنا چاہیے کہ زخم اصلی حالت میں ہے۔

علاج

سیلیشیا: زخم سے پتلا پانی کی مانند مواد خارج ہو اور ساتھ ہی خون کی آمیزش بھی ہو۔

خوراک: ۶x، ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: پرانے زخم، اردگرد زیادہ سرخی پائی جائے، کناروں پر دلنے سے ہموار ہوں۔

خوراک: ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

نائٹرک ایسڈ: چھونے سے خون خارج ہو جائے، کاٹنے والے درد، جن

کے کنارے سخت بے ترتیب آتشک کے بعد کے زخم -

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد -

آرسینکیم : زخم میں جلن اور درد ہو - سبز پتلا یا خون ملا ہُوا مواد ہو - جلد نیلے رنگ کی ہو - کمزوری زیادہ ہو -

خوراک : ۲x ہر چار گھنٹہ کے بعد -

بسہری - بلٹوہا

(WHITTLOW)

دیکھو بیان بسہری صفحہ نمبر ۸۱۸

پھوڑا

(ABSCESS)

ابتدا میں سوزشی علامات یعنی ورم سُرخی وگرمی اور درد ہوتا ہے اور کبھی بخار بھی ہوتا ہے - ماؤف مقام کسی قدر اُبھرا ہُوا ہوتا ہے - پھر یہ جگہ نرم ہو کر پھٹ جاتی ہے اور اس میں سے پیپ یا خونی مواد خارج ہوتا ہے اور اس کے بعد آرام آجاتا ہے -

اسباب مرض : بال ٹوٹ جانا یا چوٹ لگنا یا خون کی خرابی یا کسی کانٹے وغیرہ کا چُبھ جانا -

علاج

بیلا ڈونا : جب مقام ماؤف سُرخ ، گرم اور درد کرتا ہو - لیکن ابھی مواد نہ بنا ہو اور نہ ہی ورم بہت بڑھ گیا ہو -

خوراک ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد -

ایپس : ورم بہت ہو - سُرخی خواہ ہو یا نہ ہو - جلن ، تپکن اور ڈنگ مارنے کا سا درد ہوتا ہو -

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹے کے بعد -

مرکیوریس : جب باوجود بیلاڈونا یا ایپس کے استعمال کے ورم بڑھتا جائے تو یہ دوائی شافی ہوجاتی ہے۔

خوراک : ۶× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ہیپر سلف : جب پھوڑے میں مواد بن چکا ہو تو یہ دوائی کام آتی ہے۔

خوراک : ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

سلیشیا : جب مواد پکنے کے باوجود بھی پھوڑا پھٹتا نہ ہو یا پھٹنے کے بعد جلدی شفایاب نہ ہوتا ہو۔

خوراک : ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب : جب پھوڑے کو چیرا دیا جاچکا ہو یا خود بخود ہی پھٹ گیا ہو تو اس دوائی کی چند خوراکیں دینی مفید ہوتی ہیں۔

خوراک : ۶× سفوف پانچ گرین ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

سلفر : گاہے گاہے اس دوائی کی خوراک بھی دینی چاہیئے تاکہ شفا جلدی ہو۔

خوراک : ۳۰× ہر چوتھے یا ساتویں دن۔

علاج مقامی

شروع پھوڑا میں گرم کیلنڈولا لوشن سے ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد دھوتے رہنا چاہیئے اور جب پیپ بن جائے، تو بھی گرم کیلنڈولا لوشن میں صاف کپڑے کا ٹکڑا بھگو اور نچوڑ کر ٹکور کرنی چاہیئے اور جب پھوڑا پھٹ جائے اور اس میں سے پیپ خارج ہو تو کیلنڈولا لوشن میں کپڑے کا ٹکڑا یا صاف روئی بھگو کر اوپر باندھنی چاہیئے اور بار بار اس کو تبدیل کرتے رہنا چاہیئے اور جب بخوبی خارج ہو چکے تو مرہم کیلنڈولا زخم پر لگاتے رہنا چاہیئے۔

نوٹ : کیلنڈولا مدر ٹنکچر ایک ڈرام اور پانی ڈیڑھ پاؤ ملا کر لوشن تیار کیا جاتا ہے ڈاکٹر کلارک صاحب لکھتے ہیں کہ بمقابلہ پلیٹس کے گرم کیلنڈولا لوشن بدرجہا بہتر ہوتا ہے۔

ضروری ہدایات : شدید پھوڑے کی حالت میں مریض کو آرام سے

لیٹے رہنا چاہیئے - ابتدا میں جب ورم خفیف ہو، ورمواد بننا شروع نہ ہُوا ہو، تو ٹنکچر آیوڈین لگانا بھی مفید ہوتا ہے - نیز پلٹس باندھنا بھی -

گھیگھہ - گلہڑ

(GOITER , BRONCHOCELE)

یہ مرض پہاڑی مقامات میں زیادہ ہُوا کرتا ہے - چھوٹا گلہڑ تو تکلیف کا موجب نہیں ہُوا کرتا - لیکن جب بڑا ہو کر لٹک جائے تو بوجھ کی تکلیف ہوتی ہے - اور بعض اوقات سانس لینے میں بھی تکلیف ہوتی ہے - جن علاقوں کے پانی میں آیوڈین کی کمی ہوتی ہے وہاں یہ مرض اکثر ہوتا ہے -

علاج

فیکس ویسی کیولاسس[1] : ڈاکٹر کلارک صاحب لکھتے ہیں کہ یہ دوائی اس مرض میں بہت شافی مانی گئی ہے اور خاص کر جوان مریضوں میں کہ جن کی عمر تیس برس کے اندر ہو - یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس دوائی کو کئی ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے -

خوراک : ۵ کا نصف ڈرام دن میں تین مرتبہ -

تھائی ری ڈین ۶x ہر آٹھ گھنٹہ کے بعد -

آیوڈیم ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد -

کلکیریا کارب ۶x ہر چھ گھنٹہ کے بعد -

ایسڈ فلوریکم ۶x ہر چھ گھنٹہ کے بعد -

سپنجیا ۳x ہر چار گھنٹہ کے بعد -

علاج کئی ہفتوں تک جاری رکھنا چاہیئے -

---

[1] FUCUS VESICULOSUS گھیگھہ اور موٹاپا دور کرتا ہے -

آگ سے جلنا۔ گرم پانی وغیرہ سے جلنا

(SCALD , BURN)

اس کی تین حالتیں ہیں :۔

۱۔ جلد صرف سُرخ ہو جاتی ہے اور تھوڑے عرصے کے بعد ٹھیک ہو جاتی ہے ۔

۲۔ آبلے پڑ جاتے ہیں جو کہ خفیف حالت میں جلدی خشک ہو جاتے ہیں ۔ اور اُوپر کا چمڑا اُتر جانے کے بعد نیچے سے نیا چمڑا نکل آتا ہے لیکن شدید حالت میں ماؤف جگہ ناسور کی شکل اختیار کر لیتی ہے ۔

۳۔ جلد کا گہرا طبق جل جانے کے سبب سے جائے ماؤف مُردہ ہو جاتی ہے ۔ اگرچہ اس میں درد نہیں ہوتا لیکن بڑے خطرے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جب کوئی حصّہ زیادہ جل جائے تو مریض کی عام جسمانی حالت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے ۔

اوّل : جائے ماؤف میں چار یوم تک خون کا اجتماع ہو جاتا ہے ۔

دوم : سوجن ہو جاتی ہے اور مریض کو پیٹ ۔ سینہ یا سر کا کوئی عارضہ ہو جاتا ہے ۔

سوم : پیپ پڑ جاتی ہے ۔ مریض کمزور ہوتا جاتا ہے اور بعض اوقات یہ خطرہ لاحق ہو جاتا ہے ، کہ مریض تپ محرقہ یا ذات الجنب کے عارضہ میں گرفتار نہ ہو جائے ۔ ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کے جلنے کی نسبت سر، گردن اور سینہ کا جلنا زیادہ تکلیف دہ اور خطرناک ہوتا ہے ۔

عِلاج

۱۔ خفیف کیسوں میں جب کہ آبلے نہ پڑے ہوں ، ارٹیکا یورنز مدر ٹنکچر ایک حصّہ اور پانی چار حصّے مِلا کر لوشن تیار کریں اور اس میں صاف کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر جلے ہوئے مقام پر رکھیں اور کپڑے کو اوپر سے اس لوشن سے بار بار تر کرتے رہیں ۔ تر کرنے کے لیے کپڑا اتارنے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی ۔

۲۔ہمامیلس، مدر ٹنکچر دس قطرے اور پانی ایک اونس ملا کر مندرجہ بالاطریق پر لگاتے رہیں۔یہ دوائی بھی خفیف کیسوں میں مفید تر ہوتی ہے۔

۳۔اگر آبلے پڑ چکے ہوں تو کینتھرس مدر ٹنکچر ایک حصہ اور پانی دس حصہ ملا کر اور اس میں کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر ماؤف مقام پر مندرجہ بالاطریق پر رکھیں اور تر کرتے رہیں۔نیز کینتھرس ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد مریض کو اندر بھی دیتے رہیں۔

۴۔اگر زخم بہت گہرے ہوں تو کرن آئیل میں کپڑے کا ٹکڑا تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں اور مندرجہ بالاطریق پر بدوں کپڑے اتارنے کے اس کو تر کرتے رہیں اور نیز کینتھرس ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد مریض کو اندر بھی دیتے ہیں۔

کرن آئیل بنانے کی ترکیب:-

تیل السی ایک حصہ اور چونے کا پانی ایک حصہ دونوں مساوی ملا کر اچھی طرح سے حل کر لیں، کرن آئیل تیار ہو جائے گا۔

۵۔اگر جلن بہت گہری ہو اور جلد جل کر مردہ ہو چکی ہو، تو مذکورہ بالاطریق پر کرن آئیل میں کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر جلے ہوئے مقام کو ڈھانپ دیں۔بدوں کپڑا اتارنے کے اس کو تر کرتے رہیں۔نیز کالی بائی کرومیکم ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد اندر دیتے ہیں

۶۔پیپ پڑنے کی حالت میں ہیپر سلف ۶x ہر چار گھنٹہ کے بعد دیں۔

دیگر خارجی ادویات

کاربالک ایسڈ ایک حصہ اور زیتون کا تیل چھ حصے، دونوں کو ملا کر دوائی تیار کر لیں اور جلے ہوئے مقام پر خواہ خفیف ہو، خواہ شدید، دونوں حالتوں میں اس تیل کے ساتھ کپڑے کا ٹکڑا تر کر کے مقام ماؤف پر لگائیں اور اوپر سے اس کو تر کرتے رہیں۔

جونہی مریض جل جائے تو اس کو فوراً سرسوں یا میٹھے تیل میں بٹھا دینا چاہیے جلن کا فوراً آرام ہو جاتا ہے۔اگر سارا جسم نہ جلا ہو تو صرف جلے ہوئے مقام کو

فوراً تیل میں ڈبو دیں اور جب تک جلن بند نہ ہو ڈبوئے رکھیں اور بعد میں بھی تیل سے تر کیا ہوا کپڑا جلے ہوئے مقام پر لپیٹے رکھیں اور اوپر سے اس کپڑے کو تر کرتے رہیں۔

رال ایک تولہ لے کر اس کو تیل اور پانی میں رگڑ رگڑ کر حتیٰ کہ یہ ایک بڑی عمدہ مرہم بن جائے، رگڑتے رہیں جب مرہم کافی مقدار میں تیار ہو جائے تو اس میں کپڑے کا ٹکڑا تر کر کے مقام ماؤف پر لگائیں اور اوپر سے کپڑے کو مرہم سے تر کرتے رہیں خواہ آبلے پڑ چکے ہوں اور خواہ زخم گہرا ہو چکا ہو۔ سب حالتوں میں یہ ایک نہایت مفید دوائی ہے۔

پالا مارنا ۔ سردی لگنا

(CHILBLAINS FROST BITE)

عرصہ تک سردی لگنے سے مقام ماؤف پہلے سرخ اور دردناک ہو جاتا ہے۔ پھر زرد اور سفید ہو کر سخت اور سُن ہو جاتا ہے، یا تو رفتہ رفتہ خون کا دورہ وہاں پر ٹھیک ہو کر مقام ماؤف بحال ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دورانِ خون بند ہو کر وہاں پر سخت سوزش ہو جاتی ہے۔

علاج

سادہ کیسوں میں: اگاری کس x۱ ہر تین گھنٹہ کے بعد استعمال کرائیں۔ پلسٹلا جوان لڑکیاں جن کو خونِ حیض دیر کر کے اور تھوڑی مقدار میں آتا ہو۔ اگر ان کو سردی لگے تو یہ دوائی شافی ہوتی ہے۔

خوراک: x۳ ہر چھ گھنٹہ کے بعد۔

اگر مقام ماؤف متورم ہو اور اس میں سخت جلن ہوتی ہو تو رسٹاکس x۶ ہر ۲ گھنٹہ کے بعد دینی چاہیئے اور نیز رسٹاکس کی مرہم (رسٹاکس مدر ٹنکچر ایک ڈرام اور ویزلین ایک اونس) اوپر لگانی چاہیئے۔ نیز جب ورم کا رنگ سیاہ ارغوانی ہو گیا ہو۔ تو وراٹرم ورائیڈ x۳ ہر تین گھنٹہ کے بعد دینی چاہیئے اور وراٹرم ورائیڈ کا لوشن (وراٹرم ورائیڈ مدر ٹنکچر دو ڈرام، سپرٹ آف وائین دو ڈرام اور پانی ایک

اونس) اُوپر لگانا چاہیے ۔

جب سردی کھائی ہوئی جلد جسم پھٹ گئی ہو ۔ تو پیٹرولیم ×۳ کا ایک قطرہ ہر تین گھنٹہ کے بعد دینا چاہیے اور نیز مرہم کیلنڈولا (کیلنڈولا ' مدر ٹنکچر ایک ڈرام اور ویزلین ایک اونس) اُوپر لگانی چاہیے ۔

جب پیپ پڑنے کا ڈر ہو ۔ تو ہیپر سلف ×۶ ہر چھ گھنٹہ کے بعد دینی چاہیے

ضروری ہدایات

سردی کھائے ہوئے عضو یا جسم کو بتدریج گرمی پہنچانی چاہیے ۔ یکا یک گرمی پہنچانے سے وہاں پر سخت سوزش ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے ۔ پہلے ہاتھوں کو سرد پانی میں بھگو کر اُن سے مقامِ ماؤف پر مالش کریں ۔ پھر خشک ہاتھوں سے مالش کریں ' اور بعدہٗ فلالین کے ٹکڑے سے آہستہ آہستہ مالش کریں ۔ جب ماؤف مقام میں حرارت اور سرخی محسوس ہونے لگے تو فوراً اس کے اُوپر روئی رکھ کر اُوپر سے باندھ دیں ۔

ڈوبنا
(DROWNING)

ڈوبے ہوئے مریض کو پہلے پیٹ کے بل لٹا دینا چاہیے ' اس طرح سے کہ اس کا سر پاؤں کی نسبت تھوڑا نیچا رہے تاکہ پانی مُنہ کے راستے باہر نکل جائے جب چھاتی اور پیٹ کا پانی خارج ہو جائے تو اُسے فوراً سیدھا لٹا دیں اور اس کے سر اور شانوں کے نیچے کپڑے کو لپیٹ کر رکھ دیں تاکہ وہ باقی دھڑ کی نسبت تھوڑے اُونچے رہیں اور تنگ کپڑا جو کہ اس کے گلے میں پہنا ہوا ہو اتار دیں ' اس کے منہ اور نتھنوں کو صاف کریں اور اس کا مُنہ کھول کر زبان کو باہر کی جانب کھینچے رکھیں اور مصنوعی تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں ۔

مصنوعی تنفس جاری کرنے کے لیے مریض کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے بازو کو کلائی سے ذرا اُوپر پکڑو اور آہستہ آہستہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اُوپر سر کی جانب اُٹھاؤ ۔ حتیٰ کہ دونوں بازو سر کے ساتھ مل جائیں ' ایسا کرنے سے

پسلیاں کشادہ ہو کر تازہ ہوا پھیپھڑوں کے اندر جائے گی۔ دو سیکنڈ تک وہاں ہی بازوؤں کو رکھو۔ پھر آہستہ آہستہ بازوؤں کو نیچے سینہ پر لا کر اچھی طرح سے دباؤ۔ اس سے ہوا باہر نکلے گی۔ اسی طرح سے یہ حرکات جاری رکھو۔ حتیٰ کہ سانس خود بخود آنے لگے۔ دوسرا شخص مریض کی ناک میں نسوار پھونک دے اور ایک پَر لے کر اس کے ساتھ حلق میں مَس کریں اور چہرے پر سرد اور گرم پانی کے چھینٹے یکے بعد دیگرے دیتے رہیں۔ تنفس جاری ہونے کے بعد مریض کے تمام جسم کو بخوبی پونچھ کر گرم کمبلوں میں لپیٹ دیں اور اس کی ٹانگوں پر کپڑے کے اندر ہی مالش کریں۔ گرم پانی بوتلوں میں بھر کر یا گرم اینٹوں کے ٹکڑے مریض کی بغلوں، رانوں تلوں اور فم معدہ پر رکھیں تاکہ اس کا جسم گرم ہو جائے۔

جب مریض کو نگلنے کی طاقت آ جائے تو گرم چائے یا تھوڑی سی برانڈی یا وسکی میں ذرا سا گرم پانی ملا کر پلائیں اور اسے گرم بستر پر لٹائے رکھیں، جہاں مریض لیٹا ہوا ہو۔ وہاں تازہ ہوا کی آمدورفت کا بخوبی انتظام ہونا چاہیے۔ اگر نیند آ جائے تو مریض کو سونے دیں اور اس کی نیند میں خلل نہ ڈالیں۔

فصل دوم

زہریلے جانوروں اور کیڑوں کا ڈسنا

سانپ کا ڈسنا

(SNAKE BITE)

۱۔ سب سے پہلے یہ ضروری ہوتا ہے کہ دوران خون کو مقامی طور پر روک کر زہر کو پھیلنے نہ دیا جائے۔ اس لیے زخم کے نزدیک دل کی جانب رسّی سے مضبوط باندھ دینا چاہیے۔ ایک اور مضبوط بند ذرا اس سے اوپر باندھ دینا چاہیے۔

۲ - مریض خود یا اُس کا کوئی رشتہ دار یا تیمار دار زہر کو بڑے زور سے چُوس کر تھُوک دے - اگر چُوسنے والے کے مُنہ کے اندر کوئی زخم نہ ہو تو ڈر کی کوئی بات نہیں۔

۳ - سانپ کے دانتوں کے نشان پر تیز چاقو وغیرہ سے تین چار گہرے شگاف دیں تاکہ زہر یا خون وہاں سے بخوبی خارج ہو جائے - پھر زخم پر پانی کی دھار ماریں۔ بعدہٗ ان شگافوں میں پرمینگنیٹ آف پوٹاشں بھر دیں اور اوپر سے پٹی باندھ دیں یا خون خارج ہو جانے کے بعد زخم پر دہکتا ہوا کوئلہ رکھ دیں یا تیزاب سے جلا دیں یا گرم لوہے سے داغ دیں - سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر سینگی لگانا بھی مفید ہوتا ہے -

۴ - مریض کو وسکی یا برانڈی کافی مقدار میں پلا دیں - اگر مریض کو غنودگی یا بے ہوشی طاری ہونے لگے تو اُسے سونے ہرگز نہ دیں اور اگر اس کا جسم سرد ہوتا جائے تو گرم پانی کی بوتلیں رانوں، بغلوں اور تلووں میں رکھیں -

۵ - آرسینکم ۲x یا ۲x، اندر دیتے ہیں - جب کہ یکایک کمزوری بہت ہو جائے۔

مزید چند ادویات اور ان کی تشریح

گولنڈریا : سانپ کاٹنے کا بڑا مفید علاج ہے - اس دوا کے استعمال سے جسم پر سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہوتا - اس لیے اسے بطورِ حفظِ ماتقدم بھی استعمال کیا جاتا ہے - جن علاقوں میں سانپ کثرت سے ہوتا ہے وہاں اسے استعمال کرتے رہنا چاہیئے -

یوفوربیا پروستاٹا : امریکہ کے پرانے باشندے (ریڈ انڈین) اس دوا کو سانپ کا زہر دور کرنے کے لیے صدیوں سے استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں -

پلومیریا سلی نس : اس کا مدر ٹنکچر ۱۵ - ۱۵ منٹ کے وقفے سے پلایا جاتا ہے اور خارجی طور پر لگایا بھی جاتا ہے -

سڈرن : یہ بھی بڑی مفید دوا ہے -

سیلاجی نیلا : اس دوا کو دودھ میں حل کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں -

آئیوڈیم : اس کا مدر ٹنکچر بیرونی طور پر لگایا جاتا ہے اور ۱۰ - ۱۰ منٹ کے بعد ایک ایک قطرہ پلایا جاتا ہے۔

جم نیما سلوسٹری : (گڑمار) اس کی جڑ پیس کر دی جائے۔

سسائی رنجیئم : مدر ٹنکچر دس سے پندرہ قطرے فی خوراک۔

انڈیگو : خالص نیل کا پوڈر سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر لگانے سے زہر کا اثر دُور ہو جاتا ہے۔ مگر خیال رہے کہ نیل نباتاتی ہونا چاہیئے۔ کیمیاوی طور تیار کردہ نیل جو بازار میں بکتا اور کپڑے دھونے میں استعمال ہوتا ہے اس مطلب کے لیے بیکار ہے۔

بچھو کا ڈنک مارنا

(SCORPION BITE)

سوئی کی نوک سے ڈنک نکال دیں اور اس پر مٹی کا تیل یا پٹرول یا سرکہ یا نمک یا پیپرمنٹ یا افیون یا کافور یا تمباکو کا سفوف یا مدار کا سفوف لگا دیں یا دیا سلائی کا مصالحہ پانی کی بوند میں رگڑ کر اوپر مل دیں۔ یا پیاز کا پانی مقام زخم پر لگائیں۔

لیڈم مدر ٹنکچر مقام ڈنک پر لیپ کریں نیز لیڈم ۶x ہر دس منٹ کے بعد مریض کو اندر دیتے جائیں، آمونیا بھی مقام زخم پر مَلنا بہت مفید ہے نیز پیاز کا چھلکا مقام زخم پر بار بار باندھنا زہر کو چُوس لیتا ہے، زیادہ ورم ہونے کی حالت میں ایپس ۳۰x یا ۲۰۰ کی خوراک ہر ۵ منٹ کے بعد دیتے جائیں۔

بھڑ یا شہد کی مکھی کا ڈنک مارنا

(BEE BITE)

ڈنک کو نکال کر اس کے اوپر دیا سلائی کا مصالحہ یا نمک یا سرکہ یا پٹرول یا امونیا یا سوڈا یا پوٹاش وغیرہ لگائیں، درد کے دُور کرنے کے لیے افیون یا کلوروفارم یا ایتھر یا برف لگائیں لیڈم مدر ٹنکچر مقام زخم پر لگائیں۔ نیز لیڈم ۶x ہر دس منٹ کے بعد اندر بھی دیں۔ پیاز کے چھلکے کو اوپر باندھنا بہت

مفید ہوتا ہے۔

دیوانے کتے کا کاٹنا

(MAD DOG BITE)

دیوانے کتے کے کاٹنے کے بعد فوراً ہی زہر کو منہ کے ساتھ چوس کر تھوک دینا چاہیئے۔ جب اس طرح سے زہر آلودہ خون خارج ہو جائے تو گرم لوہے یا دہکتے ہوئے کوئلے یا جلتے ہوئے سیگار سے زخم کو گرمی پہنچانی چاہیئے اور احتیاط کرنی چاہیئے کہ جلد نہ جل جائے اور اس طرح سے گرمی پہنچانے سے جو کچھ پانی وغیرہ زخم سے نکلے اس کو باحتیاط صاف کر دینا چاہیئے۔

مریض کو روزانہ گرم حمام میں غسل کرنا چاہیئے۔ نیز ہائیڈروفی بی نم ۳۰ تین مرتبہ روزانہ ایک ہفتہ تک دینی چاہیئے۔ اگر ان تمام احتیاطوں کے باوجود بھی ہلکاؤ کے علامات آشکارا ہونے لگیں تو مریض کو فوراً گرم حمام میں بٹھا دینا چاہیئے۔

حکومت کی طرف سے پاکستان و ہند میں کئی ایک مقامات پر دیوانے کتے کے کاٹے کے ہسپتال کھلے ہوئے ہیں۔ کتے کے کاٹنے کے بعد جتنی جلدی ہو سکے مریض کو وہاں لے جا کر علاج کرانا چاہیئے۔

پسو یا مچھر یا کھٹمل وغیرہ کا کاٹنا

(MOSQUITO BITE)

نیش زدہ مقام پر فوراً نمک پانی میں گھس کر یا سوڈا یا آب پیاز یا پھٹکڑی لگائیں۔ لیڈم مدر ٹنکچر کا لیپ کریں۔

باب نہم

زہریں اور اُن کا علاج سمیات اور اُن کے تریاق

زہر وہ چیز ہے جو کہ جسم انسانی میں داخل ہو کر نہایت مضر صحت اثر پیدا کرے یا زندگی کو خطرے میں ڈال دے یا مہلک ہو۔

اقسام زہر: ۱۔ معدنی زہر مثلاً سنکھیا وغیرہ

۲۔ نباتاتی زہر مثلاً افیون وغیرہ۔

۳۔ حیوانی زہر مثلاً سانپ وغیرہ کا زہر۔

بلحاظ اثر یا فعل کے بھی زہر کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ جسم کو جلا دینے والے زہر مثلاً گندھک یا شورہ وغیرہ کا تیزاب۔

۲۔ خراش پیدا کرنے والے زہر مثلاً جمال گوٹہ اور سنکھیا وغیرہ، اس قسم کا زہر جس حصۂ جسم پر لگتا ہے وہاں پر سوزش یا جلن پیدا کر دیتا ہے۔

۳۔ نظامِ عصبی پر اثر کرنے والے زہر مثلاً ایکونائیٹ یا کچلا یا افیون وغیرہ۔

۱۔ جسم کو جلا دینے والا زہر جونہی کہ اندر داخل ہوتا ہے۔ خوراک کی نالی کے تمام طول میں سخت جلن اور درد پیدا کرتا ہے۔ لگاتار متلی اور قئیں ہوتی ہیں اور اکثر قیئوں میں خون ملا ہوا ہوتا ہے یا جھلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے خارج ہوتے ہیں۔ مریض کے منہ اور حلق کی رنگت اندر سے سفید ہوتی ہے۔ یعنی جل کر اس میں سفید یا زرد داغ پڑ جاتے ہیں، پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے اور تمام قوائے حیات سست اور معطل ہو جاتے ہیں۔

۲۔ خراش پیدا کرنے والے زہر: ان کے کھانے سے تھوڑی دیر بعد سوزش کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ منہ، حلق اور معدہ میں جلن ہوتی ہے۔ مارے پیاس کے مریض بیتاب ہو جاتا ہے۔ اوّلاً متلی اور قئیں آتی ہیں پھر

دست آنے لگتے ہیں۔ نبض نہایت کمزور پڑجاتی ہے، یا بند ہوجاتی ہے۔ جسم سرد پڑ جاتا ہے اور چپچپا ہوجاتا ہے۔

۳۔ نظام عصبی پر اثر کرنے والے زہر، بعض زہر تشنج پیدا کرتے ہیں۔ اور اعصاتن جاتے ہیں۔ جیسے کچلا وغیرہ کا زہر۔ بعض گہری نیند لاتے ہیں جیسے افیون وغیرہ، بعض ہذیان پیدا کرتے ہیں۔ اور مریض بکواس کرنے لگتا ہے۔ مثلاً دھتورہ بیلا ڈونا وغیرہ۔

عام علاج

زہر خوردہ (مسموم) کے علاج میں معالج کا سب سے اولین فرض یہ ہے کہ مریض کی زندگی بچ جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔

۱۔ زہر کو معدہ سے خارج کر دینا۔

۲۔ زہر کا تریاق یا فاد استعمال کرکے اس کو بے اثر کر دینا۔

۳۔ ایسے طریقے اختیار کرنا کہ مریض کو زہر سے جو نقصانات پہنچتے ہیں اُن کی بخوبی تلافی ہوجائے۔

اوّل زہر کو معدے سے خارج کرنے کے لیے ۲ دو طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔

۱۔ قے آور ادویات کا استعمال کرانا۔

۲۔ سٹامک پمپ کے ذریعے معدہ کو دھو دینا۔

اگر قئیں آچکی ہوں تو پھر ان دونوں طریقوں کے عمل میں لانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

قے آور ادویات

اوّل۔ تمام قے آور ادویات میں سے زنک سلفیٹ سب سے بہترین ہے۔ بیس سے تیس گرین (تقریباً دو ماشہ) دو چھٹانک گرم پانی میں ملا کر پلا

دیں ۔ بچوں کو ۵ گرین یعنی اڑھائی رتیاں)
۲ ۔ کھانے کا نمک دو یا اڑھائی تولہ، پاؤ بھر نیم گرم پانی میں حل کر کے پلا دیں ۔
۳ ۔ رائی کا سفوف ایک یا سوا تولہ، ٹھنڈے پانی میں ملا کر دیں ۔
۴ ۔ سلفیٹ آف کاپر (نیلا تھوتھا) پانچ گرین دو چھٹانک گرم پانی میں ملا کر استعمال کرائیں ۔
۵ ۔ اپی کے کوانا بمقدار ۳۰ گرین (۲ ماشہ) نیم پاؤ گرم پانی میں ملا کر پلا دیں ۔
۶ ۔ امونیم کارب ۳۰ گرین یعنی ۲ ماشہ نیم پاؤ گرم پانی میں ملا کر پلا دیں ۔
نوٹ ۱ : اگر مریض نے پارہ یا ٹارٹر ایمیٹک کھایا ہو تو پھر قے لانے کے لیے نمک استعمال نہیں کرنا چاہیے ۔
" ۲ : اگر کوئی بھی دوائی قے لانے کے لیے میسر نہ آسکے تو بہت سا گرم پانی مریض کو پلا دیں اور حلق میں انگلی یا پر سے خراش کر کے قے کرائیں ۔
دوم : جب یہ علم ہو جائے کہ مریض نے فلاں زہر کھایا ہے تو اس زہر کا تریاق فاد دینا چاہیئے ۔ فاد میں مندرجہ ذیل اوصاف ہونے چاہئیں ۔
فاد فوری اثر زہر پر کر سکے اور اس کے ضرر رساں اوصاف کو زائل کر سکے، نیز فاد اس قسم کا ہو کہ خواہ مریض کو کتنی مقدار میں دیا جائے وہ کوئی نقصان نہ دے اور زہر کے ساتھ مل کر وہ ایک بالکل بے ضرر کیمیائی تبدیلی پیدا کر سکے ۔
مذکورہ بالا مختصر تمہید کے بعد اب ہر ایک مشہور زہر کا ذکر ذیل میں دیا جاتا ہے ۔

سفید سنکھیا ۔ سم الفار ۔ آرسنک

(ARSENIC)

سفید سنکھیا عموماً زہر خورانی کے کام آتا ہے ۔ اگرچہ سنکھیا کی اور بھی قسمیں ہیں ۔ یہ بہت تھوڑی مقدار میں مثلاً ایک رتی یا دو گرین بھی مہلک ثابت ہوتا ہے ۔
علامات زہر : عموماً نیم گھنٹہ کے بعد ہی ظاہر ہونے لگتی ہیں ۔ جی متلاتا ہے ۔ قیں آتی ہیں ۔ ابتدا میں معدہ میں سخت جلن ہوتی ہے لیکن پھر سارے جسم

میں پھیل جاتی ہیں ۔ غضب کی پیاس لگتی ہے اور اسہال آتے ہیں ۔ نبض تیز اور کمزور چلتی ہے ۔ پیشانی میں درد، تشویش بے چینی اور جلد جسم ٹھنڈی چپچپی ۔ سانس تکلیف سے آتا ہے ۔ مقعد چھل جاتی ہے اور دست مروڑ کے ساتھ آتے ہیں ۔ ہذیان ہوتا ہے ۔ مریض پر بدحواسی کا عالم طاری ہوجاتا ہے ۔ پیشاب بند ہوتا ہے ۔ اور آخر سخت نقاہت یا بے ہوشی کے عالم میں مریض انتقال کرجاتا ہے کبھی ایک آدھ گھنٹہ میں اور کبھی دو تین روز کے اندر مریض فوت ہوجاتا ہے ۔

اگر خوش قسمتی سے مریض بچ بھی جائے تو بھی عرصہ تک معدہ اور انتڑیوں میں سوزش اور پیٹ میں درد ہوتا رہتا ہے اور دیرینہ زہر کے علامات مثلاً جی متلانا، پیاس، مروڑ کے ساتھ اسہال ۔ نیند نہ پڑنا وغیرہ ستاتے رہتے ہیں ۔

علاج

اگر قئیں آنی شروع نہ ہوئی ہوں تو مقئی ادویات (قے آور دوائیں) مثلاً زنک سلفیٹ ایک ڈرام دے کر قے کرائیں یا گرم پانی میں نمک ملا کر اور بار بار مریض کو پلا کر اچھی طرح سے قے کرائیں تاکہ معدہ بالکل خالی ہوجائے ، یا سٹامک پمپ سے معدہ کو بہت جلد بااحتیاط دھو ڈالیں، اگر پہلے ہی شدید قئیں آرہی ہوں تو مریض کو سرد پانی دیتے رہیں تاکہ قئیں کھل کر ہوجائیں ، ٹھنڈا دودھ بھی پلا دیں ، نیز دودھ میں انڈے پھینٹ کر مریض کو پلادیں ۔ یا میٹھا تیل اور چونے کا پانی ہم وزن مقدار میں ملاکر مریض کو پلائیں ۔جب پانی مریض کے اندر ٹھہرنا شروع ہوجائے تو ایک یا دو اونس کسٹر آئیل پلا دیں تاکہ امعاء میں سے بھی زہر خارج ہوجائے ۔ گرم پانی کی بوتلیں بھر کر جسم کو گرم رکھیں ۔ نیز برانڈی یا وسکی بھی پلادیں ۔

پارے کا زہر
(MERCURY)

نوٹ : وارچکنا (کروسوسبلی میٹ ، رسکپور (کیلومل) اور شنگرف (سنے بر) وغیرہ مرکبات سیماب زہریلی مقدار میں کھانے سے زہر ہوجاتا ہے ۔

علاماتِ زہر: مریض کے مُنہ میں بڑا ناخوشگوار معدنی ذائقہ ہوتا ہے اور تھُوک بکثرت پیدا ہوتا ہے اور منہ سے رالیں بہت بہتی ہیں مسوڑے دُکھتے ہیں دانتوں کے کناروں پر نیلی سی لکیر پڑ جاتی ہے اور دانت بھی دُکھتے ہیں۔ سانس بدبودار آتا ہے۔ گلا گھٹا ہوُا معلوم ہوتا ہے۔ منہ اور حلق میں سفیدی سی پائی جاتی ہے۔ زبان سفید ہو جاتی ہے اور اس پر شکن پڑ جاتے ہیں۔ قَے اور اسہال بار بار آتے ہیں اور اُن میں بلغم اور بعض اوقات خوُن مِلا ہوُا آتا ہے۔ جلد ٹھنڈی اور چپچپی ہوتی ہے۔ نبض تیز لیکن کمزور ہوتی ہے۔

علاج

مریض کو آٹھ دس انڈوں کی سفیدی سیر بھر پانی یا دودھ میں پھینٹ کر پلادیں اگر انڈے نہ مل سکیں تو گیہوں کا آٹا پانی میں گھول کر پلادیں، یا سٹامک پمپ سے معدہ کو دھو ڈالیں۔ پینے کے لیے آشِ جَو ایک بہتر چیز ہے اور رفع ضعف کے لیے برانڈی یا وسکی پلائیں۔

پارے کے خفیف کیسوں میں مثلاً کیلومل زیادہ کھانے سے تھوک بکثرت آنے لگتا ہے اور زہر کی خفیف علامات پیدا ہو جاتی ہیں، ایسی حالت میں نائٹرک ایسڈ ×۱ کے دو تین قطرے نصف چھٹانک پانی میں مِلا کر دِن میں دو مرتبہ پلا دیں۔ نیز ایسا ہی غرارے کرنے کیلئے استعمال کرائیں۔ نیز ایلم (پھٹکڑی) دو ڈرام لے کر ایک پاؤ پانی میں حل کریں اور اس کے ساتھ غرارے کرائیں۔

پارے کے پُرانے زہر کی وجہ سے اگر مریض کے جسم پر پھنسیاں پیدا ہو جائیں تو ہیپر سلف ×۳ یا ہائیڈراسٹس ×۱۰ استعمال کرائیں۔

جب پارے کے زہر کی وجہ سے استخوان کے امراض پیدا ہو جائیں تو آرم ×۶ کا استعمال کرائیں۔ اگر کوئی حصّہ مفلوج ہوگیا ہو تو نکس وامیکا ×۶ دیں

انتڑیوں کے عوارضات میں آرسینکم آیوڈائڈ ×۳ ایک مفید دوائی ہے

سیسہ کا زہر

(LEAD)

علاماتِ زہر: حلق اور شکم میں کرٹل کی دردیں اور کھچاوٹ ہوتی ہے عضلات شکمی سخت ہوجاتے ہیں۔ قبض ہوتی ہے۔ پیشاب بہت تھوڑا آتا ہے۔ نبض کمزور اور سخت چلتی ہے۔ اس زہر کی پہچان یہ ہے کہ سیاہی مائل نیلی لکیریں مسوڑوں کے گرد پیدا ہوجاتی ہیں۔

علاج

شامک پمپ سے معدہ کو دھو ڈالیں۔ سوڈیم سلفیٹ یا میگنیشیم سلفیٹ یا ایم (دہینگکوی) پانی میں گھول کر مریض کو بار بار پلائیں۔ نیز دودھ اور انڈے بھی مریض کو بہت مقدار میں دیں۔

تانبے کا زہر

(COPPER)

یہ دھات خود تو زہریلی نہیں، لیکن اس کے مرکبات زہر کا اثر رکھتے ہیں۔

علاماتِ زہر: انتڑیوں بلکہ تمام شکم میں کاٹتی ہوئی دردیں، قیئیں اور اسہال شدید دردسر، ٹانگیں اور بازو ٹھنڈے کوتاہ دمی اور ضعف۔ پیشاب بھی کسی قدر بند ہوجاتا ہے۔ اور یرقان کی علامات بعض اوقات آشکارہ ہوجاتی ہیں۔ اگر زہر اپنا اثر بتدریج کر رہا ہو تو مسوڑوں کے کناروں کے آس پاس ایک ارغوانی چیز پیدا ہوجاتی ہے۔

علاج

اگر قیئیں آنی شروع نہ ہوئی ہوں تو شامک پمپ سے معدہ کو بخوبی دھو ڈالیں اور اس کے بعد کئی ایک انڈوں کی سفیدی اور زردی ملا کر مریض کو دیں اور دودھ بافراط پلائیں یا گیہوں کے آٹے کو پانی میں گھول کر مریض کو پلائیں۔

تانبے کے مزمن زہر کو دور کرنے کے لیے فاسفورس ×۳ یا فاسفورک ایسڈ ×۳ کی کئی خوراکیں مریض کو دیں نیز گرم حمام میں غسل کرائیں۔

سنگ سرمہ کا زہر

(ANTIMONY)

ایک ڈرام کی مقدار قاتلانہ اثر رکھتی ہے لیکن ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک رتی بعض حالتوں میں نوجوان کے لیے مہلک ثابت ہوتی ہے۔

علاماتِ زہر: اس کے نگلنے کے فوراً ہی بعد منہ کا ذائقہ معدنی ہوجاتا ہے متلی اور قئیں آتی ہیں اور معدہ میں جلن اور درد ہوتا ہے۔ نقاہت بہت بڑھ جاتی ہے۔ سرد پسینے (تریلی) آتے ہیں۔ کرڑل پڑتے ہیں۔ دست آتے ہیں اور نگلنا بہت دشوار ہوجاتا ہے۔ جب علامات بہت شدت اختیار کرلیتے ہیں تو تشنج ہو کر مریض سخت نقاہت کی حالت میں جاں بحق ہوجاتا ہے۔

اس دھات کے زہر کی مزمن علامات یہ ہوتی ہیں۔ متلی، قئیں۔ اسہال، کمزوری نقاہت۔ بھوک کا مرجانا اور سرد پسینہ (تریلی) بافراط۔

علاج

دودھ سے معدے کو دھوڈالیں۔ چائے بغیر دودھ اور میٹھا کے مریض کو پلاتے جائیں۔ چائنا ⊙ کا استعمال بھی بہت فائدہ بخش ہوتا ہے۔

آیوڈین کا زہر

(IODINE)

ٹنکچر آیوڈین یا لینی منٹ آیوڈین کو غلطی سے پی جانے سے زہر ہوجاتا ہے نیز آیوڈین ۲ گرین تک کھانے سے زہر ہوجاتا ہے۔ آئی ڈو فارم کو کھا جانے یا خارجی استعمال کرنے سے بھی بعض اوقات زہر کے علامات پیدا ہوجاتے ہیں۔

علاماتِ زہر: حلق میں کھچاوٹ، معدے میں درد اور جلن، قے اور

دست آتے ہیں۔ سر گھومتا ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں البومن اور چھیچھڑے خارج ہوتے ہیں۔

علاج

مقئی (قے آور) ادویات سے قے کرائیں یا سٹامک پمپ سے معدے کو دھوئیں، یا میدہ یا گیہوں کا آٹا ٹھنڈے پانی میں گھول کر بہت سا مریض کو پلائیں۔ سوڈیم بائی کاربونیٹ بھی اس کا تریاق ہے۔

کاسٹک سوڈا۔ کاسٹک پوٹاش۔ امونیا نوشادر

AMMONIA CAUSTIC POTASH CAUSTIC SODA

بہت زیادہ مقدار میں غلطی سے کھا جانے سے زہر کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حلق۔ منہ۔ خوراک کی نالی اور معدہ میں انتہا کی سوجن اور درد ہوتا ہے مریض کا دم گھٹتا ہے۔

علاج

۱۔ سرکہ نصف چھٹانک، نیم سیر پانی میں ملا کر پلائیں اور اسی طرح سے دوبارہ پلائیں۔

۲۔ لیموں کا رس یعنی لائیم جوس ایک یا دو چھٹانک سیر بھر پانی میں ملا کر دو بار کر کے پلائیں یا لیموں کا ست سوا ماشہ یا ڈیڑھ ماشہ پاؤ بھر پانی میں ملا کر پلائیں۔

۳۔ املی کا گودا یا املی کا ست سوا ماشہ کے قریب لے کر پانی میں حل کر کے پلائیں۔

۴۔ انار دانہ دو تولہ پانی میں گھوٹ کر پلائیں اور حسبِ ضرورت کئی بار اسی طرح سے پلائیں۔

جب زہر کی علامات زائل ہو جائیں تو پھر مریض کو دودھ بار بار پلاتے رہیں یا پانچ چھ انڈوں کی سفیدی پانی میں پھینٹ کر پلائیں یا بادام روغن گرم

پانی میں ملا کر پلائیں۔

شورہ کا زہر
(POTASSIUM NITRATE)

غلطی سے ایک اونس (ڈھائی تولہ) یک مشت کھانے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور موت تین سے چھ گھنٹوں کے اندر واقع ہوتی ہے۔

علاماتِ زہر: معدہ میں شدید جلن۔ قئیں، نبض سست اور کمزور۔ نقاہت۔ ٹانگوں میں کڑل، سرد پسینہ اور تشنج ہوتے ہیں۔

علاج

معدہ کو سٹامک پمپ سے دھوئیں، قے آور ادویات استعمال کرائیں اور محرکات دل پلائیں۔

فاسفورس کا زہر
(PHOSPHORUS)

دیا سلائی کا مصالحہ یا چوہے مار لئی (ریٹ پیسٹ) غلطی سے کھا جانے سے زہر ہو جاتا ہے۔

ایک گرین (نیم رتی) مہلک ثابت ہوتی ہے اور موت نیم گھنٹہ سے لے کر کئی دنوں کے اندر واقع ہوتی ہے۔

علاماتِ زہر: معدہ میں جلن اور قئیں۔ بعض اوقات خون آمیز اور ان میں سے لہسن کی بو آتی ہے۔ قے میں جو مادہ خارج ہوتا ہے وہ اندھیرے میں چمکتا ہے۔ اگر مریض جلدی نہ مرجائے تو تین چار روز کے بعد مذکورہ بالا علامات موقوف ہو جاتی ہیں لیکن طبیعت بڑی بوجھل اور سست رہتی ہے پھر بعدہٗ سخت قسم کا یرقان ہو جاتا ہے۔ نقاہت بدرجۂ کمال ہوتی ہے۔ نبض کمزور چلتی ہے۔ پیشاب کم پیدا ہوتا ہے اور اس مرض میں البومن خارج

ہوتی ہے ۔

علاج

قے آور ادویات دے کر قے کرائیں یا سٹامک پمپ سے معدہ کو دھلوائیں تین گرین کاپر سلفیٹ (توتیا) نیم پاؤ پانی میں حل کرکے مریض کو پلائیں اور اسی طرح سے یہ دوائی ہر پانچ پانچ منٹ کے بعد پلاتے جائیں ۔ حتیٰ کہ قے آنی شروع ہو جائے ۔

نوٹ: اگر مریض کو پہلے کوئی روغن یا تیل پلایا جا چکا ہو تو چاہیے کہ سٹامک پمپ سے فوراً معدہ کو دھوڈالیں کیونکہ تیل میں یہ زہر حل ہو جاتا ہے اور فوراً ہی خون کے اندر جذب ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے ۔ بعدہٗ میگنیشیا سلفیٹ چار ڈرام لے کر پاؤ بھر پانی میں ملا کر پلائیں تاکہ دو چار دست آ جائیں اور پھر آش جو یا انڈوں کی سفیدی پھینٹ کر پلائیں ۔

کانچ کا سفوف

(GLASS)

نوٹ: باریک پسی ہوئی کانچ بعض اوقات غلطی سے کھا جانے سے معدہ و امعاء میں خراش و سوزش ہو کر خطرناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں ۔

علاماتِ زہر: معدے میں سخت درد ہوتا ہے قیئں آتی ہیں ۔ جن میں کانچ یا شیشے کے ذرات نکلتے ہیں ۔ دست آنے لگتے ہیں، جن میں خون ملا ہوا ہوتا ہے ۔

علاج

مریض کو فوراً کھچڑی یا چاول یا اُبلے ہوئے آلو کھلائیں تاکہ یہ غذا کانچ کے ذرات کے ساتھ لت پت ہو کر معدہ میں خراش پیدا نہ ہو سکے اس کے بعد نمک یا زنک سلفیٹ یا رائی دے کر قے کرائیں ۔

تیزابی زہریں

(ACIDS)

۱۔ گندھک کا تیزاب (سلفیورک ایسڈ) اگر غلطی سے یہ تیزاب چار ماشہ بھی لیا جائے تو مہلک اثر کرتا ہے۔

۲۔ شورہ کا تیزاب (نائٹرک ایسڈ) اگر غلطی سے یہ تیزاب آٹھ ماشہ کی مقدار میں اندر چلا جائے تو مہلک ثابت ہوتا ہے۔

۳۔ نمک کا تیزاب (ہائیڈرو کلورک ایسڈ) سولہ ماشہ کی مقدار میں مہلک اثر کرتا ہے۔ ان ہر سہ تیزابوں میں سے کوئی ایک خالص تیزاب پی لیا جائے تو مندرجہ ذیل علامات زہر کی پیدا ہوتی ہیں۔

علاماتِ زہر: منہ حلق اور معدہ میں سخت درد اور جلن ہوتی ہے۔ سیاہ رنگ کی قیئں بہ آمیزش خون آتی ہیں۔ مادہ قے جب زمین پر گرتا ہے تو جوش کھاتا ہے۔ پیاس بہت سخت لگتی ہے۔ قبض ہوتی ہے اور پیشاب نہیں بنتا۔ مریض کے لیے کھانا پینا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ منہ اندر سے جل کر سفید ہو جاتا ہے۔ مریض بہ سبب ضعف کے آخر کار تشنج سے دم بند ہو کر ایک دو روز میں کوچ کر جاتا ہے۔

عِلاج

اِن زہروں کو خارج کرنے کے لیے سٹامک پمپ یا قے آور ادویات ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہئیں، کیونکہ لعاب دار جھلی پہلے ہی گل چکی ہے، وہ پھٹ جائے گی۔

مندرجہ ذیل ادویات میں سے جو بھی شے میسر ہو سکے کام میں لائیں۔

۱۔ سفیدی چونا ایک تولہ ایک سیر پانی میں ملا کر۔

۲۔ دیوار کا پلستر بمقدار ڈیڑھ تولہ سیر بھر پانی میں ملا کر۔

۳۔ کھریا مٹی یعنی چاک سوا یا ڈیڑھ تولہ سیر بھر پانی میں ملا کر۔

۴- چونے کا پانی (لائم واٹر) سیر بھر کے قریب ۔

۵- سجی ۲ تولہ سیر بھر پانی میں گھول کر پلادیں اور بعدہٗ روغن بادام یا روغن زیتون پانی میں ملا کر پلائیں نیز دُودھ یا دودھ میں انڈوں کی سفیدی پھینٹ کر پلائیں یا گیہوں کا آٹا ' یا میدہ یا اراروٹ ایک گلاس پانی میں گھول کر پلائیں ۔

اگر ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگیں تو گرم پانی بوتلوں میں بھر کر ٹکور کریں اور بذریعہ حقنہ غذائی مریض کی پرورش کرتے رہیں ۔

کاربالک ایسڈ کا زہر

(CARBOLIC ACID)

جب کاربالک ایسڈ غلطی سے کھا لیا جائے تو مندرجہ ذیل علامات زہر کی پیدا کرتا ہے ۔

علاماتِ زہر: ہونٹ اور مُنہ سفید ہو جاتے ہیں ۔ مُنہ حلق اور معدہ میں درد ہوتا ہے ۔ قَے کبھی آتی ہیں اور کبھی نہیں آتیں ۔ بے ہوشی کا عالم طاری ہو جاتا ہے ۔ مریض خراٹے لیتا ہے اور پتلیاں سُکڑ جاتی ہیں اور اگر موت جلدی واقع نہ ہو تو پیشاب برنگ سیاہ اور سبزی مائل آنے لگتا ہے ۔

عِلاج

سٹانک پمپ سے معدہ کو دھوئیں اور اس کے بعد کیسٹر آئیل، بادام روغن، روغن زیتون یا السی کا تیل، یا گھی نیم پاؤ کے قریب لے کر نیم سیر گرم پانی میں مِلا کر مریض کو پلائیں ۔ یا گرم گرم دُودھ پلاتے جائیں یا پانچ سات انڈوں کی سفیدی پانی میں پھینٹ کر پلائیں ۔ برانڈی دے کر طاقت کو بحال رکھیں، اور اگر ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے ہوں، تو گرم پانی کو بوتلوں میں بھر کر رانوں اور بغلوں وغیرہ میں رکھیں اور مریض کے جسم کو گرم رکھیں ۔

نباتاتی زہریں

☆ ☆

میٹھا تیلیا کا زہر۔ ایکونائیٹ

(ACONITE)

اگر غلطی سے ایکونائیٹ کی جڑ کوئی شخص کھالے، یا ایکوٹین $\frac{1}{16}$ حصہ گرین کا کھا لے یا ایکونائیٹ مدر ٹنکچر بہت مقدار میں (ایک اونس) کوئی دوائی کے طور پر پی جائے تو زہریلے علامات پیدا ہو جاتے ہیں اور تین گھنٹہ میں ہی بدقسمت مریض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

علاماتِ زہر: چار پانچ منٹ کے اندر اندر ہونٹوں، زبان، حلق اور منہ میں جھنجھناہٹ اور سنسناہٹ محسوس ہونے لگتی ہے اور عضلات کی طاقت معطل ہو جاتی ہے۔ شکم میں درد ہوتا ہے۔ قیئیں اور اسہال آتے ہیں۔ جلد جسم سرد، نبض کمزور اور تنفس دقت سے آتا ہے اور مریض کو موت کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے اور باوجود اس کے کہ تمام جسم سُن اور مفلوج ہو جاتا ہے لیکن اس کا دماغ آخر وقت تک صاف رہتا ہے۔

علاج

سٹامک پمپ سے معدے کو دھوئیں یا مقئی (قے آور) ادویات دے کر قے کرائیں، زنک سلفاس گرم پانی میں یا بوریکس دودھ میں ملا کر یا کیسٹر آئیل دیدیں۔

ڈیجی ٹیلس بقدار بیس قطرے نصف چھٹانک پانی میں ملا کر فوراً پلائیں اور اگر پھر بھی ڈیجی ٹیلس کی خوراک دینے کی ضرورت ہو تو اسی طرح ایک اور خوراک پلا دیں۔ محرکات مثل برانڈی یا وسکی یا سپرٹ امونیا ایرومیٹک یا تیز کافی

پلائیں۔

افیون کا زہر

(OPIUM)

جوان آدمی کے لیے تین رتی خالص افیون یا نیم رتی مارفین (جوہر افیون) مہلک ہوتا ہے۔ لیکن بچوں کو رتی کا آٹھواں یا سولہواں حصّہ اور مارفین کا $\frac{1}{100}$ حصّہ رتی کا ہلاک کر دیتا ہے۔ پاک و ہند میں بچوں کو سلانے کے لیے مائیں اُن کو افیون کی عادت ڈال دیتی ہیں جو کہ نہایت ہی ضرر رساں ہے اور کئی معصوم بچے اس بدبخت عادت کا شکار ہو چلے ہیں۔ ننھے بچوں کو سُلانے کے لیے ہرگز ہرگز افیون کی عادت نہیں ڈالنی چاہیے۔

علاماتِ زہر: سر درد کرتا ہے، چہرہ تمتما جاتا ہے۔ رفتارِ نبض تیز ہو جاتی ہے اور حلق خشک ہو جاتا ہے تھوڑی ہی دیر کے بعد کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔ اعضاء بوجھل ہو جاتے ہیں اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ تنفس سست خراٹے دار اور بے قاعدہ ہو جاتا ہے۔ نبض کمزور، چہرہ زرد اور جلد جسم گرم اور تر ہو جاتی ہے۔ پُتلیاں سکڑ کر نہایت چھوٹی ہو جاتی ہیں اور پھر اُن پر روشنی یا تاریکی کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ موت عموماً عضلات تنفس کے مفلوج ہونے کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔

بعض اوقات افیون کے زہر سے قیئں آنے لگتی ہیں اور بچوں کو تشنج ہوتے ہیں۔

عِلاج

معدہ کو فوراً پوٹاشیم پرمینگنیٹ کے سولیوشن سے دھو ڈالیں یا ڈیڑھ تولہ رائی کا سفوف پاؤ بھر گرم پانی میں ملا کر مسموم کو پلائیں تاکہ اُس کو قے ہو جائے۔ چونکہ پوٹاشیم پرمینگنیٹ افیون کا تریاق یعنی فادزہر ہے اس لیے اس کا استعمال کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ یہ تریاق اپنے سے پانچ گنا افیون

کے اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ یعنی اگر کسی شخص نے بیس رتی افیون کھالی ہو تو اُس کے اثر کو زائل کرنے کے لیے چار رتی پوٹاشیم پرمینگنیٹ کافی ہوگی۔ اگر افیون کی مقدار معلوم نہ ہو سکے تو چار یا پانچ رتی پوٹاشیم پرمینگنیٹ پانی میں حل کر کے مریض کے حلق میں داخل کر دیں۔

مسموم کے مُنہ پر سرد اور گرم پانی کے چھینٹے یکے بعد دیگرے مارتے رہیں تاکہ مریض کو ہوش رہے اور مریض کو ہرگز سونے نہ دیں۔ اُس کو جگاتے رہیں۔ گرم گرم قہوہ اور برانڈی وغیرہ مسموم کو پلاتے رہیں۔

اگر مریض کا دم بند ہونے لگے، تو مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔ مریض کو زیادہ ہاتھ پاؤں مارنے کی بھی اجازت نہ دیں، کیونکہ ایسا کرنے سے بھی ہارٹ (دل) فیل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

دھتورا کا زہر

(STRAMONIUM)

اس کے بیج ایک یا ڈیڑھ ماشہ کی مقدار میں مہلک ہوتے ہیں۔

علاماتِ زہر: چہرہ سُرخ، پُتلیاں پھیلی ہوئیں، سر میں چکر اور حلق خشک۔ نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ مسموم بہکی بہکی باتیں آہستہ آہستہ کرنے لگتا ہے۔ کبھی اپنے کپڑے یا بستر کو نوچتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد مسموم پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ کبھی تشنج ہونے لگتا ہے اور کبھی دم بند ہو کر موت واقع ہوتی ہے۔

علاج

سٹامک پمپ سے معدہ کو دھو ڈالیں یا رائی یا زنک سلفاس یا گرم پانی میں نمک حل کر کے مسموم کو پلائیں۔ تاکہ قے ہو جائے اور اگر مسموم کو ہوش ہو تو پھر کیسٹر آئیل پلا دیں۔ ضعف کو رفع کرنے کے لیے برانڈی یا وسکی پلائیں۔

اگر جسم سرد ہو تو رانوں اور بغلوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھیں اور اگر دم بند ہونے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔

بیلاڈونا یعنی یبروج کا زہر

(BELLADONNA)

علامات زہر۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں ۔ بینائی میں فتور آجاتا ہے۔ چہرہ سُرخ، سر میں چکر اور تشنج کے دَورے ہوتے ہیں۔ ہذیان شدید ہوجاتا ہے۔ حلق خشک ہوکر سکڑجاتا ہے اور اکثر اوقات جلد پر سُرخ پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

علاج

شامک پمپ سے معدہ کو دھوڈالیں اور قے آور ادویات دے کر جیسا کہ اُوپر سٹرامونیم کے بیان میں ذکر آیا ہے ۔ قے کرائیں ۔ تیز چائے یا قہوہ پلائیں افیون اس کا تریاق ہے ۔

جمالگوٹہ کا زہر

(CROTON OIL)

علاماتِ مرض : معدہ میں سخت درد، پانی کی مانند پتلے پتلے دست آتے ہیں اور قیئں خون آمیز آتی ہیں ۔ چہرہ زرد اور کھچا ہُوا ۔ نبض کمزور اور خفیف چلتی ہے ۔ جسم پسینہ سے تربتر اور پیشاب کم پیدا ہوتا ہے اور یا بالکل پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ کبھی ہذیان بھی ہوجاتا ہے ۔

علاج

شامک پمپ کے ذریعہ معدہ کو دھوئیں، مقئی (قے آور) ادویات دے کو قے کرائیں مثلاً زنک سلفاس گرم پانی میں ملا کر یا نمک گرم پانی میں ملا کر مسموم کو دیں اور قیئں کرائیں ۔ چار یا پانچ انڈوں کی سفیدی دُودھ میں

پیٹنٹ کردیں ۔ رفع ضعف کے لیے محرکات دیں ۔
نوٹ: دودھ اور گھی ملا کر پلانے سے بھی قیئیں آجایا کرتی ہیں ۔

کھمب کا زہر ۔ کھمبی

(MUSHROOM)

برسات کے موسم میں پاک دھندیں بکثرت پیدا ہوجاتی ہیں ۔ لوگ انہیں پکا کر کھاتے ہیں ۔ سفید رنگ کی کھمب تو اچھی ہوتی ہے لیکن سیاہ یا سبز یا سرخ وغیرہ رنگوں کی کھمب زہریلی ہوتی ہے ۔ جس کے کھانے سے زہریلا اثر ہوجاتا ہے ۔

علاماتِ زہر: پیٹ میں سخت درد قیئیں اور اسہال اور مریض سخت نڈھال ہوجاتا ہے ۔ خراٹے دار سانس لیتا ہے ۔ جسم سرد ہوتا ہے ۔

علاج

شاک پمپ سے معدے کو دھو ڈالیں یا قے آور ادویات مثلاً زنک سلفاس یا سفوف اپی کاک یا رائی گرم پانی میں ملا کر مسموم کو پلائیں تاکہ قیئیں ہو جائیں ۔ بعدہٗ ایک اونس کیسٹر آئیل پلا دیں ۔ محرکات کا استعمال کرائیں ۔ گرم پانی کی بوتلوں کی ٹکور کریں ، ٹنکچر بیلاڈونا بمقدار دس قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر مریض کو دیتے جائیں ۔ یہ فاد زہر کا کام کرتی ہے ۔

کچلہ کا زہر ۔ پپیتا کا زہر

(IGNATIA NUX VOMICA)

نوٹ: یہ دونوں زہر تاثیرات میں بالکل برابر ہیں ۔ اگر کوئی شخص غلطی سے سفوف کچلہ یا سفوف پپیتا ۔ بوزن ڈیڑھ یا دو ماشہ کھالے یا ان میں سے کسی ایک کو پانی میں گھس کر ایک یا ڈیڑھ یا دو ماشہ کے قریب کھا جائے

تو مہلک ہوتا ہے۔ سٹرکنیا (جوہر کچلہ) دو چاول سے ایک رتی کی مقدار
میں زہر قاتل ہوتا ہے۔ دس سے بیس منٹ کے اندر اندر علاماتِ زہر ظاہر
ہو کر موت پانچ چھ گھنٹوں کے اندر واقع ہوتی ہے۔

علاماتِ زہر: تشنج کے دورے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ہوتے
ہیں۔ پسینہ آتا ہے اور دم بند ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مسموم کا جسم اکڑ کر آگے پیچھے
یا ایک جانب کو مڑ جاتا ہے، بے چینی بہت بڑھ جاتی ہے۔ گھگھی بندھ جاتی ہے
عضلاتِ شکم اور سینہ اینٹھ کر سخت ہو جاتے ہیں۔ قوتِ سماعت اور قوتِ
بصارت ذکی الحس ہو جاتی ہیں۔ لیکن مسموم بے ہوش نہیں ہوتا۔

علاج

اگر تشنج شروع ہونے سے پہلے پتہ لگ جائے تو سٹامک پمپ سے معدہ
دھو ڈالیں۔ ورنہ مقئی (قے آور) ادویات دے کر قئیں کرائیں۔ گرم دودھ
بکثرت پلائیں اور نیز کیسٹر آئیل بھی پلائیں، وراٹرم ویرائیڈ مدر ٹنکچر ایک ڈرام
فوراً پلانے سے ڈاکٹر ہربرٹ صاحب کا تجربہ ہے کہ تشنجی دورے کم ہو جاتے
ہیں اور یہ دوائی تریاق زہر کا کام دیتی ہے۔

تمباکو کا زہر

(TOBACCO)

علاماتِ زہر: جی متلاتا ہے یا قئیں اور دست آتے ہیں، نقاہت
بدرجۂ کمال ہوتی ہے۔ سرد پسینہ اور نبض سست و بے قاعدہ چلتی ہے، بالآخر
بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور آلاتِ تنفس مفلوج ہو کر مسموم فوت ہو جاتا ہے۔

علاج

سبز چائے بکثرت پلائیں۔ بعدہٗ برانڈی دیں۔ جسم پر مالش کریں اور گرمی

پہنچائیں اور مصنوعی تنفس بشرطِ ضرورت جاری کریں۔

بھنگ اور گانجا کا زہر

(HEMP)

مسموم کو قے آور ادویات دے کر قے کرائیں اور اس کے سر پہ آب سرد کی دھار ڈالیں اور اسے سونے نہ دیں۔

کونیم یعنی شوکران کا زہر

(CONIUM)

علاماتِ زہر: حرکتِ عضلات بند ہو جاتی ہے۔ ٹانگیں اور بازو کمزور ہو جاتے ہیں۔ چال لڑکھڑاتی ہے اور بباعث عضلاتی فالج کے نگلنا دشوار ہو جاتا ہے لیکن مسموم کو ہوش آخری دم تک رہتا ہے۔

علاج

سٹامک پمپ سے معدے کو دھو ڈالیں یا قے آور ادویات دے کر قے کرائیں۔ محرکات کا استعمال کرائیں۔ سٹرکنیئن کی جلدی پچکاری کریں۔ جسم کو گرم رکھیں۔ مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔

ڈیجی ٹیلس کا زہر

(DIGITALIS)

علاماتِ زہر: قئیں، اسہال، درد قولنج، سردرد، نبض سست اور بہت بے قاعدہ، نظر دھندلی، پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ نقاہت، تشنج اور بالآخر

بے ہوشی۔

علاج

سٹامک پمپ سے معدہ کو دھوئیں لیکن مقئی (قے آور) ادویات استعمال نہ کریں۔

کافور کا زہر

(CAMPHOR)

علاماتِ زہر: سر چکراتا ہے۔ غشی یا ہذیان ہو جاتا ہے۔ معدہ میں سخت جلن ہوتی ہے۔ بصارت دھندلی پڑ جاتی ہے اور جلد سرد چپچپے پسینہ سے تر بتر ہو جاتی ہے۔ سانس لینا اور چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے اور مسموم کے تنفس سے کافور کی بو آتی ہے اور بالآخر عالم بے ہوشی میں کوچ کر جاتا ہے۔

علاج

بذریعہ سٹامک پمپ معدہ کو دھو ڈالیں یا قے آور ادویات دے کر قئیں کرائیں۔ نیز کافیہ اور برانڈی وغیرہ پلائیں لیکن اگر مسموم نے کافور کا ڈھیلا نگلا ہو تو پھر نہیں پلانی چاہیے۔ ایسی حالت میں قے آور ادویات دے کر قے کرا دینی چاہیے۔

تارپین کا زہر

(TURPENTINE)

علاماتِ زہر: مسموم خراٹے دار سانس لیتا ہے۔ پتلیاں سکڑ جاتی ہیں تنفس سے تارپین کی بو آتی ہے اور پیشاب سے بنفشہ کی سی بو آتی ہے اور بالآخر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

علاج

سٹامک پمپ سے معدے کو دھوڈالیں یا قے آور ادویات دے کر قے کرائیں مارفین کی جلدی پچکاری کریں اور لعاب دار چیزیں مثلاً آش جَو وغیرہ پلائیں۔

شراب کا زہر۔ الکوحل

(ALCOHOL)

بکثرت شراب پینے سے بعض اوقات مہلک علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ عموماً ڈھائی چھٹانک الکوحل زہریلا اثر رکھتی ہے۔

علاماتِ زہر: اگر یک دم بہت سی شراب پی لی گئی ہو تو فوراً بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اگر معدے کو جلدی نہ دھویا جائے تو بعض اوقات موت واقع ہو جاتی ہے۔

پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے اور تنفس سے شراب کی بُو آتی ہے۔

علاج

بذریعہ سٹامک پمپ معدے کو دھوڈالیں۔ یا رائی دے کر قے کرائیں۔ سر پر سرد ٹکور کریں اور باقی جسم کو گرم رکھیں۔ تیز کافیہ پلائیں اور اپومارفین $\frac{1}{20}$ گرین کی جلدی پچکاری کریں۔ اگر شراب کی بدمستی موجود ہو تو اپومارفین کی $\frac{1}{20}$ گرین کی جلدی پچکاری کرنے سے شرابی چپ چاپ ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈے پانی میں غسل بہت مفید ہے۔

کوکین کا زہر

(COCAINE)

پانچ گرین سے زیادہ مقدار میں یہ سم قاتل ہوتی ہے۔

علاماتِ زہر: نبض کمزور اور تیز چلتی ہے۔ تنفس سُست اور آہستہ

جلد زرد اور خشک ہو جاتی ہے ۔ سر چکراتا ہے اور غشی ہو جاتی ہے ۔

علاج

قے آور ادویات دے کر معدے کو دھو ڈالیں، بعد میں محرکات مثل برانڈی یا وسکی پلائیں ۔ سٹرکنین کی پچکاری کریں، ایمل نائٹریٹ سنگھائیں اور حسبِ ضرورت مصنوعی تنفس جاری کریں ۔

کوکین کے مزمن بداثرات کو دُور کرنے کے لیے ایونیا سٹیوا مدر ٹنکچر استعمال کرائیں اور کوکین کی بُری عادت ترک کرائیں ۔

مٹی کے تیل کا زہر ۔ پٹرول کا زہر پیرافین کا زہر

(KEROSINE OIL PETROL PARAFINE)

علاماتِ زہر : حلق اور معدے میں سوزش اور درد ہوتا ہے ۔ پیاس بہت لگتی ہے اور قیئوں میں تیل کا ترمزا اور بُو ہوتی ہے ۔ نبض بے قاعدہ اور کمزور چلتی ہے ۔ بے چینی بہت ہوتی ہے، چہرہ زرد اور تفکر، جسم سرد اور بالآخر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے ۔

علاج

شامک پمپ سے معدے کو دھو ڈالیں یا قے آور ادویات دے کر قئیں کرائیں جسم پر مالش کرائیں اور گرمی پہنچائیں، برانڈی یا وسکی پلائیں سٹرکنین کی جلدی پچکاری کریں ۔

گوشت کا زہر ۔ مچھلی کا زہر

(MEAT & FISH)

باسی یا خراب گوشت کھانے سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں ۔ کبھی خشک مچھلی کھانے سے بھی زہر چڑھ جاتا ہے بعض قسم کی مچھلیاں زہریلی بھی ہوتی ہیں ۔

علاماتِ زہر: دردِ سر ۔ دردِ شکم، قئیں اور دست آتے ہیں نبض کی رفتار تیز ہوتی ہے اور حرارتِ جسم بڑھ جاتی ہے اور نقاہت بہت ہوتی ہے ۔

علاج

سٹامک پمپ سے معدے کو دھو ڈالیں یا کوئی اور قے آور ادویات دے کر قئیں کرائیں اور پھر ایک چھٹانک کسٹرائیل پلا دیں تاکہ دست آجائیں اور پیٹ صاف ہو جائے ۔ اگر ضعف زیادہ ہو تو برانڈی یا وسکی پلائیں، دودھ یا آش جَو میں دودھ ملا کر بطور غذا دیں ۔

کلوروفارم کا زہر

(CHLOROFORM)

علاماتِ زہر: حرارتِ جسمانی کم ہو جاتی ہے ۔ آنکھوں کی تیلیاں پہلے سکڑتی اور پھیل جاتی ہیں ۔ سانس کمزور پڑ جاتا ہے اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے ۔

علاج

سٹامک پمپ سے معدے کو دھو ڈالیں یا قے آور ادویات دے کر قئیں کرائیں ۔ جسم پر مالش کرائیں ۔ گرم پانی کی بوتلوں سے جسم کو گرم رکھیں ۔

مریض کی زبان کو باہر کھینچے رکھیں، تاکہ ہوا اندر زیادہ داخل ہو سکے۔ اور ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مُنہ پر ماریں اور حسبِ ضرورت مصنوعی تنفس جاری کریں۔

باب بستم

ننھے بچّوں کے امراض

(DISEASES OF INFANTS AND CHILDREN)

☆ ☆

بچّے کو قبض ہونا

(INFANTILE CONSTIPATION)

دُودھ پینے والے بچّے کو ۲۴ گھنٹے میں تین سے لے کر چھ دفعہ پاخانہ آیا کرتا ہے۔ لیکن جوں جوں بچّہ بڑا ہوتا جاتا ہے یہ تعداد بھی کم ہوتی جاتی ہے اور صرف دو دفعہ ہی پاخانہ آتا ہے اور پھر اس کے بعد صرف ایک حاجت ہی کافی خیال کی جاتی ہے۔ وہ بچّے جنہیں ابتدا میں ماں کا دودھ نہیں پلایا جاتا۔ اکثر قبض سے تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ مرکیورس ڈلسس x۱ کی تین تین گرین کی چار پڑیاں بنالیں اور ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ پر دیں۔

برائی اونیا: جب بچّہ کا پاخانہ بالکل خشک ہو اور بمشکل خارج ہو، پیاس زیادہ۔ مُنہ، زبان اور ہونٹ بھی خشک ہوں۔

خوراک: x۱ یا x۳ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: پاخانہ تھوڑا آئے۔ لیکن حاجت برقرار رہے۔ جب ساتھ ہی پیٹ درد ہو اور درد کا آرام پاخانہ آنے کے بعد ہو جاتا ہو۔

خوراک: x۱ یا x۳ ہر ... کے بعد۔

الیومینا : پاخانہ مٹی رنگا ۔ پتلا لیکن پھر بھی بچہ بمشکل خارج کر سکے اور متواتر کوشش کرتا رہے ۔

خوراک : ۲۰۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد ۔

اوپیم : جب کئی کئی روز تک بالکل ہی پاخانہ نہ آئے تو اس کی اونچی پوٹینسی دینے سے قبض دور ہوجاتی ہے ۔

خوراک : ۲۰۰ ہر دو یا تین گھنٹہ کے بعد ۔

نیٹرم میور : ۲x دینے سے بھی قبض رفع ہو جاتی ہے ۔

کیسٹر آئیل : چار یا چھ ماشہ میں شہد یا شکر ملا کر بچے کو چٹا دیں ۔ قبض رفع ہو جائے گی ۔

ضروری ہدایات

کیسٹر آئیل یا بادام روغن یا روغن زیتون بچے کے پیٹ پر مل دینے سے بھی قبض رفع ہو جایا کرتی ہے ' نیز تھوڑی سی صاف روئی لے کر اور کیسٹر آئیل میں بھگو کر بچہ کی مقعد میں ٹھونسنے سے بھی پاخانہ آجایا کرتا ہے ۔

گلیسرین کی بتی جس کو گلیسرین سپازیٹری کہتے ہیں' بچہ کی مقعد میں داخل کرنے سے بھی پاخانہ آجایا کرتا ہے ۔

جب قبض سخت ہو اور سدے جمع ہو گئے ہوں تو گلیسرین کی پچکاری کرنے سے پاخانہ آجاتا ہے ۔ بچہ کی ماں کو دودھ اور گھی زیادہ استعمال کرنا چاہیے ۔

بچہ کا پیٹ درد

(INFANTILE COLIC)

ماں کی طرف سے معمولی سی بے احتیاطی بچہ کے لیے پیٹ درد کی شکایت پیدا کر سکتی ہے ۔ بعض حالتوں میں جب کہ ماں ثقیل غذا کھا جاتی ہے اور اس وجہ سے بچہ کا معدہ اس کے سخت اجزا کو ہضم نہیں کر سکتا تو اسے پیٹ درد کی شکایت ہو جایا کرتی ہے ۔ ایسی حالت میں بچہ رویا کرتا ہے ۔ دوہرا ہوتا

ہے یا ٹانگیں اُوپر کو کھینچتا ہے۔

علاج

ایکونائیٹ : جب پیٹ درد بوجہ یکایک ٹھنڈ لگنے سے پیدا ہو۔ بچہ بے چین ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی اُسے سخت بخار بھی ہُوا کرتا ہے۔ نبض تیز پیاس زیادہ۔

خوراک : ۳× ہر پندرہ منٹ کے بعد۔

بیلاڈونا : بچہ کا چہرہ سُرخ، اجتماعِ خون سر کو ہو۔ اس دوائی کا خاص اثر بچوں پر ہُوا کرتا ہے۔ بچہ بہت روتا ہے۔ درد کبھی کم اور کبھی فوراً ہی زیادہ ہو جاتا ہے۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر دس یا پندرہ منٹ کے بعد۔

کیمومیلا ۔ اس دوائی کو بچوں کی دوائی کہا جاتا ہے۔ بچہ کا پیٹ درد۔ جب کہ ساتھ ہی دانت بھی نکل رہے ہوں۔ پیٹ میں ہُوا پیدا ہو جاتی ہے بچہ بوجہ درد چیختا ہے اور چپ نہیں کرتا لیکن جب اُسے اُٹھا کر اِدھر اُدھر گھمایا جائے۔ تو اُسے آرام معلوم ہوتا ہے۔ رات کو اور گرمی سے دردیں زیادہ ہوتی ہیں۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

نکتہ : بیلاڈونا اور کیمومیلا باری باری سے بھی دیتے ہیں۔ یہ دونوں ادویات اکثر بچوں کے پیٹ درد میں کافی ثابت ہوتی ہیں۔

سائنا : پیٹ درد کے ساتھ جب بچوں کے پیٹ میں اُپھارا ہو۔ پیٹ کے کیڑے ایسی حالت میں اکثر اوقات خارج ہُوا کرتے ہیں۔

خوراک : ۱× ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

نکسوامیکا : بچہ چڑچڑے مزاج کا، ساتھ ہی مروڑ آتے ہوں اور پیٹ درد بھی ہو۔ یا قبض ایسی ہو کہ پاخانہ تھوڑا آئے۔ لیکن حاجت متواتر رہے۔

خوراک : ۱× یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

پیٹ پر سینک دیں اور بچہ کی ماں کی غذا کی اصلاح کریں۔

بچّہ کے اسہال
(INFANTILE DIARRHOEA)

بچّوں کے دست کی وجہ انتڑیوں میں کسی خراش کرنے والی چیز کی موجودگی ہُوا کرتی ہے - جب ماں کا دُودھ کم ہو تو بھی دست آنے شروع ہو جاتے ہیں - ایسی حالتوں میں یہ ضروری ہُوا کرتا ہے کہ کوئی اور مثلاً گائے وغیرہ کا دودھ انہیں دیا جائے - ایک اچھی صحت کا دُودھ پینے والا بچہ چوبیس گھنٹوں میں تین سے لے کر چھ دفعہ پاخانہ پھرتا ہے - لیکن بعض اوقات یہ تعداد دس سے بھی بڑھ جاتی ہے لیکن اس کا کوئی خاص بُرا اثر بچّہ کی صحت پر نہیں پڑتا - جب پاخانہ بغیر بو کے ہو تو کسی خطرہ کا احتمال نہیں ہونا چاہیئے - لیکن برخلاف اس کے جب بچّہ کا پاخانہ پتلا ہو جائے، رنگت اس کی زرد یا جھاگ دار مادہ اس میں پیدا ہو کر بُودار بنا دے تو ایسی حالتوں میں مناسب علاج ضروری ہُوا کرتا ہے -

علاج

ایکونائیٹ : جب یکایک بہت مقدار میں دست آنے لگ جائیں، بچہ ایسی حالت میں سخت بے چین ہُوا کرتا ہے اور بخار بھی ساتھ ہوتا ہے - منہ خشک پیاس زیادہ -

خوراک : ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد -

بیلا ڈونا : سبز رنگ کے دست جن میں جھاگ بکثرت خارج ہو، ایک منٹ میں بچّہ اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن فوراً ہی اس کی حالت بدتر ہو جاتی ہے -

خوراک : ۳x ہر پندرہ منٹ کے بعد -

کیمومیلا : بچوں کے دستوں کے لیے یہ دوا چند اُن خاص ادعیات میں سے ہے جو یومیہ استعمال میں لائی جاتی ہیں - بچّہ چڑچڑے مزاج کا ہر وقت رِستا رہتا ہے - ہرا رنگ یا زردی مائل دست جن میں سفید دہی کی طرح کے ٹکڑے تیرتے ہوں - ایک رخسارہ گرم اور سُرخ دوسرا زرد اور ٹھنڈا، دانت نکلنے کے زمانہ میں اسہال

آتے ہوں۔

خوراک : ۲x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

پوڈو فائیلم : پانی کی طرح کے زرد رنگ والے اسہال، جو کچھ کھانے ، یا دُودھ پینے کے بعد فوراً ہی شروع ہو جائیں۔ سبز رنگ کے پتلے دست، بچہ دانتوں کو رگڑتا ہے اور سر اِدھر اُدھر مارتا ہے۔ دست صبح کو خاص کر زیادہ آتے ہوں۔

خوراک : ۳x ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : بچہ از حد کمزور، پیاس زیادہ ، لیکن بار بار اور تھوڑا تھوڑا پانی پیتا ہو۔ بے چینی زیادہ ، دست نہایت بودار ، گلے سڑے مادہ کی مانند ان سے بُو آتی ہو۔

خوراک : ۳x یا ۳۰ ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

چائنا : جب دست بغیر درد کے ہوں اور ساتھ ہی ہوا بہت خارج ہو۔

خوراک : ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

اپی کاک : سادہ اسہال کی ایک اعلیٰ دوائی ہے جب کہ بچہ کو زور لگانا پڑتا ہو اور پاخانہ کے ہمراہ خُون کی لَس بھی آتی ہو۔ جب کہ زیادہ کھانے کے باعث اسہال شروع ہوئے ہوں ، نیز موسم گرما کے اسہال کے لیے یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ جب کہ بچہ بیمار صُورت ہو۔

خوراک : ۱x ٹری ٹیوریشن ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آئرس ورسی کولر : موسم گرما کے اسہال کی یہ ایک اعلیٰ دوائی ہے۔ جب کہ اسہال صفراوی آتے ہوں ، ہیضہ طفلان شیرخوار میں جب کہ اسہال کے ہمراہ قیئیں بھی آتی ہوں تو یہ دوائی مفید ہُوا کرتی ہے۔

خوراک : ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس کار : جب کہ پاخانہ کے ساتھ خون بھی آتا ہو اور کونتھنا بہت پڑتا ہو۔

خوراک : ۳x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

مرکیوری اس ڈلس : پاخانہ سبز۔ سفید۔ مٹی کے رنگ کا۔ پانی پانی یا آنوں

ملے آتے ہوں ۔ کونتھنا ۔ اُبکائیاں اور پیاس ساتھ ہو۔

خوراک : ۱x ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

وراٹرم ایلبم : اسہال ہیضہ میں یہ دوائی مفید ہے ۔جب کہ اسہال بکثرت بمقدار کثیر اور پانی پانی آتے ہوں اور زور سے نکل جاتے ہوں اور ساتھ ہی قئیں بھی آتی ہوں اور نقاہت بہت ہو ۔ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ آتا ہو اور شکم سرد ہو ۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

فاسفورس : اسہال مزمنہ کی ایک اعلیٰ دوائی ہے ۔جبکہ بچہ دُبلا پتلا ہو آنکھوں اور جلد جسم کا رنگ زردی مائل ہو ۔ کمزوری بہت ہو اور سینہ کے امراض بھی ساتھ ہوں ۔

خوراک : ۶x یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

ضروری ہدایات

بچہ کو بار بار دُودھ نہ پلائیں، بلکہ دیر دیر کے بعد دُودھ پلائیں البومن واٹر (انڈے کی سفیدی کا پانی) تھوڑی مقدار میں دینے سے اسہال کے بند ہونے میں مدد ملتی ہے ، دُودھ پلانے والی کو کھٹی میٹھی اور ثقیل اشیاء مثلاً مٹھائی ، اچار ، پکوڑوں ، امرود ، لوکاٹ ، کھیرا ، ککڑی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

بچّہ کو پیچش ہونا

(INFANTILE DYSENTERY)

دیکھو بیان پیچش کتاب ہذا۔

مختصراً مرکیورس کار ۳x ، آرسینکم ۳x ، ایلوز ۳x ، کینتھرس ۱x ، اپی کاک ۳x ، رسٹاکس ۶x ، ہیپ ٹیبیا ۵ وغیرہ ادویات اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔

بچّہ کو ہیضہ ہونا
(INFANTILE CHOLERA)

عِلاج

ورا ٹرم ایلبم ۰ یا ۱× ، آرسینکم ایلبم ۳× ، کیمفر ۰ ، اپیکاک ۱× یا ۳× پوڈوفائیلم ۰ ، کیمومیلا ۳× ، کوپرم آرس ۳× ، بیلاڈونا ۱× یا ۲× ، کلکیریا فاس ۳× ، مرکیورس ۳× ، ریوہیم ۳× ، کروٹن ٹگلیم ۳× وغیرہ ادویات اپنی اپنی علامات کی موجودگی میں کام آتی ہیں ۔
مفصل بیان و علاج اور ضروری ہدایات کے لیے دیکھو بیان ہیضہ کتاب ہذا ۔

بچّوں کا بخار
(INFANTILE FEVERISHNESS)

علامات: اس بخار کا حملہ عموماً بارہ گھنٹہ سے لے کر چھتیس گھنٹہ تک ہُوا کرتا ہے ۔
اکثر بخار کا حملہ بعد دوپہر یا شام کو ہُوا کرتا ہے ۔ پہلے سردی لگتی ہے ۔ اس کے بعد جلد جسم گرم ہو کر خشک ہو جاتی ہے ۔ نبض سخت بھری ہوئی اور تیز چلتی ہے ۔ زبان خشک اور اُس پر فرجمی ہوئی ، پیاس ۔ تنفس تیز اور پیشاب تھوڑا اور بہت رنگین ، بعض اوقات سردرد ، معدہ اور امعاء کے افعال میں نقص اور کمیٔ اشتہار کی علامات بھی ساتھ ہُوا کرتی ہیں ۔ بعض اوقات مذکورہ بالا علامات سخت بیماری کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہیں ۔ اس لیے فوری توجہ درکار ہوتی ہے ۔ اگر بچّہ متواتر آہیں بھرتا رہے ۔ تو سمجھنا چاہئیے کہ کچھ نہ کچھ جسم پر ضرور نکلے گا ۔
اسبابِ مرض: پسینہ کا دب جانا ، نمی یا سردی میں رہنا ، گرمی یا سردی

کا یکایک بڑھ یا گھٹ جانا۔ بھیگے ہوئے کپڑوں کا پہننا، ناقص یا ناکافی غذا کا کھانا۔ اندرونی یا بیرونی چوٹ کا آنا اور تھکاوٹ۔

علاج

ایکونائیٹ: بخار تیز جس کی وجہ سے بچہ بے چین ہو۔ پیاس زیادہ، نبض تیز، بخار کی وجہ، سرد ہوا کا لگنا یا ٹھنڈک ہو، جلد خشک اور گرم ہو۔ اور جلتی ہو۔

خوراک: ۱×۱ یا ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بیلاڈونا: اجتماع خون سر کو، آنکھیں ابھری ہوئیں اور سرخ، سخت سر درد، بچہ نیند میں اچانک چونک پڑتا ہے اور جھٹکے لیتا ہے، مدہوش۔ نبض تیز اور نرم آسانی سے دب سکے۔

خوراک: ۳× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔

اینٹیم کروڈم: جب بخار بوجہ بدہضمی شروع ہو گیا ہو۔ بچہ کی زبان پر سفید تہ سی جمی ہوئی، بخار رات کو زیادہ، دھوپ لگنے سے بخار شروع ہو جائے ساتھ ہی قے بھی آتی ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر: مظہر ادویات جب پورے طور پہ کام نہ کر سکیں، یا اندرونی اعضا میں اجتماعِ خون کا خطرہ ہو تو خصوصاً ایکونائیٹ کے بعد اس دوائی کو دیا جاتا ہے۔

خوراک: ۳× یا ۳۰ ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا: بچوں کے لیے یہ دوائی بھی نہایت مفید ہے۔ بچہ کا جسم آگ کی طرح بوجہ بخار جلتا ہوا۔ چہرہ سرخ، زبان پہ کثافت۔ قبض، پاخانہ کی حاجت ہو لیکن خارج نہ ہو۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کیمومیلا: تیز طبیعت، چڑچڑے مزاج کے بچے خصوصاً جب دانت نکل رہے ہوں۔ بچہ ہر وقت روتا رہے لیکن جب اسے اٹھا کر پھرایا جائے تو چپ

کر جائے ۔ ایک رخسارہ سرخ دوسرا زرد، بخار رات کے وقت زیادہ، پیاس بھی زیادہ ہو۔

خوراک : ۳× ہر ایک یا دو گھنٹہ کے بعد۔

آرسینیکم : بخار لمبا ہو گیا ہو۔ کمزور بچے، پیاس زیادہ لیکن تھوڑے تھوڑے پانی کی طلب۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ دن میں تین یا چار مرتبہ۔

ضروری ہدایات

آرام سے بستر پر چپ چاپ پڑا رہنا چاہیئے ۔ تھوڑا تھوڑا پانی بار بار دینا مفید ہوا کرتا ہے ۔ اس سے بچہ کو پسینہ آنے میں بہت مدد ملتی ہے ۔ بخار کے دوران میں دودھ ایک اعلیٰ اور ضروری غذا ہے ۔

دانت نکالنا

(TEETHING)

عموماً پیدائش کے پانچ یا چھ ماہ کے بعد بچوں میں دانت ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں ۔ اگر بیرونی صفائی، کھلی ہوا اور خوراک کا خاطر خواہ انتظام ہو تو دانت نکلنے پر کوئی خاص تکلیف پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہوا کرتا ۔ اگر بچہ کمزور ہو تو تکلیف دانت نکلنے کے وقت زیادہ ہوتی ہے ۔ بعض اوقات اس عرصہ میں دست آنے شروع ہو جاتے ہیں ۔ سر درد ہوتا ہے، بخار اور کھانسی ہو جاتے ہیں ۔ اور تشنج، چڑچڑا پن اور کمزوری وغیرہ بھی پیدا ہو جاتی ہیں ۔

علاج

اکونائیٹ : بچہ کو نیند پورے طور پر نہ آئے، جلد خشک گرم، پیاس ازحد، بے چینی متواتر اور بخار زیادہ، خصوصاً رات کے وقت یا تو قبض ہو یا اسہال سبز رنگ کے بہت زیادہ آئیں ۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آرسینکم : بچہ بہت کمزور جلد زرد رنگ کی، پیاس زیادہ، لیکن تھوڑا تھوڑا پانی ایک وقت پیئے، دست بدبودار، پانی پینے کے بعد فوراً قے کر دے بے چینی زیادہ ہے۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

بیلا ڈونا : بچہ سوتے ہوئے فوراً اور جھٹکوں میں چونک پڑے، آنکھیں اُبھری ہوئی، چہرہ سُرخ، سرگرم۔ تشنجی دورے، ہاتھ مڑے ہوئے۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

بوریکس : اعصابی کمزوری اور اعصاب میں خراش پیدا ہو گئی ہو خفیف شور سے بھی بچہ چونک پڑے۔ نیچے کی طرف جانے سے ڈرتا ہو اور اپنی ماں کے ساتھ چمٹ جاتا ہو۔ منہ میں چھالے، دودھ پینے کے وقت رونا شروع کر دے۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

برائی اونیا : منہ، زبان اور ہونٹ خشک، بخار بھی ساتھ ہو۔ بچہ بے حس و حرکت پڑا رہنا چاہے۔ خشک کھانسی، پیاس زیادہ، قبض، پاخانہ خشک۔

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

پوڈو فائیلم : بچہ کو بوجہ دانت نکلنے کے دست لگے ہوئے ہوں، نہایت بُودار سبز کھریا مٹی کی طرح سفید، دانت اور کانچ نکلنے، گرم موسم میں اور کھانے پینے کے بعد تکلیف کی زیادتی، بے چینی، سوتے ہوئے بچہ آنکھیں کھلی رکھے، دانتوں کو دبائے اور سر کو اِدھر اُدھر ٹپکے۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب : خنازیری مزاج والا بچہ۔ سر میں پسینہ کی کثرت۔ ہاتھ پاؤں اور جسم ٹھنڈا، نیند کم اور مزاج چڑچڑا، دودھ ہضم نہ ہو سکے اور جما ہوا دودھ بذریعہ قے خارج ہو۔ پیٹ پھولا ہوا، کمزوری زیادہ

خوراک : ۳× یا ۳۰ ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کیمومیلا : بچوں کے لیے یہ خاص دوائی ہے۔ بچہ تند مزاج، غصہ ور، ہر

وقت رہے، ضدی، کبھی ایک چیز مانگے اور کبھی دوسری - سبز، زرد یا سفید رنگ کے پانی کی طرح پتلے دست جن پر دہی کی مانند سفید ٹکڑے تیر رہے ہوں - پاخانہ بُودار - بخار رات کو زیادہ، بچہ یہی چاہے کہ اُسے اُٹھا کر گھماتے رہیں، ورنہ رو پڑے۔

خوراک : ۲x ہر ایک گھنٹہ کے بعد[1]

کریوزوٹ : مسوڑے سوجے ہوئے سیاہ رنگ کے جن میں سخت درد ہو۔ دانت نکلتے ہی خراب ہو جائیں اور ان میں سڑاند پیدا ہو - پاخانہ نہایت بُودار۔

خوراک : ۳x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

مرکیورس : بچہ کو رات کے وقت بخار زیادہ ہو جائے، اسہال سبز رنگ کے خون ملا ہوا - مروڑ زیادہ ہو - پیاس زیادہ اور پسینہ کبثرت، مسوڑھے سوجے ہوئے اُن میں سے رال ہر وقت بہتی رہے۔

خوراک : ۲x ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

نکس وامیکا : بچہ تند، تیز مزاج، قبض کی شکایت، جب مصنوعی خوراک کی وجہ سے بچہ کا ہاضمہ خراب ہو گیا ہو یا مروڑ آنے لگ جائیں -

خوراک : ۳x ہر تین گھنٹہ کے بعد[2]

بچوں کا سوکھا
(MARASMUS)

اس مرض میں بچہ روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے - اُسے دست آنے شروع

---

[1] ڈاکٹر ڈیوی نے لکھا ہے کہ ۱۲x یا ۱۲ سے کم طاقت استعمال نہ کی جائے۔ ورنہ ناکامی کا سامنا کرنا ہوگا۔

[2] کلکیریا فاس ۶x دانت نکلنے کے زمانے میں کبھی کبھار ایک خوراک دینے سے دانت باآسانی نکل آتے ہیں۔

ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ بچہ کے پیٹ والے غدودوں کی خرابی ہُوا کرتی ہے۔ بچہ کی گردن یا ٹانگیں کمزور اور پتلی ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ چہرہ مرجھا جاتا ہے۔ شکل ڈراؤنی سی بن جاتی ہے۔ بھوک زیادہ لگا کرتی ہے۔ کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے اور بالآخر تپ دق ہو جاتا ہے۔ ہڈیوں میں بھی نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ تو بچہ بڑھنا بند ہو جاتا ہے۔

علاج

ابروٹنیم: لاغری زیادہ نیچے کے دھڑ میں ہو۔ سُوکھے کے مرض میں پیٹ پھولا ہُوا اور پیٹ کے غدود بڑھ گئے ہوں، قبض اور دست باری باری سے آتے ہوں۔ بخار چڑھا رہے۔ جسم پر جھُریاں پڑ گئی ہوں۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

ایتھوزا: دودھ پیتے ہی جھٹکے کے ساتھ باہر نکل جائے یا جمی ہوئی حالت میں قے ہو جائے، کمزوری کی وجہ سے بچہ کھڑا نہ ہو سکے۔

خوراک: ۱× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

آیوڈین: بھوک بہت بڑھی ہوئی۔ بچہ ہر وقت کھاتا رہے۔ اور کمزوری بڑھتی جائے۔ پیٹ پھولا ہُوا اور اس کے اندر کے غدود سُوجے ہوئے جلد سیاہ رنگ کی۔

خوراک: ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

کلکیریا کارب: دانت دیر سے اور تکلیف کے ساتھ نکلیں۔ پیٹ پھولا ہُوا اور بڑا معلوم ہو۔ سر کی ہڈیاں دیر بعد ملیں، پرورش میں فرق پڑ گیا ہو۔ دودھ ہضم نہ ہو سکے۔ سر میں پسینہ کی زیادتی ہو۔ ہاتھ پاؤں اور جسم ٹھنڈا دست سبز بودار یا بھورے، کل جسم لاغر۔

خوراک: ۳× ہر تین گھنٹہ کے بعد۔

نیٹرم میور: گردن بہت پتلی، کمزوری پہلے گردن سے شروع ہو اور نیچے کی طرف بڑھتی جائے، بھوک کی زیادتی، لیکن کمزوری بھی بڑھتی جائے۔ کبھی

قبض اور کبھی دست -

خوراک : ۳× یا ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد -

سلیشیا : سر میں پسینہ کی زیادتی - جسم ٹھنڈا ' دست لگے ہوئے یا قبض ایسی کہ پاخانہ گو پتلا ہو - پھر بھی خارج نہ ہو سکے - انتڑیاں کمزور ہو گئی ہوں ' سردی سے متنفر - ہر وقت ڈھکا رہنا چاہتا ہو -

خوراک : ۳× یا ۶× ہر تین گھنٹہ کے بعد -

سلفر : بچہ باوجود نہلانے کے گندہ نظر آئے اور اس سے بو آئے - جلد پر جھریاں پڑی ہوئیں - کھجلی اور پھنسیاں جسم پر نکلی ہوئی ہوں - دست سبز پتلے بودار

خوراک : ۶× یا ۳۰ ہر چار گھنٹہ کے بعد -

اُم الصبیان یعنی دورے کی بیماری

(CONVULSIONS)

اس بیماری میں بچہ کے جسم پر تشنج پیدا ہوتے ہیں ' اس مرض کا بھی دورہ ہوتا ہے - اس کی وجہ دانت نکلنے کی وجہ سے پیدا شدہ خراش ' پھوڑے پھنسیوں کا دب جانا ' معدہ میں ناقابل ہضم غذا کی موجودگی ' پیٹ کے کیڑے دفعتہً ڈر کا پیدا ہونا وغیرہ ہیں - بچہ کی آنکھیں اوپر کھنچ جاتی ہیں اور پتلیاں گھومنے لگتی ہیں جس کے بعد بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے - ہاتھ اور پاؤں اینٹھ جاتے ہیں اور مڑ بھی جاتے ہیں - جب حملۂ مرض نرم ہو تو صرف چہرہ پر ہی تشنج پیدا ہوتے ہیں -

علاج

ایکونائیٹ : بخار زیادہ ' بہت بے چینی ' جلد خشک اور دست جاری ہوں -

خوراک : ۳× ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔
بیلاڈونا : اجتماع خون سر کی طرف، چہرہ اور آنکھیں سرخ، پتلیاں پھیلی ہوئیں۔ بچہ بے ہوش ہو اور سوتے ہوئے چونک پڑے۔
خوراک : ×۱ یا ×۳ ہر نیم گھنٹہ کے بعد۔
کیمومیلا : ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر تشنج طبیعت چڑچڑی، ایک رخسارہ سرخ اور گرم، دوسرا زرد اور سرد۔
خوراک : ۳× ہر نیم یا ایک گھنٹہ کے بعد۔
سائی کیوٹا : یکایک بدن میں تشنج پیدا ہو۔ سر آگے یا پیچھے کی طرف جھک جائے۔ اچانک ہی بچہ اکڑ جائے۔ بعد دورہ کے بچہ از حد کمزور معلوم ہو۔
خوراک : ۵ یا ×۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔
سائنا : وہ بچے جن کے پیٹ میں کیڑے ہوں۔ بچہ دانتوں کو پیسے اور ناک میں انگلیاں ڈالے اور کان کریدے۔
خوراک : ۵ یا ×۱ ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔
کوپرم : بچہ دوران تشنج میں چیخے، اکڑاؤ تمام جسم پر ہو اور چہرہ کے عضلات اکڑے ہوئے ہوں۔
خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔
پیسی فلورا انکارناٹا : جب دانت نکالنے یا چرنوں کے باعث تشنج ہوتا ہو تو ایسی حالت میں اس دوائی کی خوراکیں جلدی جلدی دی جاتی ہیں۔
خوراک : ۵ کے دو قطرے ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد۔

ضروری ہدایات

مرض کے اصل سبب کو معلوم کرکے اس کو دور کریں۔ بعض حالات میں یہ زیادہ ضروری ہوا کرتا ہے کہ ایسے ہی ذرائع اختیار کیے جائیں کہ جن سے تشنج کا دورہ رک جائے اور تشنج کو فی الفور آرام آجائے۔ لیکن مرض کے اصل سبب کو بعد میں دور کیا جائے۔

تشنج زدہ بچے کو بیس منٹ تک گرم پانی میں بٹھانا مفید ہوتا ہے اور اگر سر زیادہ گرم ہو۔ تو سر پر سرد پانی سے بھیگا ہوا تولیہ رکھنا چاہیئے ۔گرم پانی میں تھوڑی سی رائی ملائی جائے تو زیادہ مفید ہے ۔

نصف اونس (سوا تولہ) پسی ہوئی رائی ڈیڑھ سیر گرم پانی میں ڈال دیں اور اس میں تولیہ یا کھادی کا ٹکڑا بھگو کر مریض بچہ کے گرد لپیٹ دیں اور اوپر کمبل اوڑھا دیں ۔ دس بارہ منٹ کے بعد جب کہ جلد جسم سرخ ہو جائے تو تولیہ یا کپڑا کو اتار دیں اگر ضرورت ہو تو دوبارہ اسی طرح عمل کریں ۔

جب بخار شدت کا ہو اور تشنج ہوتے ہوں تو سرد پانی سے بخار کی حرارت کو کم کر دینا چاہیئے ۔ وہ اس طرح سے کہ پہلے نیم گرم پانی لیں اور اس میں مریض کو بٹھا دیں ۔ پھر آہستہ آہستہ اس میں سرد پانی ملاتے جائیں ۔ جب حرارتِ جسم ۱۰۲ درجہ تک پہنچ جائے ۔ تو مریض کو باہر نکال لیں اور جسم پونچھ کر سوکھے کپڑے پہنا دیں ۔

اگر نقص ہاضمہ کا عارضہ ساتھ ہو تو تشنج بچہ کے حلق میں انگلی ڈال کر قے کرائیں یا قے آور دوائی دے کر قے کرائیں اور بذریعہ انیما انتڑیوں کو صاف کریں۔

بچہ کی کانچ نکلنا۔ ڈھونڈری

(INFANTILE PROLAPSUS ANI)

دیکھو بیان کانچ نکلنا کتاب ہذا۔

مختصراً اگنیشیا ×۳، نکس وامیکا ×۳، مرکیورس ×۳، پوڈوفائیلم ×۶، میوراٹک ایسڈ ×۶ کام آتی ہیں ۔

برانکو نمونیہ

(BRONCHO PNEOMONIA)

(برانکو نمونیا کا حال دیکھو کتاب ہذا میں)

مختصراً فیرم فاس × ۳، کالی میور × ۳، ایکونائیٹ × ۳، کیموملا × ۳، سائنا × ۳، اینٹم ٹارٹ × ۳، اپی کاک × ۳، ہیپر سلف × ۳، لائیکوپوڈیم × ۳، برائی اونیا × ۳، جیلی ڈونیم ۵ ادویات کام آتی ہے۔

ڈبہ۔پسلی چلنا

(CROUP)

یہ عارضہ نہایت مہلک ہے بچوں کو ہوتا ہے۔ نرخرہ اور سانس لینے کی نالیوں کی رطوبتی جھلی میں سوزش اور ورم ہو جاتا ہے اور ایک لیسدار گاڑھی رطوبت پیدا ہوتی ہے جس سے ایک کاذب جھلی بن جاتی ہے اور اس کی وجہ سے تنفس کی راہ تنگ ہو جاتی ہے۔ اگر اس کا علاج کر کے جلدی انسداد نہ کیا جائے تو رفتہ رفتہ تنفس کی راہ بالکل بند ہو جاتی ہے اور نتیجہ مہلک ہوا کرتا ہے۔

علاج

ایکونائیٹ : دیگر ورمی امراض کی مانند یہاں بھی ایکونائیٹ کا درجہ افضل ہے۔ یہ دوائی ہر پندرہ یا بیس منٹ کے بعد تین یا چار مرتبہ دینی چاہیئے۔ بعد ازاں نیم گھنٹہ یا ایک گھنٹہ کے بعد دوائی کی خوراک دیتے جانا چاہیئے۔ حتیٰ کہ بخار کی شدت کم ہو جائے۔ اس کی موٹی موٹی علامات یہ ہیں۔ شدتِ بخار یا تھوڑی خشک کھانسی، تیز سانس، بے چینی اور گھبراہٹ۔

خوراک : × ۳ بطرز مذکورہ بالا۔

سپنجیا : ایکونائیٹ کے بعد جبکہ بخار کم ہو جائے تو سپنجیا کی باری آیا کرتی ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کھانسی خشک اور ہر دفعہ کھانسنے سے میں ایسا معلوم ہو کہ جس طرح چیڑ کی لکڑی میں آری چلتی ہے۔ دم گھٹنے والے دورے۔ بخار کم ہو یا بالکل

نہ ہو مگر پسلی چلے۔

خوراک : ۳ × ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

نکتہ : ایکونائیٹ اور بیلاڈونا دونوں ادویات باری باری سے دینے سے بہت اچھے نتائج نکلا کرتے ہیں ۔ یہ دونوں ادویات باری باری سے نصف نصف گھنٹہ کے وقفہ پر دیتے جانا چاہیے۔

ہیپر سلف : جب بخار میں افاقہ ہو جائے اور حنجرہ میں تری پیدا ہو جائے کھانسی تر ہو اور چھاتی میں خرخر کی آواز پیدا ہوتی ہو لیکن بلغم مشکل سے خارج ہوتا ہو۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

آیوڈیم : خنازیری بچوں کو جب کہ ڈبہ کا عارضہ ہو تو یہ دوائی موزوں تر ہوا کرتی ہے۔ کھردری کھانسی جس میں سیٹی بجنے کی سی آواز پیدا ہو اور ساتھ ہی سینہ میں درد ہو اور سانس دقت سے آتا ہو۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

انیٹم ٹارٹ : جب کہ چھاتی پر بہت بوجھ ہو اور ایسا محسوس ہو کہ سینہ بلغم سے پُر ہے۔ سانس رُک رُک کر آتا ہو اور قے کرنے کی طرف طبیعت کا رجحان ہو۔

خوراک : ۳× ہر دو گھنٹہ کے بعد۔

سلفر : جب مرض کا زور کم ہو جائے تو سلفر کی خوراکیں دی جاتی ہیں۔

خوراک : ۳× ہر چار گھنٹہ کے بعد۔

فیرم فاس اور کالی میور : یہ دونوں ادویات باری باری سے دی جا سکتی ہیں۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

برومیم : جب بخار اُتر جائے لیکن پسلی چلتی رہے اور سانس درست نہ ہو تو یہ دوائی مسیحا کا کام کرتی ہے۔

خوراک : ۳× ہر ایک گھنٹہ کے بعد۔

نکتہ : برومیم کے ڈائی لیوشن جلدی خراب ہو جاتے ہیں، اس لیے استعمال کرتے وقت تازہ ڈائی لیوشن تیار کر لینا چاہیے۔

ضروری ہدایات

بیمار بچہ کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں اور کپڑے ڈھیلے ڈھالے پہنا دیں ۔ تنگ کپڑے نہ پہنائیں ۔ گلے کے بٹن ڈھیلے کر دیں ۔ کمرہ ایسا ہو جس میں تازہ ہوا اور دھوپ آتی ہو ۔ کمرہ بہت سرد نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی ہوا اس میں بہت خشک ہونی چاہیئے ۔ سردی کے موسم میں اگر کمرہ میں انگیٹھی جلانی ضروری ہو تو کوئلوں کے اوپر پانی سے بھری ہوئی کیتلی رکھ دینی چاہیئے اور کیتلی کے اوپر ڈھکنا نہیں دینا چاہیئے ۔ تاکہ بخاراتِ آبی کمرہ میں پھیل سکیں ۔ گلے کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کے گرد فلالین کا کپڑا لپیٹ دینا چاہیئے یا اینٹی فلوجسٹین کا لیپ گلے کے گرد لگا کر اوپر روئی رکھ کر باندھ دینا چاہیئے ۔ اینٹی فلوجسٹین کا لیپ چھوٹی پسلیوں کے اوپر بھی کر دینا چاہیئے ۔ لیپ کرنے کا طریقہ اینٹی فلوجسٹین کے ڈبہ کے اوپر ہوتا ہے ۔ پالسنی، برائی اونیا کی مالش تمام پسلیوں پر کرنی چاہیئے ۔

خوراک : جب مرض کا زور ہو تو تھوڑا تھوڑا پانی تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد دیتے رہنا چاہیئے ۔ پانی تازہ دینا چاہیئے ۔ گرم پانی نہیں دینا چاہیئے اور نہ ہی بہت سرد پانی دینا چاہیئے ۔ جب ذرا افاقہ ہو تو دودھ، ساگودانہ، ارارو ٹ دے سکتے ہیں ۔ اگر بچہ صرف ماں کا دودھ پیتا ہو تو ماں کو اغذیہ میں پرہیز لازم ہے ۔ ثقیل اغذیہ کھانی چاہئیں ۔

☆ ★ ☆

ہماری مقبول عام ہومیوپیتھی مطبوعات

نمبر	کتاب	مصنف	قیمت
۱	امراض نسواں (باتصویر)	ڈاکٹر کاشی رام	۴۰/-
۲	سائیکلو پیڈیا آف ہومیوپیتھک ڈرگز یعنی مخزن المفردات تین والیم (مکمل سیٹ)	″	۲۰۰/-
۳	نسخہ جات ہومیوپیتھی	″	۳۰/-
۴	ایلن کی نوٹس کلید میٹریا میڈیکا	″	۳۰/-
۵	بائیوکیمک سائنس	″	۳۰/-
۶	میٹریا میڈیکا مع ریپرٹری	ڈاکٹر دولت سنگھ	۵۰/-
۷	پریکٹس آف میڈیسن	″	۵۰/-
۸	رفیق ہومیوپیتھی (ہومیوپیتھک علم العلاج پر ایک معرکۃ الآرا کتاب)	″	۲۵/-
۹	لیکچرز کینٹ میٹریا میڈیکا	ڈاکٹر جے۔ ٹی۔ کینٹ	۱۵۰/-
۱۰	نیش لیڈرز	ای۔ بی۔ نیش	۲۵
۱۱	دوا کا انتخاب	ڈاکٹر داس بشمبر	۶/-
۱۲	آرگنن آف میڈیسن	ڈاکٹر ہنی مین ایم۔ ڈی	۲۵/-
۱۳	بورک میٹریا میڈیکا ریپرٹری	ڈاکٹر عبدالقیوم طاہر	۴۰/-
۱۴	ایلن کی نوٹس	ایچ۔ سی۔ ایلن۔ ایم۔ ڈی	۲۵/-
۱۵	بورک میٹریا میڈیکا (۵۰ طبی اشارات)	ڈاکٹر ولیم بورک ایم۔ ڈی	۶۰/-
۱۶	خاندانی علاج	مہیش چند بھٹاچاریہ	۴۵/-
۱۷	ریپرٹری کی وزیادتی مرض	ڈاکٹر لیاقت علی	۲۵/-
۱۸	ریپرٹری نفرت و خواہشات	″	۸/-
۱۹	مہکیے	″	۵/-
۲۰	گلے کے غدود بڑھ جانا	″	۴/-
۲۱	گھر کا ڈاکٹر	″	۲۰/-